









*The History of Aboul Feda  
from the Creation to A.D. 1328  
Translated from the Arabic.*

2 *Athlasat al Akhbar (abridges) from  
A.D. 1329 to 1529. Translated from the Persian*

3 *An appendix Containing the History  
of the east of the last three hundred years  
Compiled from various Authors.*

4 *Chronological Tables translated from  
Hanyah Spahany Haramany  
and other Arabic Authors by  
Mowlana Larcem uddeen*

*(Price of the first Volume.)*

یہ کتاب تاریخ کی شامل ہے تاریخ ابوالفدا کو جو حضرت آدم ؑ سے سات سو  
اتیس برس تک ایک تاریخ

۲ اور خلاصۃ الاخبار کو ۲۹۰ سے ۹۳۰ ہجری تک

۲ اور ایک تہ اسمیں جو مختلف مصنفوں کی کتابوں سے آخرین صدی کی تاریخ اوسین لکھی گئی

۴ ایک جدول ہی اسمیں ہر ایک بادشاہ مندرجہ کتاب ہذا کا حال ہے

وہ جدول حمزہ اصفہانی اور قمری وغیرہ کی کتابوں سے بنائی گئی ہے

باہتمام سید اشرف علی مطبع العلوم مدرستہ دین چھ

۱۱۰ ع



## دیباچہ ترجمہ تاریخ ابوالفدا کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور صلوات کے کریم الدین جو کہ ایک اونے اُخدا م طلباء مدرسہ دہلی کا ہی سب ارباب ہنر اور سیاحان تواریخ و سیر — اور طالبان حالات رہ نور دان جاوہ امعمار — اور واقفان اخبار اقطار کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں — کہ اُن فواید و عواید کا ذکر کرنا جو موجب تخریص و ترغیب فن تواریخ کے ہیں موجب طوالت کا ہی اور طوالت باعث ملالت طبع مستقیمہ کی ہوتی ہے اسلئے وہ چھوڑ کر چند کلمہ عامۃ الورد و جنسے عبارت سبب تالیف ہے اور جنکا جاننا اہمیات سے قبل پڑھنے اور ملاحظہ فرمانے اس کتاب کے ہر لکھہ کر بلا تکلف سمع خراشی کرتا ہوں — مخجب نہ ہے کہ یہ کتاب فن تواریخ کی زبان عربی میں بہت صحیح اور معتد اور درجہ اعتدال پر ایسی کیا ہے کہ ہندوستانی بسبب نہ دستیاب ہونے یا عدم شیوع اس کتاب کے اسکے فواید و فواید سے بے بہرہ تھے ان ایام میں جو چند فنون اہمیت کا ترجمہ زبان اردو

سکرٹری سوسائٹی نے چھوڑ کر ادنیٰ اشاعت تمامہ کر کے رواج دیا ہی اسواہ  
 صاحب والا مناقب اسپینگر صاحب بھادر پرنسپل مدرسہ دہلی سکرٹری سوسائٹی  
 اُردو دایم اقبال نے جو کہ عالم کامل — اور بے عدیل فاضل ہیں — اور ان  
 صاحب کو چند اسنہ متفرقہ مثل عربی — اور فارسی اور لٹینی — اور یونانی  
 — اور جرمنی — اور فرانسیسی — اور انگریزی اور ناگری وغیرہ میں قدر  
 کاملہ اور ان اسنہ مذکور کے کتب پر بھی نگاہ تمامہ ہر اسٹے ہر ایک فن کی  
 کتابوں سے جو اسنہ مزبورہ میں ادنیٰ دستیاب ہوتی ہیں فوائد بے بہا آپ  
 بھی اُٹھاتے ہیں اور ادنیٰ ذات سے خلق اللہ کو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے  
 — اور شایق ہر ایک کتاب کیا ب کے ایسے کہ جس جائے کہیں چارگان  
 کسی فن کی پائمن و دین دیکھنے جائیں بن سکے تو ایک آدہ لے ہی آئیں  
 خصوصاً ہمارے ایام میں ان صاحب نے کتب قدیمہ اور متاخرہ کو تلاش  
 بسیار پیدا کیا — اور رات دن تمام ہمت اشاعت علوم مشککہ — اور فنون  
 معضلہ میں سرگرم رہتے ہیں چنانچہ یہ تواریخ المختصر فی احوال البشر  
 تصنیف کی ہوئی ابوالفدا اسمعیل کی ہے جسکا حال مفصل میں آگے لکھ کر  
 کرتا ہوں صاحب مدوح کے پاس تھی اس احقر العباد بن عبد کرم بن  
 کو ارشاد کیا کہ اگر تو اس کتاب کا ترجمہ زبان اُردو میں کرے تو کہ مدد فقہ  
 اس سے فائدہ اُٹھا سکیں کمترین نے بسر و چشم قبول کیا اور درمیان  
 عیسوی کے یہ ترجمہ طیار کیا

## بیان سے حال ابوالفدا کا

داخل ہو کہ ملک سوند اسمعیل بیٹے ابوالفدا بیٹا ملک الافضل علی بن ملک  
 المطفر محمود ابن ملک المنصور محمد ابن ملک المطفر عمر ابن شاہنشاہ بن ایوب

ایوب بن شاذی ابن مروان — بادشاہ ملک حماہ کا ہی یہ بادشاہ فضلاً ۳  
 اور علم کی خدمت کا مینبی کرتا تھا اور سخاوت اور شجاعت میں نامی اور  
 تدبیر ملک اور سیاست مدنی اور نبل و سبب لشکر میں شہرہ آفاق تھا۔  
 اور فضیلت اور حلم اور رحم اور عدل اور انصاف میں یگانا اور درمیان  
 خلق اللہ کے خیر خواہی اور رعیت پروری میں یگانا — اور علم و ادب کو  
 بہت دوست رکھتا تھا علم ریاضی اور علوم متعارفہ متداولہ میں کامل تھا  
 اسکی تصنیفات سے سوائے اس تاریخ کے اور کتابیں بھی بہت ہیں مدت  
 دراز ملک حماہ کی سلطنت کرتا رہا رعیت اس ملک کی اسکی شکرگزار  
 میں رہتی تھی شعرار اس کے وقت کے ہمیشہ اس کے دربار سے انعامات گراں  
 بہا پاتے تھے ۳۲ ہجری میں اس مصنف نے وفات پائی شیخ جمال الدین  
 اس کے دربار کے شاعر نے جو ابو بکر محمد بن نباتہ مصری مشہور ہی خدیم رہے  
 اس کے مرنے کے کچھ ہی ایک مرنے کا اول شعر یہ ہے مالا لندی لا یثقی  
 صوت داعیہ ۛ اطن ان ابن شاذی قام داعیہ ۛ علا وہ ان صفات  
 مذکورہ کے یہ شخص ہر فن میں گویا امام تھا اور خصوصاً علم فقہ اور علم تفسیر  
 اور نحو و صرف — اور علم اصول — اور علم تاریخ — اور علم میقات  
 — اور علم فلسفہ اور علم منطق — اور علم طب میں باعتبار کمال فاضل  
 تھا اور علم عروض اور علم ادب اور نظم اور شعر میں مہارت تامہ رکھتا تھا  
 — شیخ جمال الدین اسنوی اپنی کتاب طب میں لکھتا ہے کہ ایک دفعہ دیار مصر  
 میں ابو الفدا مذکور حسن اتفاقات سے وار د ہوا اور مجلہ شیخ زین الدین  
 بن قونج کی معرفت اپنے دربار میں بلوایا میں اس کے ہمراہ ابو الفدا کی  
 خدمت میں حاضر ہوا لیکن میرے ساتھ صلاح ابن برہان طبیب مشہور بھی تھا

۴ اتفاقاً چند علوم میں کلام ہوئے شروع ہوئے جس علم میں ابوالفدا نے جواب دیتا تھا میں خوب سوچتا تھا کہ وہ کلام محقق بولتا تھا اور جو کہتا تھا ہٹیک بیان کرتا تھا — بعد ازاں علم نباتات اور علم حشائش میں کلام ہونے لگے اوسمیں بھی ایسا پورا نکلا کہ میں حیران ہو گیا کیونکہ جس ٹجری بونٹی یا درخت کا ذکر ہوا وہ اوسکی تمام صفات والہ اور منفعت اور اوسکا مزاج و اس زمین کے کہ جہاں وہ پیدا ہوتی ہے بیان کر دیتا تھا اس حال کے دیکھنے سے مجھ کو بڑا تعجب ہوا اور میرے ہمراہ وہ دو طبیب نامی مصرکی بیٹے ابن قونج اور ابن برمان بھی بغلین جہاں کتے تھے کیونکہ اکثر اطباء کو اون باتوں کی خبر نہ تھی جو وہ کہتا تھا جب دربار سے باہر آئے اوسنے بہت تعجب کیا شیخ رکن الدین کہتا ہے کہ کوئی بادشاہ اہل اسلام میں اس رتبہ کا عالم مینے نہ دیکھا نہ سنا ابوالفدا علم بہتہ میں بھی بڑی دست قدرت رکھتا تھا اور باوجود ایسے فاضل ہونے کے شعر کی طرف بھی مایل تھا اوسکی تصنیفات سے چند کتابیں مشہور ہیں وہ یہ ہیں ایک تو یہی تاریخ نینے المختصر فی احوال کمبشرد دوسرے نظم الحادسی علم فقہ میں — تیسرے کتاب الکنایس اُسکی بہت جلدیں ہیں جو تھے کتاب تقویم البلدان بہت مہذب اور مجدول علم جغرافیاء میں — پانچویں کتاب موازین یہ چوٹی سی کتاب ہے اور نادرات سے یہ ہے کہ ابوالفدا کہا کرتا تھا کہ مجھ کو یقین نہیں ہے کہ ساٹھ برس کی عمر زیادہ یا اون چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوایل ایام ساٹھویں سال کے تیسویں محرم ۳۳۷ء کو درمیاں حالت کے راہی ملک بقاء ہوا اور اوس مقبرہ میں جو اوسنے اپنے آپ حالت حیات میں سردی طیار کر دیا تھا مدفون ہوا اس بادشاہ کی دنیادہی اور علم اور سخاوت اور عاقل ہونے میں کوئی شک نہیں بدیش

پیدائش اوسکی درمیان ماہ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ ہوئی ساٹھ برس کی عمر پائی

ترجمہ خطبہ ابو الفدا کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جمع حمد و سپاس اور اس خدا کو ہر جسے موت کو زندگی پر متعین کیا۔ اور خود یگانہ ہوا برتری اور بقا اور جلال میں — اور بلند ہر سبابت سے کہ احاطہ کرے اور اس کو تصور یا سوچ کیوں سے خیال — اور رحمت خدا کی اور پر اس رسول محمد مجتہد کے جو پہنچا گیا تھا واسطے الگ کر دینے کے حرام سے حلال — اور دیا گیا ہے اور اس کو فضل اور کمال — اور عطا کیا گیا دلیل واضح اور اچھی بولچال — اور اوپر آل او سکی کے جو کہ ہے اچھی آل اور اوپر اصحاب او سکی کے جو کہ تھے صاحب تائید اور با کمال یہ رحمت دائمہ نازل ہو جو جب تک کے دنیا قائم رہی بند حمد و صلوة کے بندہ فقیر ابو الفدا اسمعیل ابن علی ابن محمود ابن محمد ابن عمر ابن شامبشاہ ابن ایوب کہتا ہے کہ ایک روز مجھ کو یہ خیال آیا کہ ایک کتاب ایسی لکھوں جس میں تواریخ قدیمہ اور تواریخ اسلامیہ مندرج ہوتا کہ وہ ایسا تذکرہ طیار ہو جائے کہ ہر مجکو کتب مطولات کے دیکھنے کی حاجت نہ رہی یہ بات دہلی



ہمایوں کتب مفصلہ ذیل سے میں اختصار کرنا شروع کیا یعنی کتاب کامل  
 سے جو کہ تالیف کی ہو سخی شیخ غزالدین علی کی ہے جسکا عرف ابن الاثیر  
 البحرسی بھی ہے یہ ایک تاریخ ہے حسین حال ابتداء زمانہ سے ۶۲۸ ہجری  
 تک کا لکھا گیا ہے اس کتاب کی تیرہ جلد ہیں۔ اور کتاب تجارت الامم  
 ہے جو کہ ابی علی احمد ابن مسکویہ کی ہے۔ اور تاریخ ابی یحییٰ احمد ابن علی  
 المعجم سے جسکا نام کتاب البیان عن تاریخ سنی زمان العالم علی سبیل الحجۃ  
 والبرہان ہے یہ کتاب بہت اچھی ہے اس میں فقط تواریخ قدیمہ کا حال لکھا  
 ہوا ہے۔ اور تاریخ مطفری سے جو کہ تصنیف کی ہو سخی قاضی شہاب الدین  
 ابن ابی الدم الحموی کی ہے اس تاریخ میں صرف ملت اسلامیہ پر ذکر ہے  
 اور اسکی چار جلد ہیں۔ اور تاریخ قاضی شمس الدین احمد ابن خلکان سے جسکا  
 نام وفيات الاعیان ہے یہ کتاب حروف ہجائی کی ترتیب پر مرتب ہے اور اسکی  
 چار جلد ہیں۔ اور تاریخ الیمین جو کہ تصنیف فقہ عمان کی ہے یہ ایک  
 مجلد پاکیزہ اور لطیف ہے اور تاریخ قیردان سے جسکو جمع والیان بھی کہتے  
 ہیں یہ کتاب تصنیفات صہاجی سے ہے اور تاریخ الدول المنقطعة سے  
 جو کہ ابن ابی سنصور کی تصنیف ہے اسکی چار جلد ہیں۔ اور تاریخ علی بن  
 موسیٰ ابن محمد ابن عبد الملک ابن سعید مغربی اندلسی کی سے جسکا نام  
 لذة الاحلام فی تاریخ امم الاجام ہے یہ قریب دو جلد کے ہے اور کتاب  
 سعید سے جسکا نام المغرب فی اخبار اہل المغرب ہے یہ کتاب پندرہ جلدوں  
 ہے اور مفرح الکردب فی اخبار ربی ایوب جو کہ قاضی جمال الدین ابن صلیق  
 کی تصنیفات سے تین جلد و نمین ہے اور تاریخ حمزۃ الاصفہانی سے یہ ایک  
 جلد ہے بہت خوب اور تاریخ خلاط سے جو کہ تالیف کی ہو سخی شرف بن ابی

ابن المطهر انصاری کی ہے۔ اور کتاب قضاۃ بنی اسرائیل اور کتاب  
 سلاطین اسرائیل کی سے جو چوبیس کتابیں یہودیوں کے پاس بالتواتر  
 ثابت چلی آتی ہیں۔ اس کتاب میں جو تواریخ قدیمہ میں لکھی ہو اسکی  
 ترتیب اسطرح پر کی ہے کہ اوسمین ایک مقدمہ اور پانچ فصلیں ہیں۔ اور  
 تواریخ اہل اسلام کی ترتیب برسوں اور سالوں پر موافق تالیف کامل  
 کے جو کہ ابن اثیر کی ہے کی ہے بعد تمام ہونے اس کتاب کے نام اسکا  
 المختصر فی اخبار البشر رکھا گیا

### مقدمہ

اس مقدمہ میں امرین امر اول یہ ہے کہ تواریخ قدیمہ کے مطالعہ کرتے ہوئے  
 کو اس بات کا قابل کرنا ضرور ہے کہ اختلاف درمیان مورخین کے ہمیشہ سے  
 بہت ہے کسلے کہ ابن اثیر نے ولادت مسیح علیہ السلام میں یہ ذکر کیا ہے کہ مسیح  
 کے نزدیک حضرت عیسیٰ مسیح اللہ ص سکندر کے سنہ ۶۰ برس بعد پیدا ہوئے  
 ہیں اور انصاری کے نزدیک یہ ہے کہ وہ لڑائی جو کہ درمیان سکندر اور دارا  
 کے ہوئی تھی اوس معرکہ کے تین سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے  
 اور یہ تفاوت فاحش ہے۔ اسطرح پر ابی معشر اور کوشیار وغیرہ  
 بنحین یہ بیان کرتے ہیں کہ درمیان طوفان نوح علیہ السلام و ہجرت نبوی ص کے  
 تین ہزار سات سو پچیس برس کا فاصلہ ہے یہ بات ثابت ہے زنجیو سے یہی مثل  
 زنج نامونی وغیرہ کے۔ لیکن مورخین میں سے جو محقق لوگ ہیں وہ یہ  
 کہتے ہیں کہ درمیان طوفان اور ہجرت کے تین ہزار نو سو چونتیس برس کا  
 فاصلہ ہے ان دونوں قولوں میں تفاوت دو سو اسیس برس کا ہوا اب  
 یہ معلوم کرنا چاہئے کہ باعث اس اختلاف کا کیا ہے وہ یہ ہے کہ یہوذا حضرت

## مقدمہ

آدم ؑ سے وفات حضرت موسیٰ ؑ تک کا حال کسی کتاب سے معلوم نہیں ہوتا مگر تورات سے — اور توریت کے تین نسخے میں چنانچہ اسکا ذکر بالتفصیل آئے گی بیان ہوگا — اور وہ فاصلہ جو درمیان وفات حضرت موسیٰ ؑ اور تہذیب ملک بخت نصر کے دریافت ہوا ہی وہ منجمن کے زیچون سے لیا گیا ہی — چنانچہ ابو عیسیٰ کہتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے قرانات رُحل اور مشتری اور مثلثات سے لیکن وہ قرانات وغیرہ ہی اسپین مختلف ہیں — اور کتاب قضاۃ بنی اسرائیل سے ہی دریافت ہوتا ہے وہ کتاب کیا ہے — اور جوادن مورخین کے قول کا اعتبار کریں جو کہ زمانہ جاہلیت میں قبل اسلام کے گذرے ہیں تو اسکا کچھ اعتبار نہیں — کیونکہ ادن مورخین کی یہ عادت تھی کہ اپنے بادشاہ کے جلوس کی ابتدا سے تاریخ لکھا کرتے تھے اسلئے وہ ابتدائیں موقوف تعداد بادشاہوں کے بہت ہو گئیں چنانچہ حمزہ صفہانی کہتا ہے کہ اسی سبب سے اوکئی تواریخ خراب اور فاسد ایسی ہو گئی ہیں کہ کوئی مقام اسکا اصلاح پذیر نہیں رہا علاوہ اسکے یہ ہے کہ بہت مدت گذر گئی — اور زبانیں مختلف ہو گئیں — اور کتابیں اس فن کی جاتی رہیں پس اس صورت میں تواریخ قدیمہ کی تحقیق نہایت مشکل بلکہ مستعذر ہے

## امرد و سہرا توریت کے نسخوں کے بایں میں ہے

واضح ہو کہ توریت کے تین نسخے میں ایک کا نام تورات سامریہ — دوسرا نسخہ تورات عبرانیہ — تیسرا تورات یونانیہ — اور ان کے اختلاف کا یہ حال ہے کہ تورات سامریہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہوط حضرت آدم ؑ سے طوفان تک ایک نہر اترتین سو سات برس گذرے ہیں — اور جب طوفان آیا تھا اور وقت حضرت نوح ؑ کے عمر چھ سو برس کی تھی — اور حضرت آدم

## مقدمہ

آدم ؑ کے عمر نو سو تیس برس کی باتفاق ہوئی ہے اس سے لازم آیا کہ نوح علیہ ۹  
السلام نے موافق بیان اس تورات کے حضرت آدم ؑ کو دو سو برس تک دیکھا  
پس لازم آیا کہ حضرت نوح ؑ نے تمام اپنے آباء و اجداد کو خوب دیکھا ہو  
حالانکہ یہ غلطی ہے۔ اور یہ بھی اسی نسخہ سے دریافت ہوتا ہے کہ درمیانِ فان  
اور ولادتِ جناب خلیل ؑ کے نو سو ستین تیس برس کا فاصلہ ہے۔ اور یہ  
بھی کہ ولادتِ ابراہیم ؑ سے وفاتِ موسیٰ ؑ تک پان سو پتالیس برس  
ہوئے پس اس صورت میں حضرت آدم ؑ سے وفاتِ حضرت موسیٰ  
ؑ تک دو ہزار سات سو نو اسی برس ہوتے ہیں۔ اب رہا وہ عرصہ  
کہ جو وفاتِ حضرت موسیٰ ؑ سے ہجرتِ نبوی ص تک گذرا اس میں دو ہزار  
بین ایک تو وہ مذہب ہے جو مورخین نے اختیار کیا ہے۔ دوسرا مذہب  
منجمن کا پس جبکہ ملا دین ہم اوپر کی جمع میں وہ زمانہ جو درمیانِ وفاتِ حضرت  
موسیٰ ؑ کی ہجرتِ نبوی تک گذرا ہے تو جمع او کی موطا آدم ؑ سے ہجرتِ  
نبوی ص تک موافق حکم اختیار مورخین اور مطابق بیانِ تورات سمر کے  
پانچ ہزار ایک سو ستیس برس ہوتے ہیں۔ اور برطبق اختیارِ منجمن کے  
کم کرنے چاہئیں اس جمع سے دو سو انچاس برس پس ظاہر ہوا فسادِ اس  
تورات کا کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح ؑ نے حضرت  
آدم ؑ کو دیکھا ہو اور مدتِ طویلہ تک ہمراہ او کی عیش اور زندگی کے ہو  
اور یہ سراسر غلطی ہے۔ اب رہی توراتِ عبرانی اس میں یہ غلطی ہے۔  
کسلے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ما بین ہبوطِ حضرت آدم ؑ اور طوفان کے  
ایک ہزار پان سو چھپن برس گذرے ہیں اور طوفان سے ولادتِ حضرت  
ابراہیم ؑ تک دو سو با نوین برس ہوئے۔ لیکن حضرت نوح ؑ کے

## مقدمہ

۱۰ طوفان سے ساڑھیں سو برس بعد بالاتفاق ہوئی ہے۔ پس بموجب  
توریت عبرانی کے لازم آتا ہے کہ نوح علیہ السلام نے اٹھاون برس تک ابراہیم سے  
ملاقات کی ہو یہ بات بھی ایسی ہے کہ کوئی اسکا انکار نہیں کرتا۔ کیونکہ  
حضرت نوح علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہرگز نہیں دیکھا اور یہ ہو ہی نہیں  
سکتا کیونکہ قوم حضرت ہود علیہ السلام ایک امت تھی جو کہ بعد قوم نوح کے ظاہر  
ہوئی۔ اور امت حضرت صالح علیہ السلام کی بعد امت حضرت ہود علیہ السلام کی نمایاں  
ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام مع اپنی امت کے بعد امت صالح علیہ السلام کی بن جاب  
اس بات پر قول اللہ تعالیٰ کا دلالت کرتا ہے کہ حسین خبر دی ہے خدا تعالیٰ نے  
نے حضرت ہود کی بیچ اوس قول کے کہ وعظ کرتا تھا ہود اوس قول سے  
اپنی قوم کو اور وہ قوم عاد تھی کہ یاد کرو جبکہ کیا تمکو خلیفہ بعد قوم نوح  
کے اور لبیا بنایا تمکو پیدائش میں اور اسی طرح خبر دی ہے اللہ تعالیٰ نے  
حضرت صالح علیہ السلام کی اوس قول میں کہ وعظ کرتے تھے حضرت صالح علیہ السلام  
قول سے اپنی قوم کو اور وہ قوم ثمود تھی کہ یاد کرو کیونکہ بنایا تمکو خلیفہ بعد  
قوم عاد کے اور ہود ہاشم کے لئے تمکو زمین دی اختیار کرو اچھی بہتر زمین اور  
نباؤ محل۔ اور تراشو پہاڑ و کنو و اسطے گہرون کیے اس سے ظاہر ہوا  
تورات عبرانی میں بھی فساد ہے۔ یہ وہی توریت ہے جو یہودیوں کے پاس  
بالفعل ہمارے زمانہ تک موجود ہے اور اسکا اد کو بڑا اعتبار ہے۔ اب چاہئے  
تمام برسوں کا حال جو اس توریت سے معلوم ہوا ہے لکھیں۔ پیچھے بیان  
ہو چکا ہے کہ اس توریت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درمیان ہود حضرت آدم  
علیہ السلام اور طوفان کے ایک ہزار پانسو چھپن برس کا فاصلہ ہے۔ اور درمیان  
طوفان اور ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو سو باون برس ہیں۔ اور

## مقدمہ

اور ولادت حضرت ابراہیم ؑ سے وفات حضرت موسیٰ ؑ تک پانسونیا لیس ۱۱  
 برس بالاتفاق ہیں۔ اور وہ فاصلہ جو وفات حضرت موسیٰ ؑ سے ابتداء  
 ہجرت تک گذرا اوسمین دو مذہب مذکورہ بالا ہیں۔ پس اوپر مذہب  
 مختار مورخین کے اور بمقتضائے ثورات عبرانیہ کے۔ حضرت آدم ؑ  
 سے ہجرت تک چار ہزار سات سو اکتالیس برس ہوتے ہیں۔ اور  
 موافق مذہب بمخین کے اس جمع سے دو سو اچھاس برس کم کرنے چاہیے  
 اس صورت میں حضرت آدم ؑ سے ہجرت تک چار ہزار چار سو بانویں  
 برس ہوئے۔ اور تمام سال اس ثورات کے کم کرتے ہیں ثورات  
 یونانی سے جس پر عمل ہر ایک ہزار چار سو پچتر برس یہ وہ مقدار ہے  
 جسکو یہودیون نے ساہائے زمانہ گذشتہ سے کم کر ڈالا ہے۔ مٹور پر  
 کہ قبل طوفان سے چھ سو چھاسی برس کم کئے۔ اور بعد طوفان سے  
 سات سو نو اسی ان سبکو اگر جمع کیجئے تو ایک ہزار چار سو پچتر ہوتے  
 ہیں۔ اور وہ ڈھب جطر سے انہوں نے یہ حکمت علی کی یہ ہے کہ  
 انہوں نے ہر ایک شخص کی عمر حضرت آدم ؑ سے لگا کر سہ او سکی اولاد  
 کے سو برس قبل تولد ہر ایک لڑکے کے او س کے باپ کی عمر میں سے بعد پیدا  
 او س کے بیٹے کے شمار کر دی ہیں اس ڈھب سے عمر ہی او س شخص کی  
 کم نہ ہوئی اور دنیا کی پیدائش سے کچھ برس ہی کم ہو گئے مثلاً حضرت  
 آدم ؑ کی عمر دو سو تیس بر سکی تھی جب او س سے حضرت شیث ؑ  
 پیدا ہوئے اور تمام عمر حضرت آدم ؑ کے نو سو تیس بر سکی بالاتفاق  
 ہوئی ہر یہودیون نے کیا کام کیا کہ ان دو سو برسین سے جو قبل تولد  
 شیث کے تھے ایک سو کم کر دئے اور یہ کہا کہ جبکہ حضرت شیث ؑ پیدا

## مقدمہ

ہوئے تو حضرت آدم ؑ ایک سو تیس برس کے تھے حالانکہ اس وقت دوستوں کی عمر حضرت آدم ؑ کی تھی اس صورت سے حضرت آدم ؑ کی تو عمر کم نہ ہوئی مگر ظہور عالم کے سنون میں سے سو برس کم ہو گئے اس طرح سے ہر ایک شخص کی تعداد عمر میں اونہوں نے ضمن کیا ہے اور سو برس اول کو بعد پیدائش اس کے بیٹے کے لگا دئے ہیں اس طور سے کم بھی ہو گئے مقدار مذکور جہان کے برسوں سے اور تعداد عمروں میں بھی کیسلی کمی نہ ہوئی — کہتے ہیں کہ یہودیوں کو اس حرکت کے داعی یہ بات ہوئی تھی کہ کتب توریت وغیرہ کتب نبی اسرائیل نے بشارت مسیح اس طرح پر دی تھی کہ وہ آخر زمانہ میں آدے گا اور بعد گزرنے یا پچھرار برس کے چٹے ہزار میں جناب مسیح ؑ کا ظہور ہو گا — جبکہ دے ایسا کچھ کر چکے جو ذکر کیا گیا تب اونکو معلوم ہوا کہ مسیح ؑ شروع یا پچھون ہزار میں تشریف لائے بائین خیال گویا تشریف لائے جناب مسیح در میان کے زمانہ میں نہ زمانہ آخر میں — یہ امر مبہم ہے اس بات پر کہ عمر سارے زمانہ کی سات ہزار برس کی ہے — اور توریت یونانی یہ وہی تورات ہے جسکو محققین مورخین نے اختیار کیا ہے اور اس میں کوئی بات قابل انکار سبب گذرنے مدت دراز کے نہیں ہے — یہ وہ تورات ہے جسکا ترجمہ بہتر علماء یہود نے قبل ولادت جناب مسیح ؑ کے واسطے بطلمیوس یونانی کے جو کہ بعد اسکندر کے دوسرے بطلمیوس تھا زبان عبرانی سے یونانی میں کیا تھا چنانچہ آگے اسکا ہم ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ — اسیلئے ہم نے ہی اسی تورات پر اعتماد کیا ہے اون دو نسخوں پر جو بیان ہوئے کچھ اعتماد نہیں کیا — اور وہ جو معلوم ہوتا ہے اس تورات یونانی سے کہ در میان مہوط آدم ؑ اور طوفان کے دو ہزار دو سو بیالیس برس کا فاصلہ گذرا ہے — اور

## مقدمہ

اور مابین طوفان کے جو بروقت چہ سو برس گزرنے عمر حضرت نوح علیہ السلام کے ۱۳ آیتا تھا اور درمیان پیدا ہونے ابراہیم خلیل ؑ کے ایک ہزار اکیاسی برس مین اور درمیان تولد ابراہیم ؑ اور وفات موسیٰ ؑ کے پانسو نینتالیس برس گزرے یہ امر باتفاق جمیع نسخون تورات کے ثابت ہے کچھ خصوصیت ایک اسی نسخہ کی نہیں ہے فقط اب رہا وہ عرصہ جو درمیان وفات حضرت موسیٰ ؑ اور ابتداء ملک بخت نصر کے گذرا اس میں اختلاف مابین مخمین اور مورخین کے ہے۔ مذہب مورخین کا یہ ہے کہ درمیان موسیٰ ؑ اور ابتداء ملک بخت نصر کے نو سو اٹھتر برس اور دو سو اٹھتالیس دن مین۔ اور مابین ابتداء ملک بخت نصر اور ہجرت کے ایک ہزار تین سو اٹھتر برس اور ایک سو ستتر دن مین مین کچھ خلاف نہیں۔ کیونکہ بطلیموس نے بھی اپنی کتاب مجسطی مین یہ ثابت کر کے اپنی رصد کی تاریخ اسی مدت پر مبنی کی ہے۔ اس حساب سے درمیان ہجرت نبوی ص اور ہبوط حضرت آدم علی کی عرصہ چہ ہزار دو سو سولہ برس کا ہوا اور یہی بات ٹھیک ہے اسی حساب پر ہماری کتاب بھی مبنی ہے۔ اور وہ جو اختیار کیا ہے مخمین نے اور ثابت کیا ہے اس کو زیچون مین مینے مدت وفات حضرت موسیٰ ؑ کو ابتداء ملک بخت نصر تک دے کم کرتے مین دو سو پچاس برس اس جمع سے جو ذکر کی مینے

## امرتیسرا

بیچ معرفت اوس جدول کے ہے جو اختراع کی ہے مینے اس جدول مین دے مدتین مین جو گذری مین درمیان تواریخ مشہورہ کے۔ جب تو ارادہ کرے دریافت کرنے فاصلہ کا دو تار پچو مین پس دیکھ لے اوس خانہ کو



## مقدمہ

۱۴ جہاں دے دونوں تے ہیں — اور وہ عدد جو اوس خانہ میں لکھا ہوا ہے  
 دو ہی ہے فاصلہ دونوں تاریخوں کا — یہ جدول بعد تحقیق اور کوشش نہایت  
 کے اختیار ہوئی ہے — اور یہ معلوم رہی کہ محققین بنجمن اور مورخین میں  
 بیچ اوس مدت کے جو درمیان وفات حضرت موسیٰ ۱۴ اور ابتداء ملک  
 تخت نصر کے واقع ہوئی بہت اختلاف ہے — ابو عیسیٰ اور محققین مورخین  
 کہتے ہیں کہ ان دونوں میں نو سو اسی ہتر برس اور دو سو اٹھتالیس لگا فرق ہے  
 — ہمارا مذہب ہی یہی ہے اور اسکو مننے اپنی جدول میں لکھا ہے —  
 مگر اٹھتالیس کو ایک برس تصور کر لیا ہے تقریباً اسلئے کہے گئے ہیں جدول  
 میں نو سو اسی برس — اور ابو مشر اور کوشیار وغیرہ نے جو بڑے  
 بنجمن سے ہیں انہوں نے اپنی زیچون میں یہ لکھا ہے کہ وفات موسیٰ  
 علیہ السلام اور ابتداء ملک تخت نصر میں سات سو بیس برس گزرے ہیں  
 یہ لوگ کم کرتے ہیں اوس مقدار سے جو اختیار کی ہے محققین نے مثلاً  
 ابو عیسیٰ وغیرہ کے دو سو اسی برس — پس جبکہ کم کئے گئے مابین وفات  
 موسیٰ اور ابتداء تخت نصر سے مدت مذکور تو کم کی جائے گی مابین طوفان  
 اور ہجرت سے یقیناً — اسلئے پائے گا تو زیچون وغیرہ میں یہ کہ دریا  
 طوفان اور ہجرت کے تین ہزار سات سو پچیس برس ہیں اور پادریکا دریا  
 کتاب اور ہماری کے یہ کہ مابین طوفان اور ہجرت کے تین ہزار سات  
 چہتر برس ہیں پس ہمارے جدول میں زیچون سے دو سو اسی برس  
 برس زیادہ خوب جان رکھو کہ سب بات کو تاکہ جگہ یہ وہم نہ پڑے کہ بنجمن  
 سچی اور صحیح ہیں اور ہماری کتاب غلط ہے کیونکہ بات اس میں اتنی ہے جو  
 بتلا دی میں نے تجھ کو — اور بمقتضائے کتاب قضاۃ نبی اسرائیل اور

## مقدمہ

۱۵

اور کتاب ملوک اسرائیل کی جبکہ جمع کرین مدین اور انکی سلطنتوں کی۔ تو وہاں  
حضرت موسے علیہ السلام اور ابتدا ملک سخت نصرت کی درمیان مقتضی اسکے  
نوسو باون برس ہونگے۔ اور وہ مقدار زمانہ جو سخت نصرت سے ہجرت  
تک ہی اس میں کچھ اختلاف نہیں کیونکہ بطلیموس ثابت کر چکا ہے اسکو محطی  
مین۔ اور تاریخ فیلس کی تو مشہور ہے۔ کیونکہ بطلیموس نے محطی مین  
اوسے سے تاریخ بندی کی ہے اکثر صدوں کی۔۔۔ مگر مجھے چوڑ دیا ہے  
اسکو واسطے اختصار کے۔ بسبب قریب ہونے اس تاریخ کے تاریخ  
اسکندر سے کیونکہ وہ فیلس مقدم ہے اور تاریخ اسکندر کے بارہ برس۔  
پس جبکہ زیادہ کر دیا تو تاریخ اسکندر پر بارہ برس نکل آوے گی تاریخ  
فیلس کی اور د شیر بن بابک کی تاریخین اور درمیان اسکندر کے پانسو  
بارہ برس مین تقریباً۔ اور اوس میں اور ہجرت مین چار سو بائیس برس  
اسکو ہی ترک بنے واسطے اختصار کے تمام ہوئے کلام مقدمہ مین  
جدول جو تہلقاتی ہے مدتوں کو مابین دو تاریخوں کے یہ ہے



## فصل پہلی ذکر ہر حضرت آدم ؑ کا

پانچ فصلوں میں یہ بیان ہر فصل پہلی میں نسب نامہ اور عمود تواریخ قدیمہ ۱۷ کے میں اور ذکر ہے انبیا علیہ السلام اور حکام نبی اسرائیل کا فصل دوسری میں ذکر ہے ملوک فاروس کا اور جواوہن کے ساتھ وارد کرنا مناسب ولایت تھا وہ بھی ہننے لکھا ہے فصل تیسری میں ذکر ہے فرعون مصر اور بادشاہون یونان کا — اور سلاطین روم کا اور ذکر ہے قیامہ کا فصل چوتھی میں ملوک عرب کا حال ہے فصل پانچویں میں تمام عالم کے گروہون اور امتون کا حال ہے

## فصل پہلی

بیچ بیان عمود تواریخ قدیمہ اور ذکر انبیا علیہ السلام کے ترتیب وار ذکر ہر حضرت آدم ؑ کا اور اسکی اولاد کا نوح ؑ کے زمانہ تک

یہ حال لکھا جاتا ہے تواریخ مسمیٰ کامل سے جو کہ تصنیف ابن الاثیر کی ہے۔ کہا ہے ابن الاثیر نے کہ کہا بنی صلعم نے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم کو ایک مٹی خاک سے جولی گئی تھی تمام زمین سے پس پیدا ہوئے نبی آدم موافق اپنی مٹی کے بعضے اومنین کی سرخ اور سیاہ — اور سفید اور درمیانی — اور بعضے اومنین سے نرم خوشگلین اور درمیانی اور آدم کا نام آدم اس واسطے رکھا گیا ہے کہ وہ پیدا ہوا، ادم ارض سے بنے اور پوری زمین کی سے — اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جد آدم کا پہر ڈال رکھا اسکو چالیس رات یا چالیس برس حسب اختلاف بدون روح کے — اور کہا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کہ جس وقت پہونک دون میں اسین اپنی روح تو جگ جانا سجدہ کرتے ہوئے اسکو — پس جبکہ پہونک دی روح تو سجدہ کیا آدم کو سب فرشتوں نے

## ذکر حضرت آدم علیہ السلام

— مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور کیا — اور تباہ و کافروں میں سے  
 — اور نہ سجدہ کیا اور نہ سبب غرور اور بغاوت اور حسد کے پس ڈالی  
 اللہ تعالیٰ نے ابلیس پر لعنت اور مایوسی اپنی رحمت سے — اور کر دیا  
 اور شیطان راہ زندہ گیا — اور نکال دیا اور کو جنت سے پہلے اسے یہ  
 فرشتہ تھا اور تمام دنیا اور زمین کے اور خراپچی تھا خزانہ جنت کا —  
 اور کہا اللہ نے آدم کو جنت میں پر پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے پہلی آدم سے  
 حوا جو رواؤسکی — حوا اسو اسطے کہا کہ پیدا ہوئے وہ ایک شے تھی  
 بنے زندہ سے پس کہا اللہ تعالیٰ نے آسے آدم رہ تو موافق جبرو  
 کے جنت میں — اور کہا دو دونو اس جنت سے کہانا اچھا تازہ جان  
 سے تم دونو چاہو — مگر نہ نزدیک جاؤ اس درخت کے نہیں تو تم  
 ہو جاؤ گے ظالم — پھر شیطان نے ارادہ کیا کہ جنت میں گھس کر آدم  
 کے زمین و سوسہ ڈالے جب یہ راز طشت ازام افتادہ ہو گیا اور گناہ  
 نے سن پایا — تب شیطان چو پاؤں کے پاس گیا اور اون سے کہنے  
 لگا کہ مجھ کو اٹھا کر جنت میں لیجاؤ کیونکہ میں حضرت آدم علیہ السلام اور اسکی جبرو  
 حوا سے کچھ کلام کیا چاہتا ہوں چو پاؤں نے اسکا کہنا مانا — مگر سناپ  
 نے مان لیا اور چنانچہ وہ اپنے دانتوں کی کچلیو نمین او سے اوٹھا کر  
 جنت میں لیگیا — اس سناپ کی شکل اس وقت اور طرح کی تھی  
 اس شکل سے جو دنیا میں اب موجود ہے — جب شیطان جنت میں گیا  
 تو در علانا حضرت آدم علیہ السلام اور اسکی جبرو حوا کو اور کہا اس  
 درخت کا کہنا تھا رہے حقین بہتر ہے جسے منع کیا ہے خدا نے وہ درخت  
 گیہوں کا تھا اور یہ تقریر بیان کی اون دونوں نے کہ اگر تم دونو اس درخت

## ذکر حضرت آدم علیہ السلام

درخت میں سے کہاؤ گے تو ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی نہ مرد گے — چنانچہ ۱۹  
 اُن دونوں نے اُس درخت سے کھایا اُس کے کہانے ہی دونوں کو معلوم  
 ہوا کہ ہم ننگے ہیں — بسبب اس نافرمانی کرنے کے جناب باری  
 نے حکم کیا کہ آدم کو موعہ اوسکی جوڑو حوا کے نیچے زمین پر ڈال دو اور  
 کر دیا مئے ان تینوں کو ایک دوسرے کا دشمن بننے آدم — اور ابلیس  
 اور سائب کو پس ڈال دیا اللہ نے اُن دونوں کو جنت سے طرفت زمین  
 کی اور جو کچھ کہ اُن کے پاس نعمت اور کرامت خدا کی تھی وہ چین لی  
 جبکہ حضرت آدم کو زمین پر پھینک دیا تب اُس کے دو بیٹے — ایک ہابیل  
 دوسرا — قابیل پیدا ہوئے اس قابیل کو قاین بھی کہتے ہیں —  
 پہر یہ ہوا کہ ہابیل اور قابیل خدا تعالیٰ کے واسطے نذر لے گئے لیکن  
 ہابیل کی نذر بہتر تھی قابیل کی نذر سے اسے قبول کی اللہ نے نذر ہابیل  
 کی — اور نہ قبول کی نذر قابیل کی یہی بات باعث حسد قابیل کی ہابیل  
 سے ہو گئی چنانچہ قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا — اور بعضے کہتے ہیں کہ قابیل  
 کی ایک بہن تھی خوبصورت جو ساتھ اُس کے پیدا ہوئی تھی وہ بہت  
 حسین تھی ہابیل کی بہن سے جو اُس کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور ارادہ  
 موسیٰ کی پیدائش کی کتاب کے چوتھے باب میں لکھا ہے کہ ہابیل بیٹھ کر ہی کاچروا رہا تھا  
 اور قین کسان تھا ۳ چند روز کے بعد یون ہوا کہ قین اپنے بہت کے حاصل میں سے خداوند کے  
 واسطے ہدیہ لایا ۴ اور ہابیل اپنی بیٹھ کر یونین سے کئی ایک پہلوی اور موٹے لایا اور  
 خداوند نے ہابیل کو اور اُس کے ہدیہ کو قبول کیا پر قین کو اور اُس کے ہدیہ کو قبول نہ کیا اسلئے  
 قین نہایت غصہ اور ترش رو ہوا ۸ آ اور قین اپنے بہائی ہابیل سے بولا اور جب  
 دسے دونوں کہتے ہیں تھے یون ہوا کہ قین اپنے بہائی ہابیل پر ادھنا اور اُسے مار ڈالا

## ذکر ہی حضرت آدم ؑ کا

۲. حضرت آدم علیہ السلام کا یہ تھا کہ تو ائمہ قایل کو مایل سے اور تو ائمہ مایل کو قایل سے نکاح کر دینا چاہئے یہ بات قایل کو بُری معلوم ہوئی اسلئے قایل نے اپنے بھائی مایل کو مار ڈالا اور اپنی تو ائمہ لیکر دہانے پہاگ گیا۔ بعد قتل مایل کے حضرت آدم ؑ سے حضرت شیث ؑ پیدا ہوئے اوس وقت عمر حضرت آدم کی ۲۳ سو تیس برس کی تھی یہی حضرت دہی حضرت آدم کہلاتے ہیں معنی شیث کل خدا بخش ہیں اور حضرت آدم ؑ کی اولاد کا نسب نامہ شیث ہی پر منی ہوتا ہے۔ اس طرح پر کہ جب عمر حضرت شیث ؑ کی ۲۵ سو پانچ برس کی ہوئی تب اوسے انوش پیدا ہوا بروقت پیدائش انوش کے حضرت آدم ؑ کی عمر چار سو پینتیس برس کی تھی ایک فرقہ جسکو صایئہ کہتے ہیں انکا یہ قول ہے کہ پیدا ہوا تھا شیث سے ایک بیٹا اور اوسکا نام تھا صابی ابن شیث اوسکی طرف منسوب ہے فرقہ صایئہ۔ جبکہ عمر انوش کی ایک سو نوے برس کی ہوئی تب اوسے قینان پیدا ہوا اور یہ لڑکا جب پیدا ہوا تھا اوسوقت چہ سو پچیس برس کی عمر حضرت آدم علیہ السلام کی تھی جبکہ عمر قینان کی ایک سو ستر برس کی ہوئی اوسے مہلائیل پیدا ہوا۔ اسکی ولادت جب ہوئی تب سات سو پچانوین برس کی عمر حضرت آدم ؑ کی تھی۔ جب مہلائیل کی عمر ایک سو پینتیس برس کی ہوئی حضرت آدم ؑ نے وفات پائی یہ واقعہ حضرت آدم ؑ کا بعد پانے عمر نو سو تیس برس کے ہوا یہی ہر ساری عمر حضرت آدم علیہ السلام کی۔ ابن الجوزی اپنی کتاب میں ابن سعید سے نقل کرتا ہے کہ وقت وفات حضرت آدم علیہ السلام کے اوسکی اولاد میں بیٹے پوتے پڑوتے تعداد میں چالیس نہرا تھے۔ جبکہ مہلائیل کی ایک سو پینسٹھ برس کی عمر ہوئی اوسوقت اوسے مسمیٰ یزد لڑکا پیدا

## ذکر ہیصرت آدم علیہ السلام

پیدا ہوا اور جب عمر ۱۷ کی ایک سو باسٹ برس کی ہوئی تو اوسے جنوح پیدا  
اور جب جنوح کی عمر بیس برس کی تھی کہ حضرت شیث علیہ السلام نے دار فانی سے  
انتقال فرمایا حضرت شیث ۷۱ نے نو سو بارہ برس کی عمر پائی — یہ انتقال  
حضرت شیث ۷۱ کا بعد گزرنے مدت ایک ہزار ایک سو بیالیس برس مہوط حضرت  
آدم ۷۱ کے ظہور میں آیا واضح ہو کہ حضرت شیث ۷۱ کا نام نزدیک فرقہ صائبہ  
کے عادی موت ہی حضرت جنوح جب ایک سو پینسٹ برس کے ہوئے تب اونے ایک  
لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام تنوشخ رکھا گیا تنوشخ کی عمر تیرہ برس کی تھی کہ انوش  
ابن شیث ۷۱ کا انتقال ہوا انوش کی عمر وقت وفات کے نو سو پینسٹ  
برس کی تھی — جب تنوشخ کی عمر ایک سو پینسٹ برس کی ہوئی تو اوسے لایح پیدا  
ہوا اوسکو لامک بھی کہتے ہیں جب لایح کی عمر اکتھ برس کی تھے کہ قیان بن  
انوش بعد پانے عمر نو سو دس برس کی انتقال فرمایا اور لایح کی عمر جب ایک سو  
اٹھائیس برس کی ہوئی تب اوسے حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوئے یہ ولادت  
حضرت نوح ۷۱ کی بعد گزرنے ایک ہزار چھ سو بیالیس برس کے مہوط آدم سے ہو  
جب حضرت نوح علیہ السلام کی دو سو چھتر برس کی عمر ہوئی تب یرد ابن اہلیل  
نے وفات پائی — یرد نے نو سو باسٹ برس کی عمر پائی — واضح ہو کہ حضرت  
جنوح ہی کا نام حضرت ادریس ۷۱ ہی ان حضرت کی عمر تین سو پینسٹ برس کی تھی  
کہ خدا تعالیٰ نے زندہ ہی انکو آسمان میں بلایا تھا جب حضرت ادریس ۷۱ آسمان  
کی طرف بلائے گئے اسوقت تیرہ برس کی عمر لایح کی تھی اور ولادت حضرت  
نوح علیہ السلام سے ایک سو پچتر برس قبل یہ معاملہ قوع میں آیا کہ حضرت ادریس  
کو خدا تعالیٰ نے آسمان پر بلایا اور تمام پردے آسمانوں کے اونکے سٹے  
کہو لے حضرت ادریس ۷۱ کے صحایف میں سے بعضے صحیفی ایسے ہیں کہ انکا



## ذکر ہر حضرت نوح ۷ کا معہ او سکی اولاد کے

۲۲ حال سوا سے عالم الغیب کے کوئی نہیں جانتا کیونکہ خدا تعالیٰ کے راز اور ہید  
اس طرح کے نہیں ہیں کہ کوئی بشر سمجھ سکے یا انکہ عقل انسان ضعیف البیان کی خبر  
ابھی کو دریافت کر لے اللہ تعالیٰ برتر اور بلند ہی اس بات سے  
کہ عقل مخلوق کی احاطہ کرے او سکون اگر آدمی کچھ معلوم بھی کر سکتا ہے  
تو حضرت اوسکی علامات اور نشانیوں اور تائید ربانی سے — متوشلح بن جفج  
۷ نے جب اس دار فانی سے رحلت کی تھی اس وقت حضرت نوح ۷ کی عمر  
چھ سو برس کی تھی اور متوشلح کی عمر نو سو <sup>۹۶۹</sup> انتہر برس کی تھی یہ واقعہ ابتداء آئے  
طوفان نوح ۷ کے زمانہ میں وقوع میں آیا مگر معلوم رہے کہ حضرت نوح ۷ کی عمر  
پانستو برس کی جب ہوئی تو سام — اور حام — اور یافث یہ تین لڑکے  
اوسے پیدا ہوئے اور جب چھ سو برس کی عمر ہوئی تب طوفان آیا یہ طوفان  
بد گذر لے دہرار دوسویالیس برس مہوط آدم سے ظہور میں آیا تھا فقط <sup>۲۲۴۲</sup>

## ذکر ہر حضرت نوح ۷ کا معہ او سکی اولاد کے

نقل ہر کتاب کامل سے واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے واسطے ہر امت خلق اللہ کے  
حضرت نوح ۷ کو پیغمبر بنا کر اوسکی قوم کے پاس بھیجا تھا اب اس مقام پر یہ اختلاف  
ہے کہ وہ لوگ حضرت نوح ۷ کے وقت میں کیا دین رکھتے تھے قول اصح یہ ہے کہ وہ  
قوم بت پرست تھی جیسا کہ خدا تعالیٰ در بیان قرآن شریف کے فرماتا ہے اوس  
ترجمہ یہ ہے کہ کہا تھا اس قوم لے کہ چوڑوا اپنے خداؤں کو — اور نہ چوڑو  
دو — کو — نہ سواع کو — نہ یعوث کو — نہ یسوق کو — اور نہ نسر کو  
یہ نام بتوں کے ہیں خلیکو دے لوگ پوجتے تھے اور یہ لوگ بڑے گمراہ  
ہو گئے تھے — چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام سے اس طرح پیش آئے کہ جب وہ

## ذکر حضرت نوح علیہ السلام کا معاد و سکون اولاد کے

وہ اونکو نصیحت و وعظ فرماتے اونکا گلا گھونٹ ڈالتے جب آپ پر غشی ۲۳ طاری ہو جاتے اور وہ لوگ یہ جانتے کہ مر گئے تھوچھوڑتے پھر آپ کو جب ہوش آتا تو فرماتے کہ اے خدا تعالیٰ تو مغفرت کر میری قوم کی کیونکہ یہ لوگ جاہل مین کچھ جانتے نہیں۔ یہ حالت مدت دراز تک حضرت نوح علیہ السلام پر گذر اکی اور اسی ہی زیادہ بد طبیعت آدمی ہوتے گئے جو ذوق پھلا آگئے سے بدتر ہی نکلا جو لوگ نئے پیدا ہوتے تھے اگلوں سے زیادہ خبیث ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کو یہاں تک مارتے کہ قریب موت کے ہو جاتے جب اونکو یہ گمان ہوتا کہ وہ مر گئے تو چھوڑ دیتے۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کی یہ حالت تھی کہ جب اونکو آفا کہ اس غشی سے ہوتا تب آپ غسل فرما کر پہر لوگوں کو ہدایت فرماتی اور اپنے قوم کی طرف توجہ ہو جاتے اور کہتے کہ لوگو ڈرو اللہ سے اور تابعداری کرو اور سکون اور رب اللہ کی طرف چلے آؤ۔ جب مدت گزر چکی اور قوم نے کہا نہ مانا لاچار حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا۔ تب حضرت نوح علیہ السلام پر مضمون کی وحی نازل ہوئی کہ اے نوح کوئی نہیں ایمان لاوے گا تیری قوم سے سوا اے اونکے جو ایمان لے آئے۔ جبکہ حضرت نوح علیہ السلام کو اپنی قوم سے مایوسی حاصل ہوئی تو اپنے اپنی قوم پر بد دعا کی اور کہا کہ اے پروردگار نہ چھوڑ اوریزمین کے کوئی کا فر چلتا ہوا سبکا بھٹاں اور اے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام پر مضمون وحی نازل فرمائے کہ ایک کشتی اپنے واسطے طیار کر جب حضرت نوح علیہ السلام بموجب حکم جناب باری کے کشتی کے بنائے میں مصروف ہوئے تب بھی وہ قوم بد ذات حضرت کے تکلیف دینے سے باز نہ آئے

## ذکر سی حضرت نوح علیہ السلام کا معہ او سکی اولاد کے

۲۸ بلکہ جو کوئی شخص حضرت نوح علیہ السلام سے ملتا سخریاً یہ کہتا کہ اے نوح اول تو  
 بنی بنا تھا جب نبوت تیری پیش نہ گئی لاچار اب بڑھی بنگیا۔ حضرت  
 نوح علیہ السلام موجب ارشاد جناب باری کے شمشاد کی لکڑی کی  
 کشتی بنانے میں مصروف رہے۔ یہاں تک کہ جوش زنی تور خوشانی  
 درمیان حضرت نوح اور اس کے پروردگار کے ہتی ظہور میں آئی تب  
 حضرت نوح نے کشتی میں معہ اون لوگوں کے جس کے سوار ہونے کا حکم  
 جناب باری نے دیا تھا یعنی تینوں بیٹے حضرت نوح علیہ السلام کے۔  
 ایک سام۔ دوسرا حام۔ تیسرا یافث۔ معہ اون کی جو روں کے  
 سوار ہوئے۔ اور یوں بھی کہتے ہیں کہ چھ آدمی سوار کئے تھے۔  
 اور بعض کہتے ہیں کہ اسی مرد تھے وہ سب کے سب حضرت شیش علیہ  
 اولاد میں سے تھے اون میں سے ایک جبریم بھی تھا۔ بعد ازاں حضرت  
 نوح علیہ السلام نے اسی کشتی میں چو پائون کو بھی بموجب حکم خدا تعالیٰ کے  
 جھکود اخل کر نیکا حکم تھا سوار کیا۔ لیکن ایک بیٹا حضرت نوح علیہ السلام کا  
 جس کا نام یام تھا اور وہ کافر تھا حضرت نوح علیہ السلام سے مخالف ہوا اور  
 کہنا اون کا اوسنے ہرگز نہ مانا۔ بعد ازاں پانے چڑ گیا اور بلند ہو گیا  
 تمام رومی زمین پر۔ اور لے پھرتی تھی کشتی موحوبین جو شکل پہاڑ  
 ۲۹ موی کی پہلی کتاب پیدائش کے ۶ باب کی ۱۴ آیت میں لکھا ہے کہ تو اپنے دست  
 شمشاد کی لکڑی کی ایک کشتی بنا اس کشتی میں کوٹھریاں بنیا کر اور اس کے باہر اندر  
 لگا ۱۵۔ اور اس کو ایسی بنا کہ اس کی لبنائی تین سو ماہتہ اور اس کی چوڑائی  
 پچاس ماہتہ اور اس کی اونچائی تیس ماہتہ ہو ۱۶۔ اور اس کشتی کے ایک  
 طرف دروازہ بنا اور نیچے کا طبقہ اور دوسرا۔ اور تیسرا بھی بنا

## ذکر حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

کے تہی پانی بیاتنگ چہرا کہ پہاڑوں پر پہے پندرہ گز بڑھ گیا تھا اس سے جیکے نہتو نمین دم تھا سب ہلاک ہو گئے اور جتنے درخت تھے سب گلے۔ پانی کے نازل ہونے اور سو کہ جانین فاصلہ چہ پہنے دس رات کا تھا۔ کہتے ہیں کہ حضرت نوح عا جب کشتی میں سوار ہوئے تو دس رات ماہ رجب کی گذر چکی تھیں۔ اور دسویں تاریخ آب کی مینے اگست کے مینے کی تھی اور جس روز حضرت نوح عا کو اس پانی سے نجات ہوئی وہ دن عاشورے کا تھا مینے دسویں تاریخ محرم الحرام کی تھی۔ یہ کشتی ایک پہاڑ جو دے پر جو کہ زمین موصل میں ایک پہاڑ ہی جا کر بٹری تھی۔ ابن اثیر کہتا ہے کہ مجوسی لوگ اقرار نہیں کرتے طوفان کا مگر بعضے اقرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ طوفان بابل میں اور اسکے قُرب وجوار میں آیا تھا۔ لیکن کیو مرث کی اولاد مشرق میں رہتی تھی اسلئے انکے پاس طوفان نہیں آیا۔ اسطرح بہ باشندگان دیار مشرق کے مینے اہل ہند اور فارس اور چین کے لوگ بھی بالکل اقرار طوفان کا نہیں کرتے۔ ہاں بعضے بعضے فارسی نژاد کہتے ہیں کہ طوفان آیا تھا الا عام نہ تھا عقبہ طوان سے طوفان نے تجا ورنہیں کیا صحیح یہ ہے کہ جتنے آدمی اہل زمین میں یہ سب اولاد حضرت نوح علیہ اسلام کی ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کر دیا بنی سبکو اولاد نوح کی اور وہی باقی میں پس سب آدمی اولاد نوح کے ہیں۔ سام۔ حام۔ یافت کے تخم سے۔ کیونکہ سام کی اولاد میں عرب اور فارس اور روم کے آدمی ہیں۔

موسے کی پہلی کتاب پیدائش ۷ باب ۲ آیت میں لکھا ہے سب پاک جاندار زمین سے تاسات نژاد انکی مادہ اور انمیں سے جو پاک نہیں ہیں دو دو نژاد انکی مادہ اپنے پاس لے۔ ۳۔ اور ما پزند و نمین سے ہی جو پاک ہیں تاسات نژاد مادہ کہ تمام زمین پر انکی نسل باقی رہی خط

## ذکر ہر حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

اور حام کے جثی — یافت کی اولاد میں ترک اور یاجوج ماجوج اور ننگستان کے رہنے والے مین — اور قبط بیٹا ہی نوح کا جو کہ بیٹا ہی حام کا — اور حام سے ماریخ پیدا ہوا اور ماریخ سے کنعان اور اوسکی اولاد میں رہتی تھی جب تک کہ بنی اسرائیل اونسے لڑے یہہ نقل کی ہی ابن سعید نے — اور ابن اثیر یہہ کہتا ہے کہ بنی کنعان سام کے اولاد سے مین واللہ اعلم بالصواب — لیکن سام سے جو چند بچے پیدا ہوئے تھے اونمیں سے ایک لاؤذ ابن سام بھی ہے اور لاؤذ سے فارس اور جرجان — اور طحسم — اور علیق جو کہ باب ہر عاملق کا پیدا ہوئے انہی میں سے بادشاہان سام اور فرعون مصر — مگر اولاد طحسم کی پیامہ میں بحرین تک جا رہی تھی — اور سام کے بیٹوں سے ایک ارم ابن سام بھی ہے — اس ارم سے چند بچے پیدا ہوئے انمیں سے ایک غاثر ابن ارم ہے یہہ غاثر سے نمود اور جدیس پیدا ہوئے اور ارم سے عوض اور عوض سے عاد اور ارم کے اولاد کی زبان عربی تھی — اس عاد کی اولاد الرمل میں حضروت تک جا رہی تھی — اور اولاد نمود کی انجھرمین درمیان حجاز اور شام کے رہا کرتی تھی — اب ہم ان لوگوں کا حال بیان کرتے ہیں جو نسب نامہ میں حضرت نوح ۷ سے حضرت ابراہیم ۱۲ تک داخل ہیں — واضح ہو کہ حضرت نوح ۷ سے تین لڑکے یعنی — سام — حام — یافت جبکہ عمر نوح کی پانسو برسکی تھی پیدا ہوئے تھے — اور طوفان کے وقت عمر حضرت نوح ۷ کی چھ سو برس کی تھی — بعد ازاں سام سے ارفخشذ پیدا ہوا جبکہ عمر سام کی اکیسویں برسکی تھی تو گو یا ارفخشذ جب پیدا ہوا تو طوفان کو دو برس گزر چکے تھے — پھر ارفخشذ جبکہ اکیسویں تیس برسکا ہوا اوسے قینان پیدا ہوا — پس دلاوت قینان کی بعد اکیسویں تیس برس گزرے

## ذکر ہر حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد کا

۱۳۹  
گزرنے کے طوفان سے وقوع میں آئے — پہر جبکہ قینان ایک سو تالیس ۲۷  
برس کا ہوا تو اس سے شالچ پیدا ہوا — تو گو یا شالچ جب پیدا ہوا تو دو سو  
چو ہتر برس طوفان کو ہو چکے تھے — جب تین سو پچاس برس طوفان کو  
گزر چکے تو حضرت نوح علیہ السلام نے وفات پائی — اور عمر اکیس کل  
نوسو پچاس برس کی ہوئی — یہ وفات حضرت نوح علیہ السلام کی جب ہوئی  
تھی تو اس وقت شالچ کی عمر چتر برس کی تھی بعد ازاں جب شالچ کی ایک سو تیس  
برس کی عمر ہوئی تب اس سے عابر پیدا ہوا یہ ولادت بعد گزرنے چار سو چھ  
برس کے بعد طوفان کے وقوع میں آئی — اور عابر سے فالخ پیدا ہوا اس وقت  
عابر کی ایک سو چوتیس برس کی عمر تھی — اور یہ بعد گزرنے پانچ سو چالیس برس  
طوفان سے پیدا ہوا — یہ فالخ جب ایک سو تیس برس کا ہوا تب اس سے ریحو  
پیدا ہوا ولادت ریحو کے زمانہ میں علیحدہ علیحدہ ہو گئیں اور زمین درمیان اولاد  
حضرت نوح علیہ السلام کے تقسیم ہو گئی یعنی ہر ایک شخص اولاد حضرت  
نوح علیہ السلام میں سے الگ الگ جاتا رہا — اور یہ تفرقہ بعد گزرنے  
چھ سو ستر برس کے طوفان سے ظہور میں آیا — جب ریحو ایک سو تیس  
برس کا ہوا تو اس سے ساروخ پیدا ہوا اس کا نام نور سب میں سے ہو گیا  
پیدا ہوا تھا تو آٹھ سو دو برس طوفان کو گزر ہی ہو چکے تھے —  
جبکہ ساروخ ایک سو تیس برس کا ہوا تو اس سے ناحور پیدا ہوا یہ جب پیدا  
ہوا تھا تو طوفان کو نو سو دو برس گزر چکے تھے — اور جب ناحور کی  
عمر اونا سنی برس کی ہوئی تو اس سے تارح پیدا ہوا یہ ولادت بعد گزرنے  
ایک ہزار گیارہ برس کے بعد طوفان کے ظہور میں آئی — جبکہ تارح ستر  
برس کا ہوا اس سے حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام پیدا ہوئے اس حساب سے

## ذکر حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

حضرت خلیلؑ بعد گزرنے ایک ہزار ایک سو برس کے طوفان کے بعد پیدا ہوئے  
تمام عمر میں مذکورہ پہ پہین پوشیدہ نہ رہے کہ سام کی چہ سو برس کی عمر ہوئی  
اور وفات پائی اوسنے وفات حضرت نوحؑ سے اکیس سو چار برس بعد —  
اور حضرت کی عمر چار سو پندرہ برس کی ہوئی — قینان کی عمر چار سو بیس برس کی —  
اور شالخ کی چار سو ساٹھ برس — اور عابر چار سو چونسٹھ برس زندہ رہا  
— فان تین سو انا لیس برس — رعو تین سو انا لیس برس — ساروغ تین سو  
تیس برس — ناحور دو سو آٹھ برس — تارح دو سو پانچ برس اب  
ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ کس سبب سے زبانیں متفرق ہو گئیں تھیں — ابو عیسا  
کہتا ہے کہ اولاد حضرت نوح علیہ السلام کی جب کہ بعد طوفان کی پہلی گئی اور بہت  
کثرت سے ہو گئی تو سب سے ملکہ یہ تجویری کی کہ ایک قلعہ ایسا اونچا بناؤ کہ دوسری فوج  
اگر طوفان آئے تو پہر ہلکے کچھ گزند نہ پہنچ سکے اور چین سے بچے ہوئے زمین سبکی  
رائے نے اس بات پر قرار پایا کہ ایک برج بلند جس کا سر آسمان تک پہنچے اول بناؤ  
اس ارادہ کے پورا کر نیکو ادھون نے بہتر برج اس طرح پر بنائے کہ ایک دوسرے  
سے بڑا تاکہ اوسکی مدد سے چٹائی ہوئی چلی جائے اور برج آسمان تک کا  
بنالین — اس بات پر اللہ تعالیٰ نے اوسے یہ بد لایا کہ ادکنی زبانیں متفرق  
کر دیں تاکہ ایک کی دوسرا بولی نہ سمجھے سب الگ الگ بولی بولنے لگے  
— مگر ایک شخص عابر جو ان کے شامل اس حرکت بجا پر نہوا ہی اور وہ ہمیشہ  
نبدگی خدا تعالیٰ کی بھی کرتا تھا اوسکی زبان دو ہی اصلی رہی یعنی اوسکی زبان  
عبرانی ہی رہی بدلی نہ گئی باقی اور وکنی زبانیں خدا تعالیٰ نے بدل ڈالیں  
— جب اولاد حضرت نوح علیہ کی الگ الگ جا بسی تو سام کی اولاد عراق  
اور فارس اور جو قریب اوسکے تھا ہندوستان تک اپنے قبضہ میں لے آئے — اور

## ذکر حضرت ہود ۱۴ اور حضرت صالح ۱۵ کا

۲۹ اور حام کی اولاد جنوب اور اود کے قرب و جوار میں جو زمین مصر سے ملی ہوئی ہے  
یعنی اوپر رود نیل کے متصرف ہو گئی — اور ایسا ہی طرف مغرب کی انتہا سے  
مغرب تک پہنچ گئی — اور یافت کی اولاد کو وہ ملا جو کہ بحر الخزر کہلاتا ہے  
اور اس طرح مشرق پر چین تک قابض ہو گئی جبکہ اولاد حضرت نوح ۱۶ میں نفرۃ  
پڑا اور زبانیں اذکی علیحدہ ہو گئیں اور سوقت کھلتی پھرتی تھے

## ذکر حضرت ہود ۱۴ اور حضرت صالح ۱۵ کا

واضح ہو کہ حضرت ہود ۱۴ اور حضرت صالح ۱۵ دو نوبی تھے انکو اللہ تعالیٰ نے  
واسطے ہدایت خلق کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے اور قبل ولادت حضرت  
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام دنیا پر بھیجا تھا — کہتے ہیں کہ عابر ابن شراح جبکہ  
ذکر اوپر ہو چکا اسکو ہود کہتے ہیں یہ نبی قوم عاد کے جو کہ تین بیٹوں کی پرورش  
کرتے تھے ہدایت کے لئے مامور ہوئے تھے — قوم عاد اور قوم ثمود بہت  
تکبر اور طویل القدین بنی تھی جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں  
اسکا ترجمہ یہ ہے کہ یاد کرد اس بات کو کہ نبایا بنے تمکو جاشین قوم نوح کا — اور  
زیادہ کیا بنے پیدائش میں تمہارے لہنا پین یعنی تمکو طویل القامت بڑے  
قد والا نبایا — جبکہ ہود علیہ السلام نے قوم عاد کو ہدایت کی اور خدا کی طرف  
بلایا تو دوسے لوگ ایمان نہ لائے مگر خید آدمی خلو اللہ تعالیٰ نے ایمان نہ لائے  
وہ لوگ جو ایمان نہ لائے تھے اور کا فر رہے تھے ان پر اللہ تعالیٰ نے عذاب  
آند ہی غضب کی نازل فرما کر سبکو ہلاک کر ڈالا کوئی شخص قوم عاد کا زندہ باقی  
نہ رہا یہ آند ہی سات رات اور آٹھ دن پہلے در پہلے جلتی رہی تھی مگر حضرت ہود  
اور وہی لوگ جو اس پر ایمان لائے تھے زندہ رہی یہ لوگ معہ حضرت ہود ۱۴



## ذکر حضرت صالح عا کا

۳۲ ایک ٹھہرہ میں چپ بیٹے تھے اس طرح پر حضرت بودعہ نے اپنی زندگی تمام کیا یہاں تک کہ پیغام اجل اس کے پاس آیا اور راہی ملک بقا ہوئے۔ قبر حضرت بودعہ کی خضر موت میں ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ الحجرین در میان مکہ کے اوپری قبر بنی ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے قبل ہلاک کرنے قوم عاد کے اوپر قحط نازل کیا تھا۔ تب ان لوگوں نے ایک جماعت اپنی قوم سے مجتمع کر کے طرف مکہ کی بھیجا کہ دفع قحط کا دے تدارک کریں اور سیرالی اوٹے سے تلاش کریں اس گروہ مذکور میں ایک شخص لقمان نامی بھی تھا یہ وہ لقمان حکیم نبین ہے جو کہ حضرت داؤد نبی علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھا۔ پس جبکہ قوم عاد ہلاک ہو چکی تو یہ لقمان حرم میں زندہ باقی رہ گیا تب ارشاد جناب باری یون ہوا کہ تو بھی موت اختیار کر کیونکہ ہمیشہ کوئی جتنا نرمیگا اور سننے عوض کی کہ اسے پروردگار رنجکوسات کر گھون کے برابر عمر عطا کرادرا ایک کر گھس لی عمر اتنی برسی ہوتی ہے یہ دعا قبول ہوئی تب اسنے یہ حال کیا کہ ایک بچہ کر گھس کا انڈے سے نکلا ہوا پاتا جب وہ مر جاتا دوسرا پانا اس طرح ساتوین کر گھس کے بچہ پر نوشت پیچی جسکا نام نعبد تھا جب وہ مر گیا تو لقمان ہی ساتھ ہی اس کے بوجہ وعدہ خدا کے مر گیا یہ روایت چونکہ اکثر عرب نے اپنے اشعار و نغمین اور اکثر آدمیوں نے ذکر کی ہے اسلئے سمنے ہی اتباعاً اپنے کتاب میں ذکر کر دے واللہ اعلم بالصواب

## ذکر حضرت صالح علیہ السلام کا

فخفی نہر کہ حضرت صالح عا ایک نبی تھے جنکو اللہ تعالیٰ نے واسطے ہدایت قوم ثمود کے بھیجا تھا یہ حضرت صالح ابن عبید ابن مہف ابن ماشع ابن عبید

## ذکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کا

عبد ابن جاد رہا بن شود بین جو کہ الحجر میں تشریف رکھتے تھے چنانچہ بیان اسکا پہلے ۳۱  
 ہو چکا ہے کہ حضرت شود جاری ہے الحجر میں جب حضرت صالح ع نبی ہو کر قوم شود  
 کی طرف مخاطب ہوئے اپنے ارشاد کیا کہ اے لوگو خدا کو ایک جانو اور اسکو  
 ہر وقت حاضر و ناظر مانو کوئی ایمان نہ لایا مگر خدا آدمی ضعیف جو اس قوم  
 میں ہے وہ ایمان لائے آپ اوکئی ہدایت میں مصروف رہی آخر کار سب  
 کفار نے یہ عرض کی کیا حضرت صالح ہم ایک بات اپنی طبیعت سے نکالتے  
 ہیں اگر وہ پوری ہو جاوے تو بیشک ہم آپ پر ایمان لادیں گے اور نبی برحق جانیں  
 گے وہ بات یہ ہے کہ اس خاص پہتر سے ایک آدمی پیدا ہو — بموجب اس  
 عہد کے حضرت صالح ع نے جناب باری سے عرض کیا چنانچہ ایک قہاوس  
 پہتر سے نکلی اور نکلتے ہی اوسنے ایک بچہ دیا جب یہی وہ لوگ جو سخت کافر  
 تھے ایمان نہ لائے اور کچھ ادبیر اثر نہ ہوا بلکہ انہیں لوگوں نے اوس کو مارنے  
 کو بھی ذبح کر ڈالا — یہ عصیان موجب بڑھکنی غضب جناب باری کا ہوا  
 چنانچہ اوکو جناب باری نے بدترین دیکے ایک آواز آسمان سے جس میں آواز  
 ہر ایک ٹرک بجلی کی تھی سبکو ہلاک کیا اوسکی آواز سنکر جگر اون لوگوں کی ٹکڑے  
 ٹکڑے ہو گئے صبح کو حضرت صالح ع نے سبکو مردہ پایا یہ حضرت صالح ع علیہ السلام  
 فرما ہوئے فلسطین کو اور پھر حجاز کو اور حال آنحضرت کا یہ ہے کہ عبادت خدا کی  
 مرتے دم تک کیا گئے اور عمر اوکئی اٹھاون برس کی ہوئی

## ذکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلو اللہ علیہ کا

واضح ہو کہ نسب نامہ جناب ابراہیم خلیل ع کا یہ ہے ابراہیم بن تارح بن  
 آذر — بن ناحور — ابن ساروغ — بن برعو — ابن مالع — ابن طابر

## ذکر حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کا

۳۲ ابن شالح - ابن ارفخشذ ابن سام ابن نوح ہر مگر اس نسب نامہ میں قینان ابن ارفخشذ کا نام نہیں لکھا گیا دو سبب سے ایک تو سبب یہ ہے کہ وہ جادوگر تھا اسلئے اس کا نام نسب نامہ میں شمار نہیں کیا گیا دوسرا سبب یہ ہے کہ قول بعض کے یہ ہے کہ شالح ابن ارفخشذ وہی ہے حقیقت میں شالح ابن قینان ابن ارفخشذ اس صورت میں کچھ ضرورت لکھنے کے نہیں اب مولد حضرت ابراہیم علیہ السلام میں اتنا ہی ہے جسے کہتے ہیں کہ اہواز میں پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہیں کہ بابل میں جسکو عراق بھی کہتے ہیں - اور حال اذریغی والد ابراہیم علیہ السلام کا یہ ہے کہ آذر والد خلیل ۴ بت بنا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا کرتے تھے تاکہ بازار میں جا کر بیچ لادیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمایا کرتے کہ اے والد ماجد کون خریدیگا اوس شے کو جو مضر ہو خریدار کو اور کچھ نفع بھی نہ پہنچا سکے اوسکو - بعد ازاں جبکہ حکم اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس طرح پر نازل ہوا کہ کہہ اپنے قوم سے کہ خدا ایک ہی تو کہا حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اولاً اپنے والد ہی سے اوسنے نہ مانا پھر ہدایت کی اپنی قوم کو طرف توحید کے - جبکہ یہ حال اون کا ظاہر ہو گیا اور نمرود بن کوئش کو خبر پہنچی : یہ یہ حاکم تھا سواد عراق اور ان شہر ہو گئے اور صیحا کہ کو جو نمرود پر بادشاہ تھا ابھی خبر نہ پہنچی تھی - بعضے کہتے ہیں کہ نمرود ہی بادشاہ مستقل تھا بہر کیف مجرد دریافت اس خبر کے نمرود نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو کچھ کر آگ میں ڈال دیا وہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام شل گلشن کے ہو گئی حضرت کا ایک بال بھی نہ جلا چا نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بعد چند ایام کے اوس آگ سے نکل آئے یہ حال مشاہدہ کر کے بہت لوگ نمرود سے ڈرتے ڈرتے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے - اور اسلئے اپنے زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جو کہ اونکی چچا ہارآن کی بیٹی تھی وہ بھی ایمان

## ذکر حضرت ابراہیم ؑ کا

ایمان لائے جب حضرت ابراہیم ؑ کو دہاکنی بود باش سے تکلیف بہت ہوئی ۳۳ تب حضرت نے بعد ازاں لوگوں کے جو آپ پر ایمان لائے تھے طرف حُرّان کی ہجرت فرمائی اور والد حضرت کے سینے آذربا لکل ایمان لائے — آپ حُرّان میں تشریف لجا کر ایک مدت دہان رہ کر طرف مصر کی تشریف فرما ہوئے اوس وقت میں وہ فرعون جو مصر کی حکومت کرتا تھا اوسکے نام میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ نام اوسکا ستان بن علوان ہے — بعض یہ کہتے ہیں کہ طولیس نام تھا بہر تقدیر اوس فرعون سے جو کہ طولیس تھا لوگوں نے ذکر کیا کہ ایک عورت خوبصورت اس شہر میں وارد ہوئی ہے اور وہ سارہ زوجہ ابراہیم خلیل ؑ کی تھی فوراً بموجب حکم فرعون کے وہ زود جاو گئی مگر حضرت خلیل ؑ کے دربار میں حاضر ہوئی حضرت ابراہیم ؑ سے پوچھا کہ یہ تیرے رشتہ میں کون ہے اوسنے کہا کہ یہ میری بہن ہے یعنی اسلام میں — فرعون نے جو لفظ بہن کا سنا دلمین پہولا اور چاہا کہ اس نیک بخت عورت کے ساتھ حرام کاری کئے بجز اوس ارادہ کے چاہتا تھا کہ اوس عورت پر ہاتھ ڈالے کہ خدائے نے دونو ہاتھ اوسکے اور دونو پیر خنک کر دے جب یہ حال اوسنے دیکھا باز آیا فوراً اوسکے ہاتھ پیر کھل گئے لیکن پہر اوسنے چاہا کہ جماع کروں روہی حال اگلا سا ہو گیا تب اوسکو یقین ہوا کہ عورت بہت نیک بخت ہے اسکو چوڑ دینا ہی مناسب ہے یہ سوچ کر اوس عورت کو چوڑ دیا اور کہا کہ اس عورت کو اپنی جان اور نفس کی خدمت کرنی سزاوارتھی یہ بکرا ایک لونڈی مسماۃ ہاجرہ اوسکو بخش دی اور کہا کہ یہاں سے سدھارے سارہ اوس لونڈی ہاجرہ کو اپنے ہمراہ لے ہوئے حضرت ابراہیم ؑ کے پاس آئی حضرت ابراہیم ؑ مہ اپنی بیوی اور لونڈی کے ملگ

## ذکر حضرت ابراہیم ؑ کا

۳۴ شام میں تشریف فرما ہوئے اور رملہ اور ایلیمین جا کر اقامت اختیار کی اور  
 سارہ زوجہ ابراہیم ؑ کی بانجھ تھی اسے اولاد نہ ہوتی تھی اسلئے بموجب  
 کہنے سارہ کے حضرت ابراہیم ؑ نے اپنی لونڈی ہاجرہ سے صحبت کی چنانچہ  
 وہ حاملہ ہوئی اور حضرت اسماعیل ؑ اسے پیدا ہوئے۔ یعنی اسماعیل کے عبرانی من  
 بطیع اللہ کے ہیں۔ بروقت پیدائش اسماعیل کے حضرت ابراہیم ؑ کی عمر  
 چھائسہ برس کی تھی۔ پیرنخشا اللہ تعالیٰ نے سارہ کو اسحاق جبکہ جنی سارہ تو  
 اسکی عمر نوے برس کی تھی جبکہ سارہ سے اسحاق پیدا ہو چکا تو اس بوی کو  
 اس بات کی غیرت آئی کہ یہ لونڈی بچہ ایسا نہ ہو میرے بیٹے کے ساتھ وارث  
 ہو جاوے اسلئے حضرت ابراہیم ؑ سے کہا کہ ان دونوں کو میرے پاس سے  
 نکال دے تب ابراہیم ؑ ہاجرہ اور اس کے بیٹے اسماعیل کو ہمراہ لیکر طرف حجاز  
 کی آ کر مکہ میں انکو چھوڑ گئے چنانچہ حضرت اسماعیل ؑ مکہ میں رہنے لگے اور انکاح  
 ایک عورت عربی سے ہو گیا۔ اور انکی والدہ ہاجرہ مکہ ہی میں فوت ہوئی  
 پھر حضرت اسماعیل کے پاس انکے باپ ابراہیم ؑ تشریف لائے اور نیا یا  
 اون دونوں نے کعبہ اسکا نام ہی بیت اللہ المحرام۔ بعد ازاں حکم جناب  
 باری واسطے ابراہیم ؑ کے اس طور پر نازل ہوا کہ اسے ابراہیم ؑ ذبح کر  
 اپنے بیٹے کو اب یہاں اختلاف ہوا ہے کہ کونسا لڑکا ذبح کیا گیا۔ زیادہ  
 — اسحاق ہی۔ یا اسماعیل ہر کیف عوض میں اس لڑکے کے خدا نے  
 حضرت ابراہیم ؑ کو ایک منیٹہ مالدیا۔ حضرت ابراہیم ؑ ادا خرایام  
 بیورسپ میں تھے جبکہ ضحاک بھی کہتے ہیں قریب ہی کہ ہم حال اسکا ہمراہ  
 ذکر ملوک فارس کے انشا اللہ تعالیٰ بیان کریں گے اور حضرت ابراہیم ؑ  
 بیچ اول سلطنت افریڈون کے کہ غرود عامل تھا اسکا تشریف بہت تھے جیسا ذکر

## نسب نامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام تک

ذکر کیا ہی نہیں۔ اور ان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے ایک ہاران <sup>۳۵</sup> — دوسرا ناحور — اولاد آذر سے — ہاران سے پیدا ہوا لوط — اور ناحور سے تویل — اور تویل سے پیدا ہوا لابان — اور لابان سے پیدا ہوئے لیا — اور راحیل جو کہ دو نوجور دین تھیں حضرت یعقوب علیہ السلام — جو شخص قایل ہے اس بات کا کہ ذبیح اسحاق تھا وہ کہتا ہے کہ حضرت خلیل علیہ السلام نے ملک شام میں اسحاق کو ذبیح کر نیکارا دہ کیا تھا اور پھر صلہ دو کو کس کے ایلیا سے جسکو بیت المقدس کہتے ہیں اور جو شخص کہتا ہے کہ اسماعیل ذبیح ہوا وہ کہتا ہے کہ یہ ماجرا مکہ میں واقع ہوا — اور خلاف اوں امور میں بھی آکر واقع ہوا ہے جن باتوں میں اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان لیا تھا — کہا گیا ہے کہ وہ امور یہ ہیں — مہاجرت وطن سے — ختنہ کرنا — بیٹے کا ذبیح کرنا — اور بیٹے کہتے ہیں کہ نہیں سوار اکنی دے امر اور یہ — حضرت ابراہیم علیہ السلام زندہ ہی تھے کہ وفات پائی زوجہ اکنی سارہ نے بعد مرنے ماجر نوٹھی کے اس میں بھی اختلاف ہے — پھر نکاح کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بعد وفات سارہ کے ایک عورت کنانی سے جسے چہ بچہ پیدا ہوئے اس حساب سے کل بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آٹھ ہیں یعنی اسماعیل — اور اسحاق اور چہ بیٹے اس عورت کنانیہ سے بر تقدیر اختلاف

ذکر ہی اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو نسب نامہ میں مندرج ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام حال پیدائش حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درمیان ذکر نوح علیہ السلام کے یہ گزر چکا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے بعد مردانہ پھر اراکاسی بر سکی طوفان سے جبکہ ابراہیم علیہ السلام کے عمر ایک سو برس کی تھی تب پیدا ہوئے اونسے

## نسب نامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت اسحاق — اور جبکہ ہوی عمر حضرت اسحاق کی ساٹھ برس کی ہوئی تب پیدا ہوا تو حضرت یعقوب علیہ السلام —  
 اور حضرت یعقوب چالیس برس کی تب کہ پیدا ہوا اسی لئے وہی درجہ کہ ہوی عمر لاوی کی جیسا کہ پہلی آیت فاطت  
 اور قانات جب ترسیٹہ برس کا ہوا تو پیدا ہوا اوسے عمران اور عمران ستر برس کا،  
 تب پیدا ہوئے اوسے حضرت موسیٰ علیہ السلام — پس ہوی ولادت حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کے بعد گذرنے چار سو چھپیس برس کی پیدائش حضرت ابراہیم علیہ السلام سے  
 — اور زندہ رہی حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیسویں برس — اس حساب سے فاصلہ  
 درمیان ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پانسونتالیس  
 برس کا ہوا — اور سب عمرین مذکورہ یہ ہیں — ابراہیم علیہ السلام زندہ رہے  
 اکیسویں پچتر برس — اسحاق اکیسویں برس — یعقوب اکیسویں تالیس برس  
 لاوی اکیسویں تیس برس — قانات اکیسویں تالیس برس — عمران اکیسویں  
 برس — اور جبکہ وفات پائی ابراہیم علیہ السلام نے تو اسحاق پچتر برس کا تھا —  
 اور جبکہ وفات پائی اسحاق نے تو عمر یعقوب کی اکیسویں برس کی تھی —  
 اور وقت وفات حضرت یعقوب کے لاوی ساٹھ برس کا تھا — اور جبکہ  
 وفات پائی لاوی نے تو قانات اکیسویں برس کا تھا اور وقت وفات  
 قانات کے عمران چونسٹھ برس کا تھا اور وقت وفات عمران والد موسیٰ علیہ السلام  
 کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پچتر برس کے تھے — کیونکہ تمام عمر عمران کی  
 اکیسویں تیس برس کی تھی — اب ان صحیفوں میں جو خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم  
 پر نازل فرمائی تھیں اختلاف ہے — روایت کی ہر ابو ذر نے بنی صلح سے  
 کہ تھے دی امثال — اور امثال میں سے ایک یہ فقرہ ہے کہ اے مسلط  
 سرورینے نہیں اٹھایا تجکو اس واسطے کہ جمع کرے تو دنیا کو نہ بہتہ بلکہ ہوا  
 بھی ہر نیئے تجکو کہ نہ آنے دے تو مجھک نالش کسی مظلوم کی کیونکہ میں نہیں رد

## ذکر ہر حضرت لوط علیہ السلام کا

۳۷۔ ذکر سکتا ناش مظلوم کی اگرچہ وہ کا ذہبی ہو — اور لازم ہے عقلمند پر کہ غور کرے اپنے زمانہ پر اور متوجہ ہو اپنے حال پر — اور خیال کرے اپنی بوجھال پر — اور حفاظت کرے اپنی زبان کی — اور جو شخص چاہے یہ بات کہ جو کہے سو کرے تو کم کلام کیا کرے اور نہ بولے مگر بضورت حضرت ابراہیم علیہ السلام ان باتوں مفصلہ ذیل میں سب سے اول میں — یعنی انہوں نے اول ہی سب سے ختم کیا — اور دعوتِ ہمان کی ہی انہیں سے جاری ہوئی — اور پایجامہ بھی انہوں نے اول پہنا

## ذکر ہر حضرت لوط علیہ السلام کا

حضرت لوط علیہ السلام پیچھے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے تھے — یہ لوط ابن ہاران ابن آذر ہی اور آذر وہی ہر تارح جسکا ذکر گذر چکا اور باقی نسب نامہ بیان ہو چکا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ذکر میں — حضرت لوط علیہ السلام اپنے چچا ابراہیم خلیل اللہ پر ایمان لا کر کوچ کر گئے تھے ہمراہ اوکئی طرف مصر گئے اور پھر مہاجریت کی انہوں نے شام تک — پھر یہی اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو طرفِ ہاشدگان سدوم کے جو کہ کافر اور گنہگار تھے حضرت لوط علیہ السلام نے شریف بیجا کر سکھوایا۔ فرمانے لگے اور آپ نے ارشاد کیا کہ اے لوگوں اب گناہوں سے توبہ کرو کیونکہ یہی اوکئی نرسنی اور کوئی متوجہ بھی نہ ہوا — گناہ وے لوگ ہر کرتے تھے جسکی خبر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں دی ہر اوس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اے قوم لوط تم کرتے ہو وہ گناہ جو نہیں کیا پہلے تمہارے کہنے خدا تعالیٰ سے کیونکہ تم صحبت کرتے ہو مردوں سے اور رہنے کرتے رہتے ہو اور اپنی فحش



## ذکر ہر حضرت لوط علیہ السلام کا

۳۸

بدکاری اپنے اعلان کرتے ہو۔ اور قطع طریق یہ کرتے تھے کہ جب کوئی مسافر گذرتا راہ میں کو اور دسے دیکھ پاتے تو اس کو پکڑ لیتے اور اسے لوطیت کرتے راہ ہی میں۔ اور حضرت لوط علیہ السلام کیسے کرتے تھے اور نہیں اور ڈرتے تھے ہمیشہ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اوکئی دعت سے بچا سکے کہ سرکشی اور غور اوکو اور زیادہ ہو گیا جبکہ نہ مانا کینے اوکئی قوم سے اور مدت گذر گئی اس طرح پرتو کہا حضرت لوط علیہ السلام نے کہ اے بار خدا مدد بھیج میرے واسطے تبنا ہی اس قوم کی اسلئے یہی اللہ نے فرشتے تاکہ اولٹ ڈالیں شہر سدوم کو سدوم اور اون پانچ گانوں کے جو اس سے متعلق تھے۔ کہتے ہیں کہ سدوم میں چار لاکھ آدمی بستے تھے اور دس لاکھ آدمی اس سے متعلق تھے یہ بن صبتہ۔ عمرہ۔ ادا۔ صوم۔ بائ۔ پس فرشتوں نے خبر لی ابراہیم علیہ السلام سے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ قوم لوط کو دہسا دیا جاوے زمین میں تب حضرت ابراہیم علیہ السلام جبرائیل سے واسطے قوم لوط کے پوچھا اور کہا کہ اسے جبرائیل اگر دیکھے تو اونہیں پچاس آدمی راستباز کہا جبرائیل نے کہ اگر ہونگے اونہیں پچاس آدمی راستباز تو بھی غدا نہ دوں گا اوکو۔ پیر بولے حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ اگر چالیس ہوں۔ کہا تب بھی نہیں۔ کہا اگر تیس ہوں کہا جب بھی نہیں۔ یوہن دس تک نوبت پہنچتے جبرائیل نے کہا کہ اے ابراہیم اگر دس بھی ہونگے تب بھی غدا نہ دیا جائیگا۔ بعد ازاں حضرت ابراہیم علیہ السلام بولے کہ وہاں لوط جبرائیل نے سدوم اور فرشتوں کے جواب دیا کہ ہم خوب جانتے ہیں اون لوگوں کو جو وہاں ہیں۔ پس جبکہ فرشتے خدا کی طرف سے قوم لوط کے اوپر جا پہنچے تو اس قوم نے بارادہ لواطت موافق اپنی عادت کے اوکو ہی آن گھیرا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی بازوؤں کے جھوکے سے اوکو اندھا کر دیا

## ذکر ہر حضرت اسماعیل بیٹے ابراہیم ؑ کا

۳۹ کر دیا۔ اور لوط ؑ سے کہا کہ تیرے خدا نے ہکو بیان بھیجا ہر اب تو معہ اپنے قبیلہ کے راتوں رات نکل جا اور کوئی تیرا ہمراہی بھی نہ کر نہ دیکھے جب حضرت لوط ؑ معہ اپنے قبیلہ کے نکل گئے تو ادنیوں نے فرشتوں سے کہا کہ اب ان لوگوں کو مار ڈالو فرشتوں نے جواب دیا کہ ہکو حکم صبح کا ہر اور ابھی صبح نہ ہوئی ہے مگر نزدیک ہے جبکہ صبح ہو گئی تو فرشتوں نے اولٹ ڈالا شہر سدوم اور پانچون اوکے گانوں کو معہ ادنیوں کو گون کے جو اوسمین رستے تھے تو سنے آواز کر کڑاٹ کے حضرت لوط ؑ کی جو رونے افسوس کر کے کہا کہ اے قوم یہ کہتی ہے ایک پتھر اوکے پی ایسا کر لگا کہ اوکے بھی کام تمام ہو گیا۔ اور جو جو آدمی کہ ادنیوں کا نوین حاضر نہ تھے ادنیوں کا اسطرح پر ہناس اور اکا دنیوں کے سرون پر پتھروں کا مینہ برسا اسطرح سے وہ بھی ہلاک ہو گئے

## ذکر ہر حضرت اسماعیل بیٹے ابراہیم ؑ کا

واضح ہو کہ اسماعیل ابن ابراہیم جب پیدا ہوئے تو عمر حضرت ابراہیم ؑ کے چھاسی برس کی تھی اور تیرہ برس کی عمر میں معہ اپنے باپ ابراہیم کے پاک ہوئے تھے اور جب حضرت اسحاق ؑ پیدا ہوئے تھے اسوقت عمر حضرت خلیل ؑ کی سو برس کی تھی بعد ازاں حضرت خلیل ؑ نے اسماعیل اور ادنیوں کی مان و جبرہ کو طرف مکہ کی سبب غیرت یحیٰ نے سارہ کے نکال دیا کیونکہ سارہ نے یہ کہا تھا کہ نکال دے اسماعیل اور ادنیوں کی مان کو اسلئے کہ لونڈی بچہ وارث ہونے لپاے میری بیٹی کے ساتھ۔ جب اسماعیل مکہ میں آکر رہا تو بہت قبایلی عرب ہمراہ ادنیوں کے مکہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے یہ قبیلے پہلے سے گردنواح مکہ کے انت

## ذکر حضرت اسماعیل بیٹے ابراہیم ؑ کا

۴۰ گزین تھے لیکن جسوقت کہ حضرت اسماعیل ؑ نے مکہ میں بود و باش اختیار کی تو یہ سب قبائل اونکے ہمراہ ہو کر مکہ میں بسنے لگے۔ بعد ازاں حضرت اسماعیل ؑ نے ایک عورت عربیہ سے اپنا نکاح کر لیا تھا چنانچہ اس عورت سے بارہ بچہ پیدا ہوئے۔ یہ ہر موجب حکم جناب باری کے حضرت ابراہیم ؑ واسطے تعمیر کرنے کعبہ کے جسکو بیت اللہ الحرام کہتے ہیں پاس اپنی بیٹے کے ملک شام سے تشریف لائے درمیان مکہ معظمہ کے۔ اور کہا کہ اے اسماعیل خدا تعالیٰ نے تجھکو یہ حکم کیا ہے کہ تباؤن واسطے خدا کے ایک گھر اسماعیل ؑ نے جواب دیا کہ اپنے پروردگار کے حکم کو آپ بالضرور مانئے اونہوں نے کہا کہ تو یہی موجب حکم خدا کے میری مدت کر اوس گھر کے بنانے پر وہ بولے کہ بسر چشم جو فرمائے چنانچہ حضرت اسماعیل ؑ اپنے باپ ابراہیم ؑ کے ہمراہ واسطے طیار کرنے کعبہ شریف کے کمرے ہو گئے حضرت ابراہیم ؑ کعبہ شریف کو جیتے تھے اور حضرت اسماعیل ؑ پتھر پکڑاتے جاتے تھے جبکہ وہ خانہ کعبہ طیار ہو گیا اوسوقت اُن دونوں نے جناب باری سے دعا مانگی اور کہا کہ اے پروردگار ہمارے یہ خانہ جو ہم نے بنایا ہے اسکو قبول کر اور تو خوب جاننے اور سننے والا ہے۔ واضح ہو کہ حضرت ابراہیم ؑ جس پتھر پر کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کے تعمیر کرتے تھے اوسکا نام مقام ابراہیم ہے۔ وہ تعمیر اول کعبہ کی جو حضرت ابراہیم ؑ نے کی تھی اوسے بنا پر ایک مدت طویل تک وہ قائم رہا بعد ازاں قریش نے پیدا ہونے محمد رسول اللہ صلم کے پیش برس قبل اوسکو ڈما کر سمار کر کے پہر اوسکی تعمیر کی تھی اس حساب سے درمیان اسکے اور حیرت کے دونہا رسات سوا اور قریب تیرا نوین برس کے تخمیناً ہیں۔ یہ موجب حکم خدا تعالیٰ کے اسماعیل طرف قبایل میں اور عمالیق کے تشریف لے گئے

## ذکرِ حضرت اسحاق بیٹے ابراہیم ؑ کا

لیگے اور اپنی دختر کو اپنے بیٹے سے جگنا نام عیص ابن اسحاق تھا منقذ کیا اور تمام ۴۱  
 عمر حضرت اسماعیل ؑ کی ایک سو ستیس برس کی ہوئی ہوا حضرت نے درمیان مکہ معظمہ  
 کے وفات پائی اور اپنی والدہ ماجدہ کے پاس مقام الحجّرمین مدفون ہوئے  
 حضرت اسماعیل ؑ نے جب وفات پائی تھی اسوقت حضرت ابراہیم ؑ کی  
 وفات کو بیالیس برس گزر چکے تھے

## ذکرِ حضرت اسحاق بیٹے ابراہیم علیہ السلام کا

چونکہ پیدائش حضرت اسحاق ؑ کا حال اس کے باپ ابراہیم ؑ کے بیان میں  
 گزر چکا ہے لہذا اس کے تو لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں آلا اور حال اس کا ذکر کیا  
 جاتا ہے۔ واضح ہو کہ اسحاق ابن ابراہیم کا نکاح اس کے چچا کی بیٹی ہی سے ہوا  
 تھا اس عورت سے دو لڑکے یعنی حضرت عیص ؑ اور حضرت یعقوب ؑ  
 جگنا نام اسرائیل بھی پیدا ہوئے بعد ازاں حضرت عیص نے اپنے چچا اسماعیل  
 کی بیٹی سسی شادی کی اس عورت سے سب اولاد اس کی پیدا ہوئی ہے اور  
 حضرت یعقوب ؑ نے ایک عورت لیا سے کی جو بیٹی تھی لابان ابن توبیل  
 ابن ناحور ابن آذر باپ ابراہیم خلیل اللہ ؑ کے اس عورت سے پیدا ہوا  
 روبیل جو کہ بڑا بیٹا تھا حضرت یعقوب ؑ کا پہر پیدا ہوا شمعون۔ پہر لاؤ  
 ۔ پہر یہودا۔ بعد ازاں حضرت یعقوب ؑ نے راحیل سے نکاح کیا  
 جو کہ حقیقی بہن تھی لیا کی اس عورت سے یوسف ؑ اور بنامین یہ دو لڑکے  
 پیدا ہوئے۔ اور چہرے بچے اون دونوں یون سے جو کہ حضرت یعقوب ؑ  
 کی بہنیں پیدا ہوئے یہ بارہ لڑکے جو حضرت یعقوب ؑ سے پیدا ہوئے تھے  
 ان سے بارہ قومیں اسرائیل جاری ہوئیں۔ پہر حضرت اسحاق ؑ ملک

## ذکرِ حضرت ایوب علیہ السلام

۴۲ نام میں جا کر مقیم ہوئے اور وہیں وفات پائی عمر حضرت اسحاق علیہ السلام ۱۸۰ سال کی تھی اور پاس اپنے باب ابراہیم خلیل اللہ کے مدفون ہوئے۔ نام اون بارہ بچوں کا جو حضرت یعقوب علیہ السلام سے پیدا ہوئے تھے یہ ہیں۔ روبیل۔ شمعون۔ لاوی۔ یہودا۔ یساکر۔ زبولون۔ یوسف۔ بنیامین۔ دان۔ نفتالی۔ کاڈ۔ اشار۔

## ذکرِ حضرت ایوب علیہ السلام

محبوبِ نبی حضرت ایوب ایک شخص تھے جسکو موزین نے باشندگانِ روم سے شمار کیا ہے کیونکہ یہ عیص کے اولاد سے ہیں اسلئے کہ یہ حضرت ایوب بیٹے ہن موسیٰ کے۔ اور وہ رازح کا۔ وہ عیص کا۔ اور وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کا وہ بیٹا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا۔ اور حضرت ایوب کی زوجہ کا نام رحمتہ تھا یہ حضرت ایوب بہت مالدار اور دولت مند تھے اور کئی گنا مضافات دمشق سے انکے پاس تھے اللہ تعالیٰ نے واسطے آزمائش اور امتحان کے سب مال دولت اور کئی کھودیں اور غنم کر دیا باوجود اس تنگی اور تکلیف کے بھی وہ اپنی عبادت اور شکر پر قائم رہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے اسکا امتحان بدلنے لیا اس طرح پر کہ اوکو خدا مہو گیا اور تمام بدمنیں کھڑے ہو گئے اور یہ حالت ہوئی کہ ایک کوڑی پر پڑے رہتے تھے اور کوئی اونکے پاس لب تعفن کے جا کر نہ ٹپکتا تھا۔ مگر اوکئی بوجی خدمت میں سرگرم رہیں اور عہد کرتی رہتی تھیں۔ ایک دفعہ ابلیس اوسکی عورت کے پاس آیا اور اوسکو دکھائی دیکر یہ کہا کہ دیکھ تیرا اتنا کچھ مال و حشمت برباد ہو گیا اور جاتا رہا اگر تو مجھو سجدہ کرے تو تر اس مال میں من چکو لا دون اوس عورت نے حضرت

## ذکر حضرت یوسف ع کا

حضرت ایوب سے عرض کی کہ اگر اجازت دو تو میں سجدہ کروں حضرت ایوب <sup>۴۳</sup> یہ سنکر بہت خفا ہوئے اور قسم کھائی کہ اس حرکت میں اس پر سو چابک تیر ماروں گا جب اچھا ہو گا جبکہ خدا تعالیٰ نے او کو تندرست کر دیا اور حضرت ایوب ع کو پر رزق دیا اور عورت بھی اوسکی جوان حسین ہو گئی جسے چھپیں لڑکے پیدا ہوئے تو بموجب حکم خدا تعالیٰ کے ایک شاخ کجور کے تنویری والی لیکر اپنی زوجہ نے انہوں نے ماری تاکہ قسم سے بھی بری ہو جاوین اور خدا کے نزدیک جہو نہ پڑیں۔ بموجب قول مصنفون کے یہ حضرت ایوب ع صابر جو نبی تھے حضرت یعقوب ع کے عہد میں تھے۔ اور عمر بھی اونکی تیرا تو <sup>۹۱</sup> برسی ہوئی بعد گزرنے حضرت ایوب کے اونکا بیٹا شہر جبکو ذاکفل ہی کہتے ہیں اور وہ شام میں رہتا تھا قائم مقام اونکا ہوا

## ذکر حضرت یوسف علیہ السلام کا

جبکہ حضرت یوسف ع پیدا ہوئے تو حضرت یعقوب نے اپنے اونکے والد کی عمر کیا تو <sup>۹۱</sup> برسی تھی اور جبکہ حضرت یوسف اپنے باپ سے جدا ہوئے تو اونکی عمر اٹھارہ برسی تھی اور اکیس برس تک دونو جدا رہے۔ پھر حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السلام درمیان مصر کے جبکہ جمع ہوئے تب عمر حضرت یعقوب ع کی اکیسویں برسی تھی اور سترہ برس تک دونو باہم جمع رہے اور بروقت وفات حضرت یعقوب کے عمر یوسف ع کی چھپن برسی تھی۔ اور تمام عمر حضرت یوسف کی اکیسویں برسی ہوئی اس حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ پیدائش حضرت یوسف ع کے بعد گزرنے دو سو اکیس دن برس تولد ابراہیم خلیل اللہ کی ہوئی۔ جبکہ حضرت یوسف نے وفات پائی تو تین سو اکتھ برس تولد حضرت

## ذکر حضرت یوسف ع کا

۴۴ ابراہیم ع سے گذر چکے تھے۔ اور چونکہ برسوں قبل تولد حضرت موسیٰ ع سے ملاو  
حضرت یوسف ع کی ہوئی تحقیقا کچھ شک نہیں۔ اب ہم قصہ جدائی حضرت یوسف ع  
اور حضرت یعقوب ع کا بیان کرتے ہیں مشہور یون ہر کہ حضرت یوسف ع بہت  
حسین اور خوبصورت اور اپنے باپ کے چاہتے بیٹے تھے اس بات کے جاننے  
سے تمام بہائیوں کو کمال رنج اور حسد ہوا۔ چنانچہ اسیلیٰ اون کے سب بہائیوں  
نے حضرت یوسف کو ایک کوئے میں جبین پانی اور ایک پتھر تھادال دیا پتھر  
یوسف ع اوس پتھر پر تین روز تک بیٹھے رہے اسی اتنا میں ایک قافلہ  
جو وہاں سے گذر اتواون لوگوں نے اون کو اوس کوئے میں سے نکال کر اپنے  
ہمراہ قافلہ میں لے چلے آئے۔ بعد تین روز کے یہودا بہائی حضرت یوسف ع  
کا جو کہ دل میں اوسے محبت رکھتا تھا کہانا اوس کے لئے لیکر آیا۔ مگر جبکہ وہ  
کوئے میں نہ ملے تو اوسنے قافلہ میں تلاش کی اور اوس کو دھان دیکھ کر  
اپنے بہائیوں سے جا کہا۔ دے سب قافلہ میں آئے اور اون لوگوں نے  
کہنے لگے کہ یہ ہمارا غلام ہے ہاگ کر چلا آیا ہے۔ حضرت یوسف نے سب  
اون کے خوف کے اپنی سرگذشت کچھ بیان کی۔ تب اون قافلہ والوں نے  
اوس کے بہائیوں سے دس درم کو یا چالیس درم کو حسب اختلاف مول لیا  
۔ اور مصر میں بچا کر اوس کے آقا نے جسے زر سے خرید کیا تھا ایک شخص  
مسی غریز کے ہاتھ جو کہ مصر کے خزانوں کا داروغہ تھا بیچ ڈالا۔ اوت  
میں فرعون مصر افریابن ولید قوم علایت سے تھا۔ علایت علاق ابن  
سام ابن نوح کے اولاد سے ہیں جیسا کہ اول ذکر اوس کا آچکا ہے۔ پس  
جبکہ غریز نے حضرت یوسف ع کو خرید لیا تو اوسکی بیوی مسامہ راعیل  
اوسپر عاشق ہو گئی اور وہ خواہش اس امر کی کرنے لگی کہ حضرت یوسف ع

## ذکر حضرت یوسف علیہ السلام کا

یوسف ؑ مجھے صحبت کرین مگر انہوں نے انکار کیا اور اونکے پاس سے بہاگ گئی ۴۵  
 اوسنے دڑ کر اونکا کرتا چھ سے پکڑ لیا وہ کڑتہ پہٹ گیا یہ بات اوسکے خاوند  
 عزیز اور اوسکی چچا کی بیٹی بنتیان تک پہنچی لیکن اونکو یہ بہ بھی معلوم ہو گیا کہ یوسف ؑ  
 بے قصور ہے مگر راعیل ہی نے اس حرکت بچا کا قصد کیا تھا۔ مگر وہ اپنے  
 خاوند سے یہ کہنے لگی کہ یوسف مجھ کو بدنام اور فضیحت کرتا لوگوں میں یہ کہتا ہے  
 کہ اس عورت نے مجھے یہ ارادہ کیا تھا۔ اسنے اوسکے خاوند نے اونکو حلیانہ  
 میں قید کیا چنانچہ سات برس تک حضرت یوسف ؑ قید خانہ میں مقید رہی۔  
 بعد ازاں فرعون مصر نے واسطے تبصر ایک خواب کے قید خانہ سے اونکو رہائی  
 دی۔ پھر جبکہ اونکا آقا مر گیا تو فرعون مصر نے حضرت یوسف ؑ کو اوسکی  
 جائے دار وغیرہ خزانوں کا مقرر کیا اور مقدمات کے فیصلہ کرنیکا عہدہ بھی ادا  
 سپرد کر دیا۔ بعد ازاں حضرت یوسف ؑ نے ریان فرعون مصر کو کہا کہ تو  
 خدا پر ایمان لا چنانچہ وہ ایمان لایا اور اوسکی پرستشکم رہا اور ایمان ہی پر مرا  
 اسکے بعد قابوس ابن مصعب جو قوم عمالقم سے تھا بادشاہ مصر کا ہوا وہ حضرت  
 یوسف ؑ پر ایمان نہ لایا۔ اور حضرت یوسف جبکہ اپنے باپ یعقوب اور  
 بہائیوں سے مل چکی جو کہ زمین کنعان سے جلاوطن تھے بن سبب گرانی علاقے  
 مصر کو گئے تھے اور سترہ برس تک اونکے ساتھ مجتمع رہ چکے تو بعد ان سب  
 واردات کے فوت ہوئے۔ جبکہ حضرت یعقوب ؑ والد یوسف ؑ نے وفات  
 پائی تو دسے حضرت یوسف ؑ کو یہ وصیت کر گئے تھے کہ میرے باپ اسحاق  
 کے پاس مجھ کو دفن کرنا چنانچہ یوسف ؑ نے اوس وصیت پر عمل کر کے اُنکے  
 جنازہ کو شام میں لا کر اونکے باپ کی قبر کے پاس دفن کیا اور پھر مراجعت  
 مصر کو کر گئے۔ اور حضرت یوسف ؑ نے مصر میں ہی وفات پائی اور مدفون



## ذکر ہر حضرت شعیب ؑ کا

۴۶

بھی دین ہوئے یہاں تک کہ موسیٰ اور فرعون سے بعد ہونے قضا یا رستخارف کے جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ہمراہ نبی اسرائیل کو لیکر مصر سے نکلے تھے اس وقت حضرت یوسف ؑ کی ہڈیاں بھی اوکھاڑ کر اپنے ہمراہ لاؤ گئے تھے اور ان ہڈیوں کو بیابان میں چالیس برس تک اپنے ساتھ لئے پھرے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ ؑ نے وفات پائی اور جب حضرت یوشع ؑ نبی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے مامور ہوئے تب انہوں نے حضرت یوسف ؑ کی وہ ہڈیاں قریب نابلس زمین میں دفن کیں بعضے یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیل ؑ کی دفن کی تھیں

## ذکر ہر حضرت شعیب علیہ السلام کا

دافع ہو کہ حضرت شعیب ؑ ایک نبی تھے جو کہ بموجب حکم خدا تعالیٰ کے ایک اور مدین کے رہنماؤں کے ہدایت کے واسطے مامور ہوئے تھے اب حضرت شعیب ؑ کے نسب نامہ میں اختلاف ہوا ہے بعضے کہتے ہیں کہ دسے حضرت ابراہیم ؑ کے اولاد سے تھے اور بعضے کا یہ قول ہے کہ جو لوگ حضرت ابراہیم ؑ پر ایمان لائے تھے ان میں سے ایک کی یہ بھی اولاد میں سے ہیں (ایکہ مملکتان تھا اوسین کچور کے درخت بہت تھے) جبکہ یہ اس گائون گئے اور لوگوں کو ہدایت کرنے لگے تو وہاں کے باشندے اور پر ایمان نہ لائے اسلئے خدا تعالیٰ نے ایک ابرتاریک سے ایکہ کے باشندوں پر آگ برسا دی اور دن کو اندھیرا ہو گیا اور مدین کے باشندے کمزور لڑے سے ہلاک کیا

## ذکر ہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

## ذکر ہر حضرت موسیٰ ع کا

بعد از ان موسیٰ ابن عمران — ابن قاث — ابن لادی — ابن یعقوب ع  
 ابن اسحاق ع — ابن ابراہیم خلیل اللہ علیہ اسلام کو اللہ تعالیٰ نے شہریت  
 مرحمت فرما کر اور نبی بنا کر نبی اسرائیل کے پاس بھیجا — انکا حال یہ ہے  
 کہ جبکہ حضرت موسیٰ ع نے تولد پایا تو فرعون مصر نے جبکا نام ولید تھا  
 یہ حکم عام دیا کہ تمام بچے نبی اسرائیل کے جو پیدا ہوئے میں سب ہلاک کئے  
 جائیں — یہ حکم سنکر والدہ حضرت موسیٰ ع کی بہت ڈری مگر اس نیکوئی کے  
 دلیلین خدا تعالیٰ نے یہ بات ڈال دی کہ موسیٰ ع کو رودنیل میں ڈال دے  
 چنانچہ حضرت موسیٰ ع کی والدہ نے ایک صندوق میں اوکو رکھ کر دریاحین وہ  
 صندوق چھوڑ دیا اور اس صندوق کو آسیہ فرعون کے جو رو نے اٹھا کر  
 پرورش کرنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئے — ایک روز حضرت موسیٰ  
 ع چلے جاتے تھے دو شخص جھگڑتے ہوئے کہ ایک اونہیں سے قبلی بنے مصر کا  
 رہنوالا — دوسرا نبی اسرائیل تھا اونہیں ملے — حضرت موسیٰ ع نے  
 ایک گھونسا اس قبلی کے پیازا کہ وہ مر گیا — جبکہ یہ راز طشت ازام فناد  
 ہو گیا اور سب عوام و خواص اس بات کو جان گئے تب حضرت موسیٰ ع فرعون  
 مصر سے ڈر کر طرف برین کی بہاگ گئے — وہاں جا کر حضرت شعیب ع سے  
 ملاقات کی جس نے کہ اپنے بیٹی سے حضرت موسیٰ ع کا نکاح کر دیا اس لڑکی کا  
 نام صفورہ تھا — چنانچہ حضرت موسیٰ ع دس برس تک اونکی بکریں چراتے  
 رہے — بعد از ان حضرت موسیٰ ع نے سواپنے قبیلہ کے عین موسم جاز  
 میں وہاں سے کوچ فرمایا عین راہ سفر میں راستہ بھول گئے — اور حضرت  
 موسیٰ ع کی بیوی حل سے بھی نہیں اوسی را کو اوسی درد زہ پیدا ہوا اور  
 آگ کی حاجت ہوئی حضرت موسیٰ ع نے چاہا کہ چقاق سے آگ نکالوں

## ذکر حضرت موسیٰ ؑ کا

۴۸

لیکن اوسین سے آگ نہ لگنی یہاں تک کہ چقائق جھاڑتے جھاڑتے تنگ ہو گئے۔  
 بعد ازاں ایک اونچی جائے پر حضرت موسیٰ ؑ کو آگ دکھائی دی۔ تب حضرت  
 موسیٰ ؑ نے فرمایا کہ تم لوگ یہاں بڑھ دینے آگ دیکھی ہو اوسین سے ایک چٹکاری  
 یا شعلہ ہی کا جلا سوا میں لاتا ہوں۔ جب آگ لینے کے ارادہ اوس آگ کے  
 قریب پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک لپٹ نور کی آسمان سے اوس درخت عظیم تک  
 جو لیکر کا تھا دھک رہی تھی جسے کہتے ہیں کہ وہ درخت غاب کا تھا۔ یہ حال  
 حضرت موسیٰ ؑ دیکھ کر حیران ہو کر خوف کہا کر اوٹے پیروں پر سے۔ جاتے  
 تھے کہ اوٹے چلے آؤں کہ ناگاہ ایک آواز اوس آگ میں سے جب آئی اسوقت  
 حضرت موسیٰ ؑ کو قرار ہوا اور اوس آگ کے قریب جب تشریف لگے تب دہنی  
 طرف سے یہ آواز آئی کہ اے موسیٰ میں ہوں خداوند پروردگار سے جہانکا  
 ۔۔۔ بجز دستے اور دیکھنے اسمالت کے حضرت موسیٰ ؑ کا دل دھڑکنے لگا مگر حضرت  
 موسیٰ ؑ زبان سے عاجز تھے کیونکہ انہی زبان میں لگنت تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت  
 موسیٰ ؑ کے دلوں دھار میں دی جب حضرت موسیٰ ؑ کے ہوش حواس ٹھیک ہوئے  
 تو اسوقت یہ آواز سنی کہ اے موسیٰ ؑ نکال لال اپنی جو تیان کیونکہ تو وادی  
 مقدس میں ہو اور خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ؑ کو دو نشانیاں دیں۔ ایک  
 عصا۔۔۔ دویم یہ بیضا۔۔۔ بعد ازاں حضرت موسیٰ ؑ اپنی لوگوں کے پاس آئے  
 اور انکو ہمراہ لیکر طرف مصر کی تشریف فرما ہوئے جبکہ رات کے وقت مصر میں  
 داخل ہوئے تو ہارون سے ملاقات ہوئی۔ ہارون نے حضرت موسیٰ ؑ سے دیا  
 کیا کہ تو کون ہو اپنے فرمایا کہ میں ہوں موسیٰ ؑ یہ سنتے ہی ہارون اٹھا اور اوسین  
 ایک دوسرے کو پہچان کر خوب بخلگیر ہوئے۔ یہ حضرت موسیٰ ؑ نے ارشاد کیا کہ اے  
 ہارون اللہ نے ہکو فرعون کے پاس بھیجا ہے۔ تو یہ میرے ساتھ اوس کے پاس

## ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

پاس چل مارون نے کہا کہ بسر و چشم میں بھی آپ کے ہمراہ حاضر ہوں — چنانچہ ۴۹  
 وہ دونوں فرعون کے پاس گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا سانپ بنا کر  
 فرعون کو دکھلایا فرعون نے مارے خوف کے کپڑوں میں موت دیا — یہ حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر مثل خورشید تابان چمکتا ہوا جیسے نور سے  
 آنکھوں کو چمکا چونکہ یہی لگتی تھی نکال کر دکھلایا فرعون اس کے دیکھنے کی تاب نہ لاسکا  
 — حضرت موسیٰ علیہ السلام پہر گریبان میں ڈال کر جیسا تھا ویسا ہی کر دیا — یہہہہہہ  
 دیکھ کر فرعون نے مقام مصر کے جاوگراں دونوں کے مقابلہ کے واسطے بلوائے  
 — چنانچہ اون جاوگروں نے بھی حاضر ہو کر سانپ بنائے اور دکھلائے حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام نے جو میں اپنا عصا زمین پر ڈالا فوراً وہ سانپ ہو کر سبکو چٹ کر گیا  
 یہہہہہہ دیکھ کر سب جاوگر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور فرعون نے اون سبکو  
 قتل کیا — بعد ازاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اور معجزہ اور آیات دکھلایا  
 — پیچھے حوین ہو گئیں اور میڈک بلائے — اور پانی کو خون بنا دیا لیکن تب  
 بھی فرعون اور اس کے ہم عصروں نے ایمان نہ لائے — آخر الامر فرعون  
 نے لاچار ہو کر نبی اسرائیل کو نبرد سے خلاص کیا اور حکم دیا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ  
 جاؤ — مگر جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف فرما ہوئے  
 — تو فرعون کو ندامت حاصل ہوئی اس واسطے اس نے اپنا لشکر آراستہ کیا  
 اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بحر قلزم پر مکہ بٹھریوئے — حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب  
 حکم خباب باری کے عصا مبارک دریا پر مارا — چنانچہ وہ دریا بٹ گیا اور  
 راستہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا نے دیدیا حضرت موسیٰ علیہ السلام تمام نبی اسرائیل  
 کے اوس دریا کے راہ نکل گئے — فرعون نے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دیکھا  
 دیکھی موصاف لشکر کے دریا میں کو چلنا اختیار کیا — جب فرعون نے اپنے

## ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

۵۰

تمام شکر کے دریا میں جاگھسا اس وقت وہ دریا آپس میں بلیا چنانچہ وہ لوگ موعود  
 مذکور کے دریائے ضلالت میں ڈوب مرے کوئی اونہیں کا زندہ نہ بچا۔  
 تمام معجزات جو جناب باری نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عنایت فرمائے تھے ارا بخدا  
 ایک قضیہ فارون کا بھی ہر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوا تھا۔ نقل ہر کتاب  
 کامل ابن اثیر سے کہا ہوا دسنے۔ کہ فارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زادہ تھا  
 اور جناب باری نے فارون مذکور کو اتنی کثرت سے مال عطا فرمایا تھا کہ وہ  
 ضرب الثلج ہو گیا تھا زمانہ میں۔ کہتے ہیں کہ کھجین اوسکے خزانوں کی چالیس  
 چھرون پر لدا کرتی تھیں اور ایک گہرا دسنے بہت بڑا بنایا تھا جس پر سونے کے  
 طلا کی تہی اور کوڑا اوسکے بالکل سونے کے تھے۔ اور یہ کہتے ہیں کہ مال  
 اوسکے پاس اتنا بیشمار تھا کہ تعداد سے باہر ہو۔ اسلئے فارون حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام پر غور کیا کرتا تھا اور بنی اسرائیل سے متفق ہو کر گالیان دیتا اور اظہار  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہرگز نہ مانتا۔ اسی اثنا میں ایسا اتفاق ہوا کہ بنی اسرائیل  
 نے ایک تجھ عورت بلو کر اوس سے یہ کہا کہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر  
 اگر تہان زنا کا کرے تو ہم تجھ کو بہت مزدوری دین گے۔ نئے تو یہ کہنا  
 کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے بدکاری کی ہر جگہ مزدوری ملے گی اور فارون بھی  
 اوس عورت سے اس تہان لگانے میں شریک تھا یہ بات پڑا کہ حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر فارون نے کہا کہ تمام بنی اسرائیل جمع ہو رہے ہیں اور  
 آپکی صورت دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی  
 اسرائیل کے پاس گئے اور اپنے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اوسکے ہاتھ  
 کاٹے جائیں اور جو کوئی تہان لگائے تو اوسکے کوڑے لگائیں جائیں  
 اور جو کوئی زنا کرے وہ سنسلا رکھا جائے۔ یہ سنکر فارون بولا کہ اگر

## ذکر حضرت موسیٰ ع کا

۵۱ کہ اگر آپ ہی مرتکب ایسی حرکت کے ہوں تب کیا ہو حضرت موسیٰ ع نے فرمایا  
 کہ اگرچہ میں ہی کیوں نہ ہوں مجھ پر یہی حکم ہے۔ جب حضرت موسیٰ ع یہ  
 کہہ چکے تو فارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ جناب نے فلاں عورت  
 سے زنا کیا ہے۔ حضرت موسیٰ ع نے فرمایا کہ اوس عورت کو میرے پاس  
 بلاؤ اگر وہ اقرار کر لگی تو صیحیح ہے جگہ وہ عورت بوجہ طلب حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام کے آئی تب حضرت موسیٰ ع نے فرمایا کہ اے عورت میں تجکو قسم  
 دیتا ہوں اوس شخص کی جس نے نازل کی مجھ پر تورات سچ کہنا میں تیرے ساتھ  
 زنا کیا ہے جو کہ یہ لوگ کہہ رہے ہیں۔ وہ عورت بولی کہ جناب یہ سب  
 جھوٹے ہیں انہوں نے مجکو فردوری دینی کی تھی اور یہ کہا تھا کہ تو حضرت  
 موسیٰ ع پر بہتان لگا دینا اس کام کی اجرت تجکو دین گے جب دے لوگ  
 جھوٹے ہٹ چکے تو جناب باری نے حضرت موسیٰ ع پر بائین مضمون وحی نازل  
 فرمائی کہ اے موسیٰ ع حکم کر زمین کو جو تو چاہی وہ تیرا حکم مانے گے۔  
 چنانچہ حضرت موسیٰ ع نے فرمایا کہ اے زمین کپڑے اور دھنسلے اٹکو  
 تب فارون کہنے لگا کہ اے موسیٰ ع مجھ پر رحم کر۔ اور حضرت موسیٰ  
 ع فرماتے جاتے تھے کہ اے زمین لے اوکو چنانچہ نکل گئی زمین فارون کو  
 سدا دسکی ورغلانے ہوئے آدمیوں کے اور فارون کا گہر بھی سدا دن لوگوں  
 کے زمین میں دھنس گئے۔ اور جبکہ فرعون مہ اپنے تمام لشکر کے غرق ہو کر  
 ہلاک ہو چکا تو حضرت موسیٰ ع معہ بنی اسرائیل کے شہرہ المجرین کو جسکو  
 اریح بھی کہتے ہیں نہضت فرمائی اوس کے جب قریب پہنچے تو بنی اسرائیل  
 نے حضرت موسیٰ ع سے عرض کی کہ اے موسیٰ ہم تو اس شہر میں کہیں نہ جائیں  
 گے کیونکہ اس میں منکر لوگ بستے ہیں آپ سدا اپنے خداوند کے اس شہر میں

## ذکر ہر حضرت موسیٰ عا کا

۵۲ جاسے اور اُسے ہتھوپین میٹھے مین — یہ بات سنکر حضرت موسیٰ عا بہت حفا ہوئے اور آپ نے بد دعا کی اوس قوم کے واسطے اور کہا کہ اسے پردردگار مین نہیں ہون نختاز بجز اپنی جان یا اپنے بہائی کے جدا کر سکو قوم فاسقین سے جاب باری سے ارشاد ہوا کہ اسے موسیٰ یہ لوگ اس تقصیر کی عوض چالیس برس صحرا نور دی کرین گے زمین پر چنانچہ یہی ہوا کہ جکل مین چالیس برس تک وہ لوگ صحرا نور دی کرتے رہی اور اود نکالے کہانے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اون پر مین اور سلوی نازل فرمایا — بعد ازان جناب باری سے یون ارشاد ہوا کہ اسے موسیٰ ہارون کو مین ہلاک کیا چاہتا ہون اسکو فلائے پہاڑ کی طرف جو با مین صفت موصوف ہی سمراہ اپنے لیکر آ — بموجب ارشاد خدا کے دونو اوس پہاڑ کی طرف گئے — ناگاہ ایک تخت بچا ہوا ملا حضرت موسیٰ عا اور حضرت ہارون دونو ہا سورجی — چنانچہ بعد انفرانغ نوم حضرت موسیٰ جب جا گئے تو دیکھا کہ حضرت ہارون موت کے پنجے مین گرفتار ہوئے اور آسمان کو تشریف لگئے یہ حال ملاحظہ فرما کے حضرت موسیٰ عا طرف نبی اسرائیل کی تشریف لائے — یہ لوگ کہنے لگے کہ اسے موسیٰ تو نے ہارون کو پہاڑ مین بجا کر مار ڈالا ہی سبب اسکے کہ ہم اوسے بہت محبت کرتے تھے — موسیٰ عا نے فرمایا کہ افسوس ہی تمیر کیا ہو گتا کہ کر مین اپنے بہائی کو اپنے ہاتھ سے قتل کردن — لیکن وہ لوگ باز نہ آئے تب حضرت موسیٰ عا نے بہت ہی تنگ ہو کر جناب باری سے عرض کی اسلئے خدا تعالیٰ نے حضرت ہارون کو ایک تخت پر بٹھلا کے آسمان سے اوتارا اور حضرت ہارون نے نبی اسرائیل کو کہا کہ اسے لوگو مین آپ مر گیا ہون حضرت موسیٰ عا نے مجھکو قتل نہیں کیا ہی — بعد ازان حضرت موسیٰ عا کا انتقال ہوا اب صورت ذفات حضرت موسیٰ عا مین اختلاف پڑا ہی رہے تو یہ بیان کرنے مین کہ حضرت موسیٰ

## ذکر ہر حضرت موسیٰ ع کا

موسیٰ ع اور یوشع نبی دو نو چلے جاتے تھے کہ یکا یک ایک بدلی سیاہ آسمان سے ۳  
 نمودار ہوئی حضرت یوشع ع کو خوف استقدر ہوا کہ وہ حضرت موسیٰ ع سے ٹپٹ  
 گئے اور حضرت موسیٰ ع اپنے لباس میں سے سٹک گئے اور یوشع ع کپڑوں سے  
 لٹھ ہوئے رہ گئے اور حضرت موسیٰ ع نہ پائے۔ تب یوشع جناب موسیٰ ع  
 کے کپڑے ہاتھ میں لیکر بنی اسرائیل کے پاس آئے۔ بنی اسرائیل یہ  
 سٹک گھبراے اور حضرت یوشع سے کہنے لگے کہ تو حضرت موسیٰ ع کو قتل کر کے  
 کپڑے ہاتھ میں لے آیا ہی چنانچہ یوشع ع پر پیادے مقرر کئے تب حضرت یوشع  
 ع نے جناب باری سے دعا کی کہ اے بار خدا میرا بری ہونا اس قوم پر ظاہر ہو  
 جاوے چنانچہ ہر ایک سپاہی کو جو متین حضرت یوشع ع پر تھے یہ خواب میں  
 معلوم ہوا کہ یوشع ع نے حضرت موسیٰ ع کو قتل نہیں کیا ہی بلکہ مجھے ہی اور  
 آسمان پر اپنے پاس اٹھالیا اور بلا لیا ہی جب بنی اسرائیل نے یہ سنت  
 تب حضرت یوشع کو غلصی دی۔ اور بعض صورت انتقال حضرت جناب موسیٰ  
 ع کو باین پیرایہ معرض تبیان میں لائے ہیں۔ کہ حضرت یوشع ع درحالت  
 زندگی حضرت موسیٰ ع کے نبی ہو گئے تھے اور وحی نازل ہوئی حضرت یوشع ع  
 شروع ہو گئی تھی اس امر کے استفسار میں حضرت موسیٰ ع ہر چنانچہ اوسنے  
 حضرت موسیٰ ع کو یہ راز نہ کہا یہ امر ان پر گران گذرا اسلئے حضرت موسیٰ ع  
 جناب باری سے خود خواہان اپنی موت کے ہوئے اور وفات پائی۔ اور  
 بعض کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ اور سب تہا بہر تقدیر حضرت موسیٰ ع نے ساتویں بیخ  
 میں آڈر کی صحرا ہی میں بعد گزرنے چہ سو چتیس برس کے طوفان نوح ع سے  
 درمیان ایام دولت منوچہر بادشاہ کے وفات پائی اور ان کے بیانیہ بار  
 کو انتقال کے ہوئے گیارہ مہینے گزرے تھے کہ حضرت موسیٰ ع نے انتقال



## ذکر ہر حضرت موسیٰ ع کا

۵۴ کیا۔ اور حضرت ہارون حضرت موسیٰ ع سے تین برس بڑے تھے۔ اور حضرت موسیٰ ع بعد گذر نے چار سو پچیس برس کے پیدائش حضرت ابراہیم ع سے متولد ہوئے تھے۔ اور در بیان وفات حضرت ابراہیم خلیل ع۔ اور پیدائش موسیٰ ع کے ڈھائی سو برس کا فاصلہ ہے۔ اور موسیٰ علیہ السلام بعد گذر نے انہار پانچ سو برس کے طوفان نوح ع سے پیدا ہوئے تھے اور جبکہ بنی اسرائیل کو ہمراہ اپنے لیکر نکلتے تھے تب حضرت موسیٰ ع کی عمر اسی برس کی تھی اور جنگل میں ہی حضرت موسیٰ ع نے چالیس برس تک قیام کیا اس حساب سے تمام عمر حضرت موسیٰ ع کی ایک سو بیس برس کی ہوئی۔ واضح ہو کہ بنی اسرائیل قبل اسکے کہ حضرت موسیٰ ع انکو اپنے ہمراہ لیکر ملک مصر سے نکلے مصر کے فرعونوں کے تحت حکم بطور رعیت کے تھے اور وہ شریعت جو مقرر کی تھی حضرت موسیٰ ع اور یوسف ع نے اوس پر عمل کیا کرتے تھے۔ اور اول ہی اول جبکہ بنی اسرائیل مصر میں آئے تو حضرت یوسف ع کی عمر اسی بیس برس کی تھی بعد ازاں مصر میں تا بقیہ زیست حضرت یوسف ع کے کہ وہ اکثر برس میں سکونت پذیر رہے وہ اکثر برس اس حساب سے ہیں کہ یوسف ع کے ایک سو دس برس کے تھے جب اوسین سے اسی بیس کم کر دین تو باقی رہی اکثر برس اور بعد وفات حضرت یوسف علیہ السلام کے تا تولد حضرت موسیٰ مصر ہی میں رہے اور وفات یوسف ع سے تولد حضرت موسیٰ ع تک چونسٹھ برس ہوئے۔ اور اٹھ برس حضرت موسیٰ ع کے سامنے ہی مصر ہی میں رہے پس باقی حساب مدت اقامت بنی اسرائیل کی مصر میں تا اخراج حضرت موسیٰ ع دو سو پندرہ برس تک

ذکر ہر حکام بنی اسرائیل اور ان کے بادشاہوں کا

## ذکرِ حکامِ نبی اسرائیل اور انکے بادشاہوں کا

بعد وفات جناب موسیٰ ۴ کے نبی اسرائیل پر کوئی بادشاہ نہ تھا ان حکام اور ۵۵ لوگوں کے قیام مقام بادشاہ کے ہوتے تھے چنانچہ اس طرح مدت گذر گئی یہاں تک کہ طاووس اول ہی اول بادشاہ اور ایک شخص ہوا جس کا حال ہم آگے ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ یہ فصل میں حکام نبی اسرائیل کی اس میں غلطی اکثر ہوئی ہے بسبب بعد عہد اور گذرنے زمانہ میں کے اور بسبب ہونے اس حال کے زبان عبرانی میں کیونکہ ان الفاظ کا صحیح بولنا شکل تھا۔ اور کوئی تواریخ معتد بہ فن تواریخ سے ایسی میرے پاس نہ تھی جسکی صحت پر اعتماد کرتا۔ کیونکہ جو نسخہ مجھ کو ملا وہ دوسرے کا نسخہ ہی دیکھا۔ اور خلافت یا تو اسما حکام میں پایا یا اشار اور نقد اور زمانہ ان کے میں۔ اور یا انکی حکومت کے مدتوں کی تعداد میں۔ اور یہودیوں کے جو چوبیس کتاب میں معتد بہ ہیں اور دت سے ادنیٰ پاس چلی آتی ہیں دس زبان عبرانی میں ہیں اور عربی میں آجک اور نکات ترجمہ ہیں۔ اور ان میں سے ایک کتاب قضاۃ نبی اسرائیل اور ایک کتاب ملوک اسرائیل کے میں موجود کر کے ایک شخص زبان عبرانی اور عربی دان کو پیدا کیا اور اس سے میں نے کہا کہ تو ان کتابوں کو پڑھ۔ واسطے صحت کے تین نسخے میں نے اس کے پاس موجود کر دئے چنانچہ وہ پڑا کرتا تھا اور میں جو صحیح جانتا تھا لکھتا تھا اور ناموں کو بحسب طاقت بشری حروف اور حرکات سے میں نے اچھی طرح پر ضبط کیا ہوا اللہ ہی توفیق دینے والا

## ذکرِ حضرت یوشع ۴ کا

اس مضمون کے وقت میں جو سنہ ۳۲ میں تھا کوئی کتاب نبی اسرائیل کا ترجمہ زبان باعربی نہیں ہوگا بارز زبان میں کہ سنہ ۱۱ ہجری میں تمام تورات اور کتب نبی اسرائیل کے ترجمہ ہر ایک زبان میں موجود ہیں

## ذکر ہی حضرت یوشع ۷ کا

۵۶ بعد وفات جناب موسیٰ ۷ کے حضرت یوشع ۷ بن نون — ابن الیشامع —  
 ابن عیثود — بن لعدان — ابن تالمح — ابن راشف ابن رانح — ابن  
 بریا — ابن افرایم — بن یوسف — بن یعقوب — امور بنی اسرائیل  
 کے مدبر ہوئے تھے۔ اور تین روز بنی اسرائیل کے ساتھ صحرائین ٹہر کر حضرت  
 یوشع ۷ نے مہ بنی اسرائیل کے طرف رود اشترتہ کی (جو غور کی ایک ندی  
 ہے) جسکو اردن بھی کہتے ہیں (دسویں تاریخ نسیان کو درمیان اوس سال  
 کے جسین حضرت موسیٰ ۷ نے انتقال جاودانی فرمایا تھا) کو چکیا حضرت یوشع ۷  
 جب ندی پر پہنچے تو کوئی راہ عبور کی انکو بجز یانی کے نہ ملی اسلئے حضرت  
 یوشع ۷ نے اون لوگوں کو جو صندوق توریت کا اٹھائے ہوئے تھے (یعنی  
 جسین تختی تھی خدا کے یاس کی ادتری ہوئی) کہا کہ رود اشترتہ سے تم پار تو  
 جب وہ لوگ صندوق توریت کا لیکر دریامین گھس گئے تب دریائے اوکوراہ  
 دی چنانچہ سب بنی اسرائیل پار ہو گئے بعد ازاں اوسی حالت اصلی پر وہ ندی  
 ملکر پورستہ ہو گئی۔ اور حضرت یوشع ۷ نے مہ بنی اسرائیل کے اوس دریائے  
 پار ہو کر شہر ریح کا محاصرہ کیا۔ لیکن چونکہ وہ شہر ہر چار طرف سے بند تھا  
 اسلئے ہر روز اسکے گرد ایک فہ گہوتے پہاڑ تے ساتوین دن حضرت یوشع ۷  
 نے بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا کہ اگلے روز سات دفعہ اسکے گرد گہوم کر غل  
 مچاؤ اور زسنگی اپنی بجاؤ۔ چنانچہ انہوں نے بموجب حکم کے ایسا ہی کچھ  
 کیا۔ تب یکایک سب چار دیواری گر کر ایسی سمار ہوئی کہ خندق کی برابر  
 ہو گئی اور سب بنی اسرائیل بطور بغارتلواریں مانتہ میں بلے سج بن گئے اور  
 دہائی باشندہ کو قتل کر ڈالا جبکہ ریح سے فراغت پا چکے اور فتح کر چکے تو پھر  
 نابلس کو گئے (یہ وہ شہر جسین حضرت یوسف ۷ کی بیج ہوئی تھی) بعد ازاں

## ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

بعد ازان حضرت یوشع ع نے حضرت یوسف ع کی ہڈیاں جسکو حضرت موسیٰ ع  
 اکھاڑ لائے تھے اور چالیس برس تک اونکو ہمراہ اپنے صحرا نور دی میں لے  
 پہرے تھے اور دسے حضرت یوشع ع کو سپرد کر گئے تھے اوس شہر میں دفن  
 کین یعنی جبکہ یوشع ع ریح سے فراغت پا چکے تب نابلس میں جا کر دفن کین۔  
 اور حضرت یوشع ع ہی ملک شام کے بادشاہ ہو کر اور دہائے عالمون کو متفرق  
 کر کے اٹھائیس برس تک تدبیر و بندوبست نبی اسرائیل کا کرتے رہے۔ یہ  
 یوشع ع نے وفات پائی اور کفر حارث میں مدفون ہوئے عمر اونی ایک سو  
 دس برس کی ہوئی۔ تاریخ ابن سعید مغربی میں مینے یہ لکھا دیکھا ہے کہ حضرت  
 یوشع ع مرقہ میں مدفون ہوئے ہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ اوسنے نقل ہی کر دیا  
 یا اسے ثابت بھی کیا ہی یا نہیں۔ جیسا کہ وہ مشہور ہے۔ اس عاخر  
 نزدیک وفات حضرت یوشع ع کی اٹھائیس برس بعد وفات حضرت موسیٰ  
 ع کے وقوع میں آئی تھی۔ اور بعد وفات حضرت یوشع ع کے فیخاس  
 ابن العز بن ہارون ابن عمران۔ اور کالاب بن یوٹا تھا یہ دونو قائم  
 مقام اونکے ہوئے اور اسرائام کار اور مدبر امور نبی اسرائیل کے وہ دونو  
 رہے مگر فیخاس کا ہن تھا۔ اور کالاب حاکم تھا لیکن انکی حکومت اور سطوت  
 نبی اسرائیل میں کچھ تیز اور دیر تک نہ رہی چنانچہ سترہ برس تک تو نبی اسرائیل  
 اونکے تابعدار رہے۔ بعد ازان بنی اور سرکش ہو کر خدا تعالیٰ کے گناہ گار  
 ہو گئے اسلئے خدا تعالیٰ نے اونپر کوتاہان کو مسلط کیا جو کہ کسی ایک خبریہ  
 کا بادشاہ تھا اس خبریہ کے تعین میں اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں کہ وہ  
 خبریہ قبرس تھا اور بعضے کا یہ قول ہے کہ نہیں بلکہ وہ خبریہ ارمن تھا بہر  
 تقدیر اتنا معلوم ہے کہ یہ کوتاہان عیص ابن اسحاق کی اولاد سے تھا چنانچہ

## ذکر ہی حضرت یوشع ۴ کا

۵ وہ نبی اسرائیل پر غالب آگیا اور حالت غلامی میں آٹھ برس تک نبی اسرائیل اسکے پیسے ہی بعد از ان فریاد وادایا نبی اسرائیل نے جناب باری سے کرنی شروع کی اور کالاب کے ایک بہائی حقیقی تھا جو عثمان بن قنار کہتے ہیں اوسنے اسراپنے بہائی کو نبی اسرائیل پر قائم کیا۔ نبدہ کے نزدیک یہ ہے کہ بعد گذرنے با نوں برس کے وفات موسیٰ علیہ السلام سے یہ مخلص نبی اسرائیل کو نصیب ہوئی تھی کیونکہ کوشان نے کل آٹھ ہی برس اور غیر حکومت کی ہے۔ بعد استیلا اور غلبہ کوشان کے عثمان بن قنار اولاد یہود اسے جو قائم ہوا تھا اوسنے سب مہبت نبی اسرائیل کی دور کی۔ کیلے کہ وہ بہت نیک بخت اور صالح تھا چنانچہ چالیس برس تک اصلاح حال نبی اسرائیل میں یہ شخص مصروف رہا۔ نبدہ کے نزدیک اسنے درمیان سنہ موسوی کے وفات پائی۔ بعد وفات عثمان کے پہر نبی اسرائیل گم گار ہو گئے اور اپنی بدی سے باز نہ آئے نبیوں کی پرستش کرنے لگے خدا سے حقیقے سے پر گئے۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے عفلون بادشاہ ماسک کو جو اولاد لوط سے تھا اور پیرسلط کیا اوسنے ہی نبی اسرائیل کو حالت غلامی میں رکھا پہر نبی اسرائیل نے جناب باری سے فریاد و زارے کی اور دعا کی کہ اسے جناب باری عفلون کی قید سے ہکو چڑا چنانچہ بعد اٹھارہ برس کے درمیان سنہ موسوی کے عفلون کی قید سے ہی رہائی پائی۔ اور اہود جو اولاد نبامین سے تھا اوسکو خدا تعالیٰ نے واسطے دفع کرنے اذیت عفلون کے جو نبی اسرائیل کو دیتا تھا قائم کیا۔ اور عفلون کے اذیت اور تنگی اور تکلیف جو نبی اسرائیل کو پہنچی تھی وہ سب اوسنے دور کی چنانچہ اہود آٹھ برس تک اذیتی تدبیر کرتا رہا اور سنہ موسوی میں اوسنے وفات پائی۔ بعد وفات اہود کے عسکار بن عموث ایک برس تک تدبیر کرتا رہا اسنے کل ایک

## ذکر نبی حضرت یوشع ع کا

ایک سال ہی حکومت کے درمیان ۱۹۱۰ء موسوی کے وفات پائی۔ اوسکے بعد ۵۹  
 پہربی اسرائیل سرکش اور مغرور ہو گئے اسلئے خدا تعالیٰ نے اونکو کسی ایک  
 بادشاہ شام کے قبضہ میں سپرد کر دیا جسکا نام یامین تھا اوسنے دس برس  
 تک حالت غلامی میں نبی اسرائیل کو رکھا اور آخر ۱۰۰۰ موسوی میں یامین  
 سے ہی مخلصی پائی۔ پہر ایک مرد قبیله نصاریٰ سے سسی ہاراق ابن ابی نعم  
 ۔ اور ایک عورت جسکا نام دوترا جی یہہ دونو قائم ہوئے اور ظلم کرنا  
 شروع کیا یہہ دونو نبی اسرائیل پر چالیس برس ریاست کرتے رہے  
 چنانچہ دوسواکیا دن موسوی میں انکی سلطنت بھی جاتی رہی۔ پہربی ۱۱  
 سات برس تک گناہ کرتے رہی اور اونکا کوئی مدبر امور نہ تھا اسواسلئے اونکے  
 دشمن اسی عرصہ میں یسے اہل مدین کے رہنے والے اونپر غالب آگئے اور  
 سنہ ۲۵۸ موسوی میں یہہ قور بھی جاتا رہا۔ مگر نبی اسرائیل نے پہر  
 بخاب باری میں انبیات و فریاد کی اسلئے خدا تعالیٰ نے کدعون بن یوش  
 کو اون پر قائم کیا اوسنے اونکے سب دشمنوں کو قتل کر کے اور اونکے دین کو  
 پہر محکم کیا اوسنے کل چالیس برس حکومت کی اور درمیان سنہ ۲۹۸  
 موسوی کے وفات پائی بعد ازاں ایمانج نے تین برس حکومت کی اور  
 سنہ ۳۰۱ موسوی میں انتقال کیا پہر بعد ایمانج مذکور کے ایک شخص جو اولاد  
 نشو وخر سے تھا جسکو بوآیر البحرشی بھی کہتے ہیں وہ قائم ہوا اور بائیس برس  
 تک وہ حکومت کرتا رہا اوسنے بعد تین سو تیس برس گذرنے موسیٰ ع کے  
 وفات سے انتقال کیا بعد ازاں پہربی اسرائیل نے خطا میں اور گناہ  
 کرنے شروع کئے اسلئے نبی عمون کو خطا میں اور نبی سلط کیا یہہ اولاد لوط سے  
 ہیں انوقت میں نبی عمون کا ملک امنیو تھا یہہ لوگ نبی اسرائیل پر اٹھارہ

## ذکر حضرت یوشع کا

۴۰ برس تک غالب رہی بعد اٹھارہ برس کے انکے بچے سے بھی خلاصی پائی اُنکی حکومت آخر سنہ ۳۴ میں پوری ہو چکی تھی جبکہ اُنکے بچے سے نجات پا چکے تب پہر نبی اسرائیل نے جناب باری کی درگاہ میں فریاد و انیثا کی اور سوقت اللہ تعالیٰ نے درمیان اُنکے ایک شخص مسمیٰ یوشع البحرشی جو کہ اولاد منشأ سے تھا کہر کیا اسنے سب اذیتیں نبی عمون کی نبی اسرائیل سے دور کیں اور بہت لوگ نبی عمون کے مار ڈالے اور چہ برس تک نبی اسرائیل پر حکومت کرتا رہا اُسنے سنہ ۳۴۷ موسوی کے آخر میں وفات پائی۔ پہر ایک شخص اولاد یہودا سے اُنکے دیرینہ حاکم ہوا جسکا نام القبط تھا اُسنے سات برس تک حکومت کی اور بعد سنہ ۳۵۴ موسوی کے وفات پائی۔ بعد اقص کے آئوَن حاکم ہوا یہ شخص اولاد زبولون سے تھا اُسنے دس برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۳۶۴ موسوی کے وفات پائی۔ بعد آئوَن کے ایک شخص عبدون بن ہلال جو اولاد افرائیم بن یوسف سے تھا آٹھ برس تک حکومت کرتا رہا اور سنہ ۳۷۲ موسوی میں اسنے بھی وفات پائی پھر بھی نبی اسرائیل اپنی خطا سے باز نہ آئے اور راہ ضلالت میں دن رات دھسے چلے گئے اسلئے خدا تعالیٰ نے اہل فلسطین کو اُن پر مسلط کیا چنانچہ اہل فلسطین چالیس برس تک اذیر مسلط رہے اور سنہ ۴۱۲ موسوی میں انکا غلبہ بھی جاتا رہا۔ پہر نبی اسرائیل نے جناب باری سے فریاد کی اللہ تعالیٰ نے اُنمیں ایک شخص جسکا نام شمون بن مانوح تھا۔ اولاد دان سے وہ قائم کیا۔ یہ شخص بہت قوی ہیکل اور مضبوط آدمی تھا چنانچہ نام شمون البحار کے مشہور ہے اسنے تمام اہل فلسطین کے جنوبی اسرائیل پر غالب آگئے تھے مدافعت کی اور سیس برس تک اُنکی تدبیر امور میں سرگرم رہا بعد اس عرصہ کے پہر شمون اہل فلسطین غالب ہو گئے اور اُنکو قید کر کے ہمراہ اپنے

## ذکر ہر حکام بنی اسرائیل کا

اپنے مکانوں میں جو کہ ستون پر ٹہرے ہوئے تھے یلگے اسنے دبان جا کر ستون گرکا ۶۱  
 ٹکڑ کر دیا وہ گہر گر پڑا آپ ہی مر گیا اور جو اہل فلسطین جو اوسین موجود تھے وہ  
 بھی دہ کے جان بحق ہوئے یہ انتقال شمشون کا سنہ ۳۲۴ م موسوی میں ہوا تھا  
 پھر وہی بے سری اور قور عایا بنی اسرائیل میں دس برس کے عرصہ تک قائم  
 رہا چنانچہ سنہ ۴۴۴ م موسوی تک وہ قور ہی تمام ہو چکا — بعد ازاں ریشا  
 اونکے ایک شخص اولاد ایشامور بن مارون — بن عمران سے قائم ہوا جسکا  
 نام عالی ہے یہ کامن تھا (اصل کامن کے اونکی زبان میں کوہن ہے اور معنی اونکے  
 امام کے ہیں) یہ شخص بہت صالح اور نیک آدمی تھا چالیس برس تک یہ  
 ہی تدبیر کرتا رہا اور جبکہ وہ حاکم ہوا تو عمر اوسکی اٹھاون برس کی تھی اور تمام  
 عمر اوسکی اٹھاون برس کی ہوئی اسکی اول سال جلوس میں شمول بنی ایک  
 گانوں میں جسکو شیلو کہتے ہیں باب القدس پر واقع ہے اوسین پیدا ہوئے اور سنہ  
 سال جلوس عالی کے حضرت داؤد نبی پیدا ہوئے تھے اس عالی مذکور کے  
 وفات درمیان سنہ ۸۲۴ م موسوی کے ہوئی تھی اس عالی کے بعد حضرت  
 شمول بنی بنی اسرائیل کے انتظام میں سرگرم رہے اور یہ چالیس برس کی عمر میں  
 بنی ہوئے تھے اور اسی زمانہ میں عالی مذکور فوت ہوا تھا — چنانچہ گیارہ  
 برس تک حضرت شمول بنی بنی اسرائیل کی تدبیر کرتے رہے اور اس گیارہ  
 برس میں حکام اور قضاۃ بنی اسرائیل کے پورے ہو چکے — جن حاکمون کا  
 اوپر ذکر ہوا یہ لوگ قاضی اور حاکم تھے الا قایم مقام بادشاہوں کے شما  
 کے جاتے ہیں مگر بعد گذر نے اون گیارہ برس کے جسین شمول بنی نے بندہ دست  
 بنی اسرائیل کا کیا تھا بادشاہ ہونے بنی اسرائیل میں شروع ہوئے چنانچہ انکا  
 ذکر کردیگا انشا اللہ تعالیٰ یہ زمانہ قضاۃ کا ہی سنہ ۹۳۴ م موسوی میں



## ذکر ہر حکام نبی اسرائیل کا

۶۲

تمام ہو چکا۔ بعد ازاں تمام نبی اسرائیل شمول نبی کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ایک بادشاہ ہمارے پر آپ مقرر کر دیجیے حضرت شمول نبی نے مکی سادل کو بادشاہ مقرر کیا اسکا نام طاوت ابن قیس ہو اور یہی بادشاہ اولاد نبیامین سے ہے۔ یہ طاوت سردار و نمین سے نہ تھا کہتے ہیں کہ ذات کا چر دا ہا تھا۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ سقا تھا بعض کہتے ہیں کہ موچی تھا۔ بہر تقدیر طاوت نے دو برس بادشاہت کی اور پھر طاوت اور جالوت میں لڑائی ہوئی یہ جالوت جابرہ کنسائین سے تھا ملک اسکا فلسطین کے طرف واقع تھا اور یہ بادشاہ سبب قوت اور طول قامت کے بڑے رتبہ پر تھا۔ جب وہ بزم رزم خارج ہوا تو کوئی اسکا مقابلہ نہ کر سکا۔ مگر حضرت شمول نبی نے علامت قاتل جالوت کی بیان کر دی تھی اسلئے طاوت نے تمام اپنے لشکر میں بغور تمام تالاشی کی کہ وہ نشان اور علامت کس شخص میں پائی جاتی ہو کسی میں بجز حضرت داؤد کے پناہی لگی اور حال حضرت داؤد کا یہ ہے کہ یہ حضرت اپنے باپ کے سب بیٹوں سے چوٹے تھے بکریان اپنی باپ اور بہائیوں کی جرایا کرتے تھے۔ انکو طاوت نے بلایا اور بغور دیکھا وہ نشان و نمین پایا۔ وہ علامت یہ تھی کہ حضرت شمول نبی نے بموجب حکم خدا کے حضرت داؤد کے سر پر اولائیل مل دیا تھا اسلئے انہوں نے کہا کہ وہ شخص جسکے سر پر تیل ملا گیا ہو وہ جالوت کو مار لگا اور ایک تنور لوہی کا منگو اگر یہ کہا کہ جو کوئی اس تنور میں ٹھیک بہر کر سما جاوے وہ ہی قاتل جالوت ہو جبکہ حضرت داؤد کے سر پر تیل ملا ہوا معلوم ہوا اور وہ تند درہی خوب ٹھیک مثل سیانچے کے اونکے تن پر آگیا تب طاوت نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دیا کہ جالوت سے کشتی کیجئے چنانچہ حضرت داؤد لڑے اور جالوت کو پچھاڑ کر مار ڈالا

## ذکر حکام نبی ہر اسل کا

مارڈالا اور عزاؤ کی تہیں برسی تھی بعد ازاں حضرت شمویل نبی کا انتقال ہو گیا ۱۳  
 اونکی اولاد نے راتوں رات اونکو دفن کر کے نوحہ کیا اس نبی کی عمر بادن برس کی  
 ہوئی تھی۔ بعد ازاں یہ معاملہ ہوا کہ لوگوں کو حضرت داؤدؑ سے محبت بدرجہ  
 کمال ہو گئی اور سب اونکی طرف مایل ہوئے یہ بات طاوت پر ناگوار گذری اسل  
 طاوت نے حضرت داؤدؑ کے قتل کرنیکا ارادہ کیا اور یہ حضرت جان بچا کر  
 اوس سے بچ نکلے۔ پھر طاوت کو اس ارادہ اور حرکت ناشائستہ کرنے سے  
 بہت مذمت حاصل ہوئی چنانچہ اوسنے اپنے دل میں کہا کہ اے بار خدا عوہ اس  
 حرکت بد کے جسکا اپنے دل میں مرکب ہوا تھا کسی ٹرائی میں جھکو مارڈالا۔ چنانچہ  
 فلسطینی پہرہ آکر اوسے لڑیے اور اس مقاتلہ میں وہ بھی مع اپنی اولاد کے ۱۹  
 موسوی میں مارا گیا جبکہ جالوت مر گیا تو سب قبایل متحدہ علیحدہ ہو گئے اور گیارہ  
 فرقہ کنعان کے ایش بوشنت بن طاوت کے تابع ہو گئے یہ شخص تین برس تک  
 ان قوموں پر حکومت کرتا رہا۔ اور ایک قوم یعنی یہود کا قبیلہ یہ ایش بوشنت  
 کے زیر حکم نہ ہوا اس قوم پر حضرت داؤدؑ ابن میشا۔ بن عوفید۔ بن یوز  
 ۔ بن سلون۔ بن عثون۔ بن یعیثو۔ بن زیم۔ بن حصرون  
 ۔ بن بارص۔ بن یہودا۔ بن یعقوب۔ ابن اسحاق۔ بن ابراہیم  
 خلیلؑ حکومت کرنے لگے اور حضرت داؤدؑ نے طاوت سے رنجیدہ ہو کر  
 جس جاے وہ پھاڑا گیا تھا اسیجاے پر لعنت کی اور حصرون میں جا رہی۔  
 جبکہ حضرت داؤدؑ کی حکومت درمیان سنہ ۳۸ کے پوری ہو گئی اور تمام ذرتے  
 تحت حکم اوسکے ہو چکے تب اہتیس برسی عمر تہہ کہ بیت المقدس کی طرف تشریف  
 لگے اور ملک شام میں بہت تعین کیں چنانچہ۔ فلسطین۔ اور شہر عمان۔  
 اور اب۔ اور صلب۔ اور نصبین۔ اور بلاد ارمن وغیرہ اوسکے تحت

## ذکر ہر حکام نبی اسرائیل کا

۶۴

حکم ہو گئیں۔ حضرت داؤدؑ نے ایک نامہ پاس بادشاہ حلب کے اُن ایمان  
 کو دلی حلب کو بادشاہ حماۃ مسمیٰ ثور سے عداوت تھی پہچا تھا اس کے جواب  
 میں ثور نے کورنے اپنا وزیر معتمد نضیب اور نامہ متفقین سلام دعا اور اطلاع  
 انبساط کی پاس حضرت داؤدؑ کے روانہ کیا اور یہ لکھا کہ حلب کے بادشاہ کو  
 مار ڈالو۔ اور جبکہ عمر حضرت داؤدؑ کی اٹھادھن برس کی ہوئی تھے اٹھاسو  
 برس حضرت داؤدؑ کے جلوس کا جب ہوا تو اوریہ اور اسکی جوڑوسی جوڑ  
 کہ مشہور ہو رہے واقع ہوا۔ اور جبکہ ساٹھ برس کی عمر حضرت داؤدؑ کی ہوئی  
 تو اسکا بیٹا ایشولم بن داؤد اس پر چڑھ آیا تھا اسکو نبی اسرائیل کے کسی  
 جناد نے مار ڈالا اور کل ایام سلطنت حضرت داؤد علیہ السلام کے چالیس برس  
 میں۔ اور شتربر کے ہو کر درمیان سنہ ۵۳۵ موسوی کے آہنے انتقال فرمایا  
 لیکن بروقت وفات کے اپنے بیٹے سلیمان کے حقین یہ وصیت کر گئے تھے کہ  
 میرے چچے میرا بیٹا سلیمان بادشاہ ہوگا اور حضرت سلیمانؑ کو سمجھا گئے تھے  
 کہ بیت المقدس کی تعمیر کرنا چنانچہ واسطے اس کا رخیر کے بہت خزانہ کی گہرے  
 ہوئے زر کے جوئی اونٹوں پر بار بونے تھے چھوڑ گئے تھے۔ جب حضرت داؤدؑ  
 نے وفات پائی تو سلیمان ابن داؤدؑ بارہ برس کی عمر میں تخت نشین ہوئے  
 اسکو خدا تعالیٰ نے حکم اور ملک اتنا کچھ دیا تھا کہ کسیکو سوا اسکی نصیب نہیں ہوا  
 جیسی کہ خبر دی ہوا اس کے خدا تعالیٰ نے ایک آیت میں درمیان قرآن شریف کے  
 ۔ پھر درمیان چوتھے سال جلوس کے ایام کے میں نے سنہ ۵۳۹ موسوی  
 میں تعمیر بیت المقدس کی موافق وصیت اپنے باپ کے حضرت سلیمانؑ نے  
 کرنی شروع کی۔ اور سات برس تک چٹائی ہوئی۔ مگر گیارہ دین برس  
 جلوس کے میں نے درمیان آخر سنہ ۵۴۶ موسوی کے اسکی تعمیر سے فراغت

## ذکر حکام نبی اسرائیل کا

۶۵ فراغت پا چکے تھے۔ یہ گہر جو حضرت سلیمان نے نبایا تھا۔ اوسکا ارتفاع ۶۵ تیس گز۔ طول ساٹھ گز۔ عرض بیس گز تھا اور باہر اوسکے فصیل سو گز مربع تیار کی تھی۔ پھر حضرت سلیمان ۴۷ نے بیت المقدس میں دار السلطنت نبائی اوسکی عمارت بہت مضبوط اور اس دار السلطنت کے نبائی میں بہت کوشش فرمائی چنانچہ تیرہ برس میں وہ بھی درمیان چوبیسویں سال جلوس کے تیار ہو چکی۔ اور چوبیسویں سال جلوس میں بلقیس بادشاہ زادے میں کے مو اپنے ہمراہیوں کے حضرت سلیمان ۴۸ کے پاس حاضر ہوئے اور سب بادشاہان زمین نے اچھی طرح اطاعت حضرت سلیمان کی کی اور تحفہ و تحایف جیسے جانب سے آنے لگے اس طرح کے چین و آرام سے حضرت سلیمان ۴۹ کی عمر گزری اور ۵۰ باؤن برس کے ہو کر درمیان سنہ ۵۰-۵۱ موسوی کے گویا چالیس برس بادشاہت کر کے وفات پائی بعد انتقال حضرت سلیمان ۵۲ کے اونکا بیٹا رحیم بادشاہ ہوا۔ یہ رحیم مذکور نہایت بد شکل کریمہ النظر تھا۔ جبکہ رحیم سدا آئے خلافت حضرت سلیمان ۵۳ کے ہوئے اس روز تمام امرا کہار قوم نبی اسرائیل کے آکر حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی کہ آپ کے والد ماجد نے حضرت سلیمان ۵۴ ہمارے پر بہت سختی روا رکھتے تھے اور اکثر امور دشوار میرے متعین کر رکھے تھے اگر آپ ہکو اوس سختی سے رفاہیت بخشیں تو ہم تمہاری اطاعت مانستے ہیں۔ رحیم نے کہا کہ تین روز کے بعد اس بات کا جواب تمکو ملے گا یہہ کہہ کر اپنے باپ کے وزیر و نکلوا کر اس امر میں مشورت لی کہ انکو کیا جواب دینا چاہئے سب ارکان دولت نے جو کہ اوسکے باپ کے وقت کے تھے یہہ مصلحت دی کہ انکی تالیف قلوب کرنا بہتر جس امر میں یہہ شکوہ کریں بیشک وہ امر دور کرنا چاہئے۔ یہ رحیم نے نئے لوگوں کو حکمو اس امر کی کچھ معرفت حاصل نہ تھی

## ذکر ہر حکام نبی اسرائیل کا

۶۶ ہا کہ مشورت لی اوہوں نے کہا کہ ستے قبلہ عالم اگر سختی اور تشدد نہ کیجی گا اور ہمیں  
 کہنا مانے گا تو اوکو طمع اور حرص زیادہ پیدا ہوگی مناسب یہی ہے کہ سختی ہی کی جائے  
 — جبکہ وہ معبودہ پر وہ لوگ حاضر ہوئے تو رجم نے اونسے کہا کہ میں اپنے  
 باپ سلیمان سے زیادہ تیر سختی کروں گا کیونکہ تم لوگ میرے باپ سے ڈرتے تھے  
 اسلئے تمکو میں اور رنج زیادہ دوں تاکہ تم مجھے ہی ڈرو — یہ بات سُنکر سب گھبرا  
 اور اسکے مقابلہ نہ ہوئے چنانچہ رجم کے زیر حکومت فقط دو فرقی ایک اولاد  
 یہودی کی — دوسرا فرقہ اولاد بنامین سے رکھا باقی دس فرقوں کا بادشاہ ابک  
 شخص مسمیٰ ریم جو کہ فاسق و فاجر و کافر اور غلام حضرت سلیمان کا تھا ہو گیا —  
 اسوقت سے سلطنت نبی اسرائیل کی دو قسم میں منقسم ہو گئی اور حضرت داؤد  
 کی نسل کا جو بیٹا تھا یعنی رجم وہ بادشاہ دوہی فرقہ کا بیٹا ہوا — اوہ بنامین  
 فرقہ کا رہ گیا — اور باقی دس فرقے نبی اسرائیل کے جوہر اور مکی بہت بادشاہ  
 ہوئے جو بنام ملوک لاسباط کے مشہور ہیں یہ حال دو سو اسیٹھ برس تک رہا  
 — حضرت سلیمان کا بیٹا نبی اسرائیل میں ایسا تھا جیسے خلفاء اہل اسلام کے گذرے  
 ہیں کیونکہ دس اہل ولایت ہی تھی — اور ملوک اسباط کی مثال ایسی ہی جیسے  
 ملوک اطراف اور نواح کے تھے خلفاء کے وقت میں — یہ بادشاہ جو مشہور  
 بنام ملوک الاسباط میں انہوں نے اطراف فلسطین وغیرہ کو بھی کوچ کیا مگر ان داؤد  
 بیت المقدس سے نہ نکلا اور کیطرف نہ گیا — اب ہم اولاد داؤد کا  
 ذکر وہاں تک کریں گے جہاں پہر یہ سلطنت مجتمع ہو کر ملوک اسباط پر تمام ہوئی  
 — بعد ازاں ہر ایک بادشاہ کا حال جو ملوک اسباط میں سے تھا فرادای فرادے  
 ایک پیچھے دوسرے کے بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ — اسلئے ہم کہتے ہیں  
 کہ رجم انہی جلو کے پانچ برس تک دونوں فرقوں پر سلطنت کرتا رہا — اور پانچ

## ذکر ہر حکام نبی اسرائیل کا

پانچویں سال فرعون مصر جبکہ نام سیشاق تھا وہ اگر رجعم سے لڑا اور بہت ۶۷ مال اوسکا اوسنے تاراج کیا اور بیت لحم کو اور عمارۃ غرہ اور صفوہ وغیرہ بلاد کو ڈبا کر خاک سیاہ کر دیا لیکن رجعم مذکور اپنے ملک پر بعینہ قایم رہا اور اسے نور رجعم نے ایلہیکے تعمیر کی اور اس رجعم سے اٹھامیس بچے نرینہ سوار لڑکیوں کے پیدا ہوئے۔ اور سترہ برس کل بادشاہت کی۔ اور عمر اکتالیس برس کی پا کر بعد سنہ ۵۹۲ موسوی کے انتقال پایا۔ جبکہ رجعم راہی ملک بچا ہوا تو بعد اوسکے گدی نشین اوسکا بیٹا ایفائین برستگ رہا اور سنہ ۵۹۵ موسوی میں وہ بھی مر گیا۔ اوسکے بعد اوسکا بیٹا اسٹاکتالیس برس تک بادشاہی کرتا رہا۔ اس پر بھی دشمن تو تاخت لایا تھا مگر خدا تعالیٰ نے اوسکو دفع کیا اس دشمن میں اختلاف ہو بعض کہتے ہیں کہ وہ دشمن بادشاہ ملک حبشہ کا تھا۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ قوم بنود سے تھا ہر تقدیر اسانی بعد سنہ ۶۳۶ موسوی کے وفات پائی۔ بعد ازاں اسکی بیٹی یوشافاط نے پچیس برس تک بادشاہت کی اور یوشافاط کی عمر جبکہ وہ بادشاہ ہوا تہا نینتیس برس کی تھی یہ یوشافاط مرد صالح اور بخت آدمی تھا اور بہت عنایت رعیت پر کرتا رہتا تھا خصوصاً حال نبی اسرائیل پر بہت رحم کرتا۔ کہتے ہیں کہ یوشافاط پر ایک دشمن صعب بڑا شکر لیکر چہرہ آیا تھا اور یہ بھی اوسکے مقابلہ کے واسطے باہر نکلا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اوس دشمن ہی کے لشکر میں ایسا فتنہ برپا کیا کہ اسپین لڑنے اور کٹنے لگے یہاں تک کہ نیت فنا ہو دھو گئے اور جو بچے وہ شکست کھا کر یہاں گئے اس لڑائی میں یوشافاط کے مال غنیمت بہت ما تہہ آیا اور مضور اور مظفر ہو کر بیت المقدس اوسنے مرجعت کی اور پچیس برس تک بادشاہت کرتا رہا پھر سنہ ۶۶۱ موسوی

## ذکر ہر حکام نبی اسرائیل کا

۶۸ میں اوسنے انتقال کیا اسکے بعد اوسکا بیٹا یوہورام بتیس برس کی عمر میں تخت نشین ہوا اسنے آٹھ برس بادشاہت کر کے درمیان سنہ ۶۶۹ موسوی کے انتقال کیا — جب وہ مر گیا تو اوسکا بیٹا اَحزایا ہو جسکی عمر بیالیس برس کی تھی بجائے اپنے باپ کے بادشاہ ہوا کل دو برس اوسنے حکمرانی کی اور سنہ ۶۷۱ میں فوت ہوا — اسکے بعد عزرا مچ گیا اور فتور برپا ہو گیا کوئی بادشاہ اس فتور میں نہ تھا البتہ ایک عورت جادوگرنی جو کہ اصلین کنیزک حضرت سلیمانؑ کی نبی حبکا نام غلیا ہوتھا وہ بادشاہت کرتی تھی اور اوسنے اولاد داود میں سے ایک ایک شخص کو چن چن کے قتل کیا تھا لیکن ایک لڑکا یوآش بن اَحزایا اوس سے کہیں پوشیدہ زندہ رہ گیا تھا سات برس پہلے نوٹدی بھی حکومت کر کے درمیان سنہ ۶۷۸ موسوی کے مر گئے — اسکی مرنے کے بعد یوآش مذکور سات برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور درمیان تیسویں سن جلوس کے اسنے پہر ترمیم اور تجدید عمارت بیت المقدس کی کرنے شروع کی اور چالیس برس بادشاہت کر کے درمیان سنہ ۷۱۸ موسوی کے وفات پائی — بعد یوآش کے بیٹا اوسکا امضیا ہو چیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور انیس برس سلطنت کرتا رہا بعض کہتے ہیں کہ بنین بلکہ پندرہ ہی برس سلطنت کر کے درمیان سنہ ۷۴۷ موسوی کے مقتول ہوا بعد ازان عزایا ہوسولہ برس کی عمر میں بجائے اوسکے تخت نشین ہوا اسنے باؤن برس سلطنت کی پہر اوسکو برص کی ایسی بیماری ہو گئی کہ زندگی کا ٹپنی مشکل ہوئی اور کوئی اوسکا حکم ہی نہ مانتا تھا آخر الام اوسکا بیٹا یوٹم اوسپر غالب آیا اور عزایا ہونے آخر سنہ ۷۹۹ موسوی میں وفات پائی — جبکہ یوٹم اوسکا بیٹا تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا تو عمر اوسکی پچیس برس کی تھی اسنے کل سولہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۸۱۵ موسوی کے وفات پائی

## ذکر حکام بنی اسرائیل کا

وفات پائی — کہتے ہیں کہ اسکے عہد کے قریب ہی حضرت یونس نبیؑ اس جہان میں ۶۹ تشریف رکھتے تھے چنانچہ آگے ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ — بعد وفات یوشم کے اوسکا بیٹا اُحز بنیئس برکی عمر میں بادشاہ ہوا اور سولہ برس تک بادشاہ کرتا رہا — اور چوتھے سال جلوس اسکے میں بادشاہ دمشق نے اسپر چڑھائی کا قصد کیا اوس بادشاہ کا نام رضین تھا — حضرت اشیا بنی اس اُحز ہی کے وقت میں موجود تھے جنہو نے اس رضین کو یہ خوشخبری دی تھی کہ لڑائی نہ ہو بلکہ بدو ن لڑائی کے صحیح و سالم تو اپنے گہر کی طرف مراجعت کر لگا — چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد ازاں اُحز نے درمیان سنہ ۸۳۱ موسوی کے وفات پائے — بعد اوسکی وفات کے اوسکا بیٹا حرقیا جو کہ مرد صالح اور فہم تھا تخت نشین سلطنت کا ہوا اسکے جلوس کے چھ سال میں سلطنت ملوک اسباط کی جبکا ذکر اولاً درمیان ذکر رجیم ابن سلیمان کے ہو چکا ہے تمام ہو چکے — اب ہم ذکر کرتے ہیں مختصر حال ملوک اسباط کا چھ سال جلوسی حرقیا تک اور جبکہ اونکا ذکر کر چکین گے تو پھر عود کریں گے ہم طرف حال حرقیا کی نیچے حال حرقیا کا مستوعب بیان کر کے اون بادشاہوں کا حال لکھیں گے جو اسکے بعد بادشاہ ہوئے — اسلئے ہم کہتے ہیں کہ ملوک اسباط بعد وفات حضرت سلیمانؑ کے اونکے بیٹے رجیم پڑايل سن پانسو چہر میں خارج ہوئے تھے اور سن آٹھ سو ستیس میں اونکا دورہ تمام ہو چکا اس حساب سے کل مدت اونکی سلطنت کی دوسو اسیٹھ برس ہوتے ہیں اور وہ اکثرہ شخص تھے اونکے نام یہ ہیں — یربعیم — نوذب — ۹ مستور — ایلا — زمری — تہی — عمری — ارجوب — آخر تو ۱۰ یاسورام — یاسو — یویا حاد — یوراش — یربعیم ثانی — تقو ۱۱ باق — ہوتاع — مگر ہر ایک کی بادشاہت کرنے کی مدت بالتفصیل



## ذکر حکام نبی اسرائیل کا

۷۰ جو دیکھی اور پہرہ اوکو جمع کیا تو وہ مطابق ۲۶۱ سوکھڑے برس کے نہیں ہوتے بلکہ  
ذکر ہر ایک کی مدت سلطنت کا ہنسنے چوڑ دیا ہر اب ہم کچھ حال اونکا بیان  
کرتے ہیں واضح ہو کہ اول بادشاہ اونمین سے یربعم کی حال اسکا یہ ہے  
کہ یہ کاخ اور زشت رُود اور غلام حضرت سلیمان ابن داؤد کا تھا اسنے کفر  
اور بُت پرستی اپنے وقت میں پہلا دی تھی اور اسکے اٹھارویں برس جلوسی  
میں رجعم بن سلیمان فوت ہوئے۔ در سر اباد شاہ اونمین کا نوزب جو بیٹا  
تھا یربعم مذکور کا۔ تیسرا بادشاہ اونمین کا عیشوہر جو بیٹا تھا بن اچاکا  
اولاد شیشوخر سے۔ چوتھا بادشاہ ایلا وہ بیٹا ہر عیشوہر مذکور کا اسکا  
سپہ سالار فرمری تھا جب کہ ایلا مقتول ہوا تو بجائے اسکے فرمری قائم  
نظام اسکے ہو گیا۔ اسلئے پانچواں فرمری ہی شمار کیا جاتا ہے یہ فرمری مد  
اپنے گہر کے جلا دیا گیا تھا۔ چھٹا تینی ہر اسنے شہزادہ عمری پانچ برس سلطنت  
کی۔ ساتواں عمری ہر جو کہ بعد مرنے تینی کے وہ بادشاہ مقتول تمام ملک میں  
ہو گیا تھا اس عمری مذکور نے شہر ضبیطیہ مبارک اور اوکو دار سلطنت بنایا تھا۔  
اٹھواں احاب ہر یہ احاب بیٹا عمری مذکور کا وہ مقتول ہوا تھا ایک لڑائی میں  
جو درمیان اسکے اور بادشاہ دمشق کے ہوئی تھی نوان آخر تو بیٹا احاب  
مذکور کا ہی جو کہ چھت کے روزن میں سے نیچے گر کے مر گیا تھا دسواں یابورام  
بہائی ہر آخر تو مذکور کا اسکے ایام دولت میں قحط پڑا تھا گیا ردان یا بو بیٹا  
منشی کا۔ بارہواں یو یا حاز بیٹا یا بو مذکور کا ہر تیرداں یو ہش بیٹا  
یو حاز کا ہر۔ چودہواں یربعم ثانی بیٹا یو ہش کا ہر اسنے اپنے ایام  
سلطنت میں اچھی فوجت پاکر چند کانونی اسرائیل کے جو کہ ادن بادشاہوں کی  
حکومت سے خارج ہو گئے تھے دسے پہرہ اسنے فتح کئے نیچے شہر کنسرتک

## ذکر حکام نبی اسر اہل کا

ایک ہی سلطنت میں ملالی اور اسی کے زمانہ میں حضرت یونسؑ عاموجود تھے۔ ۷۱  
 پندرہواں بقیوہی جکی سلطنت تھوڑی ہی مدت تک رہی سولوان باقی ہے  
 جبکہ ایام حکومت میں خبریہ بادشاہ آکر ملک اسباط سے لڑا اور بہت سے  
 آدمی اومین سے قید کر کے ہمراہ اپنے لگیا اور کچھ جو باقی رہ گئے تھے خراسان  
 کی طرف نکل گئے۔ شروان ہوشاح ابن ایلاہی جبکہ یہ حاکم ہوا تو اس نے  
 خبریہ کے دالی کی اطاعت اختیار کر لی تھی اوس خبریہ کے دالی کا نام سلناہ  
 تھا بھنے کہتے ہیں فلضر تھا اور نو برس تک گردن اطاعت سے انحراف نہ کیا  
 ۔ الا بعد عرصہ مذکور کے نبی ہو گیا اور زامانی کرنے لگا اس نے اوسنے تین  
 برس تک اوسکا محاصرہ کیا اور بعد ازاں شہر صبطیہ جو اوسکا مقر تھا چھین  
 لیا اور اوسکو موادسکی قوم کی طرف بلا دیا خراسان کی نکال دیا اور اوسکی بیٹے  
 سمرہ لوگ دمان بسا دئے یہ واقعہ چھٹے برس جلوس حوقیا کے واقع ہوا تھا  
 پہر جو لوگ اسباط کے بچ گئے تھے وہے حوقیا سے جا ملے اور اوسکے مطلق  
 ہو گئے۔ اس حوقیا نے انیس برس بادشاہت کی یہ شخص بیس برس کی عمر میں  
 بادشاہ ہوا تھا اور یہ بہت صالح نیک بخت آدمی تھا اور عمر اوسکی پندرہ برس  
 پشتر اوس عمر سے جواب اوسنے پاسی ہو چکی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے پندرہ برس  
 اور پڑا دئے تھے چنانچہ بوجہ حکم خدا کے ایک نبی نے جو کہ اوسکے زمانہ  
 میں موجود تھا اوسکو یہ خبر دی تھی اور یوی ہی اوسنے بوجہ حکم خدا کے کہنا  
 ۔ اور اوسکے عہد میں ایک بادشاہ خبریہ کا جسکو سخریہ کہتے ہیں اوسپر  
 چڑ آیا لیکن خدا تعالیٰ نے اوسکو شرمندہ کیا اور اوسکے لشکر میں فقرہ اور حقہ  
 برپا ہوا اسلئے وہ مراجعت کر گیا اور اوسکی اولاد میں سے دو شخصوں نے دریا  
 شہر مینوی کے اوسکو قتل کر ڈالا۔ اور شعبان نبی نے نبی اسرائیل کو یہ خبر

## ذکر حکام نبی اسرائیل کا

۶۰ سنہ دی تھی کہ تکو کچھ شہر سحاریب کا نہ پہنچے گا اور وہ بدون ٹرائی کے لوٹ جاگا  
چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعد ازاں دونو بیٹے اسکے جنہوں نے سحاریب کو قتل کیا تھا پہلو  
پر طرف موصل کی پہاگ گئے پہر وہاں سے بیت المقدس کو گئے اور حریف سے طالب  
امن ہوئے نام اونکا یہ ہی ایک کا نام اذراخ — دوسرے کا شہر — بعد قتل  
ہونے سحاریب کے اوسکا بیٹا سرحد دن بادشاہ ہوا — سبب گذرنے اس واقعہ  
کے حریف کا حکم بہت بڑھ گیا تھا اور ملوک اطراف و نواح اوسکو تھوڑے اور تحریف پہنچے  
لگے تھے چنانچہ اسی برس اسی امن و چین سے بادشاہت کرتا رہا پہر سنہ ۶۰ء موسیٰ  
مین اوسنے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا مشابارہ برس کی عمر مین اوسکی جالی تخت نشین ہوا  
اسنے خدا تعالیٰ سے عبادت اختیار کر کے فسق اور فجور بائیں برس تک خوب ظاہر  
کیا — بعد ازاں خبر یہ کہ بادشاہ اوسے آکر لڑا لیکن مشابارہ نے گناہ چھوڑ کر توبہ کر لی  
تھی چنانچہ وہ تاب ہو کر سنہ ۸۵ء موسیٰ مین مر گیا — اسنے چھین برس بادشاہت  
کی — اسکے بعد بیٹا اوسکا آمون دو برس تک بادشاہ رہا اور سنہ ۹۱ء موسیٰ مین  
— بعد ازاں یوشیا اسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کیا  
کرتا تھا اور بیت المقدس کی پہر اسنے تعمیر اور مرمت کی تھی اسنے اکیس برس بادشاہت  
کی اور سنہ ۹۸ء موسیٰ مین وفات پائی — پہر یوہا حازہ اوسکا بیٹا بجائے اوسکے  
جب مسئلہ ہوا تو فرعون مصر حکو لوگ لنگڑا تصور کرتے مین وہ آکر لڑا اور اسے ہمراہ  
اپنے گرفتار کر کے مصر کو لگیا اسنے کل تین چھین سلطنت کی ہو اور مصر مین حالت گرفتار  
ہی مین درمیان سنہ ۹۸ء موسیٰ کے فوت ہوا بعد سنہ ۹۸ء موسیٰ کے اسکی  
سلطنت تمام ہو چکے مگر بعد گرفتار ہونے یوہا حازہ کے اوسکا بہائی یوہا قیم بجائے  
اد کے گدی نشین ہو گیا تھا اسکے جلوس کے چوتھے سال مین بخت نصر بابل کا حاکم ہوا  
یعنے سنہ ۵۲ء موسیٰ یہ بات ہلکو سطح سے معلوم ہوئی کہ نبی اسرائیل

## ذکر حکام نبی اسرائیل کا

نبی اسرائیل کی حکومتوں کی مدتیں جمع کیں اور جتنی جتنی مدت تک فتور اور نہیں برپا رہا ۷۳  
 ان سب کی میزان دیکر معلوم کیا — لیکن مورخین یہ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 کی وفات سے ابتداء ملک بخت نصر تک نو سو اٹھتر برس اور دو سو اٹھالیس  
 دن گذرے ہیں — اگر ان مدتوں کو جمع کیجئے تو اوسین چھپیس برس بڑھ جاتے  
 ہیں یہ تفاوت قریب ہی کچھ بہت تفاوت نہیں ہے اور سبب اس کا یہ ہے  
 کہ یہودیوں نے مدتوں کے حساب میں کسریں چوڑ دین ہیں کیونکہ یہ بات عقل  
 میں نہیں آتی کہ کوئی شخص سلطنت پوری سبب برس اور یا مئیس برس کرے اور  
 اس کے کچھ ساتھ دن یا مہینے مطلق نہ ہوں بلکہ ضرور ہی کچھ دن یا مہینے ہی ہمراہ اسکے  
 ہونگے اور یہودیوں نے ہر ایک شخص کی مدت سلطنت میں سال صحیح بدون کسری  
 لکھے ہیں تو اسلئے چھپیس برس اوسین سے کم ہو گئے اب ہم بخت نصر کے حال تک  
 جو پہنچے ہیں تو بالضرورت اللہ تعالیٰ تاریخ نبوی اور ان حالات کے جو اب بعد اس کے  
 گذرے ہیں بخت نصر سے کریں گے واضح ہو کہ بخت نصر سنہ ۶۹ ۹ موسوی میں  
 حاکم ہوا اور اول سال اپنے جلوس کے طرف منبوی کے جو کہ ایک شہر ہی سامنے  
 موصل کے اور درمیان اس کے اور موصل کے ایک شہر ہی کوچ کر کے اس کو فتح  
 کیا اور وہاں کے باشندوں کو قتل کر کے وہ شہر اجاڑ دیا — اور چوتھے سال  
 جلوس میں جو کہ ساتواں سال یہو یاقیم کی تخت نشینی کا تھا بخت نصر نے کورسہ افواج  
 قاہرہ کے ملک شام کو جا کر نبی اسرائیل سے لڑا لیکن یہو یاقیم نے اس کی اطاعت  
 منظور کر کے صلح کر لی اور لڑائی نہ کی اسلئے بخت نصر نے اس کو تاج بخشی کی —  
 لیکن یہ اطاعت یہو یاقیم کی تین برس تک رہی یعنی بعد انقضائے مدت مذکور کے  
 وہ بغی ہو گیا — مجدد سنے اس خبر کے بخت نصر نے قاصد روانہ کیا اور یہو یاقیم کو  
 گرفتار کر دیا کہ حکم کیا کہ دربار میں حاضر کیا جائے یہو یاقیم کو اس طرح کا خوف دیکر

## ذکر حکام نبی اسرائیل کا

۷۴ ہوا کہ وہ سبب خوف کے راہ ہی میں مر گیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ باقیم نے گیارہ برس بادشاہت کی اور آٹھویں سال جلوس تخت نصر کے میں اس کے سلطنت تمام ہو چکے۔ جبکہ یہ باقیم گرفتار ہو کر طرف عراق کی روانہ ہوا تھا تو اپنی جائے اپنے بیٹے یحییٰ کو قاتل مقام کر گیا تھا چنانچہ سو دن اوسنے بھی اپنے باپ کی جائے سلطنت کی پہرہ اوسکو بھی تخت نصر نے آدمی بھیج کر گرفتار کر دیا کہ بابل کی طرف بلایا چنانچہ ہمراہ یحییٰ کے عمار نبی اسرائیل بھی گرفتار ہوئے ایک اومین سے حضرت دانیال نبی تھے۔ اور دوسرے خرقیال نبی جو کہ نسل ہارون سے تھے گرفتار ہوئے بعد ہی یحییٰ کے تخت نصر نے اوسکو دایم محبس کیا چنانچہ تا وقت ہلاکت تخت نصر کے یحییٰ قید میں رہا بروقت اس کے گرفتار ہونے کے اس کے چچا صدقیا کو جو تخت نصر کی اطاعت میں تھا تخت نصر مذکور نے نبی اسرائیل پر بجائے اس کے متین کیا۔ اور اس صدقیا کے ایام دولت میں ارمیا نبی موجود تھی اس نبی کا یہ حال ہر کہ وعظ اور نیک صدقیا بادشاہ اور تمام نبی اسرائیل کو کیا کرتا تھا اور تخت نصر کا خوف سب کو دلایا کرتا تھا چنانچہ یہی ہوا کہ جبکہ نو برس صدقیا کے جلوس کے گزرے تو وہ تخت نصر سے نبی ہو گیا اس نے تخت نصر سے اپنے لشکر اور فوج کے اوسپر چڑھ آیا۔ اور بابرین اور رصینہ پر خیمہ کر کے ایک اپنے وزیر رسمی نو ذراؤن کے ہمراہ فوج متین کر کے حکم دیا کہ قدسین جا کر صدقیا کے قلعہ کو محاصرہ کرے۔ چنانچہ وزیر مذکور ڈھائی برس بیٹھے پہلی تاریخ تموز جلوس صدقیا کے نوین برس تک اوس قلعہ کو محاصرہ کرے رہا۔ آخر الامر نبرد شمشیر قدس کو فتح کیا اور شاہ صدقیا کو نبی اسرائیل کے گرفتار آیا۔ پھر بیت المقدس کو جسے سلیمان نے تعمیر کیا تھا ڈھا کر اور ہلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ اور کچھ نبی اسرائیل جلادے کچھ مار ڈالے کچھ بہاگ گئے۔ اسنے کل گیارہ برس سلطنت کی اور یہی پچھلا بادشاہ ہر نبی اسرائیل کا لیکن

## ذکر حکام نبی اسرائیل کا

لیکن وہ شخص جو اسکے بعد بادشاہ ہوا اور اسے بیت المقدس کی بھی پرکھنیمیر کی جیسا کہ ۷  
آگے اوسکا ذکر آوے گا۔ وہ بھی شخص بیت المقدس کی سلطنت کے لائق تھا  
سنے اب کوئی بادشاہ نبی اسرائیل کا نہ ہوا اور بیت المقدس بیسویں سال جلوس  
نخت نصر کے میں اپنے درمیان سنہ ۹۹۹ موسوی میں تخت نصر کے ہاتھ سے ویران ہوا  
اور چار سو تیریں برس مہور و آباد رہا۔ اور پندرہ برس تک ویران پڑا رہا۔  
بعد ازاں پہر اوسکی تعمیر ہوئی جیسا کہ آگے ذکر کیا جائیگا یہاں تک کہ بنی نقل اوان  
جو بیس کتابوں متواترہ یہود سے کی ہو جو انکے پاس محفوظ تھیں اور انکے  
اسمار کے حروف اور حرکات اور مدت وغیرہ کو بھی تھے المقدور ضبط کیا گیا  
اب ہم کتاب تجارت الامم سے جو کہ تصیف ابن مسکویہ کی ہے نقل کرتے ہیں  
واضح ہو کہ ابن مسکویہ یہ بیان کرتا ہے کہ جبکہ تخت نصر بیت المقدس میں آکر ٹرا اور  
نبی اسرائیل کو مار ڈالا اور بیت المقدس کو ویران کر دیا تب ایک گروہ نبی اسرائیل کا  
وہاں سے بھاگ کر فرعون نصر کے دامن عافیت میں جا چھپا۔ تخت نصر نے  
بمجرد استماع اس خبر کے فرعون کے پاس اپنے قاصد بھیجے اور یہ کہلا بھیجا کہ یہ  
لوگ جو بھاگ کر آپ کے پاس جو آ رہے ہیں حقیقت میں میرے غلام ہیں بہتر یہ  
ہے کہ انکو میرے حوالہ کر دیجے والا نہ کھلو آیا جائے۔ فرعون نے جواب دیا  
کہ یہ لوگ آزاد ہیں غلام نہیں ہیں اور میں کبھی انکو تیرے حوالہ نہ کر دے گا چنانچہ نہ  
یہ امر باعث غضب ہو گئے اور مصر پر چڑائی کرنے تخت نصر کا ہوا تھا۔ اور  
ایک گروہ نبی اسرائیل کا عرب کو بھاگ کر جو آ رہا تھا وہ لوگ حجاز میں بسنے لگے  
تھے۔ کتاب ابو عیسیٰ عذین لکھا ہے کہ تخت نصر جبکہ بیت المقدس کو ویران اور  
نبی اسرائیل کو تباہ کر چکا تب عازم فتح کرنے شہر صور کا ہوا اور مدت مدید کہ  
اس شہر کا محاصرہ کرے رہا۔ اور باشندگان صور نے تمام اپنا مال اور سب

## ذکر حکام نبی اسرائیل کا

۷۶

کشتیوں میں ہر کسبہ کی راہ روانہ کر دیا تھا لیکن سب کجی اور قہر الہی کے دے  
کشتیان میں جمیع اسباب محولہ کے دریا برد ہوئیں۔ افواج قاہرہ بخت نصر سے  
بہت آدمی مجروح و مقتول بھی ہو چکے تھے اور وہ ان کے محاصرہ میں بہت کوشش  
کرتا تھا آخر الامر زبردست شہر صور پر تقارہ فتح کا بجایا کر جمیع باشندگان صور کو  
قتل کیا مگر اس شہر میں اوسکی حیثیت کے موافق اوسکو خزانہ پایا۔ بعد ازاں مصر پر  
چڑائی کی اور فرعون ارج پر فتح پا کر اوسکو سولی پہنچ کر قتل کیا اور جسے خرنیہ اور  
بیت المال مصر میں تھے سب پر قابض ہو گیا اور جسکو اوس شہر میں پایا عام ہر قطعی  
ہو یا کوئی اوسکو گرفتار کیا چنانچہ اسے تباہ حال میں چالیس برس تک مصر ویران پر  
رہا۔ مگر بخت نصر بلا مدغم رہیہ میں لڑتا ہوا اپنے شہر دن کی طرف مراجعت کر کے  
بابل میں چلا آیا اب ہم اس بادشاہ کا حال مرنے وغیرہ کا ملوک فارس کے حاکمین  
انشار اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے فقط پوشیدہ رہے

کہ جہن سے کہ بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران و خراب کر ڈالا تھا اوس دوز  
سے شتر برس تک ویران ہی پڑا رہا اور اوسکی تعمیر بالکل نہ ہوئی مگر بعد گذرنے شتر  
برس کے ایک بادشاہ فارس نے جسکا نام یہودعی لوگ کیرشش بیان کرتے ہیں اوسنے  
کی۔ لیکن اب اختلاف اس امر میں ہے کہ کیرشش مذکور کون تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ  
دارا ابن بہمن ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ بہمن ہی تھا اور صحیح یہی ہے کہ وہ بہمن ہی تھا  
کیونکہ اس امر کی صحت پر اشعنانی کی کتاب بھی گواہی دیتی ہے چنانچہ ہم بھی ہمراہ ذکر  
ملوک فارس کے پاس ذکر اردشیر بہمن کے اسکا ذکر کریں گے انشار اللہ تعالیٰ  
پہر جبکہ نئے سرے بیت المقدس کی تعمیر ہو چکی تو سب نبی  
اسرائیل عواق وغیرہ کے طرف سے مراجعت کر کے یہودین ابسی یہ تعمیر بعد گذرنے  
نوے برس کے ابتداء حکومت بخت نصر سے وقوع میں آئی۔ جبکہ سب نبی اسرائیل

## ذکر ہر حکام نبی اسرائیل کا

اسرائیل اکٹھے ہو کر بیت المقدس کو مراجعت کر کے آئے تو ایک شخص عویر نامی جو عویر کا باشندہ تھا وہ سرگروہ اونکا ہوا اور اس کے ساتھ دو ہزار آدمی سے زیادہ علماء وغیرہ آئے تھے بعد آنے بیت المقدس کے حضرت عویر نے ایک سو بیس مشایخ علماء نبی اسرائیل سے مرتب کے اس وقت سے تورات معدوم ہو گئی تھی بالکل اون کے پاس نہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے بطور ابہام کے حضرت عویر کے سینہ میں منقش کر دی اوہوں نے وہ بطور ابہام نبی اسرائیل کے لئے لکھی جسے حلال اور حرام پہرے جانتے لگے جبکہ یہ معاملہ واقع ہوا تو سب نبی اسرائیل حضرت عویر سے محبت کرنے لگے اور حضرت عویر بھی اونکی اصلاح اور تدبیر ہر امر کی درمیان بیت المقدس کے کرتے رہے۔ لیکن حضرت عویر بعد گزرنے چالیس برس تعمیر بیت المقدس کے راہی ملک بقا ہوئے۔ کہا ہوتا تھا کہ عویر نے جب وفات پائی تو ابتداء سلطنت بخت نصر کو ایک سو تیس برس گزرے تھے۔ اور نام حضرت عویر کا عبرانی زبان میں عویرا ہوا اور یہ شخص اولاد قحاس بن العوز بن مارون بن عمران سے ہے اور یہ یہی یہودیوں کی کتابوں سے ثابت ہے کہ بعد حضرت عویر کے جو کہ ریت نبی اسرائیل کا دالی بیت المقدس میں ہوا تھا وہ شمعون صدیق تھا یہ شخص مارون کی نسل سے ہے کتاب ابو عیسیٰ میں لکھا ہے کہ جبکہ نبی اسرائیل بیت المقدس میں بعد اس کی تعمیر ہو چکنے کے آ کر بسے تو اومنین سے اونکے حاکم مقرر ہوئے مگر جو حاکم اونکا ہوتا تھا وہ زیر حکم بادشاہ فارس کے رہا کرتا تھا یہی طور ظہور اسکندر رومی تک رہا جسے ابتداء سلطنت بخت نصر سے سنہ چار سو پینیس تک یہ دستور جاری رہا۔ یہ یہ اتفاق ہوا کہ یونانی غالب ہو گئے فارسیوں پر اس وقت میں نبی اسرائیل یونانیوں کے تابع اور منقاد ہو گئے یونانی یہی نبی اسرائیل ہی میں سے اونکے حاکم مقرر کرتے رہے وہ شخص جو متولی نبی



## ذکر ہر حضرت یونس ۴ کا

۷۸ اسرائیل پر جو تاتھا اور سکا نام ہر دوس یا ہر دوس رکھا کرتے تھے یہی حال رہا  
نبی اسرائیل کا جب تک کہ دوسری دفعہ بیت المقدس دیران ہوا جو کہ پہلے دیران  
ہو چکا تھا اور متفرق ہو گئے نبی اسرائیل جیسا کہ آگے ذکر کریں گے انشا اللہ تعالیٰ  
اب ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اسرائیل کے عہد میں کون کون نبی گذرا

## ذکر ہر حضرت یونس ۴ ابن مثنیٰ کا

مثنیٰ نام ہر والدہ حضرت یونس ۴ کا واضح ہو کہ کوئی نبی اپنی ما کے نام سے مشہور نہیں ہوا  
بجز حضرت یحییٰ اور یونس علیہما السلام کے جیسا کہ ذکر کیا ہے ابن الاثیر نے اپنی کتاب  
کامل میں جہاں اوسنے یونس کے سننے بیان کئے ہیں — کہتے ہیں کہ یونس ۴ نبی ہوا  
تھے اولاد نبیا میں سے — یوشم ابن عزریا کے عہد کے بعد جو کہ ایک بادشاہ  
نبی اسرائیل کا تھا جسکا اول ذکر ہو چکا ہے نبی ہو کر طرف اہل نینوی کے تشریف لے گئے  
تھے یہ مشہور واقع ہر سامنے موصول کے اور درمیان ان دونوں کے نہر دجلہ ہے  
— کہتے ہیں کہ یوشم ابن عزریا سنہ ۱۸۱۵ موسوی میں فوت ہوا اسکے مرنے کے بعد  
مشیت ایزدی نے چاہا کہ یونس ۴ نبی ہو کر باشندگان نینوی کو جو کہ بت پرست  
ہیں بدایت راہ راست کی کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت یونس ۴ نے اون لوگوں  
سے کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور پریش تو کنی چوڑ دو اگر تم لوگ توبہ نہ کرو گے تو خدائی روز عذاب سخت خدا  
تعالیٰ کی طرح تمہارے اوپر آویگا اور میں اوس عذاب کے آنیکا ضامن ہوں — جبکہ وہ روز مقرر  
آہنجا اور خدا نے اون لوگوں کو گھیر لیا کہ سب کی بارگاہی خدا پر ایمان لائے آئے اسلئے خدا تعالیٰ نے وہ عذاب اون  
دور کر دیا — مگر چونکہ حضرت یونس ۴ کی سر امر کی اطلاع مطلق نہ تھی کہ وہ لوگ ایمان لائے آئے ہیں اسلئے وہ بھوکا ہوا  
کیا گئے بڑا ہوا کہ خدا ہو کر نینو کو چوڑ کر دہانے چلے گئے — ابن جریر نے کہا ہے کہ حضرت یونس ۴ نے ان لوگوں کو حلیہ پہنے  
اور ان ایکشتی پر ہمراہ اور لوگوں کے سوار ہو کر ایکشتی چلتے چلتے وقت پہنچ کر پھر گئی کہ مطلق بخش نہ کر کی تب اوس

## ذکر ہر ارمیا بنی کا

۷۹ اوس کشتی کا ناخدا کہنے لگا کہ اسے بہاؤ تم لوگوں میں کوئی شخص گنہ گار ہی کیونکہ کشتی  
مطلق خشک نہیں کہاتی اسلئے قزحہ اس شخص کے تعین کے واسطے ڈالا گیا تاکہ گنہ گار معلوم  
ہو جائے وہ قزحہ حضرت یونسؑ کے نام پر پڑا دن لوگوں نے فوراً اونکو اٹھا کر دریائے  
ڈال دیا۔ اور دریائے میں ایک مچھلی اونکو نگل کر اُبلے کی طرف چلی گئی سو اس کے اور  
حال اس بنی کا قرآن شریف میں مذکور ہے

## ذکر ہر ارمیا بنی کا

پہلے بیان ہو چکا ہے شاہ صدیق کے ذکر میں یہ کہ ارمیا بنی اوس کے زمانہ میں تشریف  
رہتے تھے اور تمام بنی اسرائیل کو یہ ارشاد کیا کرتے کہ توبہ کرو اور خدا سے ڈرو  
اور بخت نصر کا حال ہی اونکو سنایا کرتے تھے تاکہ ڈرین اور افعال قبیہ چھوڑ دیں  
لیکن کینے اونکی نصیحت اور کوئی اوسکی طرف متوجہ نہ ہوا۔ جبکہ ارمیا بنی نے یہ حال  
اونکا دیکھا کہ یہ لوگ اپنے افعال قبیہ نہیں چھوڑتے تب وہ جدا ہو کر کہین نخی ہو گیا  
اوس زمانہ تک کہ بخت نصر اونے اکڑا اور بیت المقدس کو ڈھایا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا  
— تاریخ بن سعید مغربی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ارمیا بنی پر بایں مضمون  
وحی نازل کی کہ میں پہر کہ تم بیت المقدس کی کیا جانتا ہوں ابو دمان جا چنانچہ حضرت  
ارمیا دمان تشریف لائے اور دیکھا کہ بیت المقدس ڈھیا ہوا پڑا ہے تب ارمیا بنی نے  
اپنے ولین یہ کہا کہ سبحان اللہ کھو تو خباب باری سے یہ ارشاد ہوا ہے کہ تو اوس  
شہر میں جا میں اوسکی تعمیر کرنی چاہتا ہوں اور یہ کب آباد ہوا کیونکہ زندہ ہونا  
اسکا جو بالفعل مثل مردہ کے ہے مشکل ہی اسی اثنا میں انکو فیدہ آگئی ہاتھ پر سر کو  
رکھ کر کہ آباد نہ کرو اور شکار بند حسین کچھ طعام تھا اوسی طرح چھوڑ کر سو رہے  
اور قصہ انکا وہ ہے جو خبر دی ہے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں درمیان قول

## ذکر ترجمہ تورات وغیرہ کا زبان عبرانی سی یونانی میں

۸۰۔ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ آیا مائد اوس شخص کے جو گذرا ایک گانو پر اور وہ گانو پڑا تھا ویران اور ڈوبا ہوا اوسنے کہا کہ کیونکر زندہ کریگا اسکو اللہ تعالیٰ کیونکہ یہ تو مردہ ہے۔ اسنے مار ڈالا اسکو اللہ تعالیٰ نے اور پڑا ہوا مردہ سو برس تک پھر زندہ کیا اسکو خدا نے اور پوچھا اوس سے کہ کتنی دیر تک تو پڑا رہا اوسنے کہا کہ ایک روز یا کچھ کم خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ سو برس تو مر ڈ پڑا رہا اور دیکھ اپنے کہانے اور شراب کو کہ سڑی نہیں اور دیکھ اپنے گدی کو۔ اب ہم تجکو ایک نمونہ بنائیں گے آدمیوں کے فہائش کے لئے۔ اور دیکھ یورانی ہڈیوں کو کہ کس طرح سے ہم اونپر گوشت پہاتے ہیں۔ جبکہ یہ اسکو معلوم ہوا تب اوسنے کہا کہ جانتا ہوں میں کہ خدا تعالیٰ ہر ایک شئی پر قادر ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ قصہ جو قرآن میں مذکور ہے یہ حضرت عوثر کا حال ہے مگر صحیح مذہب یہی ہے کہ ارمیا نبی ہی کا حال ہے

## ذکر ترجمہ ہونی تورات وغیرہ کتب انبیاء کا زبان عبرانی سی یونانی میں

ابو عیسیٰ کہتا ہے اپنی کتاب میں کہ جبکہ اسکندر کی حکومت فارس وغیرہ پر بڑھ گئی اور یونان کی بادشاہت غالب ہو گئی تو سب نبی اسرائیل وغیرہ اس کے تابع ہوئے اور بعد اسکندر کے یونانی بادشاہ سلطنت کرتے رہے جبکہ لقب ہر ایک کا بطور تھا جیسا کہ آگے ذکر استوعب در میان تیسری فصل کے انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا مگر اسجائے انکا ذکر فقط اتنا ہی کرتے ہیں جسے کی حاجت ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ جبکہ اسکندر مر گیا تو اس کے بعد بطلمیوس لا عوس بادشاہ ہوا اور اوسنے تیس برس سلطنت کی۔ اسکے بعد بطلمیوس محب رخیہ بادشاہ ہوا یہ وہ شخص ہے جسکے واسطے کتب انبیاء کا زبان عبرانی سے زبان یونانی میں ترجمہ ہوا تو گویا اسکندر

## ذکر ہر ترجمہ ہونی تو ریت وغیرہ کا زبان عبرانی سی یونانی میں

۴۳۳  
 سکندر کو مرے ہوئے بیس برس گزرے تھے کہ توریت وغیرہ کا ترجمہ زبان یونانی  
 میں ہوا۔ ابو عیسیٰ کہتا ہے کہ بطلیموس ثانی محب اچھ جیکہ بادشاہ ہوا تو اوقت  
 میں تین ہزار یہودی قید خانہ میں قید تھے اسنے سبکو آزاد کر دیا اور حکم دیا کہ سب  
 اپنے اپنے وطن کو چلے جاؤ اس بات سے نبی اسرائیل بہت خوش ہوئے اور  
 اسکی دعا اور شکر گزاری میں بدل مصروف تھے کہ اسی اثنا میں بطلیموس مذکور نے  
 ایک قاصد معو تھایف کے درمیان بیت المقدس کے نبی اسرائیل کے یاسواذیکا  
 اور اونسے یہ کہیلا بھیجا کہ چند علماء نبی اسرائیل ہمارے پاس بھیج دو تاکہ توریت  
 وغیرہ کتب انبیا کا ترجمہ زبان عبرانی سے یونانی میں کریں انہوں نے اس کے حکم کی  
 بہت جلد تعمیل کی اور ایک انوہ کثیر علماء نبی اسرائیل کا واسطے جانے اور اختیار  
 کرنے اس امر کے مستند ہو گیا لیکن چونکہ ہر ایک شخص راغب تھا واسطے جانے کے  
 اس میں اختلاف ہوا کہ کس کو بھیجے تب سب نے متفق ہو کر پیر تھوکی کی ہر ایک قوم سے چھ چھ  
 نفر روانہ کرنے چاہئے اس حساب سے پتر آدمی کے قریب منتخب ہوئے اور دسے  
 روانہ ہوئے طرف بطلیموس کی۔ جبکہ یہ لوگ بطلیموس کی خدمت میں پہنچے تو  
 اونسے اچھی طرح پرانی ہانڈاری اور خاطر کی اور اوکئی جہتیں ٹولیاں بنا کر ہر ایک  
 قوم کی آدمی الگ الگ کر کے حکم دیا کہ علیحدہ علیحدہ ترجمہ کرو چنانچہ ادون لوگوں نے  
 جہتیں نسخہ طیار کئے تب بطلیموس نے ہر ایک نسخہ کا دوسرے سے مقابلہ کیا کچھ  
 فرق معتمد نہ پایا بعد ازان دسے نسخہ بطلیموس نے اپنے شہر وین تقیم کر دئے اور  
 اسکے عوض میں اوکو بہت سا انعام دیکر اوکو رخصت کیا جبکہ دسے اپنے وطن کو  
 مراجعت کرنے لگے تو سب نے بطلیموس سے عرض کی کہ ایک نسخہ ہی اومنین سے ملو گی  
 مرحمت ہو چنانچہ اونسے اوکئی مراد پوری کی اور ایک نسخہ بھی دیا۔ پھر دسے سب  
 اپنے وطن کی طرف مراجعت کر گئے بیت المقدس میں آئے۔ پس وہ نسخہ جو بطلیموس

## ذکر ہی ذکر یا اور اوسکی بیٹے بچے کا

۸۲ کے واسطے ترجمہ ہوا ہے وہ بہت ثابت اور صحیح کی تمام تورات کے نسخوں سے جیسا کہ اول اشارہ بھی ہو چکا ہے طرف اس نسخہ کی اور وہ نسخہ بھی تلا جکا ہوں جو یہودیوں کے پاس ہے بالفعل اور تورات سمرہ کا بھی ذکر آچکا ہے درمیان اس کتاب کے مقدمہ کے اب اوسکے ذکر کی کچھ حاجت نہیں

## ذکر ہی ذکر یا اور اوسکے بیٹے بچے علیہ السلام کا

نقل ہے کتاب ابن سعید مغربی سے کہ ذکر یا اہل اولاد سلیمان بن داؤد علیہا السلام سے ہی بہر ایک نبی بن جبکا ذکر قرآن شریف میں ہی ہوا ہے۔ اور یہ حضرت ذکر یا قوم سے بڑے تھے۔ اور یہ دو ہی شخص ہی تھے حضرت مریم والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پرورش کیا اور اونکے کفیل ہوئی تھی۔ اور حضرت مریم بیٹی عمران بن مانان کے اولاد سلیمان بن داؤد سے تھے اور حضرت مریم کی ما کا نام حنہ تھا اور اس حنہ کے ایک بہن تھی جبکا نام ایشاع تھا وہ حضرت ذکر یا سے منعقد ہوئی تھی تو گو یا حضرت ذکر یا کی جو ہی حضرت مریم کی خالہ تھی اور یہی سبب تھا کفیل ہونے ذکر یا کا مریم کے پرورش کے واسطے۔ جبکہ حضرت مریم جوان ہوئیں اور ہوش سنبھالا تو حضرت ذکر یا نے کھڑکی مسجد میں بنا کر حضرت مریم کو اوسمیں واسطے عبادت خدا تعالیٰ کے بٹھلایا اور کوئی شخص اونکے پاس نہ بجز ذکر یا کے نہ جانے پاتا تھا۔ اس اثنا میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ذکر یا کو شہادت دی کہ تیری پشت سے بچہ پیدا ہوگا وہ تصدیق کر لگا ایک کلمہ کی نیلے عیسے بیٹے مریم کے۔ بعد ازاں ہو جب ارشاد جناب باری کے حضرت جبرائیل پاس مریم علیہ السلام کے گئے اور درمیان دامن مریم کے روح حضرت عیسے کی ہوئی مگر دوسرے مریم کو حمل ہو گیا اور حضرت عیسے عا بیٹ میں متکون ہوئے۔ اور خالہ مریم کی بھی حاملہ ہو چکی تھی نیلے اوسکے شکم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے

## ذکر ہیذکر یا اور اوسکی بیٹے یحییٰ کا

تھے — چنانچہ جب ہمیں پیشتر تولد جناب مسیح ۴ سے حضرت یحییٰ ۴ پیدا ہوئے ۸۳  
 — جبکہ یہودیوں کو یہ معلوم ہوا کہ مریم نے بدون شوہر کے بیٹا جنا تو سب نے  
 اوس پر ہمت لگائی اور حضرت ذکر یا کو ڈھونڈا وے بہاگ کر ایک بڑے  
 درخت میں جا چپے اور انہوں نے اوس درخت کو مٹا کر یا کے کاٹ ڈالا  
 اور وقت میں عمر حضرت ذکر یا کی اکیسویں برس کی تھی تو گویا حضرت ذکر یا بعد  
 پیدائش مسیح ۴ کے مقتول ہوئے اور حضرت مسیح ۴ جب پیدا ہوئے تھے  
 تو غلبہ اسکندر کو تین سو برس گزر چکے تھے — تو گویا حضرت ذکر یا ۴ سے کچھ بعد  
 مقتول ہوئے — اور حضرت یحییٰ ۴ جو کہ بیٹے تھے حضرت ذکر یا ۴ کے یہ  
 چوٹی ہی عمر میں نبی ہو کر لوگوں کو ہدایت کرنے لگے اور ان کے کپڑے پہنا  
 کرتے تھے اور زہد و رعب میں ایسے مصروف تھے کہ تمام جسم انکا بسبب عبادت  
 کے دبلا اور لاغر ہو گیا تھا — پھر ایسا اتفاق ہوا کہ چونکہ حضرت عیسیٰ ۴ نے  
 بہت سی نکاح کے ناجائز کر دیا تھا اور ہر دس کے گہر میں جو کہ نبی اسرائیل کا  
 حاکم تھا اوس کے ہتھی تھے اور وہ چاہتا تھا کہ اوسے نکاح کر لے اسلئے موافق  
 مذہب یہود کے حضرت یحییٰ ۴ اوسکو بموجب حکم حضرت عیسیٰ ۴ کے مانع آئے  
 — یہ امر اوس عورت پر ناگوار گذرا — چنانچہ اوس لڑکی کی ماں نے ہرود  
 سے کہا کہ حضرت یحییٰ ۴ کو تو قتل کر ڈال اوسنے نہ مانا — بعد ازاں اوس لڑکی  
 نے بہت وسعت دوسری دفعہ اوس سے عرض کیا تب ناچار اوسنے مان لیا  
 اور حکم دیا کہ یحییٰ ۴ کا سرن سے جدا کر کے لا دین چنانچہ حضرت یحییٰ ۴ کا  
 سر کاٹا گیا یہ واقعہ کچھ ہی قبل تشریف لیجانے جناب عیسیٰ ۴ کے زمانہ پر  
 وقوع میں آیا تھا کیونکہ عیسیٰ ۴ جب لوگوں کو ہدایت کرنے لگے تھے تو آپ  
 کی عمر تیس برس کی تھی اور جبکہ جناب باری سے اس امر پر دے مامور ہوئے

## ذکر ہر حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ کا

۸۴ سین  
تو حضرت یحٰےؑ نے عیسیٰؑ کو نہاردن میں غوطہ دیا اور عمّا کے تئیں ہی برسکی  
— اور بعد پانے غوطہ کے تین برس تک ہدایت خلق میں مصروف رہا اور  
بروقت وفات حضرت یحٰےؑ کے ہی تئیں برسکے تھے کیونکہ بعد تین برس ہدایت  
خلق کے آسمان کو تشریف لگے ہین (تو گویا تئیں برسکی عمر تھی) جبکہ آپ  
آسمان پر تشریف لگے حضرت یحٰےؑ کو نصارائے یوحنا الحمد ان کہتے ہین کہ  
یحٰےؑ نے گویا تکلیف کیا تھا مسیح پر اس امر پر کہ وہ میرے بعد ہدایت کرتا رہیگا  
فقط جیسا کہ ذکر ہوا

## ذکر ہر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا

داغ ہو کہ حضرت مریم علیہا السلام کے والدہ کا نام حنہ تھا جو کہ زوجہ عمران  
کی تھی اس نیکبخت عورت کے کوئی بچہ پیدا نہ ہوتا تھا اسلئے اسنے جناب  
باری سے دعا کی کہ اگر میرے کوئی بچہ پیدا ہو تو میں اسکو خدا کی نذر گذراؤنگی  
اور وہ بچہ بیت المقدس کی خدمت کیا کریگا چنانچہ یہ دعا اسکی مقبول ہوئی  
اور وہ حاملہ پائی گئی مگر اسکا خاوند عمران اسکو حالت حمل ہی میں چھوڑ کر  
مر گیا تھا بعد ازاں اسے ایک لڑکی پیدا ہوئی اسکا نام مریم رکھا (یعنی مریم  
کے عابدہ ہین) پھر وہ حنہ اس لڑکی مریم کو علماء یہود کے پاس مسجد میں  
لائی اور کہا کہ یہ خدا کی نذر ہے اسکو تم مجھے لو — سنے اسکی خواہش کے  
کیونکہ وہ عمران کی جواد نکاح امام تھا بیٹی تھی — اس اثنا زمین حضرت ذکر کیا  
ؑ نے کہا کہ میرے پر حق اسکی پرورش اور حفاظت کے لئے زیادہ بہ نسبت  
اور دن کے ہی کیونکہ یہ لڑکی میری سالی کی بیٹی ہوئے اسکی خالہ میری بیوی ہے  
— چنانچہ حضرت ذکر کیا ؑ اسکو ہمراہ اپنے اسکے خالہ مسالۃ الشیخ کے پاس

## ذکرِ حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ کا

پاس لیگے وہ پرورش پاتی رہی جبکہ وہ جوان ہو گئی تب حضرت ذکرِ یانے ایک  
 ۸۵ لہڑکی اوس لڑکی کے واسطے بیت المقدس میں علیحدہ کر دی جیسا کہ اول ذکر ہو چکا ہے  
 — پیر ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بموجب حکم جناب باری کے  
 پاس حضرت مریم کے تشریف لائے اور اوس کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ ؑ  
 کی روح پہنک کر چلے گئے چنانچہ حضرت مریم ؑ بیت لحم میں جو کہ ایک گاونہ  
 قریب بیت المقدس کے حضرت عیسیٰ ؑ کو درمیان سنہ ۳۴ م غلبہ سکندری  
 کے جنی — پس جبکہ حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ ؑ کو اٹھائے ہوئے  
 باہر آئی تو اوس کے قوم کی لوگوں نے کہا کہ مریم نے زنا کر دیا یہی خیال انہوں نے  
 پتھر واسطے سنگسار کرنے مریم کے اٹھائے — تب حضرت عیسیٰ ؑ اٹھ کھڑے  
 میں یہ بولے کہ میں ہوں بندہ اللہ کا لایا ہوں ایک کتاب اور نبایا یہی محمد  
 خدا تعالیٰ نے نبی اور دی ہے مخلوق برکت جہان میں رہوں — جبکہ اولوگوں نے  
 دیکھا کہ بچہ نے پگھلے سے میں باتیں کیں تب حضرت مریم کو انہوں نے چھوڑ  
 — پھر حضرت مریم حضرت عیسیٰ ؑ کو مصر کو چلے گئے — اور اوس کے ہمراہ  
 اوس کے چچا کا بیٹا یوسف بن یعقوب بن تمان تجارت جو کہ بڑی کام کیا کرتا تھا  
 اور عقلمند تھا وہ ہی گیا — بعض کہتے ہیں کہ اس یوسف مذکور کا مریم علیہا السلام  
 سے نکاح ہو گیا تھا لیکن ابھی تک ہم بستر نہ ہوا تھا — اسلئے اول ہی ادل  
 یہ حل اوسکو ہڑا معلوم ہوا — مگر جبکہ اوس کا بری ہونا اوسکو ثابت ہوا  
 تب اوس کے ہمراہ مصر کو گیا اور دونو بارہ برس تک وہاں مقیم رہے — بعد ازاں  
 حضرت عیسیٰ ؑ کی والدہ مدہ حضرت عیسیٰ ؑ کے تمام کے ملک میں آ کر  
 ناصرہ میں رہے اسی واسطے نصارائے کو نصاریٰ کہتے ہیں کیونکہ وہ لوگ  
 منسوب کے جاتے ہیں ناصرہ کی طرف جہاں حضرت عیسیٰ ؑ مقیم ہوئے تھے



## ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم کا

۸۶ - اس شہر میں حضرت عیسیٰ اعمش برسی عمر کے پچھنے تک مقیم رہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے اون پر وحی نازل فرما کر لوگوں کے ہدایت کے واسطے روانہ فرمایا۔ نقل ہر کتاب ابی عیسیٰ سے وہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے جبکہ تئیس برس کی عمر ہوئی تو دے تشریف لگے تھے طرف اردن کی جو کہ ایک نہر غور میں ہر جسکو الشریعت بھی کہتے ہیں چنانچہ وہاں جا کر لوگوں کو ہدایت کی اور سب کو خدا سے واحد کی طرف رجوع کیا۔ اور حضرت یحییٰ ابن زکریا سے وہ ہیں جو حضرت عیسیٰ پر بہر و سار کہتے تھے۔ جب یہ کہتے تھے تو تین سو تئیس برس اور چھ روز کا نوں ثانی کے غلبہ اسکندر سے گزر چکے تھے۔ بعد ازاں حضرت عیسیٰ نے لوگوں کو معجزات دکھلانے شروع کئے چنانچہ ایک شخص سسی عازر جسکو تین روز مرے ہوئے گزرے تھے آپ نے اوسکو زندہ کیا۔ اور ایک جانور مٹی سے بنایا جسکو جگڑ کہتے ہیں۔ اور انا ذرا اندھی۔ اور ابرص لوگوں کو آپ نے چمکے کئے۔ اور پانی پر ہی حضرت عیسیٰ چلتے تھے۔ اور خوان بھی خدا تعالیٰ نے اون پر نازل کئے تھے۔ اور کتاب اون پر انجیل نازل کی اور حال آپکا یہ تھا کہ اون اور بالوں کے کپڑے پہنتے۔ اور ساگ پات کہاتے اور اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ جو سوت اونکی والدہ کا تاکتی تھی اوسکو بیچ کر قوت ہم بیچاتے اور حواری لوگ جو کہ اونکے تابع تھے وہ بارہ آدمی تھے۔ ایک شمعون الہنا جسکا نام بطرس بھی ہے۔ دوسرا اندر آدس اوسکا بہائی۔ تیسرا یعقوب ابن زبدا۔ چوتھا یحییٰ اوسکا بہائی۔ پانچواں فیلبس۔ چھٹا برتولوماوس۔ ساتواں لوقا۔ اہواں متی العشا۔ نواں یعقوب ابن حلفا۔ دسواں بابا جسکو تہاوس بھی کہتے ہیں کیا روان شمعون القفانی۔

## ذکرِ حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ کا

۱۲ — بارودان یہود الاسخریوطی — یہ دسے لوگ بین جنہوں نے حضرت عیسیٰ ؑ ۸۷ سے ایک خوان کی درخواست کی تھی — چنانچہ حضرت عیسیٰ ؑ نے اپنے خدا تعالیٰ سے عرض کی — پس نازل کیا خدا تعالیٰ نے ایک خوان سرخ لپیٹا ہوا ایک رومال سے جس میں مچھلی بیٹی ہوئی اور گرد اس کے ترکار میں سوائے ساگ گندنے کے تھی اور سرے پر اس خوان کے ننگ رکھا ہوا تھا — اور اخیر میں خوان کے سر رکھا ہوا تھا — اور پانچ روپے تھیں کسی پرزیتون تھا اور باقی سب پرانار اور کجورین تھیں — اس خوان میں سے بہت لوگوں نے کہا یا اگر کم نہ ہوا اور جس بیماری والے نے اس کو کھایا فی الفور اچھا ہو گیا یہ خوان چالیس روز تک اسطور پر نازل ہوتا رہا کہ ایک روز اترتا اور ایک روز نہ اترتا — ابن سید مغربی کہتا ہے کہ جبکہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ؑ کو اوپر اٹھانے کی خبر دی تو مضطرب ہوئی — اور سب حواریوں کو بلا کر ان کے واسطے کھانا پکا کر یہ کھا کہ آج کی رات تم سب میرے پاس حاضر رہو کیونکہ آج کی شب مجھ کو تم سے ایک عرض ہے — چنانچہ رات کو دسے لوگ جمع ہوئے تو آپ کھانا کھلانے کے وقت کھڑی ہو کر اونکی خدمت کرتی رہی اور بعد فراغ طعام کے سبکے ہاتھ اپنے کپڑے پونچھے — انہوں نے بسبب اس کی بزرگی کے اس امر سے انکار کیا — تب حضرت عیسیٰ ؑ نے ارشاد کیا کہ جو شخص میرے کام سے انکار کرے گا وہ میرا نہیں ہے پر کوئی نہ بولا جب بالکل فراغت ہو چکے تب حضرت عیسیٰ ؑ نے کہا کہ یہ جو میں تمہارے ساتھ کیا ہے — یہ فقط تم کو ایک خصلت سکھائی ہے تاکہ تم ایک دوسرے کے خدمت اسطور پر کرتے رہو — اور حاجت میری سے یہ ہے کہ اللہ سے دعا مانگو کہ ابھی میری اجل میں تاخیر کرے — جبکہ دسے لوگ دعا کرنے پر متہ

## ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

۸۸ ہوئے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسی نیند اونپر مسلط ہو گئی کہ اون کو دعا کرنے کی طاقت نہ رہی — اور حضرت عیسیٰ ع اونکو بیدار کرتے تھے اور سزائیں کرتے جاتے تھے لیکن اونکی نیند میں کچھ فسق نہ آتا تھا بلکہ اور سستی اور کاہلی اونکو بڑھتی جاتی تھی — جبکہ یہ معاملہ ہوا تو سب حواریین بولے کہ اس بات میں ہم لاچار ہیں ہمپر نیند بہت غالب ہو رہی ہے — تب حضرت عیسیٰ ع نے فرمایا کہ پاک ہو اللہ جو لیجانا چاہتا ہی چر دے کو اور تتر بتر کرتا ہی روڑ کو — پھر حضرت عیسیٰ ع نے فرمایا کہ میں سچ کہتا ہوں تم کو ایک شخص تم میں سے قبل بولنے مرغ سحری کے میرا انکار کریگا — اور ایک شخص تم میں سے تھوڑے درہم کے بدلے مجھ کو سچ کریگا اور کہا دین گے سب سے قیمت — اسی اثنا میں پہہ اتفاق ہوا کہ یہودیوں کا ایک گردہ جو اسکی تلاش میں تھا اوسکے پاس ایک شخص حواریین سے ہر دس حاکم یہود کے پاس گیا — اور کہا کہ کیا فردوری مجھ کو دو گے اگر میں حضرت عیسیٰ ع کو تبتلاؤں — اونہوں نے کہا کہ تینس درہم ہم تجھ کو دین گے چنانچہ وے درہم اونسے لیکر حضرت مسیح ع کو تبتلا دیا — اور خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ع کو اپنے پاس بلا لیا — اور اوس شخص کی صورت بعینہ مثل عیسیٰ ع کے بنا دی جو کہ اونکو تبتلانے گیا تھا — ابن اشیر کہتا ہے درمیان کتاب کامل کے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں قبل تشریف لیجانے کے آسمان پر اختلاف علماء کا ہی — بعضے یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ع زندہ ہی آسمان پر تشریف لیگئے اور موت اونکو نہیں ہوئی — اور بعضے کہتے ہیں کہ تین گنٹے مردہ رہے — اور بعضوں کا یہ کہ شخص جو حضرت عیسیٰ ع کو کپڑا دینکا ارادہ کر کے یہودیوں سے جاملتا تھا اوسکا نام یہود اسخر بوطی ہی جو باروان حواریین تھا دند کورہ یا لامین ۱۲

## ذکر حضرت عیسیٰ بن مریم ؑ کا

۸۹ اور بعضوں کا یہ مذہب ہے کہ سات گنہ مردہ رہی یہ بموجب حکم خدا تالے کے زندہ ہوئے اس قول کا قایل اس قول خدا تالے سے تاویل کرتا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ — میں مارونگا تجکو اور اوٹھاؤنگا طرف اپنی — جبکہ یہودیوں نے اس شخص کو جبکی صورت بعینہ مثل صورت حضرت عیسیٰ ؑ کے ہو گئی تھی گرفتار کر لیا تب اسکی مشکین باندہ کر کشان کشان یہودیوں کے حاکم کے پاس لیگئے — اور راہ میں اسکو طعنہ دیتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ تو مردود کو زندہ کیا کرتے تھے اب اپنے تئیں سمجھو کیون نہیں جوڑا لیتے اور کوئی تماچے مونہ پر مارتا جاتا تھا — کوئی سر پر کانٹے پہنتا تھا — غرض دہانے لجا کر ایک لکڑی کھڑی کر کے اسپر سولی دی اور چہ گنہ وہ جنازہ اسپر ٹنگا رہا — بعد ازاں یہ ہوا کہ یوسف نجار نے حاکم یہود سے جسکو سلاطوس کہتے تھے اور لقب اسکا ہیردوس تھا وہ لاشہ مانگ کر درمیان اوس قبر کے جو کہ اوسنے اپنی ٹی طیار کر رکھی تھی دفن کیا — اس واقعہ کے بعد یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ ؑ آسمان سے اپنے مامیم کے پاس اتر کر آئے اور اسکو دکھائی دئے اور یہ عورت اونکی قبر پر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی اور یہ کہا کہ تجکو خدا تالے نے اپنے پاس آسمان میں بلا لیا ہی میں بہت اچھی طرح پرہیز ہوں — پھر حضرت عیسیٰ ؑ نے فرمایا کہ جواریوں کو جمع کر کے لا — چنانچہ اوسنے بموجب فرمانے حضرت عیسیٰ ؑ کے جواریوں کو جمع کیا اپنے اونکو خدا تالے کی طرف سے رسول بنا کر یہ کہا کہ روئے زمین پر تم پہلے جاؤ اور الگ الگ واسطے منادی بخیل کے جاؤ اور لوگوں کو ہدایت کرد یہ کہہ کر آسمان کو تشریف لیگئے اور حواری موافق حکم حضرت عیسیٰ ؑ کے الگ الگ ہو گئے — بروقت تشریف لجا نے حضرت عیسیٰ ؑ کے طرف

## ذکرِ حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ کا

۹۰۔ آسمان کے سکندر کے غلبہ کو جو دارا پر ہوا تھا تین سو چتیس برس ہو چکے تھے۔  
 شہرت مانی کہتا ہے کہ یہ چار شخص حواری — یعنی ایک مٹی — دوسرا لوقا —  
 تیسرا مرقس — چوتھا یوحنا — جمع ہوئے اور ان چاروں نے ایک ایک  
 انجیل جمع کر کے مرتب کی — مٹی کی انجیل کے خاتمہ کی یہ آیت ہے کہ مسیح ؑ نے  
 فسر یا کہ مین ہیچا ہوں تہین طرف لوگون اور قومون کے جیسا کہ مجھو میرے  
 باپ نے تمہارے پاس بھیجا ہے پس اب تم جاؤ اور خلق اللہ کو ہدایت کرو  
 باپ اور بیٹے اور روحِ قدس کے نام سے — فاصلہ درمیان پیدائش محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ ؑ کے آسمان پر تشریف لیجانے میں قریب  
 پانسو ہینتالیس برس کا ہے۔ اور جب حضرت عیسیٰ ؑ پیدا ہوئے تھے  
 تب غسٹس کی سلطنت کو تئیس برس گزر چکے تھے اور غسٹس کی غلبہ قلوب پر  
 اکیس برس گزرے تھے۔ کیونکہ غسٹس کو باروان برس تھا تخت پر بیٹھے ہوئے  
 جبکہ وہ رومیہ اور بلاد مصر سے کوچ کر کے گیا اور قلوباطر الملک یونان پر غالب  
 آیا اور اس غلبہ کے اکیس برس بعد حضرت عیسیٰ ؑ متولد ہوئے۔ اس میں اور  
 بھی اقوال میں مگر یہ قول اقویٰ ہے اور غسٹس نے کل تینتالیس برس بادشاہ  
 کی ہے اور حضرت عیسیٰ ؑ کی کل عمر تین تیس برس کی دنیا میں ہوئی اس حساب سے  
 معلوم ہوا کہ غسٹس کی وفات کو تئیس برس گزر چکے تھے جب کہ حضرت عیسیٰ  
 ؑ آسمان پر تشریف لیگے۔ وہ سال اول جلوسی غایوس کا تھا اس سال  
 کے اخیر میں آسمان پر گئے۔ اور حضرت عیسیٰ ؑ کی امت کے لوگ نصاریٰ  
 میں انکا حال اور مذہب کے بیاہنیں درمیان پانچویں فصل کے انشاء اللہ تعالیٰ  
 ہسم بخوبی بیان کریں گے۔ اور حضرت عیسیٰ ؑ کی والدہ یعنی مریم ؑ کی عمر  
 تریسین برس کی ہوئی یہ بات اسطور پر ثابت ہے کہ جبکہ بطن مبارک حضرت مریم

## دیرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

مریم ۳ کے مین حضرت مسیح ۴ نے قرار پایا تو حضرت مزیم ۳ کی عمر تیرہ برس کی تھی ۹۱  
— اور کچھ اوپر تین تیس برس حضرت عیسیٰ ۵ کے ہمراہ زندگانی کرتی رہی —  
اور جب حضرت عیسیٰ ۵ آسمان کو تشریف لگے تو اود کے بعد چہد برس تک  
اور زندہ رہیں ان سب کو اگر جمع کریں تو تریسین برس ہوتے ہیں اس طرح ۱۳  
۳۴  
۶  
۵۳

دوسری دفعہ اور زوال سلطنت یہود کا جو کہ پھر اود کو نصیب ہوئی  
اولاً یہ بیان ہو چکا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا  
اور سنہ ۵۴۶ موسوی میں وہ طیار ہو چکا اور بخت نصر بیت المقدس پر  
دو دفعہ لڑ چکا یہاں تک کہ بیت المقدس کو دیران کر ڈالا اور بنی اسرائیل اور  
ملکونین خراب و خستہ ہو کر درمیان انیسویں سال ابتداء بخت نصر کے مطابق ۹۹۷  
موسوی کے چلے گئے اور شتر برس تک بیت المقدس دیران پڑا لیکن پہر دوسرے  
دفعہ سنہ ۱۰۶۸ موسوی میں مطابق نواستہی برس ابتداء بخت نصر کے تعمیر اوسکی  
ہوئی شروع ہوئی تو گویا سنہ ۹۰ میں تعمیر اوسکی ہوئی — جس شخص نے بیت  
المقدس کی تعمیر کی تھی وہ ایک بادشاہ ملک فارس کا تھا جس کو اردشیر بہمن  
کہتے ہیں — بنی اسرائیل کی تواریخ میں اس شخص کا نام کیرش یا کورش ہے  
بعض کہتے ہیں کہ کیرش اور ایک بادشاہ تھا سوائے اردشیر بہمن کے جبکہ اس کے  
تعمیر ہو چکے تب بنی اسرائیل پہر دہین آکر بسے اور فارس کے حاکمون کے زیر  
حکم رہ گئے — جب ایسا ہوا کہ یونانی فارسیوں پر غالب آگئے تب بنی اسرائیل  
یونان کے بادشاہوں کے زیر حکم ہو گئے — اور یونان کا بادشاہ ایک حاکم  
اد نہیں میں سے بطور اپنے نائب کے اون پر مقرر کر دیا کہ تا یہ نائب جو مقرر

## ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

۹۲ ہوتا تھا اور اس کا لقب ہیرودیس ہوا کرتا تھا اسی حال میں نبی اسرائیل ہی جب تک کہ انہوں نے حضرت ذکریا کو قتل کیا اور حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے جیسا کہ اولاً بیان ہو چکا ہے

ہو کر لوگوں کو ہدایت کرنے لگی تب اس حاکم یہود نے جس کا لقب ہیرودیس تھا اور نام اس کا پیلاطوس تھا عیسیٰ کے قتل کرنیکا ارادہ کیا۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھایا اور جو معاملہ اس نے اور یہودیوں سے گذرا وہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ اور ولادت حضرت عیسیٰ کی اکیسویں سال غلبہ غطس کے ہوئی تھی مگر غطس نے تینتالیس برس بادشاہت کی بدین یہی کہ بارہ برس ملک مصر میں اور اکیس برس اور ملکون میں۔ اور جب غطس نے وفات پائی تب حضرت عیسیٰ کی عمر تخمیناً دس برس کی تھی اور تمام عمر حضرت عیسیٰ کے تا وقت تشریف یحنا نے آسمان کے تینتیس برس تین مہینے کی تھی تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ غطس کو مرے ہوئے تیس برس گذرے تھے جب حضرت عیسیٰ آسمان پر تشریف لیگئے۔ غطس کے بعد جو شخص بادشاہ ہوا اس کا نام طباریوس تھا اس نے بائیس برس سلطنت کی۔ اور اسکے بعد غانیوس بادشاہ ہوا اس نے کل چار برس بادشاہت کی اس بادشاہ کے اول سال جلوسی میں حضرت عیسیٰ آسمان پر تشریف لیگئے ہیں۔ پھر اسکے بعد قلوذیوس بادشاہ ہوا اس نے چودہ برس سلطنت کی بعد ازان نارون بادشاہ ہوا اس نے تیرہ برس سلطنت کی۔ اسکے بعد جو شخص بادشاہ ہوا اسکے نام میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اوسابیوس اور سکنا نام تھا۔ اور بعض یہ کہتے ہیں اسکیوس نام تھا پھر تقدیر کچھ نام ہو اس نے دس برس بادشاہت کی اسکے بعد طیطوس جلوہ آرا تخت سلطنت ہو کر بیت المقدس پر چڑھ آیا اور یہودیوں کو قتل کر ڈالا کچھ زندہ گرفتار کے مگر

## دیرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

۹۳ مگر جو کمین چپ گیا وہ بچ نکلا اسنے بیت المقدس کو لوٹ کر دیران و تباہ کر ڈالا  
اور پیکل کو بھی جلادیا اور جو کتاب یہود کی پائی اسکو ہونک دی اور بیت المقدس  
کو نبی اسرئیل سے خالے کر دیا اور ایسا مارا اور ہلاک کیا کہ دسے لوگ یہودیوں  
گئے کہ کل کو کیا روز ہوگا اسکے بعد اوکو پہر ریاست نصیب نہ ہوئی یہ واقعہ بعد  
چالیس برس کے برس گذرنے کے حضرت عیسیٰ ؑ کے آسمان پر تشریف لیجانے کے  
بعد وقوع میں آیا — کیونکہ بعد تشریف لیجانے حضرت عیسیٰ ؑ کے آسمان پر  
— تین برس غایوس نے اور چودہ برس قلوذیوس نے — اور تیرہ برس  
نارون — اور دس برس اوسباسیا نوس نے سلطنت کی ہے جسکی میزان  
میں چالیس برس ہوتے ہیں اگر ان سبکو جمع کریں — گویا دوسری دفعہ بیت  
المقدس دیران ہوا اور یہودی پرانگدہ ہو کر ایسے تتر بتر ہوئے کہ پھر المقدس  
کو مراحجت نہ کی تمام بلاد اطراف میں پھیل گئے یہ واقعہ جب گذرا تب حضرت  
عیسیٰ ؑ کو تو چالیس برس گذرے تھے اور خلیفہ اسکندر کو تین سو چتر برس  
— اور آٹھ سو گیارہ برس ابتداء ملک بخت نصر کو گذر چکے تھے — پوشیدہ  
نہ ہے کہ بیت المقدس اوس عمارت پر جو حضرت سلیمان ؑ نے بنایا تھا وقت  
خراب اور دیران کرنے بخت نصر کے اپنی عمارت اول پر چار سو تریسین برس  
محفوظ رہا — اور شتر برس تک بخت نصر کا دیران کیا ہوا پڑا رہا — بعد ازاں  
پھر اوسکی تعمیر ہوئی اور اس عمارت ثانیہ پر تا تخریب طیطوس نے اسوقت  
تک کہ طیطوس نے اوسکو دیران دوسری دفعہ سات سو اکیس برس تک محفوظ  
رہا — ایک کتاب مسمیٰ عجوزی جو حسن ابن احمد مہدی کی تصنیف کی ہوئی دربار  
حال ممالک اور ممالک کے ہے اوس کتاب میں مینے یہ لکھا دیکھا ہے کہ جبکہ  
طیطوس بیت المقدس کو اجاڑ چکا اور وہ دیران و خراب ہو چکا تو پھر ایک



## دیرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

۹۴ بادشاہ روم نے کچھ اوسکی تعمیر کر کے اوسکا نام ایلیا رکھا تھا جسکے معنی ہن گہر خدا کا اس بادشاہ نے مرمت اوسکی ٹوٹی ہوئی کی کر دی تھی یہ عمارت اور مرمت گویا تیسری دفعہ ہوئی۔ بعد ازاں قہلانہ و قلمہ سطین اوس لکڑی کی تالاش میں جسے زعم نصار نے حضرت عیسیٰ کو سونپی ہوئی تھی بیت المقدس میں گئے اور حضرت عیسیٰ کو جسجائے موافق مذہب نصارا کے مدفون ہوئے تھے وہاں پہنچے تب اسنے بیت المقدس کو ڈھا ڈالا اور حکم کیا کہ اوسکی جائے چرکین اور پجانیہ اور گوبر تمام شہر کا ڈالا جائے۔ اسحالمین وہ موضع الصخرہ فریبہ بن گیا یہی حال وہاں نکارہا جسکے کہ اہل اسلام کی فتح نبوی جبکہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی وہاں تشریف لگئے اور انہوں نے بیت المقدس کو فتح کیا تب وہاں کے باشندوں نے اونکی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ جسجائے کہ اب تمام شہر کی چرکین پڑتی ہے اسجائے بیت المقدس کی سہل تھی انہوں نے مجھ دسنے اس خبر وحشت اثر کے وہاں کی گندگی اٹھاوا کر پیکو ائی اور اوسجائے ایک مسجد کلان بنوائی۔ یہ مسجد تا وقت والی ہونے ولید ابن عبد الملک الاموی کے قایم رہے جب یہ شخص مذکور متولی ہوا تو اسنے عمر ابن الخطاب رضی کی مسجد بنوائی ہوئی ڈھا کر اور سمار کر کے پرانی بنیاد پر مسجد اقصیٰ جس میں الصخرہ تھا پہر نے سرے تعمیر کی اور چند قبة بنا کر کسی قبة کا نام قبة المیزان — اور کسی کا قبة المعراج — اور کسی کا نام قبة السلسلة رکھا یہ تعمیر بیت المقدس کی آجکے روز تک وسیطرح پر قایم ہے اسطرح سے نقل کیا ہے عزیزی نے دروغ برگردن دی مناسب یہ ہے کہ عزیزی کے کلام کو بابت دیران اور اجاردینے بیت المقدس کے مد حال عمارت الصخرہ کے خاص اور منحصر کرنی چاہئے

تخریب بیت المقدس پر — کیونکہ صفات مسجد اقصیٰ کا بیان حدیث مزراح محمد رسول اللہ کے آیہی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ مکمل کو حضرت سلیمان ابن داؤد علیہ السلام

۹۵ علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا یہ عمارت تا ابدام کرنے بخت نصر کے ویسی طور پر جھڑ  
کی بنی تھی قائم رہی یہ تخریب اول ہو۔ پھر اوسکی تعمیر کرش نے کی یہ تعمیر ثانی  
تاہم کرنے طیطوس بادشاہ کے ویسی طرح پر رہی یہ تخریب ثانی ہو۔  
پھر کچھ تعمیر اور مرمت اوسکی ہو گئی تھی یہ مرمت قائم رہی تاہا نے ولید بن عبدالمطلب کے  
دیران کرنے تک یہ تخریب ثالث ہو گئی اسکے وقت میں تیسری و فوجیت لکھ  
خراب اور ویران ہوا پھر حضرت عمر ابن الخطاب نے تعمیر کی یہ عمارت چوتھی  
ہو لیکن یہ بھی خراب ہو گئی۔ اور ولید بن عبدالمطلب نے پھر اوسکی تعمیر کی  
یہ پانچویں دفعہ تعمیر ہوئی یہ پانچویں تعمیر اتک موجود رہی۔

## دوسری فصل

### اسمین بادشاہان فارس کا بیان ہے

واضح ہو کہ بادشاہان فارس زمانہ سابق میں ایسا اقتدار اور حکومت رکھتے  
تھے کہ کوئی اونکی برابری دولت اور حشمت اور انتظام میں کر سکتا تھا۔  
انکے چار طبقہ گذرے ہیں۔ پہلے طبقہ کا نام فیشد اذ یہ ہو جسیمہ یہ  
کہ جو شخص اس طبقہ میں بادشاہ ہوا کرتا وہ فیشد اذ کہلاتا تھا جسے فیشد  
کے (اول سیرت عدل کی) میں اس پہلے طبقہ میں نو بادشاہ گذرے ہیں  
جو فیشد اذ کہلاتے ہیں۔ اول اوشینج۔ دوسرا طھورث۔ تیسرا  
جھشید۔ چوتھا بیوراسپ۔ اسکو ضحاک بھی کہتے ہیں پانچواں افریدن  
بن ارفیان۔ چھٹا منوچہر۔ ساتواں۔ فراسیاب آہو ان رو  
۔ نوان کرشاسف۔ یہ طبقہ سب سے چونکہ اول اور بہت زمانہ گذشتہ

## فصل ۲ بیان ملوک فارس کا

۹۶ میں تھا اور ان بادشاہوں کے بیانات لڑائیوں وغیرہ کے اور زمین انکی سلطنت  
جو نقل کی گئی ہیں وہ بھی عقل میں نہیں آتیں بلکہ اون حالات کے سننے سے  
سوائے گوش خراشی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا لہذا انکے حالات کا ذکر مجھے  
چھوڑ دیا ہے اور وہ ذکر کیا جو قریب العقل تھا اور ذہن میں بھی آ سکتا تھا۔  
دوسرے طبقہ کا نام کیا ہے

اس طبقہ میں دے بادشاہ ہیں جنکے نام کے سرے پر لفظ کی کا مذکور  
ہوتا ہے یہ لفظ کی کا واسطے تفاخر نام کے ذکر کیا جاتا ہے اور مجھے اسکے بعض  
کہتے ہیں کہ (روحانی) ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ بخیر کرنے والا آئے ہیں  
— اس طبقہ میں ہی تمام دے بادشاہ جنکے سرے پر لفظ کے کا ہے کل  
نویں — ایک کیقباد دوسرا ایکادس — تیسرا کیخسرو — چوتھا کیہراپ  
— پانچواں کیشناسف — چھٹا کے اردشیر بہمن — ساتویں جمالی بیٹے  
اردشیر بہمن کے آٹھواں دارا — پہلا — نوان دارا ثانی یہ وہ دارا ہے  
جسکو سکندر نے غالب ہو کر قتل کر کے اوسکا ملک لے لیا تھا

### تیسرا طبقہ

اس طبقہ میں بعض ملوک طوائف ہیں اور اسکو طبقہ اشکانیہ کہتے ہیں اس  
طبقہ میں گیارہ بادشاہ ہیں انکے نام یہ ہے اشکان بن اشکان اسکو  
اشک بن اشکان ہی کہتے ہیں — اور سابور بن اشکان — اور جواہن  
اشکان — اور بیرن الاشکانی — اور جودرز الاشکانی — اور زرسی  
الاشکانی — اور ہرمل الاشکانی — اور اردوان الاشکانی — اور  
خسرو الاشکانی — اور بلانش الاشکانی — اور اردوان الاصفی الاشکانی

## بیان ہر اول طبقہ فیشد اذیہ کا

۹۷

### چوتھا طبقہ

اکا سرہ کا کہلاتا ہے و جسیمہ اسکی یہ ہے کہ جو بادشاہ اس طبقہ میں ہوا وہ بخطاب کسرے مشہور ہوا کرتا تھا اور اسی طبقہ کے بادشاہوں کو طبقہ ساسانیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ جدانکا ساسان تھا جسکی یہ سب اولاد میں اسکی طرف نسبت کر کے طبقہ ساسانیہ کہلاتا ہے اس طبقہ میں چند عورتوں نے بھی بادشاہت کی ہے بعد ہجرت نبوی صلم کے اور وہ غالب ہو گئیں تھیں اور بادشاہوں پر اول بادشاہ اس طبقہ کا اردشیر بن بابک گذرا ہے اور پچھلا نیز دگر د جو کہ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے وقت میں مقتول ہوا چنانچہ آگے یہ حال معلوم ہو گا اب ہم ہر ایک طبقہ کا حال تفصیل وار بیان کرتے ہیں

## بیان ہر پہلے طبقہ فیشد اذیہ کا

نقل ہر کتاب تجارب الامم و عواقب السیم سے جو کہ علی ابن مسکویہ کی تصنیف ہے اوسمیں لکھا ہے کہ بادشاہ اوشینج نے اول ہی اول نسبت اور انتظام ملک کا کیا اور حاکم مقرر کر کے محصول پھرایے اسکا لقب فیشد اذ تھا یعنی اس لفظ کے اول سیرت عدل کے ہیں۔ اوشینج بعد دوسو برس گذرنے کے طوفان نوح سے بادشاہ ہوا تھا موافق بیان ابن مسکویہ کے۔ مگر اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ اوشینج مداون بادشاہوں کے جو صحاک کے وقت تک اس کے چچے تھے یہ سب قبل طوفان نوح کے گذرے ہیں۔۔۔ اور یہی مقولہ ہر اہل فارس کا۔ بلکہ فارسی لوگ طوفان ہی کے مقرر نہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بادشاہوں کی سلطنت کبھی منقطع نہیں ہوئی اول سے

## بیان طبقہ فیش اڈیہ کا

۹۸

ہمیشہ بادشاہت علی التواتر کرتے چلے آئے ہیں۔ اب ہم پیر رجوع کرتے ہیں ابن مسکویہ کے بیان پر وہ کہتا ہے کہ اوشینج یہ وہ شخص ہے جسے ایک شہر بابل دوسرا سوس۔ بسائے تھے اور یہ بادشاہ فاضل اور نیک خلق اور بڑا منتظم تھا بہت شہر و زمین پرا تھا بلکہ ہندوستان تک ہی آیا تھا اور یہ شخص تخت پر بیٹھا اور تاج شاہی سے اپنا سر آراستہ کیا جب اس کی سلطنت کا دورہ تمام ہو چکا تو کوئی اس کے پیچھے بادشاہ سوار ٹھہر کر کے مشہور نہیں ہوا یہ بادشاہ اوشینج ہی کے اولاد سے ہے گرد میان اس کے اور اوشینج کے چند پستین ہیں یہ بھی اپنی داد کی خصلت پر چلتا رہا۔ یہ وہ شخص ہے جسے اول ہی فارسی کا لکھنا نکالا اور دیا لہ کے طور پر لباس پہنا تھا جب یہ فوت ہوا تو اس کے بعد جمشید بادشاہ ہوا یہ ٹھہر کر کے حقیقی بہائی ہے اور نئے جمشید کے (شعاع قسمین) کو نہ کہ جم یعنی قسم اور شید یعنی شعاع ہے ایسے نئے خورشید کے ہیں نئے شعاع شمس کی اسلئے کہ خور نام شمس کا ہی اور شید یعنی شعاع ہے حال اسکا یہ ہے کہ ساتوں اقلیموں پر سلطنت کرتا تھا اور نیک خصلت پر انگوٹوں کی شکل کرتا تھا بلکہ تقدیر میں سے یہ بادشاہ بہت نیک بخت اٹھا تھا اور اسی بادشاہ نے عہدے لوگوں کے مقرر کئے تھے یعنی۔ دربان۔ اور منشی اور اور نوکر چاکر مقرر کئے اور حکم کیا کہ ہر ایک شخص اس طبقہ کا ان نوکروں سے زیادہ نہ رکھے اتنے رکھنے ضرور ہیں اور نوروز بھی اسی نے مقرر کر کے اس کی عید مقرر کی تاکہ آج کے روز لوگ خوشیاں کیا کریں ابن اثیر کتاب کامل میں لکھتا ہے کہ اس بادشاہ نے ہر ایک کام کے لئے مہربان علم و عمدہ مقرر کیں تھیں۔ مثلاً لڑائی کی مہر پر (الرفق والعدالت) کہہ دیا۔ اور محصول کی مہر پر (العدل والعمارت)

## بیان طبقہ فیشد اذنیہ کا

۹۹ اور قاصد دن کے کار کے لئے (الصدق والامانة) اور تم اور ظلم کے لئے  
 فوج اری کار کی مہر پر (السیاستہ والانصاف) کہہ دیا تھا یہ رسم ہرون  
 کی تا ظہور اسلام جاری تھی مگر مسلمانوں نے اس رسم کو محو کر دیا تمام ہوئے  
 کلام ابن اثیر کے۔ ابن سکویہ کہتا ہے کہ بعد تھوڑی مدت کے اوسنے اپنی  
 خصلت نیک کو چھوڑ کر تکبر اور غرور اور ارکان ریاست اور لشکر آدیوں پر  
 تشدد اور ظلم کرنا شروع کیا۔ اور لذات جسمانی کا پابند اسقدر ہوا  
 کہ سب انتظام اور سیاستیں جو اوسنے ایجاد کی تھیں سب کو چھوڑ دیا۔  
 یوراسپ مجرد دریافت کرنے اس خبر کے کہ شاہ جمشید سے سب اوسکی  
 رعیت کے آدمی اور خواص اور چوٹا اور بڑا متفرق ہو رہے ہیں یکبارگی  
 اوسپر تاخت لایا جمشید پر جسوقت کہ یہ آفت ناگہانی ٹوٹی وہ اپنی جان  
 بچا کر بھاگ نکلا یوراسپ نے بھی اوسکا ایسا تقاب کیا کہ آخر کو اوسپر  
 فتح پائی اور گرفتار کر لیا مگر اوسکو کھڑا کر کے آڑہ سے چروا ڈالا اس بادشاہ  
 کا نام دہاک بھی ہے اس لفظ کے معنی میں (دش آفتین) جبکہ اس کو  
 سرب کر لیا تو خٹاک ہو گیا۔ جبکہ ضحاک مستقل بادشاہ ہو گیا تو ساری  
 زمین پر اسکا عمل پہل گیا اور اسنے نہایت گناہ عظیم اور تمام جہان میں ہی  
 اور شر اور ظلم اور تجردی ایسی پیلا دی کہ تمام خلق اس سے نالان ہوئی  
 اور قتل اور خونریزی اپنا پیشہ مقرر کر لیا اور صحبت میں اوسکی ٹوم اور سخری  
 رہا کرتے تھے۔ اسکے دونوں منڈھوں پر دو سلعہ تھے اونکو ہلایا کرتا اور  
 یو قوفون جاہلون کے ڈرانے کو یہ کہلاتا کہ یہ دو سانپ میرے منڈھوں پر  
 ہیں پر چپا لیتا کپڑے سے جبکہ اس بادشاہ کا ستم اور جور ملک میں پہل گیا  
 اور خلق اللہ اسکے ہاتھ سے تنگ ہو گئی تب ایک شخص سی کابی نے جبکہ دونوں

## بیان طبقہ فیشد اذیہ کا

۱۰۰ بیٹوں کو ضحاک نے قتل کر ڈالا تھا اسفہان میں ظاہر ہو کے ایک لاپٹی کے سر پر ایک مشک باندھی ہے۔ (کہتے ہیں کہ یہ گلابی مذکور ذات کا ٹہار تھا اور وہ مشک جو اپنے دوس لکڑی پر باندھی تھی وہ کویلے دھونکنے کی کہاں تھی جس دھونک کر آگ جلاتے ہیں) اور وہ لاپٹی ہاتھ میں لیکر تمام شہر کے باشندوں کو یہ غل مچا کر جمع کیا کہ یوراسپ پر جہاد کرو چنانچہ اوسکا منصوبہ بن پڑا مگر تمام خلیفہ اسفہان کی اوسکے پاس آ جمع ہوئی۔ یہہ نیہ جو اوس ٹہار نے کھڑا کیا تھا فارسیوں کے نزدیک بہت عظیم اور مبارک ہوا اور لوگوں نے اوس نیہ کو جو اہرات سے مرصع کر کے اوسکا نام درفش کا بیان رکھا۔ جبکہ کابی مذکور پاس خلق کثیر جمع ہو گئی تب وہ یوراسپ پر چڑھ آیا یوراسپ یہہ مرکز دیکھ کر ہانگ نکلا۔ لوگوں نے کابی سے کہا کہ تم سلطنت کرو ہم تمہاری اطاعت کریں گے اوسنے کہا کہ نہیں یہ بات نہیں ہو سکتی کیونکہ میں خاندان شاہی سے نہیں ہوں اگر کوئی بیٹا حبشہ کا ہو تو البتہ وہ مستحق اس حکومت کا ہے اوسکو اپنا حاکم مقرر کرو۔ ان ایام میں افریدون بن اتیان اولاد حبشہ کے چاہا کہیں رہتا تھا وہ کابی سے ہمراہ چند شخصوں کے آکر مابعد ملاقات کے لوگوں نے اوسکو کہا کہ تم حاکم مقرر ہو گے یہہ خوشخبری وہ سنکر بہت خوش ہوا کابی نے کہا کہ میں آپکے مددگار رہوں گا آپ بیشک سلطنت کیجئے چنانچہ افریدون نے سب منازل یوراسپ اور مال اندوز کر چا کر نیے سب اسباب پر جو اوسکا تھا قبضہ کر لیا۔ اور یوراسپ کو بھی شہر داؤد میں جا کر گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ اس ضحاک کے وقت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف رکھتے تھے ایسے ایک قوم نے یہ گمان کیا کہ اس ضحاک کا ہی نام فرد تھا جسے سلاطین حضرت ابراہیم سے بڑا تھا۔ یا فرد کوئی حاکم ہو گا اسکے عاملین میں سے

## بیان طبقہ اول فیشد اذیہ کا

۱۱ میں سے اب اس ضخاک میں اختلاف پڑا جو فارسی کہتے ہیں کہ وہ ایل فارس  
 تھا۔ سریانی اور عرب والے یہ کہتے ہیں کہ وہ ہم میں سے تھا اور ایل فارس  
 یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ ضخاک قبل طوفان کے تھا کیونکہ وہ طوفان کے آنیکا  
 افسر ہی نہیں کرتے۔ اسکے بعد افسریدون ابن اقیان بادشاہ ہوا  
 جو کہ اولاد مجشید سے تھا کہتے ہیں کہ یہ نوان لڑکا تھا اس کے بچپن میں سے  
 اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع شروع سلطنت افریدون میں درمیان اس  
 جہان کے تشریف رکھتے تھے۔ کہا گیا ہے کہ افسریدون وہ شخص ہے جس کا  
 ذکر قرآن شریف میں بھی ہوا ہے یعنی ذوالقرنین کے نام سے جو مذکور ہے  
 اس سے مراد افسریدون ہے۔ جب افریدون بادشاہ ہوا تو اس نے بہت  
 نیک خصلت اور اچھی سیرت اختیار کی اور جو کچھ مال مفسوبہ لوگوں کا ضخاک  
 کے وقت کا موجود تھا وہ اس کے مالکوں کو واپس کر دیا۔ افریدون کے  
 تین بیٹے تھے۔ اپنی زندگی ہی میں اس نے تین حصہ سلطنت کے کر دئے تھے  
 اس کے نام پر چنانچہ ایک لڑکے کو جس کا نام ایرج تھا اس کو عراق فارس  
 ہندوستان اور عرب دیا اور اس کو صاحب تاج اور تخت نشین بنا کر  
 اس کے دونو بھائیوں پر حاکم مقرر کیا۔ دوسرا لڑکا جو شترم تھا اس کو  
 روم۔ مصر۔ اور دیار مغرب مرحمت کئے۔ تیسرا جس کا نام طوح تھا  
 اس کو ملک چین اور ترکستان اور تمام مشرق دے دیا۔ جبکہ افریدون  
 مر گیا تب طوح اور شترم دونو بھائی ایرج پر چڑھ آئے اور اس کو  
 یکوہ کر قتل کر ڈالا اور جتنے شہر اس کے تحت حکم تھے وہ سب آپس میں  
 تقسیم کر لے اور آپ بادشاہت کرنے لگے۔ بعد ازاں یون ہو کہ منوہر  
 جو ایرج کا بیٹا تھا وہ اپنے دونو چچاؤں سے سبب اپنے باپ کے مقول



## بیان طبقہ اول فیشد اذیہ کا

۱۰۲ ہونیکے بہت رنجیدہ تھا بارادہ قصاص ترکستان کو گیا اور طوج اور شرم دونو اپنے چچا دن کو پکڑ کر قتل کیا اور اپنے باپ کے ملک میں سلطنت کرنے لگا۔  
 — فراسیاب جو کہ بیاطوج ابن فرید دن کا تھا اسنے بھی لشکر جمع کر کے  
 منوچہر بن ایرج کو جاگیر اچانچہ وہ طبرستان میں محصور ہوا — بعد ازان دونوں  
 صلح ہو گئی اور یہ بات قرار پائی کہ نہر بلخ باری اور تہاری درمیان حد ہے  
 نہ تو تم اسکے آگے بہرڈ اور نہ کہی ہسم تہاری طرف اس حد سے تجاوز کریں۔  
 اس منوچہر کے ہی دقین حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں تشریف رکھتے  
 تھے اور وہ فرعون مصر جسی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معاملہ پڑا تھا یعنی دید  
 بن الرہان وہ ایک حکم باج گذار اور مطیع تھا منوچہر کے طرف سے — بعد وفات  
 پانے منوچہر کے افراسیاب سلطنت فارس پر مستقل بادشاہ تمام بلاد کا ہو گیا  
 اس بادشاہ نے بہت فساد برپا کیا اور اکثر بلاد ویران کر ڈالے تھے اسلئے  
 رعیت اسے بہت دل برداشتہ ہو رہی تھی کہ یکا یک ذو بن طہاسپ جو کہ  
 اولاد منوچہر سے تھا ظاہر ہوا تمام خلق نے اسے درخواست سلطنت کرنے کی  
 چانچہ وہ مملکت فارس پر بادشاہت کرنے لگا اور فراسیاب بلاد ترکستان میں  
 رہنے لگا مگر لڑائیں ہی اون دونوں میں بہت سی ہوئیں — یہ بادشاہ بہت  
 نیک سیرت تھا جو شہر فرسیاب نے ویران اور تباہ کر ڈالا تھا وہ پھر کر اسنے  
 بسایا اور ہر ایک مکان جو اسکا ڈایا ہوا تھا وہ اسنے پھر کر طیار کیا — اور  
 ایک نہر واسطے فواید عوام کے اسمی الزاب نکال کر لایا — اور درمیان  
 اوس نہر کے ایک شہر بسایا — اس ذو کے ایک وزیر اسمی کرشامف  
 جو اولاد طوج ابن فرید دن سے تھا بموجب مقولہ لوگون کے یہ معلوم ہوا  
 کہ وہ بھی اس سلطنت میں شامل تھا یعنی دونو ملکہ بادشاہت کرتے تھے یہاں تک

## طبقہ دوسرا کئانیہ کا

۱۰۳

یہا تک طبقہ فیشد ادیہ کا بیان پورا ہو چکا

## ذکر بر طبقہ ثمانیہ کیسائنیہ کا

واضح ہو کہ بعد مرنے بادشاہ کرشاسف کے — کیقباد بن زرو بجائے اپنے باپ کے تخت نشین ہوا اس شخص نے بھی اپنے باپ ہی کے طور پر شہر و ان کی تعمیر اور بسانے میں کوشش کی اور اس کے مرنے کے بعد کیکاؤس بن کینہ بن کیقباد کو تخت نشین ہوا اس بادشاہ نے تمام اپنے دشمن چُن چُن کر مارے اور بہت سردار بلوا کر مار ڈالے یہ بادشاہ بہت سخت مزاج اور تشدخت تھا — بعد ازان خدا تعالیٰ نے ایک بچہ خوبصورت اور حسین اوس کو عنایت فرمایا اوس کا نام سیادش رکھا اس لڑکے کو بادشاہ بہت پیار کرتا تھا جبکہ وہ لڑکا بڑا ہوا اور کچھ ہوش سنبھالا اوس وقت بادشاہ نے رستم پہلوان کو واسطے تعلیم شجاعت اور مردانگی کے یہ لڑکا سپرد کیا — یہ رستم اس بادشاہ کی طرف سے سجستان کا ایک صوبہ تھا — رستم پہلوان نے اوس لڑکے کو خوب تربیت کی اور نہایت ادب اور عقلمندی سکھائی جسبہ وہ اپنے فن میں کامل ہو گیا تب اوس کے باپ کے پاس رستم مذکور لیکر حاضر ہوا بادشاہ اوس لڑکے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ارشاد کیا کہ بیٹا تمام سلطنت اور امورات شہنشاہی تمہارے سپرد ہیں مگر تقدیر برگشتہ نے یہ کہیل دکھلایا کہ اوس لڑکے پر ایک عورت بادشاہ کی بیویوں میں جو سوتیلی ماں سیادش کی تھی بسبب خوبصورتی اوس لڑکے کے — جو کہ خود بھی سب عورتوں میں حسین و مد پارہ تھی عاشق ہو گئی — ایک مدت تک یہ راز ظاہر نہ ہوا کیونکہ اشتیاق ایک جانب سے تھا — مگر بموجب

## طبقہ دوسرا کینائیہ کا

شہنشاہ آدمی کا دشمن آدمی ہوتا ہی عورتوں کے سکھانے اور بہکانے سے  
 اسکی طبیعت کو یہی ایک نوع کا تعلق اس عورت سے پیدا ہو گیا۔ اور وہ  
 قحبہ تو اس کے عشق میں پہلی ہوئی تھی دفعۃً وہ راز طشت از بام افتادہ ہو گیا  
 رفتہ رفتہ یہ خبر لیکھا دس کو یہی پہنچی۔ بادشاہ کو کمال رنج ہوا۔ مگر ارشاد  
 کیا کہ سیادش محل مشاہی میں نہ جایا کرے اور اس جو رد کو بعد سزا دینے کے  
 قید کیا۔ مگر بہت دنوں کے بعد بادشاہ نے اسکا جرم معاف کیا اور قید خانہ  
 سے مخلصی بخشی۔ لیکن وہ بدکار جب قید سے چھٹی پہر بھی اس حرکت بد سے  
 باز نہ آئی دفعۃً اس نے یہ کھل کھلائے کہ دو چار خوچی بلائے اور اس نے یہ کہا  
 کہ تم سیادش کے پاس جا کر یہ کہو کہ اگر تو مجھے عہد واثق اس بات کا کرے کہ میں  
 تجھے نکاح کروں گا تو میں تیرے باپ کو ابھی مار ڈالتی ہوں۔ خواجہ سر اس نے  
 یہ حال سنہ بادشاہ لیکھا دس سے عرض کر دیا بعد سننے اس خبر کے بادشاہ نے  
 پہرا دس کو قید خانہ میں بھیجا۔ اور سیادش کے گہر میں اور اس کے پاس جانے  
 کی بالکل بند ہی تھی اس حادثہ اتفاقیہ سے سیادش تنگ آ گیا جانتا تھا کہ اسکا  
 سے کوئی بہانہ کر کے کہیں کو ٹل جائے چنانچہ وہ بات بن پڑی کیونکہ سیادش  
 نے رستم پیلوان سے کہا کہ تم میرے والد ماجد سے اسباب میں سفارش کرو کہ بادشاہ  
 مجھ کو واسطے مقابلہ فراسیاب بادشاہ ترکستان کے روانہ فرمائیں۔ بعد عرض  
 رستم کے۔ بادشاہ فوراً منظور کر لیا اور سیادش کے ہمراہ لشکر متین فرما کر  
 حکم دیا کہ فراسیاب بادشاہ ترکستان سے لڑنے کی واسطے جائے۔ جا سیادش  
 میدان جنگ میں پہنچا اور اسکا سے دونوں میں صلح ہو گئی سیادش نے اس امر کی اطلاع  
 اپنے باپ کو کر بھی بادشاہ نے فرمایا کہ مجھ کو صلح منظور نہیں اسے لڑنا بہتر ہے  
 اور جس طرح بنے تلو جنگ کرنی چاہئے۔ سیادش نے یہ خیال کیا کہ بغیر اسباب

## طبقہ دوسرا کیا نیہ کا

کہ بغیر اسباب حرب فراسیاب سے ٹرنا ممکن نہیں — اور باپس کے پاس  
 یہی مراجعت نہیں کر سکتا۔ اسے بہتر یہی ہے کہ فراسیاب سے جا ملے چاہے  
 ایسا ہی کیا کہ جب سیاوش فراسیاب کے پاس گیا اوسنے سیاوش کی بہت  
 غرت اور تکریم کی اور اپنی بیٹی سے اوسکا نکاح بھی کر دیا مگر بعد ایک مدت  
 اولاد افراسیاب نے اپنے باپ کو اوسکے مار ڈالنے پر برا بھلا کیا اور بیان  
 کیا کہ جہان پناہ انجام اسکا بڑا سلوم ہوتا ہے۔ افراسیاب نے فوراً سیاوش  
 کو قتل کیا اور اپنی دختر نیک اختر کو بھی چاہتا تھا کہ قتل کرے لیکن پر محبت  
 پدری نے جوش مارا اوسکی جان بخشی کی وہ لڑکی چونکہ سیاوش سے حاملہ  
 ہو گئی تھی بعد انقضا سے ایام حمل کے ایک لڑکا خوبصورت جنی اس پر ارادت  
 کی خبر جبکہ کیکا وس والد سیاوش کو پہنچی اوسنے بچہ دسٹے اس پر ارادت  
 کے اوس اپنی جوڑو کو کہ جسکے باعث یہ تفرقہ اندازی ہوئی اور ماجرہ گذرا  
 قتل کیا اور چند جاسوس سودا گردن کے ہمیں مین فراسیاب کے ملک کو  
 روانہ فرما کر یہ حکم دیا کہ سیاوش کے بیٹے اور اوسکی جوڑو کو جسطرح  
 بنے چرا لاؤ چنانچہ اون جو اسیس کیکا وس نے اون دونوں کو دربار کیکا وس  
 میں لا حاضر کیا یہ لڑکا جو سیاوش کا بیٹا تھا اوسکا نام کخیسہ رکھا گیا کیکا وس  
 نے اپنا تمام ملک اس لڑکے یعنی اپنے پوتے کخیسہ کے نام لکھ کر حلت  
 فرمائی اوسکی جائے کخیسہ و تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا یہ بادشاہ  
 اپنے وقت میں بہت ذی اقتدار اور طاقت و رہا — مگر جوش محبت  
 سپری نے فراسیاب والی ترکستان پر جو حقیقت میں اسکا نانا تھا  
 واسطے لینے انتقام اپنے باپاؤش کے چڑائی کر دئی اور چند جنگ پی ہم  
 ہوئی آخر الام کخیسہ و غالب آیا افراسیاب اور اوسکی تمام اولاد کو قتل کیا

## طبقہ دوسرا کیا نیہ کا

۱۰۶ اور انکے تمام مشہر اور خزانہ عامہ سب لوٹ لئے جب یہہ انتقام پا چکا اور اپنے باپ کا خون لیکر اپنی طبیعت ٹھنڈی کر چکا اور سوت کچھرو نے فقیری اختیار کی اور دنیا سے یک قلم دست بردار ہو کر ریاست سے دست کشی کی مگر جبکہ ارکان دولت نے اصرار کر کے عرض کی کہ اگر حضور کے مزاج مقدس میں ترک دنیا منظور ہو تو جہان سپاہ اپنی طرف سے کسی اور کو تخت سلطنت پر مقرر فرما دیں۔ اسوقت ہراسپ حاضر تھا یہہ شخص کچھرو کے نوکر و زمین سے نبھا اور سکودھیت فرما کر بادشاہ گم ہو گیا کل سلطنت کچھرو نے ساٹھ برس کی تھی بعد ازاں ہراسپ بیجا لیکا دس کا بادشاہ

ہوا اسنے تخت مرصع جوا بر پر بیٹھا شروع کیا اور اسی کی واسطے فرہسان کی زمین میں شہر بلخ جبین وہ واسطے لڑائی ترکون کے رہتا تھا بنایا گیا ہے۔ اور اسی بادشاہ کے زمانہ میں بخت نصر تھا کہتے ہیں کہ ہراسپ کی طرف سے بخت نصر ایک عامل عراق۔ اور ابوہواز اور روم کے دجلہ کے غریبی کنارے کا تھا۔ جبکہ بخت نصر دمشق میں آیا سنے اوسکی اطاعت منظور کی اور نبی اسرائیل ہی اوس سے بنے نہ تھے لیکن ایک مدت کے بعد سب نبی اسرائیل اوس سے منحرف ہو کر بنے ہو گئے یہہ بات اوسکو ناگوار گذری چنانچہ سنے بخت نصر بیت المقدس پر چڑھ آیا اور تمام نبی اسرائیل کو مسخ اور نکلے اولاد کے گرفتار کیا اور بیت المقدس کو اجاڑ کر ویران کر دیا جو یہودی اوس زمانہ میں بچ گیا تھا وہ فرعون کے پاس درمیان ملک مصر کے خواہان امن ہو کر جا رہا لیکن بخت نصر وہاں بھی اوندکا تعاقب کیا۔ اولاً تو فرعون مصر کو یہہ لکھہ بھیجا کہ یہہ لوگ جو مصر میں بہاگ کر آ رہے ہیں حقیقت میں میرے غلام ہیں بہاگ کر چلی آئے ہیں مناسب یہہ ہو کہ انکو میرے پاس روانہ کیجئے فرعون

## طبقہ دوسرا کیا نہ کا

فرعون مصر نے جواب میں کہا کہ یہ لوگ غلام نہیں ہیں بالکل آزاد ہیں اور میں انکو ۱۰۷  
 ہرگز تیرے سپرد نہ کر دوں گا یہ جواب شکر محبت نصر کی کا فون طبیعت میں نش  
 غضب شعلہ زن ہوئی باز نہ سکا بطور یلغار مصر پر چڑھ گیا وہاں پہنچ کر مصر  
 کے بادشاہ کو مدد اور باشندگان اوس شہر کے قتل کیا اور بہت سے آدمی  
 قید کر لئے بعد ازاں مغرب کی طرف کو تمام بلاد کو اجاڑ تا خراب ویران کرتا  
 لوگوں کو قید کرتا ہوا چلا گیا۔ یہ وہاں سے فلسطین — اور اردن کو محبت  
 کی ان شہر و زمین ہی آکر ایسا ہی فتور برپا کیا کہ تمام باشندگان اوس شہر و کو  
 مار ڈالا اور کچھ گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گیا اوس لوگوں میں جو یہاں سے گرفتار  
 تھے حضرت دانیال نبی اور چند شخص اولاد انبیاء علیہم السلام کے بھی گرفتار  
 آئے اب درمیان مورخین کے یہ اختلاف ہے کہ بخت نصر بادشاہ متقل تھا  
 یا مملکت فارس کی طرف سے نائب تھا۔ اصل اور صحیح قول یہی ہے کہ وہ  
 ہراسفندہ کور کا ایک نائب تھا جسکو امورات ہمارے جنگ کا اور کشور  
 کشائی کا عہدہ مفوض تھا۔ بعد ان فتور اور جنگ کے درمیان زمانہ  
 سعد ابن عدنان کے عرب سے لڑا۔ لیکن جبکہ سب قبائل عرب اوسکی بخت  
 میں آکر حاضر ہوئے اور سب نے ہمدرد چشم اوسکی اطاعت منظور کی تب بخت  
 نصر نے اوسے بہت سلوک کیا اور اوسکے واسطے رہنے کے ایک مقام سہمی  
 انبار بنایا یہ شخص اپنی تمام زندگی میں ایسے ایسے معاملہ کرتا رہا۔ یہ سب  
 کچھ جو بخت نصر کے ہاتھ سے ہوا حقیقت میں یہ تبصر اوس خواب کی تھی  
 جو بخت نصر نے دیکھا تھا۔ یہودیوں نے بھی اپنی کتاب میں اس خواب کو  
 بیان کیا ہے اور مورخین مسلمانوں کے بھی بیان کرتے ہیں کہ بخت نصر نے خواب  
 میں ایک بت ایسا دیکھا کہ اوس کا سر سوئی اور سینہ اور دونو ہاتھ اوسکے

## طبقہ دوسرا کیا نیہ کا

۱۰۸ کہنوں نگ چاندی کے — اور پیٹ اوسکا اور رانین اوسکی تانبے کی تہن  
 — مگر دونوں تہن اور دونوں پیر اوسکے لوہے کے تہے — اور پیردن کی انگلیاں  
 بستر سے تہن کو کوئی لوہے کی اور کوئی ٹہیکہ کی — پیر دفعہ ایک پتھر پھاڑ  
 پر سے آپ ہی آپ اوس مبت پر آپڑا اوسنے تمام تانبے اور لوہے وغیرہ کو  
 پکنا چور کر دیا پیر وہ سب ایک بخار بکر ہوا میں اور نے لگا اور وہ پتھر جو اوس  
 بت کے سر پر آپڑا تھا ایک ایسا بڑا پھاڑ انگلیاں کہ تمام زمین اوسنے ڈھانپ  
 لی — جب صبح ہوئی ٹخت نصر نے پتھر بہہ خیال کیا کہ اگر نیے اپنا خواب بیان  
 کیا اور جب اوسکی تعبیر کسی نے بیان کی تو کچھ نہیں میں اوسکے تعبیر کی بیان کرنے  
 سے خوش ہو کر یقین کر دنگا جو میرا خواب بھی بتلا دے — چنانچہ سب علماء  
 اور جادوگر اور کاہن لوگوں کو جمع کر کے یہ سوال کیا کہ میرا خواب بیان کرو  
 جو میں نے آجکی شب دیکھا ہے تمام لوگ عاجز آ گئے کسی نے خواب نہ بتلایا  
 — تب اوسنے حضرت دانیال علیہ السلام سے سوال کیا اور پوچھا کہ حضرت  
 آپ میرا خواب بیان کیجئے حضرت دانیال ؑ نے بیضا اوسکا خواب جو اوسنے  
 دیکھا تھا بے کم و کاست کے سب بیان کر دیا — اور تعبیر اوسکی یہ بیان کی  
 کہ اوس بت کا سر جو تہا وہ تیرا ملک ہے تو سب بادشاہوں میں ہنزلہ اوس  
 بت کے سر کے ہے جو سونے کا بنا ہوا تھا — پیر تیرے بعد جو بادشاہ ہوگا  
 وہ تجھے کم ہوگا جیسا کہ چاندی سونے سے کم ہوتا ہے قدر میں اسی طرح سے  
 پچھلا جو بادشاہ ہوتا جو دے گا اگلے سے کم ہوگا جیسا کہ تانا چاندی سے کم  
 ہے — اور لوہا تانبے سے بھی کم ہے — اور وہ انگلیاں جن میں سے کوئی  
 لوہے اور کوئی ٹہیکہ کی تھی اوسکی تعبیر یہ ہے کہ آخر زمانہ میں سلطان مختلف  
 اور مختلط ہو جائیگی کوئی قوی ہوگا کوئی ضعیف بعد ازان خدا تعالیٰ ایک سلطنت

## طبقہ دوسرا کیا نیہ کا

۱۰۹ سلطنت ایسی قائم کر گیا کہ وہ قیام قیامت پر پارے گی یہ ہر تعبیر اس خواب کی جو بادشاہ نے دیکھا ہے۔ بخت نصیرہ تعبیر اور بیان حقیقت خواب کی سنتے ہی اوندھے مونہہ زمین پر گر کے حضرت دانیال علیہ السلام سجدہ کرنے لگا اور حکم دیا کہ اس شخص کو آج سے مقرب درگاہ سلطانی کا مقرر کیا اور خلعت اور انعام اسکو دینیے چاہیے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ بخت نصر نے کتنے مدت سلطنت کی ہے۔ ابو عیسیٰ عکبتا ہر بخت نصر نے ستاون برس ایک مہینے آٹھ دن بادشاہت کی ہے معنی لفظ بخت نصر کے (عطار دہوتا ہوا) میں یہ نام اس واسطے رکھا گیا تھا کہ علماء اور حکماء کا ہم جلس اور ہم بہت رہتا تھا اور محقق علمی میں سرگرم تھا۔ جب بخت نصر مر گیا تب اس کے بعد بیٹا اسکا اولاد بادشاہ ہوا مگر افسوس کہ ایک ہی برس اسکو سلطنت نصیب ہوئی بعد ازاں بلطشا حرنے جو بخت نصر کا یوتا تھا دو برس سلطنت کی۔ ایک روز اسنے محفل مشرب نوشی کی مقرر کر کے تمام اپنے اہل علم اور یاروں کو جو ایک نہر ار آدمی کے قریب تھے اس محفل میں بلا کر ضیافت کی اور سونے چاندی کے برتن بشمار اونکے مہانی کے واسطے جمع کئے تھے دفعۃً اس حالت خوشی میں کیا دیکھا کہ شمع کی لو پر کسی آدمی کا ہاتھ ہر وہ شخص دیوار پر کچھ لکھ رہا ہے۔ یہ حال دیکھ بلطشا صراحتاً حال متعیر ہو گیا اور بیہوش ہو کر اپنے ہاتھ پر زمین پر مارنے لگا۔ اسی اشارہ میں حضرت دانیال نبی صلا کو بلا کر اونے سب واردات بیان کی حضرت دانیال نبی صلا نے ارشاد کیا کہ جبکہ تونے سونے اور چاندی اور تانبے اور لوہے کی بزرگی کی اور حالانکہ دس تیری مدت نہیں کر سکتے اور خدا تعالیٰ کی تونے کچھ تعظیم نہ کی وہ خدا کے حکم سے



## طبقہ دوسرا کیا نیہ کا

۱۱۰۔ مین تیری جان ہو اور سب تیرے اموات پر وہ متصرف ہر تب اوسنے عالم غیب سے ایک ہاتھ بیجا جو دیوار پر یہ سطرین لکھ گیا جسکے منے یہ مین کہ سلطنت تیری ہو گئی گئی اور جاتی رہی اب یہ سلطنت اہل فارس کو ملی ہے — کہتے مین کہ اوسی رات کو بلطاشصر مارا گیا اس شخص کے اوپر دولت اور حکومت بخت نصر کی تمام ہو گئی اور او کے خاندانین سے بادشاہت اختتام کو پہنچی اب ہم پھر ہر سعت کی سلطنت کا حال کہتے مین واضح ہو کر جبکہ ہر سعت مر گیا اوسکے بعد کی نسبتا جو لوگ گمان کرتے مین کہ انک کذر مین زغہ ہو بادشاہ ہوا بروقت تخت نشینی شتابسعت کے زرا دشت صاحب کتاب مجوس ظاہر ہوا تھا ادا سے بادشاہ نے شہر قسا بسایا تھا — جبکہ زردشت نے اپنا ایک نیا مذہب نکال کر لوگوں کو گمراہ کرنا شروع کیا اسوقت اس بادشاہ کو اولاً تو انکار ہوا لیکن بعد کچھ عرصہ قلیل کے تصدیق اسکے دین کی کر کے وہ مذہب اسنے اختیار کیا — بعد ازان در میان شتابسعت اور خزر اسپ بادشاہ ترکستان کے سبب اسکے کہ شتابسعت نے زردشت کا مذہب اختیار کر لیا تھا چند ٹر مین بہاری واقع ہوئے لیکن آخر کار شتابسعت غالب آیا اور خزر اسپ بادشاہ ترکستان مغلوب ہو گیا — بعد ازان وقوع واقعات کے یہ ہو کر بادشاہ شتابسعت نے دنیا ترک کر کے گوشہ نشینی اختیار کی اور ایک پہاڑ مسمیٰ حمیدر مین بیٹھ رہا اوسجائے کتاب زردشت مذکور کی پڑا کیا کرتا تھا بعد چند روز کے مفقود انخر ہو گیا پھر اوسکا پتا نہ معلوم ہوا کہ کہاں گیا — اور اس بادشاہ مذکور کا جو ایک پیسہ بادشاہ قار مسمیٰ اسفندیار تھا وہ بھی اوسکی حالت حیات مین فوت ہو گیا تھا لیکن اوسنے ایک ٹر کا ارد شیر مین

## طبقہ دوسرا کیا نیہ کا

اردشیر بہن بن اسفندیار بن تبتاسف چھڑا تھا وہ ٹرکا بجائے اپنے دادا  
 کے تحت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا اس ٹرکے نیک بخت کا نصیب ایسا چمکا کہ  
 بہت اقتدار اور شان اسنے پیدا کی حتیٰ کہ شاہ ہفت اقلیم کیلایا  
 ابلی عیسے کہتا ہے کہ اسی اردشیر بہن کا نام زبان  
 عبرانی میں کورش ہے جسے بیت المقدس کی پہر تعمیر کروا کے اور تمام نبی اسرائیل  
 کو پہراؤنکے وطن میں بسایا۔ مگر کوئی دلیل قوی اس امر پر کہ کورش مذکور  
 اردشیر بہن ہے سوا کتاب اشعیا نبی کے اور کوئی نہیں —  
 کیونکہ وہ نبی درمیان اپنی کتاب کے بامیسون فصل میں حکایتاً جانب خدا  
 سے کہتا ہے میں کہتا ہوں کورش چر دا ہے کو جو پورا کر لگا میرے دوستوں کو  
 اور پہر کر تعمیر اور شلیم کی اور سیکل کی تزمین کر کے آراستہ کر لگا۔ ایسا کچھ  
 کہا ہے خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح کورش کے حقیق کہ وہ شخص ہی جو اپنے  
 دینے ہاتھ میں خستیار کر لگا تاہم بیر خلق اللہ کی اور جلیکین کی سب بادشاہوں کی  
 گردنیں سامنے اوسکے کہول دے گئے ہننے دروازہ ملکون کے سامنے اوسکے  
 پہر کوئی نہ نہیں کر سکتا۔ اور چلوں گا میں آگے اوسکے اور آسان کر دوں گا  
 آگے اوسکے وہ راہیں جو بہت سخت اور مشکل گذار ہیں اور اگر دروازہ  
 تانے کے اوسکے سامنے ہونگے تو اود کو بھی توڑ دوں گا۔ اور نتمین طلعات  
 کی اوسکے حوالہ کر دوں گا۔ پس یہہ جمیع صفات اس زمانہ میں کسی کے دینا  
 نہ پائی جاتی تھیں مگر اردشیر میں یہہ سب صفات مذکورہ صحیفہ اشعیا نبیؑ  
 کے اوسمیں پائے گئے اسے معلوم دستن ہوا کہ اردشیر بہن ہی کورش تھا  
 — یہہ بادشاہ بہت نجات کرتا تھا اور خلعت اچھی رکھتا تھا۔ اوسنے  
 اپنے نامحبات وغیرہ پر جو دستخط کئے ہیں اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے

## طبقہ دوسرا کیا نیہ کا

۱۱۲ کہ یہ شخص یہ نیک بخت اور مرد مسکین تھا وہ دستخط یہ بن (نبدہ اللہ کا)  
 (خادم اللہ کا) (نگامیان تمہارے کام کا) — بعد ازان شہر روستہ  
 ایک لاکھ جوان تنومند اور بہادران میدان جنگ لیکر چڑھا اور بڑی دہوم  
 سے اس مقام پر لڑائی ہوئی — ہمیشہ یہی طور اس کا رہا یہاں تک کہ پیغام  
 اجل آپہنچا اور ملک بقا کو جیل دیا — منہ بہمن کے عربی بن نیک نیت بن  
 — اس بن نے اپنی دختر نیک اختر کو چونکہ اپنے نکاح میں لاکر موجب  
 مذہب مجوس کے عقد کر لیا تھا اور وہ لڑکی سماءہ خانی اپنے باپ سے  
 حاملہ ہو گئی تھی اسلئے اوسنے قبل اسکے مرنے کے یہ کہا تھا کہ جو بچہ میرے  
 پیدا ہوا اسکے سر پر تاج شاہی آراستہ کیا جائے اور دوسرے بیٹے  
 کو نیسے ساسان ابن بہمن کو سلطنت نہونے پائی بہمن نے منظور کیا اور  
 بردقت رحلت کے اپنے ارکاؤدلت کو یہ وصیت کی کہ جو لڑکا اسکے  
 پیدا ہو وہ بادشاہ ملک کا رہے چنانچہ بعد مرنے بہمن کے اوسکی زوجہ  
 حقیقت میں بیٹی تھی یعنی خانی نبات خود نبدست اور انتظام ملک کا وقت  
 تولد دارا کے جو اوس سے پیدا ہوا کرتے رہی — ساسان ابن بہمن پر  
 یہ امر بہت گراں گذرا اوسنے لباس فقیری کا بدن پر سجا کر ایک یوربرنگ  
 واسطے معیشت کے لیکر ایک پہاڑ مسمی اصطخر میں رہنا شروع کیا —  
 اسی ساسان کی اولاد بادشاہان ساسان کہلاتے ہیں اور یہی شخص ابوالاکا  
 ہے — بعد ازان سماءہ خانی کے ایک بیٹا جو ایک رشتہ سے اوسکا بیٹا  
 اور ایک رشتہ سے اوسکا بیٹا تھا پیدا ہوا اوسکا نام دارا کہا گیا —  
 بردقت باغ ہونے اور جوان ہو جانے اس لڑکے کے تمام ملک اوسکو  
 خانی سپرد کر کے پردہ نشین ہو گئیں — اور دارا مذکور تخت سلطنت پر بیٹھا

## بیان ہے سکندر ابن فیلیس کا

۱۱۳ بیٹا اور اپنی شجاعت اور نیک طور اور ضبط ملک بہت اچھے طور سے کرنا شروع کیا اس بادشاہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا اس کا نام بھی اوسنے اپنے ہی نام پر دارا کہا چنانچہ بعد وفات دارا کے دارا ابن ایشا ہوا یہ بادشاہ بہت کینہ کش اور ظالم اور بے مروت شخص تھا جب یہاں خلق اللہ نے اسکا دیکھا تمام عوام و خواص یکدفعہ ہی دل برداشتہ ہو کر اس بادشاہ سے متنفر ہو گئے اسے بادشاہ کے زمانہ میں سکندر ابن فیلیس ہی حکومت کرتا تھا اوسکو جب یہ حال معلوم ہوا کہ دارا سے تمام اوسکے ارکان دولت اور امیر و امرا اور خواص و عوام بسبب اوسکے ظلم اور بد خلقی کے دل برداشتہ ہو رہے ہیں — یکمرتہ سکندر مذکور سپاہ اپنی لیکر دارا پر جا چڑھا چنانچہ جانبین سے مقابلہ ہوا جیسا کہ بہت یاروں دارا کے نے ذکر کیا ہے کہ اونہیں لوگوں نے سکندر کو ہکا کر دارا پر چڑھائی کر دی تھی اور جانبین سے لڑائی ہوتی رہی آخر لامدارا کے رتھائے جانی اوسکا کام تمام کیا اور سر اوسکا کاٹ کر سکندر کے پاس لا حاضر کیا سکندر نے اون تمام قاتلین کو جو لوگ دارا کا سر کاٹ لائے تھے بجائے انعام شیرین کی شربت مرگ چکایا بعد ازاں تمام ملک سکندر کا ہو گیا

## بیان ہی سکندر ابن فیلیس کا

واضح ہو کہ باب سکندر کا مسمی فیلیس ایک بادشاہ ہاں یونان سے تھا یونان میں کئی ملک تھیں ہر ایک ملک کا ایک بادشاہ تھا بروقت تخت نشین اسکندر کے تمام ملک صاف ہو گیا یعنی سکندر نے تمام بادشاہوں سے لڑائی کی اور سلطنت بالاستقلال اپنی کر لی اور سبکا ملک چین یا بعد ازاں

## بیان ہی سکندر ابن فلپس کا

۱۱۴ بادشاہ فارس سے سکندر آکر لڑا اور اسکو قتل کر کے ہندوستان میں گیا اور تمام اطراف چین پر قابض اور متصرف ہو کر اسکندریہ کو جو ایک شہر سکندر کا بسایا ہوا تھا مراجعت کی۔ اور اوجہ السوادین جا کر فوت ہوا بعض کہتے ہیں کہ شہر دزمین مر گیا تھا بہر تقدیر عراوہ کی چتیس برسکی تھی جبکہ وہ مر گیا تب ایک سونے کے تابوت میں اسکا جنازہ رکھ کر اسکی ما کے پاس بچا دیا۔ کئی تیرہ برس اس بادشاہ ذیشان نے سلطنت کی ہے اسکے مرنے کے بعد سلطنت روم کی جو متفرق اور الگ الگ تھی سب مجتمع ہو گئی۔ اور فارس کی سلطنت متفرق ہو گئی جو کہ اولاً مجتمع تھی اب اس میں اختلاف ہے کہ سکندر خاق کی بیماری سے فوت ہوا یا اسکو زہر دیا گیا تھا۔ اسی سکندر کے زمانہ میں ارسطو طالیس حکیم جبکا وہ شاگرد تھا موجود تھا۔ اور اسی شاہ کا ارسطو حکیم شیر و تیر تھا جس نے بدقت قتل کرنے والیاں فارس کے سکندر کو یہ مشورت دی تھی کہ ان لوگوں کے مار ڈالنے سے کچھ حاصل نہ ہو گا بلکہ مناسب یوں ہے کہ اس سلطنت کے کئی حصہ کر کے چند متولی مقرر کر دیجے ایک دوسرے سے آپ بغض و کینہ رکھنے لگیں اور ہمیشہ آپس میں جوتا پیرا رہیں۔ اور کبھی اتفاق نہ ہو گا بار مطلب نکل آدیا چنانچہ اسکندر نے منظور کر لیا اور جو امیر کبیر اس ریاست میں تھے ان پر سلطنت تقسیم کر دی۔  
 واضح ہو کہ فارس کے بادشاہ اکثر یونان پر تاخت لاکر اون لوگوں کو تباہ اور زیر کیا کرتے تھے یہ امر سکندر کو ناگوار معلوم ہوا چنانچہ اسلئے اسنے فارس پر چڑائی کی تھی بدقت فتح کے جا رہا تھا کہ امراء عظام فارس کو نیت دنا بدکردارے ارسطو نے یہ مصلحت دی کہ اس سلطنت کی تفریق کر دیجے جبکہ آپس میں اختلاف ہو گا اور اتفاق نہ ہو گا تب کبھی یونان کا ارادہ مکرین گے یہی اسکا مطلب تھا فقط ۱۲

## بیان ہی سکندر ابن قلیس کا

۱۱۵ انہیں لوگوں کو ملک طوعاً و کفراً دیتے تھے ہن مورخین بیان کرتے ہیں کہ سکندر کا رنگ  
 بہورا اور آنکھ کیری تھی۔ قبل اسکے بادشاہ ہونیکے یونان میں کئی سلطنتیں  
 جب یہ بادشاہ ہوا اسنے اولاد انہیں پر مٹانے صاف کر کے ایک سلطنت  
 اپنی مقرر کی اور سکومارڈ والا بعد ازاں ملک روم کو بھی زیر حکم کر کے شامل  
 سلطنت کر لیا جیسا کہ اولایان ہو چکا۔ جبکہ تمام مالک مغربیہ پرسلط  
 ہو چکا اسوقت اسنے اسکندریہ بنایا اور مالک شرقیہ لینے کا ارادہ کیا  
 اور اسی زمانہ میں دار اسے لڑائی ہوئی۔ بھنے یہ کہتے ہیں کہ شرق  
 کی جانب سے شمال طرف کو اسنے جا کے ایک دیوار یا جوج کی روکے  
 کے واسطے بنائی۔ مگر صحیح یہ ہے کہ سکندر نے ہن بنائی واقع میں یہ دیوار  
 اس شخص کی بنائی ہوئی ہے جسکا نام قران شریفین ذوالقرنین ہے اور  
 وہ ایک بادشاہ پُرانا ہے جو حضرت جلیل ۴ کے وقت میں سلطنت کرتا تھا  
 اب اس میں اختلاف ہے کہ ذوالقرنین کون شخص تھا بھنے کہتے ہیں کہ ذوالقرنین  
 سے مراد بادشاہ فریدون ہے۔ بھنے کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ اور کوئی بادشاہ  
 ذوالقرنین تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص بانی دیوار کو سکندر رومی  
 سمجھا ہے وہ بیشک غلطی میں ہے اور وہ جو عوام اناس میں ذوالقرنین  
 سکندر کا نام مشہور کیا ہے وہ بھی سراسر غلط ہے کیونکہ لفظ ذوالقرنین  
 اور ذوالقرنین یہ لقب عربی ہے مثل القاب ملوک میں کے جیسا کہ ذوالقرنین  
 — ذوالکلاع — ذوالریش — ذوالشتر — ذوالقرنین اصعب  
 ابن الریش — اس ریش کا نام حارث ابن خوی سعد بن عادی بن طاط  
 — بن سبا ہی — بھنے کہتے ہیں کہ ذوالقرنین سے مراد یہی صعب مذکور ہے  
 یہ وہ شخص ہے جسکو خدا تعالیٰ نے بڑی ثروت اور شان شوکت عنایت

## بیان ہی ملوک طوائف کا

۱۱۶ کی تھی اسنے یا جوج ماجوج کی دیوار بنائی ہی — چنانچہ ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ حضرت عباس رضی سے لوگوں نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ذوالقرنین جو قرآن میں مذکور ہے اسے کون شخص مراد ہے اوہوں نے فرمایا کہ ہر ایک شخص بادشاہ تھا قوم حیر سے یہ دلیل ہمارے قول کو تقویت بخشتی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ شخص صوبہ مذکور ہے کیونکہ یہی بڑا بادشاہ ذیشان قوم حیر سے گذرا ہے — بعد میں بادشاہ سکندر کے اسکے بیٹے کو تمام ایمان مملکت نے کہا کہ آپ تخت سلطنت پر تشریف رکھئے اور بادشاہت کیجئے اسنے کہا مجھ کو بادشاہت بہت نہیں چاہتی چنانچہ وہ لڑکا فقیر ہو گیا اور بادشاہت سے بالکل دست بردار ہوا اسنے اسکی سلطنت منقسم ہو گئی درمیان ملوک طوائف اور ملوک یونان کے چنانچہ ہم آگے لکھ ذکر درمیان فصل تیسری کے بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ

## بیان ہی ملوک طوائف کا

پوشیدہ ہے کہ جبکہ بادشاہ سکندر ملک فارس پر غالب ہو گیا اور دمان کے باشندوں میں سے اماراء اور وزراء — اور جمیع مردمان خاندان شاہی کو گرفتار کر چکا اور سوت اسنے چند آدمیوں کو اس گروہ مقیدین میں سے قتل کر کے چاہتا تھا کہ سب کو حکم قتل کا دے لیکن حکیم ارسطاطلیس اس حرکت لایعنیے مانع آیا اور عرض کی کہ خداوند نعمت ایسی تدبیر کچھ جسمیں اپنا مطلب پہنچل آوے اور یونانیوں کی گردن پر فارسیوں کا خون بھی نہ ہووے وہ اسے یہ ہے کہ جہاں سپاہ چند امراء عظام کو انہیں سے سلطنت مرحمت فرما دیں اور امورات شاہی میں کمی آدمی شریک کر دیں کیونکہ جسوقت کئی بادشاہوں کے

## طبقہ تیسرا اشکانیہ

۱۱۷ بادشاہوں کی بیشک انہیں اسپین اختلاف پڑیگا پہر ایک کو دوسرا آپ قتل کر گئے اور پھوٹ پڑی رہی کہی اتفاق انہیں نہ ہوگا آپ سے آپ خراب ویران ہو جائے گے اور یونانیوں کا کسم پاسطرح سے انگا خون پی نہ ہوگا۔ اسکندر کو پہر اسے بہت پسند آئی چنانچہ اوسنے بیش آدمی منتخب کر کے فارس کے بادشاہ مقرر کر دیئے انہیں لوگوں کو ملوک طوائف کہتے ہیں۔ چنانچہ اسی صورت سے فارس کی سلطنت پانسو بارہ برس تک متفرق رہی اور وہ لوگ ملوک طوائف کی سلطنت کرتے رہے۔ بعد اس عرصہ مذکور کے اردشیر بن بابک جبکہ سلطنت فارس کا بادشاہ ہوا اوسنے تمام ملوک طوائف کو جو کہ قریب نو سو آدمی کے تھے سب جمع کیا اور ایک سلطنت مقرر کی۔ تواریخ میں ان بادشاہوں کے نام اور ان کی سلطنتوں کی مدتوں کا کچھ حال نہیں لکھا ہے کیونکہ یہ لوگ مثل چوٹے چوٹے ریسوں کے اطراف و اقطار فارس میں پہلے ہوئے تھے اور بعد اسکندر کے یونان کی بادشاہت کو بہت فروغ ہو گیا تھا چنانچہ یونان ہی کے بادشاہ کا اکثر جائے پر حکم تھا اسلئے مورخین نے بعد اسکندر کے ملوک طوائف کا حال بالکل ترک کر دیا ہے بلکہ یونان کا حال لکھتے ہیں لیکن جبکہ ملوک اشکانیہ کو درمیان ملوک طوائف کے ترقی اور فروغ ہوا تب ان کی تواریخ لکھی گئی تھی

بیان ہی تیسری طبقہ اشکانیہ کا

ابو عیسیٰ کہتا ہے کہ اول ہی اول اس طبقہ اشکانیہ میں بادشاہ اشکان بن اشکا جکو اشک بن اشکان بھی کہتے ہیں مشہور ہوا۔ اس بادشاہ کی ابتداء سلطنت دو سو چھپالیس برس کے بعد غلبہ سکندر کے ظہور میں آئی تھی۔ بعد اوس کے شاہ پور بن اشکان بادشاہ ہوا اوسنے ساٹھ برس سلطنت کی۔



## طبقہ تیسرا اشٹاینہ

۱۱۸ اس بادشاہ کے جلوس کو کچھ اوپر چالیس برس گزرے تھے جب حضرت عیسیٰ  
 پیدا ہوئے بعینہ سو سولہ برس غلبہ اسکندر کے سلطنت او سکی تمام ہو چکی تھی —  
 اور بعد اکیس برس کے بیرن اشٹانی بادشاہ ہوا — اور سن تین سو ستائیس  
 سکندری میں پہلے شخص فوت ہوا — او کے بعد جو ذرا اشٹانی اکیس برس تک  
 سلطنت کر کے تین سو چھاسٹھ سکندری میں راہ عدم کی طے کر گیا — بعد ازان  
برسر اشٹانی چالیس برس حکومت کرتا رہا جس روز پہلے شخص بادشاہ ہوتا  
 اسنے یہ حکم عام شنایا تھا کہ میں اوس شخص کی غرت اور توقیر کر دنگا جو میرے  
 حکم کی تعمیل جلد کرے گا یہ بھی سننے چار سو چھ سکندری میں فوت ہوا — بعد ازان  
برسر اشٹانی نے اکیس برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۴۲۵ سکندری میں  
 فوت ہوا یہ شخص جس روز تخت سلطنت پر بیٹھا اسنے خلق اللہ کو یہ حکم عام سنایا  
 کہ گناہ سے بچو اور برائی نہ کرو والا نہ تمہرے تقدیر جاری کی جاوے گی — بعد ازان  
 اردوان اشٹانی نے بارہ برس سلطنت کر کے سنہ ۴۳۷ سکندری میں بادیہ  
 پیائے عدم کی کنی — یہ خسرو اشٹانی چالیس برس سلطنت کرتا رہا اس شخص نے  
 تمام رعیت کو آتش پرست نہادیا اور حکم دیا کہ اس آگ کی پوجا تمام تاکید  
 کیجئے یہ بھی سنہ ۷۷۷ م تک اپنا زور دکھلا کر راہی ہوئے — جب وہ  
 مرجکات بلاش اشٹانی بادشاہ ہوا اسنے جو بیس برس سلطنت کی اور  
 سنہ ۵۰۰ سکندری میں وفات پائی — بعد ازان اردوان الاصغر  
 بادشاہ ہوا اسکے ایام حکومت میں ارد شیر بن بابک ظاہر ہوا جسنے تمام  
 اردوان کے لوگوں کو مع اس بادشاہ اردوان اصغر کے مار کر مانتہ صاف  
 کیا اور تمام ملوک طوائیف کی سلطنت گرفتار دنا بود کر کے ایک بڑی سلطنت  
 بڑائی چنانچہ سنہ ۵۱۲ میں اس اردوان مذکور کی سلطنت تمام ہو چکی تھی

## طبقہ چوتھا ساسانیہ

ہو چکی تھی اب اس میں اختلاف ہو کہ اس شخص نے کتنے سال حکومت کی بھئیے کہتے  
۱۱۹ میں گیارہ برس بھئیے تیرہ

بیان ہی طبقہ چہارم کا جو اکاسرہ ساسانیہ کہلاتی ہیں

پہلا بادشاہ اس طبقہ کا اردشیر بن بابک اولاد ساسان بن اردشیر بن  
مہسوق اندکر سے ہے جسکا حال اردشیر بہن کے حال میں ہم بیان کر چکے ہیں  
یہ ساسان وہ شخص ہے جسے گوشہ نشینی اور ریور چرانا اختیار کر لیا تھا  
جسکے اوسکے باپ نے حکومت اور سلطنت دارا کے نام جن ایام میں کہ وہ  
سماتہ غانی کے پیٹ ہی میں تھا مقرر کر دے تھے جیسا کہ اولایان آچکا ہے  
— واضح ہو کہ اردشیر بن بابک ایک شخص تھا لوگ طوائف میں کا جن ایام  
میں کہ اردوان بن کا دورہ تھا یعنی درمیان سنہ ۳۷۷ء ابتدا رنجت نصر کے  
پہر ایسا ہوا اس ساسانیہ شخص اون سب اردوان بن پر غالب آگیا اس وقت  
پانچو بارہ برس غلبہ اسکندر کو گذر چکے تھے اتنی ہی مدت لوگ طوائف نے  
سلطنت کی ہے اس اردشیر کے ظاہر ہونے اور ہجرت بنوی میں چار سو  
بائیس برس کا فاصلہ ہے اور اس سے قبل ستر برس کے بطلمیوس نے رصد  
نمای تھی اس عرصہ تک ممکن ہے کہ بطلمیوس زندہ رہا بلکہ ہو سکتا ہے کہ  
اوسنے اردشیر بن بابک کا زمانہ ہی دیکھا ہو کیونکہ وہ اس بادشاہ  
کے زمانہ سے کچھ بہت بعید نہ تھا — تمام اکاسرہ جسکا پچھلا بادشاہ  
یزدگرد کہلاتا ہے اولاد اردشیر نہ کو رہے ہو — جسکے اس بادشاہ کو مذہب  
ہوا اور سب اردوان بن پر غالب آگیا تب اسنے سبکو قتل کیا اور مذہب  
ملک کا خوب کیا یہ شخص بہت طویل الفکر اور عقلمند آدمی تھا چنانچہ اسنے

## طبقہ چوتھا سا سائینہ

۱۲۔ واسطے رہنمائی اپنے بیٹے شاپور اور اوسکی اولاد کے ایک دستور العمل تصنیف کیا تھا جس میں جمیع قوانین سیاست اور بندوبست اور انتظام اور احکام اور جملہ ملک شتانی کے لکھے تھے۔ مگر اسے چودہ برس دس مہینے سلطنت کی اور درمیان سنہ ۵۲۷ سکندری کے فوت ہوا۔ بعد ازاں اوسکے بیٹے شاپور ابن اردشیر نے اکتیس برس اور چھ مہینے سلطنت کی یہ لڑکا بہت خوبصورت اور استوار آدمی تھا اسی وقت میں مانی کا فرطاً ہر ہوا تھا جس نے دعوہ نبوت کا کیا تھا اور اوسکے بہت لوگ تابع ہی ہو گئے تھے جو لوگ اوسکے مذہب میں ہیں اوسکو مانوی کہتے ہیں۔ بعد گیارہ برس سلطنت کرنے کے سوا فوج قاہرہ ملک روم کی طرف چڑھائی کی چنانچہ شہر نصیبین فتح کیا اور بہت بلاد روم میں سیر کرتا ہوا پہرا اوسوقت میں روم کے باشندے بُت پرست تھے مگر یہ حال اوسکا قبل نصارائے ہونیکے تھا۔ اور چند شہر ملک شام کے بھی اسے فتح کئے ہیں جنکے باشندے دینِ عجمی بیدریغ کر کے رومیہ کو کوچ کر گیا تھا۔ بعد ازاں والی روم نے اس سے صلح کی اور اطاعت منظور کر لے اوسوقت میں بادشاہ رومیہ کا غرض ایتھوس تھا اسکا حال یونان کے بادشاہوں میں بیان کریں گے اس شاپور مذکور کو توجہ تامہ فلسفہ یونانیہ کے جمع کرنے کی اور ترجمہ کرنے کی درمیان فارسی کے تھی۔ اور کہتے ہیں کہ اسی کے زمانہ میں عود کا باجہ نکلا ہے یہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۵۶ سکندری کے فوت ہوا۔ اوسکے بعد ہرمین بیٹا شاپور کا جو بہت قوی اور پہلوان اور طویل القامت تھا ڈیرہ برس تک سلطنت کرتا رہا سبب شجاع اور دلاور ہونیکے اسکو پہلوان کہتے ہیں سنہ ۵۶۰ سکندری میں فوت ہوا۔ بعد ازاں اوسکے بیٹے ہرام بن ہرمز نے کل تین برس تین مہینے سلطنت کی یہ شخص بھاپنے باب ہی کی خلعت

## طبقہ چوتھا ساہینہ

۱۲۱ فصلت ۶ اور اطوار پر درمیان بند بست اور مہربانی کرنے حال رعایا پر چلتا رہا اور شروع سنہ ۵۶۴ ین وفات پائی۔ بعد اوسکے بہرام ابن بہرام اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسنے یہی شترہ برس سلطنت کر کے سنہ ۵۸۱ سکندری ین وفات پائی۔ بعد ازان اوسکے بیٹے بہرام ابن بھرام نے چار برس چار مہینے سلطنت کی یہ بھی عدل اور سیاست اور انتظام ین اپنے دادا کے جلیقہ رہا اور سنہ ۵۸۵ پانسو پچاسی ین بعد گذرنے سات مہینے اس سال کے وفات پائی۔ بعد ازان نرسی ابن بہرام ابن بہرام۔ بن ہر فر۔ بن شاپور۔ ابن اردشیر۔ بن بابک نو برس تک سلطنت کرتا رہا اور سنہ ۵۹۴ کے ساتوین مہینے اوسنے بھی وفات پائی۔ بعد ازان ہر فر ابن نرسی نے جو اوسکا بیٹا تھا نوے برس سلطنت کی اور سنہ ۶۰۳ کی ساتوین مہینے اوسنے بھی وفات پائی۔ جب ہر فر یہی مر گیا تب اوسوقت کوسی بیٹا اوسکے نہ تھا جو تخت کا وارث مگر ایک عورت اوسکی عورتو ینن حاملہ تھی ارکان دولت نے یہہ تجویز کی کہ وہ لڑکا جو اس عورت سے پیدا ہوا سکے سر کو تاج شاہی سے فرین کرنا چاہئے چنانچہ وہ عورت ایک بچہ جنی اوسکا نام شاپور رکھا گیا اوسکا نسب نامہ یہہ ہے شاپور۔ ابن ہر فر۔ بن نرسی۔ بن بہرام ثانی۔ بن بہرام۔ بن ہر فر۔ بن شاپور۔ بن اردشیر۔ بن بابک۔ جبکہ یہہ لڑکا جوان ہو گیا تب اس سے انا نرجاست اور شرافت کے طہر ہونے شروع ہوئے۔ چنانچہ ایک یہہ ذکر کرتے ہین کہ ایک روز اسنے شور و شغب جو لوگوں کا پل پر جو نہر ین پر واقع تہا سنا تب اسنے پوچھا یہہ کیا غل غبارا ہے خدام شاہی نے عرض کی کہ خداوند یہہ شور و غل ان لوگوں کا ہے جو پل پر سے گذرتے اور آتے ہین۔

۱۲۲ اس ٹرکے نے حکم دیا کہ برابر اس کے ایک اور پل طیار کر دانا چاہئے تاکہ ایک پل پر کو آیا کرین اور دوسرے پر کو جایا کرین چنانچہ وہ غلی پہر نہ ہوا۔ اس حکم کے ظاہر ہونے سے مردمان ساکنین اس شہر کو بہت تعجب ہوا کہ یہ ٹرکا بہت دانا اور عقلمند اُٹھا ہے۔ جن ایام میں کہ یہ حالت ضرور سن میں تھا عرب لوگ اس کے ملک پر بھی سمجھ کر تاخت لاکر چند بہیتوں کو اُجاڑ گئے تھے مگر جب اس نے ہوش سنبھالا اور باغ ہو گیا اس وقت جو ان تو مند اور دلاوران قوی ہو چکے تھے منتخب کر کے عرب کو گیا جسکو دہان پایا طمع تیغ بیدریغ کیا بعد ازاں شہر حسا اور قطیف پر جا کر دہان کے باشندوں کو قتل اور ہلاک کیا ہر چند کہ وہ لوگ فدیہ دیتے رہے مگر ہرگز قبول نہ کیا۔ بعد ازاں درمیان ایک قلعہ سمی مشرق کے جو کہ بحرین میں ایک قلعہ قبلہ نمیم کا ہے اوسین تمیم اور۔ بکرن دایل۔ اور عبد القیس کے قبیلوں کے آدمی رہتے ہیں اوسین پہنچ کر بشیر آدمی قتل کئے۔ بعد ازاں یمامہ میں جا کر دہان کے باشندوں کو بھی مار ڈالا۔ اور جس چشمہ پر پہنچا اوسکو بند کر دیا اور جو کو اعرب کا پایا اوسکو آٹھ دیا۔ پھر دیار بکر۔ اور دیار ریمہ پر مراجعت کر کے جو کہ درمیان مملکت فارس اور عرب کے واقع ہیں خوب خونریزی اور لوٹ کھسوٹ کی علیٰ ہذا القیاس تمام عرب کو لوٹا کھسوٹا پھر ایسا اسیر اسطے اسکو شاپور نذر کرتا ف کہتے ہیں۔ بعد ان واقعات مذکورہ بالا کے آدمیوں نے ٹرائی ہوئی اوسکو بھی قتل کیا اور بہت سے آدمی گرفتار کئے۔ لیکن قسطنطین نے نذر بھیج کر صلح کر لی اور ہمیشہ نذر بھیجا کیا یہاں تک کہ سنہ ۵۴۵ء اپنے جلوس میں فوت ہوا عمر ہی اوسکی اتنی تھی۔ مگر شاپور کے زمانہ میں اوسکی اولاد نے بھی بادشاہت کی اور وفات بھی پائی۔ بعد ازاں لیلیا ٹوس روم کا بادشاہ

## طبقہ چوتھا سا سائینہ

۱۲۳ بادشاہ ہوا اس بادشاہ سرکش نے تیوں کی پرستش کو پھرترویج دی اور تمام  
 گرجا گھر جو نصارائے کے بنوائے ہوئے تھے سب کو سار کر کے انجیل مقدس کو  
 پہونک دیا اور مستعد واسطے لڑائی شاپور کے ہوا۔ — جبکہ یہ بادشاہ  
 شاپور سے لڑنے کے لئے آمادہ ہوا تھا اسوقت قبایل عرب بھی اسکے ہمراہ  
 ہو گئے تھے کیونکہ وہ لوگ شاپور سے بہت جلی پہنکی تھے بسبب اس دشمنی  
 کے جو شاپور نے عرب کے حق میں موافق بیان بالاکے کی تھی۔ — سپہ سالار  
 شکر للیانوس کا ایک جوان جنگی مسمی یونیا نوس تھا جو مذہب نصارائے  
 بسبب خوف للیانوس کے پوشیدہ رکھا تھا اس شخص نے للیانوس کی  
 تابعت درمیان ارتداد اور تیوں کے پرستش کے مطلق نہ کی تھی چنانچہ  
 اسی واسطے للیانوس کو بُرا جانتا تھا اور دسین او سے متفرق رہتا تھا جبکہ  
 شاپور کے لڑنے کی واسطے یہ للیانوس گیا اسجائے اتفاق سے یونیا  
 نے چند پیادے شاپور کے پکڑے اور تیوں نے اسکو خیر دی کہ فلا نے  
 مقام پر شاپور علیحدہ پھرتا ہے۔ — اور واقع میں شاپور اخبار روم کی  
 جاسوسی کرتا ہوا علیحدہ شکر سے پھرتا تھا جبکہ یونیا نوس کو اس حال  
 سے اطلاع ہوئی اسنے اپنا ایک قاصد شاپور کے پاس بھیج کر یہ کہلا  
 بھیجا کہ بکو خوب معلوم ہے تم جان پھرتے ہو اور باوجودیکہ ہم تجکو پکڑ  
 سکتے ہیں الا یہ ہماری بہادری ہے کہ فریب سے نہیں پکڑتے۔ — شاپور نے  
 یہ بات شکر بہت تعریف اسکی کی اور جلدی سے اپنے شکر میں جا ملا  
 — پھر تو جانین کے شکر کا مقابلہ ہوا اور بعد میدان رزم کے للیانوس  
 کی فتح ہوئی شاپور سمہ اپنے شکر کے بہاگ نکلا ردیون نے اون بہاگتوں  
 کو بہت قتل کیا اور للیانوس نے شہر طیفون پر جسکو مدائن بھی کہتے ہیں

## طبقہ چوتھا ساسانیہ

۱۲۴

قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں لیبیانوس از سر نو شکرا مادہ کر کے اپنے قریب جوار کے  
 سلاطین مدت اور ملک طلب کر کے لیبانوس سے شہر چین یا۔ مگر لیبانوس  
 فارس کے ملکوں سے ہرگز نہ ملادین پڑا رہا اور شاہ پور خواہان صلح بنا اتفاق  
 سے ایک تیر قضا لیبانوس کے درمیان خیمہ کے آکر ایسا لگا کر اوس کے دل کے  
 اندر دوسار ہو گیا بدون مارے ہی مر گیا۔ شکری لوگوں نے جو یہ خبر مہیب  
 سنی سب کے پیر پڑ بھڑا گئے کیونکہ اودنکا بادشاہ دشمن کے ملکوں میں مارا گیا بسبب  
 اس تہلک کے برپا ہونیکے تمام شکریوں نے یونانوس سے درخواست کی کہ تم  
 لیبانوس بادشاہ کے قائم مقام ہو کر سلطنت کرو۔ اوسنے کہا کہ میں ہرگز  
 ایسے لوگوں کی بادشاہت اختیار نہ کرونگا جو میرے دین و ملت کے موافق  
 نہیں ہیں سب نے یہ افسوس کیا کہ ہم لوگ ہجر لیبانوس کے خوف سے تبت  
 پرستی کرنے لگے تھے والانہ بتود واقع میں نصارائے ہیں۔ اور اب ہم پیر  
 نصارائے ہوتے ہیں جب یونانوس کی اس امر سے اطمینان خاطر ہوئی اوسنے  
 بادشاہت اختیار کی اور شاہ پور سے صلح کر کے ہمراہ چند مصاحبوں کے واسطے  
 ملاقات کے اوسکے پاس گیا۔ اور درمیان ایک مکان کے ملاقات  
 دوستانہ با محافقہ کر کے صلح اور دوستی کی بنیاد مضبوط کی پھر اپنے ہمراہ شکر  
 روم کا لیکر بلاد روم کی طرف مراجعت کی۔ بعد ازاں شاہ پور اپنے ملک میں  
 سلطنت کرتا رہا اور بعد بہتر بھٹیکے کہ بحر ہی اوسکی اتنی تھی درمیان ۶۷۵ء  
 سکندری کے بعد گزرنے سات بیسے کے فوت ہوا۔ بعد ازاں اودشیر بن  
 ہرمز اوسکا بہائی بسبب وحیت شاہ پور کے بادشاہ ہوا کیونکہ اوسکا بیٹا  
 بسبب ضرورت ہونیکے لائق سلطنت کے نہ تھا جب وہ بھی سنہ ۶۷۹ء سکندری  
 میں مرجکا اسوقت اوسکا بیٹا شاہ پور ابن شاہ پور ذی الکثاف پانچ برس چھ

## طبقتہ چوتھا سا سانیہ کا

۱۲۵ چہ چینی تک سلطنت کرتا رہا یہ لڑکا ہی اپنے باپ ہی کی خصلت کا متبع تھا لیکن سبب گرنے ایک خیمہ کے دب کر بعد گزرنے دس چینی سنہ ۶۸۴ سکندری کے وفات پائی۔ اسکے بعد بہائی اوسکا بہرام ابن شاپور ذی الاکثاف جسکو کرمان شاہ کہتے ہیں سلطنت کرنے لگا کرمان شاہ اس واسطے کہتے ہیں کہ بہہ والی کرمان کا تھا اسنے ہی اچھی خصلت اور نیک باتیں اختیار کی تھیں بعد گیارہ برس کے ایک شخص نے اوسکے ایک تیر مارگر درمیان سنہ ۶۸۵ سکندری کے بعد گیارہ چینی اس سال کے ہلاک کر دیا کہتے ہیں کہ اس شخص نے سبب انتقام کے قتل کیا تھا۔ بعد ازان اوسکا بیٹا یزدگرد بن بہرام بن شاپور شد خواہ در درشت خصلت اکیس برس پانچ چینی تک سلطنت کرتا رہا یہ بادشاہ بہت شد خواہ در درشت مزاج اور برحق اور بد خصلت اور ظالم جفا شعار تھا اور خونریزی ہی بہت کرتا تھا۔

— کہتے ہیں کہ فارسیوں نے کسی بادشاہ کے ہاتھ سے ایسا ظلم اور ستم نہ دیکھا تھا جو اسنے اون پر کیا جبکہ اسکا ظلم بہت پہڑ گیا اور پیشہ جفا شاری کا حد کو پہنچ گیا تب تمام فارسیوں نے خدا کے سامنے تبضوع و زاری اوسکے مرنے کی دعا چاہے چنانچہ وہ دعا تیر ہیڈ ہوئی کہ ایک دولتی گہوڑے سے درمیان سنہ ۱۶ سکندری کے بعد گزرنے چار چینی کے مر گیا۔

اس یزدگرد کے ایک بیٹا بہرام گور تھا اوسنے اپنی حین جیات بادشاہ منند کو جو عرب کا ایک بادشاہ تھا واسطے تربیت اور پرورش اور تعلیم نیک اخلاق کے سپرد کر دیا تھا جب وہ لڑکا جوان اور لائق ہو گیا تب وہ اپنے باپ کے پاس واسطے ملاقات کے حاضر ہوا۔ ہر چند کہ یہ لڑکا بہت عقلمند اور ادیب پرلے سریکا تھا لیکن اوس سرکش باپ نے اوسکے حال کو



## طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

۱۲۶

کچھ اتفاقات نہ کی چنانچہ یہ امر اوس لڑکے پر ناگوار گذرا اوسنے اپنی محبت کے واسطے درخواست کی وہ منظور ہوئی وہ بچارہ کالت اور وہ ملک عرب کو پاس منذر کے مراجعت کر کے چلا آیا جب اوسکا باپ مر گیا اسوقت سب اہل فارس نے مجمع ہرگز پر صلاح کی کہ یزدگرد کے بیٹوں میں سے ہم کسکو بادشاہ مقرر نہ کریں گے کیونکہ ہم نے اس شخص کے ہاتھ سے بہت ظلم اٹھایا ہے اور علاوہ ازین بہرام گور نے چونکہ درمیان عرب کے نشوونما پایا ہے وہ لائق اس ریاست کے ہی نہیں ہے کیونکہ اہل فارس اور اہل عرب کے عادات اور رسمیات میں اختلاف عظیم ہے اسلئے اون لوگوں نے کسزے کو جو اولاد اردشیر سے تھا اپنا بادشاہ مقرر کر لیا جبکہ یہ خبر بہرام کو پہنچی۔ اوسنے منذر اور اسکے بیٹے نعمان ابن منذر سے مدد طلب کر کے اور درمیان اہل عرب۔ اور اہل فارس کے اپنے بہت خطوط و مامریج کر سب سے تائید لیکر فارس میں آیا آخر الامر بہرام گور اپنے باپ کی جاسے بادشاہ مستقل ہوا اسکی شجاعت اور قوت اور جوانمردی بہت بیان کی گئی تھی۔ بعد از ان وہ اسطرح پر ہلاک ہوا کہ ایک روز شکار کھیلنے گیا تھا ایک شکار اوسنے دیکھا جاتا تھا کہ اوسکورو کے اوسکے پیچھے جو ہاگا زمین شور کی کچڑ میں دھنس گیا اوس زمین کے اندر دھنسا ہوا نیچے چلا گیا اسنے کل تیس برس کی سلطنت کی اور سنہ ۴۱ء میں بعد گذرنے تین مہینے اس سال کے فوت ہوا۔ بعد اوسکے بیٹا اوسکا یزدگرد ابن بہرام گور اٹھارہ برس چار مہینے تک سلطنت کرتا رہا اور جمیع خصایل اپنے باپ کے استعمال میں لاتا رہا اپنے تخریب اعدا اور تعمیر بلاد میں مثل اپنے باپ کے سرگرم تھا۔ بعد گذرنے سات مہینے سنہ ۵۹ء کے یہ بھی ہلاک ہوا۔ اسکے دو بیٹے تھے ایک ہر فر۔ دوسرا فر دز جبکہ یہ مر گیا تب ہر فر ابن یزدگرد تخت پر بیٹھا

## طبقہ چوتھا سائنہ کا

۱۲۷۔ تخت پر بیٹھا اور سات برس تک لوگوں پر ظلم اور رعیت پر ستم کرتا رہا۔ اور دوسرا لڑکا فیروز جو اسکا بہائی تھا وہ قوم بیاطلہ کے پاس خوانان ملک اور مدوکا ہو کر پہنچا یہ وہ قوم ہے جو درمیان خراسان اور بلاد ترکستان کے جسکو طخارستان کہتے ہیں رہتے ہیں وہاں کے بادشاہوں نے یہ فریاد کی کہ میرے باپ کا ملک جھک جائے اور میرا بہائی ہرگز سے تخت سلطنت چھین لیا جائے اور لوگوں نے اسکو مدد دی چنانچہ لشکر خراسان اور طخارستان کا فیروز مذکور جمع کر کے اپنے بہائی ہرگز سے لڑنے کے ارادہ پر آیا اور درمیان کے دونوں کا مقابلہ ہوا خدا تعالیٰ نے فیروز کو فیروز مند کیا اور فتح اوسکی ہوئی اوسنے اپنے بہائی ہرگز کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور آپ تخت پر بیٹھ کر حکومت کرنے لگا چنانچہ سلطنت ہرگز کی سنہ ۷۶۶ء سکندری میں تمام ہو چکی اس فیروز نے ستائیس برس سلطنت کی اور خصال نیک برتنی اور تالیف قلوب خلق میں مصروف رہا اسکے ایام حکومت میں سات برس کا قحط پڑا تھا جس میں تمام چشمی اور گہانس خشک ہو گئی تھی اور چار پائے ہوئے کے مر گئے تھے بعد میں اندک کور کے خدا تعالیٰ نے باران رحمت نازل فرمایا۔ اور پھر کردنیانین تازگی اور سبزی دکھلائی دی۔ خوشنوار جو کہ ایک بادشاہ قوم بیاطلہ کا تھا اوسمیں اور فیروز میں کچھ رنجیدگی ہوئی تھی اور سب اس رنجیدگی کا یہ تھا کہ فیروز نے اوسکی لڑکی سے اپنی شادی کی درخواست کی تھی اوسکو نا منظور ہوئی فیروز اپنا لشکر لیکر قوم بیاطلہ پر جا چڑھا اور وہاں جا کر اوس قوم کے گناہوں کو بیان کرنے لگا چنانچہ اوس قوم پر فیروز نے جو گناہ ثابت مکے تھے ایک گناہ یہ بھی ثابت کیا تھا کہ یہ لوگ مردوں سے اعظام کرتے ہیں آخر الامر یہ ہوا کہ ایک خداوند

## طبقہ چوتھا سامانیہ کا

۱۲۸ میں جو کہ قوم ہیاطلہ نے ایک کہانی کہو ذکر اوپر سے ڈھانپ رکھی تھی مع اپنے ہمراہیوں کے اوسین گر کر راہی ملک بقا کا ہوا خشنوار نے نکل کر تمام سبب جو اس کے لشکر کا تھا سب لوٹ لیا یہ واقعہ سنہ ۷۳۷ء سکندری میں وقوع میں آیا تھا۔ بعد ازاں اوسکے بیٹے بلاش بن فیروز نے چار برس بادشاہت کی اور سنہ ۷۹۷ء سکندری میں فوت ہوا۔ اوسکے بعد اس کے بہائی قباز بن فیروز نے تینتالیس برس بادشاہت کی جس میں چھ برس تک اپنے بہائی جاہل سے لڑا کیا اسی بادشاہ کے ایام حکومت میں مردک الزدیق ظاہر ہوا تھا اس نے دعویٰ نبوت کا کیا اور یہ حکم لوگوں کو سنایا کہ سب لوگ مال میں مساوی ہوں گے جو کوئی مالدار ہو وہ مفلس کو برابر حصہ بانٹ دے اور عورتیں سبکی مشارکت رہے کیونکہ واقع میں عورتیں سبکی حقیقی بہن ہیں اسلئے کہ سب آدمی حضرت آدمؑ اور حواؑ کی اولاد میں ہیں پس سب آپس میں مرد و زن بہائی بہن ہوئے اسلئے چاہئے کہ ہر ایک کی عورت سے جو چاہے حاجت پوری کر لے کیونکہ وہ عورتیں حقیقت میں مال مشترکہ ہیں۔ اس بادشاہ نے اپنے وقت میں کے قباز نے اسکا دین قبول کیا اور اسی سبب سے بہت سے آدمی مارے گئے مگر رعیت پر یہ امر سخت ناگوار اور گراں گذرتا تھا اسلئے تمام رعایا نے مجتمع ہو کر یہ ارادہ کیا کہ قباز کی جائے اور کوئی بادشاہ مقرر کر دے اور اسکو تخت پر سے اٹھا دو چنانچہ اوسکے بہائی جاہل بن فیروز کو تخت بر بٹھلایا۔ اور قباز ہلاک کر قوم ہیاطلہ کے پاس مستیث ہو کر گیا اس قوم نے اوسکی مدد کی قباز لشکر خراسان کا لیکر اپنے بہائی جاہل سے آکر لڑا۔ آخر الامر قباز نے فتح پائی اور جاہل کو قید کیا پھر دستور بادشاہت کرتا رہا اور سنہ ۸۰۸ء کی ساتویں مئی میں وفات پائی۔ اوسکے بعد بیٹا

## طبقہ چوتھا سامانیہ کا

۱۲۹ بیٹا اوسکا نوشیردان بن قباذ۔ بن یروز۔ بن یزدگرد۔ بن ہیرام۔  
 گور۔ بن یزدگرد ایشم۔ ابن ہیرام۔ بن شاپور ذی الاکتاف۔  
 بن ہرہ بن نرسی۔ بن ہیرام۔ بن ہیرام۔ بن ہرہ۔ بن شاپور  
 ۔ بن اردشیر۔ بن بابک بادشاہ ہوا نوشیردان حالت صغر  
 ہی میں بادشاہ ہوا تھا اور اٹھالیس برس تک سلطنت کرتا رہا کہے میں  
 کہ نوشیردان جو وقت تخت پر بیٹھا اوسوقت اوسنے اپنے خواص  
 سے یہ کہا کہ قبل از تخت پر بیٹھنے اور بادشاہ ہونے سے میں نے خدا تعالیٰ  
 سے ایک عہد کر لیا تھا اب اوسکا ایفا ضرور ہے وہ یہ ہے کہ میں  
 جناب باری سے عرض کی تھی کہ اے خداوند جب میں بادشاہ ہوں گا  
 دو بائین ضرور کروں گا۔ ایک یہ ہے کہ مندر کی اولاد کو پہر ملک حیرہ  
 میں لاؤں گا اور حارث غاصب کو اوسمین سے نکال دوں گا۔ دوسرا  
 امر یہ ہے کہ جتنے لوگ مردک مذہب میں ہیں اور ادنیوں نے تمام عورتیں  
 اور مال لوگوں کے مشترک کر لئے ہیں اسطور پر کہ کسی کی کوئی خاص  
 جو رو نہیں جس پر چاہو چرہ جاد اور نہ مال کیسکا ہے جسکو چاہو لوٹ لو  
 یہاں تک کہ پاچون کو اشرافون سے مختلط کر دیا ہے۔ اور داماد ہو جا  
 بہت آسان کر دیا ہے تھے کہ کینے اور زر آلے اون اشراف زادیوں کو  
 رکھتے ہیں کہ جنکو کبھی آنکھ پر دیکھنے کی اونکو طاقت نہیں ہوئی تھی ان  
 سب لوگوں کو قتل کروں گا اوسوقت مردک بھی تخت کے پاس حاضر تھا  
 کہنے لگا کہ جان بیاہ آپ کو اتنا مقدور ہے کہ آپ ان سب لوگوں کو قتل  
 کر دیجیے گا یہ کار کبھی نہ کرنا کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمکو اس واسطے نہیں پیدا  
 کیا کہ تم دنیا میں فساد برپا کرو بلکہ تمکو فساد کے ہونے اور اصلاح امور

## طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

۱۲۔ کے واسطے بادشاہ بنایا۔ اس وقت بادشاہ خفا ہوا اور کہا کہ حرام نراذکی بجو وہ بھی یاد ہے جبکہ تو نے قباذ سے کہا تھا کہ مجھ کو اجازت دو تو میں نوشیروان کی دالہ سے صحبت کروں اور بادشاہ نے بسبب اتباع تیرے دین کے اجازت دی اور تو اس کے مکان میں گیا۔ اور میں دھڑک کر تیری پیر زینن پڑا اور تیری منتیں کر کے تجھی اپنی دالہ کو بخشو یا جب تو نے مجھ کو بخشی اور پھر تو اٹھا چلا گیا وہ تیرے پیردن کی جرابوں کی بوجھ میری ناک سے بہن لگی ہے مجھے تو خوب یاد ہے مردک بولا کہ سچ ہے۔ نوشیروان نے اس وقت قاتل کو حکم کیا کہ اس کو قتل کر دو فوراً بادشاہ کے روبرو اس کا سرا ڈا دیا گیا اور لاشہ اس کا جلا کر خاک سیاہ کر دیا گیا۔ اور نادسی ہو گئی کہ جو قوم مردکیہ ہیں بیٹے جو لوگ اس کے مذہب میں ہیں ان کا خون ہڈیوں سے چاوی مار ڈالے اس روز بہت آدمی مارے گئے۔ اور دوسرا حکم نوشیروان نے یہ بھی دیا کہ مانوی لوگ بھی قتل کئے جائیں چنانچہ فرقہ مانویہ کے بہت آدمی مقتول ہوئے۔ بعد ازاں نوشیروان نے وہی مذہب قدیم جو مجوسیوں کا تھا جاوسی کیا۔ اور عام حاکم کے نام شہر روانہ کر کے سلطنت کو مضبوط کیا اور ہمیشہ امورات سلطنت میں غور برداشت کرتا رہا یہاں تک کہ جو مقم یا ضعیف اس سلطنت میں آ گیا تھا یکفلم جاتا رہا۔ اور جو لوگ تابع دہم و خیال کے تھے وہ سب چھوڑ دیا اور خون کہانا لوگوں سے موقوف کر دیا۔ اور شکر کی بھی یہی غور برداشت کر کے برچی بہا لے اور تیار دن سے سب کو آراستہ کر دیا۔ اور جوش ہر ٹوٹا پھوٹا تھا اس کی آراستہ نو تعمیر کر دئی۔ اور اطراف و جوانب کے ملکوں پر جو لوگ بسبب ضعف سلطنت قابض ہو گئے تھے وہ مملکتیں بہر سلطنت میں شامل

## طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

شامل کین ان بلاد کے شامل کرنے کی بہت سبب بیان کئے گئے ہیں، بہر کیف وہ ملک یہ ہیں — سندھ — زابلستان — غجراتان — دروستان وغیرہ اور چند قلعی اور کوٹ یہی اس بادشاہ نے بنوائے — اور وہ مال و دولت جو مردیکہ مذہب والوں کا ہاتھ آیا تھا اسکے لئے یہ قانون مقرر کیا کہ جس مال کا مالک دستیاب ہو شہر پہنچانے کے لیا جائے اور اسی جو بد مذہب مالک سے وہ فقرا اور مساکین کو تقسیم کر دیا اور جس بچہ کے حسب و نسب میں تہمت پایا اور اسکو مشتبہ تصور کیا — اور اگر کسی مرد کی کا بچہ ثابت ہوا اور اسکو اس شخص کا غلام مقرر کر دیا جسکے تخم سے پیدا ہوا تھا — اور جس نیک بخت عورت کے زور و قوت کسی مرد کے لئے پکڑ کر غرت خراب کر دالی تھی اور اس عورت کو بقدر تھروپہ اور دوا دیا — اور جو عورتیں اس قسم کی تھیں کہ ان کے متویوں نے بسبب غرت اور تنگ کے ان کے متوی ہونے سے انکار کر لیا تھا یا انکو کوئی اولاد نہ متولی نہ تھا بلکہ لا وارث تھیں ان کے واسطے ایک مکان بادشاہی مقرر کر کے یہ حکم دیا کہ اس مکان میں اس قسم کی عورتیں سب جمع کی جائیں جبکہ وہ جمع ہو چکیں اور یہ حکم دیا کہ جس سے چاہیں اپنا نکاح کر والیں بادشاہی خزانہ سے خرچہ واسطے انکی شادی کے دیا جائے — اور ایسا ہی ان کے لڑکیوں لا وارث کے واسطے میں حکم دیا جبکہ کوئی مالک نہ تھا اور وہ مردیکہ بھی نہ تھیں — اور جسے لڑکے لا وارث اکٹھے ہوئے اور انکو غلامان مشاہی میں مندرج کیا — بعد اس مذہب کے مندر کو ملک حیرت دلوایا اور حارث کو مانے نکال دیا جبکہ حارث خوف کہا کہ مگر اپنے قبائل کے بہاگ نکلا اور سیرت بموجب حکم مندر کے واسطے تعاقب حارث کے سوار کے چنانچہ اس کے اہل و عیال کو گرفتار کر لائے مگر حارث ہاتھ نہ آیا بلکہ مقود انجر ہو گیا اس کے گم ہونے میں اختلاف بھی چنانچہ ہم ہی اسکا حال

## طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

۱۲۲ کنہ کے حاملین درمیان چوتھی فصل کے انتشار اللہ تعالیٰ بیان کر رہے گئے۔  
 بعد ازاں اپنے باپ قباد کی جردن کو نوشیروان نے یہ حکم دیا کہ اگر تمہارے  
 مرضی خانہ نشینی کی ہو تو مجھے تنخواہ لے جاؤ گھر میں بیٹے رہو والا نہ اپنے کئے  
 کے مردوں کو تلاش کر کے نکاح کر لو تم کو اختیار ہے۔ بلاذری نے نوشیروان  
 کی تفصیل یہ ہے کہ اس بادشاہ عادل نے ارباب جو شہر ہزقل کا ہے فتح کر کے  
 اسکندریہ بھی فتح کیا اور قیصر روم نے بھی اس کی اطاعت منظور کی بعد ازاں  
 انحرز کو گیا اور وہاں سے عدنان کو پہر ایک نواح میں سمند کے پاس جہاز  
 دو پہاڑوں کے صحرا مشہور ہے وہاں قیام پذیر رہا۔ اور وہاں سے اچمد  
 کو گیا۔ بعد ازاں قوم سیاطلہ کے سپر خرابی لایا چنانچہ وہاں جا کر فرزد کے  
 خون کا مطالبہ کیا اور اس بہانہ سے تمام اس کے بادشاہ کو مار کر۔ شہزاد  
 دیران و نیست و نابود کر دئے اور خلق کثیر ماری گئی پہر بلخ وغیرہ کو کوچ کیا اور  
 وہاں سے مدین کو مرجعت کر کے عین کی ہم پر ایک لشکر مہیا کر کے اس کا سپاہ  
 دہر کو بنا کر روانہ کیا اس نے وہاں جا کر تمام ملوک جہشہ کو جو عین پر غالب آگئے  
 تھے قتل کئے۔ اور پہر از سر نو ریاست ابن ذی یزید بعد مقتول ہونے  
 بادشاہ جہشہ کے جس کا نام سرور ابن ابرہہ الاشترم تھا بادشاہ ہوا  
 یہ وہی بادشاہ ہے جو کبہ پر بارادہ سار کرنے لگے ہاتھی لیکر آیا تھا۔ پہر  
 جرجان پر ایک بہاری لڑائی ہوئی بعد اس کے باب الابواب اس نوشیروان  
 نے نبویا اسی بادشاہ کے زمانہ کے جو بیسویں سال جلوس میں عبداللہ ولہ  
 رسول اللہ ص کے پیدا ہوئے تھے اور پھر خدا ص بیالیسویں سال جلوس میں  
 پیدا ہوئے۔ اور درمیان سنہ ۸۸۸ سکندری کے ساتویں مہینے نوشیروان  
 راہی ملک قباد کا ہوا۔ بعد اس بادشاہ ذیشان کے ہر مہر ابن نوشیروان اس کا

## طبقہ چوتھا سا سائہ کا

۱۳۳ ادسکا ٹیا جو کہ بہت عادل اور نیک نیت آدمی تھا تخت پر بیٹھا یہ بادشاہ  
ایسا عادل ہوا کہ ایک ادنے کے واسطے شریف سے مواخذہ کرتا اور دربار  
انصاف کے بہت مالوث کرتا تھا یہاں تک کہ اس کے امراء عظام کو یہ امر ناگوار  
گھڑا اور سب اس کے دشمن ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ اپنے بیٹوں اور دستوں  
کی بھی کچھ خاطر دربار حق مدعی کے روانہ رکھتا تھا اور عدل میں اس قدر  
افراط کرتا تھا کہ سب سردار اور اکابر شہر رنجیدہ تھے کسی قوی کا یہ  
مقدور نہ تھا کہ کسی ایک ضعیف کے ماتہ لگالے اور طریقہ اسنے یہ نکالا  
تھا کہ ایک صندوق دربار کے باہر رکھوا دیا کرتا اس صندوق کو اپنی ہر  
اور کچی سے بند کر دیا کرتا اور اوپر اس صندوق کے ایک سوراخ ہوتا تھا  
جو مظلوم آتا اس صندوق میں عرضی ڈالتا یہ بند و بست اس واسطے  
جاری کیا تھا کہ شاید کوئی مظلوم اقربا یا کسی امیر کبیر کا ہو اور وہ بسبب  
دہشت کے ناش ظاہر نہ کر سکے ایسا نہ ہو کہ پردہ مظلوم ہی رنجائے چاہے  
اسلئے خود آپ صندوق کو لکھ ایک شخص کی عرضی دیکھ کر پڑتا اور  
ستغیث کی فریاد کو پہچانے۔ بعد ازاں عادت انصاف پسند نے اسکو یا  
تنگ گیا کہ اسنے اب یہ تجویز کی کہ کوئی تدبیر ایسی نکالنے چاہے جسے  
دہم ظالم کے ظلم سے اطلاع ہوتی رہے انصاف رسانی میں تاخیر نہ ہو  
کرے چنانچہ ایک رستی دراز جسکا ایک سزا خلوت خانہ بادشاہی کے ایک  
سوراخ میں اور ایک سرا ادسکا راہ عام پر باندھا گیا اور حکم دیا کہ جو کوئی مظلوم  
آیا کرے جلدی سے اس رستی کو ہلا دے اور اسکو جلد دربار میں حاضر  
کرین تاکہ ادسکا ظلم کا دفیہ فوراً کیا جائے۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ہرگز  
نہ کور پر چند دشمنوں نے اطراف اور کثافت سے خروج کیا ایک اونہ سے



## طبقہ چوتھا ساسانیہ

۱۳۴

شاہ بادشاہ ترکستان کا لشکر کثیر لیکر آیا۔ اور ایک بادشاہ روم کا سہ  
 اور ایک عرب کا بادشاہ خلق کثیر اپنے ہمراہ لایا یہ سب بادشاہ فرات  
 کے دونوں کناروں پر آ پڑے۔ اس وقت ہرنر نے ایک شخص بامشغولہ  
 رہے کو جس کا نام جوین بن ہرام خشنش ہے سپہ سالار مقرر کر کے بادشاہ  
 ترک کے مقابلہ کو بھیجا چنانچہ ماہین لشکر ہرنر اور بادشاہ ترک کے خوب جنگ  
 ہوئی مگر فتح جوین کے نام رہی۔ جوین مذکور نے شاہ مذکور کو قتل کیا  
 اور تمام اسباب محمولہ اس کے لشکر کا جو ہاتھ آیا لوٹ کر ہرنر کے پاس  
 بھیج دیا۔ جب شاہ مارا گیا تب ابن شاہ اس کا بیٹا اپنے باپ کے  
 خایم مقام ہوا اس نے ہرام جوین سے صلح کر لی اور آپس میں خوب خطاطی  
 ہو گیا تحفہ و تحالیف جانیں سے لینے دینے لگے۔ مگر ایسا اتفاق ہوا۔  
 کہ بادشاہ ہرنر نے ہرام جوین سے کہا کہ تو ترکستان میں جا کر اگلے شہر  
 چڑائی کر کے اگلے شہر دین لڑائی کر ہرنر نے چونکہ صلح کر لی تھی اور  
 مناسب وقت بھی نہ جانتا تھا اور بادشاہ کی حکم عدولی میں اپنے جان کا  
 ضرر متصور تھا اسلئے وہ اپنے لشکر سے سازش کر کے بنی ہو گیا بادشاہ  
 کی اطاعت چھوڑ بیٹھا۔ اسلئے ہرنر نے اور لشکر اسلئے گوسالی ہرام  
 جوین کے روانہ کیا اولاً تو کچھ لڑائی ہوئی آخر کار تمام آدمی لشکر جوین  
 مذکور سے مل گئے۔ پر وزیر ابن ہرنر جو اس کا بیٹا تھا وہ آذربایجان میں  
 بسبب نکال دینے ہرنر کے رہا کرتا تھا اس کو یہ معلوم ہوا کہ اب میرے  
 باپ کا حکم سمٹ ہو گیا اور ارکان ریاست اور تمام لشکر کے آدمی چاہتے  
 ہیں کہ اس کو بادشاہت سے معزول کریں ایسا نہ ہو کہ ہرام جوین ملک پر  
 مسلط ہو کر بادشاہت کرنے لگے یہ سوچ کر وہ آذربایجان اپنے باپ کی طرف

## طبقہ چوتھا سا سائینہ

کیطرت آیا جب پرویز اسحاق نے آچکا اس وقت دونو مامون پرویز کے ہر فریبر ۱۳۵  
 چہڑہ آئے اور ہر فر کو قید کر کے اوسکے دونو اکھین پوڑ ڈالین اور پرویز کے  
 سر پر تاج شاہی رکھا گیا۔ اول سال جلوس ہر فر سے تا وقت جلوس  
 پرویز کے تیرہ برس چہ بیسے کا عرصہ ہوا اور ہر فردت تک قید رہا لیکن  
 گھٹا گھٹ کر مار ڈالا۔ مگر جوت پرویز تخت پر بیٹھا اس وقت بہرام جوین  
 نے اوسکی مخالفت اور بغاوت میں دم مارنا شروع کیا اور ہرگز اوسکی  
 اطاعت نہ کی اور پرویز سے انتقام ہر فر کی اکھین پوڑ ڈالنے کا خواہاں  
 رہا چنانچہ اس معاملہ میں درمیان بہرام جوین اور پرویز کے بہت مدت تک  
 خط کتابت رہی کوئی خط بہرام جوین نے ایسا نہ لکھا کہ اوسے پرویز خوش  
 ہوا ہو بلکہ خطا ہی ہوتا رہا آخر الامر بہرام جوین غالب آیا۔ اب پرویز کو  
 یہ خوف دامگیر ہوا کہ بہرام جوین اوسے نو میرے باپ کو برائے نام  
 بادشاہ بنا کر آپ اوسکی طرف سے حکومت کر لگا یہ خیال محال دین ہرگز  
 خواصون کو حکم دیا کہ میرے باپ کو قتل کر دچانچہ اون لوگوں نے اوسکو  
 قتل کیا اور پرویز بہاک کر روم کے بادشاہ کے پاس مدد لینے کو گیا  
 ۔ بہرام جوین نے ملک کو خالی پا کر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور سب  
 ارکان دولت کو بلا کر یہ کہا کہ سنو اگرچہ میں خاندان شاہی سے نہیں ہوں  
 پر خدا تعالیٰ نے مجھ کو آجکلے روز بادشاہ بنایا ہے کیونکہ ملاک <sup>اور</sup> اللہ کے ہاتھ  
 میں ہے جسکو چاہے دیوے۔ اور پرویز جو روم میں پناہ روم والے نے  
 اوسے یہ سلوک کیا کہ اپنی بیٹی مسماۃ مریم سے اوسکا نکاح کر دیا اور سنی  
 ہزار سوار جنگی اوسکے ہمراہ کر دئے چنانچہ پرویز نے اتنی سپاہ لیکر بہرام جوین  
 سے آکر مقابلہ کیا بہرام نے بھی خوب لڑائی کی جانبین کے بہت آدمی مارے

## طبقہ چوتھا ساسانیہ

۱۳۶

گئے اور لڑائی بڑی بہاری ہوئی اور اکثر فارسیوں نے پرویز کا ساتھ دیا  
 بہرام کو شکست ہوئی وہ اپنے بہاک کو خراسان کو گیا اور ترکوں سے جاملے —  
 پرویز بعد اخراج دشمن صوب کے پیر کر از سر نو بادشاہ ہو کر تخت پر بیٹھا اور  
 اس خوشی میں آرمیوں کو جو اپنے ہمراہ لایا تھا بہت مال بخشا اور سپاہ کو  
 نہال کر دیا اور حکم دیا کہ اب جاؤ تمہاری کچھ حاجت نہیں ہے دوسری  
 دفعہ پرویز درمیان سنہ ۹۰۲ سکندری کے تخت پر بیٹھا اور کل اسی برس  
 پرویز نے بادشاہت کی — پرویز نے جب خوب طرح پر اپنے ملک کو  
 قبضہ میں کر لیا اور اطمینان خاطر ہوئی اس وقت آرمیوں سے لڑائی کی —  
 سب رومیوں سے لڑنے کا یہ تھا کہ جس رومی بادشاہ نے اس کے ساتھ  
 احسان کیا تھا بعد اس کے مرنے کے سب رومیوں نے متفق ہو کر اس کے بیٹے  
 کو تخت پر بیٹھنے نہ دیا بلکہ ایک اور اپنا بادشاہ مقرر کر لیا — اسے رومیوں  
 سے پرویز لڑا اور بعد چند لڑائیوں کے پرویز اس کے بیٹے کو تخت پر بھلایا اس لڑائی  
 میں پرویز کے سوار قسطنطنیہ تک پہنچ گئے تھے — کتے میں کہ پرویز نے اپنی  
 سلطنت میں اتنا مال جمع کیا تھا کہ اور بادشاہ نے اتنا کچھ بھی فراہم نہ کیا تھا  
 — اور ایک ڈومنی مسماۃ شیرین سے نکاح کر کے اس کے واسطے ایک  
 محل بنام قصر شیرین درمیان حلوان اور خاقین کے طیار کر دیا تھا اور اس بادشاہ  
 کے اٹھارہ بیٹے تھے بڑے بیٹے کا نام شہریار — اور ایک کا نام شیردہ  
 تھا جو اس کے بعد بادشاہ ہوا یہ شیردہ اوس روم کی بادشاہنہادی کے  
 پیٹ سے تھا — بعد ازان پرویز کا حال خراب ہو گیا مرنے تک ہو کر مرداروں  
 اور رمیوں اور اکابر ملک کو حقیر سمجھنے لگا اور رعیت پر بہت ظلم کرنا  
 شروع کیا — چنانچہ ایک شخص سسی زادن فروخ نے جو جلیانہ کا داروغہ

## طبقہ چوتھا ساسانیہ

داروغہ تہا عرض کی کہ جہاں سپاہ قید خانہ میں چپیس ہزار آدمی مقید ہیں اب ۱۳۷  
 قید خانہ میں جانے کسی قیدی کے نہیں رہی ہے اور اونکی بدبو کثرت سے بڑھ  
 گئی ہے اس حال میں جبکہ حضور قابل سزا قصور فرما دیں اور سکو سزا ملے  
 اور جو قابل قتل کے ہے قتل کیا جائے اور جو لائق مخلصی کے ہے وہ رہا  
 کر دیا جاوے۔ پرویز نے کہا کہ نہیں سبکو قتل کر ڈالو اور اونکے سر کاٹ کر  
 دار السلطنت کے دروازہ پر ڈھیر لگوا دو زرادان فروخ داروغہ سنبہ بچا رہے  
 ہر چند کہ عذر کیا اور کہا اس بات سے درگزر کیجئے انصاف فرمائے کچھ  
 اثر نہ ہوا۔ کسرے پرویز نے کہا کہ یہ کہیں نہ ہوگا اور حکم دیا کہ اگر آج کوئی  
 کو قتل نہ کیا تو تھکواؤں سب سے اول قتل کر دینا اور بہت بڑا ہلاک کیا  
 اور گایان دیکر دربار سے باہر نکلوا دیا۔ زرادان فروخ قیدیوں کے پاس  
 گیا اور ان سے سب ماجرا بیان کیا کہ اس طرح سے تمہارے حقین بادشاہ نے  
 ارشاد کیا ہے وہ لوگ رونے پٹنے لگے اور غل مچانے لگے۔ زرادان  
 فروخ نے کہا کہ سمنو جو میں تھکواؤں وہ کردادہوں نے کہا فرما سے  
 اوسنے کہا کہ میں تھکوبند بچانے سے چوڑ دنیا ہوں تم سید ہے بادشاہ کے  
 محل میں گئے ہوئے چلے جاؤ اور بازار میں جو کسی کاریگر کا اوزار۔ یا لکری  
 جسما سے پاؤں پہن لو اور بادشاہ پر حملہ کرو۔ ان لوگوں نے قسم کھائی  
 اور کہا کہ ہم یہی کریں گے زرادان نے ان کو چوڑ دیا وہ لوگ بطور بیچار  
 بادشاہ کے محل میں گھس گئے اور کسرے پرویز کو مطلق خبر نہ دی کہ یہ  
 آواز اور غل حملہ کا سنا اس وقت اوسنے جانا کہ دربار لوگ اس حالت  
 کثیر کو روک نہ سکے۔ اور اوان لوگوں نے کسرے پرویز کو ڈھونڈنا  
 شروع کیا کسرے پرویز خوف کے مارے درمیان ایک گھر کے جو باغ بند

طبقہ حق تھا ماسائینہ

۱۳۸ میں تھا جاچیا مگر ایک نوکر نے بادشاہ کو بتلادیا یقین نہ کیا بادشاہ کی شکل  
باندھ لین اور فوراً زادان فروخ کے سامنے جا حاضر کیا۔ زادان نے  
بادشاہ کو ایک شخص سسی مار سفید کے گہر میں بڑی سخت قیدیوں میں سے ایک کے مقید  
کیا اور چند آدمی اوپر نگاہبان تئیں کر کے زادان فروخ عفر بابل کو گیا  
وہاں اس کے بیٹے شیردوبہ کو لا کر تخت پر بٹھلایا اس کی اطاعت سب عام خاص  
نے قبول کی مگر ایک مدت دراز تک باپن شیردوبہ اور پرویز اس کے باپ کے  
رسم خطوط جاری رہی شیردوبہ نے اپنے باپ کو لکھا کہ تمکو تعجب نہ آجائے  
اگر میں تجکو قتل ہی کر ڈالوں تب بھی تو کچھ فکر نہ کرو کیونکہ میں تیری پیروی کرتا ہوں  
تو نے بھی تو اپنے باپ ہرنر کی آنکھیں پھوڑ کر قتل کر ڈالا تھا اگر تو اپنے  
باپ سے اسی بدسلوکی روا رکھتا تو تیرا بیٹا بھی کسی طرح کی بدسلوکی نہ کرتا  
— پر شیردوبہ نے چند لوگوں کو جو اولاد اس دورہ سے تھے جکو پرویز نے  
قتل کیا تھا یہ حکم دیکر ہیجا کہ جائے سراور ا دو چنانچہ اون لوگوں نے جا کر  
پرویز کا سر کاٹ ڈالا بعد گذر نے تیس برس یا پنج ہینے بندرہ دن جلوس  
پرویز سے پیغمبر خدا ص نے ہجرت مکہ سے طرف مدینہ کے کی تھی اور بعد پانچ  
برس چھ ہینے بندرہ دن کے ہجرت سے پرویز نے وفات پائی —  
کیونکہ بیا لیویں برس سلطنت نوشیروان کے نبی صلعم پیدا ہوئے اور  
 نصف سال تین تیس جلوسی پرویز میں پیغمبر خدا ص نے ہجرت کی یہ سال  
ترہویں تھا پیغمبر خدا ص کے ظہور کا اور یہی سال انکی ہجرت کا تھا تفصیل  
اسکی یہ ہے — کہ بیا لیویں سال جلوس نوشیروان میں پیغمبر خدا ص پیدا  
ہوئے اور بروقت ہجرت کے عمر تریس برس کی تھی — اس سے معلوم ہوا  
حضرت نے سات برس حکومت نوشیروانی دیکھی — اور بارہ برس ہرن

۱۳۹ ہر نواب نوشیروان کی سلطنت کے پائے اور چہ برس چہ مہینے تھی اس فتورک  
دیکھے حسین ہرنر کھڑا گیا اور اوسکا بٹیا پر وزیر تخت پر بیٹھا۔ اور سارے پیش  
برس سلطنت پر وزیر کی دیکھی سبکی جمع ترین برسی ہوئی اس طرح پودہ سن  
تیسویں سلطنت پر وزیر کا تھا اور سن سکندری تھی سنہ ۳۵۹ تھے۔ کل  
بادشاہت پر وزیر نے اہتیس برس کی ہے اسے معلوم ہوا کہ اوسنے درمیان  
سنہ ۹ سکندری کے وفات پائی اوسکے بعد شیردہ بادشاہ ہوا یہ باد  
نراج کا باجی بہت تھا کہتے ہیں چوٹا سا قد تھا اور بیارہیت رہا کرتا تھا۔ اور  
ایک ظلم اسنے ایسا کیا کہ وہ بھی قابل کہنے کے ہے وہ یہ ہے کہ اسکی سترہ  
بہنیں خوش قد خوبصورت صاحب خلق۔ ادب والیاں بہت نیک اور  
حسین تھیں جب یہ بادشاہ ہوا سبکو قتل کروا ڈالا۔ مگر مذمت بھی ایسی  
اٹھائی کہ اوسی میں جان گنوائی۔ نئے بعد اونی قتل کرنے کے اس طرح کی  
مرضون میں گرفتار ہوا کہ کچھ دنیا کی لذت اوسکو حاصل نہ ہوتی تھی مشکل سے  
اپنی زندگی کے دن پورے کرتا تھا۔ اور اوسکے فراق اور اپنی مذمت  
کے سبب رات کو ہرگز نہ سوتا تمام روتار تھا اور جو کہیں دشمن خیال آجاتا  
تھا سر پر سے تاج اوتار کر ہنک دیا کرتا تھا آخر الامر اسی مرض میں ہلاک  
ہوا۔ اس بادشاہ نے کل آٹھ مہینے سلطنت کی۔ بعد اوسکے اردشیر  
بن شیردہ بن پر دیز سات برسی عمر میں بادشاہ ہوا اس رے کے کو ایک  
شخص مسمی ہوا درخششن نے پرورش کیا تھا اسنے انتظام ملک کا اچھی طور  
رکھا مگر بعد ایک برس چہ مہینے کے وہ بھی مقول ہوا۔ اوسکے بعد شہریان  
قابل اوس رے کے اردشیر بن شیردہ کا بادشاہ ہوا اسکا حال یہ ہے  
کہ یہ شخص ایک سپہ سالار اس سلطنت کا واسطے مقابلہ رومیوں کے مقدر

## طبقہ چوتھا ساسانیہ

۱۴۔ ہوا تھا مگر چونکہ اسکی اطاعت میں لشکر کثیر ملک فارس اور شام کے اطراف کا تھا  
 اوسنے جو وقت سنا کہ اردشیر ابن شیروبہ چوٹی ہی عسمرین بادشاہ ہو گیا ہے  
 دفعۃً بطور بغاوت شہر طیسون میں رات کو آگیا اور لوگوں کو قتل کرتا ہوا بادشاہی  
 محل تک چلا گیا اور مہاذخشن مزیل اردشیر بن شیروبہ کو بھی قتل کیا۔ اور  
 اوس لڑکے اردشیر بن شیروبہ کا بھی سراوڑا دیا اور تمام خزانے اور مال  
 سب میلیے اور سر پر تاج رکھ کر تخت پر جلوس کیا مگر یہ شخص خاندان شاہی  
 سے مطلق نہ تھا کہتے ہیں کہ بروقت جلوس تخت کے تمام امراء عظام مبارکبادی  
 دینے کے واسطے حاضر ہوئے اوسوقت اس شخص کے پیٹ میں درد اشت  
 کا ادٹھا کہ بیت الخلا تک جانے کی یہی فرصت نہ ہوئی سامنے ہی تخت کے  
 طشت اور چکی سنگو اکریچا نہ پہر اسب باشندگان فارس نے اسکی تعبیر یہ  
 دی کہ یہ سنگون زوال سلطنت کا ہے۔ سب سے پہلے کہ پہر مارا جائے چنانچہ  
 ایسا ہی ہوا۔ کیونکہ اہل فارس کی یہ رسم ہے کہ جب کوئی بادشاہ بارادہ  
 کہیں جانیکے سوار ہوا کرتا تھا اسوقت ایک سالہ سوار دن کا واسطے محافظت  
 بادشاہ آریا کرتا تھا اور اس کے پاس نیزہ اور تلوار اور ڈمال ہر ایک آدمی کے  
 پاس ہوا کرتا تھا اور سلامی کا یہ دستور تھا کہ جو وقت وہ محافظین بادشاہ کو  
 دور سے دیکھتے اپنی ڈمالیں زمین پر رکھ کر سر جھکا دیتے بعد ازان بادشاہ کے  
 گرد ہو جاتے اور اپنے کار حفاظت پرستو رتے۔ جبکہ شہریران سوار ہوا  
 ۔ اوسوقت اوسکے واسطے بھی محافظین موافق دستور کے آئے اور سلامی  
 ادا کر کے جو وقت قریب گئے دو جوان جو اسپین بھائی تھے اونہوں نے بڑھ کر  
 بادشاہ کے نیزہ ایسا مارا کہ گھوڑے پر سے پیچے گر پڑا اوسکے بھر ہی جب  
 مقابلہ کو اہٹے اوسوقت روماء فارس نے اونکی بھی خوب گت کی اوس روز

## طبقہ چوتھا سا سائینہ کا

اوس روز بہت آدمی مارے گئے تھے۔ مگر شہریران بڑی خواری اور ۱۳۱  
 دولت سے اٹھایا گیا یعنی بعد اوس کے مرنے کے اوس کے پیر میں ایک رسی باندھ کر  
 تمام شہر میں پکچھے پہرے تاکہ لوگوں کو اقبال اور اوبار کی خبر ایسے شخص کی جو  
 خاندان شاہی سے نہ تھا اور تعرض بادشاہت کا ہوا ہو جائے۔ بعد ازاں  
 ملک بوران پر وزیر کسرے کے لڑکی کو تخت پر بٹھلایا یہ بہت نام نیک لڑکی کو کہ  
 وہ لکڑی صلیب کی جیسے زعم نصار اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی ہوئے تھے  
 وہ اپنے پہر کر ملک روم ہی میں بھجوا دی اسلئے روم والے کے نزدیک ہی  
 اسکا مرتبہ اور منزلت بڑھ گیا تھا چنانچہ جو اسنے کیا بادشاہ روم نے کبھی نکار  
 نہ کیا اور اسکی اطاعت کرتا رہا۔ مگر کل ایک برس چار مہینے اسنے سلطنت  
 کی اور بقضا ابی فوت ہوئے۔ اوس کے بد خشن چچا زادہ کسرے پر وزیر  
 بادشاہ ہوا مگر بسبب اپنی نالایقی اور عدم حسن سلوک ایک ہی مہینے سلطنت  
 کرنے پایا تھا کہ مارا گیا۔ اوس کے بعد ملک از رومی دخت بیٹی کسرے پر وزیر کی  
 سلطنت کرنے لگے جبکہ بہ تخت پر بیٹی تو اسنے بہت عدل اور حسان خلق پر  
 کرنا شروع کیا اسکے ایام حکومت میں فرخ ہر فر ایک سردار خراسان کا تھا  
 اسنے جو اس کے حسن اور خوبصورتی کی شہرہ آفاق سننی یہ کہیلا ہیجا کہ کسی  
 نکاح کرے اس لڑکی نے کیا چالاکی کی کہ اسے یہ کہیلا ہیجا کہ اولاد نہ ہو  
 چپ کر میرے پاس آؤ اور ملاقات کرو بعد ازاں دیکھ لین گئے جو کہو گے  
 چنانچہ رات کو شمع اور خوشبو لیکر وہ حاضر ہوا اسوقت اپنے دربانوں کو  
 حکم دیا کہ اسکا سر اور آدھ دو۔ مگر اوس کے جو ایک لڑکا رستم نامی شہر تھا  
 جو مسلمانوں سے بھی لڑا ہے اسنے یہ کام کیا کہ لشکر جمع کر کے اپنے باپ کے  
 خون کا عوض لینے کو ملک از رومی دخت پر چڑھایا چنانچہ اوسکو قتل کرکے



## طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

۱۴۲ اپنا ذل ٹھنڈا کیا اس بادشاہزادی نے کل چہ مہینے سلطنت کی ہے۔ اب  
 روسا فارس میں اختلاف پڑا کہ شخص کو بادشاہ مقرر کریں بعد تلاش  
 کے ایک شخص اولاد ارد شیر بن بابک سے سسی کسرے ابن مہر خشنش پایا اس کو  
 تخت پر بٹھلایا مگر چونکہ لوگوں نے اس کا کچھ حکم نہ مانا اس لئے اس کو بھی ارکان دولت  
 نے مار کر برابر کر دیا۔ اب کئی روز تک ملک بدون بادشاہ گئے پڑا ہوا کوئی  
 شخص خاندان شاہی سے دستیاب نہ ہوا جو تخت پر جلوس کرے۔ یہ کئی روز  
 ایک شخص فیروز بن خشنش دستیاب ہوا ایسا خیال کیا گیا ہے کہ شاید یہ شخص  
 نوشیروان کی اولاد سے ہو اس کو تخت پر بٹھلایا لیکن اس کا سر چونکہ بہت بڑا اور موٹا تھا  
 وہ تاج اوکے سر پر ٹھیک اوسنے کہا کہ تاج بہت تنگ ہے ارکان دولت نے  
 یہ شاگون لیا کہ اس کو بھی پینا نصیب نہ ہوگا چنانچہ اس کو بھی قتل کیا۔ اس کے  
 بعد فرخ زاد خسرو کو بادشاہ بنایا جو کہ نوشیروان کی اولاد سے تھا بعد چہ مہینے  
 کے اس کو قتل کر ڈالا۔ اسکے بعد یزدگرد۔ بن شہریار۔ بن پرویز۔ بن  
 ہرمز۔ بن نوشیروان۔ بن قباذ۔ بن فیروز۔ بن یزدگرد۔ بن  
 بہرام گور۔ بن یزدگرد۔ بن بہرام۔ بن شاپور ذی الکثاف۔ بن ہرمز  
 ۔ بن نرسی۔ بن بہرام۔ بن بہرام ثانی۔ بن ہرمز۔ بن شاپور  
 بن ارد شیر۔ بن بابک۔ بادشاہ ہوا۔ یہ بادشاہ اصغر میں رہتا تھا جو  
 کہ اس کا باپ ہمراہ اپنے بہنوں کے قتل کیا گیا جبکہ شیردہ نے قتل کیا تھا مرقا  
 بیان سابق کے جب سے یہ چہا ہوا اصغر میں رہتا تھا لیکن اس کی سلطنت ماند  
 ایک خواب و خیال کے بہ نسبت اس کے ابا و اجداد کے تھی ذریعہ لوگ تدبیر اس  
 کے ملک کی کیا کرتے تھے اونہیں ایام میں سلطنت فارس کو بہت ضعت ہو گیا  
 تھا اور دشمنوں نے طاقت اور جرات پائی تھی چنانچہ مسلمان بھی بعد چار برس

## فصل تیسری بیان فراغ مصر — قیصرہ یونان — فقور روم

برس او کے جلوس فارسیوں سے لڑے اور نیرد گرد مروین جب مارا گیا قسطنطنیہ  
 عمر او کی بیس برس کی تھی یہ بادشاہ حضرت عثمان ابن عفان کے خلافت میں  
 بعد اکیسویں سال ہجری کے مقتول ہوا تھا یہ سب سے پہلا بادشاہ فارس  
 کا ہے اس وقت سے یہ سلطنت مسلمانوں کی ہاتھ آئی اور اوس خاندان میں  
 سے ابد الابد کو جاتی رہی۔ یہ ترتیب اوشینج بادشاہ اول سے نیرد گرد  
 پہلے بادشاہ تک ہے جو بنے بیان کی یہ حال کتاب تجارت الامم سے جو  
 تصنیف کی ہوئی ابن سکویہ کی ہے اور کتاب ابی عیسیٰ سے بنے نقل کیا ہے  
 تیسری فصل

## اسمین مصر کے فرعونوں — اور یونان کے قیصرین اور روم کے بادشاہوں کا حال ہے

و واضح ہو کہ ابوسعید مغربی کتاب صاعد فی طبقات الامم سے یہ نقل کرتا ہے  
 اگلے زمانہ میں مصر کے بادشاہ بڑے رتبہ والے اور ذی شان گذرے ہیں  
 مگر مصریوں کے کے گردہ میں خجکے مذہب بھی مختلف ہیں — کوئی قبلی —  
 کوئی یونانی — کوئی عیسیٰ — لیکن بادشاہ ان کے سب قبلی تھے —  
 ابوسعید کہتا ہے کہ وہ لوگ جو مصر کے بادشاہ ہو گئے تھے اکثر ان میں کے عرب  
 آدمی تھے — اور مذہب ان کا صابیہ تھا تو ان کو پوجا کرتے تھے —  
 اور بعد از طوفان نوح کے درمیان مصر کے اچھے اچھے عالم فاضل گذرے

## مصر کے فرعونوں کا بیان

۱۲۶

میں خصوصاً علم طلسمات — اور علم نجوم — اور علم کیمیا کے بہت فاضل تھے اس وقت میں شہر منف دار السلطنت تھا یہ شہر بارہ میل کے فاصلہ پر قنطاط سے واقع ہے — ابن سید مغربی شریف اور سی سے نقل کرتا ہے کہ اول ہی اول مصر کا بادشاہ بعد از طوفان نوح ؑ کے بصر بن حام ابن نوح ؑ تھا یہ بادشاہ شہر منف میں تھے شل مردمان اہلخانہ کے اگر اوترا تھا — اس کے بعد بیٹا اس کا مصر بن بصر بادشاہ ہوا چونکہ مدت دراز تک اس شخص نے بادشاہت کی اور عمر بھی اسکی بہت بڑی ہوئی اسی واسطے اسکا نام پر تمام شہروں کا نام مصر رکھا گیا — بعد اس کے قبط بن مصر بادشاہ ہوا — اس کے بعد انتریب ابن مصر بادشاہ ہوا اس بادشاہ نے ایک شہر سمی عین شمس بنا کر اور سوار اس کے اور آثار عظیمہ انہی یادداشت کے لئے چوڑے بن اس کے بعد بیٹا اس کا صابا بادشاہ ہوا اس نے شہر صابا بنایا جو کہ بافضل رود نیل پر اوچڑ پڑا ہوا ہے — اس کے بعد تذر اس بادشاہ ہوا — اس کے بعد مایق ابن تذر اس بادشاہ ہوا — اس کے بعد بیٹا اس کا حرا بن مایق بادشاہ ہوا بعد ازاں کلکلی ابن حرا بادشاہ ہوا یہ بادشاہ حکیم تھا اسی نے اول بارہ جایا اور شیشہ کو ڈھلا — اس کے بعد حریا ابن مایق بادشاہ ہوا یہ سخت کافر تھا بعد اس کے طولیس بادشاہ ہوا یہی ہے وہ فرعون جس نے اپنی نوڈی ہجر حضرت ابراہیم خلیل اللہ ؑ کی بیوی سارہ کو ہیا کر دی تھی یہ بادشاہ فرما میں رملکتا تھا — بعد اس کے ملکہ جوریان اس کی ہمشیرہ بادہ ہوئی — اس کے بعد ملکہ زلفا بیٹی مامون کی لیکن اسی انتظام اچھا نہیں ہوا قوم عالمہ جو شام میں رہتی تھی ان کو جب یہ خبر پہنچی کہ اس ملک سے نبرد و سبب نہیں ہوا وہ اگر مصر پر پڑی سلطنت کرنے لگی اس وقت سے

## مصر کے فرعونوں کا حال

۱۴۵ اوسوقت سے قوم عالقہ کے بادشاہ ہونے شروع ہوئے۔ اول بادشاہ اس قوم کا جسے مصر کا ملک اس ملک سے چین یا تھا ولید بن دوسخ علاقہ کہلاتا ہے یہ شخص گامین کو پوجتا تھا ایک روز کسی شیر نے اوسکو جنگل میں درمیان سنگار گاہ کے پہاڑ ڈالا یہ بھی کہتی ہیں کہ اول اسی کا نام فرعون رکھا گیا ہے پھر اوس کے بعد یہ لقب عام ہو گیا جسے جو بادشاہ مصر کا ہوا وہ فرعون کہلایا۔ اوس کے بعد الریان ابن ولید اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہ بادشاہ درمیان زمانہ حضرت یوسف ۷۷ کے تھا اور شہر عین شمس میں رہا کرتا تھا اوس کے بعد وارم ابن الریان اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسی کے زمانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام فوت ہوئے ہیں۔ یہ بادشاہ بہت ظالم اور ستم سار اور سخت کافر تھا ایک روز رودیل میں سوار ہو کر سیر کر رہا تھا خدا تعالیٰ نے ایک بادشاہ اسی نازل کی کہ وہ قریب حلوان کے غرق ہو گیا۔ بعد ازاں کاسم ابن معدان علیقی بادشاہ ہوا یہ چاہتا تھا کہ ہر مین کو سمار کر کے برابر کر دے لیکن حکما مصر نے اسے کہا کہ اگر تمام مصر کا خراج اسکے سمار کر دینے پر صرف کیجے گا تب بھی کافی نہ ہوگا اور چونکہ یہ دونو قرین دونبیون کی ہیں ایک حضرت شیش ابن آدم کی دوسری ہرمس نبی کی اس واسطے مناسب نہیں کہ یہ منہدم کیجاؤں۔ چنانچہ باز آیا اور پھر ارادہ منہدم کر نیکانہ کیا اوس کے بعد ولید بن مصعب مصر کا بادشاہ ہوا یہی فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا لیکن اختلاف اس میں ہے کہ یہ قوم عالقہ سے تھا یہ تو ظاہر ہے مگر بعض کہتے ہیں کہ یہ دوہی فرعون ہے جو حضرت یوسف ۷۷ کے زمانہ میں موجود تھا خدا تعالیٰ نے اسکی عمر بڑا دی تھی چنانچہ حضرت موسیٰ ۷۷ کے زمانہ تک موجود رہا۔

## مصر کے فرعون کا حال

۱۳۹۔ ابو جید کہتا ہے اور یہی مقولہ القرطبی نے تواریخ مصر میں لکھا ہے کہ ولید مذکور قوم قبط سے تھا اور ابتدائین درمیان پیاؤ کا سم علاقے کے نوکر تھا اور بہت بادشاہ قوم قبط سے ہوئے ہیں بعد گذرنے کا سم کے ولید مذکور بادشاہ ہوا اور اسی کے وقت سے قوم عالقہ کی سلطنت مصر سے جاتی رہی وہ کہتا ہے کہ اس ولید نے دعویٰ خدائی کا کیا تھا اور ہر ایک آدمی کے موافق اس کی خصلت کے ایک قسم مقرر کر دی تھی اور اس کے ایام دولت میں زمین مصر نہایت آباد اور معمور تھی بعد ازاں اس کا لشکر بہت وافر ہو گیا اور دولت کثرت سے ہو گئی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درمیان اپنی مناجات کے جو پروردگار سے عرض کی ہے اوسے ہی معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے (کہ اسے پروردگار کیون پرادی عرتو نے اپنے دشمن یعنی فرعون ولید کی باوجودیکہ وہ دعویٰ کرتا ہی اسی شے کا کہ وہ تیری ذات کو لایق ہے یعنی خدائی کا۔ اور انکار کرتا ہے تیری نعمت کا۔ پس کہا خدا تعالیٰ نے کہ چوڑا کہا ہے یعنی اوسکو اسلے کہ اوس میں دو خصلتیں ایما نداروں کیسے ہیں ایک سخاوت دوسرے حیا اور امان اس فرعون کا وزیر تھا اسنے ایک خلیج سرحد سے کہو دی ہے جبکہ امان نے اس خلیج کو کہوذا مشرق کیا ہر ایک قریہ اور گانو کے رہنواؤں نے یہ درخواست کی کہ ہمارے گانو کے قریب کو کہو دتا کہ پانی سے ہماری کہیاں بھی سیراب رہیں ہم اسکی عوض تجکو روپہ دین گے چنانچہ امان نے ایسا ہی کیا کہ کبھی ایک گانو میں جو شرق میں واقع تھا وہاں لیکھا اور کسی امک گانو مغربی میں جا ملائی اور خوب اور شمال کے گانو میں ہی اسپطرح پانی پہنچایا اور ایک لاکھ دینار سب گانو کے لوگوں سے جمع کر کے وہ خلیج بند فرعون مصر کے خدمت میں جب حاضر ہوا اور تمام قصبہ سے مطلق کیا کہ میں نے اس

## مصر کے فرعون کا حال

۱۴۷  
اس طرح سے رعیت سے روپیہ لیا۔ فرعون مصر بہت خفا ہوا اور کہا کہ جو انرگ  
بہرہ مناسبت نہیں سردار کو رعیت سے جو مثل غلاموں کی ہے روپیہ لے لے  
بلکہ سردار کو بہرہ زیبا ہے کہ جتنا کچھ اور ہوسکے اوسکے ساتھ مملوک اور مہربانی  
کرے اور کسی چیز کا اونکی لالچ نہ کرے چنانچہ وہ دنبار ہر ایک گاناؤں کے  
پیر دادے۔ پھر فرعون کو نجومیوں نے کہا کہ اب تیرا ملک ایک شخص کے  
ہاتھ سے زوال پائے گا اور وہ شخص تریب پیدا ہوئیگی اسلئے فرعون نے  
بچوں کا قتل کرنا شروع کیا یہاں تک کہ نوٹے لاکھ بچے مار ڈالے مگر خدا تعالیٰ  
نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسطور پر بچایا کہ اوسکی جوردھیمیلے اسکو  
اٹھا کر پردریش کی۔ یہودی لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ ؑ کو  
فرعون کے بیٹے نے اٹھایا تھا نہ زوجہ نے۔ مگر صحیح یہی ہے کہ زوجہ ہی  
نے اٹھایا تھا جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہوا ہے۔ بعد ازاں حضرت  
موسیٰ علیہ السلام سے منجات ظاہر ہوئے اور فرعون کو دکھلائے نبلی افضل  
یہ ہے۔ ایک عصا۔ دوسرا ید بیضا۔ تیسرا ڈیون کا آنا  
۔ چوتھا جودن کا ہو جانا۔ پانچواں منیڈ کون کا گہرون میں بہر جانا  
۔ چٹا خون سے برتنوں کا بہر جانا اسوقت فرعون نے نبی اسرائیل کو  
اجازت دی کہ جہاں چاہو لیجاؤ مگر حضرت کر کے پشیمان ہوا اور اپنا لشکر  
لیکر حضرت موسیٰ ؑ کا تعاقب کیا چنانچہ بحر قلم بر حضرت موسیٰ ؑ سے  
کہہ بیڑ ہوئی اسوقت کہ حضرت موسیٰ ؑ نے موافق دجی کے دریا کے  
کنارہ پر عصا مارا اوس دریا میں بارہ راہ کشادہ ہو گئیں جب حضرت  
موسیٰ ؑ نکل گئے فرعون نے ہی حضرت موسیٰ ؑ کی پیروی کر کے دریا میں  
قدم رکھا جسوقت وہ تمام اپنے لشکر کے دریا میں پہنچ گیا اسوقت دریا علیا

## مصر کے فرعونوں کا حال

۱۴۸۸ اور وہ ڈوب گیا بروقت غرق ہوئے فرعون کے حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 انہی برس کی تھی اور قبل ولادت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہی فرعون سلطنت کرتا تھا  
 چنانچہ بچوں کو مردایا اور مدت تک سلطنت کی اسے معلوم ہوا کہ انہی برس تک  
 تو بیشک فرعون کی عمر زیادہ تھی۔ بعد اوسکے ملکہ دلو کہ جو مشہور بنام عجوز ہے  
 بادشاہ ہوئے یہ بادشاہ نرادسی ایک بادشاہ قطب کی بیٹی تھی کہتے ہیں کہ اسی  
 جادوگر تھی گویا تمام ملک کا سحر اوسکی حصہ میں آیا تھا اور بسبب اسکے کہ عمر رسیدہ  
 تھی اسلئے اوسکو عجوز لینے بڑھاپا کہا کرتے تھے۔ اس عورت نے درمیان  
 زمین مصر کے اسوان کے آخر حد تک ایک جاڑ دیواری متصل بنوائی تھی اسجائے  
 تک ابن سید کے کلام تمام ہو چکے مگر اوسنے یہ ذکر نہیں کیا کہ بعد لو کہ عجوز  
 جادوگری کے کون شخص بادشاہ ہوا

مگر میں نے تاریخ ابن جنون الطبری کے چند اوراق میں جو کہ ایک تواریخ قدیمہ ملک  
 مصر کے ہے یہ لکھا ہوا پایا ہے کہ بعد دلو کہ کے ایک لڑکا کسی امیر کا امیر قطب  
 سے بادشاہ مصر کا ہوا اوسکا نام درکون ابن مبطوس تھا اوسکے بعد نوٹس  
 پر تقاش اوسکے بعد مرینا۔ اوسکے بعد استادس۔ اوسکے بعد مبطوس  
 ابن میکیل بادشاہ ہوا۔ پھر بعد اوسکے مائوس۔ اوسکے بعد ماکیل  
 ۔ اوسکے بعد بولہ بادشاہ ہوا یہ وہ بادشاہ ہے جو رجیم بن سلیمان ابن  
 داؤد علیہما السلام سے لڑا تھا۔ اور یہودیوں کی کتابوں میں یون لکھا ہے  
 کہ وہ فرعون جنوبی اسرائیل سے ایام رجیمین لڑا تھا اوسکا نام شیشاق  
 ہے اور یہی صحیح ہے۔ بعد شیشاق مذکور کے کوئی بادشاہ مشہور نہیں ہوا  
 سوار اوس فرعون لکڑی کے جسکو بخت نصر نے گرفتار کر کے سولی دی تھی  
 ۔ اور رجیم بن سلیمان سے بخت نصر چار سو برس بعد ظاہر ہوا تھا۔ مگر

## ذکر ہے یونان کی بادشاہوں کا

مگر شیشاق ایام رجیم میں تھا اسے معلوم ہوتا ہے کہ فرعون لنگڑا شیشاق سے ۱۴۹ چار سو برس سے بہت زیادہ برس بعد ہے۔ اور فرعونوں کے نام جو درمیان شیشاق اور فرعون لنگڑے کے گزرے ہیں منجھو معلوم نہیں ہو سکتے۔ اور جب فرعون مذکور کو بخت نصر نے مارا کہ اور ان تمام بلاد مصر کو خراب و ویران کیا اور وقت سے چالیس برس تک سلطنت مصر کی خراب پڑی رہی ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ جبے بخت نصر نے ملک مصر اور ملک شام کو فتح کیا تھا اور وقت سے تا انتقال بخت نصر اور سیلی تخت حکم رہا اور بعد بخت نصر کے اولاد بخت نصر کے حاکم مقرر ہونے لگے جبکہ کہ خاندان بخت نصر میں حکومت تھی چنانچہ ایک حاکم کا نام سرخوش القان سے ہر جس نے ایک محل موم کا بنایا تھا۔ پھر اس کے بعد دالی ہوا مخار سب طویل ابو سعید کہتا ہے کہ بغراط حکیم بھی اسکے زمانہ میں تھا۔ اسکے بعد فارس کے نواب حاکم ہوتے رہے تا طور اسکندر روم کے اور فارسیوں کے لڑائی تک

## ذکر ہے یونان کے بادشاہوں کا

واضح ہو کہ یونان کے بادشاہوں میں سب سے اول بادشاہ فلیس سکندر کا باپ مشہور ہے جبکہ دار السلطنت مقدونیہ تھا یہ ایک شہر حکمار یونان کا خلیج قسطنطین پر شرق کی طرف واقع ہے ہر چند کہ یونان کے بادشاہ کے گروہ کئے تھے مگر سوار فلیس کے اور کوئی مشہور نہیں ہوا۔ مگر یہ بادشاہ باج گذار مملکت فارس کا تھا۔ جو وقت فلیس مر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا سکندر جبکہ حال ملوک فارس کے بیان میں گذر چکا ہے



## ذکر ہی یونان کی بادشاہوں کا

۱۵۰ بادشاہ ہوا اس بادشاہ نے کل تیرہ برس سلطنت کی ہے اور اپنے غلبہ کے ساتویں برس انتقال پایا۔ جب سکندر نے ہے وفات پائی تو اس کے ملک آپس میں تقسیم کئے گئے چنانچہ ایک جانشین سکندر کا انطاکیہ تھا اسکے حصہ میں بعضے ممالک شام اور ملک عراق تھا۔ اور مقدونیہ کا بادشاہ سکندر کا بہائی جو سمی فلیس اپنے باپ کے نام پر تھا وہی رہا۔ اور بلاد عجم پر وہ ملوک طوائف جلو خود سکندر نے مرتب کیا تھا وہ حکومت کرتے رہے۔ اور ملک مصر اور بعض مملکت شام پر بطالہ بادشاہت کرتے رہے جو کہ بادشاہ یونان کے تھے ہر ایک بادشاہ کا لقب اینٹین بطلیوس ہے ہوتا تھا یہ ایک لفظ ہے جس کے معنی بڑا ارنیوالے کے ہیں۔ یہ بطالہ تیرہ تھے جب یہ سلطنت کر چکے تب ان سبکی آخر ملک قلو بطرایٹے بطلیوس کے بادشاہ ہوئے مگر اس بطلیوس کا نام معلوم نہیں نہ نسبت معلوم ہو کہ کیا تھی۔ اس بادشاہ زادے کے وقت سے بطلیوسوں کا دورہ گیا اور أغسطس رومی کے بادشاہ ہونے سے سلطنت رومیوں کی ہو گئی۔ ان سب یونانیوں نے کل دو سو پچتر برس سلطنت کی ہے۔ اور درمیان غلبہ اسکندر اور غلبہ أغسطس کے فاصلہ دو سو بیاسی برس کا ہے اور بعد غلبہ دارا سکندر سات برس تک اور زندہ رہا ہے جبکہ یہ سات برس دو سو بیاسی میں کم کر دیں تو باقی رہیں گے وقت مرنے سکندر سے غلبہ أغسطس تک دو سو پچتر برس یہی مدت ہے بطلیوسوں کے دورہ کے۔ اب ہم ان کے تفصیل لکھتے ہیں۔ پوشیدہ نہ ہے۔ اول بطلیوس کا نام ششون ابن لانوس ہے اور اس کا لقب منطقی ہی تھا اس شخص نے بیس برس تک سلطنت کی ہے۔ بعد تائیس برس غلبہ سکندر کے یہ بطلیوس

## ذکر ہی یونان کے بادشاہوں کا

۱۵۱

بطلیوس فوت ہوا۔ اس کے بعد بطلیوس ثانی مسمیٰ فیلوڈنوس (اس کے  
 منے مین) دوست اپنے بہائی کا) بادشاہ ہوا۔ اٹھیس برس بادشاہت  
 کرتا رہا یہ وہی بطلیوس ہے جس کے واسطے توریت کا ترجمہ زبان عبرانی سے  
 یونانی میں کیا گیا ہے اور اس نے ہی یہودیوں کو قید خانہ سے رہائی دی تھی۔ قبت  
 تخت نشینی کے چنانچہ ہم اسکا ذکر درمیان ذکر نبی اسرائیل کے کر چکے ہیں  
 یہ بطلیوس بعد میں <sup>۶۵</sup> برس غلبہ اسکندر کے فوت ہوا۔ اس کے بعد تیسرا  
 بطلیوس مسمیٰ اور اخیس بادشاہ ہوا۔ اس نے پچیس برس سلطنت کی۔ اسکے  
 زمانہ میں شام کا بادشاہ خراج دیتا تھا۔ بعد نوے برس غلبہ اسکندر کے  
 اس نے بھی راہ ملک بھاگی طی کی۔ اس کے بعد چوتھا بطلیوس مسمیٰ فیلو بطور  
 (اس لفظ کے منے مین) دوست باپ کا کام بادشاہ ہوا۔ اس نے سترہ برس  
 بادشاہت کی۔ سنہ ۱۰۷ اسکندریہ میں فوت ہوا۔ اس کے بعد پانچواں  
 بطلیوس بادشاہ ہوا۔ اسکا نام فیضوس تھا۔ اس نے چوبیس برس بادشاہت  
 کی اور سنہ (۱۳۱) اسکندریہ میں فوت ہوا۔ بعد ازاں چھٹا بطلیوس مسمیٰ  
 فیلو بطور بادشاہ ہوا۔ اس لفظ کے منے مین (کو اپنی والدہ کا دوست)  
 اس نے پچیس برس بادشاہت کی اور سنہ ۱۳۶ اسکندریہ میں فوت ہوا۔  
 بعد ازاں ساتواں بطلیوس مسمیٰ ادر اخیس ثانی اٹیس برس سلطنت کر کے  
 سنہ ۱۹۵ اسکندریہ میں فوت ہوا۔ بعد اس کے آٹھواں بطلیوس مسمیٰ  
 سو طیرا سولہ برس سلطنت کر کے سنہ ۲۱۱ اسکندریہ میں فوت ہوا۔  
 بعد ازاں نوواں بطلیوس مسمیٰ سید رطس نوے برس سلطنت کر کے سن  
 و دو سو بیس اسکندریہ میں راہی ملک بھاگا ہوا۔ پھر دسواں بطلیوس  
 مسمیٰ اسکندروس بادشاہ ہوا۔ اس نے تین ہی برس سلطنت کی اور سنہ ۲۲۳

## بیان ہے روم کے بادشاہوں کا

۱۵۲ مین فوت ہوا۔ اوسکے بعد گیاروان بطلمیوس بادشاہ ہوا اسکا نام فیلو ذفوس ہے اسنے آٹھ برس سلطنت کی اور سنہ ۲۳۱ سکندری مین فوت ہوا۔ بعد اوسکے باروان بطلمیوس مسمی دینوس بوسنٹیس<sup>۲۹</sup> برس بادشاہت کر کے سنہ ۲۶۰ سکندری مین فوت ہوا۔ اسکے بعد ملکہ قلوبطرا بادشاہزادی سلطنت کرتی تھی اس ملکہ نے بائیس برس سلطنت کی بعد گزرنے بائیس برس کے غطس رومی اسپر غالب آیا قلوبطرا نے بسبب تنگ کے اپنے تین آپ ہلاک کیا اس ملکہ پر یونان کے سلطنت تمام ہو چکی۔ اور اسوقت سے رومیوں کی بادشاہت چلی۔ رومی لوگ اولاد اصغر کی مین۔ یہ واقعہ مینے ملکہ قلوبطرا کا مغلوب ہونا اور غطس کا اوسپر غالب آجانا بعد سنہ ۲۸۲ علیہ اسکندری کے مین ہوا تھا

## بیان ہی روم کی بادشاہوں کا

ابو عیسیٰ اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ اول ہی اول بادشاہ روم کارولوس۔ اور رومانوس دونو بھائی ہوئے۔ اونہوں نے ایک شہر سبا کر اپنے نام۔ اوسکا نام رومیہ رکھا۔ بعد ازان رومانوس نے اپنے بھائی رومانوس پر چڑھی کر کے جنگ کی اور اوسکو قتل کیا پھر اوسنے تن تنہا اٹیس برس تک سلطنت کی۔ اور رومانوس نے درمیان شہر رومیہ کے ایک کبیل گہر بہت عجیب بنایا تھا۔ اوسکے بعد رومیہ مین چند اور بادشاہ بھی ہوئے مین لیکن مشہور نہیں ہوئے اور نہ اونکی خبرین مرے دستیاب ہوئی مین۔ کتاب کامل مین ابن اثیر لکھتا ہے کہ قبل غالب آنے رومیوں کے یونان پر اونکی دار السلطنت رومیہ گہر تھی اور مذہب اونکا صابین کا مذہب تھا مینے اونکے پاس خدیت تھے سبھی تارہ کے نام پر اونکا نام تھا اونکی پوجا کیا کرتے تھے۔ اور پٹلا

## بیان ہے روم کے بادشاہوں کا

۱۵۳ بادشاہ اولکا غابوس مشہور ہے — اور کے بعد بوبوس — اور کے بعد غطس  
 بادشاہ ہوا اس بادشاہ کا لقب قیصر تھا اسکے سنے میں (چیرا گیا) یہ لقب  
 اس واسطے رکھا گیا تھا کہ اسکی والدہ جینی ہوئی مگر جی تھی اور سکا پیٹ چیرا سکونکا  
 تھا اس واسطے قیصر نام رکھا گیا پہر یہی لقب تمام بادشاہان روم کا ہو گیا —  
 باروین برس اپنے جلوس کے غطس نے فوج کشی تری اور خلی کی راہ کی اور  
 بلاد مصر سے کوچ کر کے یونان پر غالب آ گیا جبکہ غطس یونان میں آیا اس وقت  
 ملکہ قلوبطرا اسکندریہ سلطنت کرتی تھی اس نے یہ حال دریافت کر کے باروین سال  
 جلوس غطس میں اپنی جان اپنے ہاتھ سے ہلاک کی — جب غطس یونان پر  
 غالب آ گیا اس وقت تمام مردمان یونان روم کی طرف جا بے اور بوقت فتح کرنے  
 ملک شام اور دیار مصر کے تمام نبی اسرائیل یہی اطاعت غطس میں داخل ہو گئے  
 جسے کہ اولمیں وہ لوگ بظلمیوں کے تحت حکم تھے — اور غطس نے یہودیوں  
 پر جو درمیان بیت المقدس کے رہتے تھے ایک حاکم اور ان میں ہی سے اپنی  
 طرف سے مقرر کیا اور سکانات ہر دوس تھا جیسا کہ پہلے اسکا ذکر آچکا ہے —  
 اس غطس ہی کے وقت میں حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے تھے چنانچہ یہ بھی  
 ذکر پہلے آچکا ہے اور یہ غطس کا غالب ہونا دیار مصر پر اور قلوبطرا کا مقتول  
 ہونا بعد گزرنے دو سو یا سی برس غلبہ سکندر کے ہوا تھا — اور کل مدت سلطنت  
 غطس کی تینالیس برس ہیں از انجملہ بارہ برس تو وہ قبل غالب آنے یونان پر  
 سلطنت کرتا رہا — اور گتیس برس بعد غلبہ کے سلطنت کے اور درمیان سنہ ۳۱۴  
 سکندری کے فوت ہوا — پہر غطس کی طیبایوس اول سنہ ۳۱۴ سکندری  
 میں بادشاہ ہوا — ابو عیسیٰ لکھتا ہے کہ طیبایوس نے بائیس برس بادشاہت  
 کی — اور طیبایوس یہ وہ شخص ہے جسے مشہر طبریہ ملک شام میں بیایا تھا

## بیان ہی روم کے بادشاہوں کا

۱۵۴

چنانچہ اس شہر کا نام ہی اوسیکے نام پر رکھا گیا۔ اور بعد گزرنے تین سو پچیس برس غلبہ اسکندر کے طیباریوس فوت ہوا اوسکے بعد غانیوس بادشاہ ہوا اوسنے چار برس سلطنت کی اسی بادشاہ کے اول سال جلوسی کے گزرنے کے بعد حضرت علیہ السلام پر اٹھائے گئے تھے یعنی بعد تین سو چتیس برس غلبہ اسکندر کے۔ اور غانیوس نے بعد گزرنے تین سو اٹالیس برس غلبہ اسکندر کے وفات پائی۔ اسکے بعد تلوزیوس بادشاہ ہوا کہتے ہیں کہ اسنے کل چودہ برس سلطنت کی یہہ عنہ کتاب قانون سے نقل کی ہے۔ اس بادشاہ کے ایام دولت میں ایک بڑا جادوگر کسی سیون رومیہ میں رہتا تھا نقل کیا گیا ہے یہہ کا کل سے۔ اور اسی بادشاہ کے عہد میں سیون پطرس کو قید سے رہائی دی گئی تھی چنانچہ وہ اطراف النہامک میں جاکر مذہب رومیہ کی تعلیم کرتا رہا۔ اور پھر کرشہر رومیہ میں جاکر ہریت کی اوسجائے بادشاہ کی جو رومیان لائی اور نصاری ہو گئی۔ اور بعد گزرنے تین سو تیرہ برس غلبہ اسکندر کے تلوزیوس نے وفات پائی۔ اوسکے بعد نارون بادشاہ ہوا نقل کیا گیا ہے قانون ابی ریمان بیرونی سے کہ اسنے تیرہ برس سلطنت کی۔ یہہ ودی بادشاہ ہے جسے اپنے ایام حکومت کی اخیر دونین پطرس اور لولویس کو شہر رومیہ میں سولی دی تھی یہہ بادشاہ سنہ ۳۳۶ سکندری میں فوت ہوا تھا۔ اوسکے بعد ساسیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسی کہتا ہے کہ اس بادشاہ نے دس برس سلطنت کی اور آخر سنہ ۴۷۶ سکندری میں فوت ہوا۔ پھر بادشاہ ہوا بعد اوسکے طیطوس قانون میں لکھتا ہے کہ اسنے سات برس بادشاہت کی۔ یہہ ودی بادشاہ ہے کہ جسے یہودیوں سے جہاد کر کے انکو خراب دیران کیا اور بیت المقدس کو جاڑ دیا۔ اور میکیل کو بھی جلادیا تھا جیسا کہ اولاً اسکا ذکر آچکا ہے جیسے دوسری دفعہ دیران ہونے بیت المقدس کا ذکر ہوا ہے اور آخر سن تین سو تیرہ سکندری میں

## بیان ہے روم کے بادشاہوں کا

سکندری میں بطیوس نے وفات پائی۔ اس کے بعد ذوطیسوس بادشاہ ہوا۔ ۱۵۵  
 قانون میں لکھا ہے کہ اس نے پندرہ برس بادشاہت کی اور یہودیوں اور نصاریٰ کو  
 ڈبو ڈبو کر ہلاک کیا یہ بادشاہ سوار اور بادشاہین روم کے بہت پرستی کرتا تھا۔  
 اس نے درمیان آخر سنہ ۳۹۸ کے وفات پائی۔ اس کے بعد نارداس شاہ  
 ہوا ابو عیسیٰ لکھا ہے کہ اس نے ایک برس بادشاہت کی ہے اور سنہ ۳۹۹ سکندری  
 میں فوت ہوا اس کے بعد طرابانوس بادشاہ ہوا اس کو غلطانوس بھی کہتے ہیں  
 ابو عیسیٰ لکھا ہے کہ اس نے تیس برس سلطنت کی۔ اور ایک قول یہ ہے کہ تیس<sup>۱۹</sup>  
 برس بادشاہت کرتا رہا اس کے ایام حکومت میں بطیوس صاحب کتاب محبط  
 موجود تھا۔ اور یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ بطیوس لقب ملوک یونان کا ہوتا  
 رہا ہے لیکن بعد ان بادشاہوں کے پر یہ لقب عام ہو گیا تھا عوام انہیں اس  
 ہی یہ نام رکھنے لگے تھے۔ مگر یہ بطیوس انہیں بادشاہوں میں سے تھا۔  
 کتاب کامل میں لکھا ہے کہ بطیوس مذکور یعنی صاحب کتاب محبطی اولاد قلوڈیوس  
 سے ہر اسیر اسطے او سکوفو ذی پی کہتے ہیں۔ اس آذربابوس بادشاہ  
 کو اٹھارویں برس اس کے جلو کے بیاری خدام کی ہو گئی تھی۔ ہر خد کے دہار  
 مصر کو واسطے طلب علاج اس بیاری کے گیا لیکن صحت نہ ہوئی اور آخر سنہ<sup>۴۰۹</sup>  
 سکندری میں فوت ہوا۔ اس کے بعد انطونیوس بادشاہ ہوا ابو عیسیٰ لکھا ہے  
 کہ اس نے تیس برس بادشاہت کی۔ ایک رصد ارصاد بطیوس سے اس کے تیسری  
 سال جلوسی میں طیار ہوئی ہی یہ بادشاہ درمیان سنہ ۴۱۲ سکندری فوت  
 ہوا اس کے بعد مروتوس بادشاہ ہوا بعضے اس کو فرزدس بھی کہتے ہیں قانون  
 میں لکھا ہے کہ اس نے تیس برس سلطنت کی۔ کتاب کامل ابن اثیر میں لکھا ہے  
 کہ اسی بادشاہ کے ایام حکومت میں ابن دبصان ظاہر ہوا تھا جس نے لوگوں کو

## بیان ہے روم کے بادشاہوں کا

۱۵۶ یہ تسلیم کیا جاوے کہ یہ شخص ترسیا یون کا پشوا تھا۔ اسکے مکن میں خلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ درمیان راکے رہا کرتا تھا۔ بعضے کہتے ہیں کہ ایک نہر جو وہلکے دروازہ پر کو گزرتی ہے وہاں رہتا تھا اسکا نام درمیان ہی اسنے نہر کے کنارہ پر ایک گرجا گھر بنایا تھا اور مرفوس بادشاہ درمیان سنہ ۸۴ م سکندری میں فوت ہوا۔ اسکے بعد قومودوس بادشاہ ہوا اسنے تیرہ برس سلطنت کی اور سانس گھٹ کر درمیان سنہ ۸۹ م سکندری کے دفعہ مر گیا۔ کتاب کامل میں لکھا ہے کہ جالینوس اسی بادشاہ کے ایام حکومت میں تھا اور جالینوس نے بطلیموس کو بھی دیکھا ہے اسکے ایام میں نصارائے کا دین شایع ہو گیا تھا چنانچہ جالینوس نے اپنی کتاب جامع کتاب افلاطون میں جو کہ در باب سیاست مدنی اسنے تصنیف کی ہے یہ لکھا ہے۔ کہ تمام خلق کے آدمی اقوال برہانہ سمجھنے کی طاقت نہیں رکھتے چنانچہ اسیلے اون لوگوں کو رموزات کی احتیاج ہے مراد رموزات سے یہ ہے کہ ثواب عذاب اخردے سے ڈرانا۔ چنانچہ اب ہم اس زمانہ میں ایک قوم دیکھتے ہیں جنکو نصارائے کہتے ہیں وہ لوگ لوگوں کے ایمان لیتے ہیں رموز سے اور اونکے فعل ایسے ہیں جیسے کہ فیلسوف کوئی فعل ہوتے ہیں جیسا کہ موت سے اضطراب نہ کرنا یہ ایسا امر ہے کہ سب فیلسوف اسکو مانتے ہیں۔ اور مثلاً بچھا جماع سے کیونکہ ایک گروہ ان لوگوں میں ایسے ہیں کیامد اور کیا عورت تمام اپنی زندگی میں کبھی جماع نہیں کرتے اس فعل سے باز رہتے ہیں۔ اور ایک قوم ادنین سے ایسی ہے کہ وہ لوگ اپنی خطا طنت نفس اور تندہیر نفس میں بہت کوشش کرتے ہیں اور شدت سے انصاف و عدل کے لالچی ہیں یہ سب افعال فیلسوفوں کے سے ہیں تمام ہوئے کلام جالینوس کے۔ بعد قومودوس مذکور

## ذکر ہی روم کے بادشاہوں کا

ذکر کے فلطینوس نے چہ بنیہ سلطنت کی اور اپنے صحن خانہ میں درمیان سنہ ۱۵۷ء کے مقول ہوا۔ اس کے بعد سیوارس بادشاہ ہوا قانون میں لکھا ہے کہ اس نے اٹھارہ برس سلطنت کی اس کے ایام دولت میں علماء مجوسی میں بحث ہوئی تھی بابت عید فصح کے آخر کو روزہ رکھنے پر اتفاق ہوا۔ اور سیوارس مذکور درمیان سنہ ۵۱۳ء کے ہلاک ہوا۔ اس کے بعد انطینوس ثانی بادشاہ ہوا ابو عیسیٰ کہتا ہے کہ اس نے چار برس بادشاہت کی اور آخر کار درمیان حران اور الرما کی مقول ہوا درمیان سنہ ۵۱۷ء کے اس کے بعد اسکندر دس بادشاہ ہوا ابی عیسیٰ کہتا ہے کہ اس نے تیرہ برس سلطنت کی اور سنہ ۵۲۲ء میں وفات پائی۔ اس کے بعد یکسینوس بادشاہ ہوا قانون میں لکھا ہے کہ اس نے تین برس سلطنت کی اور نصارائے کے قتل کرنے میں اس شخص نے بہت تشدد کیا تھا یہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۳۳ء سکندری کے فوت ہوا۔ اس کے بعد غورز بانوس بادشاہ ہوا ابو عیسیٰ کے کتاب میں لکھا ہے کہ اس نے چہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۵۳۹ء سکندری کے درمیان حدود فارس کے مقول ہوا۔ اس کے بعد دقینوس بادشاہ ہوا اس کو دقینوس بھی کہتے ہیں ابو عیسیٰ نے لکھا ہے کہ اس نے ایک ہی برس سلطنت کی۔ وہ بادشاہ جو اس کے اول تھا وہ نصارائے ہو گیا تھا اسی سبب سے دقینوس نے خروج کر کے اس کو قتل کیا اور پیر کرتوں کی پرستش اور دین نصارائے کا جاری کر دیا تھا اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر اسے نصارائے کو قتل کیا تھا اسی بادشاہ سے ڈر کر اصحاب کہف جو ساتھ جوان تھے بھاگ کر ایک غار میں جاسوئے تھے اور ان کا حال معلوم نہیں کہ کتنے عرصہ سے وہ لوگ سوتے ہیں جیسا کہ خبر دی ہے خدا تعالیٰ نے اور درمیان سنہ ۵۴۰ء کے دقینوس فوت ہوا۔ اس کے بعد فالوس بادشاہ ہوا نقل ہے کہ کتاب ابی عیسیٰ



## ذکر ہے روم کے بادشاہوں کا

۱۵۸۔ کہ اس بادشاہ نے تین برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۵۴۳ء سکندری  
وفات پائی اسکے بعد علیوس اور لیریاٹوس بادشاہ ہوا ابو عیسیٰ کہتا ہے کہ ان  
دونوں نے پندرہ برس بادشاہت کی ہے۔ اور کتاب کامل میں یہ لکھا ہے  
کہ لیریاٹوس جسکو دکونیوس بھی کہتے ہیں بعد دو برس کے تنہا مستقل بادشاہ ہو گیا  
تھا اور اسے درمیان سنہ ۵۵۵ء کے وفات پائی اسکے بعد بادشاہ ہوا فلوڈیوس  
اسنے ایک برس سلطنت کی اور سنہ ۵۵۹ء میں انتقال پایا۔ اسکے بعد آذرفاس  
جسکو اور لیریاٹوس بھی کہتے ہیں بادشاہ ہوا ابو عیسیٰ کہتا ہے کہ اسنے چہ برس  
بادشاہت کی اور ایک بجلی سے جو اسکے اوپر گر پڑی تھی جل کر مر گیا۔ اور درمیان  
سنہ ۵۶۵ء کے وفات پائی۔ اسکے بعد فردونوس بادشاہ ہوا کتاب الی  
یسے میں ہے کہ اسنے سات برس بادشاہت کی اور سنہ ۵۷۲ء میں انتقال پایا  
۔ پھر بادشاہ ہوا بعد اسکے فاردوس اور اسکے شرکار ابو عیسیٰ کہتا ہے اسنے  
دو برس بادشاہت کی اور سنہ ۵۷۴ء میں وفات پائی اسکے بعد قلیطیانوس  
اکیس برس سلطنت کرتا رہا تیردین سال اسکے جلوس کے باشندگان مصر اور  
ساکینین سکندریہ نے ہو گئے چنانچہ وہ رومیہ سے گیا اور انکا پر بندوبست کیا  
اور قلعہ قلع کر کے اپنے ملک کو آیا یہ بادشاہ بت پرست تھا۔ کیونکہ اسکے  
بعد بادشاہ روم کے نصارائے ہو گئے تھے۔ یہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۹۵ء  
سکندری کے فوت ہوا۔ اسکے بعد قطنین بادشاہ ہوا اسنے اکتیس برس  
سلطنت کی۔ کتاب قانون میں لکھا ہے کہ تیسرے سال اپنے جلوسی میں  
وہ رومیہ سے طرف قطنینہ کے گیا اور ایک فصیل دامن نبائی اور مذہب سکائی  
سیجی تھا پہلے اس شہر کا نام بطریقہ تھا اسنے اسکا نام اپنے نام پر قطنینہ  
رکھا۔ نصارائے گمان کرتے ہیں کہ چہ برس بعد اسکے جلوس کے اس بادشاہ

## ذکر ہے روم کے بادشاہوں کا

۱۵۹ بادشاہ کو آسمان پر ایک صورت سُولی کی دکھائی دی تھی اس واسطے یہ عجیب سیج ہوا  
ایمان لایا اور مذہب نصاریٰ سے اختیار کیا۔ وہ بادشاہ جو اسے اول گڈر سے  
بین وہ مذہب صابیہ کا استعمال کرتے تھے یعنی اُن تون کو جن کے نام کو اک  
سب سے زیادہ کے نام پر تھے پو جا کرتے تھے جبکہ اسکی سلطنت کے میں برس  
گزر چکے تھے۔ اسنے دو ہزار اٹھائیس پشتوا بت پرستوں کے جمع کئے اور  
تین سو اٹھارہ پشتوا چُن کر اونکی ناک کاٹ ڈالی۔ انہیں مین سے اریوس  
تھا جو حضرت عیسیٰ کے مخلوق ہونیکا قایل تھا۔ اور علماء نصاریٰ اسے پاس  
قطنین کے جمع ہو کر شریعہ نصرائی نبائی کیونکہ پہلے سے یہ شرع نہ تھی  
۔ سرداران پادریوں کا وہ پادری تھا جو اسکندریہ مین رہتا تھا۔ گیارہ  
برس اس کے جلوس کے والدہ قطنین کی مسماۃ میلانی بیت المقدس مین گئی  
اوسنے وہاں جا کر عید صلیب ادا کی اور وہ صلیب حیر حضرت عیسیٰ کے کوئی نہ تھا  
سُولی ہوئی وہ نکال لی۔ اور اس بادشاہ نے اور اسکی والدہ نے کے لئے  
نبا کے مین از انجلہ ایک بیت المقدس مین بنام قمار مشہور ہے اور ایک گرجا  
ہے جس کا اور ایک گرجا ہے الہاکا اور قطنین درمیان سنہ ۶۲۶ سکندریہ  
کے فوت ہوا۔ بعد مرنے قطنین کے اسکی سلطنت اس کے تین بیٹوں پر  
منتقم ہو گئی مگر حاکم اُن کا قسطنطین کا قانون مین ہے کہ قسطنطین ابن قطنین نے  
جو ۶۴۲ برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۶۵۰ کے وفات پائی بعد ازاں  
قطنین کی اولاد کے ہاتھ سے سلطنت جاتی رہی اور بادشاہ لیا یوس ہوا  
یہ شخص پہر کر مزد ہو گیا اور تون کی پرستش کرنے لگا اور شاہ پور ذی الکثرت  
سے بھی یہ رٹنے لگا تھا چنانچہ اسکو زیر کیا مگر سبب اپنی قضا کے زمین فاس  
بی مین ایک تیر کے لگنے سے جو اس کے سینہ مین آگھسا تھا مر گیا جیسا کہ دوسری

## ذکر ہے روم کے بادشاہوں کا

۱۶۰

فضل میں ذکر ہو چکا ہے۔ جبکہ لبانوس مرگیا اور سوت او کے لشکر میں سبب خوف فارسیوں کے بہت برا اضطراب پیدا ہوا تھا اسنے دو برس بادشاہت کی اور سنہ ۶۵۲ء سکندری میں فوت ہوا۔ بعد ازاں بونیا نوس نے ایک برس سلطنت کی۔ نقل ہے کتاب ابو عیسیٰ سے کہ بونیا نوس مذکور جبکہ بادشاہ ہوا اسوقت اسنے دین نصارائے کورونق دی اور جسے نصرانی بت پرست ہو گئے تھے ان کو پہر کرم سبب نصرانیہ پر قائم کیا۔ اور جبکہ بادشاہ ہوا روم پر اور دے رومی لوگ زمین فارس میں تھے اور سوت بونیا نوس نے سابور سے صلح کی بعد او کے مکان پر جا کر ملاقات کی اور باہم مناقہ ہوا۔ بعد ازاں یونیا نوس اپنا لشکر لیکر اپنے بلاد کی طرف مراجعت کر آیا اور سنہ ۶۵۳ء میں فوت ہوا۔ پھر بعد او کے الطیانوس بادشاہ ہوا۔ کتاب ابی عیسیٰ میں لکھا ہے کہ اسنے چودہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۶۶۷ء کے وفات پائی۔ او کے بعد انونیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسیٰ لکھا ہے کہ اسنے تین برس بادشاہت کی اور سنہ ۶۷۰ء میں وفات پائی۔ او کے بعد خرطیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسیٰ لکھا ہے کہ اسنے تین برس سلطنت کی ہے اور درمیان سنہ ۶۷۳ء کے وفات پائی۔ او کے بعد تاوڈوسیوس اکبر بادشاہ ہوا اس شخص نے انچاس برس حکومت کی اور سنہ ۷۲۲ء میں انتقال پایا۔ او کے بعد ارتاودیوس قسطنطنیہ میں بادشاہ ہوا۔ اور رومیرمین اور نوربرس اور سکاثریکس قانون میں لکھا ہے کہ ان دونوں نے تیرہ برس بادشاہت کی اور سنہ ۷۳۵ء میں انتقال پایا۔ او کے بعد تاوڈوسیوس ثانی بادشاہ ہوا اسنے بیس برس بادشاہت کی اسی بادشاہ کے پیام دولت میں فارسی رومیوں سے لڑے تھے اور اصحاب کھن ہو جاگے اور بڑے تھے اسنے درمیان سنہ ۷۵۵ء کے انتقال پایا پھر ایک مجمع شہیر اور

## ذکر سے روم کے بادشاہوں کا

دریان افسس کے اوسیکے ایام حکومت میں ہوا تھا جس مجمع میں دو سو عالم مجوس  
 ۱۶۱ کے اور نسطورس صاحب مذہب علیحدہ کے گئی اور بطرک قسطنطنیہ میں تباہیت  
 قول نسطورس کے کہ مسیح میں دو جوہرین ایک جوہر بنا ہوتی — دوسرا اسوقی  
 — یہ شخص دو اقواموں کا قایل تھا — یعنی ایک اقوام لاہوتی دوسرا  
 ناہوتی کہتے ہیں کہ نازدوسیوس مذکور نے بیا لیس برس سلطنت کی ہے  
 — اوسکے بعد مرقیا نوس بادشاہ ہوا نقل ہے قانون سے کہ اسنے سات  
 برس بادشاہت کی اور بعد ایک برس اپنے جلوس کے دیرباروں اسنے  
 بنایا تھا در بیان حص کے اور اوسیکے ایام حکومت میں نسطورس ملعون جو کہ  
 دفع کیا گیا — اور مرقیا نوس در میان سنہ ۷۶۲ کے بادشاہ ہوا  
 — اوسکے بعد وانطیس بادشاہ ہوا اسنے ایک برس بادشاہی کی ہے اور  
 وفات اسکی در میان سنہ ۷۶۳ کے ہوئی اوسکے بعد لاون گیر بادشاہ ہوا  
 قانون میں لکھا ہے کہ اسنے شترہ برس حکومت کی اسیکے ایام حکومت میں  
 ایک زلزلہ عظیم ایسا آیا تھا کہ بہت گھر لوگوں کے در میان اٹھا گئے زمین میں  
 دھنس گئے — اور در میان سنہ ۷۸۰ کے وفات پاسی اوسکے بعد زنون  
 بادشاہ ہوا — قانون میں لکھا ہے کہ اسنے اٹھارہ برس سلطنت کی  
 اور در میان سنہ ۷۹۸ سکندری کے فوت ہوا — پیر اوسکے بعد سٹیا  
 بادشاہ ہوا ابی جیسے کہا ہے کہ اسنے ستائیس برس سلطنت کی یہ وہ ہے  
 جسے شہر حماۃ کی فضیل کی تعمیر شروع کی تھی در میان اول سال جلوس  
 کے اور دوسرے سال میں فراغت پائی تھی — اور دسویں سال  
 جلوسی اوسکے میں کال پڑا اور ٹی پیلی اور بار دین سال سپہ سالار  
 فارس کا آمد پر لڑا اور محاصرہ کر کے اوسکو دیران کیا اسنے در میان

## ذکر ہے روم کے بادشاہوں کا

۱۶۲ سنہ ۵۲۵ء کے وفات پائی اوسکے بعد سیطینوس بادشاہ ہوا ابو عیسیٰ کہتا ہے کہ اسنے نو برس سلطنت کی اور سنہ ۸۳۳ء سکندریہ میں بدشخص فوت ہوا پھر بعد اوسکے سیطینوس ثانی بادشاہ ہوا اسنے اٹھیں برس سلطنت کی اور اوسکے عہد میں بہت جنگ واقع ہوئی درمیان فارسیوں اور رومیوں کے۔ آٹھویں سال جلوسی اوسکے میں فارسیوں اور رومیوں کا مقابلہ کناع فرات پر ہوا چنانچہ اس لڑائی میں بہت خلق ماری گئی۔ اور رومیوں کے آدمی فرات میں بہت غرق ہوئے بعد ازاں یہ بادشاہ درمیان سنہ ۸۷۲ء سکندریہ کے فوت ہوا۔ اوسکے بعد سیطینوس ثانی بادشاہ ہوا قانون میں لکھا ہے کہ اسنے چودہ برس حکومت کی اور سات برس اُسکو تخت پر بیٹھی ہوئے گذرے تھے جب فارس کا بادشاہ اوسے آکر شام کے ملک پر لڑا اور شہر فامیہ اوسنے جلادیا اور درمیان سنہ ۸۸۶ء کے اسنے وفات پائی۔ اوسکے بعد طیربوس اول بادشاہ ہوا اسنے تین برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۸۸۹ء کے وفات پائی۔ اوسکے بعد طیربوس ثانی بادشاہ ہوا یہ چار برس سلطنت کر کے سنہ ۸۹۳ء میں راہی ملک تھا ہوا۔ اوسکے بعد مارقبوس بادشاہ ہوا ابی عیسیٰ کہتا ہے کہ اسنے آٹھ برس سلطنت کی اور سنہ ۹۰۱ء میں انتقال پایا۔ اوسکے بعد برقبوس ثانی بادشاہ ہوا کتاب ابی عیسیٰ سے ہے کہ اسنے بارہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۹۱۳ء کے وفات پائی۔ پھر بادشاہ ہوا بعد اوسکے فوقاس اسنے آٹھ برس سلطنت کی اور سنہ ۹۲۱ء میں وفات پائی پھر اوسکے بعد ہرقل بادشاہ ہوا اسکا نام رومی زبان میں ارقلیس ہی اسکے جلوس کے بارویں سال ہجرت نبویؐ کے واقع ہوئی تھی پس ہجرت نبویؐ میں حساب درمیان سنہ ۹۳۳ء غلبہ سکندریہ

## فصل چوتھی ذکر ہے عرب کے بادشاہوں کا

اسکندریہ کے واقع ہوئی لیکن ہم درمیان نقشہ کے لکھ چکے ہیں کہ غلبہ اسکندر اور ۱۶۳ ہجرت نبوی میں فرق اور فاصلہ نو سو چونتیس برس کا ہے اس فرق کا یہ سبب ہے کہ وہ سال جو ہنری نقشہ میں لکھے ہیں وہ سال مصر کے ہیں جنکی تعداد تین سو شپہہ دن کی بلا کسر صحیح ہے — اور اس بجائے جو مذکور ہو ہیں وہ سال رومی ہیں انکی مدت تین سو شپہہ دن اور چار دن کی ہے اس تفاوت مذکور سے وہی مقدار حاصل ہوتی ہے جو فرق معلوم ہوتا ہے

## چوتھی فصل

## اسمیں ذکر ہے عرب کے بادشاہوں کا

واضح ہو کہ وہ حال جو عرب کے قبیلوں اور نسبون سے متعلق ہے اسکو ہم پانچویں فصل میں جس میں تمام امتوں دنیا کا ذکر ہے درمیان ذکر امت عرب کے انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے

نقل ہے کتاب ابن سید مغربی سے کہ جبکہ زبانین لوگوں کی علیحدہ علیحدہ گوئی اور اولاد حضرت نوح علیہ السلام کی الگ الگ ملکوں میں جابسی تو قحطان بن عابر بن شالح جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے میں میں آکر اوترا — اول ہی اول یہ شخص زمین میں کا بادشاہ ہوا اور تاج شاہی اول ہی اسکے سر پر لہا گیا — جب قحطان مر گیا تو اسکے بعد یرب ابن قحطان بادشاہ ہوا یہ وہ شخص ہے جس نے زبان عربی ایجاد کی اور استعمال کرنا عربی کا شروع کیا — اسکے بعد اسکا بیٹا شحب بن یرب بادشاہ ہوا — اسکے بعد شحب بن شحب اسکا بیٹا بادشاہ جب یہ شخص سر سلطنت پر بیٹھا تو اطراف

## ذکر ہے عرب کے بادشاہوں کا

۱۶۳ ہجری میں اسنے بہت لڑائیں کیں اسلے اسکا نام سبار کہا گیا۔ یہ وہی ہے جسنے  
 ماکرب کے زمین میں ایک دیوار بنا کر شتر نہرین اوکے اطراف میں کہو در  
 حائین اور دور سے پانی اونیں لایا۔ اور شہر مارارب جو کہ شہور نام مدینہ سبا  
 ہے وہ بھی اوسیکا بسایا ہوا ہے۔ اس شہر مارارب میں اختلاف بحر کوئی  
 کہتا ہے کہ یہ نام ہے اوس ملک کا جو میں کے پاس ہے۔ اور بعضے کہتے  
 ہیں کہ مارارب نام ہے بادشاہی محل کا اور شہر کا نام سبا ہے۔ جب یہ  
 سبا مرا تو اسنے اپنے چچے کی بیٹے چوڑے یعنی حیر۔ اور عمرو۔ اور کہلان  
 ۔۔ اور اشعر وغیرہ چنانچہ ہم انکا ذکر یا پچوین فصل میں درمیان ذکر امت عرب  
 کے کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ بعد وفات سبا مذکور کے اوسکا بیٹا حیر بن  
 سبا میں کا بادشاہ ہوا اسنے ثود کو میں سے نکال دیا تھا جب وہ حجاز میں  
 جا کر رہا۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا واثل بن حیر بادشاہ ہوا۔ اوسکے بعد  
 بیٹا اوسکا اسکک بن واثل بادشاہ ہوا۔ پھر یعفر بن اسکک فی سلطنت  
 ۔۔ اوسکے بعد ذور یا ش بنے عامر بن باران بن عوف بن حیر ملک میں پرتاخت  
 لایا۔ اور ادھر سے واثل کی اولاد میں سے نمان بن یعفر بن اسکک واثل  
 بن حیر بہت لوگوں کو جمع کر کے اوسکے مقابلہ کو اٹھا چنانچہ عامر بن باران بہانگ  
 گیا اور نمان مذکور ملک میں کا بادشاہ مستقل ہو گیا اس نمان مذکور کا لقب  
 مافریہی ہے۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا شمع بن المعافر بادشاہ ہوا۔ بعد ازاں  
 شداد بن عاد بن الماطا بن سبا سر سلطنت میں پرسلط ہوا۔ یہ اطراف  
 دجوانب میں بہت لڑا اور اسنے انتہاء مغرب تک بلاد فتح کئے ہیں اور بہت  
 سے شہر اور کارخانہ بنا کر اپنے اثا عظیمہ صفحہ ہستی پر یادگار چھوڑے۔ اوسکے  
 بعد اوسکا بیٹا لقمان بن عاد بادشاہ ہوا۔ جب وہ مر گیا تو اوسکا بیٹا ہی ذور

## ذکر ہے عرب کے بادشاہوں کا

۱۶۵ ذوسد سیر سلطنت پر پیغم ہوا۔ اوسکے وفات کے بعد اوسکا بیٹا حارث بن ذی سدر جسکو حارث الرایش بھی کہتے ہیں تحت سلطنت پر بیٹھا۔ کہتے ہیں کہ حارث الرایش مذکور بھی ہے ابن قیس ابن مسفی بن سبا الاصغر اور یہی ہے تیغ اول۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا ذوالقرنین صعب بن الرایش بادشاہ ہوا۔ ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ حضرت عباس رضی سے لوگوں نے پوچھا تھا کہ حضرت قرآن شریف میں جو ذوالقرنین کا ذکر آیا ہے اوسے مراد کون شخص ہے آپ نے فرمایا کہ وہ ایک بادشاہ تھا اولاد حمیر سے چنانچہ وہ یہی صعب مذکور ہے۔ اسے معلوم ہوا کہ ذوالقرنین کا ذکر جو قرآن شریف میں آیا ہے اوسے مراد صعب بن الرایش ہے۔ اسکندر رومی جو عوام الناس نے مشہور کر رکھا ہے۔ اسکے بعد بیٹا اوسکا ذوالمنار ابرہہ بن ذوالقرنین بادشاہ ہوا۔ جب وہ مر گیا تو اوسکا بیٹا اوزقیس بن ابرہہ تحت سلطنت پر بیٹھا۔ اسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا ذوالاذعار بن ذوالمنار بادشاہ ہوا۔ جب اوسنے وفات پائی تو اوسکا بیٹا شجر جیل بن عمرو بن عاص بن المقاب بن زید۔ بن یضر۔ بن الککب بن وائل۔ جو حمیر کے قوم سے تھا سلطنت کرنے لگا۔ اسکا حال یہ ہے کہ جب ذوالاذعار سلطنت کرتا تھا تب ایسا اتفاق ہوا کہ سب قوم بنی حمیر کی اوسے ناراض ہو گئی اور سب اطاعت اوسکی چھوڑ کر شجر جیل مذکور کی تابع ہو گئے چنانچہ یہی سب رنجیدگی جانین کا ہوا اور شجر جیل اور ذوالاذعار میں جنگ عظیم واقع ہوئی اس لڑائی میں بہت جوانان تو مذکام آئے اور خلق کثیر فوت ہوئی آخر کار شجر جیل بادشاہ مستقل ہو گیا۔ بعد وفات شجر جیل کے اوسکا بیٹا ابدا دین شجر جیل بادشاہ ہوا جب یہ بادشاہ مر گیا تو اوسکے بیٹے بلقیس



## ذکر عرب کے بادشاہوں کا

۱۶۶ بنت اہلاد تخت سلطنت پر بیٹھے اور بیس برس تک اس عورت نے بادشاہت کی جبکہ حضرت سلیمان بن داود سے اسکا نکاح ہو گیا تب اسکا چچا ناسر انعم بن شمر جیل بادشاہ ہوا۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ بلقیس کی چچا ناسر انعم کا نام مالک ابن عمرو بن یحضر بن عمر ہے جو کہ المالک بن زید الحمری کے اولاد میں تھا۔ اسکے بعد جو بادشاہ ہوا اوسمین اخلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ شمر بر عرش بیٹا ناسر انعم نہ کور کا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شمر بن افریقس ابن ابرہہ ذی تھا۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا مالک بن شمر بادشاہ ہوا۔ اوسکے بعد عمران بن عامر الارذی تخت سلطنت پر بیٹھا اوسکا نسب نامہ یہ ہے۔ عمران بن عامر۔ بن حارثہ۔ بن امر القیس۔ بن ثعلبہ۔ بن مازن۔ بن ازد۔ بن النعوث۔ بن بنت۔ بن مالک۔ بن اڈو۔ بن زید۔ بن کہلان۔ بن سبا۔ اسوقت سے اولاد حمیر بن سبا کے ماہہ سے سلطنت جاتی رہی اور کہلان ابن سبا جو بہائی ہے حمیر بن سبا کا اوسکی اولاد سلطنت کرنے لگی۔ یہ عمران نہ کور کا بن تھا۔ اسکے بعد بہائی اوسکا فریقہ یعنی عمرو بن عامر الارذی بادشاہ ہوا۔ فریقہ اسکو اسو اسطے کہتے ہیں کہ یہ شخص ہر ذریعہ پوشاک پہنکر اپنی مجلس میں آیا کرتا جب مجلس میں داخل ہوتا تب وہ پوشاک پہنا کر پہنک دیتا کہ قابل کسی کے پتے کے نہ ہے اسو اسطے فریقہ اسکا نام رکھا گیا۔ یہاں تک تمام ہو چکے کلام ابن سعید مغربی کے۔ اب ہم تاریخ حمزہ اصفہانی سے نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ بعد الی مالک ابن شمر نہ کور کے اوسکا بیٹا الاقرن ابن ابی مالک قبل عمران الارذی کے بادشاہت کرتا تھا اوسکے بعد ذو جشان بن الاقرن بادشاہ ہوا یہ وہ بادشاہ ہے جسے درمیان قبیلہ قسم اور جدیس کے لڑائی کر دیا تھی۔ اسکے بعد اوسکا بہائی یحییٰ بن



## ذکرے عرب کی بادشاہوں کا

14A

۱۶۸ چنانچہ اس ہمارے قول کا مدہ ہے قول صاحب تواریخ الامم کا کہ کہتا ہے کہ کوئی تواریخ پوچ اور پھر ہنن یا ہی جاتی سوار تواریخ ملوک حیر کے کیونکہ ان کی تواریخ میں برس تو زیادہ اور بادشاہ تہوڑے ذکر کئے گئے ہیں۔ اسلئے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے بادشاہ چھٹیس تھے خلی سلطنت کا دورہ دہر ہر برس کا بیان کرتے ہیں۔۔۔ پھر ملک میں پرچار تو بادشاہ ملک حیر کے۔۔۔ اور آٹھ فارس کے بادشاہوں نے سلطنت کی۔۔۔ ان کے بعد اہل اسلام دورہ آیا۔۔۔ نقل ہے کتاب ابن سید مغزلی سے کہ حبشہ کے بادشاہ بعد ذی جن حیری کے غالب ہو گئے تھے۔۔۔ اول بادشاہ حبشہ کا جو میں پر غالب ہوا اس کو ارباط کہتے ہیں۔۔۔ اس کے بعد ابرہہ الاشمر صاحب فیل جو مکہ کو بارادہ مسمار کر نیکے آیا تھا وہ میں پر سلطنت کرتا رہا اس کے بعد یکوم بادشاہ ہوا۔۔۔ اس کے بعد سروق بن ابرہہ بادشاہ ہوا یہ پچھلا بادشاہ ہے انہیں کا جو میں پر سلط ہو گئے تھے اور وہ حبشہ کے رہنے والے تھے۔۔۔ اس کے بعد پھر حیر کی اولاد کو سلطنت نصیب ہوئی اور پھر کراونکا دورہ چکا۔۔۔ چنانچہ سیف بن ذی یزن حیری میں پر سلط ہوا۔۔۔ اس شخص کو کسرے نوشیروان نے سلطنت دلائی تھی حال محل اسکا یہ ہے کہ سیف بن ذی یزن کے ہمراہ نوشیروان نے ایک اپنا سپہ سالار ملک فارس سے جسکا نام دہرز تھا شکر عجی دیکر میں کو بھیجا چنانچہ اس نے میں میں پچکر حبشہ کے بادشاہ کو جو سلطنت ملک میں کرتا تھا نکال دیا اور سیف بن ذی یزن کو تخت پر بٹھلایا جبکہ سیف بن ذی یزن تخت سلطنت ملک میں پر بیٹھ چکا اور حبشہ کا بادشاہ نکال لا گیا۔۔۔ تب اس نے یہ دستور اپنا مقرر کیا کہ عدان میں جو اس کے آبا و اجداد کا بنایا ہوا ایک گھر تھا نشست انی مقرر کی شہاب نوشی مشغول

## ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۶۹ شغول رہنا شروع کیا چنانچہ عرب نے اپنی اشعار میں ادسکی مدح جو بیان کی ہے خصوصاً ایتھنابی صلت نے جو سیف ابن ذی یزن کے دیس دبیس پہنی اور اولاد اسے طلب ملک کے پاس قیصر روم کے جانے اور پھر کسرے نوشیرون کے مدد سے اپنے آباء کا ملک پانی کا بحال آنے و ہز سید سالار ملک فارس کے جو اس کے مدد کے واسطے کسرے نے ساتھ کر دیا تھا اپنے اشعار میں مثل گہر آبدار کے پرویا ہے اور ادسکی مدح جو کی ہی ادن اشعار سے یہ حال سابق ہو کر دیا ت ہو ا ترجمہ ادن اشعار کا بسبب عدم ضرورت کے چھڑ دیا جاتا ہے کیونکہ سوار تضحیک ارباب خرد کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ المختصر سیف بن ذی یزن نے یہ شیوہ اختیار کیا تھا اور ایک نادانی اسے یہ ہوئی کہ چند آدمی حبشہ کے رہنوالوں کو اپنی خواہی اور مصاحبت میں منظور کیا انہیں لوگوں نے اسکو قریب دیکر قتل کیا جب وہ مر چکا تب کسرے نے ایک عامل اپنی طرف سے یمن کا حاکم مقرر کر کے بھیج دیا اسوقت سے ملک یمن زیر حکومت کسرے کے ہو گیا یہ حال باذان کے وقت تک رہا جو کہ پچھلا حاکم کسرے کی طرف سے مقرر تھا زمانہ نبی صلعم کے وقت میں۔ جبکہ باذان مذکور مسلمان ہو گیا تو اسوقت سے ملک یمن میں مسلمانوں کا دخل ہو گیا تمام ہوسے تاریخ ملوک یمن کی

ذکر ہے ادن بادشاہوں کا جو سوار یمن کے اور ملکوں میں تھے

اول ہی اول بادشاہ عرب کا جو یمن حیرت پر مسلط ہوا وہ مالک بن فہم — بن غم — بن دوس — بن عثمان — بن عبد اللہ — بن وہران — بن کعب — بن حارث — بن کعب — بن مالک — بن نصر — بن ازد — تھا اور ان

## ذکر بے بادشاہان عرب کا

۱۷۰ ہے اولاد کبدان ابن سبا۔ بن شیب۔ بن یزید بن قحطان سے یہ بادشاہ

ایام ملوک الطوائف میں سلطنت کرتا تھا قبل دورہ اکاسرہ کے۔ جب

وہ مر گیا تب اوسیکا بہائی عمرو بن فہم بادشاہ ہوا۔ اسکے بعد بیتجا اوسکا

خدیہ بن مالک بن فہم سلطنت کرنے لگا۔ چونکہ اسکے جسم میں بیماری برص

کی تھی اس واسطے اوسکو خدیۃ الأبرش کہتے تھے مگر اسکی شان و شوکت بڑی

رتبہ پر تھی۔ ایک اسکے بہن تھی سماء رقاش وہ ایک شخص کو جو قبیلہ

یاد سے تھا چاہتی تھی اوس شخص کے ساتھ جرمیہ نے بھی احسان ادا کر دیا

کی تھی۔ اور نام اوسکا عدی بن نصر بن ربیعہ تھا۔ اور عدی مذکور بھی

بدل و جان اوسپر مرتا تھا اور اسی شخص کو عہدہ دار و علی شہر اب خوار

مجلس شہابی کا مفوض تھا۔ اب یہ دونوں اسپین ایک دوسرے کے عشق

و مشوق تھے مگر کبھی اتفاق صحبت کا نہ ہوتا تھا ایک در اوس سماء رقاش نے

اسے کہا کہ جب بادشاہ کو شراب کا نشہ خوب غالب ہو تب تو بادشاہ سے

اس بات کی اجازت مانگ لینا چاہئے ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ نشہ میں پڑ گیا

تھا۔ عدی نے کہا کہ آپکی بہن رقاش سے فرمائے تو صحبت کروں

اوسنے اجازت دیدی پھر تو عدی نے رقاش سے خوب چیں اور اُسے

۔ جب صبح ہوئی اور خدیہ کو ہوش آیا اور وہ باز کھل گیا تب بہت خفا

ہوا اور یہ امر بہت گراں گذرا عدی مذکور نے یہ عظیمہ کی کہ وہاں سے

بھاگ گیا۔ مگر لوگ کہتے ہیں کہ پھر خدیہ نے اوسکو گرفتار کیا اور مار ڈالا

شاید یوہن ہو لیکن بادشاہ کی بہن رقاش کو اوسی شب عدی سے

محل ہو گیا چنانچہ خدیہ نے یہہ دشمن اپنی بہن رقاش کو فحاشی ہو کر سنا

شہر خبر بینی رقاش لائیکینی

ابحہ زینت ام بچین

## ذکر ہے بادشاہان عرب کا

ام بے بد فانت اہل لبید ام بدون فانت اہل لدون ۱۴۱

ترجمہ ان دو شعرون کا یہ ہے

سے  
شعر بتلا چکو اسے رفاش سچ سچ کسی شریف سے زنا کیا تو نے یا  
اگر کسی غلام سے کیا تجرت تو نہ دار غلام بحر اگر کسی ندال سے کیا تجرت تو لایں گے  
رفاش نے جواب دیا کہ میں نے اس سے زنا کروایا ہے جو عرب کے ہزاروں  
میں ہے خدیجہ چپ ہو رہا۔ بعد گزرنے مدت حمل کے ایک بیٹا رفاش کے  
پیدا ہوا اسکی اوسنے پرورش کی اور منہلی گلے میں پہنائی اور بڑے چار  
سے پالا اور نام اوسکا عمر رکھا اس لڑکے کو خدیجہ نے اپنا بیٹا کر لیا اپنے دل  
تجے خدیجہ کا یہی لڑکا ولد الزنا ہے۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لڑکا اس  
چاؤ کا پالا ہوا ایک روز کم ہو گیا بہت تلاش کی کہیں تپانہ پایا تب عرب  
کے لوگوں نے یہ خیال کیا کہ کوئی جن اوسکو اٹھالیکھا۔ چنانچہ یہی خیال  
تھا کہ ناگاہ دو شخص نے مالک اور عقیل کہیں سے اوسکو ڈونڈ لائے  
اور خدیجہ کی خدمت میں جا حاضر کیا اوس روز خدیجہ کو سطر حلی خوشبو  
کہ قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے۔ چنانچہ اوسکے انعام میں بادہ  
نے اون دونوں شخصوں سے چواؤ سکولائے تھے فسر مایا کہ جو تم مالگو گے میں  
تکو دون گا اب تم مجھے کہو کیا دون۔ اون دونوں نے عرض کی ہم کچھ  
نہیں مانگتے بجز ایک بات کے وہ یہ ہے کہ جب تک آپ زندہ رہیں اور  
جب تک ہم جیتے رہیں اپنی مصاحبت میں ہکو منظور کیجے خدیجہ نے منظور کیا  
یہ وہ ندیم ہیں نجلے ضرب مثل عرب میں مشہور ہے اور لکھنا فی خبر امت  
ہر ایک شخص بولتا ہے (میں نے) مانند دونوں خدیجہ کے (اسی خدیجہ کے

## ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۲ ایام حکومت میں ایک شخص قوم عالقہ سے حبکو عمرو بن الضرب بن حسان العلوی کہتے ہیں تمام فرات کے بلاد عالیہ اور مشارق شام اور خبریہ پر مسلط ہو گیا تھا۔ اور درمیان اوس کے اور خدیہ کے بہت لڑائیں ہوئیں آخر کار خدیہ نے فتح پائی اور اوس عمر مذکور کو قتل کیا۔ لیکن اس عمر مذکور کے ایک بیٹی تھی اوسکا نام ذبا تھا اور حقیقت میں نام نہا نایہ لیکن مشہور نام اول ہو گئی تھی۔ یہ لڑکی بعد اپنے باپ کے مرنے کے سلطنت کرنے لگی اور اسنے دوشہر آسنے مانے کنارہ فرات پر بسائے تھے اور اسی نے فریب و کرب خدیہ کو گرفتار کر کے قتل کیا اور اپنے باپ کا قصاص پایا وہ فریب یہ تھا کہ اسنے خدیہ کو کھلیا بیچا کہ میں تجھے نکاح کروں گے تو میرے پاس آ وہ اس فریب میں آکر چلا گیا اسنے پھر قتل کر ڈالا اور اپنے باپ کا خون لیا

ذکر ہے ابتداء سلطنت النجیین کا مراد النجیین سے وہ

وہ بادشاہ ہیں جو شہر حریر پر سلطنت کرتی تھی

اور دے بن منادرہ بیٹے عدی بن نصر بن ربیعہ کے اولاد نجم بن عدی بن عمرو بن سبا کے جبکہ خدیہ مقتول ہو کر مارا گیا تب بہانجا اوسکا عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ بنے وہ لڑکا ولد الزنا تحت پر بیٹھا۔ اور اس ارادہ میں تھا کہ کسی تدبیر سے اپنے مامو خدیہ کا خون ملکہ ذبا سے لون ہادی خیال نے یہ شہر مونی کی کہ ایک غلام خدیہ کا تھا سہمی قصیر اوس سے ملکر اور سازش کر کے ناگ ادسکی کاٹ کر اور کوری لگو کر شہر بدر کر دیا وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملکہ ذبا

## ذکر ہے بادشاہان عرب کا

ذباہین حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے ولی نعمت نے یہ حلیل میرا کیا پی میری ۱۷۳  
 ناک کوٹا کر کوڑے لگو کر بے قصور حلا وطن کر دیا ہے۔ ذبا کو اس کے حالی تباہ  
 رحسم آیا فرمایا کہ تو ہمارے ملک میں چین سے رہا کر اور اس سرکار و دولت  
 کے واسطے سوداگری کیا کر وہ تو یہ چاہتا تھا ذبا کے پاس رہنا اور سوداگری  
 کرنا شروع کیا۔ اوہر سے مال بہر کر اپنے آقا قدیم کے پاس لیجاتا۔  
 اوہر سے بیچ کر اور مال بہر کر ذبا کی خدمت میں حاضر ہوتا اسی طرح مدت گذری  
 جبکہ ذبا کو اس پر اعتماد و اشن ہو گیا تب اوہر نے یہ ملک حرامی کی کہ ایک ہزار اونٹ  
 صندوق لاد کر اور انہیں سپاہ عمرو مذکور کی بہر کر لاد لایا دن صندوق کے قفل  
 اندر کے جانب لگے ہوئے تھے جب دے صندوق آئے اور ذبا نے ملاحظہ  
 فرمایا تو یہ دو شعر ذبا نے پڑھے

ما للجمال مشیھا رویدا      اجند لا یحکن ام حصدیدا  
 ام صرفانا باردا شیدا      ام الرجال جثنا قعودا

جب دے صندوق داخل قلعہ شاہی ہو چکے تب بطور ہنگامہ اوہر نے آدمی  
 نکلے اور زبردست شیر اوہر نے ملک لے لیا اور ذبا کو بھی قتل کر ڈالا اسطور پر  
 قصیر مذکور نے اپنے آقا خذیر کا عوض خون ذبا سے لیا۔ اس کے بعد عمرو بن  
 مذکور نے مدت تک سلطنت کی بعد اس کے فوت ہونے کے امر و القیس بن عمرو  
 بن عدس بن نصر بن ربیعہ اللہمی بادشاہ ہوا اس کو امر القیس اول کہتے ہیں  
 — بعد اس کے بیٹا اس کا عمرو بن امر القیس بادشاہ ہوا یہ شخص شاپور لاکھ  
 کے دورہ میں سلطنت کرتا تھا۔ اس کے بعد اس بن قلام امیطقی بادشاہ ہوا



## ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۴ — پہ ایک اور شخص قوم عالق من سے بادشاہ ہوا۔ اسکے بعد پھر سلطنت عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ اللخیم مذکورین کی اولاد کو نصیب ہوئی اور وہ شخص جو اس کی اولاد میں سے بادشاہ ہوا اس کا نام بھی امر القیس تھا بیٹا عمرو بن امر القیس مذکور کا تھا اس کو عمرو القیس ثانی کہتے تھے۔ مگر عرف اس کا محرق تھا کیونکہ اول اس نے سنا آگ کے لوگوں کو دینی شروع کی تھی جب پہنچ گیا تو بیٹا اس کا نمان ایک چشم بادشاہ ہوا۔ اسی کی نبائی ہوئی خورنق اور سیر ہے۔ اس بادشاہ نے تیس برس سلطنت کی آخر کار فقیر ہو کر عبادت کرنے لگا اور بہرام گور بن یزدگرد کے وقت میں سلطنت سے دست کش ہوا اس بادشاہ کا حال ہمدی بن زید نے درمیان اپنے قصیدے رائے کے جو مشہور ہے بیان کیا ہے بسبب لا طویل ہونے کے ادن اشعار کا ترجمہ درگذشت کیا گیا — جبکہ نمان مذکور زار ہو گیا اور کنج عزت میں سلطنت سے دست کش ہو کر بیٹھا تب بیٹا اس کا منذر ابن نمان تخت پر بیٹھا اس کی سلطنت بھی فیروز بن یزدگرد کے وقت میں تمام ہو چکی اسکے بعد اسود بن منذر اس کا بیٹا بادشاہ ہوا یہ وہ ہے جو عساکر عرب پر فتح پا کر خنداون کے بادشاہ ہون کو گرفتار کر لایا تھا اور چاہتا تھا کہ او کی جان بخشی کرے مگر اس کے چچا زاد بھائی نے جب کو ابو اذینہ کہتے ہیں اس کے قتل پر آمادہ کیا اور باعث اس کا یہ تھا کہ کسی لڑائی میں ابو اذینہ کے بھائی کو آل عساکر میں سے کسی شخص نے قتل کر ڈالا تھا اس لیے یہ اس کا دشمن جان ہو رہا تھا اس لیے اس نے ایک قصیدہ لکھ کر اسود کو سنایا اور اس میں سو جہایا کو اس کو قتل کرنا بہتر ہے یہ وقت ہاتھ نہ آئے گا — اور تاریخ ابن اثیر میں یہ لکھا ہے کہ عساکر نے اسود پر نالہ ہو کر اس کو قتل کیا مگر یہ بھی اس میں لکھا ہے کہ اس کے برعکس بھی مشہور ہے کہ اسود ابن منذر کے سلطنت فیروز

یہ بادشاہان عرب کا ذکر ہے جو اس کی اولاد میں سے بادشاہ ہوئے اور وہ شخص جو اس کی اولاد میں سے بادشاہ ہوا اس کا نام بھی امر القیس تھا بیٹا عمرو بن امر القیس مذکور کا تھا اس کو عمرو القیس ثانی کہتے تھے۔ مگر عرف اس کا محرق تھا کیونکہ اول اس نے سنا آگ کے لوگوں کو دینی شروع کی تھی جب پہنچ گیا تو بیٹا اس کا نمان ایک چشم بادشاہ ہوا۔ اسی کی نبائی ہوئی خورنق اور سیر ہے۔ اس بادشاہ نے تیس برس سلطنت کی آخر کار فقیر ہو کر عبادت کرنے لگا اور بہرام گور بن یزدگرد کے وقت میں سلطنت سے دست کش ہوا اس بادشاہ کا حال ہمدی بن زید نے درمیان اپنے قصیدے رائے کے جو مشہور ہے بیان کیا ہے بسبب لا طویل ہونے کے ادن اشعار کا ترجمہ درگذشت کیا گیا — جبکہ نمان مذکور زار ہو گیا اور کنج عزت میں سلطنت سے دست کش ہو کر بیٹھا تب بیٹا اس کا منذر ابن نمان تخت پر بیٹھا اس کی سلطنت بھی فیروز بن یزدگرد کے وقت میں تمام ہو چکی اسکے بعد اسود بن منذر اس کا بیٹا بادشاہ ہوا یہ وہ ہے جو عساکر عرب پر فتح پا کر خنداون کے بادشاہ ہون کو گرفتار کر لایا تھا اور چاہتا تھا کہ او کی جان بخشی کرے مگر اس کے چچا زاد بھائی نے جب کو ابو اذینہ کہتے ہیں اس کے قتل پر آمادہ کیا اور باعث اس کا یہ تھا کہ کسی لڑائی میں ابو اذینہ کے بھائی کو آل عساکر میں سے کسی شخص نے قتل کر ڈالا تھا اس لیے یہ اس کا دشمن جان ہو رہا تھا اس لیے اس نے ایک قصیدہ لکھ کر اسود کو سنایا اور اس میں سو جہایا کو اس کو قتل کرنا بہتر ہے یہ وقت ہاتھ نہ آئے گا — اور تاریخ ابن اثیر میں یہ لکھا ہے کہ عساکر نے اسود پر نالہ ہو کر اس کو قتل کیا مگر یہ بھی اس میں لکھا ہے کہ اس کے برعکس بھی مشہور ہے کہ اسود ابن منذر کے سلطنت فیروز



## ذکر بے بادشاہان عرب کا

۱۷۶ بیان کر چکے ہیں — جبکہ منذر مرنے کا وقت آتا ہے اور اس کا بیٹا عمر و مضبوط الحجارہ یعنی ابن منذر ابن مار السمار بادشاہ ہوا اس کی والدہ کا نام ہند تھا یہ بھی اپنی ما کے نام سے مشہور ہے یعنی عمرو بن ہند کہتے ہیں — جبکہ یہ آٹھ برس سلطنت کر چکا تب بنی صلعم پیدا ہوئے — اس کے بعد بہائی اور سکا قابوس ابن منذر بن مار السمار بادشاہ ہوا اگر کہتے ہیں کہ یہ شخص نام ہی کا بادشاہ تھا حقیقت میں اس کو سلطنت نصیب نہیں ہوئی اور بادشاہ اس واسطے اس کو کہتے تھے کہ اس کے بہائی اور باب چونکہ بادشاہت کر چکے تھے اذنی نسبت کر اس کو بھی بادشاہ کہنے لگے تھے اس کے بعد اس کا بہائی منذر ابن منذر اس کے مرنے کے بعد بیٹا اور نمان ابن منذر بن مار السمار بادشاہ ہوا کینت اس کی ابو قایوس ہے یہ وہ شخص ہے جو نضار اسے ہو گیا تھا اور اس کی ماں کا نام سلا ہے وہ بیٹی ہے دایل کی اور دایل بیٹا ہے عطیہ کا جو کہ سنار کا پیشہ کرتا تھا اور رہتا تھا مذک میں اس نے بائیس برس سلطنت کی بعد از ان کسرے پر دیر نے اس کو قتل کیا اس کے مقتول ہونے کے سبب ایک بڑا ہنگامہ فارسیوں اور عربوں سے ہوا تھا بعد وفات پانے نمان مذکور کے سلطنت ملک حیرت کی یحنین کے ہاتھ سے جاتی رہی اور ایاس بن قبیصہ الطائی بادشاہ ہوا چہ نہیں ایاس کی سلطنت کے گزرے تھے کہ پیغمبر خدا صلعم مبعوث ہوئے — اس کے بعد زاذویہ بن ہسان ابہانی بادشاہ ہوا پھر سلطنت یحنین کو نصیب ہوئی اور بعد زاذویہ کے یحنین یحنین بن منذر بن نمان بن منذر بن مار السمار سلط ہوا — اس بادشاہ کا نام عرب نے ضرور رکھا تھا — اس نے تاخروج اور سیلا خالد بن ولید کے سلطنت کی — یہ زمانہ زاذویہ بن ہسان کے اولاد عامل تھی اکاسرہ

مناذرہ سے مراد ہیں دو لوگ جو منذر کی اولاد میں سے تھے یا ایک قوم مراد کہنے چاہئے

## ذکر سے بادشاہان عرب کا

۱۷۷ اکاسرہ فارس کے طرف سے عراق عرب پر جیسا کہ غسان عامل تھی قیصرہ  
رُوم کی طرف سے عرب شام پر

## ذکر ہے ملوک غسان کا

جو کہ عامل تھے قیصرہ رُوم کی طرف سے عرب شام پر

داضح ہو کہ اصل غسان کی ملک میں ہے وہ اولاد میں ازد بن انوث بن نبت  
بن مالک بن اؤذ بن زید بن کہلان بن سبا کی یہ لوگ بسبب آنے ایک  
العزم کے میں سے نکل کر شام میں پیچھے دمان جا کر ایک چشمہ پر فردکش ہوئے  
اوس چشمہ کا نام غسان تھا انکو یہی اوسکی طرف منسوب کر کے غسان کہنے  
لگے۔ اور اونکے زمانہ کے پہلے شام میں جو عرب رہتے تھے اونکو ضحائہ  
کہتے تھے یہ لوگ سیلج کی اولاد سے تھے جبکہ غسان دمان پیچھے تب انہوں نے  
اونکو مشہور دن میں سے نکال کر اونکے بادشاہوں کو پکڑ کر مار ڈالا اور انکی جاگے  
آپ رہنے لگے اور آپ ہی حکومت کرنے لگے اول ہی اول جو شخص غسان  
میں سے بادشاہ ہوا وہ جفہ بن عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن مرقیہ تھا انکے  
سلطنت قریب چار سو برس اول ظہور اسلام کے تھی اور بعض اے زیادہ  
بیان کرتے ہیں۔ جبکہ جفہ بادشاہ ہو چکا اور سیلج کے خاندان کے  
بادشاہوں کو قتل کر چکا تب اوسکے پاس قضاۃ اور جو کارگیر شام میں تھا  
رُوم کا اگر حاضر ہوئے چنانچہ اوسنے چند کارخانہ شام میں بنائے۔  
جب وہ مر گیا تب اوسکا بیٹا عمرو بن جفہ بادشاہ ہوا اسنے اپنے ایام حکومت

## ذکر بے بادشاہان عرب کا

۱۷۸ میں چند گرجا گھر بنائے از انجملہ کلیا حالی — اور کلیا ایوب — اور کلیا ہند یہ بھی ہیں — اسکی سلطنت کے بعد اوسکا بیٹا ثعلبہ ابن عمر تخت شاہی پر بیٹھا اسنے ایک کوشک بنائی اوسمین حوض بھی بنایا یہ مکان اطراف حوران میں قریب بقر کے بنایا تھا — اسکے بعد اوسکا بیٹا حارث بن ثعلبہ بادشاہ ہوا — پیر اوسکا بیٹا جلد بن حارث تخت پر بیٹھا اسنے پل اور ادرج اور قسطل بنائے اسکے بعد بیٹا اوسکا حارث ابن جلد بادشاہ ہوا یہ بقر میں رہتا تھا اسنے ایک گڑھ مردون کے واسطے بنا کر کارخانہ اوسکا طیار کیا اسکے بعد بیٹا اوسکا منذر اکبر بن الحارث بن جلد بن الحارث بن ثعلبہ بن حصہ اول بادشاہ ہوا — جبکہ منذر اکبر مر گیا تب اوسکے بعد بہائی اوسکا نمان ابن الحارث بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بہائی اوسکا جلد ابن الحارث بادشاہ ہوا — اسکے بعد اوسکا بہائی الایم بن الحارث بادشاہ ہوا اسنے ایک بڑا کلیا بنایا اوسکا نام دیر ضخ رکھا اور ایک کلیا اور بنا کر اوسکا نام دیر النبوة رکھا پھر بادشاہ ہوا اوسکا بہائی عمرو بن الحارث — پھر حصہ الاصغر بیٹا منذر اکبر کا بادشاہ ہوا یہ وہ ہے جسنے شہر حیرہ کو جلادیا تھا اسواسطے اسکی اولاد کا نام آل مرق رکھا گیا تھا اسکے بعد بہائی اوسکا نمان الاصغر بن منذر اکبر بادشاہ ہوا — پھر نمان بن عمرو بن منذر بادشاہ ہوا — اس بادشاہ نے ایک کالاجل بنایا تھا — اس نمان کا باپ یعنی عمرو مذکور بادشاہ نہ تھا جیسا کہ نابذیانی نے اسکے حق میں ایک شعر کہا ہے اوس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسکو سلطنت نصیب نہیں ہوئی — بعد ازاں بیٹا نمان کا یعنی جلد بن نمان بادشاہ ہوا یہ وہ ہے جو منذر بن مار السمار سے لڑا تھا — اور رہ کرتا تھا صفین میں — بعد ازاں نمان بن الایم بن الحارث بن ثعلبہ بادشاہ ہوا

## ذکر بے بادشاہ عسرب کا

بادشاہ ہوا اسکے بعد بہائی اوسکا حارث بن الایم بادشاہ ہوا۔ ۱۴۹  
 بیٹا اوسکا نمان بن الحارث حاکم ہوا اسنے تمام شہر کی موریاں جو کوچون  
 بہتی ہیں صاف کر دوائیں اگلے بادشاہوں نے بسبب کم توجہ کے موریاں  
 شہر کی خراب کر دیا کہیں تھیں۔ پہر بیٹا اوسکا منذر ابن نمان بادشاہ ہوا  
 بعد ازان بہائی اوسکا عمرو بن النمان بادشاہ ہوا پہر اوسکا بہائی حجر بن  
 النمان۔ پہر بیٹا اوسکا حارث ابن حجر۔ پہر بیٹا اوسکا جلد بن الحارث  
 پہر بیٹا اوسکا حارث بن جلد پہر بیٹا اوسکا نمان بن الحارث بادشاہ ہوا  
 اسکی کنیت ابو کرب اور لقب تمام تھا۔ بعد ازان الایم بن جلد بن  
 الحارث بادشاہ ہوا یہ بڑا خونی تھا اور اسکی طرف سے جو عامل ہوا اوسکو  
 قین ابن خسر کہتے ہیں اوسنے ایک محل بلند جبل میں بنا کر بادشاہ کی نذر کیا  
 اور اوسکو کہا کہ فلک بختیں یہی ہے۔ اوسکے بعد بہائی اوسکا منذر بن جلد  
 پہر اوسکا بہائی اسرا حیل بن جلد۔ پہر اوسکا بہائی عمرو بن جلد۔ پہر  
 اوسکا بیٹا جلد ابن الحارث بن جلد بادشاہ ہوا۔ اوسکے بعد جلد بن الایم  
 بن جلد بادشاہ ہوا یہ کھلا بادشاہ ہے ملوک غسان میں کا یہ بادشاہ دریا  
 خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلمان ہو گیا تھا لیکن جبکہ روم کو گیا تو وہاں جا کر  
 پہر نصار سے ہو گیا تھا انشاء اللہ تعالیٰ بیان خلافت عمر میں اسکا حال بیان  
 کریں گے اب مدت دور سلطنت ملوک غسان میں خلافت ہے کوئی کہتا ہے  
 کہ چار سو برس تک ان لوگوں کا دورہ رہا اور کسی کا مذہب یہ ہے کہ چھ سو اور  
 چار سو کے درمیان انکا دورہ تھا

ذکر بے اون بادشاہوں کا جو جرہم کی اولاد سی ہیں

## ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۰ صبح ہو کہ جرہم کے قبیلے میں ایک جرہم اول ہے جو کہ زمانہ عادی میں تھا اور لوگوں کا حال معلوم نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہلاک ہو گئی اور اخبار اونکی جاتی رہی وہ لوگ دن عرب میں ہیں جو اول ہی اول تھے۔ مگر قبیلہ جرہم ثانی کا یہ وہ لوگ ہیں جو جرہم ابن قحطان کے اولاد میں ہیں۔ اور جرہم اور جرہم ابن قحطان دونوں ہی تھے یہ ایسا اتفاق ہوا کہ جرہم مالک ہو گیا میں کا۔ اور جرہم مالک ہو گیا حجاز کا۔ بعد جرہم کے اوسیکا بیٹا عبد یلیل جرہم مسلط ہوا۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا جرہم بن عبد یلیل۔ پہر بیٹا اوسکا عبد المدان بن جرہم۔ پہر بیٹا اوسکا ثعلبہ بن عبد المدان۔ پہر اوسکا بیٹا عبد المسیح بن ثعلبہ۔ پہر اوسکا بیٹا مضا بن عبد المسیح۔ پہر اوسکا بیٹا عمرو بن مضا۔ پہر بیٹا اوسکا حارث بن مضا۔ پہر بیٹا اوسکا عمرو بن الحارث۔ پہر بیٹا اوسکا بشر بن الحارث۔ پہر مضا بن عمرو بن مضا۔ اسطور پر نسبت در نسبت مسلط ہوتے اور حکومت کرتے چلے آئے۔ یہ وہ جرہم ہیں جنکے پاس حضرت اسمیلؑ جا کر رہے اور انکے درمیان نکاح کیا اسکا حال ہی اولاد اسمیل کے حال میں ذکر کر دنگا انشاء اللہ تعالیٰ

## ذکر ہے بادشاہان کنندہ کا

نقل ہے کتاب کامل سے اوسمیں لکھا ہے کہ اول بادشاہ ملوک کنندہ میں کا حجر اکمل المرار بن عمرو ہے یہ اولاد کنندہ سے ہے اور نام کنندہ کا ثور ہے یہ شخص بیٹا ہے عفر بن الحارث کا زید بن کہلان بن سبا کی اولاد میں سے۔ واضح ہو کہ قبل بادشاہ ہونے حجر کے قبیلہ کنندہ پر کوئی بادشاہ یا حاکم نہ تھا اسلئے اس قوم میں بڑا غدر مچ رہا تھا زبردست زیر دست پر ظلم کرتا تھا

## ذکر سے بادشاہ بن عرب کا

۱۸۱ ظلم کرتا تھا اور یہ حال تھا کہ قوی نے ضعیف کو کہا لیا تھا۔ جبکہ حجر بادشاہ ہوا تب اسنے اونکے سب امورات کا بند و بست کیا اور اچھی طرح سے انتظام کیا اور نجین کے قبضہ میں جو بکران دایل کے زمین تھی وہ ضبط کر لی جنگ کہ یہ بادشاہ عوامی حال اسکا رہا یعنی بند و بست اور حسن نظام ہی میں رہا۔ اور اسکو اکل المرار اسو اسطے کہتے تھے کہ یہ اپنی بیوی سے بغض رکھا کرتا تھا۔ ایک روز اسنے کہا کہ تو تو ایسا ہے جیسا اونٹ کر ڈا نیب کہا کر آیا ہوا اسو اسطے یہی لقب اسکا پڑ گیا سب لوگ اکل المرار کہنے لگے۔ بعد حجر مذکور کے بیٹا اسکا عمر دین حجر بادشاہ ہوا اس عمر کو مقصور کہا کرتے تھے کیونکہ اسنے اپنے باپ کے ملک پر اقتدار اور قوت کی تھی اور ملک فتح نہیں کیا۔ اسکے بعد بیٹا اسکا حارث بن عمر بادشاہ ہوا اسکا ملک بہت ہو گیا تھا اور ارمہ کسرے قبا ذبن فرور سے موافق ہو گیا تھا مذہب میں یعنی مردک کے دین میں یہ بھی شامل ہو گیا تھا اسو اسطے کسرے قبا ذبن منذر بن مار اسماء بنی کو ملک حیرت سے نکال کر بجائے اسکے گدی نشین کیا یہی سب اسکی ترقی حکومت کا تھا جیسا کہ پہلے در بیان ذکر نوشیروان ابن قبا ذکے دوسری فصل میں ہم بیان کر چکے ہیں لیکن جبکہ نوشیروان بادشاہ ہوا تب اسنے پہر منذر کو اسکا ملک حوالہ کیا اور حارث مذکور نکال دیا جبکہ یہ ذلیل ہوا اور نکال گیا تب بہاگا اور تغلب اور چند قبایل عرب نے اسکا تقاب کیا۔ چنانچہ تمام اسکا مال اور چالیس نفر اولاد حجر اکل المرار سے گرفتار آئے از انجملہ دوڑکے اولاد حارث مذکور کے بھی گرفتار آئے تھے منذر نے سب مقیدین کو ہلاک کیا۔ مگر حارث اپنی جان بچا کر دیار کلب کی طرف بہاگ گیا اور دہان جا کر رہنے لگا پہر گم ہو گیا اور معلوم



## ذکر سے بادشاہ بن عسرب کا

۱۸۲ نہ ہوا کہ کہاں گیا اوسکے معدوم ہونے کی صورت میں اختلاف ہے۔ مگر اپنے جیتے جی حارث مذکور نے اپنے لڑکوں کو علیحدہ علیحدہ ریاست تقسیم کر دی تھی۔ چنانچہ حجر بن الحارث کو بنی اسد ابن خزیمہ بن مدرکہ کا رئیس کر دیا تھا۔ اور باقی بیٹوں کو اور قبائل عسرب پر مبن تفصیل مقرر کیا۔ کہ شراحیل بن الحارث کو تہلہ بکر ابرح وایل کا حاکم کیا اور اپنے بیٹے سعدی کرب بن الحارث کو قیس غیلان پر مسلط کیا۔ اس سعدی کرب کا لقب غلق ہی ہر وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لڑکا اپنے سر پر خوشبو لیٹی رہتا تھا اس واسطے اسکو غلق کہا کرتے تھے۔ اور اپنے بیٹے سلمتہ کو قبیلہ تغلب اور تہر پر مسلط کیا تھا۔ واضح ہو کہ حجر مذکور امر القیس شاعر کا باپ ہے۔ ایک مدت تک بنی اسد میں اوسکی بات نہ ہی رہی لیکن بعد ایک عرصہ کے سب اوسکی اطاعت و فرمانبرداری سے جدا ہو گئی۔ مگر حجر مذکور بھی داد شجاعت اور مردانگی دکھلا کر اونسے خوب لڑا اور اونکو زیر کیا پھر مفاد تو ہو گئی مگر دلیں نباؤں رکھتی تھی۔ چنانچہ فرصت پا کر یکہ فہ ہی تمام بنی اسد ملہ کر گئے اوسپر چڑھ آئے اور پیچھے ہی من قتل کر گئے اس ہنگامہ کے بابت امر القیس بن حجر مذکور نے جگہ وہ دمون من تھا جو زمین زمین کی اشار کیے میں اونکا ترجمہ کرنا ضرور نہیں۔ بعد ازان امر القیس نے قبیلہ بکر۔ اور قبیلہ تغلب سے مدت چابی اونوں نے مدد بھی دی اور اسنے تعاقب بھی بنی اسد کا کیا مگر ناتھ نہ آئے ناکام رہا۔ اور اسی ہنگامہ میں ایک اور دشمن پیدا ہوا وہ منذر ابن ماز اسمار تھا چنانچہ اوسیکے خوف سے جتنے آدمی امر القیس کے ساتھ تھے وہ سب ہی علیحدہ علیحدہ متفرق ہو گئے اور امر القیس بھی ڈر کر بہرہ خرابی کرتا پڑتا لوگوں کو ہلکا ہوا سمول بن عادیہ یودی کے پاس چلا گیا اس یودی نے اسکی عزت اور

## ذکر سے بادشاہان عرب کا

۱۸۳ اور توقیر اچھی طرح سے کی مگر یہ معلوم نہیں کہ کتنے روز وہاں مقیم رہا۔ بہر کیف  
اپنی ذرہ اور ہتیار سمول ابن عادی کے پاس چھوڑ کر قیصر روم کی خدمت میں بارہ  
طلب ملک کے حاضر ہوا۔ اور حماۃ اور شیریں پر کو گنڈ را ایک قیدیہ ادسکا  
اس امر کے بیان میں ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جبکہ امراء اقیس نے قیصر  
روم کے پاس سے رخصت ہو کر مہجرت کی تب ایک پہاڑ کے پاس جبکہ عسب  
کہتے ہیں بلاد روم ہی میں انتقال کیا اور مرتے وقت یہ شعر اوسنے کہا شعر  
اُجارتنا ان الخطوب تنوب      وانی مقیم ما اقام عسب  
کہتے ہیں کہ جبکہ امراء اقیس مر گیا تب حارث بن ابی سمر الغسانی سمول مذکور کے  
پاس گیا اور اوس سے ذرہ اور اسباب امر اقیس کا لنگا کہتے ہیں کہ ذرہ  
تعداد میں ایکسو تہین۔ اور سمول کی بیٹی کو اوسنے گرفتار کر لیا تھا جبکہ سمول نے  
ذہون کے دینے سے انکار کیا تب حارث نے یہ کہلا بھیجا کہ یا تو ذرہ میرے  
سپر دکر دے والا نہ تیرے بیٹے کو قتل کر ڈالوں لگا سمول نے کہا کہ میں ہرگز نہ  
چنانچہ اوس قصائی نے اوس لڑکے کو اوس کے باپ کے سامنے کدہ قلو  
پر سے دیکھتا تھا ذبح کر ڈالا

## ذکر سے چند بادشاہان عرب کا

جو متفرق تہی یعنی علیحدہ علیحدہ ریاستیں کرتی تہی

از انجلہ عرب بن لہی ابن حارث بن عمرو فریقیا بن عامر بن حارث بن امر اقیس  
بن ثعلبہ بن مازن بن الازداد اولاد کہلان بن سبا سی ہے۔ یہ عرب بن لہی  
نہ کور بادشاہ حجاز کا تھا ایام جاہلیہ میں اسکا بہت ذکر ہوتا تھا اور قوم خزاعہ

## ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۴

جو اولاد از دوسے بین دی ہی اسی کی طرف منسوب ہیں کیونکہ عرب لوگ کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ اولاد کعب بن عمرو مذکور سے ہے۔ شہرستانی کہتا ہے کہ عمرو بن لُحی مذکور ہے اول ہی اول تو بن کو کعبہ میں لایا تھا اور انکی پرستش اسنے ہی اول جاری کی تھی اسکے دیکھا دیکھی عرب میں ہی بت پرستی نے شیوع پایا مگر ظہور اسلام تک رہی۔ اور سب اسکے لانے کا یہ ہے کہ یہ عمرو مذکور شہر بقیار میں جو ایک شہر مائشام کا ہے گیا تھا وہاں جا کر اسنے دیکھا کہ بہت لوگ تو بن کی پرستش کرتے ہیں اسنے پوچھا کہ یہ کیا ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہ معبود پرورش کرنے والے ہیں انکی سورتیں ہنسنے بنا کر رکھ چھوڑی ہیں اور تمام خلق اسنے مدد پاتے ہیں مینہ بھی بھی بت پرستی میں اور سکو تعجب ہوا آخر کار اسنے ہی ایک بت ادنسنے مانگا انہوں نے مایل اسکے جو الہ کیا یہ اوس بت کو لئے ہوئے مکہ میں آیا اور اسکو کعبہ میں رکھا اوسکے ہمراہ دو بت اور بھی لایا تھا خلک و ساف۔ اور نایلہ کہتے ہیں جب اوسکو کعبہ میں رکھ چکا تب سب لوگوں سے کہا کہ انکو پوجو سب نے قبول کیا شہرستانی کہتا ہے کہ یہ معاملہ ایام شاپور میں چار سو برس قبل ظہور اسلام کے وقوع میں آیا تھا اگر شاپور سے شاپور بن اردشیر بن بابک مراد ہے تب تو راست ہے والا نہ اگر شاپور ذالاکتاف مراد کہیں تو سرسر غلط ہے کیونکہ یہ شاپور اول سے بہت مدت بعد پیدا ہوا ہے

بادشاہان عرب سے ایک بادشاہ زہیر بن جاب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ ابن نمیر۔ ابن عون بن عذرة البکلی ہی ہے۔ اس زہیر مذکور کو کاہن بھی سب صحت رائے اور تمانت عقل کے کہتے تھے اس بادشاہ کے بڑی عمر ہوئی ہے۔ اور رُایان ہی اسنے بہت کی ہیں۔ اسکے ایام حکومت میں الہی قدرت ہوئی کہ قابل بیان ہے وہ یہ ہر کہ ایک شخص سسی میون نقیب تھا اوس

## ذکر سے بادشاہان عرب کا

۱۰۵ اوسے قضاہ کے گروہ کے سب آدمی متفق ہو گئے تھے اونین اور غطفان نے  
خوب لڑائی ہوئی سب اسکا یہ تھا کہ بنی نعیم بن ریش ابن غطفان نے  
ایک دیوار مثل حرم مکہ کے بنا کر اوسکے خادم مرہ ابن عون کی اولاد میں سے  
چند آدمی مقرر کئے تھے جبکہ یہ خبر زبیر کو پہنچی اوسنے کہا کہ قسم بخدا کی ایک  
آدمی کو یہی غطفان میں سے نہ چوڑو لگا کیونکہ یہ بات جو اونہوں نے کی ہے  
ایسا نہ ہو کہ ہمیشہ کو جاری ہو جائے چنانچہ اونین اور زبیر میں خوب لڑائیں ہوئیں  
مگر فتح کا تقارہ زبیر کے نام بجا پہر زبیر نے وہ دیوار ڈھا کر سب مال اونکا  
لوٹ لیا مگر اونکی کسی عورت کے ہاتھ نہ لگایا اسباب میں زبیر نے شعر  
کہے میں ازا بجلہ ایک یہ شعر ہے

دولوا الفضل منا ما رجعت الی عذراؤ شیتہا الجبار

بعد ازاں زبیر مذکور نے ابرہہ الاشترم حبشی صاحب فیل سے ملاقات  
کی اوسنے اسکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور سب عرب پر اسکو فضیلت دی  
اور قبیلہ بکرا اور ثعلب کا امیر مقرر کر دیا۔ پہر زبیر ادنیٰ حکومت کرنے لگا  
لیکن ایک دفعہ دسے لوگ اسے بنی ہو گئے تھے مگر پہر مار کوٹ کر اسنے دڑ  
کر لئے۔ اور ایسا ہی بنی القین سے یہ شخص لڑا تھا ان لوگوں سے اتنی  
لڑائیاں اسنے کی ہیں کہ شرح اونکی بہت طویل ہے حاصل یہ کہ زبیر کو  
ان سب لڑائیوں میں فتح نصیب ہوئی لیکن افسوس یہ ہے کہ ہر آپلے میں یہ  
بادشاہ شارب الخمر ہو گیا تھا یعنی مرتے دم تک شراب نوشی کرتا رہا۔  
ابن اثیر کہتا ہے کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تا وقت مرگ شراب پیتا رہا  
ایسے دو شخص گذرے ہیں۔ ایک عمر دین کلثوم الثعلبی۔ دوسرا ابو عامر

ملاعب الاسنة العامری

## ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۶ اور ایک بادشاہ عرب کا کلیب بن ربیعہ بن الحارث بن زہیر بن حشم بن بکر ابن حبیب بن عمرو بن عثم بن قنبل بن وایل تھا اور وایل بیٹا قاسط بن ننب ابن اھصے۔ بن دغمی بن جدیلہ۔ بن اسد بن ربیعہ الغریس بن نزار بن معد بن عدنان کا ہے۔ اس بادشاہ کلیب کا نام وایل ہے اور لقب کلیب مگر چونکہ لقب بسبب شہرت کے نام پر غالب ہو گیا تھا اس واسطے کلیب بہت معروف تھا اور نام اس کا کم مشہور تھا۔ اسنے بہت لڑائیوں کی مین ازاں جملہ ایک وہ لڑائی ہے جس میں افواج مین کو اسنے شکست دی تھی اسی سبب سے اسکی شان و شوکت بڑھ گئی تھی۔ مگر بعد ایک مدت کے شکر اسطر حکم ہوا کہ تمام قوم سے دشمنی پیدا کر لی اور بخل مین ایسا قدم رکھا کہ لوگوں کو منادی کی اس بات کی کہ مرے چراگاہ کا گھانس کوئی جانور کیسا نہ کہا وے اور جتنے جانور دشتی مین میرے قرب و جوار کے انکو کوئی شکار نہ کرے۔ اور میرے اونٹ کے ہمراہ کیسا اونٹ نہ چرنے پاوے۔ اور مرے آگ سے کوئی آگ نہ سلگاوے یہی حال اسکا رہا جب تک جس اس بن مرہ بن دہل بن شیبان نے اسکو قتل کیا۔ یہ شیبان اولاد بکر بن ایل سے ہے جسکا اولاد ذکر آچکا ہے۔ سب اسکے قتل کا یہ تھا کہ ایک شخص قوم جرم کا جس اس کے پیوپی کے پاس جسکا نام سبوس تھا اذرا تھا یہ عورت بی منقہ کے قوم سے تھی تھی اس جرمی مذکور کے پاس ایک نافرمانی اور سکنا نام شراب تھا۔ وہ اونٹنی چرتی ہوئی کلیب کے حاطہ مین گھس گئی کلیب نے اولاد اسپر تیر مارے اور پھر اس کے تین کاٹ ڈالے وہ لوگو مین تھڑی ہوئی اپنے مالک کے پاس آئی اور چیخی لگی سبوس نے جو اسکو ہولناک پایا اس کے سر پر ہاتھ شفقت کا رکھ کے للکارے اور

## دکرے بادشاہان عرب کا

اور بہت شہر مندہ ہوئی کہ مہان کو میرے تکلیف ہوئی جس نے جو اپنی پوپی ۱۸۷  
کو نکلین پایا تمام قوم کے لوگ جمع کر کے کلیب کو جا گھیرا وہ تانوز اپنے احاطہ  
ہی میں پھر رہا تھا اس کے ایک نیزہ ایسا مارا کہ وہ مر گیا۔ جب وہ مر گیا اور  
اس کے بھائی مہبل ابن ربیعہ بن الحارث مذکور نے جو دیکھا کہ میرے بھائی کو  
مار ڈالا اس نے قبائل تغلب کو جمع کر کے نبی بکر کو جا گھیرا چنانچہ اسی سبب سے  
چند ہنگامہ آپس میں برپا ہوئے۔ ازانچہ ایک یوم عہترہ مشہور سے جس راہ میں  
افواج جانبین کی چوہا دن پر سوار ہو کر چشمہ سمی نہی پر فروکش ہوئے۔ اور  
قبیلہ تغلب کا سردار مہبل تھا۔ اور نبی شیبان ابن بکر الحارث بن مرہ  
کا سردار جس اس کا بھائی تھا اس راہ میں میدان بن تغلب قبیلہ کے ہاتھ  
رہا نیے فتح انکو ہوئی اور قبیلہ بکر کے بہت آدمی مارے گئے۔ پھر دنا سب پر  
راہی ہوئی یہ سب راہیوں سے بڑی بھاری راہی تھی اس جنگ میں مہبل  
اور بنو تغلب کو فتح ہوئی۔ اور نبی بکر میں سے بہت آدمی مقتول ہوئے۔  
اور نبی شیبان میں سے بھی ایک جماعت کیشمار کی گئی انہیں میں شراحیل ابن  
ہشام بن مرہ جہتی تھا جس کا وہ بھی مارا گیا۔ شراحیل مذکور یہی ہے  
جد من ابن زایدہ الشیبانی کا۔ اور حارث ابن مرہ یعنی بھائی جس کا  
وہ بھی مارا گیا۔ اس طرح ہر ایک گروہ روسا نبی بکر کا بھی مقتول ہوا۔  
پھر ایک بھاری راہی ہوئی جسکو یوم داروت کہتے ہیں اس راہ میں نبی  
قبیلہ تغلب کو فتح ہوئی اور قبیلہ بکر کے بہت آدمی مارے گئے اور اسی جنگ  
میں جس اس کا حقیقی بھائی یعنی ہام مقتول ہوا۔ جبکہ یہ راہی ہو چکی تھی  
تغلب نے جس اس کے جستجو کرنی شروع کی۔ اور جس کو جان بچانے  
مستحل ہوئی ابو مرہ نے اسکو یہ تذہیر بتلائی کہ ملک شام میں اپنے ناموں

## ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۰ کے پاس چلا جاکسی مجز نے یہ خبر بعینہ مہبل کو سنا دی اوسنے تینیں جوان اوسکے گرفتار کرنے کے واسطے روانہ کئے چنانچہ اونہوں نے جس اس کو جلد جا کپڑا دے جو کچھ آدمی جس کے ساتھ تھے اونین اور ان آدمیونین جو اوسنے پکڑنے کو روانہ کئے تھے لڑائی ہونی شروع ہوئی اس لڑائی میں جانبین کے سب آدمی مارے گئے دو نفر مہبل کے اور دو ہی جس کے بچ رہے تھے اور جس کے بھی ایسا ایک زخم کارگر لگا کہ اوسی میں اوسکا کام تمام ہو گیا۔ وہ دو نفر جو ثابت بچ رہے تھے اونہوں نے آکے یہ خبر اپنے یاروں کو سنائی۔ اور اید ہر مہبل نے بحرا بن حارث البکری کو قتل کیا جبکہ اوسکو مارا تب مہبل نے کہا کہ جا کلیب کے جوتی کے شے کے پاس رہ۔ اس ہجر کے مرنے پر اوسکے باپ نے چند اشعار کہے تھے جنکا ترجمہ کچھ ضرور نہیں اسطر علی ہی خون خرابی اور لڑائی ان نبی دایل نہ کورین میں چالیس برس تک رہیں۔ جبکہ جس مارا گیا تب اوسکے باپ نے ایک قصہ مہبل کے پاس روانہ کر کے یہ کہلا بھیجا کہ اب لڑائی موقوف کرنی چاہئے کیونکہ تو اپنا خون بیکھا جس کو مار چکا مہبل نے ہرگز نہ مانا لیکن بعد چند لڑائیوں کے بنی تغلب نے جب اپنا مقصد پورا کر لیا تب لڑائی سے باز آئے اور مہبل گم ہو گیا اسکے گم ہونے میں بہت اختلاف ہے اختصار چھوڑا جاتا ہے

انہیں بادشاہان عرب میں ایک بادشاہ زہیر بن جذیمہ بن رواد بن سبیہ بن مازن بن الحارث بن قطیبہ بن عبس ہی تھا یہی ہے دالد ملک فیس بن زہیر العسبی کا۔ اس زہیر نے قبیلہ ہوازن پر جو خراج مقرر کر رکھا تھا وہ ہر سال ایام موسم حجاز میں درمیان عکاظ یعنی بازار عرب کے لے لیا کرتا تھا اور ہوازن اوسکو تکلیف دینی چاہتے تھے یہ بات اوسکے دلوین مسکن تھی اسی

## ذکر ہے بادشاہان عرب کا

اسی انشائین ایک لڑائی درمیان زمیر اور بنی عامر کے جو ہوئی تو سب ہوان ۱۸۹  
 خالد بن جعفر بن کلاب سے متفق ہو گئے۔ اور بنی عامر زمیر کے دشمن جان  
 ہو رہے تھے سب ملکر زمیر پر چڑھ آئے اور لڑائی ہوئی شروع ہوئی  
 یہاں تک نوبت پہنچی کہ زمیر اور خالد دو تو باہم ہو گئے لڑے اس لڑائی میں  
 زمیر مارا گیا اور خالد کے میدان جنگ ہاتھ آیا اور وہ صاف بیچ نکلا یہ لڑائی  
 قریب ارض ہوازن کے ہوئی تھی۔ زمیر کی اولاد نے جو دیکھا کہ ہار ابا  
 مارا گیا وہ اس کے جازہ کو اپنے کونین لے گئے۔ ورنہ بن زمیر نے اپنے  
 باپ کے مرتے ہی ایک مرنیہ اور خالد کے حاملین چند شعر کہے ہیں۔ جب  
 زمیر خالد کے ہاتھ سے مارا گیا تب اس کو اپنی جان بچانی بھی مشکل معلوم ہوئی  
 اسے خالد مذکور وہاں سے بہاگ کر نمان ابن امر القیس بھیجے کے پاس جو کہ  
 بادشاہ ملک حیرت کا تھا گیا اور اس کی سرکار میں درمیان سلک ملازمین  
 کے مندرج ہوا۔ لیکن چونکہ زمیر قبیلہ غطفان کا سردار تھا اسے حارث ابن  
 ظالم المرتی بعد فراغت رسوم نوحہ و بکا کی نمان ابن امر القیس کے پاس کسی  
 حاجت کے لئے گیا وہاں جا کر اس نے دیکھا کہ نمان نے واسطے خالد کے ایک  
 برج بنوایا تھا اوس میں وہ رہا کرتا تھا۔ اس نے دوسرے ایک کار سمجھ کر جبکہ  
 رات ہو گئی اور اندھیرا چھا گیا اوس قبیلہ میں گھس کر خالد کا کام تمام کیا اور آپ  
 مسیح و سالم دہانے سے بہاگ آیا جب یہ راز کھل گیا تب خالد کے بہائی جو  
 ابن جعفر نے بنی عامر کو جمع کر کے اپنی بہائی عویض خون کا خواہاں ہو کر حارث  
 ابن المرتی کو دھونڈنا شروع کیا اور نمان کو اپنے ملازم کا پاس بہت ہوا  
 وہ بھی چاہتا تھا کہ حارث کو پکڑ کر قصاص لے اس سبب سے بہت لڑائی  
 اور جھگڑے ایسی ہوئیں کہ او کی شرح بہت طویل ہے آخر لڑائی یوم شعب



## ذکر بے بادشاہان عرب کا

۱۹۔ مشہور ہے کہ پہاڑ کی گھاٹی کے پاس جنگ ہوئی تھی ہم بھی اسکا ذکر کریں گے انتشار اللہ تعالیٰ

ابن بادشاہان متفرقہ عرب سے ایک بادشاہ ملک قیس ابن زہیر العسبی کہتے ہیں کہ ایک بہت لوگوں کو واسطے لڑائی بنی عامر کے اپنے باپ کے خون کے قصاص کے خواہان ہو کر جمع کے تھے۔ اور حجاز میں جاکر قریش کا بہت فخر اور عزت کر کے کوچ کیا پھر درمیان اولاد بدر انفراسی الدیالی کے جاکر حذیفہ بن بدر کے گہر میں اوترا۔ اس قیس کے پاس دو گھوڑے عربی اصل تھے ایک کا نام داحس۔ دوسرے کا نام بخزار تھا یہ بھیری تھی داحس کے تخم کی اس میں اختلاف ہے کہ بخزار داحس سے پیدا ہوئی تھی یا عرب میں سے قیس نے لے لی تھی مگر داحس کے مول لینے میں کچھ شک نہیں اس گھوڑے کو عرب کے بازار سے قیس نے مول لے لیا تھا جس شخص کے پاس جاکر یہ اوترا یعنی حذیفہ بن بدر اس کے پاس بھی دو گھوڑے تھے ایک کا نام خطار۔ دوسرے کا خفا تھا اس نے قیس سے کہا کہ تم اپنے دو گھوڑوں کو میرے دو گھوڑوں کی ساتھ دوڑاؤ دیکھیں کون آگے نکل جاتا ہے جگا گھوڑا آگے بڑھ جاوے تنو جھری قیس نے کہا کہ یہ کچھ بات جاننے دو ادسنے ہرگز نہ مانا آخر کار لاچار ہو کر قیس نے بھی مانا اور چار دن گھوڑے ایک جائے جسکو اصدا کہتے ہیں چوڑے دے۔ وہ میدان جبین یہ گھوڑے چوڑے گئے تھے اکیسویں تپ تیر تھا اتفاق سے قیس کا گھوڑا داحس کے آگے نکل گیا اور ب لوگ گھوڑے دیکھتے تھے۔ حذیفہ نے داحس نام سے ایک گھوڑا قیس ابن زہیر العسبی کا تھا اسی گھوڑے کے نام پر جنگ جس مشہور ہے یہ لڑائی اسی گھوڑے کی واسطے ہوئی تھی درمیان عرب اور زبان کے چالیس برس تک یہ لڑائی رہی ۱۲ صراح

## ذکر ہے بادشاہان عرب کا

پہلے سے ایک آدمی اون گھوڑوں کی راہ میں چپا دیتا تھا اور یہ کہہ دیتا تھا کہ اگر ۱۹۱  
 قیس کا گھوڑا جس کے آگے نکل جائے تو اسکو روک دینا اوسنے روکا مگر وہ  
 نہ روکا آخر کو اسنے ایک چوٹ اس کے تہوڑی پر ماری وہ روک گیا مگر دوسرا گھوڑا  
 خبر نہ روکا برابر چلا گیا اور خطار اور خفا جو دو گھوڑے حذیفہ کے تھے دے پچھے  
 رہ گئے قیس نے شہر طحیت لی اور حذیفہ نے انکار کیا ابھی بارہر دور اوس  
 سب سے بنی قیس اور بنی مدرین کینہ پیدا ہو گیا۔ اور ایک نبض در میان ربیع  
 بن زیاد اور قیس کے اول ہی سے تھا بسبب اسکے کہ قیس کی ذرہ ربیع نے چپن  
 لی تھی ربیع یہ بات جانتا ہی تھا کہ کوئی سبب نا اتفاقی کا در میان بنی بدر اور بن  
 کے ہو جاوے سو یہ کینہ اوس کے حسب خواہش پیدا ہو گیا مگر دین دشمنی رہی  
 ظاہر نہ ہوئی جب بہت دشمنی بڑھ گئی اور کینہ پار نہ ہو سکا تب قیس نے مذہب بن  
 حذیفہ کو مار ڈالا۔ لیکن قیس کا ایک بہائی مسمی مالک بن زہیر بنی ذبیان کے  
 پاس اتر آیا تھا اوسکو جو یہ خبر پہنچی انہوں نے اوس کو روک کے عوض اوسکو  
 بنے خبر قتل کر ڈالا۔ یہ خبر جو ربیع ابن زیاد کو پہنچی کہ مالک مقتول ہوا اوسکو  
 حدنا کو ارگزار وہ قیس پر چڑھ آیا آخر کار قیس اور ربیع میں صلح ہو گئی اور معاہدہ  
 ہوا۔ قیس نے ربیع کو کہا کہ جو شخص تیرا ملتی ہوا دہ تحشی کچھ لگائین اور جسے تجھے  
 کمک یا مدد چاہی اوسکو کچھ استغنا بھی حاصل نہ ہو یعنی مجھ کو ملنا نہ ملنا برابر ہے  
 ۔ پہرا ایسا ہوا کہ قیس اور ربیع نے جس کی اولاد کو ذرا سہم کیا اور بنی بدر نے  
 فرازہ اور ذبیان کی اولاد کو جمع کیا اور بہت سخت لڑائیاں انہیں ہوئیں یہ  
 لڑائی مشہور ہے انہیں اسکا نام جنگ دحس ہے اول حدین عوف بن  
 بدر مارا گیا تھا اور قوم فرازہ کو شکست ہوئی مگر بنی عس خوب لڑے۔  
 دوسری لڑائی بن بھی بنی عس ہی کو فتح ہوئی اور قوم فرازہ ہلاک گئی اور

## ذکر ہے لڑائیوں عرب کا

۱۹۲ حارث ابن بدر مارا گیا پھر مدت تک لڑائی رہی آخر الامریہ ہوا کہ پہر ایک لڑائی ہوئی اور فسرارہ کی قوم کو شکست فاحش ایسی ہوئی کہ حذیفہ تنہا رہ گیا اور ادینکا بہائی مسمیٰ حل باقی رہ گیا تھا ان دونوں کے ہمراہ چند آدمی تھے انہوں نے بارادہ جانے حفر الباقہ کے کوچ کیا نبی عسیٰ بھی مع قیس اور ربیع ابن زیاد وغیرہ کے جلدی سے پہنچ کر اونکو جا پکڑا حذیفہ اور ادسکی بہائی حل کو مار ڈالا اکثر شہداء نے نبی بدر کا مرنہ اور حفر الباقہ کا جانا ذکر کیا ہے۔ اس جنگ میں غترہ ابن شداد نے داد مردانگی دیکر بڑی شجاعت دکھلائی۔ پھر قوم فرارہ کے بہت قبیلوں نے سبب مرنے نبی بدر کے مدت دی جب فرارہ قوی ہوئی تو نبی عسیٰ پر چڑھ گئے اور بہت قبیلوں عرب پر گذرتے ہوئے گئے آخر الامریہ عسیٰ نے فسرارہ سے خواہان صلح ہو کر درخواست کی ادس قوم کے بڑھوں نے منظور کر لیا اور صلح ہو گئی۔ کہتے ہیں نبی عسیٰ جبکہ نبی فرارہ کی طرف گئے اور ادس نے صلح کی تو ادس کے ہمراہ قیس نہیں گیا تھا بلکہ وہ اسے جدا ہو کر نائب ہوا اور مذہب فزارہ سے میں داخل ہو گیا تھا اور سیاحی زمین کرتے ہوئے عمان تک پہنچا دمان جا کر ایک زمانہ رہا پھر ایک کنج غولت میں درمیان جنگل کے عبادت کرتا رہا پھر کہتے ہیں کہ قیس نے درمیان قبیلہ نمر بن قاسط کے نکاح کر لیا، ادس سے ایک بیٹا پیدا ہوا اس کا نام فضالہ ہے۔ یہ فضالہ مذکور غیر خدا صلح کے پاس آیا تھا اور ادس کے ہمراہ نو آدمی تھے دسواں وہ تھا اپنے اسکو ادس پر سردار مقرر کیا تھا

واضح ہو کہ درمیان بادشاہان عرب کے لڑایاں بہت ہوئی ہیں وہ دونوں ہی ساتھ مشہور ہیں چنانچہ ایک لڑائی کا نام یوم خزاز ہے یہ لڑائی درمیان بنو ربیع بن نزار بنے ربیعہ الغفس اور درمیان قبایلی عرب کے ہوئی تھی اس جنگ میں عین کے آدمی ہلاک گئے اور بنی ربیعہ کی فتح ہوئی تھی اور بہت آدمی مارے گئے

## ذکر ہے لڑائیوں عرب کا

مارے گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ سب سالار نبی ربیعہ کا کلیب و ایل مقدم اندر کرتا ۱۹۳

خزازام ہے ایک پہاڑ کا جو کہ درمیان بصرہ کے کتبہ تک واقع ہے۔

چند لڑائیاں بنام ابام بنی و ایل کے مشہور ہیں یہ لڑائیاں سبب مارے

جانے کلیب کے درمیان غلب کے جنکا سب سالار مہبل بنی کلیب کا تھا

اور درمیان بنی بکر کے جنکا سب سالار مرہ ابو جاس تھا ہوئی ہے۔ ان بنام

میں سے ایک یوم عیزہ مشہور ہے اس روز فریقین برابر رہے تھے یہ پہلی

لڑائی ہوئی وہ بنام یوم وادوات مشہور ہے اس لڑائی میں قبیلہ کو قید بکر پر

فتح ہوئی تھی اور نبی بکر ایسی مصیبت میں گرفتار ہوئے تھے کہ انکو اپنے ہلاک

ہونے کا گمان کامل ہو گیا تھا۔ یہ ایک لڑائی بنام یوم اقصیہ ہوئی اسکو

یوم الخلق بھی کہتے ہیں اس روز جانین سے بہت آدمی مارے گئے ایسے

ایام جنگ اونکی درمیان اور یہی ہیں مگر جیسے یہ لڑائیاں مشہور ہیں ایسی اور

نہیں ہیں پوشیدہ نہ رہے ایام عرب سے

ایک یوم عین ابغ بھی مشہور ہے یہ لڑائی درمیان ملوک غسان اور ملوک خم

کے ہوئی تھی قبیلہ غسان کا سب سالار حارث تھا جس نے امر القیس کی ذرہ کا

مطالبہ کیا تھا بعض کہتے ہیں کہ اونکوئی تھا اور خم کا منذر بن مارہ اس سالار

تھا اس میں کچھ خاصہ نہیں اس لڑائی میں منذر مارا گیا تھا اس کے مرتے ہی قبیلہ

خم کے آدمی سب بہاگ گئے۔ اور غسان نے اونکا پچھا ملک حیرت تک کیا

اس جنگ میں بہت آدمی مارے گئے تھے۔ (عین ابغ نام ہے ایک جائے

کا جسکو ذوات انجار بھی کہتے ہیں)

ایک لڑائی کا نام یوم مرج حلیمہ ہے یہ لڑائی بھی درمیان غسان اور خم کے

ہوئی تھی اور لڑائیوں سے پہلے بڑی بہاری لڑائی ہے کہتے ہیں کہ اس لڑائی

## ذکر ہے لڑائیوں عرب کا

۱۹۴۰ میں جابن کا بہت لشکر اور فوجیں جمع ہوئیں کہتے ہیں کہ اونکی آہنیسی عمارت تانچہ اٹھاتا کہ شمس چپ گیا اور ستارے دکھلائی دینے لگے تھے اور لڑائی بھی ہوتی ہوئی کہ اوسمیں جابن سے خلق کثیر مقتول ہوئے مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ فتح کسکی ہوئی تھی اور ایک لڑائی بنام یوم الکلاب الاول

مشہور ہے یہ لڑائی درمیان دو بھائیوں کے ہوئی تھی ایک کا نام شتر اجل دوسرے کا نام سلمہ تھا یہ دونو بیٹے حارث بن عمرو الکندی کے تھے — بڑا بھائی شتر اجل تھا اسکے ہمراہ قبیلہ بکر بن دایل وغیرہ تھے اور سلمہ کے ہمراہ تغلب دایل وغیرہ تھے یہ لڑائی درمیان تمام کلاب کے جو درمیان بصرہ اور کوفہ کے ہے ہوئی تھی بڑی بھاری لڑائی ہوئی تھی اور شتر اجل نے یہ منادی کر دی تھی کہ جو شخص میری بھائی سلمہ کا سر کاٹ کر لادے گا اوسکو ایکسوانٹ انعام میں ملین گے — اور سلمہ نے بھی یہ منادی کر دی تھی کہ جو کوئی شتر اجل میری بھائی کا سر کاٹ کر لادے گا وہ ایکسوانٹ انعام میں پاویگا اس لڑائی میں سلمہ کو فتح ہوئی اور شتر اجل شکست پا کر ہلاکا اسکے پیچھے اوسکے بھائی کے سواروں نے تعاقب کیا اور اسکو پکڑ کر مار ڈالا اور اوس کا سر کاٹ کر اوسکے بھائی سلمہ کے پاس لائے

اور ایک لڑائی بنام یوم ادرہ مشہور ہے ادارہ نام ایک پہاڑ کا ہے جہاں وہ لڑائی درمیان منذر ابن امر القیس بادشاہ حیرت کے اور درمیان بکر ابن دایل کے ہوئی تھی اور سب اسکا یہ تھا کہ تمام قبیلہ بنی بکر کا سلمہ ابن الحارث سے متفق ہو گیا تھا یہ امر اسکو ناگوار گذرا اسلئے لڑائی ہوئی مگر منذر نے بکر پر فتح پائی اور اوسنے قسم کھائی تھی کہ جب تک اس پہاڑ کی چوٹی سے اوسکی جڑ تک خون نہ بہ کر نیپہنچے تب تک لوگوں کو ذبح کے جادو نہ لگا

## ذکر ہے لڑائیوں عرب کا

نقل ہے کتاب عقد سے کہ ایک دن کا نام یوم احران ہے راوی کہتا ہے ۱۹۵  
کہ اسکا حال یہ ہے کہ حارث ابن ظالم المرسی اور ذبیانی جبکہ خالد بن جعفر  
بن کلاب کو قتل کیا تو زہیر کو بھی قتل کیا جیسا اوپر ذکر ہوا تب حارث بادشاہ  
نہان سے جو ملک حیرت کا بادشاہ تھا ڈر کر بھاگا کیونکہ اسنے خالد کو قتل  
کیا تھا جب وہ بھاگ کر آیا تو کسی عرب نے سبب نہان کے اوکو نہ کہا  
— یہاں تک کہ مجید ابن زرارہ کے پاس جا کر نوکر ہوا مگر اسکی قوم تمیم اسکی  
ہمراہ نہ ہوئی بلکہ ڈرتے رہے اور بنوادیہ اور بنو ادارم فقط اس کے موافق ہو گئے  
جبکہ یہ خراجوں خالد کے بھائی کو پہنچی کہ حارث المرسی مجید کے پاس ہے  
وہ اس کے طرف کوچ کر کے آیا اور وادی رحان میں لڑائی ہوئی اوس لڑائی  
میں بنو تمیم سب بھاگ گئے مگر مجید بن زرارہ اس کے ساتھ آگیا ہر چند کہ اس کے  
بھائی لقیط ابن زرارہ نے چاہا کہ اسکی جان بخشی کر وادون لیکن نہوسکا اور نہون  
نے اسکو ایسا رنج و غدا ب دیا کہ وہ مر گیا

ادنی لڑائی میں سے ایک لڑائی بنام یوم شعب جبکہ مشہور ہے یہ بڑی لڑائی  
ہوئی ہے یا م عسب میں اسکا حال یہ ہے کہ جبکہ رحان کی لڑائی ہو چکے  
تب لقیط ابن زرارہ نسیمی نے بنی ذبیان سے ملک طلب کی چنانچہ انہوں نے  
مدت دی اور تمام بنی تمیم سواے قبیلہ سعد کے اس کے ہمراہ ہوئے اور بنو سعد  
بھی اس کے ساتھ ہوئے وہ انکو لیکر بنی عامر اور بنی عسب پر اپنے بھائی کے خون کا  
بدل لینے کے واسطے چڑھ گیا — اور بنو عامر نے اپنا سلحہ خانہ ایک سترچ پہاڑ  
میں جسکا نام ہضہ تھا چپا رکھا تھا یہ پہاڑ درمیان دو چشموں مسمی شریف اور  
شیرف کے واقع ہے — جبکہ لقیط وہاں جا موجود ہوا تب بنو عامر نے  
اس پہاڑ کی گھاٹی سے نکل کر سب لشکر کو شکست دی اور لقیط کو بھی مار دالا

## ذکر ہے لڑائیوں عرب کا

۱۹۶ - اور اوسکے بھائی صاحب ابن زرارہ کو گرفتار کر لیا اس روز جو عام اور خوش گو  
 بڑی شجہ ہوئی اور نبی ذبیان اور نبی تمیم - اور نبی اسد کے یہی بہت آدمی  
 مارے گئے عرب نے مقتولین اس جنگ کے حق میں بہت مرثیہ کہے ہیں - یوم  
 رح حان کی لڑائی ایک برس اول یوم شعب جلد کے لڑائی سے ہوئی تھی -  
 اور یوم شعب جلد کے لڑائی جس سال میں ہوئی تھی اسی سال میں جاب سردر کیا  
 نے تولد پایا تھا نام ہوئی نقل کتاب عقد سے جو تصنیف ابن عبد الرب کی ہے  
 اور ایام مشہورہ عرب سے ایک یوم دخیار

یہی ہے یہ لڑائی درمیان سنہ چالیس تولد رسول خدا کے سے ہوئی تھی سب  
 اوسکا یہ تھا کہ کسرے پر وزیر نے نعمان ابن منذر پر خفا ہو کر قید کیا وہ قید ہی میں  
 مر گیا - اور نعمان مذکور نے اپنے تیار اور ذرہ مانی ابن مسعود کے پاس  
 سیر کردی تھی پر وزیر نے ایک قاصد مانی مذکور کے پاس بھیج کر وہ سلاح اور  
 ذرہ اوسکی مانگی اوسنے جواب میں یہ کہا کہ یہ امانت ہے اور امانت میں نجات  
 ایسے لوگ نہیں کیا کرتے - اور کسرے پر وزیر نے جب نعمان کو کھڑا تھا تو وہ  
 ایاس بن قصبہ لظاہی کے مکان میں درمیان ملک حیرہ کے رہتا تھا کسرے  
 نے ایاس مذکور سے مشورت لی اور کہا کہ اب کیا کرنا چاہئے اوسنے کہا کہ صلحت  
 یہ ہے کہ آپ بفضل مدگند فرمائیں ایسا کہ اوسکو اطمینان حاصل ہو جائے پھر میں  
 جا کر اوسکو پکڑ لاؤں گا پر وزیر نے کہا کہ وہ تیرا مومن ہے تجھے یہ حرکت نہیں ہوگی  
 اوسنے کہا کہ بادشاہ کا حکم اور ای سلطان سب سے افضل ہے اسلئے پر وزیر نے  
 دو ہزار آدمی ہر وزن کے ہمراہ کر کے ایک ہزار بہرا کے راہ اور ایک ہزار اوسکے  
 ہمراہ روانہ کئے - جب یہ خبر کبر ابن دایل کو پہنچی تو سب دے جمع ہو کر ایک  
 گروہ ذی قار کے مکان پر آؤر سے جب اہل عجم کا لشکر اوسکے مقابل ہوا ایک

## فصل پانچویں اسمیں امتوں جہان کا بیان ہی امت سیریا اور امت صابین

ایک گہنہ کا لہرای ہوئی عجی بہاگ نکلے اوسکت فاحش اوکو ہوئی اسلے عرب ۱۹۷  
نے اس دن کے بابت بہت قصیدے کہے ہیں اور اپنے اشعار میں اس دن کا  
اکثر ذکر کرتے ہیں فقط

## پانچویں فصل اسمیں امتوں جہان کا بیان ہے

### ذکر ہے امت سیریاں اور امت صابین کا

ابو عیسیٰ منربلی کہتا ہے کہ امت سیریاں کی سب مذہبوں اور امتوں سے اول ہے  
چنانچہ حضرت آدم ۴ اور اوسکی اولاد کے زبان سیریا ہی تھی اور اوسکی ملت  
اور مذہب بعینہ ملت صابین کے ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ بننے اس دین کی  
تعلیم حضرت شیشٹ اور حضرت ادریس علیہما السلام سے پائی ہے انکے پاس  
ایک کتاب بھی ہے جو حضرت شیشٹ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ  
حضرت شیشٹ علیہ السلام کے صحیفے ہیں جو خدا تعالیٰ نے اوس پر نازل کی تھی ان  
صحیفوں میں اچھی اچھی خلق نیسے سچ بولنا۔ اور شجاعت کرنی۔ اور تعصب  
کرنا واسطے مسافر کے ایسی ایسی باتیں اوس کتاب میں لکھی ہیں اور اوس کتاب میں  
امرو نہی بھی موجود ہے بڑی باتیں جنسے پر تہیر کرنا چاہئے اور اچھی باتیں جو کرنی  
چاہیں اور اسمیں سب مذکور ہیں۔ اب ہم صابین کی عبادت کا طور بیان کرنے  
ہیں واضح ہو کہ صابین کے مذہب میں بہت طرح کی عبادتیں ہیں ازانجہ سات



## ذکر ہے امتوں سریان اور صائین کا

۱۹۸

وقت کی نماز ہے جنین سے پانچ وقت کی نماز مطابق پنج وقتی نماز اہل اسلام کی ہے اور چٹھی کے وقت کی نماز کو صلوٰۃ ضحیٰ یعنی دو پہر کی نماز کہتے ہیں۔ اور ساتویں وقت کی نماز کا وقت چہ گھنٹہ بجے رات کو ہوتا ہے یہ لوگ مسلمانوں کی مانند نماز پڑھتے ہیں میت نماز کی مسلمانوں ہی کی مانند کرتے ہیں اور ایک نماز کو دوسرے سے نہیں ملاتے۔ اور خازرہ کی بھی نماز بدون رکوع اور سجدہ کے پڑھتے ہیں۔ اور تیس دن کے روزہ بھی رکھتے ہیں اگر ہینیا آتیس دن کا ہوا اور چاند دکھائی دیا تو آتیس روزہ رکھتے ہیں۔ اور روزہ میں چاند کا دیکھنا اور افطار کرنا سب کچھ کرتے ہیں۔ اور جب سورج اول برج یعنی حمل میں آتا ہے تب عید کرتے ہیں اور چوتھائی رات باقی سے سورج کے غروب تک روزہ رکھتے ہیں۔ اور جب پانچ ستارہ جھکو تھیرہ کہتے ہیں اپنے اپنے بیت شرف میں داخل ہوتے ہیں تب یہ لوگ عیدین کرتے ہیں۔ وہ پانچ ستارہ تھوہہ میں زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد اور مکہ کے بھی غرت کرتے ہیں۔ اور ان کا ایک مکان باہر حران کے ہے اسکا کاج کرتے ہیں۔ اور انہرام مصر جو مشہور ہیں ان کے یہ لوگ بڑی توقیر اور عزت کرتے ہیں سبب اس کے کہ یہ جانتے ہیں کہ ایک قبر شیت بن آدم عی کی ہے دوسری قبر ادریس کی جھکو خون کہتے ہیں تیسری قبر صابی بن ادریس کی ہے جسکی طرف یہ لوگ منسوب ہیں۔ جس روز سورج حمل میں داخل ہوتا ہے اوس روز یہ لوگ بہت خوشیاں کرتے ہیں ایک دوسرے کو اسپین تھفہ و تخالیف بھیجتے ہیں اور لباس فاخرہ پہن کر اسپین ملتے ہیں یہ عید انکی اور عیدوں سے بہت بڑی عید ہوتی ہے۔ ابن خرم کہتا ہے کہ صائین کا مذہب تمام دنیا کے مذہبوں سے اول ہے سب لوگ زمانہ مقدم کے اس مذہب پر تھے مگر جب ان لوگوں نے اوسمین افراط و تفریط کرنی شروع کی تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو نازل

## ذکر ہے امت قبط کا

۱۹۹ نازل فرمایا ادنیوں نے انکو وہ دین بتلایا جس پر ہم لوگ اب تک میں۔ شہستانی  
کہتا ہے کہ صائین خفیہ لوگوں سے دشمنی کرتے ہیں اور رتے ہیں کیونکہ انکے مذہب  
مدار تعصب پر ہے روحانی شیون پر جیسا کہ مذہب خنفا کا یہ ہے کہ جسمانی خیر  
اور بشر سے تعصب کرنا چاہئے

## ذکر ہے امت قبط کا

یہ لوگ اولاد حام بن نوح عا کی ہیں اور مسکن قدیم انکا مصر ہے ان لوگوں کے  
ذمی شان اور ذمی غرت ہونے میں کوئی شک نہیں مگر جبکہ یونانی اور عاقبتی  
اور رومی وغیرہ ان سے مل جل گئے تب ادنین بہت قسمین ہو گئیں سب کثیر ہونے  
بادشاہان مصر کے۔ کیونکہ اکثر غبارین سے ملک مصر پر بادشاہ ہوئے ہیں  
— واضح ہو کہ زمانہ قدیم میں یہ قبطی لوگ صایہ تھے تصویر دن اور توں کے  
پرستش کیا کرتے تھے۔ اور انہیں علماء ہر قسم کے موجود تھے علم فلسفہ کے ماہر  
بہت تھے خصوصاً علم طلسمات اور علم ستارگان و علم مریا و مناظر۔ اور علم کیمیا  
کی کہاں تھے۔ ان لوگوں کا دار الملک شہر منف تھا جو غوبی جانب میں رود نیل  
کے کنارے اور انکی بادشاہوں کا لقب فرعون ہوا کرتا تھا جیسا کہ اولاً ذکر ہو چکا

## ذکر ہے فارس کی امت کا

واضح ہو کہ فارسی لوگوں کا مسکن وسط معمور جبکہ ارض فارس کہتے ہیں قدیم  
سے ہے اسی زمین کے متعلقات میں کرمان اور اہواز اور چند اقالم اور بھی ہیں جیسا

## ذکر ہے فارس کی اُمت کا

۲۰۰ ذکر سبب طوالت کے فروگذاشت کیا جاتا ہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ دربار جیون سے جتنے ملک اس طرف واقع ہیں اوکھو ایران کہتے ہیں یہی وہ زمین ہے جسکو زمین فارس کہتے ہیں اور ماوراء جیون جو اس طرف باقی ہے وہ توران کہلاتا ہے یہ زمین ترک کی ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ فارسی لوگ کسکی اولاد میں ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ لوگ اولاد فارس ابن روم بن سام سے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یافت کی اولاد میں ہیں۔ اور فارسی لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہسم اولاد کیومرث سے ہیں۔ مگر کیومرث انکے نزدیک ایسا ہے جیسا حضرت آدمؑ نیچے اُنکے زعم میں نسل دنیا میں اُسے کیومرث ہی سے شروع ہوئی ہے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اونہن بادشاہ کیومرث کی اولاد سے ہوتا رہا ہے سوار ایک تغلب ضحاک اور فراسیاب ترکی کے جو بعد جذب شخص غیر معتد بہ کے حاصل ہوا تھا۔ بہر کیف بادشاہان فارس ساری امتوں کے نزدیک تمام روی زمین کے بڑے بادشاہوں میں اور غرہ والوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ بڑے عقلمند اور دانا ہوتے آئے ہیں اور انتظام مملکت میں بھی انکی کوئی برابر ہی نہیں کر سکتا۔ کسی یا جی یا زریل کو کبھی امور است خاصہ میں انہوں نے دخیل نہیں کیا۔ اب یہ جاننا چاہئے کہ فارسیوں میں بہت فرقے ہیں از انجملہ ایک فرقہ کا نام دیلم ہے یہ لوگ پہاڑ میں رہتے ہیں۔ اور ایک فرقہ کا نام چیل ہے یہ لوگ دھاتا میں رہتے ہیں جو دیلم کے پہاڑ کے پاس بحر اور زمین انکی دریا بطرستان کے کنارہ پر ہے۔ ایک فرقہ کا نام گردہجر یہ لوگ جبال شہر زور کے اس پاس رہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ گردہج کے لوگ ہیں یہاں آ رہے ہیں۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ عجم کے عرب ہیں۔ بہر تقدیر فارسیوں کا ملت قدیمہ ہے اور اونہن جو دایسین ہیں جنکو کھرنہ کہتے ہیں اونکا

## ذکر بے فارس کی اُمت کا

۲۰۱ اور نکاح مذہب ہر کہ خدا دو بین ایک خدا قدیم جگہ نیردان کہتے ہیں — اور کہتے ہیں کہ ایک خدا پیدا ہوا ہے اندھیرے سے اسکو ابرہ من کہتے ہیں — نیردان اونکے نزدیک خدا تعالیٰ ہے اور ابرہ من شیطان ہے — انکے مذہب کا اصل قاعدہ یہ ہے کہ دسے لوگ نور کی پرستش کرتے ہیں اسکو نیردان کہتے ہیں — اور پرہیز کرتے ہیں اندھیرے سے وہ ابرہ من ہیں — بس اسی قاعدہ سے نور کے زہری کرتے کرتے آگ کو پوجنے لگے — فارسیوں کا مذہب زرادشت کے ظاہر ہونے تک یہی رہا — یہ زرادشت ایام حکومت شتاب سفین میں پیدا ہوا تھا جب یہ پیدا ہوا اسنے اسکا دین قبول کر لیا اور اسکے دین میں ہر گئے کہتے ہیں کہ زرادشت ایک گانوکا آدمی تھا اون گانوں میں کا جو آذربجان سے متعلق ہیں وہاں کے لوگ زردشت کے پیدا ہونیکے بہت بڑے بے کلام کرتے ہیں وہ ہسم چوڑ دیتے ہیں — بہر کیف جب زردشت پیدا ہوا اسنے اونکو یہ سکھلایا کہ خدا ایک ہے جسکو فارسی میں ارمزد کہتے ہیں اسکا کوئی شریک نہیں اسنے نور اور اندھیرے کو پیدا کیا ہے اور نیکی اور بدی اور بہرہائی اور برائی جو سہی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ نور اندھیرے سے جب ملتا ہے تب یہ ظہور پکڑتا ہے اور اگر اُجالا اندھیرے سے نہ ملتا دنیا کہی پیدا نہ ہوتی اب یہی حال زمین کا یہاں تک کہ پھر نور اندھیرے پر غالب ہوگا جب نیکی نیکوں کو اور بدی بدوں کو ملے گی — اور قبلہ زردشت کا مشرق ہے اب یہ معلوم کرنا چاہئے کہ کفارین میں بہت عیدین اور رسمین ہیں — ایک دن کا نام نور فر ہے یہ عید اول تاریخ فرد دنیاہ کی ہوتی ہے اس دن کو نیا روز کہتے ہیں کیونکہ تخیل جدید شروع ہوتے ہے — اسکے بعد پانچ عیدین اور آتی ہیں — ایک عید کا نام تیرگان ہے یہ تیرہویں تاریخ تیرناہ کی ہے اصل قاعدہ انکے درمیان

## ذکر ہے فارس کی امت کا

۲۰۲ یہ ہے کہ جس تاریخ کا نام اوس بنیے کے نام سے موافق ہو جاوے وہ ہی روز عید ہے۔ چنانچہ ایک عید کا نام مہرجان ہے یہ عید سولہ بن تاریخ مہرماہ کو ہوتی ہے اس عید میں وہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ افریدون نے ضحاک پوراسب جادوگر پر آج ہی کی روز فتح پائی تھی اور اوسکو دنیا و زندہ پہاڑ میں قید کیا تھا۔ اور ایک عید کا نام فردردجان ہے یہ عید پانچ روز تک رہتی ہے آخر ایام آبان ماہ میں اس عید میں مجوسی لوگ طعام اور شراب اپنے مردوں کی روحوں کے واسطے مہر جو اپنے رستم کے ہتھاکر کے رکھتے ہیں۔ ایک عید کا نام رکوبہ عید ہے اس عید میں یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ آجکلے روز ایک مرد کو سب گدے پر سوار ایک گواہ تہہ میں لے ہوئے پکھا جھٹا ہوا جاڑے کو بگھاتا ہوا تھا یہ عید اول فصل بیج میں ہوتی ہے اور اوسکی ایک تصویر بنا کر رکھتے ہیں اور جو کوئی اوسے ہت کا بعد اوس روز کے ملتا ہے اوسکو مارتے ہیں۔ اور ایک عید کا نام سدق ہے یہ دسویں تاریخ بہن ماہ کو ہوتی ہے اس عید کی شب کو آگ جلا کر گرد اوسکے بیٹھ کر شراب پیتے ہیں۔ اور ایک عید ہر جھکو کنھارات کہتے ہیں یہ عید سبب اختلاف ایام سال کے مختلف ہو جاتی ہے اور اسکی قسم میں اول ہر قسم میں پانچ روز ہوتی ہیں۔ زردشت نے یہ گمان کیا ہے کہ ہر ایک مخلوق میں خدا تعالیٰ سب طرح کی پیدائش پیدا کی ہے یہی ہر ایک میں آسمان اور زمین اور پانی اور نباتات اور حیوانات اور انسان پیدا ہوئے ہیں اور چہ روز میں تمام خلقت پیدا ہوئی ہے

## ذکر ہے یونان کے لوگوں کا

ابو عیسیٰ کہتا ہے کہ صاحبان سیر نے یونان نقل کیا ہے کہ یونان کے لوگ پیدا

## دکر ہے یونان کے لوگوں کا

پیدا ہوئے ایک شخص مسیٰ النّ سے جو کہ چوتھریں برس بعد تولد حضرت موسیٰ ۴ کے ۲۳  
 پیدا ہوا تھا۔ اور امیر شش شاعر یونانی جو کہ درمیان سنہ ۵۶۸ موسیٰ کے  
 موجود تھا اس کے وقت سے سب یونان کو ظہور و شیوع ہوا پہلے سے انکو کوئی نجات  
 تھا۔ ابو عیسیٰ کہتا ہے کہ یونانی لوگ صاحب فصاحت اور بلاغت اور شاعر  
 تھے پر بخت نصر کے زمانہ میں علم فلسفہ اور مین شایع ہوا یہ بات ہلو کتاب کو رس  
 یونانی سے معلوم ہوئی ہے جس کتاب میں اس نے رد و قدح لیلیان پر کی ہے  
 بسبب مناقضہ کرنے لیلیان مذکور کے انجیل مقدس پر۔ میں کہتا ہوں کہ شہرانی  
 یہ کہتا ہے کہ اُیدتلیس حضرت داؤد نبی ۴ کے وقت میں موجود تھا ایسا ہی  
 قیثا غورس حضرت سلیمان بن داؤد ۴ کے وقت میں موجود تھا چنانچہ اس نے  
 حکمت ادب میں سے سیکھی اور حضرت سلیمان ابن داؤد سنہ ۵۴۰ موسیٰ میں  
 فوت ہوئے اور ابیدتلیس اور قیثا غورس دونوں فیلسوف مشہور تھے یونان  
 میں اس سے ثابت ہوا کہ ابو عیسیٰ جو کہتا ہے کہ علم فلسفہ یونان میں درمیان  
 زمانہ بخت نصر کے شایع ہوا یہ شہرستانی کے قول کے مطابق نہیں ہے  
 ۔ کیونکہ بخت نصر کچھ زیادہ چار سو برس بعد حضرت سلیمان ۴ کے ہے۔  
 ابن سعید جہز بنی کہتا ہے کہ بلاد یونان کو پشترقی اور غربی خلیج قسطنطین پر واقع  
 ہے بحر محیط اور بحر قسطنطین وہ ایک خلیج ہے درمیان بحر روم اور بحر قرم  
 کے اور بحر قرم کا اصلی نام نیطش ہے وہ کہتا ہے۔ کہ یونان میں دو سر تھے  
 میں۔ فرقہ اولیٰ کا نام غریصیون ہے یہ لوگ زمانہ قدیم کے پُرانے یونانی ہیں  
 اور فرقہ ثانی کو لیطینون کہتے ہیں واضح ہو کہ یونان کے نسب میں اختلاف ہے  
 بعض کہتے ہیں کہ یونانی یافتہ کے اولاد سے ہیں۔ اور بعضوں کا یہ نہ سبب  
 ہے کہ وہ صوفز بن ابیص بن یعقوب بن ابراہیم خلیل ۴ کے مثل رومیوں کے

## ذکر ہے یونان کے لوگوں کا

۲۰۴ اولاد میں یونان کے بادشاہ بڑے ذی غت بادشاہ اور دو تین اونکی بڑی بیماری دو تین تین غلبہ روم تک اونکی سلطنت نبی رہی جیسا کہ اولاد ذکر اعطس میں بیان ہو چکا ہے اس وقت سے یونان روم کے زیر حکومت ہو گئی اور یونانیوں کا ذکر پہی زہا اور اونکی شہر شمال مغربی کے چوتھائی حصہ میں تھے درمیان اونکی خلیج قسطنطنیہ تھے تمام علوم عقلی یونان سے لی گئی تھیں جیسا کہ علم منطق اور علم طبعی — اور علم الہی اور ریاضی دے لوگ فنون ریاضیہ کو جو مطری کہتے ہیں اس میں بیہ اور مہندسہ اور حساب اور راگ اور لڑائیوں کے فن وغیرہ ہوتے ہیں اور شخص ان فنون کو جانتا ہے اس کو فیلسوف کہتے ہیں منہ فیلسوف کے میں (چانے والا حکمت کا) کیونکہ فیل کہتے ہیں محب کو اور سوف یعنی حکمت ہے اب ہم یہ ذکر کرتے ہیں کہ یونانی فیلسوف کون کون مشہور ہے واضح ہو کہ ایک فیلسوف کا نام تھالیس اللطی ہے ابو یسے کہتا ہے کہ یہ شخص تحت نصر کے زمانہ میں تھا — ایک نام ایدقلس ہے اور ایک فیثاغورس یہ وہ دونو حضرت داؤد اور سلیمان ع کے زمانہ میں تھے — اور فیثاغورس بڑا حکیم شہرہ آفاق سب حکما میں تھا — لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ حکیم آسمان تک گیا تھا اور اس نے آسمان کے چلنے کی آواز سنی تھی چنانچہ وہ بھی کہتا ہے کہ کوئی شئی لذیذ اور خوش آئندہ حرکت فلاک اور صورت فلک سے نیچے نہیں دیکھی — ادھن میں بقراط حکیم طبیب مشہور ہے یہ حکیم سنہ ۷۶ تحت نصر کے میں ظاہر ہوا تھا اس حساب سے ایک ہزار ایک سو کچھ اوپر

نستربرس بیشتر ہجرت نبوی ص کے تھا

ایک حکیم سقراط تھا شہرستانی کہتا ہے درمیان کتاب عل اور نخل کے کہ شخص حکیم اور فاضل اور زاہد تھا علم ریاضی میں بہت مشغول رہتا تھا اور دنیا کو ترک کر کے ایک پہاڑ کی کہوہ میں گوشہ نشین ہو بیٹھا تھا اور لوگوں کو شرک اور بتوں

## ذکر ہے یونان کے لوگوں کا

اور تبوں کی پرستش سے منع کیا کرتا تھا چنانچہ اسی نے اسپر ایک ہنگامہ ہوا اور ۲۰۵  
لوگ چڑھ گئے اور اوسکو پکڑ بادشاہ کے پاس بجا کر اوسکے قتل کے خواہان ہوئے  
بادشاہ نے اوسکو قید کیا پھر زہر پلا کر مار ڈالا۔

ایک افلاطون ابی تھا یہ حکیم سقراط مذکور کا شاگرد تھا جب سقراط کو زہر  
دیکر لوگوں نے مار ڈالا تب افلاطون اوسکے قایم مقام ہوا اور اوسکی گوی نشینی  
اوسکو ملی ایک ارسطاطیلیس بحر بیہ افلاطون کا

شاگرد تھا اور ارسطو سکندر کے زمانہ میں تھا۔ اور درمیان ہجرت اور زمانہ  
اسکندر کے فوسو چونتیس برس کا فاصلہ ہے اس حساب سے افلاطون کچھ اول  
اوسکے ہوا اور سقراط افلاطون سے کچھ ہی قبل تھا اس سے معلوم ہوا کہ درمیان  
زمانہ سقراط اور بحیری میں تخمیناً ایک ہزار برس کا فاصلہ ہے۔ اور افلاطون کے  
زمانہ اور ہجرت میں ایک ہزار سے کچھ کم ہن

ایک حکیم طیاروس ہے یہ شخص مشائخ ان افلاطون میں شمار کیا جاتا ہے مگر ارسطاطیلیس  
مشہور معروف حکیم مطلق ہے۔ شہرستانی کہتا ہے کہ ارسطو کے جب سترہ  
برسکی عمر ہوئی تب اوسکے باپ نے افلاطون کے سپرد کر دیا تھا اوسکے پاس  
کچھ ادب و بریس برس بیٹا بعد ازاں حکیم لاثانی ایسا ہوا کہ اور لوگ اوسے علم  
سیکھنے لگے ارسطو کے شاگرد و نمین سے ایک شاگرد اوسکا بادشاہ سکندر ہے  
جو غربت سے شرق تک حکومت کرتا تھا کہتے ہیں کہ سکندر نے ارسطو سے کل  
پانچ برس علم پڑھا اور اچھا کامل علم فلسفہ وغیرہ میں ایسا ہو گیا کہ اور کوئی شاگرد  
اوسکا ایسا نہیں ہوا جب فیلس سکندر کا باپ مرنے لگا تب اوسنے اپنے بیٹے  
سکندر کو ارسطو سے لیکر ملک اوسکے سپرد کیا

ایک حکیم برقلس بعد ارسطو کے ہوا تھا اسنے ایک کتاب تصنیف کی ہے حسین



## ذکر ہے یونان کے لوگوں کا

۲۰۶ اعتراضات عالم کے قدیم ہونے پر کے ہیں  
ایک حکیم سکندر فردوسی ہے یہ بھی ارسطو کے بعد ظاہر ہوا تھا یہ شخص نامور حکیم  
مین ہے۔ ابن قفطی جو کہ وزیر ہے حلب کا درمیان اخبار حکما کے وہ اپنی  
تواریخ میں لکھتا ہے کہ انہیں حکما سے طموخا رس حکیم ہی ہے یہ حکیم علم ریاضی  
خوب جانتا تھا اور ہتھ فلک سے ماہر و آشنا تھا اپنے زمانہ میں اسنے کو ایک  
کی رصد بنائی تھی بطلمیوس نے ہی درمیان مجسطی کے اسکا ذکر کیا ہے اسکا وقت  
دورہ بطلمیوس سے قریب چار سو بیس برس کے پیشتر تھا۔ انہیں حکما میں  
فرفور یوس ہی ہے یہ شخص شہر صور میں رہتا تھا جو دریا روم پر درمیان  
شام کے ہے جالینوس کے زمانہ کے بعد یہ شخص تھا اور ارسطو کے کلام کو خوب  
سمجھتا تھا چنانچہ اسنے اسکی کتابوں کا ترجمہ کیا ہے جبکہ لوگوں نے سبب  
وقت اور نہ سمجھنے اسکے کلام کے شکوہ کیا تب اسنے اسکی کتابوں کی تفسیر  
لکھی۔ انہیں مین سے فلوٹیس حکیم ہے یہ حکیم یونانی فاضل ہے اسنے اپنی ارسطو  
کی کتابوں کا زبان رومی سے سریانی زبان میں ترجمہ کیا۔ اس شخص نے کہا ہے  
کہ مجھ کو معلوم نہیں اب تک عربی میں ہی ارسطو کے کلام میں سے کچھ خارج ہوا ہے  
یا نہیں۔ انہیں مین سے ایک حکیم فوکس الا جانیطی ہے اسکو تو ابلی بھی کہتے  
تھے کیونکہ یہ شخص عورتوں کی طبابت خوب جانتا تھا اور سب حاملہ عورتیں  
اسکے پاس آیا کرتی تھیں اور اپنے اپنے مرض کا حال اسے کہتی تھیں جو مرض  
عورتوں کو بعد ولادت کے ہوا کرتا ہے یہ شخص ادلکا خوب علاج کرتا تھا  
اور اچھا جواب دیتا اسکا زمانہ ہی بعد زمانہ جالینوس کے ہے اور اسکندریہ  
مین رہا کرتا تھا۔

سکون المتعصب ہے یہ حکیم یونانی فلسفہ افلاطون کا پڑا کرتا تھا اور اسکی پیچ

## ذکر ہے یونان کے لوگوں کا

۲۰۷

پچ کیا کرتا تھا اس واسطے اسکو متعصب کہتے تھے  
ایک ادنین سے نقشہ اٹھیس ہے اس فیثوت یونانی نے کتب ارسطو کا ترجمہ  
عربی میں کیا ہے ایک منظر الاسکندری ہے یہ  
علم فلک میں سب سے زیادہ جانتا تھا گویا امام تھا علم فلک کا — اور اسنے  
ہمراہ افطیمون کے اسکندریہ میں باہم ہو کر آلات رصد درست کر کے تاروں  
کو خوب تحقیق کیا ان دونوں حکیموں کا زمانہ قبل زمانہ بطلمیوس صاحب مجملی  
کے قریب پانسو اکتھربرس تھا

ادنین سے ایک مورطس ہے اسکو مورطس ہی کہتے ہیں یہ بھی حکیم یونانی باہر  
علم ریاضی کا ہے اسنے ایک کتاب تصنیف کی ہے اوسین ازغن الہ کا حال تمامہ  
لکھا ہے یہ وہ الہ ہے جو ساہتہ میل پر سنائی دیتا ہے

ادنین میں سے مفنس المخصی ہے رینوالامحص کا یہ بقراط کے شاگردوں  
سے ہے اسکے زمانہ میں اسکی بھی بڑی قدر تھی اسنے بہت کتابیں تصنیف کی ہیں  
ازنجلہ کتاب ابول وغیرہ اسکی تصنیف سے ہے — ادنین میں سے مشردیطر  
ہے اسکا زمانہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس وقت میں تھا ان اتنا معلوم ہے کہ وہ طبیب  
حکیم تھا یہ وہ حکیم ہے جسے سمجون مشردیطوس نبائی ادس سمجون کا بھی نام اسی  
کے نام سے مشہور ہو گیا ہے اور اسکو ادیات کا بہت تجربہ تھا یہ حکیم دواؤں  
کے قوت کا امتحان اوتن لوگوں پر کیا کرتا تھا جو قابل مار دوانے کے یا درجب  
اقتل ہوتے تھے اس طرح پر دواؤں کا اسنے اثر دریافت کیا تھا بعضی ادویہ کا  
اثر مثل کھاٹنے سانپ کے اور بعضی کا اثر مثل بچھو کے ڈنک کے اسنے پایا ہے  
تمام جوئے کلام ابن القفطی کے

اور بطلمیوس اور جالینوس ان دونوں کا زمانہ یونانیوں کے دورہ کے بعد ہے

## ذکر ہے یونان کے لوگوں کا

۲۰۸ یہ دونوں رومیوں کے عہد میں تھے اور کچھ ہی زمانہ کا ان دونوں میں فاصلہ آگے  
 پیچھے کا ہے بطلیموس جانیوس سے تھوڑے ہی زمانہ اول تھا۔ ابن اثیر کہتا ہے  
 کہ جانیوس نے بطلیموس کا زمانہ کچھ دیکھا ہے اور بطلیموس صاحب کتاب محبلی  
 انطونیوس بادشاہ کے زمانہ میں تھا اور انطونیوس شروع سال چار سو پانچویں  
 اسکندریہ میں فوت ہوا ہے۔ اور درمیان رصد بطلیموس اور رصد مامون کے  
 چھ سو نوے برس کا فاصلہ ہے۔ اور جب مامون نے رصد نبائی تو دو سو پچھریں  
 گزرے تھے اس حساب سے درمیان ہجرت اور رصد بطلیموس کے چار سو نوے  
 برس کا فاصلہ ہے تخمیناً اور بادشاہ قومودوس کے وقت جانیوس موجود تھا اور  
 یہ بادشاہ بعد گزرنے چار سو چورانوین اسکندریہ کے فوت ہوا ہے اسے معلوم ہوا  
 کہ درمیان جانیوس اور سنہ ہجری سے چار سو برس سے کچھ زیادہ گزرے ہیں  
 سال جو ہم نے بیان کئے بطور تخمین کے بیان کئے ہیں۔ اور حکماء یونان سے ایک  
 حکیم اقلیدس ہی ہے صاحب کتاب الاستقصات جو کہ اس کے نام سے مشہور ہے  
 — ابو عیسیٰ مورخ کہتا ہے کہ اقلیدس یونانیوں کے دورہ میں درمیان سلطنت  
 بطالہ کے تھا اسی معلوم ہوا کہ ارسطو سے بہت پیچھے نہیں ہے اور یہ بھی اویسیہ  
 کہتا ہے کہ کتاب اقلیدس اس کی اختراع کی گئی نہیں ہے بلکہ اس نے ہندسہ کی  
 تشکیل جمع کر کے اس کی تحریر کی ہے اسی واسطے تحریر اقلیدس مشہور ہے۔ انہیں  
 حکماء سے ابرخس حکیم ہے یہ حکیم علم ریاضی اور کوکب کا فن خوب جانتا تھا  
 اسکے کلام میں سے بطلیموس نے ہی محبلی میں نقل کی ہے اور رصد ابرخس اور بطلیموس  
 کی رصد میں تخمیناً دو سو پچاسی برس فارسی کا فاصلہ ہے

ذکر ہے امت یہود کا

## ذکر ہے اُمتِ یہود کا

۲۰۹ واضح ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر اولاً ہو چکا ہے اور ایسا ہی نبی ایل کا بھی ذکر پہلے آچکا ہے اب اس کے اعادہ کی حاجت نہیں مگر یہ معلوم رہے کہ اسرائیل نام حضرت یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل ؑ کا ہے۔ اس اسرائیل کے بارہ بیٹے تھے اولنکا نام یہ ہے۔ روبیل۔ شمعون۔ لاوی۔ یہودا۔ یثاخر۔ زبولون۔ یوسف۔ بنیامین۔ دان۔ نفتالی۔ کاذ۔ ایشار۔ یہ بارہ شخص اسرائیل مذکور کے اولاد میں ہیں۔ اور جتنے نبی اسرائیل ہیں وہ سب ان بارہ میں سے کسی کے اولاد میں ہیں جو شخص انکی اولاد میں ہے وہ نبی اسرائیل کہلاتا ہے۔ مگر لفظ یہودی عام ہے کیونکہ بہت آدمی عربی فارسی رومی یہودی ہو گئے تھے اور حالانکہ وہ نبی اسرائیل نہ تھے اس سے معلوم ہوا کہ نبی اسرائیل اصل یہودی ہیں اور مسلمانوں کے غیر قوم جو اس فرقہ میں داخل ہو گئی ہیں وہ یہودی کہلاتے ہیں اور وہ حقیقت میں دخیل ہیں مگر کبھی اونکو یہی تسامحاً نبی اسرائیل کہہ دیا کرتے ہیں۔ ان کے حکام اور سلاطین کا حال ضل اول میں سیم نخربی بیان کر چکے ہیں مگر اس کے صرف یہود کے منے کی تحقیق کرتے ہیں واضح ہو کہ شہرستانی نے مل داخل میں لفظ یہودی کی یہ بھنکی کی ہے کہ **بَادَ الرَّجُلُ مِنْ رَجِّ وَابْ** کے ہیں یعنی ہاؤ کے منے ہیں تو ب کے اور اپنے اطوار بد سے پہرا اور وجہ تسمیہ یہ ہے انکو یہودی اس واسطے کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اے خدا تھالے ہم لوگ تو بے کر کے تیری طرف پہر آئے ہیں اس قول سے لفظ یہود مشتق کیا گیا اور اسکی امت کا نام یہود رکھا گیا۔ بیرونی کہتا ہے کہ یہ تقریر بچر ہے بلکہ وجہ تسمیہ اس کے نزدیک یہ ہے کہ ایک لڑکا جو حضرت یعقوب کی نسل سے سسی یہودا تھا اسکی طرف انکو نسبت کرتے یہودی کہتے ہیں کیونکہ سلطنت ادیبکی اولاد کو

## ذکر ہے امت یہود کا

۲۱۰ نصیب ہوئی ہے اور ملک کی حکومت بھی اوسکی ذریت نے کی ہے اسلئے قلیلاً سبکو یہود کہتے ہیں۔ اس امت کے مذہب کی کتاب توریت ہے وہ کی کتاب پر مناسقی ہے پہلی کتاب میں پیدائش دنیا کا ذکر ہے۔ پھر دوسری کتاب میں احکام اور حدود اور حالات اور قصص اور نصیحتیں اور اگلے ذکر برہر کتاب میں اس طرح پر ایک ایک بات مندرج ہے۔ اور آمد نفاٹے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تختیان نازل فرما من تہی جسکی مثل مختصر درمیان توریت کے مذکور ہے تمام ہوئے کلام شہرستانی کے

نقل ہے کتاب خیر البشر بخر البشر سے اوسکا مصنف کہتا ہے کہ توریت میں ذکر قیامت کا اور آخری جہان کا اور پھر کر زندہ ہونے کا اور جنت اور آگ کا کچھ نہیں۔ ہر ایک سزا اور کتاب میں متعجل ہے نیچے دنیا ہی میں ہو جاتی ہے۔ اوسکی تفصیل یہ ہے کہ جو شخص خدا کی عبادت اور تابعداری کر لگا اوسکو اپنے دشمنوں پر فتح ہوگی اور بڑی سرپادے لگا اور رزق اوسکو بہت ملے گا۔ اور جو کوئی کفر اور گناہ کر لگا اوسکو نرا موت کی ہوگی۔ اور قحط پڑے گا۔ منہ نہ برسیگا بخار اویگا مٹی کہیت کہا جائے گی۔ اور عوض برسات کے اندھی آویسے گی خاک اورے گی اندھیرا چھا جاگا اور ایسے ہی ایسے عذاب جو دنیا پر مختصر ہیں وہ اوسمیں لکھے ہیں اور اوس کتاب کے دنیا کی بری ہونے کی نیچے مذمت دنیا کی اور حال رہہ کا کچھ نہیں ہے اور نہ نماز کا طور اوسمیں مذکور ہے بلکہ شجاعت جو انردی اور کھیل کود اور ہوا اوسمیں مندرج ہے چنانچہ ایک یہ بات اوسمیں لکھی ہے کہ یہود ابن یعقوب نے درمیان زمانہ نبوت کے اپنے بیٹی کی جوڑ سے زنا کیا اور اوسکی خرچی ایک بکر مقرر کیا تھا لیکن چونکہ اسوقت اوسکی پاس نہ تھا اسلئے اپنا عامہ اور اگلو بھی اوسکے پاس

## ذکر ہے امت یہود کا

پاس بطور رہن رکھ آیا تھا لیکن حالت بعلیٰ میں یہ حرکت اوسنے کی تھی یعنی یہ نہ جانتا ۲۱۱  
 تھا کہ یہ عورت میرے بیٹے کی جوڑ دے۔ اور اوس عورت نے وہ انگوٹھی اور  
 علامہ لیکر اپنے پاس بطور نشانی کے رکھ چھڑا اسنے مکان پر آکر بکرا اوسکے پاس  
 بھجوا یا اوسنے نہ لیا مگر وہ پیٹ سے ہو گئی اس بات کی خبر یہود کو کی گئی اوسنے حکم  
 دیا کہ اس عورت کو آگ میں جلا دو اوسنے وہ نشانی یہود کی دکھائی جب اوسکو  
 معلوم ہوا کہ یہ عورت وہ ہی ہے جسے میں نے جماع کیا تھا حکم دیا کہ چھڑ دو  
 اور کہا ہے کہ یہ قصہ بہت سچا ہے۔ اور ایک گندی بات اوسمین یہ لکھی ہے  
 کہ روبیل ابن یعقوب نے اپنے باپ کی جوڑ دے جماع کیا اور اوسکے باپ کو بھی  
 اس حرکت ناشائستگی خبر تھی۔ ایک یہ بات اوسمین لکھی ہے کہ اولاد یعقوب  
 علیہ السلام کی جو کینزک کے شکم سے تھی وہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیویوں سے جماع  
 کیا کرتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ خبر اپنے باپ کو کر دی تھی۔ ایک بات  
 دایات یہ اوسمین مندرج ہے کہ مدحیل نے جولیا کی بہن بتے (اور یہ دونوں بہنیں  
 حضرت یعقوب کے گہر میں سلوحتہ تھیں یہ بات یعنی جمع بین الاختین اس زمانہ  
 میں حلال تھی لیا کی بیٹی اپنی بہن لیا سے یعنی روبیل کو مول لے لیا تھا اس واسطے کہ اس  
 جماع کر دیا کرے اور قیمت اوسکی عوض یہ دی تھی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو لیا سے  
 سپرد کر دیا تھا بائین بشرط کہ روبیل کو لیا سے لیکر جماع کر دے ایسی سی دایات  
 بائین اوس کتاب میں مندرج ہیں اب ہم اوسکو چھڑ کر کلام شہرستانی کے نقل کرتے  
 ترجمہ کرتا ہے کہ میں نے چند نسخے تورات کے جو ان ایام میں پادریوں نے تقسیم کئے ہیں زبان  
 اور عربی اور اردو بغور دیکھے ایک اور عجیب دایات بات اوسمین پائی وہ یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام  
 جب حضرت جبرائیل نے ارشاد کیا کہ تم اس شہر سے نکل جاؤ خدا تعالیٰ اس شہر کو نشت نمود  
 کر لگا اسوقت حضرت لوط علیہ السلام موافقی جوڑ اور دوسریوں کے شہر کے باہر نکل کر چلے گئے

## ذکر ہے اُمتِ یہود کا

۲۱۲ مین - پوشیدہ نہ ہے یہودی کہتے ہیں کہ شریعتِ دنیا میں ایک ہی نازل ہوئی یہ وہی شریعت ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معرفت ہلوی اور زمانہ مقدم میں بننے قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سزائین عقلیہ اور احکام مصلحت آمیز تھے۔ اور نسخ ہونے کے بھی یہودی قایل نہیں اس سبب اسلئے اس شریعت کو جودن کی شریعت کے بھی مقرر ہوئی نہیں ملتے اور انکی دلیل یہ ہے کہ شیخ حکمون میں کرنا بد اُتھے۔ اور خدا تعالیٰ کو بد اُتھیں ہوتا۔ اور اوئین فرقتے ہی بہت ہیں۔ ایک فرقہ کا نام ربانیہ ہے یہ فرقہ ایسا ہے جیسا کہ فرقہ متزلزلہ مسلمانوں میں۔ اور ایک فرقہ قرآؤن کا ایسا ہے جیسا فرقہ ادرشتہ درمیان ہمارے ہے۔ اور ایک فرقہ یہودیونین عانیہ ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس فرقہ کے لوگ عانان ابن داؤد کی طرف منسوب ہیں۔ یہی شخص رس جالوت کہلاتا ہے اور اس جالوت نام اس حاکم کا ہے جو یہودیون بعد دوسری دفعہ ویران ہونے بیت المقدس کے مقرر ہوا تھا کیونکہ جسے کہ سلطنت یہودیون کی مانتہ سے جاتی رہی تھی بسبب جنگ بخت نصر کے اس وقت سے اوئین جو حاکم مقرر ہوا اس کا خطاب میردس ہوا کرتا تھا اور وہ حاکم فارس کے بادشاہ کی طرف سے ایک نایب کہلاتا یا کرتا تھا پھر جب یونانیون کا دورہ آیا اور انکی طرف سے نایب مقرر ہوا۔ پھر غطس کے دورہ میں غطس کو کی طرف سے نایب مقرر ہوا۔ ایک جب رومی غالب ہوئے جسے روم کی طرف سے حاکم مقرر ہوتا ہے یہی حالت ابھی راہِ بیابان میں ہے کہ انکی جو روتہر کی ہو گئی پھر حضرت لوط علیہ السلام دو نو دختر ابی کے ایک پہار میں جا کر بڑے رات کی وقت بڑے رٹکے نے باپ کو شراب پلا کر جامع کروایا۔ دوسرے روز چوٹے بیٹے نے شراب پلا کر حالت نشہ میں زنا کر دیا اور دو نوں سے نسل اس طرح باقی رہی ایسی ایسی دایات دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ اس کتاب میں یقیناً تحریف و تبدیل ہوئے ہے لائق اعتماد نہیں فقط

## ذکر ہے امت یہود کا

۲۱۳ طیطوس کی لڑنے اور بیت المقدس کی دوسری دفعہ پر خراب کرنے تک رہی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے بعد اس واردات کے پہر یہودیوں کو سلطنت مقدسہ نصیب نہ ہوئی اور ملک ملک کو نکل گئے ان ملکین اور تمام عراق میں پھیل گئے تھے مگر وہ لوگ جو باقی رہے تھے جب کبھی ان کا کچھ قصہ یاد ہوتا تب وہ ایک چودہری کے پاس جو ان کا تھا فیصلہ کے لئے جاتے اس چودہری کا نام اس جاہلوت مقرر کر رکھا تھا — آدمیم بر مقصد — اس فرقہ عانیہ کا مذہب یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کی تمام نصیحتیں اور اشارات مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اوسنے خلافت تورات کے کبھی کوئی حکم نہیں دیا بلکہ اوسکی احکام کو مضبوط کیا اور لوگوں کو توریت ہی کے ترغیب دیتا رہا وہ ایک نبی تھا مثل اور بنیوں کو جو تورات کو مانتے چلے آئے ہیں مگر یہ فرقہ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا نہیں کہتے — اور انہیں یہودیوں میں سے ایک فرقہ یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے دعوہ نبوت کا نہیں کیا اور نہ اوسنے یہ کہا کہ میں کوئی دوسری شریعت اول شریعت کو منسوخ کرنے والے لایا ہوں بلکہ وہ ایک ولی تھا اولیاء اللہ سے — اور انجیل بطور وحی اوس پر نازل نہیں ہوئی بلکہ وہ ایک کتاب بحر جسمین تمام حال حضرت عیسیٰ کا جو اوپر گزرا ہے مندرج ہے اس کتاب کو چار شخصوں نے جو اوسکے ہمدم تھے مرتب کیا ہے — لیکن یہودیوں نے اوس پر ظلم کیا کیونکہ اولاً اوسکو جھٹلایا — اور بعد اوسکے دعوے کی یہی اوسکو نہ پہچانا بلکہ قتل کیا اور اوسکی غرت اور تہہ بالکل نہ پہچانا — اور چہ جائے تورات میں یہی مسیح کا ذکر آیا ہے اوسے مراد مسیح ہے — اب ہم حال بیان کرتے ہیں ستمبر کا انہیں ایک فرقہ کا نام دستانیہ ہے اس فرقہ کو القانیہ بھی کہتے ہیں — اور ایک فرقہ ہے اوسکو کو سانیہ کہتے ہیں فرقہ دستانیہ کہتے ہیں کہ آدمی کو ثواب اور عذاب



## ذکر ہے امت یہود کا

۶۴۱ دنیا ہی میں ہو گیا ہے یہ فرقہ قیامت کا اقرار نہیں کرتا۔ اور فرقہ کو سانیہ قیامت کے قابل نہیں یہ کہتے ہیں کہ عذاب اور ثواب قیامت میں ہوگا۔ اور یہودیوں کی عیدین اور روزہ بھی میں ادنیٰ سے ایک عید کا نام عید فصح ہے یہ عید یہودیوں کے نیاں جنس کے پندرسویں تاریخ کو ہوتی ہے اور یہ بڑی عید ہوتی ہے یہی اول روز ہے اون سات دفون میں کا جو خطیر کے کہلاتے ہیں ان ایام میں یہودیوں کو فطر کہنا جائز نہیں کیونکہ اونکو درمیان تورات کے حکم ہوا ہے کہ ان ایام میں فطر نہ کھاؤ یہ عید کیسویں تاریخ ماہ مذکور تک رہتی ہے۔ اور فصح باروین تاریخ ماہ آدار سے پندرسویں نیاں تک دورہ کرتے ہیں اسکا سبب یہ ہے کہ نبی اسرائیل نے جب فرعون کے ہاتھ سے غلصی بادی ہے اور جبل متجا کر ڈیرا کیا تھا تو وہ تاریخ پندرسویں ماہ نیاں کی تھی اور چاند تمام روشن تھا اور ریح کی موسم تھی اور وقت اونکو حکم ہوا کہ اس روز کو یاد رکھو کہ آج کے روز تمہارے خدا نے تمکو ظالم کے ہاتھ سے غلصی دی اور آخر ان ایام میں فرعون دریا سے سو فٹ نیچے بحر قزح کے فوق ہوا۔ اور ایک عید کا نام عصرہ ہے۔ یہ عید بعد گذرنے پچاس روز کے ایام قطر سے چھٹی تاریخ ماہ شیون کو ہوتی ہے اس روز تمام مشایخ نبی اسرائیل کے ہمراہ حضرت موسیٰ کے کوہ طور سینا پر جمع ہوئے تھے اپنے کاؤن خدا تعالیٰ کے کلام سے جو خدا تعالیٰ نے وعدہ یاز عید فرمایا اسلے اس روز کے عید مقرر کیا انہیں عید دین سے ایک عید کا نام تک ہے

نئے اسکے پاکی کے میں یہ عید آٹھ روز تک رہتی ہے۔ دستور اس عید کا یہ ہے کہ کھیسویں تاریخ ماہ کلبوسے چراغ جلانے شروع کرتے ہیں اس طرح پہلے روز ایک چراغ۔ دوسرے روز دو چراغ تیسرے روز تین چراغ عطا بہ القیاس ایک ایک بڑھتے ہوئے چلے جاتے ہیں آٹھویں روز

## ذکر بے اُمت یہود کا

۲۱۵ روز آٹھ چراغ جلاتے ہیں اس عید میں یادداشت اصغر آٹھ بیانون والے کے ہے جسے کسی ایک یونانی بادشاہ کو جو بیت المقدس پر غالب آکر یہودیوں پر حکومت کرتا تھا قتل کیا تھا۔ اور حال اس کے قتل کرنے کا یہ تھا۔ کہ اس بادشاہ نے اپنا یہ دستور مقرر کر رکھا تھا کہ چہرہ بند عورتوں سے صحبت کرنا اور جو کوئی شخص بیاہ یا نکاح کرنا قبل اس کے کہ اس عورت کا خاندان صحبت کرے وہ بادشاہ کے پاس آتے بادشاہ جب صحبت کرتا تب وہ اپنے خاندان کے پاس جاتی۔ اور ایک دستور یہ مقرر کیا تھا کہ ایک سوراخ میں کو دور سیان لٹکا کر ان کے سر و نین دو جہانجن باندہ رکھیں تین جب دہنی جہانج کی رسی ہلاتا اس وقت وہ عورت بادشاہ کے ہلکے پر چلے جاتی۔ جب بائیں جہانج رسی ہلاتا وہ اپنے گھر کو چلی جاتی کوئی اس کو نہ روکتا۔ اتفاقاً کسی ایک نبی اسرائیل کے آٹھ بیٹے تھے اور ایک بیٹی تھی۔ اس لڑکی کی ایک اسرائیلی کے ہمراہ شادی کر دی اس کے خاندان نے کہا کہ رخصت کرو لڑکی کا باپ بولا کہ بیٹا کس طرح رخصت کروں اگر میں اس کو رخصت کروں گا تو یہ بادشاہ ملعون پہلے اس سے صحبت کریگا یہ بات کہہ کر اور اپنے بیٹوں کی طرف دیکھ کر اذکو لعنت اور ملامت کی کہ افسوس تم جو ان جو ان جو تم سے کچھ نہیں ہو سکتا تمہاری بین کو اس طرح بادشاہ بھرت کریگا۔ اون لڑکوں میں جو ب سے چھوٹا تھا اس نے جلدی سے دوڑ کر عورتوں کا لباس اپنے تن پر اسے کر کے اور ایک خنجر ہاتھ میں لیکر کپڑوں میں چپا کر بادشاہ کے دروازہ پر گیا اس نے جانا کہ وہ لڑکی جس کا نکاح ابھی ہوا ہے آئے بادشاہ نے دہنی رسی ہلائی وہ جلد اندر گھس گیا بادشاہ کو اکیلا پا کر ذبح کر کے سر کاٹ کر بائیں رسی آپ ہلا دی دربانوں نے کچھ نہ کہا سر ہاتھ میں لے ہوئے چلا گیا۔ جب صبح کو

## ذکر ہیئت یہود کا

۲۱۶ بادشاہ کے مقتول ہونے کی خبر ہوئی سب نبی اسرائیل اس واقعہ سے بہت خوش ہوئے اور اس روز کی عید مقرر کی اور یہہ تجویز کی کہ آہوں ہایوں کی یاد دہانی کے واسطے آٹھ چراغ جلائے جایا کریں۔ اور ایک عید کا نام مطالبی یہہ عید سات روز تک رہتی ہے پندرہویں تاریخ ماہ تشری سے شروع ہوتی ہے آج کے روز بید وغیرہ کے درختوں کا سایہ کے تلے جا کر بیٹھتے ہیں۔ یہہ عید ساڈپر فرض نہیں مقیم پر واجب ہے یہہ عید واسطے مقرر کی ہے کہ اسے وہ یادداشت نکلتی ہے جو کہ خدا تعالیٰ نے نبی اسرائیل پر گرمی کی سبب سایہ کیا تھا اور وہ لوگ جنگل میں تھے اکیسویں تاریخ تشری تک یہہ عید رہتی ہے اور اسکو عراب بھی کہتے ہیں عراب کے منہ بید کے درخت کے مین۔ دوسرے روز صبح کو عراب کے بیٹے باسیوین تاریخ کا نام تبریک ہے اس روز کچھ کام نہیں کرتے۔ کیونکہ دسے لوگ پہاڑ گمان کرتے ہیں کہ آج کے روز تورات تمام نازل ہو چکی تھی اس واسطے اس عید کی بہت عزت اور شان اور تبرک کے طور پر تورات مین لکھا ہے اور روزن مین کوئی روزہ اور پرخسرخ نہیں ہے سوا اوصوم کیور کے یہہ روزہ دسویں تاریخ تشری اول کو ہوتا ہے۔ اس روزہ کا یہہ دستور ہے کہ نوین تاریخ سے قبل غروب شمس کے آدھے گھنٹے اول سے دسویں تاریخ کی آدھے گھنٹے خود بنگ روزہ رکھتے ہیں بیٹے چھیس گھنٹے کا روزہ ہوتا ہے ماسوا اسکے اور اسطر کے اون کے مذہب مین روزہ نقلین اور ستین مین

ذکر ہیئت نصاریٰ کا جسکو مت حضرت مسیح علیہ السلام کی کہتے ہیں

نقل ہے کتاب مل والنحل سے شہرستانی کہتا ہے کہ کلمہ کے مجسم ہونے مین نصاریٰ

## ذکر ہے است نصار اے کا

نصار اے کے کئی مذہب ہیں۔ ایک فرقہ یہ کہتا ہے کہ وہ کلمہ چکا جسم پر نسل ۲۱۶  
 چکنے نور کے جسم شفاف پر۔ ایک فرقہ یہ کہتا ہے کہ بطرح موم میں چھاپا  
 لگتا ہے اس طرح وہ کلمہ جسم کے ساتھ منقش ہو گیا تھا۔ ایک مذہب یہ  
 ہے کہ الوہیت انسانیت سے اکٹھے ہو گئے تھے۔ ایک فرقہ اس طرح پر بیان  
 کرتا ہے کہ کلمہ جسم مسیح ۳۷ سے اس طرح پیوستہ ہو گیا تھا جیسا پانی دودھ میں  
 مل جاتا ہے۔ بہر تقدیر سب نصار اے اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت مسیح ۴  
 کو یہودیوں نے سولی دی اور مار ڈالا اور کہتے ہیں کہ مسیح ۴ بعد مرے اور سولی  
 پانے کے پھر زندہ ہوا اس کا جسم شمعون اصفانی دیکھا اور حضرت عیسیٰ ۴  
 شمعون نے بائین کر کے امد و صیت کر کے دنیا کو چھوڑ کر آسمان کو چڑھ گئے  
 ۔ شہرستان کہتا ہے کہ ملت نصار اے میں بہتر فرقہ ہیں سب سے بڑے  
 تین ہیں۔ یعنی ملکائینہ۔ اور سطوریہ۔ اور یعقوبیہ۔ ملکائینہ اون  
 نصار اے کو کہتے ہیں جو ایک بادشاہ روم کے وقت میں بسبب غلبہ اور سطوت  
 اوس بادشاہ کے اوسکے ہمراہ نصار اے ہو گئے تھے۔ یہ فرقہ صاف  
 تثلیث کا اقرار کرتے ہیں۔ انہیں کی خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی ہے  
 ۔ وہ یہ ہے۔ کہ کفر کرتے ہیں وہ لوگ جو قایل ہیں اس بات کے کہ خدا  
 ایک ہے تین میں کا۔ یہ فرقہ ملکائینہ کہتا ہے کہ مسیح ۴ انسان لکھی ہے  
 اور وہ قدیم ازلی ہے قدیم ازلی سے اور حضرت مریم نے ایک خدا ازلی بنا  
 ۔ اور سولی اور قتل واقع ہوا ہے انسانیت اور الہیت دونوں پر یہی لوگ  
 باپ اور بیٹے کا اطلاق خدا اور مسیح پر کرتے ہیں۔ اور اس کا باعث یہ ہے  
 کہ اون لوگوں نے انجیل میں اکلوتا بیٹا لکھا ہوا پایا ہے۔ اور ایک دلیل  
 ان کی یہی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ۴ کو جب سولی دیکھے اور قتل کر چکے

## ذکر ہے امت نصاریٰ کے

۲۱۸ تو انہوں نے آپ فرمایا تھا کہ میں اپنے اور تمہارے باپ کے پاس جاتا ہوں اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ قدیم ہے اور مسیح مخلوق ہے بعد اس حادثہ کے پہلوانان تنومند اور عالمان عقلمند اور ہوشیار آدمی سب ایک بادشاہی مکان میں قریب تین سو تیرہ مرد کے جمع ہوئے اور سب نے بالاتفاق حضرت عیسیٰؑ پر عقائد و لا کر قبول کیا۔ ان لوگوں کا یہ قول ہے کہا کرتے ہیں کہ ایمان لاتے ہیں ہم خدا واحد باپ پر جو مالک ہے ہر شئی کا اور صالح ہے مخلوقات کا مریٰ اور مریٰ کا اور ایمان لاتے ہیں اکلوتے بیٹے یسوع مسیح اکلوتے بیٹے خدا کے پر جس نے پیدا کیا تمام خلق کو اور وہ خود مصنوع نہ تھا خدا ہے سچا پیدا ہوا ہے سچے خدا سے اپنے باپ کے جوہر سے جسکے ہاتھ سے سب عالم پیدا ہوئے اور وہ شئی جو واسطے ہمارے اور واسطے مخلصی ہمارے کے آسمان سے اترتے ہے۔ اور قابل میں اس بات کے کہ حضرت عیسیٰؑ مجسم ہوئے روح قدس سے اور پیدا ہوئے مریم سے اور سولی بھی ہوئی اور دفن بھی کئے گئے پھر تیسرے روز جی اٹھے اور آسمان کو چہرہ کئے اور اپنے باپ کے دہنے طرف بیٹھے اور پھر ہی تشریف لانے کو مستعد بن دوسرے بار واسطے انفصال تنہا یا مردون اور زندون کے اور ایمان لاتے ہیں ہم روح قدس پر ایسی روح جو اد کے باپ سے نکلتی ہے اور ایمان لاتے ہیں ہم اس بات پر کہ بہر دسا کرنا حضرت عیسیٰؑ کی شفاعت پر موجب ہے گناہوں سے معاف ہو جائیگا اور ایمان لاتے ہیں ہم ادس جماعت قدسیہ پر جو حضرت عیسیٰؑ کے ہم جلس تھے مسیحی اور ایمان لاتے ہیں اس بات پر کہ بدن ہمارے اٹھیں گے اور ابد الابد تک زندہ رہیں گے۔ یہ وہی ذکر کیا اس مذہب اور طور پر اول ہے اول اتفاق ہوا تھا اور شریعت بھی انہوں نے نبائی ہے جسکو ایہا نوت کہتے ہیں۔ اور فرقہ دوسرا اپنے منطوریہ یہ وہی لوگ

## ذکر سے امت نصارے کا

۲۱۹ لوگ ہیں جو مسطورس کے زمانہ میں تھے یہ لوگ نزدیک نصارے کے ایسے ہیں جیسے متزہ بارے نزدیک یہ فرقہ اولی فرقہ سے تجمہ مسیح ۴ میں مختلف ہوا لکنا مذہب امتزاج کا نہیں بلکہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ کلمہ حبس مسیح ۴ پر ایسا چکا جیسا کہ شمس آئینہ یا بلور میں چمکا کرتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ مسیح ۴ پر الوہیت کی جہت سے قتل واقع نہیں ہوا بلکہ جہت انسانیت پر قتل ہوا لکنا یہ اسکو نہیں مانتے — تیسرا فرقہ یقویہ وہ ہیں جو یعقوب البردغالی کے ہم عصر تھے یہ ایک رامب تھا قسطنطنیہ میں لکنا یہ مذہب ہے کہ کلمہ ہے گوشت اور خون ہو کہ خداوند عیسیٰ مسیح ۴ کے شکل پیدا ہو گئے تھے — ابن حزم کہتا ہے کہ فسرقہ یقویہ کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسیح ۴ خدا ہے قتل بھی کیا گیا اور مصلوب بھی ہوا اور تین روز تک مردومین پر اربا لکنا یہ مقلو ہے اون تین دن گت دنیا بدون خدا کے جو سبکا مبر ہے رہی — ان لوگوں کے یہی خدا تعالیٰ نے قرآن میں خبر دی ہے اوس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ کافر میں وہ شخص جو کہتے ہیں کہ مسیح ۴ بن مریم خدا ہے — ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ بطارقہ درمیان نصارے کے ایسے ہیں جیسے مسلمانوں میں ائمہ دین گذرے ہیں — اور مطرانہ مثل قاضیوں کے اور اسٹھ پادری لوگ جنکو قیس کہتے ہیں نمبر۱ قاریوں کے اور جالبیق نمبر۲ امام کے جو مسلمانوں میں نماز پڑھتا ہے — اور شامہ نمبر۳ موزنون کے مقرر ہوئے ہیں — اور نماز نصارے کے سات وقت کے ہوتی ہے فجر — دوپہر — ظہر — عصر — مغرب — عشا — آدھی رات کی نماز اور نماز میں ذبور پڑھتے ہیں جو حضرت داود علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی یہودیوں کے اتباع سے — اور سجدہ کے کچھ شمار نہیں کبھی ایک رکعت میں پچاس سجدے کرتے ہیں کبھی ایک ہزار و دھو نہیں کرتے بلکہ مسلمانوں اور یہودیوں سے وضو کرنے سے بیزار ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اصل پاکی دل کی ہے کتاب نہایت الادراک فی درایۃ الافلاک کی

## ذکر ہے امت نصاریٰ کا

۲۲۔ جو کہ تصنیف کی ہوئی خرقی کی در بیان علم مبتدئ کے ہے لکھا ہے۔ — جملہ صیام اور عیدوں  
نصاری سے ایک روزہ بڑا ہے وہ انچاس دن روزہ رکھتے ہیں اور اوس  
ایوار سے شروع کرتے ہیں جو قریب آدے دوسری تاریخ ماہ شباط سے آٹھویں  
ماہ ادا رنگ پہر جو اتوار قریب ہو یا بعد اس اجتماع سے روزہ رکھتے ہیں۔ اور  
عید الفطر اونکی اکا دن دن کی بعد ہوتی ہے اور سب اونکی تخصیص کرنے کا یہ ہے  
کہ دسے اس بات کے متفق ہیں کہ قیامت اوس روز ہوگی جس روز حضرت عیسا  
مردون میں سے زندہ ہوئے ہیں۔ اور ایک عید اونکی شغابین کبر ہے یہ ایک دن  
ہے بیا لیسواں صوم مذکور کا منے شغابین کے شیع کے ہیں۔ — کیونکہ اسی روز حضرت  
عیسا بیت المقدس میں ایک گد بکچی والی پر سوار ہو کر داخل ہوئی تھی اور اونکا  
استقبال سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے کیا تھا جیکے ہاتھ میں زیتون  
کے درق تھے اور وہ لوگ تو ریت پڑھتے جاتے تھے یہاں تک کہ حضرت عیسا  
بیت المقدس میں داخل ہو چکے اور تین روز مفضلہ الذیل یعنی دو شنبہ سہ شنبہ  
چار شنبہ گت چھپے رہے اور چار شنبہ کے روز ایسے حواریں کے ہاتھ اور پیروا  
اور اونکے ہاتھ پیر اپنے کپڑوں سے پوچھے چنانچہ انکے پادری لوگ یہ رسم  
اپنے یاروں کے ساتھ برتنے میں پہر جمعرات کے روز روٹی اور شراب سے  
روزہ کھولا اور ایک دوست کے مکان میں گئے۔ اور جمعہ کی رات کو حضرت  
عیسا نکل کر پہاڑ کیطون گئے اور یہود نے جو ایک شاگرد اونکا تھا تیس درہم  
بطور رشوت لیکر حضرت عیسا کو کپڑوں نے گیا خدا تعالیٰ نے اونکی شنبہ اوسکو  
بنادیا۔ — لوگوں نے اوسکو کپڑا لیا اور مارا اور اوسکے سر پر ایک کانٹوں کا تاج  
رکھا اور بہت سختی اوسپر کی اور تمام رات جو باقی رہی تھی عذاب دیتے رہے  
صبح کے وقت سولی پر لٹایا ہو جب قول تمی اور مرقوس اور یوفا تین گنہگاروں کا

## بیان نصارائے کا

جمہ کا چڑا تھا جب سولی ہوئی تھی اور یوحنا کے بموجب چھ گھنٹے دن آیا تھا پہرہ ۲۱  
 اوس جمہ کو حجتہ الصلوب کہتے ہیں (نئے سولیوں والا جمہ) اوسی روز حضرت عیسیٰ  
 کے ہمراہ دو چورٹے بھی سولی دے گئے تھے اور یہ سولی ایک پہاڑ پر جسکو انجیل کہتے  
 ہیں اور عبرانی میں اوسکا نام کاکلہ ہے کبڑی کی گئے تھے نصارائے کہتے ہیں کہ تو  
 گئے ہیں حضرت عیسیٰ کا دم نکلاتا تھا جب مر چکے تب یوسف نجار نے جو چچا کا بیٹا  
 مریم کا تھا اوسکی لاش کو یہودیوں کے بادشاہ سمی فیلاطوس سے مانگا سبب  
 اس کے کہ یوسف مذکور کا اوس حاکم کے نزدیک رتبہ تھا وہ لاش اوس کو بخش دی  
 یوسف نے اپنی سر و عوی میں حضرت عیسیٰ علی کی لاش کو مدفون کیا۔ نصارائے  
 کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ۴ ہفتہ کی رات اور سارے دن ہفتہ کے اور کیشنبہ کی  
 رات تک قبر میں ٹہرے رہے۔ پہر کیشنبہ کی صبح کو جس روز وہ سے روزہ  
 کہوتے ہیں حضرت عیسیٰ اُٹھے اس واسطے نصارائے نے ہفتہ کی شب کا نام بشارت  
 الموتی تقدوم المسیح رکھا ہے (یعنی بشارت مردوں کو حضرت عیسیٰ علی کے آنے کی)  
 ۔ اور کیشنبہ نیا ہوتا ہے یہ وہ اتوار ہے جو اول ہی آتا ہے بعد الفطرس روز کو  
 مبادا علموں کا اور تاریخ ششرد اور قبالات کے مقرر کرتے ہیں۔ ان نصارائے  
 کے ایک اور یہی عید ہے جسکو عید سلافا کہتے ہیں یہ عید پچاسویں روز فطر کے پچاس  
 دن گزرنے کے بعد ہوتی ہے اس وقت حضرت عیسیٰ علی پہاڑ طور سینا سے آسمان کو چڑھے  
 تھے۔ اور ایک عید قطعی قطعی کہلاتی ہے یہ عید اوس کیشنبہ کے روز ہوتی ہے  
 جو سلافا کے بعد دس روز کے آتا ہے اس عید کا نام ادنکی زبان پچاس کے  
 لفظ سے مشتق ہے اس روز حضرت عیسیٰ علی ۴۱ اپنے ساگردون میں دکھائی دے  
 ۔ پہر سبکی زبانیں تفرق ہو گئیں جسکی زبان جس دیس کی ہو گئی وہ اوس دیس کا  
 چلا گیا۔ اور ایک عید دسرخ ہے یہ چٹی تاریخ کا نوں نمائی کو ہوتی ہے اس روز



## بیان نصارائے کا

۲۲۲ حضرت یحییٰ بن زکریا نے حضرت عیسیٰ کو نہاردن میں عوط دیا تھا۔ اور عید اصریب ہے یہ عید مشہور ہے اور روز مولود ہی یہ لوگ مانتے ہیں اوس روز کے چالیس روز اول روزہ رکھتے ہیں پہلا مولود سولہ تالیخ تشرین آخر کی ہوتا مگر یہ ایش چوبیسویں تاریخ کا نون اول کی ہوی تھی اسی رات کو حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت عیسیٰ کو درمیان ایک گانوسی بیت الحم کے جو بیت المقدس کے قریب ہے جنا تھا۔ اب ہم حال ادنیٰ کتاب انجیل کا لکھتے ہیں واضح ہو کہ انجیل ایک کتاب ہے جس میں حضرت عیسیٰ کے احوال وقت ولادت سے خروج تک اپنے جنگ کہ عالم میں ظاہر ہوئے سب مندرج ہیں اس کتاب کو حضرت عیسیٰ کے چار اصحاب نے لکھی ہے ایک کانام متی ہے اس شخص نے انجیل زبان عبرانی میں دریا فلسطین کے لکھی تھی۔ ایک شاگرد مرقس ہے اسنے بلاد دومین درمیان زبان رومی کے لکھی تھی۔ ایک لوقا ہے اسنے شہر اسکندریہ میں یونانی زبان میں لکھی تھی۔ چوتھا یوحنا ہے اسنے شہر ایسوس میں درمیان یونانی زبان کے لکھی ہے اور ان کے روزہ چالیس میں جلکو صوم السیحین کہتے ہیں یہ روزہ پیر کے روزے جو قنطنی قسطنطی کے بڑی قطر کے پچاس دن بعد آتا ہے شروع ہوتے ہیں۔ مگر اس میں اوکو خلاف ہے۔ اور تین روزہ اور میں جلکو صوم نیوی کہتے ہیں پہلا انہیں کا روزہ پیر کے دن صوم کبیر کے بائیس دن اول ہوتا ہے۔ اور صوم ندرامی بھی اونہیں روزہ مشہور ہیں یہ بھی تین روزہ ہیں پیر کے روزہ جو بعد ذیق کے ہوتا ہے شروع ہوتے ہیں اور جمعرات کے روزہ کہولی جاتے ہیں

ذکر ہے اون امتوں کا جنہوں نے دین نصارائے کا قبول کیا ہے

## بیان کر سخٹا نون کا۔

۲۲۳ واضح ہو کہ رومی بھی تمام نصارا سے جن ابو جیسے کہتا ہے کہ یہ لوگ سوکرت اور عظمت شان سلاطین اور وسیع ہونے ان کے شہروں کے اولاد عیسیٰ ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل علیہ السلام سے ہیں یہ لوگ بعد گزرنے تین سو چتر برس موسوی کے ظاہر ہو کر بلاد روم میں جا بسے تھے وہی لوگ رومی کہلاتے ہیں ابن ساعد مغربی اپنی کتاب میں کہتا ہے کہ رومی نبی الا صفر ہی مشہور ہیں اسکا سبب یہ ہے کہ صفر ہی نام ہے روم ابن عیسیٰ ابن اسحاق کا بموجب ایک قول کے کتاب کامل وغیرہ میں لکھا ہے کہ رومی لوگ اول زمانے میں دین صابیہ رکھتے تھے اور اون تون کے خجکے نام ستاروں پر ہوا کرتے تھے پوجا کیا کرتے تھے ایک ت تگ وہان کے بادشاہ موریت بت پرست رہے یہاں تک کہ قطنین جب بادشاہ ہوا تو اسنے مذہب نصارا کا اختیار کر کے ساری رعیت کو کرشتان بنا دیا — اور انہیں نصارا سے کے مذہب میں ملک ارمن بھی ہے جکے شہر ارمنیہ مشہور ہیں اونکی دار السلطنت شہر خلاط ہے جب سلمان اس شہر پر غالب آگئے تھے او سوقت سب ارمنی بطور رعیت رہتے تھے لیکن پھر ارمنی لوگ پہاڑ کی گھاٹیوں پر غالب ہو گئے وہ بادشاہ مسلمان جو اس ملک پر غالب ہو گئے تھے دو تھے ایک کا نام طرسوس دوسرے کا نام مصیصہ یہ دو نو شخص اون شہروں پر غالب ہو چکے ہیں جو اب تک بلادیں مشہور ہیں سلیس نام ہے ایک شہر کا جسین ایک قلعہ بڑا مضبوط بنا ہوا ہے اور وہ ہی شہر ہمارے زمانہ ملک دار السلطنت ارمن کی مشہور رہا — ایک قوم گرجی مشہور ہے ان لوگوں کے شہر متصل بلاد خلاط کے واقع ہیں خلیج قسطنطنیہ سے ان کے شہر شروع ہوئے ہیں اور شمال کی جانب کو پہلے ہوئے چلے گئے ہیں یہ شہر تمام کوستانی ہے گرجی لوگ بہت ہیں لیکن سب کے سب

## ہیان کرشٹا نوں کا

۲۲۴ مذہب نصاراے کارکتے ہن اور ان لوگوں کے ملک میں قلعہ مضبوط اور شہر  
 بڑے بڑے ہن ہمارے زمانہ میں قوم تتر سے انکی صلح ہو گئی تھے اور سلطنت انکی  
 خاندانی موروثی ہے یعنی جس خاندان سے سلطنت شروع ہوئی ہے اوسی کی  
 اولاد میں سے خواہ عورت خواہ مرد تخت پر بیٹھا ہے۔ ایک قوم نصاراے  
 کی چرگس ہے یہ سمندر طیش کے شرق کی طرف رہتی ہن یہ لوگ بہت عیش پسند  
 ہن اور بڑے چین سے گذران کرتے ہن اور سب سچی ہن۔ ایک قوم روس  
 ہی ہے انکے شہر شمال کی جانب بحر طیش پر واقع ہن یہ لوگ یافت ابن  
 نوح کی اولاد سے ہن اور سب دین نصاراے کارکتے ہن۔ ایک قوم  
 بلغار ہے یہ لوگ جس شہر میں رہتے تھے اوس شہر کا نام جو کہ بلغار تھا اوسے  
 انکو یہی اوس شہر کی طرف منسوب کر کے بلغار کہنے لگے بلاد انکے بحر طیش کی شرق  
 کی طرف واقع ہن اکثر تو انہن نصاراے ہن مگر تھوڑے سے مسلمان ہی ہو گئے  
 ہن۔ ایک ملک ہے ایمان اس ملک کو نصارا کی کہان کہنا چاہئے جانب  
 غربی قسطنطنیہ شمال تک انکے شہر واقع ہن اور انکے بادشاہ کے پاس لشکر  
 بھی بہت ہے ایک دفعہ اس ملک کا بادشاہ صلاح الدین ابن ایوب پر ایک  
 لاکھ جوان تو منہ لیکر چڑھ آیا تھا لیکن اتفاق سے وہ بادشاہ ہلاک ہوا اور  
 لشکر اوسکا راہ میں ویران ہو گیا ملک تمام ملک بھی پیچھے نہ پایا! انشاء اللہ تعالیٰ  
 ہم بھی اسکا ذکر درمیان اخبار صلاح الدین کے بیان کریں گے۔ ایک  
 قوم ہے برحان یہ لوگ بڑی کثرت سے ہن اور خصلت انکی بہت بری یعنی کیش  
 اور مغرور ہن مذہب انکا نصاراے کا ہے تہلیت کے معقد ہن اور شہر  
 اونکے شمال کی جانب واقع ہن اخبار اونکے ہمارے ملک سب بعد مسکن  
 اور خضایل ذیمہ دہانی کے کہ لوگوں کو مار ڈالتے ہن نہیں پیچھے۔ ایک ملک ہے

## بیان کرشنا نون کا

ملک بے فریخ وہاں بہت لوگ رہتے ہیں اوسکو ملک فرانس ہی کہتے ہیں یہ ۲۲۵  
 ملک جزیرہ اندلس کی شمال کی طرف واقع ہے اسکی بادشاہ کو فرانسس کہتے  
 ہیں اسن ملک کا بادشاہ ایک دفعہ مصر پر چڑھ آیا تھا اور اوسنے دیماط کو بل کر  
 قید کر لیا تھا مسلمانوں نے یہ چالاکی کی کہ اسکو یہی گرفتار کیا اور دیماط کو اسکی  
 قید سے چھڑا کر اور حسان اوسپر رکھ کے اوسکو یہی چھوڑ دیا یہ وارث بد مرتے  
 ملک صالح ایوب ابن الملک المامل محمد ابن ابی بکر ابن ایوب کے بہتی تھی چنانچہ  
 ہسم ہی اسکا حال انتشار اللہ تبارک نے در بیان سن چہ کواٹھا یس عجمی کے  
 کہیں گے اور جزیرہ اندلس پر بھی فرانسس غالب ہیں ان لوگوں کے دربار روم  
 میں کئی جزیرہ مشہور ہیں مثل صقلیہ اور قبرس اور افریقش وغیرہ کے اور انہیں  
 نصار اسے میں سے ایک قوم ہے جو یہ یہ لوگ شہر جوہ کی طرف منسوب ہیں  
 جو کہ ایک بڑا شہر قسطنطنیہ کے عرب کے طرف دربار روم پر واقع ہے —  
 اور ان نصار اسے میں سے ایک قوم ہے نبادقہ یہ قوم بسبب اپنی شہرت  
 کے محتاج بیان کی نہیں انکے شہر کا نام نبادقہ ہے یہ شہر اور اوس خلیج کے  
 جو سمندر سے نکل کر سات میل شمال اور غرب کی طرف بہتی ہے واقع ہے  
 اور انکے شہر میں اور جوہ میں فاصلہ آٹھ دن کی سفر لگا ہے اور دریائے  
 انکا شہر دو ہفتے کی راہ سے کچھ زیادہ فاصلہ پر ہے کیونکہ یہ لوگ دریائی  
 گھاٹی سے نکل کر جبکہ کنارے پر نبادقہ سات میل پر واقع ہے طرف بحر روم کی  
 مشرق کو ہو کے جاتے ہیں پھر وہاں سے مغرب کی راہ ہو کر جوہ کو پہنچے ہیں  
 اور شہر رومیہ بڑا شہر ہے جوہ اور نبادقہ غرب کی طرف واقع ہے اور  
 اسی شہر میں انکا بادشاہ ہی رہتا ہے اوس دارالسلطنت کا نام الباب ہے  
 کہتے ہیں یہ دارالسلطنت اندلس سے ایک کوس کے فاصلہ پر شرق کی جانب

## ہندوستان کے آدمیوں کا بیان

۲۲۶ واقع ہے۔ ایک قوم نصاراے کی جدا جدا مشہور ہے یہ فرانسس لوگوں سے بہت سخت اور بے جیاہن اکثر انہیں سے جاہل اور خالم ہوتے ہیں اور اگر استغنیٰ انہی یہ ہے کہ کچھ سے اپنے کبھی نہیں دہوتے یہاں تک کہ پیسے ہو کر سڑ اور گل کر اور جائے ہیں اور ایک دوسرے کے گھر میں بدون اجازت گھس جاتے ہیں حقیقت میں یہ لوگ مثل بیام کے ہیں ان کے یہی شمالی جانب اندلس کے جانب بہت شہر واقع ہیں۔ ایک قوم نصاراے کی باشندہ ہی اس قوم کے آدمی درمیان ایمان اور بلاد فرانس کے بہت پائے جاتے ہیں انکا بادشاہ اور اکثر اسکی رعیت نصاراے سے مگر انہیں کچھ مسلمان بھی ہیں مگر بد خلق پرلے درجہ کے

## ذکر ہے ہندوستان کے لوگوں کا

واضح ہو کہ ہندوستان میں بہت فرقہ بین شہرستانی کتاب ہے کہ ہندوستان میں ایک فرقہ کا نام باسویہ ہے یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ بارے درمیان ایک رسول فرشتہ خور و حافی خلعت بصورت بشر نازل ہوا تھا اور سننے ہو آگ کی پوجا سنا اور حکم دیا کہ اس طور سے بڑا رتبہ تم حاصل کرو خوشبوئی جڑاؤ منید ہے قربانی کو آگ کے سامنے نذر لاؤ مگر اس رسول نے ان لوگوں کو منع کیا کہ خون گود اور کوئی قربانی سوائے آگ کے نہ ہو اور یہ حال ان کے واسطے مقرر کے کہ ایک بدی دیا کی کے دہنے مونڈ ہے سے بائیں نبل کے نیچے کو باندا کر دیا اسکو فارسی میں زنا مار اور ہند میں جینو کہتے ہیں اور اس رسول نے ان لوگوں کے واسطے زنا کرنا مباح کیا اور یہ حکم دیا کہ گاؤں کی بڑی ستیتم کرو جہاں اسکو دیکھو وہاں سیس نواؤ اور اپنے رام کے سامنے جب توبہ کرو تب گائے کو

## ہندوستان کے آدمیوں کا بیان

۱۲۷ کو چوڑا اور گڑگڑاؤ۔ شہرستانی کہتا ہے کہ ایک فرقہ ہندوستان میں یہودیہ ہے ان کے مذہب میں یہ حکم ہے کہ کسی شئی کو ہرانہ جانو کیونکہ جتنے چیزیں دکھائی دیتے ہیں سب اوس خالق کی بنائی ہوئی ہیں یہ لوگ اپنے گلین ہڈیوں آدمیوں کی ڈالتے ہیں اور اپنے بدنوں اور سر وں پر راکھ ملتے ہیں اور جانور و مکو مارنا اور نکاح کرنا اور مال جمع کرنا حرام جانتے ہیں۔ اور ہندوستان میں شمس پرست اور چاند پرست اور بت پرست بھی ہیں لیکن بت پرست زیادہ ہیں اور ان کے بت چند طرح کے ہیں ہر ایک قوم کا بت علیحدہ ہے اور مکین بھی ادن بتوں کی کچھ نہیں ملتیں مثلاً بعض بت کے بہت سے ہاتھ ہیں کسی بت کی شکل عورت کی ہے اور ساتھ اس کے سائب میں ایسی ایسی صورتیں بنا کر پوجتے ہیں۔ اور بعض لوگ ہندوستان میں پانی کو پوجتے ہیں اور کو جلیکشی کہتے ہیں یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ پانی بادشاہ ہے اور وہی اصل ہر شئی کی ہے جب پانی کو پوجتے جاتے ہیں اور کچھ یہ دستور بھی کہ کپڑے اوتار کے دھوئی باندھ کے ستر چھا کر پانی میں گھس کر اپنے میں کپڑے ہوتے ہیں بعضے دو ساعت بعض زیادہ اور موافق اپنے جو حملہ کے پھول بھی اپنے ہمراہ لیجاتے ہیں اور پھولوں کو ریزہ ریزہ کر کے اوس پانی میں گھیر دیتے ہیں اور مالا جھتے جاتے ہیں اور مونہ سے کچھ پڑھتے ہیں جب دھانے چلتے گتے میں تب پانی ہاتھ سے ہلاتے ہیں اور کچھ تھوڑا سا پانی لیکر سر پر لٹکتے ہیں پھر سیس نوا کر چل دیتے ہیں۔ ایک فرقہ ہندوستان میں آتش پرست ہے جنکو اگوتتری کہتے ہیں ان کے پوجا کی یہ صورت ہے کہ اپنے اپنے گھر میں دو کوبلی انگٹھیاں کبود کر آگ بٹھکاتے ہیں اور جو طعام لذیذ یا شراب لطیف یا اچھا کیریا خوشبو دار شئی مثل عطر وغیرہ کے یا جو ہر نفیس جو ادھو دستیاب ہوتا ہے اسکو آگ کی نذر کرتے ہیں اوس میں ڈالکر نواب حاصل کرتے ہیں مگر ہاتھ

## ہندوستان کے آدمیوں کا بیان

۲۴۸ ڈانا حرام جانتے ہیں بغلاف اور فرقہ کے کہ وہ آگ میں جلنے کو بھی ثواب سمجھتے ہیں۔ ایک فرقہ ہے برہمنوں کا انکو بد یا مٹی کہتے ہیں یہ لوگ علم بخزم اور فن بیتہ کتب بھی مواقفیت اپنے طور کی رکھتے ہیں مگر ان کے بخزم تمام ہندو عیسیم اور رومیوں کے خلاف ہیں کیونکہ اکثر احکام ان کے اتصالات قرار ہے پر مقرر ہیں اور ماسوار ان کے جو اور اہل عیسیم بخومی ہوتے ہیں ان کے احکامات سب سے تیارہ کی گردش وغیرہ پر موقوف ہوتے ہیں اسلئے انہیں اور انہیں زمین آسمان کا فرق ہے بد یا مٹی انکو اس واسطے کہتے ہیں کہ بد یا مٹی ہو یہ لوگ بہت دوست رکھتے ہیں اور بڑا سوچ بچار کرتے رہتے ہیں انکا قول ہے کہ فکر دیر میں محسوس اور محقول کے واسطے ہے اور یہ لوگ بہت کوشش کر کے اپنے تمام فکر کو محسوس سے بڑا کر عالم غیب کی طرف رجوع کرتے ہیں چنانچہ کثیر عالم غیب دان ہو جاتے ہیں اور ان کے اولیام میں بہت تاثیر ہو جاتی ہے کہ ایک زندہ شئی پر وہ ہم ڈالکر مار ڈالتے ہیں یہ رتبہ ان لوگوں کو ہندو کوشش بلینہ اور محنت شاقہ کے نصیب ہوتا ہے کہتے ہیں کہ لوگوں سے ملنا چوڑ دیتے ہیں آنکھیں مدت تنگ بند رکھتے ہیں برہمن لوگ کسی نبی کے قایل نہیں اس مقام پر جو وہ شبہ کرتے ہیں کتاب مل داخل میں مفصل لکھا ہوا ہے حاجت بیان کی نہیں۔ ابن سعید مغربی اپنی کتاب میں مسعودی سے نقل کرتا ہے کہ ہندو اس طرح کے بے شرم ہیں کہ گور مارنے ان کے نزدیک کچھ پروا نہیں بلکہ سبت کہا سننے کے اور دکار لینا بڑا میسوب جانتے ہیں پادنے سے اور یہ بھی اوسنے نقل کیا ہے کہ ہندو لوگ اپنی جان کا ہلاک کرنا اور آگ میں جلا بہت ثواب سمجھتے ہیں جب انکا ارادہ جلنے کا ہوتا ہے بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو کر اجازت لیتے ہیں جب اوسکو اجازت ہو جاتی ہے تب اوسکو

## ہندوستان کی آدمیوں کا بیان

۲۲۹ اوسکو ریشمی منقش کپڑے اچھے اچھے پہنا کر اوس کے سر پر ایک تاج رکھ کر دھول اور طاشہ و مرقہ آگے آگے بجاتے ہوئے یجاتے ہیں اور تمام شہر کے بازاروں میں گشت کر کے سوا اپنے اقربا کے اوس مقام پر جہاں اوس کے جلائے کیواسطے آگ جلا رکھتے ہیں پہنچتا ہے تب ایک خنجر اپنے ہاتھ میں لیکر سیٹ چاک کر کے آگ میں گر پڑتا ہے راوی مذکور کہتا ہے کہ ان لوگوں میں زنا مباح ہے اور یہ لوگ نہرنگا کی بھی بڑی تعظیم کرتے ہیں یہ ایک بڑی نہر جاری ہے جسے وہ ہندوستان میں جانب مشرق سے عرب کو اسکا پانی بہت تیز چلتا ہے ہندو لوگ بہت خوشش اور خوشی سے اپنی جان اس میں غرق کر کے کہوتے ہیں بعضے اوس کے کنارے ہی پر اپنی جان کہو دیتے ہیں اور اس نہر کے پانی کی ایسی عزت کرتے ہیں جیسے آب زمزم کی مسلمان لوگ غرت کر کے بطور تبرک تھنوں کے طور پر آہستہ میں دین کرتے ہیں۔ پوشیدہ نہر ہے کہ ہندوستان میں کئی ملک میں ایک ملک عظیم کا نام مونگیر ہے اوپر دریا سے اللان کے یہ ملک دریا اللان پر جسکی اوپر سندھ بھی ہے واقع ہے یہ دریا ایسا عظیم ہے کہ اوسکا گہراؤ دریافت نہیں ہوتا یہ اول ہے دریا ہے اون دریا دن ہند سے جو عرب کی طرف واقع ہیں اور یہ ملک مسلمانوں کی شہر و کنی بہت نزدیک ہے پنجاب محمود ابن سبکگین نے کئی بار ان ملکوں میں لڑائی کر کے کئی شہر فتح کئے تھے اس ملک کا بڑا شہر لہاؤ ہے وہ اوپر دو کناروں ایک نہر عظیم کے واقع ہے مثل نبداد کے راوی کہتا ہے کہ ملک مونگیر کی قریب ہے ملک قنوج واقع ہے یہ ملک کوہستانی دریا سے فاصلہ پر ہے جو شخص اس ملک کا بادشاہ ہوتا تھا اوسکو نو دہ کہا کرتے تھے یہاں کے باشندوں کے پاس جذبہ میں بطور ورثت کے انہی پوجا کرتے چلے آتے ہیں اور یہ گمان



## ذکر ہے باشندگان سندھ کا

۲۳ کرتے ہیں کہ دو لاکھ برس کا عرصہ گزرا جیسے یہ بت ہمارے بزرگوں کے وقت سے  
 اتناک موجود ہیں اس ملک کے پاس ہی ایک ملک قمارچر یہ وہ ملک ہے  
 جسکی طرف عود قماری منسوب ہے یہ دریار کے اوپر واقع ہے یہاں کے  
 باشندے زنا کرنا حرام جانتے ہیں ابن سید نے مسعودی سے روایت کی ہے  
 کہ اس ملک کے بادشاہ کا نام زہم تھا اسی بادشاہ بخیر دنگا جسکو ہمارا  
 کہتے تھے دریار کی طرف سے آ کے لڑا کرتا تھا۔ اور مالک ہند کے اخیرین  
 شرق کی جانب ایک ملک ہے بنارس یہ قریب بلاد چین کے ہے یہ  
 بڑی ملک ہے عرض اسکا دس دن کے منزل کا ہے اور بحر ہند بخیرہ جسکو جزائر  
 غرب الہند کہتے ہیں یہ بیشمار ہیں اور ان کے بادشاہ بھی انہیں اکثر مصنفین نے  
 ان بخیر دنگا احوال لکھا ہے جسے بسبب اختصار کے چھوڑ دیا

## ذکر ہے باشندگان سندھ کا

نصی زہی کہ ملک سندھ غرب الہند کہلاتی ہے اس ملک کے بلاد دو قسم ہیں  
 ایک قسم سمندر کی طرف واقع ہے ان بلاد کو آلائان کہتے ہیں ان شہروں میں  
 بڑے شہر ملتان۔ اور منصورہ۔ اور دیبل مشہور ہیں اس حصہ سلطان  
 نوگ غالب ہیں۔ اور قسم ثانی جنگل کی طرف پہاڑ کی جانب واقع ہے۔  
 اس حصہ کے شہر بہت تنگ اونچی راہیں مشکل گزار ہیں ان بلاد کا بلاد کشمیر ہے  
 ۔ ان شہروں پر کفار مسلط ہیں اور وہ ان کے باشندے بتوں کی پرستش  
 مثل ہنود کے کرتے ہیں اور جو بادشاہ ملک سندھ کا ہوا کرتا تھا اوسکو  
 مہربیل کہا کرتے تھے

## بیان سودان کا

۲۳۱

بیان سودان کے لوگوں کا یہہ لوگ حام کی اولاد میں ہیں

ابن سید کہتا ہے کہ سودان کے مذہب مختلف ہیں۔ بعضے اونہیں مجوسی ہیں اور بعضے سائون کو پوجتے ہیں۔ بعضے تون کی پرستش کرتے ہیں۔ جانفوس کہتا ہے کہ ان لوگوں میں دس عادتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک یہہ بلون کا سیاہ ہونا۔ ایک سونا ڈار ہی کا۔ اور تہنہ ناک کے ان لوگوں کے پوسے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور دانت باریک تیز ہوتے ہیں۔ چمڑے میں سے بدبو آیا کرتی ہے۔ رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ ہاتھ اور سر پٹے ہوتے ہیں تو گڑا نکا بڑا ہوتا ہے۔ عیش طرب میں بہت رہتے ہیں۔ بڑا ملک اونکا حبش ہے اس ملک کے شہر سامنے حجاز کے واقع ہیں درمیان حجاز اور حبش کے دریا واقع ہے یہ شہر بہت بے چوڑے ہیں۔ نوبہ کے خوب شرق کو واقع ہیں یہہ وہ لوگ ہیں جو قبل اسلام کے میں پر بادشاہت کر چکے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے بعد از لوگ میں کے اور خوجے حبشہ کے تمام جہان میں قدر پائے ہیں درمیان اور خوجہ کے۔ اس حبشہ کے خوب کھیرت پاس ہے اس کے زلیج واقع ہے اس جاسے دین اسلام غالب ہے۔ اور سودان ہی کے لوگوں میں سے ٹکے نوبہ ہے یہہ لوگ حبشہ کے قریب ہی رہتے ہیں شمال اور غرب کی طرف کو اور نوبہ درمیان جنوب حدود مصر کے واقع ہے بہت دفع لشکر مصر نے ان لوگوں کو لڑائی کی ہے۔ کہتے ہیں کہ لقمان حکیم جو حضرت داود علیہ السلام کے پاس تھا وہ بھی نوبہ کے پیدائش تھا پیدائش ہوا تھا۔ انہیں لوگوں میں سے ذوالنصر مصری ہیں۔ اور بلال بن حماد میں۔ انہیں لوگوں میں سے ایک قوم ہے

## بیان سودان کا

۲۳۲ بجای یہ قوم بہت سخت اور مضبوط اور سیاہ اور ننگے ہوتے ہیں تبوں کی پوجا کرتے ہیں۔ مگر ان کے ملک میں امن ہے اور اچھی طرح پر رہتے ہیں سودا گروں سے اچھی موافقت رکھتے ہیں ان کے شہر و زمین سونا بہت ہوتا ہے یہ لوگ حبشہ کے اوپر کی جانب خوب کی طرف کو رد نیل پر رہتے ہیں۔ انہیں کے قوم میں سے داماد ایک قوم ہے ان کے شہر ہی رود نیل پر واقع ہیں زنگیوں کے شہر دان کے اوپر کی جانب کو۔ یہ قوم داماد تتر السودان کہلاتے ہیں کیونکہ یہ لوگ وہاں سے نکل کر سودان سے لڑا کرتے ہیں جیسا کہ مسلمانوں سے بھی اونکی لڑائی ہو چکی۔ مگر مذہب میں بالکل مہل ہیں کیونکہ بت پرست اور اوضاع مختلف کے بت رکھتے ہیں۔ ان کے ملک میں ایک قسم کا جانور ہوتا ہے جسکو شتر گا دینگ کہتے ہیں۔ اور اونکی زمین میں کو رود نیل مصر تک پہنچتی ہے۔ انہیں لوگوں میں زنگی ایک قوم ہے یہ بہت سیاہ کمال ہوتے ہیں اور جب کبھی لڑائی کو نکلتے ہیں تو بیویوں سوار ہو کر جنگ کرتے ہیں اور تبوں کی پوجا کیا کرتے ہیں گرد پوک بہت اور دل کے سخت ہوتے ہیں ان کے شہر و زمین بہار کے پاس سے رود نیل منقسم ہوتی ہے۔ ایک قوم انہیں کے لوگوں میں ہے او سکو گرد کہتے ہیں یہ رود نیل کی خوب کے جانب رہتے ہیں اور بلاد اون کے درمیان خوب اور خوب کے واقع ہیں ان کے شہر و زمین سونے کی کہاں ہوتی ہے مگر سب لوگ کافر ہیں۔ بعض مسلمان بھی ہیں۔ ایک قوم ہے مسمی کا نام اکثر اس قوم میں مسلمان ہیں رود نیل پر رہتے ہیں مگر امام مالک کا مذہب برتتے ہیں۔ اور شہر خانہ بڑا شہر ہے بلاد سودان میں یہ نہایت خوب و غرب کی جانب واقع ہے مسافر لوگ تجارت جھلا سہ سے خانہ کو جاتے ہیں اور جھلا سہ ایک شہر ہے نہایت خوب۔ میں مندر سے دور ہے اور جھلا سہ سے خانہ تک بارہ دن کی راہ تک پانی میسر

## بیان ہے چین کے لوگوں کا

مستہر نہیں آتا سوداگر لوگ ہنجیر اور نمک اور تیل اور پارچہ دمان یجاتے ہیں ۴۳۳  
اور سونا دمان سے بہر لاتے ہیں

## بیان ہے چین کے لوگوں کا

د ا ص ح ہو کہ بلاد چین بڑے بنے چوڑے ہیں طول اونکا مشرق سے مغرب  
تک دو ہینے کی راہ سے زیادہ ہے اور عرض دریا ہے چین جو خوب میں  
ہے دیوار یا جوج ماجج تک جو شمال میں ہے واقع ہے — اور یہ بھی  
کہتے ہیں کہ عرض اس اقلیم کا طول سے زیادہ ہے بہر کیف اس عرض میں  
سات اقلیم ہیں — اور باشندے دمان کے صاحب سیاست اور عادل  
اور عقلمند ضامات میں مگر قد اونکے چوٹے اور سر بڑے ہوتے ہیں مذہب  
اونکے مختلف ہیں بعضے جو کسی نئے بت پرست بعضے آگ پرست کہتے ہیں  
کہ اس دلایت کا بڑا شہر جڈان ہے او سکو چیر کر ایک ہنر عظیم نکلتی ہے ال  
چین تمام خلق اللہ سے تصویر بنائی اور نقش و نگار میں فوقیت رکھتے ہیں  
اگر چین کا ایک باشندہ اپنے ماتھے تصویر ایک نکال دے بہر دلیسی کہتے ہیں  
نہیں نکلتی — ایک چین اقصیٰ ہے جسکو چین ماچین کہتے ہیں اسکا کھیت  
آبادی ہے مشرق کی جانب سے پرے اوسکے سوا بحر محیط کے کچھ نہیں ہے  
شہر اسکا سیلی مشہور ہے خبریں اونکی ہکو نہیں ملتی اسوا سطلے اسکا ہی لکھا گیا

ذکر ہے بربر کا

## ذکر ہے بربر کا

۲۳۴ و انسج ہو کر بربری لوگوں کے نسل میں اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ وہ لوگ فاروق ابن بصر بن حام کی اولاد ہیں۔ مگر بربری لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ ہم قیس غیلان کی اولاد میں ہیں۔ اور ایک قوم صنہاجہ بربر کی بیہ خیال کرتے ہیں کہ افریقیس بن صیفی الحمیری کی اولاد میں ہیں۔ اور قوم زناتہ ادین کی خیال کرتی ہے کہ ہم نخم کی اولاد سے ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ یہ لوگ کنعان کی اولاد میں ہیں جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اصل حقیقت یہ ہے کہ جبکہ بادشاہ جالوت مارا گیا تب اولاد کنعان کی الگ الگ ہو کر متفرق ہو گئی ادین سے ایک کردہ بلاد مغرب کی طرف جابسی تھے وہ لوگ بربری کہلاتے ہیں۔ قبایل بربر بہت ہیں۔ ایک قوم ہے اوسکو کنامہ کہتے ہیں ان کے شہر درمیان پہاڑوں کے غرب اوسط میں واقع ہیں۔ کنامہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دولت سیدیون کی قائم رکھی ابی عبد اللہ شیعہ کی جانب ہو کر۔ ایک قوم ادین صنہاجہ ہے اسی قوم میں سے افریقہ کے بادشاہ ہوتے آئے ہیں یہ لوگ اولاد بلکن ابن زیری کے ہیں۔ ایک قوم اوکئی زناتہ ہے اس قوم میں سے بادشاہان فارس اور طمان اور سجلماسہ ہوئے ہیں انکی دانائی اور شجاعت مشہور ہے۔ ایک قوم مصادہ ہے ان کے رہنے کے مقام درمیان پہاڑوں کے واقع ہیں یہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمدیہ بن ثور کی مدت اور ملک وے تھے۔ اور انکی تائید سے عبد المومن اور اوس کے اولاد نے بلاد مغرب کی بادشاہت کی۔ ایک قبیلہ اس قوم مصادہ میں سے علیحدہ ہو گیا ہے اوسکو تہانہ کہتے ہیں اس قبیلہ کے آدمی افریقہ اور عرب اوسط میں بادشاہ ہوئے ہیں جیسا کہ ابو ذریا یحییٰ بن عبد الواحد بن ابی حفص۔ پہر اوسکا بیٹا ابی عبد اللہ محمد بن یحییٰ بادشاہ ہوا یہی حال چہ سو بادن برس تک رہا انشاء اللہ اسکا ذکر کر دنگا۔ ایک قوم بربر کی برعواطہ ہے ان کے

## ذکر ہے اُمّت عاد کا

انکے مقام بودباش کے تاسنا اور جہات سلا دریا محیط پرین بربرشل عرب ۲۳۵  
کے لوگوں کے بین درمیان سکونت جگہوں کے اور انکی زبان عربی سے نہیں ملتی  
— ابن سید کہتا ہے کہ زبان اونکی رجوع کرتی ہے ایک اصول کے طرف مگر  
فروعات اوکی بہت مختلف بین بدون ترجمہ کے سمجھنے میں نہیں آتی

## ذکر ہے اُمّت عاد کا

پہر لوگ اولاد عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کے بین قوم عاد کی بڑی  
بڑی جد تھے اور متکبر بھی پرلے درجہ کے — جبکہ زبانیں متفرق ہو گئیں تب  
عاد حضرموت میں آ رہا تھا — اسکی اولاد جب بہت گنہ کار ہو گئی تب خدا تعالیٰ  
نے حضرت ہودؑ کو نبی بنا کر اونکے پاس روانہ فرمایا جیسا کہ اول ذکر آچکا ہے  
فصل اول میں ادھون نے اسکو نہ مانا پہر لوگ بہت قوی اور طاقت ور تھے  
اور اون لوگوں نے زمین میں بڑے بڑے آثار اور مکانات عظیم بنا کر چھوڑے ہیں  
چنانچہ حضرت ہودؑ نے اونکو کہا تھا کہ تم نبیاتی ہو پر جاے میں ایک نشانی عمت اور  
کارخانہ جو نبیاتی ہو اس امید پر کہ ہمیشہ جیتے رہو گے اور جب تم طاقت دری کرتے  
تو مانند طاقت دری ظالموں کی — بلاد عاد کا نام اخفات بھی کہتے ہیں یہ  
شہر بلاد میں اور بلاد عمان کے متصل واقع ہیں بادشاہ یہی عاد کی اولاد میں  
ہوئے ہیں اول بادشاہ جو انہیں سے ہوا ہے اسکا نام شداد بن عاد ہے  
— پہر اسکی اولاد میں سے بہت لوگ بادشاہ ہوئے عاد کے حال میں بہت  
اختلاف ہے اور جسے جو ذکر کیا ہے وہ بے ٹھکانے ہے اس لئے ہم  
بھی اور زیادہ کچھ نہیں لکھتے

## ذکر بے عاملۃ کا

۲۳۶

## ذکر بے عاملۃ کا

یہ لوگ علق بن لاؤ بن سام کی اولاد میں سے ہیں۔ جبکہ زبانین لوگوں کی متفرق ہو گئیں تبین اس وقت عاملۃ صناریمین میں آ رہے تھے۔ پھر حم کو چلے گئے اور حبشہ ان سے لڑائی کی اور سکوانہوں نے مار ڈالا۔ اس قوم عاملۃ میں سے ایک گروہ شام کے ملک میں رہتا تھا جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بعد ان کے حضرت یوشع ۷ نے لڑ کر فنا کر دیا۔ اس قوم میں مصر کے بادشاہ بھی ہوئے ہیں ایک بادشاہ انین سے شیرب اور خیبر اور ان نواحی کا یہی بادشاہ ہو گذرا ہے صاحب الاغانی کہتا ہے کہ یہودیوں کے خیبر وغیرہ میں رہنے کا سبب یہ تھا کہ موسیٰ ۷ نے ایک لشکر عاملۃ سے لڑنے کے لئے بھیجا تھا وہ لوگ خیبر و شیرب وغیرہ حجاز میں رہا کرتے تھے اور حضرت موسیٰ ۷ نے ان سے یہ کہہ دیا تھا کہ سکو مار ڈالنا ایک شخص ہی ادین کا زندہ نہ کہنا۔ جب وہ لشکر عاملۃ پر چڑھ کر آیا سکو مار کر نیست و نابود کر دیا مگر ایک لڑکا بادشاہ کا بیٹا زندہ رہا جب بنی اسرائیل مراجعت کر کے اپنے ملک کو گئے تب یہودیوں نے انکو کہا کہ تم لوگ گناہگار ہو ہم تمکو ابھی شہر میں نہ آنے دینگے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تھا ادہوں نے کہا کہ تم نے کیا گناہ کیا ادہوں نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ حکم تھا کہ ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑنا تمہیں بادشاہ کے بیٹے کو کیوں نہ مارا۔ ادہوں نے جواب دیا کہ اگر تم ہمارے رہنے سے ناراض ہو ہم ادہین شہر و غنیمتیں جسکو ہم نے فتح کیا ہے جالتے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ بنی اسرائیل شیرب اور خیبر وغیرہ بلاد حجاز میں آئے اور ہمیشہ چین سے رہا کے اس وقت تک کہ اوس دور

## ذکر ہے عبر کے لوگوں کا

قبیلہ اوس اور خزرج انکے پاس آیا جبکہ وہ لوگ متفرق ہو گئے مین سے بسبیل العرم ۲۳۷ کے۔ بعضے یہ کہتے مین کہ بخت نصر نے بیت المقدس جب دیکھا مین کیا اور یہودیوں کو نکال دیا تب سے یہودی اس ملک مین آئے تھے

## ذکر ہے عرب کے لوگوں کا جو قبل اسلام کے تھے

شہرستانی ملل اور نخل مین کہتا ہے کہ عرب زمانہ جاہلیہ مین کئی قسم پر تھے۔ ایک قسم خدا تعالیٰ کا بالکل انکار کرتے تھے اور انکا یہ مقولہ تھا کہ ہر ایک شئی اپنی طبیعت سے زندہ ہو جاتی ہے اور زہر مار ڈالتا ہے اور پھر گرز زندہ نہ ہون گی جیسا کہ قرآن شریف مین بھی ان لوگوں کی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے۔ ترجمہ اوس آیت کا یہ ہے۔ کہتے تھے وہ کافر کہ ہماری زندگی دنیا ہی کی ہر آپسی ہمس مرتے مین اور آپ ہی زندہ ہو جاتے مین نہیں مارتا بلکہ زمانہ۔ اور ایک قسم کے کافر خالق کا قہر ار کرتے تھے مگر پھر زندہ ہونے کا انکار کرتے تھے۔ انکی یہی قرآن مین بھی مضمون خبر آئی ہے۔ کہ اقرار کیا انہوں نے پیدائش اول کا اور شبہ مین مین فی پیدائش سے یعنی پھر گرز زندہ ہونیکا اقرار نہیں کرتے۔ اور ایک قسم کے کافرتوں کو پوجتے تھے اور ہر ایک بت ہر ایک قبیلہ کے ساتھ مختص تھا۔ مابین تفصیل۔ و در ایک بت تھا قبیلہ کلب کا اسکو پوجتے تھے پھر بت در میان قبیلہ مسمی و دومتہ المجادل مین رکھا رہتا تھا۔ اور سواع ایک بت تھا قبیلہ ہذیل کا۔ اور نعوث کو ندج قبیلہ پوجتا تھا اور قبایل مین کے ہی اسے پرستش کیا کرتے تھے۔ اور سمر نام ایک بت کا تھا اسکو قبیلہ ذی الکلاع



## ذکر سے عرب کی لوگوں کا

۲۳۸ ارض میرین پرستش کرتے تھے۔ اور یعقوب کو ہذان نے اور لات کو تقیف دریان طاعت کے۔ اور عزیزی کو قریش اور بنی کنانہ اور مکات کہیں وہیں اور خراج پوجا کرتے تھے۔ اور ٹیکل سب بتوں سے منظم اور بڑا بت تھا یہ بت کعبہ کے اوپر رکھا رہتا تھا۔ اور سات اور نایلی یہ دو بت صفا و لموہ پورا کرتے تھے۔ بعضے لوگ ادنیم کے سیلان طبیعت یہودیوں کی مذہب کی طرف ہی رکھتی تھے۔ اور بعضے نصرانیہ کی طرف کو ڈھلی ہوئے تھے۔ بعضے صابہ کے مذہب کی طرف تھے وہ لوگ انوار منازل اور ستاروں اور نجمین کا بیت اعتقاد رکھتے تھے۔ سب کام انکے انوار پر مقرر تھے حتیٰ کہ حرکت اور جنبش ہی نہ کرتے جب تک اسکے موافق نور نہ پاتے۔ اور کہا کرتے تھے کہ انکے خلاف نور کے سبب ہمارے ملک میں مینہ برسا۔ بعضے ادنیم کے درختوں کو سجدہ کرتے تھے اور بعضے جنوں کو پوجتے تھے۔ اور علم اوس زمانہ میں یہ پڑے جاتے تھے۔ علم الانساب۔ علم الانوار۔ علم التواریخ۔ تعمیر الرویا۔ حضرت ابابکر صدیق رض ان علوم میں بڑے دست قدرت تھے۔ اور بعضے بعضے باتین جو ایام جاہلیت میں کفار کرتے تھے شریعت اسلام میں بھی وہ جائز ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ ما اور بیٹے سے نکاح نہ کرتے تھے۔ اور دو بہنوں کو جمع کرنا اون کے نزدیک بہت بُرا تھا۔ اور جو شخص اپنے باپ کی جوڑ کو گھر میں ڈال لیتا اسکو بُرا جانتے تھے اسکو خضرن کہا کرتے تھے جبکہ سنہ ہندی میں مادرِ چوپہن اور خانہ کعبہ کا حج کیا کرتے تھے اور عمرہ اور احرام باندھتے اور طواف کرتے اور دوڑتے اور جو جائے ٹہرنے کی ہے وہاں ٹہرتے اور کنکریان نہکتے اور بعد تین سال کے ایک مہینہ پر مراقبہ کرنے۔ اور غسل کی حاجت سے نہاتے

## ذکر ہے تقسیم قبایل عرب کا

۲۳۹ نہاتے۔ اور اعلیٰ کرتے۔ اور ناک پاک پانی سے کرتے اور سر پر پانی  
ڈالتے اور سواک کرتے اور استنجا کرتے۔ اور ناخون لواتے اور بخل کے  
بال لیتے۔ اور موسیٰ زار موڈ داتے اور خضہ کرتے اور چور کا دہنا ہاتھ  
کاٹ ڈالتے یہی باتیں شریعت اسلام میں بھی جاری رہیں

## ذکر ہے تقسیم قبایل عرب کا

واضح ہو کہ مورخین عرب نے عربی لوگوں کی تین قسم کی ہیں۔ قسم اولیٰ بایہ  
قسم ثانی عاربہ۔ قسم ثالث مستعربہ ہے  
بایہ اون عرب کو کہتے ہیں جو ب سے اول تھے اون کے اخبار نوشتہ ہمارے  
ہاتھ نہیں آئے بلکہ بسبب قدامت اور بعید ہونے عہد کے اونکی خبریں دستیاب  
نہیں ہوئیں وہ عاد۔ اور ثمود۔ اور جرہم اولیٰ ہیں۔ زمانہ عاد کے  
وقت میں یہ لوگ تھے اخبار اور تواریخ اونکی بالکل جاتی رہی۔ مگر جرہم  
ثانی قحطان کے اولاد سے ہیں انہیں لوگوں میں اسمعیل ابن ابراہیم خلیل علیہ السلام  
جاریا تھا ان عرب بایہ کا حال کچھ توڑا سا جو دستیاب ہوا ہے وہ اب  
میں ذکر کرتا ہوں۔ دوسری قسم عرب کی جنکو عرب العاربہ کہتے ہیں یہ وہ  
عرب ہیں جو میں نے رہتے تھے اولاد قحطان سے۔ اور عرب المستعربہ نئے  
نئے تیسری قسم عرب کی یہ لوگ اسمعیل ابن ابراہیم کی اولاد میں ہیں

بیان ہے اخبار عرب بایہ کا

## بیان ہے اخبار عرب بایہ کا

۲۴۰ عرب بایہ کے دو قبیلے میں ایک کا نام طسم — دوسرا جدیس — یہ دونو قبیلے در بیان خبر یہ پیامہ کے جو عرب کا ایک خبریہ ہے رہا کرتے تھے مگر قبیلہ طسم کے لوگ بادشاہت کرتے تھے ایک زمانہ اسی چین سے رہے یہاں تک کہ ہر اونکے ہتھیار است جاتی رہی ایک اور شخص ظالم اور گنہگار شکریہ بادشاہ ہوا اسنے یہ قانون مقرر کیا کہ قبیلہ جدیس کے کوئی عورت باکرہ جب نکاح کرے تو وہ قبل صحبت کرنے اسکے شوہر کے بادشاہ کے پاس حاضر ہو جب وہ اسکو سرفراز کر لے تب وہ اپنے خاوند کے پاس جایا کرے — جب یہ قانون قبیلہ جدیس پر جاری ہو گیا سبکو برا معلوم ہوا اور اوس بادشاہ نے نیکے فکر میں پڑے چنانچہ ادھون نے یہ تدبیر کی کہ اپنی تلوار میں ریتی میں چپا کر ایک مکان میں بادشاہ کی دعوت اور مہانداری کی اور جواب کہا نا پکایا جب بادشاہ مدعوں حاضر ہوا تلوار میں لیکر جھک گئے سب ہم ایسا بادشاہ کو مدعوں بادشاہ ظالم کے مار کرنی اناردا السقر کیا — اور ایک شخص قبیلہ طسم کا بادشاہ ہو گیا — مگر ایک اور شخص قبیلہ طسم کا جسکو حسان بن اسد کہتے ہیں بادشاہین کے خدمت میں درسطے طلب ملک کے حاضر ہوا اور قبیلہ جدیس کا بہت شکوہ اور گلہ کیا بادشاہ میں مدد کر اوس ملک پر چڑھ آیا اور سبکو ایسا مار کر نفا کیا کہ پہر قبیلہ جدیس اور طسم کا نام بھی نہ رہا

## بیان ہے عرب عاربہ کا

یہ لوگ قحطان ابن عابر ابن شالح بن ارفخشذ بن سام بن نوح کی اولاد میں ہیں مگر سبکے سب اولاد جرہم بن قحطان کے ہیں انکے رہنے کے مقام حجاز میں

## بیان عرب عازیہ کا

۲۴۱ مجازین تھے جبکہ ابراہیم خلیل ؑ نے اپنے بیٹے اسمعیل کو در بیان مکہ کے ان لوگوں کو  
 لا بسایا اور سوقت جرم مکہ سے تھوڑی دور جا اترے تھے۔ پہر اسمعیل سے سٹے  
 اور اوسکا نکاح کر دیا اسمعیل سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ عرب مستعرب کہلائی  
 ۔ کیونکہ اصل زبان اسمعیل کی عبرانی تھی اس لیے اسمعیل اور اسکی اولاد کو  
 عرب مستعرب کہنے لگے۔ ملوک جرم کا تو ہم حال در میان چوتھی فصل کے ہمراہ  
 ذکر ملوک عرب کے کر چکے ہیں۔ مگر اب عرب عازیہ کا ذکر کرتے ہیں واضح ہو  
 کہ عرب عازیہ اولاد سبا کی ہیں۔ اور نام سبا کا عہد شمس تھا جبکہ اسنے بہت  
 ژرائیان کر کے سبا یا بنی قیدیوں کو گرفتار کر لایا تب اسکا نام سبار کہا گیا یہ سبا  
 یثجب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا ہے۔ اور اسکے کئی بچے تھے۔ ایک حمیر  
 ۔ ایک کہلان۔ ایک عمرو۔ ایک اشعر تھا تمام عاملین اولاد سبا کے اور  
 قبایل عرب الامین کے اور بادشاہان القبایلہ جبکہ شیخ کہتے ہیں یہ سب اولاد سبا  
 مذکور سے ہیں۔ اور سب قبائلہ میں اولاد حمیر ابن سبا کے ہیں سوار عمران اور  
 اسکے بھائی فریقیا کی کیونکہ یہ دونو عامر بن حارث بن امرء القیس بن ثعلبہ  
 بن مازن بن الازد کی اولاد میں ہیں اور ازاد اولاد کہلان بن سبا سے ہو مگر اسمین  
 اختلاف ہے اور تباہ کا بھی ہم حال در بیان فصل رابع کے ہمراہ ملوک عرب کے  
 کر چکے ہیں اسلئے اب اعادہ کچھ ضرور نہیں لگا۔ اسجائے ہم حرف عرب کے قبیلوں  
 حال لکھتے ہیں اور ان قبایل کا حال لکھنا منظور ہے جو سبا کی طرف منسوب ہیں  
 اور کچھ حال بنی حمیر بن سبا کا بھی لکھتے ہیں

بیان ہے بنی حمیر ابن سبا کا

## بیان ہر بنے حمیر ابن سبا کا

۲۴۱ معلوم رہے کہ اولاد حمیر سے تباہہ ملک میں کے تھے جبکہ حال چوتھی فصل میں بخربہم ذکر کر چکے ہیں۔ انہیں لوگوں میں قبیلہ قضاہ سے پہلے لوگ قضاہ بن مالک بن سبا کی اولاد میں ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ قضاہ بیٹا ہے مالک کا وہ بیٹا ہے عمر کا اور وہ بیٹا ہے مرہ کا وہ بیٹا ہے زید کا وہ مالک کا وہ حمیر کا وہ سبا کا کہتے ہیں کہ قضاہ مذکور بلاد شحوکا بادشاہ تھا اور اسکی قبر شحر ہاڑ میں ہے اور اس قضاہ مذکور سے قبیلہ کلب بھی ہے پہلے لوگ اولاد میں کلب بن دبرہ بن ثعلبہ بن حلوان بن عمران بن الحاف۔ بن قضاہ کے ہیں ایام بائیت میں نبی کلب ذوالنہبہ اور تبوک اور اطراف شام میں اتر آیا کرتے تھے۔ اور مشاہیر قبیلہ کلب سے زبیر بن جباب البکلی صاحب کتاب الاغانی نے اسکا ذکر کیا ہے۔ اور انہیں لوگوں میں زبیر بن شریک البکلی بھی ہے۔ اور انہیں بن سے حارثہ البکلی ابو زید بن حارثہ غلام رسول اللہ صلعم کا ہے اسکے بیٹے زید کو سلمان لوگ گرفتار کر کے لے گئے تھے وہ حضرت خدیجہ زوجہ نبی صلعم کے پاس رہتا ہوا شہر بڑا تھا ہوا آیا پھر آٹا اپنے بیٹے زید سے وہ عادیہ اور یہ لڑکا رسول اللہ صلعم کے پاس تھا اپنے اور اس لڑکے کو اختیار دیا کہ جہاں تو چاہے رہ اسنے کہا کہ میں اپنے باپ اور اپنے کئے کے لوگوں میں رہوں گا۔ اور قضاہ ہی سے جلی ہے۔ اور قبائل قضاہ ہی سے تنوخ ہے ان لوگوں میں اور بادشاہان ان میں نے ملک الحیرۃ میں بہت رُایان اور جنگ ہوتی تھی اس قضاہ ہی سے ایک قبیلہ ہے بہر اور ایک قبیلہ جہنیہ ہے یہ بڑا قبیلہ ہے اسکی طرف بہت کردہ منسوب ہیں اس قبیلہ کا مسکن اطراف حجاز میں شمالی کی طرف دریائے جدہ کے واقع ہے۔ اور قبائل قضاہ سے ایک قبیلہ نواسلج ہے یہ لوگ شام کے جبل میں رہتے تھے۔ بہر بادشاہان غسان اور بہر غالب آئے اور نواسلج کو ہلاک کر ڈالا

## بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

ہلاک کر ڈالا — ایک قبیلہ قضاۃ سے نواہند ہے — انکے مشاہیر میں صفعب ۲۴۳  
بن عمرو النہدی مشہور و معروف ہے — اسکو ابو خالد بن صفعب کہتے ہیں  
یہ شخص مسلمانوں میں بھی کسدرار تھا — اور قضاۃ ہی کی قوم میں بنو عذرہ میں —  
اور انہیں میں عروۃ بن خزام اور جلیل صاحبُ شینہ ہے اور گروہ میری ہے  
بنو سفیان میں انہیں میں کا شعی فقہ مشہور ہے اور نام اسکا عامر بن تمام ہے  
کلام در بیان بنی حمر ابن سبا کے

## بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

واضح ہو کہ بنی کہلان مذکور کے بہت قبیلہ ہیں مگر مشہور انہیں سے سات ہیں  
یعنی — ازہ — طی — حج — ہدان — کندہ — مراد — انار —  
اب ہسم انہیں سے ہر قبیلہ کا بیان کرتے ہیں پوشیدہ نہ ہے کہ قبیلہ ازہ کے لوگ  
ازد ابن النوث ابن بنت ابن مالک ابن اود ابن زید ابن کہلان ابن  
سبا کے اولاد میں ہیں اب ہکو چاہئے کہ قبایل ازہ کا حالِ تبارہ لکھیں  
تب قبایل طی اور مدح کا اوسکے بعد تبارہ حال بیان کریں اسی واسطے ہسم  
کہتے ہیں کہ اسی ازہ کے قبیلہ نمین سے ایک قبیلہ ہے جسکو غاسنہ کہتے ہیں اسی  
قبیلہ کے بادشاہان شام تھے یہ لوگ عمرو ابن مازن ابن ازہ کی اولاد ہیں  
میں اور اسی قبیلہ ازہ میں سے دو قبیلہ میں اوس اور خزرج یہ ملک  
شیرب میں رہتے تھے ان دو قبیلہ نمین سے جو متہد امین سلمان ہوئے تھے  
وہی لوگ انصار ہیں رضی اللہ عنہم اور اوسی ازہ کے قبیلہ میں سے یہ  
قبیلہ مفضلہ الذیل بھی ہیں یعنی خزاعہ اور بارق — اور دوس — اور

## بیان ہے نبی کہلان بن سبا کا

۲۴۴ عیسا — اور غافق — مگر یہ لوگ چوٹے چوٹے گردہ بین مگر خسرہ  
 جب انگ ہو گئے قبایل میں سے جن لوگوں نے نعمتیں سبا کی سیل غم سے  
 پر اگندہ کر دی تھی تب یہ لوگ ایک گردہ کے پاس جو قریب مکہ کے رہتے  
 تھے گزرے وہاں انکا نام خراہ رکھا گیا اور دولت اور ریاست انکو حاصل  
 ہوئی اور جبکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمراہ کفار قریش کے درمیان سال  
 حدیبیہ کے صلح کر لی تھی تب یہ قبیلہ خراہ بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے گردہ میں اور عبد میں مل گیا تھا مگر ان لوگوں کے نسب میں اختلاف ہو کوئی کہتا ہے  
 سعد سے کے رہنے والے ہیں اور کوئی کہتا ہے یمن کے رہنے والے مگر اکثر لوگوں کا  
 اتفاق اس بات پر ہے کہ وہ یمنی ہیں وہ شخص کہ جسکی طرف قوم خراہ منسوب ہے  
 وہ کعب ابن عمر ابن لحي ابن حارثہ ابن عمر نزیقہ ہے اور پہلے ہم عمر نزیقہ ابن عامر  
 ابن حارثہ ابن امر القیس ابن ثعلبہ ابن مازن ابن ازد کا ذکر درمیان فضل جو تہی  
 کے ہمراہ بادشاہان یمن کے بیان کر چکے ہیں اسی حالت پر ہمیشہ خراہ کی  
 سلطنت رہی یہاں تک ادنہین سے ایک شخص ابو غبشان درمیان زمانہ  
 قضی ابن کلاب کے بادشاہ ہوا اور درمیان شہر طایف کے ایک دوز  
 قضی مذکور نے ابو غبشان خراہ کو کور کو شراب پلا کر کنجیان خانہ کعبہ کی  
 بیوض ایک مشکیزہ شراب کے مول لی یمن تہی اور اس کے اوپر گواہ کر لئے  
 تھے جب ادنہ کنجیان او سے لے یمن تب ادنہ اپنے بیٹے عبد الدار ابن  
 قضی کو وہ کنجیان سپرد کر کے طرف مکہ کے روانہ کیا جب وہ مکہ میں پہنچا  
 تب با آواز بلند ادنہ سے کہا کہ اے گردہ قریش کے یہ کنجیان تمہارے باپ  
 اسمعیل کے گہر کی پہر کر مگر تو دین اللہ نے بدو ن ظلم زیادتی کے غایت کین  
 مگر جبکہ ابو غبشان شہر غفلت سے ہوشیار ہوا بہت مذمت اوٹھائی اور

## بیان ہے نبی کہلان بن سبا کا

۲۲۵ اور سہ چیا اگر شوار نے ہی اس کے اس حال میں شر کے بن جکا ترجمہ اس جاسے  
 کرنا کچھ ضرور نہیں اور قصی مذکور نے ان قریشیوں کو جو متفرن اور پریشان تھے سب کو  
 جمع کر کے قوم خراہ پر چڑھ کر اور ان کو مکہ سے نکال دیا وہ قبیلہ طرت گردہ مڑکی  
 چلا گیا اسی قوم خراہ سے نبی <sup>مطلق</sup> بن جنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لڑے تھے  
 مگر باریق اولاد عمر فریقی ازدی کے ہی یہ لوگ ایک پہاڑی مسمی باریق پر جو صاحب  
 مین کے واقع ہے جا اور تھے تھے سپو اسطے انکا ہی نام باریق ہو گیا ان کے مشایخ  
 مین سے معقر ابن حمار الباریقی ہے ذکر کیا ہے اسکا صاحب اغانی نے کہ وہ صاحب  
 قصیدہ بھی ہے اور قبیلہ دوس بیٹا ہے عثمان ابن عبد اللہ ابن ذہران ابن کعب  
 ابن الحارث ابن کعب ابن مالک ابن نصر ابن ازد کا ہے اولاد دوس کی ادون  
 جو نژد مین رہتی تھی کسی ایک راہ تہا پر پڑے ہوئے تھے اور حکومت انکی  
 اطراف عراق پر تھی ان کو گوین سے جکوا اول سلطنت نصیب ہوئی تھی وہ مالک  
 بن فہم بن دوس تھا جسکا اوپر ہم بیان کر چکے مین در میان فضل رابع کے —  
 اس قبیلہ دوس کا ابو ہریرہ تھا اس شخص کے نام مین اختلافت ہجر اگر کا یہ ہوتا  
 کہ اسکا نام عمیر ابن عامر تھا — اور قبیلہ عقیق اور غافق یہ دو قبیلہ مسلمانوں مین  
 مشہور مین — یہ لوگ اولاد ازد سے مین — اور بنو الحبلدی — اور لوگ  
 عمان بھی ازد کی اولاد مین سے مین — حبلدی لقب ہوتا تھا دوس بادشاہ کا  
 جو مالک ہوا کرتا تھا عمان کا — بعد ظہور مذہب اسلام کے عمان کا حاکم حقر  
 اور عبد یہ دونو بیٹے حبلدی کے تھے مگر حضرت عمرو بن العاصی کے ہاتھ سے  
 دونو مسلمان ہو گئے تھے تمام ہونے گفتگو قبیلہ ازد  
 کے بیان کی اب ہم نبی کہلان کے دوسرے قبیلہ کے  
 تحقیق بیان کرتے مین وہ قبیلہ طلی ہے واضح ہو کہ جبکہ ملک مین مین نسبت اسنے



## بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

۲۴۷ رو کے باشندہ وہاں کے متفرق ہو گئے۔ اس وقت قبیلہ طی حجاز کے نجد میں دریاں دو پہاڑوں اجامہ و سلی کے جاو ترے اون دونو پہاڑوں کا نام جیل طی آجکے روز گت مشہور ہے۔ اور طی نام ہے ادد بن زید بن کہلان بن سبا کا اس قبیلہ کے گروہوں کے یہ نام ہیں۔ جدیدہ۔ نبہان۔ بولان۔ سلمان۔ ہنی۔ سدرس سین کے خمد سے۔ کیونکہ سدوس بافتح ایک قبیلہ ہے قابل ربیعہ نزار سے۔ اور گروہ سلمان سے بنو کحتر مشہور ہیں۔ اور قبیلہ ہنی میں کا اس بن قبیلہ تھا جو بعد نعمان کے بادشاہ ہوا تھا۔ اور قبیلہ طی کا عروہ بن اسیم ہے یہ اولاد ثعل الطائی سے ہے۔ اور اولاد ثعل الطائی سے زید الخیل ہی ہے جسکا نام پیغمبر خدا ص نے زید الخیر رکھا تھا۔ اور قبیلہ طی سے حاتم طی ہے جو سخاوت اور کرم میں مشہور و معروف ہے

تیسرا قبیلہ بنی کہلان سے بنو مدح بن اور نام مدح کا مالک بن ادد بن زید بن کہلان بن سبا ہے۔ اس قبیلہ مدح سے بہت گروہ میں چنانچہ اسی قبیلہ میں سے ایک گروہ خولان۔ اور ایک حُب ہے اس حُب کے گروہ میں سے سوارہ انجرا بھی تھا جو قبیلہ مدح کا علم بردار ہوا تھا درمیان جنگ بنی دایل کے اور ہمراہ تھا ثعلب کے۔ اور قبیلہ مدح سے ادبہی ایک گروہ ہے حسمین کا الافوہ اولادی شاعر ہے۔ اور اس قبیلہ مدح کے اولاد سے بنو سعد امشیرہ بھی ہے اس شخص کو عشیرہ اسواسطے کہتے ہیں کہ عشیرہ عربی میں کہنے کو کہتے ہیں۔ اس شخص کی اولاد میں تین سو آدمی جنگ پیدا ہوئی تب تک یہ شخص جیسا رہا تھا جب کہیں کو سوار ہو کر جاتا سب اپنی اولاد کو ہمراہ لیجاتا لوگ اسے پوچھتے کہ یہ شخص ہمراہ تیرے کون ہیں کہتا کہ میرے کہنے کے میں یہ نہ کہتا کہ میری اولاد سے ہیں تاکہ نظر نہ لگ جائے اسواسطے اسکا نام سعد امشیرہ رکھا گیا تھا۔ اس سعد

## بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

۲۴۷ بس سعد العشیرہ کے گروہ میں سے ایک گروہ بنام حنظل مشہور ہے اور  
 یہ ایک قبیلہ ہے عمرو بن سعدی کرب کا۔ اور عرج کے گروہ بن میں  
 ایک گروہ النخج سنان بن انس ہے جو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے لڑے  
 تھے۔ اور انہیں میں سے قاضی شریک تھا۔ اور عرج ہی کی اولاد میں  
 سے ایک قبیلہ عس ہے اسی قبیلہ میں اسود کذاب پیدا ہوا تھا جس نے دعوہ  
 نبوت کا کیا تھا درمیان میں کے۔ اور عس کے قبیلہ میں سے عمار بن یاسر  
 صحابی رسول اللہ ص کا تھا۔ چوتھا قبیلہ بنی کہلان کا بنام یہ ان مشہور ہے  
 یہ لوگ ربیعہ بن جیان بن مالک بن کہلان کے اولاد میں ہیں ان لوگوں کا  
 آوازہ جاہلیت اور اسلام میں بہت زور و شور سے برپا تھا۔ پانچواں قبیلہ  
 بنی کہلان سے بنام کندہ مشہور ہیں یہ لوگ ثور کی اولاد میں ہیں اور ثور نام  
 ہے کندہ بن عس بن الحارث کا اولاد زید بن کہلان سے اور کندہ اس واسطے  
 نام رکھا گیا کہ اس کا باپ اس کی نعمت سے ناشکر تھا۔ ان لوگوں کے  
 شہر درمیان میں کے پاس حضرموت کے واقع ہیں اور اہل ہرم ملک کندہ کا  
 حال ہمراہ ملک میں کے چوتھی فصل میں بیان کر چکے ہیں۔ اس قبیلہ کندہ کا  
 حجر بن عدی دوست علی ابن ابی طالب کا تھا جسکو معاویہ نے ظلم کر کے قتل  
 کیا تھا۔ اور اسی قبیلہ کا قاضی شریع بھی ہے۔ اور اس قبیلہ کے گروہ  
 میں سے ایک گروہ السکاسک اور السکون اولاد سرش بن کندہ کے ہیں  
 ۔ السکون کے گروہ میں معاویہ بن خدیج قاتل محمد بن ابی بکر رضی کا تھا  
 ۔ اور انہیں میں سے حصین بن نمیر السکونی ہے جو نیزہ بن معاویہ کا لشکر لیکر  
 پہنچا مسلم بن عقبہ کے ایک دفعہ دقت پڑنے گرمی کے درمیان مدینہ رسول صلعم  
 کے گیا تھا۔ چھٹا قبیلہ بنی کہلان سے بنو مراد ہی یہ لوگ جانب زید کے ہیں

## ذکر ہے بنی عمرو بن سبا کا

۲۴۸ کے پہاڑوں کی طرف رہتے ہیں انہیں کی طرف ہر ایک مرادی منسوب ہے  
— ساتواں قبیلہ کہلان میں سے بنو انمار ابن کہلان میں اس انمار کے دو فرع  
میں ایک بجلہ — دوسری ختم — بجلہ ایک گروہ ہے جس میں کا جریر بن عبد اللہ  
ابن جحلی صحابی رسول اللہ صلعم کا تھا تمام ہوئے کلام تحقیق قبائل بنی کہلان بن سبا کی

## ذکر ہے بنی عمرو بن سبا کا

وہ قبائل جو عمرو بن سبا کی طرف منسوب ہیں انہیں سے ایک قبیلہ نخم بن عدی بن عمرو  
بن سبا ہی ہے — اور قبیلہ نخم میں سے ایک گروہ موسیٰ بن الدار ہے جس میں کا قسیم الداری  
صحابی رسول اللہ صلعم کا تھا — اور قبیلہ نخم میں سے المادزہ بن بولک حیرت  
کے بادشاہ تھے — یہ لوگ عمرو بن عدی بن نصر نخمی کی اولاد میں سے ہیں —  
انکی سلطنت تمام عرب کے بادشاہوں کی سلطنت سے زیادہ تھی جیسا کہ فضل رابع  
میں مذکور ہے لوگ العرب کے بڑے بادشاہوں کا حال تھا ہم لکھ چکے ہیں — انہیں قبائل بن سبا  
جو عمرو بن سبا کی طرف منسوب ہیں ایک قبیلہ جذام ہے یہ بھی تھے ان کا اور ختم  
لوگ قبیلہ جذام میں ہیں یہ سب خرم اور حشم کی اولاد میں سے ہیں اور یہ دونو  
جذام کے بیٹے تھے — خرم کے اولاد میں سے قبیلہ عدو — اور قبیلہ شرف  
ہے — اور حشم کی اولاد میں سے عقیب بن اسلم ایک گروہ مشہور ہے

## ذکر ہے بنی اشعر بن سبا کا

دافع ہو کہ اولاد اشعر کے لوگوں کو اشعریوں کہتے ہیں ابی موسیٰ الاشعری

## ذکر ہے بنی عاملہ کا

۷۹

الاشعری عبد اللہ بن قیس انہیں کے قبیلہ سے تھا

## ذکر ہے بنی عاملہ کا

بنو عاملہ بھی اونہیں قبیلوں میں سے ہیں جو مین کے قبائل ملک شام کو سبب آنے  
رؤ المع کے چلے گئے تھے یہ لوگ قریب دمشق کے درمیان ایک پہاڑ کے جنگو  
عاملہ کہتے ہیں جا بسے تھے اس واسطے بنو عاملہ ہو گئے۔ اس بنو عاملہ میں سے  
عدی بن الرقاع شاعر مشہور ہے تمام ہوا بیان اولاد سبا کا جنگو بنی امین کہتے ہیں

## بیان ہے عرب مستعربہ کا

جو لوگ اسماعیل ابن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پشت سے عرب میں پیدا ہوئے تھے  
اونکو عرب مستعربہ کہتے ہیں کس واسطے لفظ اسماعیل عبرانی ہے وہ خود ہی عبرانی  
تھا جب عرب میں آکر رہا اور اسکی اولاد عرب میں پیدا ہوئی اونکا نام عرب مستعربہ  
رکھا گیا اور اپر ہمراہ ذکر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے سبب رہے اسماعیل  
اور اسکی والدہ مسامۃ ماجرہ کا درمیان مکہ کے بیان کر چکے ہیں وہ یہ تھا  
کہ سارہ بی بی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے نے اپنی لونڈی ماجرہ سے غیرت  
یجا کر ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ اسماعیل کو مسامہ اسکی والدہ کے میرے پاس سے  
نکال دو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہی حکم دیا کہ اپنی بی بی  
سارہ کا اطاعت مان اسلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل کو مسامہ اسکی والدہ ماجرہ  
کے درمیان مقام الحج کے مکہ میں لاکر چھوڑ گئے تھے اور اسوقت حضرت

## بیان ہے عربِ ستغریہ کا

۲۵۰ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ جرمِ ضد کی تہی کہ اسے خداوند نیچے اپنی اولاد کو ایسے جنگل میں بلایا ہے جہاں کہتی نہیں ہوتی پہراؤ کو چور کر حضرت ابراہیمؑ ملکِ شام کو چلے گئے اور وقتِ حضرت اسماعیل کی عمر چودہ برس کی تھی اور حضرت ابراہیمؑ ۷۰ سال کی ہو چکی تھی حضرت اسماعیلؑ کے رہنے سے ہجرتِ تلک دو نہرِ ارسات سو تہتر ہزار اوس جائے قابلِ جرم بھی رہتے تھے حضرت اسماعیلؑ نے ادنین سے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا اوس عورت کے بارہ لڑکے پیدا ہوئے ادنین سے ایک قیذار بھی پہلی والدہ حضرت اسماعیلؑ کی ہاجر مر گئے اور الحجین ہے مدفون ہوئے پہر جبکہ حضرت اسماعیلؑ در میان مکہ کے مرے تب وہ بھی الحجین ہی مدفون ہوئے اب مورخین کو اس مقام میں یہ اختلاف ہے کہ اوس زمانہ میں سلطنت آیا قبیلہ جرم میں تھے یا اولادِ اسماعیلؑ کی سلطنت کرتے تھے بعضے تو یہ کہتے ہیں کہ سلطنتِ ملکِ حجاز پر اولادِ جرم کی کرتی تھی مگر کنجیان خانہ کعبہ کی اور خدمتِ مذہبی بیتِ الحرام کی اولادِ اسماعیلؑ کی سپرد تھی اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ قیذار جو اسماعیلؑ کا بیٹا تھا اسکی مامون قبیلہ جرم کے سب اس کے پاس آئے اور سب نے ملکر اسکو رئیسِ حجاز مقرر کیا۔ مگر خدمتِ مذہبی بیتِ الحرام کی اور کنجیان خانہ کعبہ کی بیشک اولادِ اسماعیلؑ ہی کے پاس تھی اس میں کچھ اختلاف نہیں یہاں تک کہ کنجیان ایک شخص مسمیٰ نابتِ مکہ اولادِ اسماعیلؑ میں جرمین عبدازان خدمتِ مذہبی خانہ کعبہ کی جرم کے قبیلہ میں آگئی پہر قیذار ایک بیٹا پیدا ہوا اور سکانت تھا حل بن قیذار پہر پیدا ہوا حل سے بنتِ ابنِ حل اسکو نابت بھی کہتے تھے اور بعضے بنتِ ابنِ قیذار کہتے ہیں۔ اور بعضے بنتِ ابنِ اسماعیلؑ کہتے ہیں اس مقام میں بہت اختلاف کرتے ہیں بہر تقدیر بنت سے سلمان ابنِ بنت پیدا ہوا اور سلمان سے ہیمع ابنِ سلمان ابنِ بنت پیدا ہوا۔ پہر

## بیان ہے عرب متعربہ کا

پہر یسوع سے یسوع ابن الیسع پیدا ہوا — پہر الیسع سے اڈو ابن الیسع پیدا ہوا — پہر اڈو سے بیٹا اوسکا اڈو ابن اڈو پیدا ہوا — پہر اڈو سے عدنان ابن اڈو پیدا ہوا اوسکو عدنان ابن اڈو بھی کہتے ہیں — پہر عدنان سے سعد — پہر سعد سے نزار پیدا ہوا — پہر نزار سے چار بیٹے پیدا ہوئے اونین سے ایک کا نام مضر ہے جو نسب نامہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں داخل ہے اود تین لڑکے نسب سے خارج ہیں اود تین میں سے ایک کا نام ایاد ہے یہ لڑکا مضر سے بڑا تھا اود اسی ایاد ابن نزار کی طرف تمام ایادی اولاد مضر سے منسوب ہیں یہ شخص حجاز کو چھوڑ کر اطراف عراق میں جا رہا تھا اسی واسطے کعب ابن لہب نے ایادی کو لادایا دے سے ہے یہ شخص سخاوت میں ضرب المثل ہے — اود قس ابن ساعدۃ الایادی بھی اسی قبیلہ کا ہے جو کہ فصاحت میں ضرب المثل ہے — اود دوسرا لڑکا اولاد نزار سے ربیعۃ ابن نزار ہے اوسکو ربیعۃ الفرس بھی کہتے ہیں یہ اس واسطے کہ اوسکو اپنی باپ کی میراث میں سے گھوڑے بہت مانگے گئے تھے اس ربیعۃ مذکور کے دو بیٹے پیدا ہوئے احد — اور ضبیۃ — پہر احد سے جدیدۃ — غنرہ — اور جدیدۃ سے دایل پیدا ہوا — اور دایل سے دو بیٹے بکر — اور تغلب — اور تغلب سے کلیب بادشاہ بنی دایل کا پیدا ہوا جسکو جاس نے قتل کیا تھا اور ایک منگامہ در بیان بنی دایل اور بنی بکر اور بنی تغلب کے برپا ہوا تھا چنانچہ ذکر اوسکا فصل چوتھی میں ہم کرچکے ہیں — اور بنی بکر سے بنو شیبان جنکے مردوین مرۃ اور بیٹا اوسکا جاس قاتل کلیب اور طر فہ ابن العبد شاہ مشہور ہیں اور بکر سے مرقس اکبر اور اصغر مشہور ہیں اور بکر ابن دایل سے بنو ضیفہ ہیں جنہیں کامیلمۃ الکذاب ہے اور غنرہ ابن احد ابن ربیعہ مذکور سے بنو غنرہ

## بیان ہے عبرت قرہ کا

۲۵۲ بن جو کہ خیبر میں رہتے تھے اور اولاد غفرہ سے قارظان مشہور ہیں۔ اور ضبیعہ ابن ربیعہ سے تلمش مشہور ہے۔ اور ربیعہ قبیلہ نین میں قبیلہ اور بن قبیلہ غمر۔ قبیلہ بحیم۔ قبیلہ انجل۔ قبیلہ نبی عبد القیس اولاد اسد ابن ربیعہ سے ہے اور ابن نبی ربیعہ میں سے دو قبیلہ اور بن نبی سے دوس۔ اور لہازم <sup>قبیلہ</sup> تیشک کا انمار ابن نزار ہے یہ انمار بن کی طرف چلا گیا تھا اسکی اولاد اون اطراف میں پیدا ہوئی اوکو بھی عرب یمنانی کہنے لگے۔ پھر مضر کے ایک لڑکا پیدا ہوا ایلاس ابن مضر یہ لڑکا نسب میں داخل ہے۔ اور ایک لڑکا اوسے پیدا ہوا جو نسب میں داخل نہیں یعنی قیس عیلان ابن مضر کو قیس ابن عیلان ابن مضر بھی کہتے ہیں۔ کہ عیلان اوسکے گھوڑے کا نام تھا بعض کہتے ہیں کہ کتے کا نام تھا بعض کہتے ہیں کہ تین عیلان بھائی ایلاس کا تھا اور نام عیلان کا آنا اس ابن مضر تھا۔ عیلان سے قیس ابن عیلان پیدا ہوا خدا تعالیٰ نے قیس مذکور کو بہت منعم کیا تھا ایسکے اولاد میں قبیلہ ہوازن کے ہیں اور ہوازن میں سے نبو سدا بن بکر ابن ہوازن میں جن میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم دوڑ پایا تھا اور پرورش پائی تھی۔ اور قیس کے قبیلہ نین سے نبو کلاب بھی ہیں ان لوگوں میں کے حلب میں رہتے تھے اول اونین کا صالح ابن مرداس۔ اور اس قیس ہی کے قبیلہ نین سے ایک قبیلہ ہے عقیل اسی قبیلہ کے لوگ بادشاہ موصل مقلد اور قردش دیغرہ کے ہوئے ہیں اور اولاد قیس سے نبو عامر اور صصتہ اور خفاجہ قبائل خفاجہ ہمیشہ سے انبک عراق کے سرداری کرتے رہے ہیں۔ اور قوم ہوازن ہی سے نور ربیعہ بن عامر بن صصتہ بن مویہ بن بکر۔ بن ہوازن۔ بن منصور۔ بن عکرمہ۔ بن جصفہ بن قیس عیلان بھی ہے۔ اور ہوازن ہی سے

## ذکر ہے عبر مستغربہ کا

۵۵

سے چشم ابن معویہ بن بکر بن ہوازن ہے اور چشم سے درید بن الصمہ ہے  
 — اور قیس سے بکر اور نبوہلال — اور قبیلہ ثقیف ہے نام اسکا عمرو بن  
 منبہ — بن بکر — بن ہوازن ہے — بعضے کہتے ہیں کہ ثقیف قبیلہ یاماد  
 سے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ یہ لوگ قوم ثمود کی بیوی ہیں یہی لوگ  
 طایف میں رہتے ہیں — اور قیس سے قبیلہ بنو نیر — اور بابلہ — اور  
 مازن — اور عطفان ہی ہیں — عطفان بیٹا ہے سعد بن قیس عیلان کا  
 — اور قبیلہ بنو عبس بن بنیض بن ریش ابن عطفان بن سعد بن قیس عیلان  
 ہی قیس کی قوم سے ہیں — اس قبیلہ عبس اور ذبیان میں جو ٹرائی سخت  
 گذری ہے اسکا حال فصل رابع میں ہم لکھ چکے ہیں — بنی عبس سے یہ  
 قوم سے عتقرۃ العسی مشہور ہو کر (بلا یا تھا اسکو باب اس کے لئے جب وہ  
 بالغ ہوا اور بڑا ہو گیا تھا) — اور قیس سے قبیلہ اشجع جو اولاد عطفان سے ہے  
 مشہور ہے — اور قبایل سلیم ہی قیس کی طرف منسوب ہیں (اور نبوذیان  
 بن بنیض بن ریش بن عطفان بن سعد بن قیس عیلان قیس کی اولاد میں ہیں  
 — اور بنی ذبیان مذکورین میں سے نبوزارہ مشہور ہے جن کا حصین بن خدیفہ  
 بن بدر جکی مع زہیر نے کی ہے نامور ہے — یہ حصین سلمان ہو کر منافق ہو گیا  
 تھا — اور بنی ذبیان اور بنی عبس میں وہ جنگ جو بابت گھوڑے اس کے  
 ہوئی تھی مشہور ہے یہ ٹرائی چالیس برس تک جاری رہی تھی — اسی  
 قبیلہ ذبیان کا نابذہ ذبیانی شاعر مشہور ہے — اور قبایل قیس سے عدوان  
 بن عمرو بن قیس بن عیلان ہی ہے یہ لوگ طایف میں منزل کرتے تھے قبیل  
 ثقیف کے اور اونیں ہی ذوالاصبع العدوانی شاعر ہے تمام ہوی کلام  
 بیان اولاد قیس بن مضر میں جو نسب نامہ رسالت نامہ سے خارج ہے —



## ذکر ہے عرب مستعربہ کا

۲۵۴ - اب ہم ایلاس بن مضر کا حال لکھتے ہیں واضح ہو کہ ایلاس سے مڑ کر نسب نامہ کے سیدہ پر پیدا ہوا اس سے طابخہ جو نسب نامہ سے خارج ہے وہ پیدا ہوا۔  
 بنفیعہ لوگ مدرکہ۔ اور طابخہ کو اوکئی والدہ مسماۃ خندق کی طرف نسبت کیا کرتے ہیں۔ اس خندق کا نام یلی بنت حلوان۔ بن عمران۔ بن الحاف۔ بن قضاہ ہے اور سب اولاد ایلاس کی خندق مذکورہ سے ہے اسی کی طرف نسب۔ بن چانچہ بنو خندق کہلایا کرتے ہیں۔ اور ایلاس ابن مضر کا نام ہے نہیں ذکر کیا جاتا۔ اس طابخہ خارج النسب سے کئی قبائل پیدا ہوئے۔  
 ایک قبیلہ بنو تمیم بن طابخہ۔ دوسرا قبیلہ الرباب۔ تیسرا بنو اخصہ۔  
 تیسرا قبیلہ فرنیہ۔ یہ قبیلہ فرنیہ اولاد عمرو بن اد بن طابخہ کے ہیں اپنی ماں مسماۃ فرنیہ بنت کلب بن دتیرہ کی طرف منسوب ہیں اسی واسطے فرنیہ کہلاتے ہیں۔  
 پہر مدرکہ ابن ایلاس سے خرمیہ ابن مدرکہ داخل النسب پیدا ہوا۔  
 اور مذہلی ابن مدرکہ خارج النسب پیدا ہوا۔ اس مذہلی مذکور سے تمام قبائل ہمدانی کے ہیں انہیں میں سے عبداللہ ابن مسعود صحابی رسول اللہ صلعم کا اور ابو ذریب الہندی شاعر وغیرہ ہیں۔  
 پہر خرمیہ بن مدرکہ مذکور سے کنانہ بن خرمیہ داخل النسب۔ اور ہون اور اسد خارج النسب یہ تین ٹرکے پیدا ہوئے۔ اور ہون سے ایک قبیلہ عضل جنکا باپ عضل بن ابون بن خرمیہ ہے مشہور ہوا۔ اور اسی سے دیش بن ابون ہاشمی عضل کا ہے ان دونوں قبیلوں سے عضل اور دیش کو القارہ کہتے ہیں۔ اور اس سے قبیلہ کاہلیہ اور دودان وغیرہ ہیں اور ہمدانی اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہے۔  
 پہر کنانہ ابن خرمیہ مذکور سے نضر ابن کنانہ داخل النسب پیدا ہوا اس نضر کے چند ہاشمی تھے خارج النسب۔ وہ یہ ہیں ملکات۔ جمدانات۔

## ذکر ہے عبر مستغربہ کا

— عمرو — عامر — مالک — اولاد کنانہ کی — ملک کان سے تونبو ملک کان ہیں — اور ۲۵۵  
عبد مناف سے چند گروہ پیدا ہوئیں — انہیں میں سے بنو غفار قوم ابی ذر کی اور بنو بکر  
میں — اور بکر آل عدل سے ایک قوم ابی الاسود الداعلی کی ہے — اور عبد مناف  
ہی سے نبولث اور بنو الحارث — اور بنو دلج — اور بنو صخرۃ ہیں — اور  
عمرو ابن کنانہ سے عمر بن مشہور ہیں — اور اوس کے بہائی عامر سے عامر یون —  
اور مالک بن کنانہ سے بنو فراس — اور کنانہ ہی قوم سے ایک گروہ احابش  
ہے اسی گروہ میں حلیس ابن عمرو سردار قبیلہ احابش کا تھا جنگ اُحُد میں جو شخص  
اس قبیلہ سے واقف نہیں ہے وہ جب لفظ احابش کا جنگ اُحُد میں دیکھتا ہے  
یہ خیال کرتا ہے کہ یہ لوگ حبشہ کے رہنے والے تھے اور حقیقت میں ایسا نہیں  
ہے بلکہ وہ لوگ عرب تھے قبیلہ بنی کنانہ سے ایسا ذکر کیا گیا ہے کتاب عقذین  
یہ لوگ بہائی اور بچی بن نصر ابن کنانہ کے — لیکن نصر مذکور کو قریش کہتے ہیں  
— اور صبیح یہ ہے کہ قریش وہ لوگ ہیں جو فہر کی اولاد میں ہیں جیسا کہ ہم بیان  
کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ — نصر سے مالک ابن نصر داخل النسب پیدا ہوا  
اور کوئی لڑکا اسی مشہور نہیں ہوا — پہر مالک سے فہر بن مالک داخل النسب  
پیدا ہوا اور فہر مذکور ہی قریش ہے — جو شخص اسکی اولاد میں سے ہے وہ  
بیشک قریش ہے اور جو اسکی اولاد میں نہیں ہے وہ قرشی نہیں ہے —  
کہتے ہیں کہ اسکو قریش بسبب تشبیہ کے ایک دابہ کے ساتھ جو دریا میں ہوتا ہے  
اور اوسکو قریش کہتے ہیں وہ سب دواب بحر کو نکل جاتا ہے کہتے ہیں —  
اور ایک وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ماضی ابن کلاب جبکہ خانہ کعبہ پر مسلط ہوا  
تب اسنے تمام اولاد فہر مذکور کو جمع کیا اوسکا نام قریش رکھا گیا کیونکہ اسنے  
اوسکو جمع کیا اور قریش کی سننے جمع کرنے کی ہیں یہ دونو وجہ ابن سعید مغربی نے

## ذکر ہے عرب مستعربہ کا

۲۵۶ کہی ہیں۔ اس صورت میں حاصل یہ ہوا کہ لفظ قریش کا نام ہے اولاد فہر کا نہ خود  
 فہر کا۔ اور مالک سے سوار فہر مذکور کے اور کوئی داخل النسب نہیں پیدا ہوا  
 — فہر کا بیٹا غالب داخل النسب اور دو بیٹے اور خارج النسب یعنی محارب —  
 اور حارث پیدا ہوئے۔ پہر محارب سے بنو محارب اور حارث سے بنو الخلیج پیدا  
 ہوئے انہیں میں سے ابو سعید بن ابی جراح ایک صحابی عشرہ مبشرہ کا ہے پہر غالب  
 سے لوی داخل النسب — اور تیمم الادرم ناقص الذوق خارج النسب پیدا ہوا  
 — اور تیمم مذکور سے بنو الادرم میں — پہر لوی مذکور سے چہد بچے ہوئے ایک  
 کعب پہر داخل النسب ہے باقی پانچ یہ خارج النسب وے یہ ہیں — سعد — خزلہ  
 — حارث — عامر — اسامہ — اولاد لوی بن غالب سے ہیں پہر ہر ایک  
 کی زمین سے اولاد ہے جو منسوب ہے اپنے اپنے باپ کی طرف سوار حارث کا  
 — اولاد عامر بن لوی سے عمرو بن عبدود سوار عرب کا ہے جسکو حضرت علی بن  
 ابی طالب نے قتل کیا تھا — پہر پیدا ہوئے کعب سے مرہ داخل النسب — اور  
 دو بیٹے خارج النسب یعنی بھیس — اور عدی پیدا ہوئے — بھیس سے  
 بنو جمح میں خلیفہ مشاہیر میں سے ایبہ بن خلف دشمن رسول اللہ کا اور بہائی اوسکا  
 ابی ابن خلف ہے یہ اپنے بہائی کے برابر ہے عداوت کرتا تھا — اور بھیس  
 ہی سے بنو سہم میں — اور بنی سہم سے عمرو بن العاصی — اور عدی بن کعب سے  
 بنو عدی میں جنہیں کے عمر ابن الخطاب اور سعید بن زید عشرہ مبشرہ کے ہیں  
 پہر مرہ سے کلاب داخل النسب پیدا ہوا — اور دو بیٹے تیمم — اور یقطہ خارج  
 النسب مرہ سے ہوئی — اس کے تیمم سے بنو تیمم قبیلہ ہوا جس میں کے ابو بکر صدیق  
 اور طلحہ عشرہ میں کے ہیں اور یقطہ سے بنو مخزوم قبیلہ ہوا جبلی طرف خالد  
 بن ولید اور ابی جہل بن ہشام جگنا نام عمرو بن ہشام مخزومی ہے منسوب میں —

## نوکرے عرب مستعربہ کا

۲۵۷۔ پرکلاب سے قصی بن کلاب داخل النسب اور زہرۃ ابن کلاب خارج النسب  
یہ دو لڑکے پیدا ہوئے۔ اس زہرۃ ابن کلاب سے نوربرہ قبیلہ ہوا جسکی طرف  
سعد ابن ابی وقاص ایک صحابی عشرہ کا منسوب ہے اور آمنہ والدہ رسول اللہ کی  
اور عبد الرحمن ابن عوف یہ بھی اسی کی طرف منسوب ہیں۔ یہ قصی نہ کو تمام  
قریش میں عظیم الشان آدمی تھا اسنے خانہ کعبہ کی کنجیاں خراوے سے واپس کر دیں  
اور سب قریش کو جمع کر کے پہراؤ کنی بزرگی کو استوار کر دیا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے  
۔ پر قصی سے عبد المناف داخل النسب اور دو لڑکے اور یثیہ عبد الدار۔ اور عبد  
خارج النسب پیدا ہوئے۔ عبد الدار سے بنو شیبہ الحجتہ قبیلہ ہوا اور اولاد عبد الدار  
سے نضر ابن الحارث ہے جو پیغمبر خدا صلعم سے بہت شدت سے دشمنی رکھتا تھا  
اسکیو بدر کے روز رسول اللہ نے قتل کیا تھا اور عبد النزی بن قصی ہی سے  
زبیر بن النواجم ایک صحابی عشرہ مبشرہ میں کا ہے۔ اور عبد النزی ہی کی  
اولاد سے خدیجہ بنت خویلد زوجہ رسول خدا کی۔ اور ورقہ بن سہد بن عبد النزی  
بن قصی ہے۔ اور عبد مناف سے ہاشم داخل النسب پیدا ہوا اور عبد شمس  
اور مطلب اور نوفل اولاد عبد مناف کی خارج النسب پیدا ہوئی۔ عبد  
شمس سے اہقہ ہوا جسے بنو امیہ مشہور ہوئے انہیں میں سے عثمان ابن عفان بن  
ابی العاصی بن امیہ بن عبد شمس ہے۔ اور معاویہ ابن ابی سفیان بن حرب  
بن امیہ۔ اور سعید ابن العاصی بن امیہ۔ اور عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو  
بن امیہ۔ اور عقبہ بن ربیعہ بن عبد شمس۔ اس عقبہ مذکور کے بیٹے ہند  
معاویہ لڑکی اور عقبہ کو پیغمبر خدا صلعم نے بدر کے روز قتل کیا تھا۔ اور مطلب بن  
عبد مناف سے مطلبیون میں انہیں میں سے ہی امام شافعی اور نوفل سے وفیون  
۔ پر ہاشم سے عبدالمطلب داخل النسب پیدا ہوا اور اسوار اسکی اور لڑکا ہاشم

## ذکر ہے عرب مستغرب کا

۲۵۸ کی اولاد میں سے نہیں سنا گیا ہے۔ پر عبد المطلب سے عبد اللہ داخل النسب پیدا ہوا اور تمام پیغمبر خدا کے چچے خارج النسب پیدا ہوئے وہ حمزہ۔ اور عباس اور ابوطالب۔ اور ابوہب اور عبد اقی بن۔ بعضے کہتے ہیں کہ وہ محل تھا ہم ہی اسکا ذکر کریں گے۔ اور حارث اور محل۔ اور مقوم۔ اور ضار۔ اور زبیر۔ اور قثم صغر مندرج کیا گیا ہے اور عبد الکعبہ۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ مقوم ہے۔ پر عبد اللہ سے پیدا ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی ولادت درمیان اوس سال کے ہوئی تھی جس سال میں اصحاب فیل مکہ پر چڑھ گئے تھے اب ہم اصحاب فیل کا قصہ بیان کر لیں تب پیدائش رسول اللہ کا حال لکھیں گے۔ نقل ہے کتاب کامل ابن اثیر سے۔ وہ کہتا ہے کہ حبشہ کے بادشاہ جبکہ میں پسلط ہوئے بعد میں نے حمیر کے تودہ ریاست ابرہہ تک رہی جب ابرہہ حکومت کرنے لگا اسوقت اسنے ایک بڑا گر جاگہز نمایا اور ارادہ یہ کیا کہ خانہ کعبہ کے زائران اور حاجیان مکہ کو روک کر بیت اللہ الحرام کو باطل کرے اسطور پر کہ اس خانہ کا حج ہوا کرے وہاں لوگ نہ جایا کریں۔ اس ثنائین ایک شخص عرب سے آیا وہ اوس خانہ میں جا کہہ نہا نہ پھرایا یہی سبب ابرہہ کے غضب اور غصہ کا ہوا اسنے اپنا لشکر لیکر مع تیرہ زنجیر فیل کے کعبہ پر چڑھ گیا۔ جبکہ ابرہہ طایف پر پہنچا اسوقت اسود بن مقصود نے مکہ میں جا کر وہاں لوگوں سے بہت مال جمع کر کے ابرہہ کی خدمت میں حاضر کیا ابرہہ نے قریش کے پاس ایک قاصد بھیج کر یہ کہلا بھیجا کہ محکو مال و متاع کے کچھ پرواہ نہیں ہے بلکہ میں صرف خانہ کعبہ کی ڈہانی اور مسمار کرنے کیوں آ یا ہوں عبد المطلب نے یہ بات سنکر کہا کہ اگر ایسا ہی ہے تو خانہ کعبہ خانہ خدا ہے وہ خدا تنہا نے اپنے گہر کی حفاظت آپ کرے گا۔ اور اگر اسکو خود حفاظت منظور نہیں

## دکر ہے عرب مستغرب کا

۲۵۹ ہے تو ہم کی طرح ہی روک نہ سکیں گے۔ یہ لہجہ عبد المطلب اوس قاصد کے ہمراہ  
ابرہہ کے خدمت میں گئے اوسنے اپنی بہت تواضع اور تکریم کی برابر اپنے تخت پر  
بٹھلایا اور عبد المطلب سے پوچھا کہ تلو جو حاجت ہو بیان کرو۔ عبد المطلب نے  
کہا کہ میرے اونٹ سرکاری آدمیوں نے جو گرفتار کر لئے ہیں انکے چھروا  
کے واسطے آیا ہوں۔ ابرہہ نے کہا کہ میں یہ گمان کرتا تھا کہ تو مجھے خانہ  
کعبہ کے زویران کر نیکو اور بازگشت کے واسطے سوال کر لگا کیونکہ یہ تمہارا دین  
ہے۔ عبد المطلب نے کہا کہ میں اونٹوں کا مالک ہوں وہ مانگتا ہوں۔ اور  
خانہ کعبہ کا اور شخص مالک ہے یعنی خدا وہ آپ باز رکھے گا۔ ابرہہ نے  
حکم کیا کہ انکے اونٹ دے دو عبد المطلب اپنے اونٹ لیکر قریش کے پاس  
آئے اور ابرہہ بارادہ مسمار کرنے کعبہ کے چہا ہوا۔ وہ ہاتھی مست جو  
خانہ کعبہ کے منہدم کرنے کے واسطے مامور ہوا تھا اوسکا نام حمود تھا۔  
اوسکی یہ حالت تھی کہ جب ہاتھی وان الٹس مار کر کعبہ کے طرف اُہاتا  
تھا وہ سو جاتا تھا اور زمین پر گر پڑتا تھا اور جو سوار مکہ کے اور طرف کو  
متوجہ کرتے تھے دوڑتا تھا اور خوب چلتا تھا۔ یہی حالت تھی کہ خدا  
تعالیٰ نے ایک فوج پرندوں ابابیل کے جتنے دونوں پیروں میں اور  
منقار میں ایک ایک پھری تھی یعنی ہر ایک جانور کے پاس تین تین پھری تھے  
بھی وہ جانور انکے اوپر وہ کلکریاں پھرتے تھے اور وہ کلکریاں بچے کے  
برابر اور مسور کی برابر تھیں جبکہ لگتے تھے وہ مرجاتا تھا سبکی موت اون  
لگدون ہی سے نہیں ہوئی بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک رو ہی انکے رو برو بھی  
اوس رو نے سبکو اٹھا کر سمندر میں ڈال دیا۔ جو شخص اوسے بچ گیا  
وہ ابرہہ کے ساتھ میں کو بہا گا ہر ایک شخص حشر میں گر جاتا تھا۔ یہاں تک

## دو کر بے عرب مستغرب کا

۲۶۔ کہ ابرہہ کے جسد میں مصیبت پہنچی اور تمام اعضا اوس کے گر پڑے اور صنعا میں پہنچ کر وہ بھی مر گیا۔ جبکہ معاملہ اسطور پر گذرا اوس وقت قریش نکلے اونہوں نے سب مال جو حبشہ کے آدمی چوڑ کر مر گئے تھے سمیٹ کر گہر بہر لے آئے۔ جب ابرہہ مر گیا اوس کے بعد بیٹا اوس کا یکسوم بادشاہ ہوا۔ اوس کے بعد بہائی اوس کا مسروق بن ابرہہ بادشاہ ہوا اس بادشاہ سے عجم کے لوگوں نے ملک یمن لی لیا،

تمام سو ہی فضل با بخون

یہ آخر کتاب جلد

اول کتاب الفدا کا

اور تواریخ قدیمہ اسجائے تنگ پوری ہو چکی اب ہسم دوسری جلد کا ترجمہ شروع کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ فقط

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا۔

۲۶۱

بیان ہی پیدائش محمد مصطفیٰ اور شرافت بیت طاہرہ انجباب کا

وضوح ہو کہ محمد رسول اللہ ص کے والد کا نام عبد اللہ ابن عبد المطلب ہے حضرت عبد اللہ کی پیدائش اصحاب فیل کے آنے سے پچیس برس پیشتر ہوئی تھی عبد المطلب ادنیٰ کے باپ حضرت عبد اللہ کو بہت پیار کرتے تھے اور باعث اسکا یہ تھا کہ بہتر کا اونکی اولاد میں سب سے خوبصورت اور پارسا سیرت تھا ایک دفعہ کا ذکر ہو کہ حضرت عبد اللہ والد رسول اللہ ص بموجب ارشاد اپنے باپ عبد المطلب کے بطور مسافرت کہیں کو گئے تھے جبکہ مقام شرب کے پاس پہنچے بقاضائے پیغام اجل طایر روح ادنیٰ کا اس مقام سے بعالم بالا پرواز کر گیا اور محمد مصطفیٰ اون ایام میں دو مہینے کے تھے بعضے کہتے ہیں کہ محل ہی میں تھے بہر تقدیر عبد اللہ مذکور در میان مکان حارث ابن شراقۃ العدوی کے جو کہ عبد المطلب کا مامون تھا مدفون ہوئے — بعضے کہتے ہیں کہ در میان مکان نافعہ کے جو نبی بخار کا تھا اس میں دفن کئی گئے — اور میراث میں انہوں نے پانچ اونٹ — ایک لونڈی جشیہ مساقہ برکت — جبکہ کینت ام امین ہے جسے رسول مقبول کو گود میں کھلایا تھا چھوڑی تھی — اور والدہ رسول مقبول کی جو کہ عبد اللہ ابن مطلب کی بیوی تھی ادنیٰ کا نام آمنہ ہے یہ آمنہ بیٹی ہے دہب بن عبد مناف — بن زہرہ — ابن کلاب — ابن — بن کعب — بن لوی — بن غالب — بن فہر کی اس فہر کا نام قریش ہی ہے عبد المطلب نے دہب مذکور سے جو نبی زہرہ کا سردار تھا خواہش کر کے اپنی بیٹے عبد اللہ کی بنیادی کی تھی اونے محمد مصطفیٰ ص بارہویں تاریخ ربیع الاول کو در میان اوس سال کے جس میں اصحاب فیل نے کعبہ پر چڑھائی کی تھی پیدا ہوئے



## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۶۲ اور اصحاب فیل بعد گزرنے نصف ماہ محرم ۳۲ھ نوشیروانی کے اوس سالین کہ حسین پیغمبر خدا پیدا ہوئے آئے تھے۔ اور غلبہ سکندر کو دارا پر آٹھ سو اکیاسی برس گزر چکے تھے اور ابتدا سلطنت بخت نصر کو ایک نہار تین سو سولہ برس ہو چکے تھے۔ در میان کتاب دلائل النبوة کے جو حافظ ابی بکر احمد البیہقی الشافعی کی تصنیف ہے یہ لکھا ہے کہ ساتویں روز ولادت محمد مصطفیٰ ص کے اونکے جد بزرگوار نے ایک ذبیحہ کر کے تمام قریش کی دعوت کی جب سب قریش جمع ہو چکے اسوقت کہنے لگے کہ اے عبد المطلب جس لڑکے کی خاطر تو نے ہماری ضیافت کی ہے اوسکا کیا نام رکھا اوسنے جواب دیا کہ میں نے اوس لڑکے کا نام محمد رکھا ہے قریش بولے کہ اپنے کہنے کے ناموں پر نام نہ رکھا عبد المطلب نے در جواب اون کے یہ بیان کیا کہ لفظ محمد کے معنی میں سدا گیا اسلئے میں نے یہ نام رکھا تاکہ خدا آسمان پر اور بندے زمین پر اوسکی حمد کریں اور ہر ایک کے مونہ سے محمد نکلے۔ روایت ہے حافظ ابی بکر مذکور سے اس روایت کے سند حضرت عباس تک پہنچی ہے۔ حضرت عباس فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ ص ناف بریدہ اور مخمور پیدا ہوئے تھے یہ حال عبد المطلب دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ امر میرے بیٹے کی عزت اور فوقیت پر دلالت کرتا ہے۔ روایت کی ہے حافظ مذکور نے جسکی سند مخدوم بن ابی الحنفیہ سے تک پہنچی ہے وہ اپنے باپ کی زبانی روایت کرتا ہے کہ جبکہ رسول مقبول اس جہان میں پر وہ شکم سے جلوہ آرا ہوئے اسوقت کسرنے کے محل کو اسی حرکت تھی کہ اوسکے چودہ گنگورہ گر پڑے۔ اور وہ آگ فارس کی جو نہار برس سے جلتی تھی اور کبھی فشرہ نہ ہوئی تھی یکبارگی ٹپٹھی ہو گئی اور بحیرہ سادہ کا پانی سو گیا اور سوزدان فارس نے ایک خواب حبیب دیکھا کہ کوئی عربی گھوڑا ایک شتر قوی کو کچنے ہوئے لے جاتا ہے تو نہر دجلہ ٹوٹ کر تمام اوسکے بلاد میں پھیل

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

پہل گئے ہے بوقت صبح کے کسرے بہت مضطرب اور مقرر ہوا کہ یا ابی یہ کیا ۲۶۱۰  
 خواب ہے چنانچہ اوسنے موبدان قاضی فارس سے دریافت کیا اس قاضی کو  
 آئندہ شے ہونے والی کا بھی علم تھا اوسنے سوچ بچار کر کہا کہ جہاں پہاڑ تیسرا  
 خواب کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی شخص عرب کے ملک میں دیشان پیدا ہو سچ  
 اوسکے ظہور کی یہ بشارت ہے یہ سنکر کسرے نے ایک نامہ نمان بن المنذر کو  
 لکھا اوس نامہ کا مضمون یہ ہے کہ بعد محدود صلوٰۃ کے واضح ہو کہ کوئی شخص عالم  
 و فاضل عرب سے اس طرح کا کہ جو میں اوسے سوال کروں وہ میری تشفی کر دے  
 میرے پاس روانہ کرو — نمان نے عبد المسیح بن عمرو بن حنان الغسانی کو بھیجا  
 اوسکے سامنے کسرے نے سب حال خواب کا اور محل کا بلنا اور لنگر و روں کا  
 گرجانا بیان کیا اور کہا اسکا جواب شافی مجھ کو دے اوسنے عرض کی کہ جہاں پہاڑ  
 مرا مامون مسمیٰ سطح جو نواح شام میں رہتا ہے اوسکو اس علم میں مہارت تامہ  
 ہے — کسرے نے حکم دیا کہ اچھا اوسکے پاس جا کر سب بیان کر دو جو تاویل و تفسیر  
 وہ بیان کرے اوسکی جلد اطلاع کرو چنانچہ عبد المسیح بارادہ ملاقات سطح ملک  
 شام میں گیا مگر افسوس کہ جب وہ اپنے مامون سطح کے پاس پہنچا وہ حالت  
 نزع میں تھا اسنے جا کر سلام کیا اور مزاج پُرسی کی وہ مطلق جواب نہ دیکھا  
 تب عبد المسیح نے چند شعر در باب ناکامی اور عدم مقصود براری کے پڑھ کر  
 سنائے سطح نے وہ شعر سنکر اکہنیں ہو لکڑ دیکھا تب عبد المسیح نے کہا کہ میں  
 شتر تیز رفتار پر سوار ہو کر آپکی ملاقات کے واسطے آیا تھا اور مجھ کو باد  
 نبی سامان نے بسبب حرکت کرنے اوسکے ایوان کے اوسر دھو جانے  
 آگ فارس کے واسطے تیسرا خواب موبدان کی بھیجا ہے اوسنے خواب میں  
 یہ دیکھا ہے کہ کوئی عربی گھوڑا شتر قوی کو کچنے ہوئے لے جاتا ہے اور بہر

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۶۴ دجلہ ٹوٹ کر تمام اسکے شہر و زمین پھیل گئی ہے۔ لیکن بسبب امت طالع کے آپسی ملاقات اس وقت ہوئی کہ آپ کوئی دم کے مکان میں اوسنے کہا بعد مسیح جب کہ قرص دار بیت ہو گئے تب ڈاٹنی والا پیدا ہوا اسے اگنہ فارس کے بھوہ لکھی اور نہر سلوودہ اور بحیرہ ساوہ دونوں کا پانی سوکھ گیا اب ملک شام نہ میرا تیرا اور سیکہ خاندان کے بادشاہ اور بادشاہ نیرادیاں راج کرین گی اور جو آنے والا بیشک آدیکھا یہ بہرکریطع مر گیا۔ اور عبدالمسیح نے کسرے کی خدمت میں حاضر ہو کر حوادسنے کہا تھا سب شنایا۔ راوی کہتا ہے کہ میرے سامنے کی بات ہے کہ چودہ بادشاہ ہوی اور ایسا انقلاب عظیم اس عرصہ قلیل میں ہوا کہ کہا نہیں جاتا چنانچہ دس بادشاہ تو چار برس کے عرصہ میں حکومت کر چکے تھے۔ کتاب عقد میں لکھا ہے کہ سلطع نزار بن سعد بن عدنان کے زمانہ میں موجود تھا جسے میراث ملی تقسیم درمیان نبی نہاد کے کی تھے مراد نبی نزار سے مضر اور اوسکے بھائی بن دربارشہ رافت جناب سولحد اور اہل بیت انجاء کے مدد پر حافظہ سیقی سے اوس دہیت کی سند حضرت عباس علیہ السلام پہنچی ہر حضرت عباس فرماتے ہیں کہ ایک مذنیہ پیر خدا ص سے عرض کی کہ قریش جب آپ کو بہت شہرت بنا کر ہو کر شہر خوشی سے ملے میں اور یا حضرت جب ہسے ملے میں تو منہ نہ بلیتے میں بہت بانگ جناب سولحد کو بہت غم آیا اور آپ نے ارشاد کیا کہ قسم کر اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں جان کر چھو کی کبھی دھنص مومن ہوگا جسکے متخلص دے اللہ اور رسول کے ذکر کیا۔ ایک روایت حضرت عمر و بن خطاب سے ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ ص کے غلامین کو کہہ کر کہتے تھے کہ عورہ بانو گلدی کہنے کہا کہ یہ عورہ خدای مٹی ہو مینا کہنے لگا کہ محمد بنی ہاشم سے ہیں جسے رسول خوشبو کے یہم بات وہ عورت مستی ہوئی چلی گئی اوسنے جاکر رسول خدا ص کو سب باتیں سنائیں آپ یہ سنکر خفا ہوئے اور انھسے میں پھرے ہوئے باہر آئے اور آپ نے ارشاد کیا کہ افسوس ہے اون لوگوں پر جکی جمع گت ہین مینھی میں سنو خدا تاملے لے سات استمان پیدا کر کے جو انہیں سب سے بلند تھا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۶۵ — بند تھا ادسکو پسند کیا اور ان اسمانوں میں جسکو اپنی پیدائش سے چاہا بایا —  
 پہر دنیا پہ پیدائش پیدا کی اور ان میں سے آدمیوں کو برگزیدہ اور پسندیدہ بنایا —  
 — پہر تمام آدمیوں پر عرب کو شرافت دی — اور عرب میں سے خصوصاً  
 قبیلہ مضر کو برگزیدہ کیا — اور اوس قبیلہ میں سے خاص قریش کو برگزیدہ کیا —  
 اور قریش میں سے نبی ہاشم پسندیدہ کئے — اور تمام نبی ہاشم میں سے محمد کو پسند  
 کیا اس روایت سے شرافت جناب رسول خدا کی اظہر من الشمس ہے اور ایک  
 روایت حضرت عائشہ سے یہی ہے وہ فرماتے ہیں کہ سنا میں رسول خدا سے  
 او کو حضرت جبرائیل نے کہا کہ اے محمد میں تمام زمین پر مشرق سے مغرب  
 تک پہرا ہوں کوئی قبیلہ یا قوم نہ تھا نہ ان نبی ہاشم سے بہتر میں نے نہیں پایا

## بیان بے پیغمبر خدا ص کی نسب کا

واضح ہو کہ پانچویں فصل اسماعیل ص کی اولاد کا حال ہم لکھ چکے ہیں یعنی جو کہ  
 کہ پیغمبر خدا ص کے نسب نامہ میں داخل ہیں اولاد کا نام اور جو خارج ہیں اولاد کا  
 نام بھی مذکور ہو چکا ہے اب ہم نسب نامہ جناب رسول خدا ص کا علی التواتر  
 اور بے ہم المیطرت سے ذکر کرتے ہیں وہ یہ ہے — کہ ابو القاسم محمد ص  
 بیٹا عبد اللہ کا — وہ بیٹا عبد المطلب کا — وہ بیٹا ہاشم کا — وہ بیٹا عبد  
 مناف کا — وہ بیٹا قحطی کا — وہ بیٹا کلثب کا — وہ بیٹا مرہ کا —  
 وہ بیٹا کعب کا — وہ بیٹا لوے کا — وہ بیٹا غالب کا — وہ بیٹا خیر کا  
 — وہ بیٹا مالک کا — وہ بیٹا نضر کا — وہ بیٹا کنز کا — وہ بیٹا حنفیہ کا  
 — وہ بیٹا زکریا کا — وہ بیٹا الیاس کا — وہ بیٹا مضر کا — وہ بیٹا نزار کا —

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۶۶ وہ بیٹا سعد کا — وہ بیٹا عدنان کا — معلوم رہے کہ نسب رسول خدا ص کا عدنان  
 تک بالاتفاق ہے اس میں کچھ گفتگو نہیں اور یہ بھی بیشک ہے کہ عدنان حضرت ابراہیم  
 خلیل اللہ ص کے اولاد سے ہیں لیکن وہ پشتیں جو کہ درمیان عدنان اور اسماعیل کے  
 ہیں ان کی تعداد میں اختلاف ہے — بعضوں نے چالیس آدمی شمار کئے ہیں —  
 اور بعضے سات کہتے ہیں — اور ام سلمہ نے زوجہ نبی ص روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ  
 بن نسر ماتے تھے کہ عدنان بیٹا ہے اود کا — اور وہ بیٹا زید کا — وہ بیٹا براء  
 کا — وہ بیٹا ہے اعراب الشری کے اس کے ام سار نے نسر مایا کہ مسیح اور برابنت  
 — اور اسماعیل اعراب الشری پر پیچھے سے بڑھائے گئے ہیں — اور یہی حق ہے  
 یوں ذکر کیا ہے کہ عدنان بیٹا اود کا — وہ بیٹا المقوم کا — وہ بیٹا ناعور کا  
 — وہ بیٹا تارح کا — وہ بیٹا یعرب کا — وہ بیٹا شعیب کا — وہ بیٹا نابت کا  
 — وہ بیٹا اسماعیل کا — وہ بیٹا ابراہیم خلیل اللہ کا — اب ہم وہ بیان کرتے  
 ہیں جو کہ حوالی انسانہ نے درمیان شجرۃ النسب کے ذکر کیا ہے اور وہ بھی مذہب  
 مختار ہے وہ یہ ہے کہ عدنان بیٹا اود کا — وہ بیٹا اود کا — وہ بیٹا اسماعیل کا  
 — وہ بیٹا ابراہیم کا — وہ بیٹا سلیمان کا — وہ بیٹا ایل کا — وہ بیٹا قہار کا  
 وہ بیٹا اسماعیل علیہ السلام کا — اور نسب نامہ اسماعیل کا درمیان نسب ابراہیم  
 کے اول فضل میں بیان ہو چکا ہے اس کے اب پر ذکر کرنے کی کچھ حاجت نہیں  
 بہت ہی بیان کرتا ہے کہ ہمارا استاد ابو عبد اللہ الحافظ کہتا تھا کہ نسب رسول اللہ ص  
 کا عدنان تک صحیح ہے اور ماوراء عدنان کے غیر معتبر ہے

بیان دودہ پلانے رسول اللہ ص کا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

غفیٰ زہے کہ دایہ اول رسول خدا کی جسے بعد حضرت کے والدہ کے دودھ پلایا اوسکا ۲۶۷  
نام ثویبہ ہے یہ ابی ہب کی بیٹے رسول اللہ کی چچا کی کنیز کہ تھی اس لونڈی کے ایک  
بیٹا سسی سرورج تھا اوسکا دودھ رسول خدا اور آپ کی چچا حضرت حمزہ کو اور اہلسلمہ  
ابن عبد الاسد غزو می کو پلایا کرتی تھی اسلئے یہ دونو شخص پیغمبر خدا ص کے رضاعی  
بہائی تھے

## بیان دودھ پلانے دایہ حلیمہ سعدیہ کا رسونڈی ص کو

پوشیدہ زہے کہ عرب کا دستور یہ تھا کہ بدوی عورتیں اپنے جنگل کی رہنویاں  
دریان مکہ معظمہ کے دودھ پلانے کی تلاش میں آیا کرتی تھیں — چنانچہ اوسیں  
عادت قدیمہ پر چند عورتیں خواہش دودھ پلانی کے مکہ میں آئیں سبکونپے واسطے  
پہدرش کے گلے مگر دایہ حلیمہ کو کوئی بچہ سوائے محمد مصطفیٰ ص کے غلابات یہ  
ہے کہ رسول خدا اون ایام میں یتیم تھے اسلئے کوئی دایہ اونکا نکو دودھ پلانا اختیار  
نکرتی تھی کیونکہ وہ اپنے بھلے کی امید لڑکے کی باپ سے رکھارتی تھیں اور جو  
عورت خود راندھتی تھی اوسکو جاناکرتی تھیں کہ یہ کیا سلوک کرے گی لیکن دایہ  
حلیمہ بنت ابی ذویب بن الحارث السعدیہ نے حضرت کی والدہ آمنہ سے  
آپکو لیکر دودھ پلانا شروع کیا اور اپنے ہمراہ اونکو لئے ہوئے باد یہ نبی سعد کو  
جہان وہ رہتے تھے چلی گئی — خدا تعالیٰ نے اوس عورت کو ایسی برکت  
بخشی کہ کبھی اوسکو ایسی فراغت نصیب نہ ہوئی تھی جب آپ نے دودھ چھوڑ دیا  
تب ایک روز حضرت کو مکہ میں لائے اور آپ کی والدہ ماجدہ سے درخواست  
کی کہ حضرت کو تاجین بلوغ میرے ہی پاس رہنے دے کیونکہ بھلو اس لڑکے سے  
کمال الفت ہے اور مکہ میں دبا کا بہت زور و شور رہتا ہے جب حضرت کی

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۶۸ والدہ نے دیکھا کہ یہ کیسی طرح نیند نہیں چھوڑتی اور نہون نے بھی اجازت دیدی وہ دایہ حضرت کو ہمراہ اپنے لیکر بادہ بنی سعد کو پہنچی حضرت نے اس دایہ کے پاس رہنا اور پرورش پانا شروع کیا ایک روز کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بھائی رضاعی کے ساتھ جھل میں گئے تھے کہ ناگاہ وہ دایہ حلیمہ کا بیٹا اپنی ماں کے پاس مضطرب آیا اور آکر کہنے لگا کہ اوس لڑکی قرشی کا دوا آدمی سفید کپڑے دانوں نے لٹا کر پیٹ پھاڑ ڈالا۔ یہ خبر دایہ حلیمہ سنکر منہ اپنے خاوند کے مضطرب بحال بھاگی گئی وہاں جا کر جو دیکھا تو حضرت صبح و سالم کہڑے میں بروقت استفسار کے حضرت نے بیان کیا کہ دوا آدمی آئے تھے انہوں نے لٹا کر میرا پیٹ پھاڑ ڈالا تھا۔ حلیمہ کا خاوند بولا کہ میں تو یہ جانتا ہوں اس لڑکے کو جنوں ہو گیا ہے تو اس کو اپنے ہمراہ لیجا کر اسکے کہنے میں چوڑا دایہ حلیمہ کو بھی خوف ہوا وہ حضرت کو ہمراہ اپنے لیکر اونکی والدہ آمنہ کے پاس آئی حضرت کی والدہ نے ارشاد کیا کہ دایہ حلیمہ آج تیرے دل میں کیا مبرا آئی جو تو میرے بیٹے محمد ص کو اپنے ساتھ بزارادہ چوڑا جانے کے لای تجھ کو تو اس لڑکے سے نہایت محبت تھی دایہ حلیمہ سب حال بیان کیا آمنہ نے فرمایا کہ تو چھوٹی ہے اس کو نہ خون ہے نہ کوئی دیر چھا ہے نہ کسی شیطان کو اس پر دخل ہو سکتا ہے کیونکہ میرا بیٹا ایسا ہی زہرا والا ہے۔ رضاعی بھائی حضرت کے یہہ میں۔ عبد اللہ۔ اور امیر۔ اور عبد اللہ جو کہ موصوفہ اوصاف اسیدہ اپنے کے تھے یہہ تیمون لڑکے دایہ حلیمہ سر کے پیٹ سے اور عمارت بن عبد الوہاب کے تخم سے تھے اور یہ عمارت مذکور رضاعی والدہ خیر خدا ص کا ہے۔ جن ایام میں کہ پھر خدا ص نے حضرت خدیجہ کے کالج کرایا تھا ان ایام میں دایہ حلیمہ انکی پاس آئی تھی اور کہنے لگے کہ سبب قحط سالی کے ہم لوگ بہت تنگ ہیں حضرت نے یہ حال اپنی بیوی خدیجہ رضہ سے بیان کیا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۶۹ بیان کیا اوسنے چالیس گوسفند اسکو دینے اور ایک دفعہ دایہ حلیمہ سعدیہ اپنے شوہر حارث مذکور کے بعد نبوت رسول خدا ص کے آئے تھے اور دونوں شرفِ سلام مشرف ہو کر چلے گئے تھے۔ جبکہ دایہ حلیہ حضرت کو اونکی والدہ کے سپرد کر گئی تب جناب رسول مقبول نے اپنی والدہ ماجدہ کے خدمت میں رہنا شروع کیا جب انکی عمر چھ برس کی ہوئی اسوقت کیا رنگی یہ حادثہ عظیمہ برپا ہوا کہ حضرت کی والدہ درمیان ایک گانا ادا کر کے جو درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب ودان کے ہے بقضا و رضا ابی فہوت ہوئیں اور انکے اسجائے آنیکا یہ سب تھا کہ آمنہ اپنے بھائیوں سے جو قبیلہ بنی عدی بن النجار سے ہیں حضرت کی ملاقات کر دینے کو آئی تھی بعد مراجعت کے راہ میں انتقال فرمایا۔ بعد ازاں حضرت کو اونکی دادا عبدالمطلب پرورش کرتے رہے بعد دہ برس کے وہ بھی گزر گئے اسوقت حضرت کی عمر آٹھ برس کی تھی تب حضرت کے چچا ابوطالب بن عبدالمطلب خبر گیری حضرت کے ہوئے ابوطالب حقیقی بھائی عبد اللہ والد رسول اللہ ص کا تھا۔ ذکر ہے کہ ایک دفعہ ابوطالب پیغمبر خدا ص کو اپنے ہمراہ ملک شام کی طرف کسی تجارت میں گئے تھے جبکہ شہر بصری میں داخل ہوئے (یہ وہ شہر ہے جو شام میں واقع ہے اور یہ وہ بصرہ نہیں جو عراق کا ایک شہر مشہور ہے) تب مگر حضرت کی تیرہ برس کی تھی اس شہر میں عبدالمطلب کی ملاقات ایک راہب سسی بھرا سے ہوئی اوس راہب نے ابوطالب سے کہا کہ اس لڑکے کو بحفاظت تمام اپنے ہمراہ لیکر ادنا چلا جا اور یہودیوں سے ڈرنا رہے ایسا نہ ہو کہ اس بچہ کو مار ڈالیں کیونکہ یہ تیرا بچا ہو بنا رہا ہے۔ چنانچہ ابوطالب نے حضرت کو اپنے ہمراہ لیکر بعد فراغ تجارت کے مکہ کو مراجعت کی۔ جبکہ پیغمبر خدا ص جو ان ہوئے اسوقت کے یہ اوصاف انکی ہیں کہ صاحب مروت اور ذی علم اور سب



## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۷۰ آدمیوں سے زیادہ فصیح — اور سچی اور امین اور پارہ سارے تھے کہ آپ کے ہم عمر  
میں اور کوئی شخص ایسا نہ تھا چنانچہ تمام قوم میں حضرت بہت بڑے امین مشہور  
تھے کیونکہ خاندانوں نے ایسے امور صالحہ اور نیک چلن اور نین جمع کئے تھے کہ  
جن معزز اور مکرم تھے — جبکہ ایک لڑائی درمیان خجّار اور قریش کے اپنے  
حضرت کے چچاؤں سے جو ہوئے تھے اسوقت حضرت کی عمر چودہ برس کی  
تھی یہ ایک لڑائی درمیان قریش — اور کنانہ اور ہوازن کے ہوئی تھی  
خجّار واسطے کہتے ہیں کہ قوم ہوازن نے حرم کی ہنگ غرت کی تھی اسوقت سے  
انکو خجّار کہا کرنے تھے — اس جنگ میں اول حملہ قریش اور کنانہ پر ہوا — بعد ازاں  
قوم ہوازن پر ہوا مگر فتح قریشوں کی ہوئی

## بیان اوس سفر کا جو حضرت نبی واسطی سوداگری

### کے خدیجہ بنت خویلد کی طرف سے کیا تھا

دافصح ہو کہ حضرت خدیجہ خویلد بن اسد بن عبد الغزی — بن قصے — بن کلاب کے  
بٹی ہے یہ سوداگر کچی غرت والی اور بڑی مالدار قوم قریش میں تھی جبکہ اپنے  
زبانی لوگوں کی یہ پیشانکہ محمد مصطفیٰ ص بہت سچے اور امین آدمی میں حضرت کو بلا کر  
اونے کہا کہ آپ میرے واسطے ملک شام کو بطور تجارت تشریف لیجائے اور  
ہمراہ اپنے میرا غلام میرہ لیجئے — حضرت نے منظر نہرایا — اور جو اسباب  
اسجائے سے لا کر لیکے تھے جاتے ہی ملک شام میں بیچ ڈالا اور اوسکی عوض  
اور خرید کر کے مکہ منظر کو مراجعت فرمائی — چنانچہ اسباب محمولہ ملک  
خدیجہ بنت خویلد کے ہمراہ اوسی غلام کے مکہ میں تشریف لائے اوس غلام نے حضرت

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

حضرت کی جو کراماتیں وہاں دیکھی تھیں سب اپنی محذومہ کے سامنے صرف  
 بحرف بیان کیں۔ اور کہا کہ کثیر ایسا دیکھنے میں آیا کہ بوقت شدت گرما  
 درپہر کے وقت دوزخستے جناب رسالت آب کو سایہ کر لیتے تھے۔ بیوی  
 خدیجہ نے یہ باتیں سنکر پیغمبر خدا ص سے درخواست اپنے نکاح کی کہ حضرت  
 نے بوضو ہر بیٹن اوٹھ کر بیوی خدیجہ سے نکاح کر لیا۔ یہ عورت ادنیٰ  
 زوج رسول مقبول کی تھی تاہم حیات اس بیوی کے حضرت کا نکاح دوسری  
 کسی بیوی سے نہیں ہوا۔ اور وقت نکاح حضرت خدیجہ کے عمر پیغمبر خدا ص  
 پچیس برس کی تھی اور بیوی خدیجہ کی چالیس برس کی تھی اور وہ بیوی بیوہ تھی تمام  
 پیغمبر خدا ص کی بیویوں میں سوا عائشہ صدیقہ کے کوئی باکرہ نہ تھی اور یہ خدیجہ  
 اول سب سے پیغمبر خدا ص پر ایمان لائی تھیں بعد ان کے نبی ہونے کے دس برس تک  
 انکی محبت میں رہیں اور تین برس قبل ہجرت پیغمبر خدا ص کے حضرت بیوی خدیجہ  
 نے وفات پائی

بیان ہے تعمیر کعبہ کا جو پھر کرنے سے قریش نے کی ہی

تھے کہ بعد وفات حضرت اسماعیل ص کے انکا بیٹا نابت متولی خانہ کعبہ کا  
 ہوا اس کے بعد جرہم کیونکہ عامر بن الجارث جو ہی کہتا ہے کہ ہم لوگ ہذا نابت کے  
 انکے کعبہ کے متولی ہوئے اور ہم لوگ اس خانہ بزرگ کا طواف کیا کرتے تھے  
 سر جالین کہ کوئی مکہ میں نہ رہتا تھا ہم وہاں رہا کرتے تھے مگر گردشات زیادہ  
 در بد نصیون ہماری نے ہکو ہلاک کیا کیونکہ جرہم نے خدا سے نیاوت اختیار  
 اور سب محادم کو حلال جان لیا اس واسطے وہ ہلاک ہوئے اور پھر خانہ کعبہ کا  
 انکی قبیلہ خراہہ ہوا۔ انکی بعد قریش ہوئے۔ جبکہ قریش لوگ خانہ کعبہ کے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۶۷۲ متولی ہوئے انکے وقت یہ تجویز ہوئے کہ خانہ کعبہ کو بلند بنانا چاہئے اسلئے اون  
 لوگوں نے بنا راہ اول کو سمار کرنے کے پر نئے سرے سے تعمیر کرنی شروع کی جبکہ حجر الاسود  
 تک تعمیر پہنچی اسوقت تمام قبائل عرب میں اختلاف ہوا کیونکہ ہر ایک قبیلہ  
 بسبب غرت اور بزرگی حجر الاسود کے خواہ ان اس بات کا تھا کہ میں حجر الاسود کو  
 اس کے مقام پر رکھوں آخرش یہ تجویز پھرائی کہ کلے روز بوقت صبح اول سب سے  
 ہر شخص حرم کے دروازہ سے یہاں آوے اسکو حاکم اور نصف نباؤدہ شخص جسکو  
 حکم کرے وہ پس حجر کو اس کے مقام پر رکھے۔ پیغمبر خدا ص اول سب سے حرم کے دروازے  
 کو آئے حضرت کو سنبے حکم بنایا حضرت نے یہ حکم دیا کہ ایک چادر ہ مضبوط بچا کر  
 اس پر حجر الاسود رکھ کر ہر ایک قبیلہ ایک ایک کو نہ اس کپڑے کا ٹکڑا کر برابر لٹاؤ  
 تاکہ سب مساوی رہیں۔ سبکو یہ رائے پسند آئی چنانچہ یونین کیا حضرت نے  
 بروقت پہنچے حجر الاسود کے اس کے موضع پر اپنے ہاتھ سے وہ پتھر اس کے مقام پر  
 رکھا بعد ازاں تعمیر و حکمی اور کعبہ شریف طیار ہو گیا۔ پیناوا ان لوگوں کا قوت  
 میں یہ تھا کہ کتان کے کپڑے سفید معمر یوں کے طور پر پہنا کرتے تھے بعد ازاں چادر کا  
 رواج شروع ہو گیا مگر سب سے اول حجاج ابن یوسف نے چادر پہنی ہی۔  
 اسوقت عمر حضرت کی جبکہ قریش نے آپکو حکم اور مصنف بنایا تھا پینتیس برس کی  
 تھی نیچے پانچ برس بیشتر رسالت سے یہ معاملہ ہوا

## بیان ہے رسول ہونے محمد مصطفیٰ ص کا

راج ہو کہ محمد مصطفیٰ ص چالیس برس کی عمر میں عہدہ رسالت پر ممتاز ہو کر خلق اللہ  
 پر امت فرمانے لگے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اونکے واسطے شریعت ناسخ و کتابت

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

غایت فرمائے جس سے تمام شریع ماضیہ کو منسوخ کر دیا۔ ابتدا رسالت ۳۴  
 میں جناب سرور کائنات کو رو دیا، صادقہ دکھائے دیا کرتے تھے۔ اور  
 چونکہ جناب سرور خدا تعالیٰ کو بہت دوست رکھتے تھے اور خدا تعالیٰ ان کو  
 چاہتا تھا اسلئے درمیان جبل حرا کے ہر سائیں ایک منہ مراقبہ اور خلوت فرماتے  
 تھے۔ چنانچہ اونسوی عادت قدیم پر پیغمبر خدا ص جس سائیں کہ رسول ہوئے  
 درمیان ماہ مبارک رمضان شریف کے جبل حرا کو واسطے اعتکاف کے  
 سدا بھخانہ کے تشریف لگے۔ جبکہ وہ رات آئی جس میں کہ خدا تعالیٰ انے اپنے  
 محبوب کو خلعت فاخرہ رسالت کا پہنایا اوس رات کو یہ واردات ہوئے  
 کہ حضرت جبرائیل اپنے پیغمبر خدا ص کی خدمت میں تشریف لائے اور کہا کہ اقرأ  
 فیہ پڑھ۔ آپ نے ارشاد کیا کہ میں کیا پڑھوں جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا  
 کہ قرا باسم ربک الذی خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی  
 علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم چنانچہ حضرت نے ہو جب ارشاد کے یہ پڑھا  
 ترجمہ

پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے جتنے پیدا کیا۔ پیدا کیا آدمی کو جمی ہوئے  
 ہوئے۔ پڑھ اور پروردگار تیرا بہت کرم کرنا والا ہے۔ جس نے سکھایا  
 ساتھ قلم کے۔ سکھایا آدمی کو جو کچھ نہیں جانتا تھا۔ بعد ازاں نبی صلعم  
 جب پہاڑ میں تشریف لگے اسوقت آسمان سے یہ آواز آئے کہ اے محمد  
 تو رسول ہے اللہ کا اور میں جبرائیل ہوں حضرت نے جبرائیل کو اوس مقام پر  
 کھڑے رہ کر خوب مد خطہ کیا۔ پھر محمد مصطفیٰ ص ہوئے خدیجہ رض کے پاس  
 آئے حضرت نے جو مشاہدہ کیا تھا وہ سب حال بیان کیا بیوی خدیجہ کے لگی  
 کہ قسم ہے مجھ کو اوس شخص کی جسکے ماہ میں خدیجہ کی جان ہے میں امید کرتی ہوں

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۷۴ اور بہت خوش ہون سبات سے کہ آپ اس امت کے نبی ہو میں — چنانچہ نبوی خدیجہ رضہ ورنہ ابن نوفل اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جسے کہ کتابوں کو خوب پڑا تھا اور یہودیوں اور عیسائیوں سے حضرت کی نبوت کی خبر جانتا تھا تشریف لے گئے اور سب حال زبانی محمد مصطفیٰ ص کا اوسے بیان کیا ورنہ نے کہا سبحان اللہ اے خدیجہ قسم ہے جلو خدا قاتلے کی اگر تو سچی ہے تو التبتہ و راز دار جو مثل موسیٰ ابن عمران کے ہے وہ بیشک ظاہر ہوا اور وہ امت کا نبی ہے حضرت خدیجہ نے یہ حرف برون پیغمبر خدا سے بیان کیا کہ ورقہ یون کہتا ہے — جبکہ پیغمبر خدا اختلاف پورا کر چکے تب خانہ کعبہ کے طواف کو تشریف لے گئے اور ایک ہفتہ تک حضرت طواف میں رہے — بعد ازاں گھر کو تشریف لائے — پھر حضرت پرستو اترو دی کا نازل ہوا شروع ہوا — سب سے اول نبوی خدیجہ مسلمان ہوئیں اس واسطے اس نبوی کی بزرگی حدیث سے بھی ثابت ہے چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مرد و عورتوں سے بہت مرد کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سوا چار عورتوں کے کوئی کامل نہیں ہوئی یعنی اسبہ — جو روفرعون کی — مریم بنت عمران — خدیجہ بنت خویلد — جو تہی فاطمہ بنت محمد

## بیان ہے اوس شخص کا جو سب سے اول مسلمان ہوا

وضیح ہو کہ جناب خدیجہ رضہ کے اول ایمان لانے اور مسلمان ہونے میں کب کو اختلاف نہیں — مگر اختلاف اون کے بعد میں ہے کہ نبوی خدیجہ کے بعد کون شخص اول ایمان لایا — صاحب سیرۃ اور بہت سے اہل علم بیان کرتے ہیں کہ مرد و عورتوں سے اول حضرت علی ابن ابیطالب نو برس کی عمر میں سب سے اول مسلمان ہوئے بعض دس برس کی عمر میں کرتے ہیں — اود ایک قول سے گیارہ برس کی ثابت ہو — قبل مسلمان

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

مسلمان ہونیکے حضرت مرتضیٰ علی رض پیغمبر خدا ص کے گہرین تشریف رکھا کرتے تھے۔ ۲۷۵  
تفصیل اس اجال کی یہ ہے کہ جبکہ عرب میں قحط پڑا اور سقت ابوطالب سبب کثیر علیا  
ہونیکے بہت تنگ تھے۔ محمد مصطفیٰ ص نے اپنے چچا عباس رض سے یہ کہا کہ آپکا بھائی  
ابوطالب چونکہ کثیر علیا ہے آپ ہر اہل میرے تشریف پہلے سہم دو نواد کو ہلکا  
کردین اور اس کے بوجہ کو تقسیم کر لین چنانچہ حضرت عباس اور پیغمبر خدا تشریف لے گئے  
اور ابوطالب سے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ آپکا بوجہ ہلکا کرین ابوطالب نے کہا کہ  
عقیل کو میرے پاس رہنے دو اور جسکو چاہو لیجاؤ پیغمبر خدا ص نے حضرت علی کو لیا  
— اور حضرت عباس رض — حضرت جعفر رض کو اپنے ہمراہ لیا اس واسطے حضرت  
علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا ص کے پاس تشریف رکھتے تھے تا جین دعوے رسالت  
انحضرت چنانچہ جبوقت حضرت نے ارشاد کیا کہ میں نبی ہوں خدا کا حضرت علی رض  
اولا ایمان لائے۔ اور جعفر حضرت عباس کے پاس راکرتا تھا آخر کو وہ پہلی مسلمان  
حضرت علی رض نے ایک شعر عربی اپنے اول مسلمان ہونیکا کہا جسکا ترجمہ یہ ہے  
**شعر** مسلمان میں ہوا ہوں سب سے پہلے در انجھا لیکہ نابالغ تھا لڑکا  
صاحب اسیرۃ لکھتا ہے کہ بعد علی مرتضیٰ رض کے زید بن حارثہ غلام رسول اللہ کا  
جبکہ حضرت نے خرید کر آزاد کر دیا تھا وہ مسلمان ہوا۔ بعد اس کے ابو بکر صدیق رض  
ایمان لائے نام انکا عبد اللہ ہی اور یہ بیٹے بن ابی قحاذ کے جسکا نام عثمان ہے  
اور کینت ابو قحاذ اور بعض یہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے اول ابو بکر صدیق مسلمان ہوئے  
— بعد انکے حضرت عثمان بن عفان — اور عبد الرحمن ابن عوف — اور سعد  
ابن ابی وقاص — اور زبیر ابن العوام — اور طلحہ ابن عبید اللہ — یہ لوگ  
سبب تحریک کرنے ابو بکر رض کے اور سبب نہالیش حضرت ابو بکر کے جو انکو  
اپنے ہمراہ پیغمبر خدا ص کے پاس لایا مسلمان ہوئے تھے یہ لوگ اولین مسلمانوں میں

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۷۶ شمار کئے جاتے ہیں۔ پیر ابو عبیدہ مسلمان ہوئے جنکا نام عامر بن عبد اللہ بن الجراح ہے۔ اور عبیدہ بن الحارث۔ اور سعید ابن زید ابن عمرو بن نفیل بن عبد الغرے یہ چچا کا بیٹا حضرت عمرو ابن الخطاب کا ہے اور عبد اللہ ابن مسعود اور عامر بن یاسر یہ مسلمان ہوئے۔ واضح ہو کہ تین برس تک پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ یہ دعوت طوف اسلام کی خفیہ کرتے رہے مگر جبکہ یہ آیت نازل ہوئی کہ وانذر عشیرتک المقربین اپنے ڈرائے کئے والوں کو جو قریب کے رشتہ کے ہیں اسوقت حضرت نے بموجب حکم خدا کے اظہار کرنا دعوت کا شروع کیا۔ بعد نازل ہونے اس آیت کے پیغمبر خدا ص نے حضرت علی رضی سے ارشاد کیا کہ اے علی ایک پیانا کہانیکا میرے واسطے طیار کر اور ایک بکریکا پیرا سپر چھو اے۔ اور ایک بڑا کافہ دودھ کا میرے واسطے لا اور مطلب کی اولاد کو میرے پاس بلا کر لاتا کہ میں اونسے کلام کروں اور سناؤں اوکو وہ حکم جسکا کہ جناب باری سے مامور ہوا ہوں۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے وہ کہانا ایک پیانا بموجب حکم طیار کر کے اولاد مطلب کو جو قریب چالیس آدمی کے تھے بلایا ان آدمیوں میں حضرت کے چچا ابو طالب اور حضرت حمزہ۔ اور حضرت عباس بھی تھے۔ اسوقت حضرت علی رضی نے وہ کہانا جو طیار کیا تھا لا کر حاضر کیا سب کہا پی کر سیر ہو گئے۔ حضرت علی رضی سے ارشاد کیا کہ جو کہانا ان سب آدمیوں نے کہا یا ہے وہ ایک آدمی کی بہوک کے موافق تھا اس اشارہ میں حضرت چاہتے تھے کہ کچھ ارشاد کریں کہ ابوہب جلد بول اٹھا اور یہ کہا کہ محمد ص نے بڑا جادو کیا یہ سنتے ہی تمام آدمی الٹ الٹ ہو گئے اپنے چلے گئے پیغمبر خدا ص کچھ کہنے بھی نہ پائے۔ یہ حال دیکھ کر جناب رسالت مآب نے ارشاد کیا کہ اے علی دیکھا تو نے اس شخص نے کیسی سبقت کی

## بیان ہے محمد مصطفیٰ ص کا

سبقت کی بجو بولنے ہی نہ دیا۔ اتو پہر کلکو طیار کر جیا کہ آج کیا تھا اور ہواؤں ۲۷  
 بلا کر جمع کر چا پنجہ حضرت مرتضیٰ نے دوسرے روز پہر موافق ارشاد انحضرت کے  
 وہ کہا نا طیار کر کے سب لوگوں کو جمع کیا جب وہ کہانے سے فراغت پا چکے اور  
 رسول اللہ ص نے ارشاد کیا کہ تم لوگوں کی بہت اچھی قسمت اور نصیب کیونکہ ایسے  
 چیز میں اللہ کی طرف سے لایا ہوں کہ اوسے تکو فیض حاصل ہوتی ہے اور آیا  
 ہوں تمہارے پاس دنیا اور آخرت میں اچھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ کو تمہاری ہر بات  
 کا حکم فرمایا ہے کون شخص تین سے اس امر کا اقتدار کے میرا بھائی اور وصی اور  
 خلیفہ بنا جاتا ہے اس وقت سب موجود تھے اور حضرت پر ایک ہجوم تھا۔  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کھیا رسول اللہ ص میں آپ کے دشمنوں کے نیزہ مارا  
 اور انہیں اونکی پھوڑوں کا اور پیٹ پیروں کا اور ٹانگیں کا ٹون کا اور آپ کا  
 وزیر ہونکا۔ حضرت نے اس وقت علی مرتضیٰ رضی کی گردن پر ہاتھ مبارک رکھ کر  
 ارشاد کیا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تمہارے دریا  
 اسکے سنو اور اطاعت قبولی کرو۔ یہ سنکر سب قوم کے لوگ از روئے تسخیر  
 کے ہنس کر کھڑے ہو گئے اور ابو طالب سے کہنے لگے کہ اچھا بیٹے کیا بات سن اور اطاعت  
 کر یہ تجھے حکم ہوا ہے۔ اسی طرح ہر مدت گزر گئی کہ پیغمبر خدا ص ادنین رہتے تھے  
 اور احکام الہی او کو پہنچاتے تھے لوگ یہی اون کے کلام کو کچھ رد نہ کرتے تھے جبکہ  
 کہ حضرت نے اونکی تبوں کو عیب نہ لگایا جب حضرت نے اون کے خداؤں اور  
 سب دوں کے عیب اور نقصان بیان کرنے شروع کئے اور انکی آباؤ اجداد کو  
 کا فر پڑائے اور گمراہ بتلائے اس وقت سب آدمی حضرت کے دشمن ہو گئے  
 اور کینہ اور بغض رکھنے لگے مگر جو مسلمان ہو گیا اور ابو طالب حضرت کا چچا بہت  
 خفا ہوا یہ معاملہ جو وقت بہت اشتراک قوم قریش کی سب جمع ہو کر ابو طالب



## بیان ہے محمد مصطفیٰ ص کا

۲۷۸ کے پاس آئے وہ لوگ یہ تہی عتہ۔ اور تہیہ یہ دونو بیٹے ربیعہ میں عبد مناف کے تھے۔ اور ابو سفیان بن امیہ بن عبد شمس۔ اور ابو الجحترہ بن ہشام۔ بن الحارث بن اسد۔ اور اسود بن المطلب بن اسد۔ اور ابو جہل بن ہاشم بن العبرہ۔ اور ولید بن العزہ المخدمی بچھا بی جہل کا۔ اور نبیہ۔ اور قہیبہ۔ دونو شخصیں حجاج سمہیان کے بیٹے تھے۔ اور عاص بن وائل اسی سے ابو عمرو بن العاص بھی کہتے ہیں یہ لوگ ابو طالب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ کا بیٹا بیچنے نہ ہو کیونکہ یہ بڑا نیک ہے اور کچھ کہنے اور گمراہ بن گیا ہے اور ہماری بات نہ مانتا ہے کہ وہ لوگ کا فر تھے یا تو آپ اس کو منع کر دیجئے ورنہ جو مجھے ہو گا ہم کریں گے تو اس سے دست بردار ہو جا۔ ابو طالب نے ان لوگوں کو حکمت علی سے رد کر دیا مگر رسول اللہ صیت خلق سے باز نہ آئے جس طرح پر کہ آپ ہر اسیت فرماتے تھے اس طرح پر ہر اسیت فرماتے رہے۔ دوسری دفعہ یہ وہ لوگ جمع ہوئے اور ابو طالب سے وہی تقریر اول بیان کی اور کہا کہ اگر تو اس کو نہ روکے گا تو ہم تجھ کو اور اس کو دونو کو سچھ لین گے اور فریقین میں سے کسی کیس کا خون بالضرر ہو جاوے گا۔ اس وقت ابو طالب محمد مصطفیٰ ص کے پاس آئے اور بیان کیا کہ اسے بیچتے تجھ کو آدمی ایسا ایسا بیان کرتے ہیں مناسب یہ ہے کہ تو ایسی باتوں سے باز آ۔ پیغمبر خدا ص نے دریافت کیا کہ میرا چچا میرے لئے ڈر گیا حضرت نے ارشاد کیا کہ اسے چچا اگر وہ لوگ میرے دہنے ہاتھ میں مس رکھ دیں اور بائیں ہاتھ میں چاند نیسے یہ امر محال ہی کہ گدازیں تب بھی یہ طریقہ راست اور کارہم اسیت خلق کا میں نہ چھوڑوں گا اور حضرت اس وقت آپ ص دیدہ ہوئے اور ابو طالب بھی رویا بعد ازان چلنے کے ارادہ کبر ہوا اور بیکار کر رہا تھا کہ اسے بیچتے اسے بھی میری بات قبول کر اور کہہ دے کہ میں یہ بات ہرگز نہ کرؤں گا

## بیان سے محمد مصطفیٰ ص کا

۷۹ نہ کرونگا خدا کی قسم کبھی تجھ کو کیسے سپرد نہ کرونگا بعد ازاں یہ ہوا کہ ہر ایک قیدی نے رنج اور غدا ب دینا ہر ایک شخص کو جو مسلمان ہوتا تھا شرمیہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول کو نسخ کر دیا کہ اپنے پیچا سے باز رہو

## بیان ہے حضرت حمزہ رض کے مسلمان ہونیکا

راوی یون روایت کرتا ہے کہ رسول مقبول جبل صفا پر تشریف رکھتے تھے کہ ابو جہل بن شہام کا بھی دنا کو لگنا ہوا اسنے حضرت کو اوسجائے دیکھ کر گالی دی حضرت نے اوسے کچھ کلام نہ کہے اوسوقت حضرت حمزہ رض تنکار کبیل سے تھے جبکہ وہ گہرین آسے عبد اللہ ابن جدعان کی کیزک نے حضرت حمزہ سے بیان کیا کہ ابو جہل نے آج اپنے بیٹے محمد کو گالی دی تھی یہ بات سنکر حضرت حمزہ کو بہت غصہ آیا کمان اپنے گلے میں ڈالے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کرنے چلے گئے اوسجائے ابو جہل ہی لوگوں میں بیٹھا ہوا اوکو لگایا حضرت حمزہ نے وہ کمان اوسکے سر پر ٹھانکے ماری اور کہا کہ تو محمد ص کو گالیان دیتا ہے اور حالانکہ ہم اوسکے دین پر ہیں — یہ حال دیکھ کر چند حاتمی ابو جہل کے بنی مخروم کے قبیلہ کے سے حضرت حمزہ پر اوڑھے ابو جہل بولا کہ تم لوگ کچھ نہ کہو کیونکہ میں نے اپنے چچا کے بیٹے محمد کو سخت گالی دی ہے — یہ سب تھا حضرت حمزہ کے مسلمان ہونیکا چنانچہ حضرت حمزہ رض کامل مسلمان ہو گئے اور قریش کے نزدیک پہنچا تب ہوا کہ رسول اللہ کو سبب حضرت حمزہ کے مسلمان ہونیکا بزرگی اور افتخار حاصل ہوا

## بیان ہے حضرت عمر رض کے مسلمان ہونیکا

## بیان ہے محمد مصطفیٰ ص کا

۲۸۰ واضح ہو کہ عمران الخطاب بن نفیل بن عبدالغزی دشمن صیب پیغمبر خدا ص کا تھا۔  
 — رادی یوں بیان کرتا ہے کہ پیغمبر خدا ص فرمایا کرتے تھے کہ اے بار خدا اسلام کو  
 معزز اور مکرم کر دو شخصوں سے یعنی عمر بن الخطاب اور ابی الحکم بن ہشام یعنی  
 ابو جہل سے چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت عمر و رض کو ہدایت کی کہ وہ مسلمان  
 کامل ہوئے۔ اس شخص کا حال قبل مسلمان ہونیکے یہ تھا کہ ہاتھ میں تلوار لے  
 ہوئے بارادہ قتل جناب محمد مصطفیٰ ص کے پہا کرتا تھا چنانچہ ایک دن پیغمبر خدا  
 کے قتل کا ارادہ کر کے ہاتھ میں تلوار لیکر چلا جاتا تھا کہ راہ میں عیم بن عبداللہ  
 الخثعم ملے انہوں نے پوچھا کہ اے عمر کیا ارادہ رکھتا ہے۔ حضرت عمر بولے  
 کہ نبی ص کو قتل کر دوں گا۔ نعیم نے بیان کیا کہ اگر تو نے محمد ص کو قتل کر ڈالا تو بعد  
 منافقت کی اولاد تک پہنچے زندہ نہ چھوڑے گی اس حرکت سے باز آ کر تجھے ہوسکے  
 تو اپنی بہن اور چچا زادوں کو یعنی سید بن زید اور جناب کو جو مسلمان ہو چکے ہیں  
 پہر کر مرتد کر دے۔ یہ حال سنکر عمر و رض راہ ہی میں سے پہر کر اونٹ لے گئے  
 وہ سورہ طہ پڑھ رہے تھے انہوں نے کچھ کہہ کرے ہو کر سنا جب یہ کہہ رہے گئے  
 اس وقت انہوں نے وہ صحیفہ چھپا لیا اور چیکے ہو رہے۔ عمر و رض نے پوچھا  
 کہ تم کیا پڑھتے ہو؟ وہ انکار کر گئے انہوں نے سبب غصہ کے اپنی بہن کے ایک  
 تہیہ بہت سخت مارا کہ کھوکھو دھکلا تو کیا پڑھتی تھی بہن اولیٰ یہ خوف کوئی  
 تھی کہ اگر اس کو صحیفہ دیدن کی تو شاید یہ گم کر دے پہر دستیاب نہ ہو سکے۔  
 اور جناب حضرت عمر سے ڈر کر چھپ گیا تھا اس وقت حضرت عمر نے یہ کہا کہ میں  
 پہر تکبیر دیدوں گا تو کھوکھو دھکلا دے وہ کیا پڑھتے تھی اس وقت اولیٰ بہن نے دیا  
 — عمر چونکہ پڑنا لکھا آدمی تھا پڑہ کر کہا کہ کیا خوب باتیں آسین لکھی سو ہی میں  
 میں ہی مسلمان ہو گا جناب نے جب یہ سنا اس وقت وہ باہر آیا حضرت عمر

## بیان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

حضرت عمرؓ نے جناب سے پوچھا کہ رسول اللہؐ کہاں تشریف رکھتے ہیں اوسنے کہا ۲۸۱  
کہ ایک مکان میں درمیان صفا کے بین پیغمبر خدا اوس مکان میں ہمراہ قریب چالیس  
مرد و عورت کے بیٹھے ہوئے تھے اونیں حضرت عمرؓ — اور ابو بکر صدیق رضی  
اور علی ابن ابیطالبؓ ہی موجود تھے کنگاہ عمر ابن الخطابؓ ہی وہاں بائیں بیٹھے  
کہ انکی گردن میں تلوار لٹکی ہوئی تھی جاتی ہے اونہوں نے اجازت گہرین آنیکی چاہی  
پیغمبر خداؐ نے اجازت دی جب اندر گئے اوسوقت پیغمبر خداؐ اکبر بے ہوشے اور عذر  
بن الخطابؓ سے سو پکڑن چٹ گئے اور بعد معاقلہ کے ارشاد کیا کہ اسے عمر کس  
ارادہ پر آئے ہواب ہمیشہ تاقیام قیامت لڑتے ہی رہو گے حضرت عمرؓ نے اوس  
عرض کی کہ یا رسول اللہؐ میں مسلمان ہونے اور خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لانیکو  
آیا ہوں یہہہ سکن پیغمبر خداؐ بہت خوش ہوئے اور اپنی تکبیر کہی اور حضرت عمرؓ ابن  
الخطابؓ مسلمان کامل ہوئے

## بیان ہے ہجرت اول کا

یہہ وہ ہجرت ہے حسین مسلمان درمیان زمین حبشہ کے جارہے تھے واضح ہو  
کہ قریشوں نے جب اصحاب رسول اللہؐ کو بہت تنگ کرنا اور ایذا دینا شروع  
کی اسوقت پیغمبر خداؐ نے یہہ ارشاد کیا کہ جس کسی کے کنبہ نہ ہو اوسکو اختیار ہے  
وہ حبشہ کی طرف چلا جائے چنانچہ اول بار وہ شخص جنین ایک عثمان ابن عفان  
مداپنی جبر و رقیہ دختر نیک اختر رسول مقبول کی — اور ایک زبیر ابن العوام  
— اور ایک عثمان ابن مطلقون — اور عبد اللہ بن مسعود — اور عبد الرحمن  
ابن حنف تھے ہجرت کر کے دریا پار ہو کر زمین حبشہ میں طرف بادشاہ نجاشیؓ گئے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۸۲ گئے اور وہاں جلد کر قیام کیا بعد اُنکے جفر ابن ابیطالب نے ہجرت کی پہلا کر مسلمان ہجرت کر کے حبشہ میں جا بسے کہتے ہیں کل وہ مرد جو ہجرت کر گئے تھے تراسی تھے اور عورتیں اٹھارہ یہ تعداد سوار ادن یحون کے ہے جو براہ تھے اور جو وہاں پیدا ہوئے ۔ بعد ازاں قریش نے عبداللہ ابن ربیعہ ۔ اور عمرو بن العاص کو ابوہریرہ واسطے انعام نجاشی کے دیکر روانہ کیا اور مسلمانوں کو اوسے طلب کیا نجاشی نے کچھ التفات نہ کی اور ادھوری دایس کی اور مسلمانوں کو دنیا ادسوقت عمرو بن العاص نے کہا کہ آپ ان مسلمانوں سے یہ تو پوچھے کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ ؑ کے حقیقین کیا کہتے ہیں ۔ چنانچہ نجاشی نے پوچھا کہ تم لوگ حضرت عیسیٰ ؑ کو کیا کہتے ہو مسلمانوں نے جواب دیا کہ جو خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ ؑ کے حقیقین فرماتا ہے وہ ہی ہم بھی کہتے ہیں ۔ وہ یہ ہے کہ عیسیٰ مسیح ؑ کلمہ ہے اللہ کا دالا اوس کلمہ کو طرف مریم کنواری کے نجاشی نے کہا کہ سچ کہتے ہیں جبکہ یہاں ہی قریش کی دال نگلی اسوقت عمرو بن العاص ۔ اور عبداللہ ابن ربیعہ دونو یاکس ہو سکے چلے آئے ۔ مگر قریش نے دشمنی میں کچھ کمی نہ کری کیونکہ جب اون لوگوں نے دیکھا کہ اسلام بڑا چلا جاتا ہے اور تمام قبایل عرب میں پھیل گیا اسوقت اسمن یہ عبد کیا کہ بنی ہاشم اور اولاد مطلب سے سب عقد موقوف کرنے چاہیں یعنی نکاح اور منج بیہار کہیں نہ کریں گے اس امر کا ایک اقار نامہ لکھ کر واسطے تاکید اپنے نفیسوں کے کہتے اللہ میں رکھ آئے ۔ اور بنی ہاشم میں کافر اور مسلمان منافق جمع ہو کر ایک گروہ کفار کا مقرر ہوا جنکا سر دار ابی طالب تھا اور ابوہریرہ عبد العزی بن عبدالمطلب ہے مو اپنی جو رد ام حیل نبوت حرب کے جو ابو سفیان کی بہن تھی اپنی دشمنی اظہار کرنے کے واسطے قریش کے ہمراہ ہوا یہ دوسری عورت ہے جسکا نام خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں حَاوَةَ الْمُطَلَبِ رکھا ہے اسواسطے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

اس واسطے کہ وہ کانٹے لاکر رسول اللہ کی راہ میں سبب عداوت کے بچھایا ۳۳ کرتے تھے۔ اور ایک گروہ بنی ہاشم کا علیحدہ رہ گیا بجائے ہمراہ رسول کریم تین برس تک اس دشواری میں رہے اس اثنا میں ہاجرین حبشہ کو یہ خبر پہنچی کہ اہل مکہ سب مسلمان ہو گئے ہیں وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور انہیں مرد و بانسے آئے جب قریب مکہ منظر کے پہنچے اس وقت ان کو دریافت ہوا کہ یہ خبر جوٹ تھی چنانچہ اسی سبب کے سامنے ظاہر ہو کر مکہ میں نہ گئے مگر رات کو چھپ کر آئے انہیں سے عثمان ابن عفان — اور بصر بن ابی امیہ — اور عثمان ابن مظعون اول آئے تھے

## بیان ہے خراب ہو جانے اسرار نامہ کا

راوی کہتا ہے کہ ایک روز جناب سرور کائنات نے اپنے چچا ابوطالب سے ارشاد کیا کہ اے چچا میرے خدا تعالیٰ نے اس اقرا نامہ پر جو قریش نے درمیان خانہ کعبہ کے آویزاں کیا تھا دیکھ اس طرح پر سلاط کی کہ اس نے سوا نام خدا کے اس اقرا نامہ میں کچھ نہیں چھوڑا سب چاٹ گئی — ابوطالب یہ بات سنکر قریشوں کے پاس گیا اور اس حال سے ان کو اطلاع کی — اور یہ اقرا کیا کہ یہ بات جو میرے بیٹے نے کہی ہے اگر راست ہوئی تو ہماری قطع رحم کرنے سے باز آؤ اور اگر جوٹ نکلے تو بیشک اپنے بیٹے کو تمہارے سپرد کر دوں گا — چنانچہ انہوں نے وہ بات راست پائی اسلئے وہ لوگ اور زیادہ قہارت قلب اور بدی کے در پی ہوئے اور ایک گروہ قریش نے اس عہد اقرا نامہ کو توڑ دیا اور بنی مطلب سے متفق ہو گئے

## بیان ہے فوت ہونی ابو طالب کا

ابو طالب در بیان ماہ شوال دسویں سال نبوت میں بیمار ہو کر فوت ہوا۔ واضح ہے کہ جبکہ ابو طالب بہت سخت بیمار ہوا اور وقت غیر خدام نے ارشاد کیا کہ اسے چچا اگر تو کلمہ شہادت میرے سامنے کہہ لے تو دن قیامت کے میں تیری شفاعت بیشک کرواؤں گا۔ ابو طالب نے جواب دیا کہ اسے بتیجے اگر مجھ کو خوف ننگ عار کلمہ ہوتا تو بیشک میں کلمہ شہادت کہتا کیونکہ قریش لوگ یہ کہیں گے کہ اسے موت سے ڈر کر کلمہ شہادت کہا ہے۔ اور حضرت عباسؓ نے ایک یہ روایت کی گئی ہے کہ بروقت وفات کے ابو طالب ہنٹ ہلاتا تھا حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ بے کان لگا کر سنا اور اسے کہا کہ قسم خدا کی اسے پیچھے وہ کلمہ جکے کہنے کے واسطے تو مجھ کو کہتا تھا میں نے کہہ لیا اس وقت رسول خداؐ نے اللہ کی حمد کی اور فرمایا کہ حمد ہے اوس خدا کو جس نے اسے چچا مجھ کو بہت نصیب کی یہ روایت حضرت عباسؓ رض سے منقول ہے مگر مشہور یہ ہے کہ وہ کافر موائے مکر چند اشار ابو طالب سے یہ دریافت ہوتا ہے کہ اوسنے رسول اللہ کی تصدیق کی ہے اور اشار کا ترجمہ یہ ہے

ترجمہ

شعر ہدایت کی تو نے مجھ کو اور نبی جان لیا کہ تو سچا ہے امین ہے اور جانانیے کہ دین محمدی تمام دینوں سے بہتر ہے قسم ہے خدا کی نہ پیچیں گے سب طرف تیری جنگ کہ گاڑے نہ جادین مٹی میں اور عمر ابو طالب کی کچھ اوپر ہستی بر سکی تھی فقط

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۸۵

بیان ہے وفات حضرت خدیجہ زوجہ مطہرہ پیغمبر خدا ص کا

محب زہیہ کہ بعد وفات ابوطالب چچا رسول خدا کے بیوی حضرت کی بیٹی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بنی تین برس قبل ہجرت نبوی ص کے مرحلہ پچاس کے ملک عدم کی اختیار کی جناب سردر کانیات کو سبب مرنے ابوطالب اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بہت رنج لاحق حال ہوا اور خصوصاً قریش کے اشترافون مثل ابولہب بن عبدالمطلب اور حکم بن العاصی - اور عقبہ بن ابی معیط ابن ابی عمرو بن ایسہ جو قرب و جوار رسول کریم کے مقام سکونت رکھتے تھے حضرت کو انواع انواع اور اقسام اقسام کے تکلیف اور رنج دیتے تھے یہی برقت نماز خوانی اور عبادت خدا کے حضرت کے اوپر اشیاء ناپاک ڈال دیتے اور خدا اور کینہ سے طعام سردر کانیات کے اشیاء وغیرہ ہر ملا دیا کرتے

بیان ہے رسول اللہ کے سفر کریم کا طایف کی

بعد وفات ابوطالب چچا پیغمبر خدا ص کے جب قریش بیت ایدادینے لگے اور رسول اللہ کو شدت سے ستانے لگے اسوقت حضرت طایف کو باہر ارادہ تشریف لے گئے کہ شاید وہ لوگ خدا ترسی کر کے میری مدد اور حمایت کریں اور خدا اوکو ہر ایت نصیب کرے چنانچہ طایف میں جا کر ایک جماعت شرفاء قوم ثقیف (یعنی مثل مسعود اور حبیب کے جو کہ عہد کے بیٹے تھے) اپنے پاس بلا کر حضرت نے اوکو مہیا کیا اور کار رسالت اونکے سامنے اظہار کیا اوکو



## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۸۹ ہر امت طرف خدا کی کرنے لگے۔ ایک شخص نے ان دونوں کو رین بالائیں سے پہنچا کر آپ کے سوا اور کسی پیغمبر کو بھی خدا ملا ہے یا نہیں۔ دوسرا یہ بولا کہ خدا کی قسم میں تجھے کبھی کلام نہ کروں گا کیونکہ اگر تو رسول اللہ ہے جیسا کہ تو دعویٰ کرتا ہے تب تجھے ڈرتا ہوں کیونکہ تیرے کلام رو کرنے سے خوف آتا ہے۔ اور اگر خدا پر تو نے بتایا نبی کی ہے تو تجھے کلام کرنا روا نہیں پس ہر تقدیر میں کبھی نہ بولوں گا حضرت دہائے نامید و مایوس ہو کر کھڑے ہو گئے اور ان کے غلام اور کم سمیت لوگ نیچے کھینچے اور اس قوم کے حضرت کو پکار پکار کر برا بھلا کہنے لگے چنانچہ ایک انبوہ کثیر آپ پر ہو گیا اور وقت حضرت نے ایک دیوار کے نیچے مقام پکڑا اور خباب باری میں یہ التجا کی کہ اسے خداوند میں ضعیف بے جلد بے وسیلہ ہوں رحم دل کر دے تمام آدمیوں کو مجھ سے بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تو بدردگار بنا طاقتوں کا اور صافی کم زدروں کا میرے سسر پر قائم ہے اور تو خوب جانتا ہے کہ جن لوگوں نے مجھ کو آرزو کیا ہے اگر تو مجھ پر خفا ہو تو مجھ کو کچھ پر وانیہیں۔ بعد ازاں رسول اللہ مکہ معظمہ کو ہجرت لائے اور قوم قریش اور زیادہ مخالف اور دشمن ہو گئی تھی

## بیان ہے ظاہر کرنے رسول اللہ کا اپنے نفس کو قبایل عرب پر

جلد عادات رسول کریم سے ایک عادت حضرت کی یہ تھی کہ درمیان موسم حج کے پیغمبر خدا صلعم ظاہر ہوتے اور تمام قبایل عرب کے ہر ایک قبیلہ کو بنام و نشان آوے پکار کر یہ ارشاد کیا کرتے کہ اسے اولاد غلامی شخص کی میں رسول ہوں اللہ کا یہی ہے مجھ کو خدا نے پاس تمہارے میں یہ کہتا ہوں کہ عبادت کرو خدا کی اور اس کو وعدہ لاشرک سمجھو اور حکومت بوجھو اس کی پرستش سے دہشت کش ہو اور محمد ص

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

ایمان لاؤ میری تصدیق کرو آپ کا یہ مقولہ تھا — اور حضرت کا چچا ابولہب ۲۸۷  
 یہ سادی کرتا کہ اے لوگو یہ محمدؐ مکنونی راہ سکھاتا ہے اور بدعت و گمراہی  
 کی طرف بلاتا ہے یہ جانتا ہے کہ پرستش لات اور عزا کی چوڑ دادے کوئی اسکا  
 کہنا نہ مانیو یہ مقولہ ابولہب کا ہے واضح ہو کہ ابولہب آنکھ سے نہیں دیکھتا تھا اور سر پر  
 اس کے سینڈ بیان بالو کنی تھیں

## بیان ہے ابتداء حال انصار کا

جبکہ مشیت ایزدی مقتضی اس بات کی ہوئی کہ اپنے دین مستقیم اور نبی کریم کو سفر  
 و مکرم کرنا چاہئے اس وقت پیغمبر خدا صلعم موافق عادت قدیمہ کے درمیان موسم  
 حج کے قبایل عرب پر ظاہر ہوئے ابھی حضرت عقبہؓ ہی کے پاس تھے کہ آپ کی  
 ملاقات چند آدمیوں سے ہوئی جو کہ قبیلہ انحرَج کے اور رہنما لے  
 شہر ثیرب کے تھے واضح ہو کہ شہر ثیرب بن ودیقلہ رہتے تھے یعنی لاؤس  
 — اور انحرَج یہ دونو قبیلہ ایک باپ کے اولاد سے ہیں اور سکن قدیم الکا  
 یمن ہے ان دونو قبیلوں میں لڑائی اور جنگ برپا ہو رہی تھی — اور یہ دونو  
 قبیلہ دفر قدیمہ دینے قریطہ اور انطر سے جو کہ نسل ہارون ابن عمران کے ہیں  
 عقد مرافقت رکھتے تھے وہ آدمی چہ تھے حضرت نے ان کے سامنی حقیقت  
 اسلام کی بیان کی اور قرآن شریف پڑھ کر سنایا وہ ایمان لائے اور حضرت  
 کی تصدیق کر کے مسلمان ہوئے بعد ازاں جبکہ وہ شہر ثیرب میں پہنچے اپنے بہائی  
 نبیوں سے رسول اللہؐ کا ذکر کرنا اور اپنا مسلمان ہونا بیان کیا پھر تمام گہر دن  
 بن رسول اللہؐ کا ذکر ہو گیا

## بیان ہے شب معراج کا

مغنی زہے کہ صاحب السیرۃ کہتا ہے کہ معراج رسول خدا کو قبل از موت ابی طالب کے ہوئی۔ اور ابن الجوزی نے یہ نقل کیا ہے کہ بارہویں برس نبوت کے بعد موت ابی طالب کے حضرت کو شب معراج ہوئی۔ اور اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ ہفتہ کی رات ستروہن تاریخ رمضان شریف کی تیرہویں برکت بھری میں ہوئی یا کماہ ربیع الاول۔ یا ماہ رجب میں اور اس میں بھی اختلاف علماء کا ہے کہ رسول خدا جسم سمیت گئے تھے یا آپ کو خواب صادق ہوا ہے نہ جہور کا یہی ہے کہ جسم سمیت تشریف لگے تھے۔ مگر بعض کا مذہب یہ ہے کہ حضرت کو رویہ صادق ہوا اس مذہب کا مؤید قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہے وہ فرماتے ہیں کہ نہ گم ہوا تھا جسم مبارک رسول خدا کا بلکہ سیر کر دئی خدا تعالیٰ نے روح رسول خدا کو۔ اور معاویہ سے بھی یہ روایت ہے کہ شب معراج خواب میں ہوئی اور بعض یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا ص جسم مبارک بیت المقدس ہی تک تشریف لگے تھے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ سیر روحانی تمام آسمانوں کی حضرت نے کی بہ تقدیر جسے اختلاف ہے وہ سب جہنم لکھ دئے ہیں

بیان ہے اوس سعت کا جو اول مرتبہ ہوئی

واضح ہو جب نیا سال شروع ہوا پیغمبر خدا ص واسطے ادارہ مناسک حج کے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

ج کے تشریف لیگئے اولاً حضرت نے بارہ مردوں سے ملاقات کی یہ بارہ ۲۸۹ آدمی انصار میں سے ہیں انہوں نے حضرت سے مثل عورتوں کے بیت کی اور ابھی لڑا اسی فرض اون پر ہوئی تھی۔ یہ جو ہم نے کہا کہ مثل عورتوں کی بیت کی اتنی یہ مراد ہے کہ اس عہد پر بیت ہوئی کہ خدا کو کوئی شریک نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو انہیں باتوں پر عورتوں نے بیعت کی تھی جب وہ بیعت کر چکی حضرت نے مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد العلا کو واسطے تعلیم قرآن شریف اور طریقہ اسلام کے اون کے لئے مامور کیا۔ جب مصعب ہمراہ سعد بن زرارہ کے جو کہ ایک شخص ادھنیں چہ بیعت کرنے والوں میں سے تھا جنہوں نے درمیان عقبہ کے حضرت کی بیعت کی تھی داخل ہوئے تو اولاً بنی ظفر کے احاطہ میں گئے ان لوگوں کا سردار سعد بن معاذ تھا جو کہ رشتہ میں چوپہی زادہ سعد بن زرارہ کا بھی تھا۔ اور اسید بن حصین بھی اس قبیلہ کا سردار شمار کیا جاتا تھا۔ اسید بن حصین نے جو ایک تعلیم فی طور کی پائی طیش میں آکر اپنا حربہ ہاتھ میں لیکر آیا اور مصعب اور اسعد سے یہ کہنے لگا کہ تم لوگ ضحار قوم کو کیا پہلاتے پہلاتے تی فی باتیں پہلاتے پرتے ہو اگر تم دونوں کو اپنے جان بچانے منظور ہے تو اس حرکت بجا سے باز آؤ نہیں تو تمہارے کمرے کر ڈالوں گا۔ مصعب رض نے نرمی سے جواب دیا کہ حضرت سلامت آپ تشریف رکھئے اور ہم لوگ کہتے پرتے ہیں نبوت سنئے اگر کچھ ہمارا قصور ہوگا آپ جو چاہئے گا سو کیجئے گا اس کلام سے وہ ہنسا ہوا اور سیٹھ کر سٹنے لگا حضرت مصعب نے اسکو قرآن شریف کی آیتیں سنائیں اور طریقہ مسلمان ہونیکا اور اسلام میں جو باتیں چاہئیں سب بتلائیں اسے سنکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ کیا خوب مذہب ہے یہ پہرا دسنے سوال کیا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۹۰ کہیوں جی اگر کوئی مسلمان ہوا چاہئے تو کیا کرے حضرت مصعبؓ نے سب طریق اسلام کے قبول کرنے کا اوسکو بتلایا وہ فوراً مسلمان ہو گیا پھر اوسنے کہا کہ میں صاحب ایک میرے پیچھے اور آدمی ہے اگر اوسنے بھی یہہ دین تمہارا قبول کر لیا تو پھر تم یہہ جانتا کہ کوئی ہمارا مقابلہ اور ہمسے تنزی نہ کر سکیگا اور میں ابھی اوسکو تمہاری خدمت میں پہنچا ہوں مراد اوسکی اوس شخص سے سعد بن معاذ کی بقی چنانچہ اسید اپنا حربہ سنبھال کر سعد بن معاذ کے پاس دوڑا ہوا گیا اور اوسکو بلا لایا جب سعد بن معاذ آئے تو اسید نے مصعب سے مخیاطب ہو کر یہہ کہا کہ اب سردار قوم آپ کے پاس آیا ہے یہہ بہت قوی ہے اوس سے جو اول تمہارے پاس آیا تھا نیچے میں — یہہ کہہ کر اور سعد بن معاذ کے طرف مخیاطب ہو کر یہہ کہا کہ اگر میرے اور آپ کے قرابت اور رشتہ داری نہ ہوتی تو آپ کو بایں لخت کفر ہرگز بیان گسنے نہ دیتا ضرب مصعب نے نرمی سے یہہ کہا کہ حضرت سلامت آپ تشریف رکھئے اور کچھ نیند قرآن شریف کے سنئے اگر آپ کو اچھا معلوم ہوگا تو مسلمان ہو جائیگا اور نہیں تو آپ کو اختیار ہے سعد بن معاذ نے کہا کہ یہہ بات انصاف کی آپ نے کہی بہت بہتر یہہ کہہ کر بیٹ گیا — حضرت مصعب نے تمام حقیقت اسلام کی اور چند آیتیں قرآن شریف کی پڑھ کر اوسکو سنائیں راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم اوسوقت بنے اوسکی لشیرہ پر علامات اسلام کی قبل اوسکے بولنے کے دریافت کر لیں تہیں جب وہ سنا چکے سعد بن معاذ نے کہا کہ مسلمان کیونکر ہوا کرتے ہیں اونہوں نے طریقہ مسلمان ہونیکا سکھلایا وہ بھی اوسوقت مسلمان ہو گیا — اور اپنے ہمراہ اسید بن حصین کو لیکر اپنے قوم میں آیا سب نے کہا کہ ہم لوگ قسم کہاتے ہیں خدا کی سعہ کے چہرہ پر اور ہی طرح کی نشان معلوم ہوتے ہیں بالکل بدلا ہوا البشرہ ہے جس چہرہ سے وہ گیا تھا وہ بالکل نہیں — بعد ازان سعد بن معاذ نے ارشاد کیا کہ اسے اولاد بعد

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۹۱ عبد الاشہل کے تم لوگ مجھ کو کیا سمجھتے ہو ادھون نے کہا کہ اپنا سردار اور افضل اپنے سے ہم لوگ آپ کو جانتے ہیں۔ اوسنے کہا کہ اج کی روزنہ تمہاری عورتوں اور نہ تمہارے مردوں سے کسی سے نہ ملو لگا اور بات یہی کرنی حرام جانو لگا جب تک تم سب کے سب اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لاؤ گے۔ یہ کہتے ہی یہ حالت ہو گئی کہ شام تک عبد الاشہل کے خاندان میں کا کوئی شخص بے ایمان نہ رہا سب کے سب مسلمان ہو گئے اور حضرت سعد بن معاذ اور مصعب اور سعد بن زرارہ ان تینوں شخصوں نے اس کے گھر میں اتر کر سب لوگوں کو مسلمان کیا اور سب آدمی انصار میں سے مسلمان ہو گئے کوئی بے ایمان نہ رہا سوائے خاندان نبی امیہ بن زید کے کیونکہ وہ لوگ ایمان نہ لائے

## بیان اوسست ثانیہ کا ہی جو عقبہ میں میان ۳۳ رسول مینکی ہو

دشخص ہو کر پہنچتے اس طرح پہنچے کہ مصعب بن عمیر مدینہ منورہ سے مکہ شریف کو اپنے ہمراہ تھے ہر مرد اور دو عورتیں مسلمان لیکر ہمراہ ایک قافلہ کفار کے اپنے تین اونسے چھائے ہوئے تشریف لگے تھے اونسے ساتھ جو وہ لوگ مسلمان تھے ان میں سے کچھ قبیلہ اوس کے اور کچھ انحرزج کے تھے جب وہ درمیان مکہ کے پہنچے تو انہوں نے پیغمبر خدا ص سے یہ وعدہ کیا تھا کہ رات کے وقت درمیان ایام تشریق کے پچ عقبہ کے ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ پیغمبر خدا ص یہ سنا کہ خود مدینہ اپنے چچا عباس کے تشریف لائے اور حضرت عباس ان ایام میں مشرک تھے لیکن وہ پیغمبر خدا ص کی محافظت بسبب محبت کے بہت کرتے رہتے تھے۔ جب وہ ان آئے حضرت عباس نے ان لوگوں سے مخاطب

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۹۲ جو کہ یہ کہا کہ اسے قبلہ الخرج کے لوگو تم خوب جانتے ہو کہ میں نے اپنے بیٹے محمد ص کے حفاظت ہر ایک امر کی آج تک کی اور یہ درمیان اس شہر کے عرش اور حرم سے اچھی طرح رہتے تھے مگر اب اس کا ارادہ یہ ہے تم لوگوں کے رہو مٹے اگر تم وفاداری اسے کرو اور اس کی پیچ ہر ایک بات میں کرتے رہو اور اس کو اس کے دشمن سے محافظت بھی کرو تب تو تم کو اور اس کو اختیار دے دیا جائے میں ریگا۔ اور اگر تم کو یہ خیال ہو کہ میں نے محافظت نہ ہو سکے گی اور جو اس کا دشمن ہو گا ہم اس کے سپرد کر دیں گے تو ابھی سے اس کو جواب دیدادہ ہونے لگا کہ تم کو بس و چشم حفاظت منظور ہے اور ہماری جانیں اس سے ٹری ہوئی ہیں اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے محمد ص اب تجھ کو میں نے خدا کو بتایا ہے کہ اس کے پیغمبر خدا صلعم نے قرآن شریف کی آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ پھر یہ ارادہ کیا کہ سعیت کرو میری سہاوت پر کہ جو چیز اپنے اہل دیعالم کے واسطے تم جائز نہیں رکھتے اور اسے اذیت باز رکھتے ہو وہ سلوک مجھے بھی کرنا۔ یہی کلام دریا مضبوط کرنے وثیقہ اور عہد جانین کے رہے۔ بعد ازاں لوگوں نے پیغمبر خدا ص سے پوچھا کہ یا حضرت اگر ہم لوگ کافر و کفر قتل کریں گے تو ہمارے واسطے کیا اجرت ملے گی۔ رسول اللہ ص نے ارشاد کیا کہ تم کو عوض میں اس کے جنت اور حورین اور علمائے اللہ تعالیٰ دیگا یہ سب نے بالاتفاق کہا کہ یا حضرت تم کو ہاتھ دیجئے ہم سعیت کریں حضرت نے ہاتھ پھیلا یا سنے پیغمبر خدا ص کے پیغمبر کی اور بعد اس سعیت ثانیہ کے پیغمبر خدا ص نے کہ میں تشریف لا کر تمام اصحاب کو ارشاد کیا کہ تم سب لوگ ہجرت کر جاؤ یہاں سے مدینہ میں چلے جاؤ اور وہ تافہ بھی مدینہ کو مراجعت کر گیا مگر پیغمبر خدا ص تنہا کہ تشریف میں اس خیال سے رہے کہ جنگ حکم خواب باری کا مجھ کو پہلے جانکا نہ آوے میں نہ جاؤں گا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

لگا اور آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رض اور علی ابن ابیطالب رض یہ دونوں ۲۹۳  
رو گئے تھے

## بیان ہجرت فرمانی رسول اللہ ص کا

وضیح ہو کہ ہجرت نسر نامہ رسول خدا ص کا مکہ سے طرف مدینہ کی وہ ہی ہے ابتدائی تاریخ  
اہل اسلام کی مگر لفظ تاریخ کا عربی نہیں ہے بلکہ وہ عرب ہجراہ روز سے اسی بیان کی  
روایت اہل سلمان سنہ یمن بن ہجران سے کی ہے اور اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
تنگ پہنچا دی ہے وہ راوی کہتا ہے کہ درمیان خلافت حضرت عمر رض کے ماہ شعبان  
کا جب آیا تو آپ نے ارشاد کیا کہ کون سا شعبان ہے یہ جس سالین ہم میں اسی  
سال کا شعبان ہے یا وہ جو آنے والا تھا وہ ہے — بعد ازاں جمع صحابہ کو جمع  
کر کے یہ کہا کہ بیت المال میں روپیہ بہت ہے اور اس کی غر موقت تقسیم نہیں کیا  
جاتے اب کو فی صورت ہے جس سے انضباط دقت کا ہو سنے عرض کیا کہ اہل  
فارس کی رسوم میں سے کوئی رسم مبادر حساب کا ہر او یہ باتیں ہو رہی ہیں  
بتین کہ عمر ہجران فارسی دہان آگئے اور سے ہی دریافت کیا — اور سنے کہا کہ ہم  
لوگوں نے تمام زمانہ کا انضباط ایک حساب سے کیا ہے اور کو ہم ماہ روز  
کہتے ہیں اور مہینے اوس لفظ کے مہینوں اور دنوں کے ہیں — یہ لفظ مہینے ماہ  
روز چونکہ عجیب تھا اس واسطے انہوں نے اوسکو معرب کر کے مورخ بنایا بعد ازاں  
اوسکا نام تاریخ رکھا اور اسی لفظ کو استعمال میں لانا شروع کیا جب یہ لفظ  
یہ موضوع کر چکے تب فکر اٹھو ہوئی کہ کون سا حادثہ یا وقت اول مبادر تاریخ  
ایام دولت اہل اسلام کا مقرر کریں جسے متفق اللفظ والعمی ہو کر اول سال ہجرت  
نبوی علیہ السلام کا مقرر کیا یہ ہجرت پنجم خدا ص نے مکہ سے مدینہ منورہ تک فرمانی



## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۹۴ ہجری اول سال میں سے دو ہجری محرم۔ اور صفر کے اور آٹھ روز ریح الاول کے نقطہ کر کے واسطے تجدید ہجرت کے رحبت قہری آٹھ شہدہ دہلی کر کے مبداء تاریخ سال نو کا ماہ محرم الحرام ٹہرایا۔ بعد ازان اول روز محرم سے آخر روز عمر محمد مصطفیٰ ص کا بعد شمار دس برس دو ہجری ہوئے۔ واقع میں اگر حساب کیا جائے عمر نبی ص کا ہجرت سے تو وہ نو برس گیارہ ہجری ہائیس دن میں۔ نیسے ایک زایچہ متضمن سا ہائے ہجرت اور تواریخ قدیمہ شہورہ کا بنا کر اول کتاب میں درمیان مقدمہ کے لکھا ہے اگر کسی کو فاصلہ درمیان دو تاریخوں کے معلوم کرنا منظور ہو تو اصل دل سے اسطور پر دریافت کرے کہ جہاں وہ دو تاریخ جس خانہ میں ملی ہیں اس کو معلوم کر کے اور درمیان ہجرت کے دیکھ کر جو عدد کم ہو اس کو زیادہ سے دور کر محبت جو رہے وہ فاصلہ ہے دو تاریخوں میں۔ مثلاً ہم چاہتے ہیں معلوم کرنا کہ کیا فاصلہ ہے پیدائش مسیح ص اور پیدائش رسول اللہ ص کی میں تو کم کرین ہم اس فاصلہ کو جو درمیان پیدائش رسول اللہ ص کے اور درمیان ہجرت کے ہیں وہ تریہین برس دو ہجری اور آٹھ دن ہوتے ہیں ان کو ہم نے مفروق بنا کر چھ سو اسی سے جو مفروق ہیں دور کیا باقی رہے پانچ اسی برس اس میں سے دو ہجری آٹھ دن کو بھی جب کم کر دیا وہ فاصلہ درمیان پیدائش پیغمبر خدا۔ اور خباب مسیح ص کے ہو گا اس طرح سے جو کسی دو تاریخوں میں کا فاصلہ نکالنا منظور ہو اس سے دریافت کر لے

## تواریخ قدیمہ شہورہ کے سال

داخل ہو کہ درمیان ہجرت نبوی ص اور آدم ص کے بمقتضائے توریت یونانی اور بموجب مذہب مورخین کے چھ ہزار دو سو سولہ برس ہیں۔ اور بمقتضائی نحو

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۹۵ خواہے تو ریت یونانی اور مذہب منجمن کے جیسا کہ اوہوں نے اپنی زیچون میں  
 لکھا ہے یا پنچہزار سو سہسٹھ <sup>۵۹۶۷</sup> میں — اور بموجب بیان توریت عبرانیہ اور مذہب  
 مورخین کے چار ہزار سات سو اکتالیس برس ہوتے ہیں — اور منجمن کے نزدیک  
 دو سو انچاس برس جمع مذکورہ سے کم کرنے چاہئیں — اور بموجب خواہے  
 توریت سامریہ اور مذہب مورخین کے یا پنچہزار اکیسویں <sup>۲۴۹</sup> — اور بموجب  
 مذہب منجمن کے دو ہی دو سو انچاس برس کم کرنے چاہئیں — یہی حال  
 اوس تواریخ قدیمہ میں جو بخت نصر سے اول تھے چلا آتا ہے — اور درمیان  
 ہجرت نبوی اور طوفان کے مورخین کے مذہب موافق تین ہزار نو سو چتریں  
 ہوتے ہیں — اور طوفان جب آیا تھا اوسوقت حضرت نوح علیہ السلام کی  
 عمر چہ سو برس کی تھی — اور بعد طوفان کے حضرت نوح علیہ السلام تین سو پچیس  
 برس تک زندہ رہے تھے — اور منجمن کے نزدیک تین ہزار سات سو پچیس  
 برس ہیں جیسا کہ ابو معشر اور کوشیار وغیرہ نے اپنی زیچون اور تقویموں میں  
 لکھا ہے — اور جب زبانین اور بولین علیحدہ علیحدہ ہو گئیں تین اوسین اور  
 ہجرت میں بموجب مذہب مورخین کے تین ہزار تین سو چار برس ہیں —  
 اور منجمن کے نزدیک دو سو انچاس برس اوسین سے کم کرنے چاہئیں جیسا کہ  
 بیان ہو چکا ہے — اور درمیان پیدائش حضرت ابرہیم خلیل <sup>۲۸۴۳</sup> اور ہجرت  
 کے بمقتضائے مذہب مورخین کے دو ہزار آٹھ سو تہتر برس ہوتے ہیں اور منجمن کے  
 نزدیک دو سو انچاس برس کم کرنے چاہئیں — اور درمیان ہجرت اور زیارۃ  
 معظہ کے جو حضرت ابرہیم خلیل اور ادا کے بیٹے اسماعیل ص نے بتایا تھا  
 دو ہزار سات سو اور قریب تہتر برس کے ہوتے ہیں جب کہ طیار کیا گیا اوست  
 حضرت ابرہیم ص کی عمر اکیسویں برس کی تھی — اور درمیان ہجرت اور وفات

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۵۶ حضرت موسیٰ ع کے مورخین کے نزدیک دو ہزار تین سو اٹھالیس برس پہلے  
 کے نزدیک دو سو انچاس کم — اور درمیان ہجرت اور تعمیر بیت المقدس کے  
 مورخین کے نزدیک ایک ہزار آٹھ سو اور قریب دو برس کے ہیں جب اسکی تعمیر سے  
 فراغت ہو چکی تھی وہ سال گیارہ دان جلوس حضرت سلیمان ع کا تھا۔ اور حضرت  
 موسیٰ ع انتقال فرمائے بھی پانسو چھیالیس برس ہو چکے تھے۔ — بنجین کے نزدیک  
 دو سو انچاس برس کم کرنے چاہیں — اور درمیان ہجرت اور ابتداء ملک  
 نصر کے ایک ہزار تین سو انتہر برس میں اسین کچھ خلاف ہیں — اور درمیان ایرانی  
 بیت المقدس اور ہجرت نبوی ص کے ایک ہزار تین سو پچاس برس گزرے ہیں  
 بسبب بیت المقدس ویران ہوا تھا نجات نصر کے جلوس کو انیس برس گزر چکے تھے  
 اور شتر برس تلکے ایران پڑا رہا بعد انچاس برس گزرنے کے پہر اسکی تعمیر ہوئی  
 اور نبی اسرائیل آکر اسین بسے اور درمیان ہجرت اور غلبہ پانے سکندر کے دارا  
 بادشاہ فارس پر نو سو چونتیس برس میں ہی ابتداء سلطنت سکندر کی فارس پر تھی  
 — بعد غلبہ پانے کے دارا پر سات برس سکندر جیتا تھا — اور درمیان ہجرت اور  
 قطیس کے نو سو ستائیس برس میں یہ شخص سکندر کا چوٹا بھائی بارہ برس ادھے  
 عمر میں کم تھا اس کے بعد مقدونیہ کا یہ بادشاہ ہوا بطلمیوس نے اسکا ذکر کیا ہے  
 — اور درمیان ہجرت اور غلبہ پانے غطس کے قلوبطرا ملک مصر پر چہ سو بان  
 برس میں جس سال میں غلبہ پایا تھا وہ بارہ دان برس سلطنت غطس کا تھا —  
 اور درمیان پیدائش حضرت مسیح ع اور ہجرت نبوی کے چہ سو اکتیس برس میں  
 اور وہ پیدائش مسیح کی جب ہوئی تھی تین سو چار برس سکندر کے غلبہ کو دارا پر  
 — اور اکیس برس غلبہ غطس کو قلوبطرا پر گزرے تھے — اور درمیان ہجرت  
 اور ویران ہونے بیت المقدس کے دوسری دفعہ پانسو اٹھادھن برس میں یہ

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

یہ دیرانی اور تباہ ہو جانا بیت المقدس کا بعد چالیس برس خراب مسیح کے ۲۹۵  
ظہور میں آیا تھا اور اسی سال میں تمام یہود پر گندہ اور متفرق ہو گئے تھے۔ اور درمیان  
ہجرت اور ابتدا سلطنت اور یافوس کے پانسو سات برس میں۔ اور درمیان  
ہجرت اور قیام سلطان اردشیر بن بابک کے چار سو بائیس برس کا فاصلہ ہے  
یہی تاریخ تباہی ملک طوائیف کی ہے سولہ درمیان ہجرت اور ابتدا سلطنت قلیطان  
کے تین سو اٹالیس برس میں۔ یہ بادشاہ انحرست پرست شہان یونان  
میں سے ہے۔ اہد درمیان ہجرت اور پیدائش پیغمبر خدا ص کے تیرین برس  
اور دو مہینے آٹھ دن کا فاصلہ ہے۔ اور درمیان ہجرت اور بعوث ہوئے  
پیغمبر خدا ص کے تیرہ برس دو مہینے اور آٹھ دن ہیں۔ اور درمیان ہجرت  
اور وفات پیغمبر خدا ص میں نو برس گیارہ مہینے بائیس دن میں بعد ہجرت کے

## بیان ہے سبب ہجرت کا

واضح ہو کہ سبب ہجرت فرمانے رسول اللہ ص کا یہ تھا کہ قوم قریش نے یہ خیال  
کیا تھا کہ چونکہ رسول اللہ ص کے مددگار اور معاون اب بہت ہو گئے ہیں اور اصحاب  
میں بھی بہت آدمی داخل ہیں ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ ص سے اپنے معاون کو براہ  
لیکھ دینیہ پر چڑھائی کر کے اپنے قبضہ میں لادیں اسے بہتر یہ ہے کہ ہر ایک قبیلہ کا  
ایک ایک مرد اپنے ہمراہ جمع کرو اور رسول اللہ ص پر تلوار کشی کر کے اس کو قتل  
کرو۔ یہ خبر جب پیغمبر خدا ص کو معلوم ہوئی حضرت نے حضرت مرتضیٰ علیہ السلام  
وجہہ کو ارشاد کیا کہ کیا علی تم میری جائے پر یہ سنبر چادرہ میرا اور ہ کر سو رہو  
اور میں چلا جاتا ہوں تم سب امانتیں اور ودیتیں لوگوں کی جو میرے پاس سپرد

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۹۸

کے ہوئی میں اونکو بچا کر ہر ایک کی ودیعت اور سکے سپرد کرنا۔ اور فی الغیر رسول مقبول کے بیٹے کفار قریش کے سب پیغمبر خدا کے دروازہ پر بارادہ کو دینے کے حضرت کے گہرین مجمع ہو رہے تھے کہ حضرت نے ایک مٹھی خاک کی اپنے ہاتھ مبارک میں لیکر سورہ یسین اور سپر پڑھ کر ہونک کر ادون کا فزون کے سروں پر پھینک دی اور حضرت اوس مجمع میں کو صاف نکل گئے کسی نے حضرت کو نہ پہچانا۔ لیکن کسی مخبر نے اونکو خبر دی کہ پیغمبر خدا تمہاری انہو میں خاک ڈال کر چلے گئے اسلئے وہ نہایت مضطرب ہوئے اور اس راز کے تفتیش کے تو حضرت علی رض کو پیغمبر خدا ص کا چادرہ اوڑھے ہوئے پایا لیکن اونکو صبح تک یہی خیال رہا کہ پیغمبر خدا ص سولے میں۔ جب بوقت صبح حضرت علی رض بیدار ہوئے اونکے چہلے کھل گئے اور یقین ہو گیا کہ پیغمبر خدا ص ہمارے ہاتھ سے نکل گئے۔ حضرت علی رض ہی تمام دوا یح پیغمبر خدا ص کے سپرد کی ہوئی، اونکے وارثوں کو دیکر پیغمبر خدا ص کی خدمت میں تہنیت لگے۔ جب پیغمبر خدا ص نے ہجرت فرمائے تو آپ حضرت ابو بکر رض کے گہر میں تشریف لائے۔ حضرت ابو بکر رض شہادت ہجرت کی شکر بہت خوش ہوئے بلکہ اس خوشی کے سبب رونے لگے اور حضرت کے ہمراہ ایک غار میں حبکا نام تو رہے یہ ایک پہاڑ ہے نیچے مکہ سے دہان نیچے۔ ایک شخص مسمی عبد اللہ بن اریقط نے جو مشرک تھا کا فزون سے کہا کہ میں تمکو پیغمبر خدا ص کے جانیکا حال اور جہان دہ گئے ہیں بتلا دوں گا تم مجھکو کیا اجرت دو گے اونہوں نے او سکوکچہ اجرت دیکر اپنا دایہ بنایا۔ پیغمبر خدا ص اوس غار میں ہمراہ ابو بکر صدیق رض کے تین روز چبے بیٹھے رہے۔ بعد تین روز کے حضرت مہد اپنے یار ابو بکر صدیق رض اور عامر بن فہرہ کے جو کہ حضرت ابو بکر صدیق رض کا غلام تھا راہی طرف مدینہ منورہ کے ہوئے۔ ہر چند کہ قریش نے پیغمبر خدا ص کے ڈھونڈنے میں کچھ کئی

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۹۹ کی نہ کی تھی ملکہ سراقہ بن ملک الدہجی نے ایسا تقاب کیا کہ حضرت کے قریب جا بچا  
 اور حضرت ابو بکر صدیق رضی کی عرض کی کہ یا رسول اللہ کا فردن نے بکو پایا۔  
 پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ اے ابو بکر رضی تو کچھ غصہ نہ کر کیونکہ خدا بچانے والا  
 ہمارے ساتھ ہے یہہ فرما کر حضرت نے سراقہ مذکور کے حقین پر دعا کی بخیر  
 اس بد دعا کے سراقہ کا گھوڑا پیٹھ تلگ اوس زمین سخت میں جو زم نہ تھی پس  
 گیا۔ سراقہ نے پکار کر عرض کی کہ یا حضرت میرے واسطے دعا فرما کہ  
 میں کسی کا فر کو آپ تلگ نہ آنے دوں گا بلکہ جو آیا ہو یا وں گا اوس سے یہہ کہہ دوں گا  
 کہ پیغمبر خدا یہاں کو تشریف نہیں لگئے ہیں میں ڈھونڈ آیا ہوں۔ حضرت نے  
 دعا کی وہ گھوڑا نکل آیا لیکن وہ بسبب اپنے دل سخت ہونے کے پہر باز نہ آیا  
 بلکہ اوسنے پہر تقاب کیا۔ حضرت نے پہر بد دعا کی پہر گھوڑا وںس گیا دوسری  
 دفعہ اوسنے پہر التجا کی کہ حضرت ابی بار مجھ کو مخلصی ہو جاوے میں چلا جاؤں گا  
 اور کسی ڈھونڈ والی کو نہ آؤں گا سب کو جو میں کو نہ دوں گا۔ حضرت  
 نے پہر دعا کی اور نہسرایا کہ چلا جا۔ چنانچہ سراقہ اوسا پہر گیا اور جو شخص  
 اوسکو ملا سرائع لگانے والوں میں سے اوسکو یہہ کہتا ہے اچلا جاتا تھا کہ کیوں  
 تیض اوقات کرتے ہو پیغمبر خدا کا آگے کہیں کہیں نہیں ملتا۔ اور پیغمبر خدا ص  
 بار دین تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ کو بوقت ظہر سنہ اول ہجری میں دہل  
 مدینہ منورہ کے ہوئے۔ اور قبا میں کلثوم ابن الہدیم کے پاس فروکش ہو کر  
 دوشنبہ۔ سہ شنبہ۔ چار شنبہ۔ جمرات تلگ حضرت نے دہان  
 تشریف رکھ کر مسجد قبا کی بنیاد ڈالی۔ ہمد کے روز حضرت برآمد ہوئے  
 دہان کے باشندوں کی یہہ حالت تھی کہ جو حضرت کے ناطق کو دیکھتا تھا اور جس  
 گہر پر انصار کے حضرت گذرتے تھے بہت تواضع و تکریم سے پیش آتے تھے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۰۰ اور حضرت کے ناقة کو روک روک لیتے تھے اور پہہ کہتے جاتے تھے کہ حضرت ہیں قدم رنج نہ سرمائے اور آرام کیجئے کیونکہ آب بہت تھکے ہوئے ہونگے یہاں تک کہ حضرت اسی مکریم اور تعظیم سے اوس مقام تک جس جائے مسجد نبوی نبی ہے تشریف لگئے۔ حضرت کا ارادہ پہلے اور پہلے سے جو کہ ددرٹ کے عمرو کے یتیم تھے ملاقات کرنے کا تھا اسلئے حضرت مہاذبن عضرہ کے مکائین تشریف لگئے۔ اور اوسجائے کو حضرت نے برکت دی اور ناقة سے اوتر کر تشریف رکھی ابوایوب انصاری مارے شوق کے حضرت کے ناقة کا کجاوہ اپنے گہراٹھا کر لیکھا چنانچہ حضرت بھی ابوایوب انصاری کے گہرین تشریف لگئے تاہم یاری مسجد نبوی اور مکین تشریف کی اوسی گہر پر قیام پذیر رہی۔ کہتے ہیں کہ جبائے مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی ہے وہ زمین نبی خبار کے ملک سے تھی اوسجائے پر درخت بکھور کے تھے اور دیرانہ پڑا ہوا تھا اور مشرکین کے دمان قبرستان بھی تھی

## بیان نکاح کرنے پیغمبر خدا ص کا حضرت عایشہ بنت ابی بکر صدیق رض سے

واضح ہو کہ پیغمبر خدا ص نے حضرت عایشہ صدیقہ رض قبل ہجرت فرمانے کے اور بعد فوت ہونے کے حضرت خدیجہ بیوی سابقہ کے نکاح کیا تھا مگر اس بیوی سے حضرت نے بعد گزرنے اُٹھ بیٹے کے ہجرت سے صحبت اور سبائرت فرمائی اور ان ایام میں جب صحبت میں حضرت کی آمن اس بیوی کی عمر نو برس کی تھی اور جب پیغمبر خدا ص نے رحلت فرمائی اوسوقت اس بیوی کی عمر اٹھارہ برس کی تھی

بیان ہے بہائی چارہ ہونیکا دیران مسلمانوں کے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۶۱ تجب زہے کہ پیغمبر خدا ص نے حضرت علی بن ابیطالب رض کو اپنا بہائی بنایا چنانچہ  
حضرت علی رض سیواسطی درمیان کوفہ کے منبر پر اپنے امام خلافت میں فرماتے  
تھے کہ اے مسلمانوں میں پیغمبر خدا ص کا بہائی ہوں اور اللہ کا بندہ ہوں جب حضرت  
نے حضرت علی رض کو اپنا بہائی بنایا تو سب صحابہ نے اسے ایک دوسرے کو  
بائیں تفصیل بہائی بنائے۔ حضرت ابوبکر رض۔ اور خاریج بن زید بن ابی ہریرہ  
انصاری دونو بہائی ہوئے۔ اور ابو عبیدہ بن الجراح۔ اور سعد بن معاذ  
انصاری دونو بہائی ہوئے۔ اور عمر بن الخطاب۔ اور عتبہ بن مالک  
انصاری دونو بہائی ہوئے۔ اور عبد الرحمن بن عوف۔ اور سعد بن الربیع  
انصاری دونو بہائی ہوئے۔ اور عثمان بن عفان۔ اور انوش بن ثابت  
انصاری دونو بہائی ہوئے۔ اور طلحہ بن عبید اللہ اور کعب بن مالک انصاری  
دونو بہائی ہوئے۔ اور سعید بن زید۔ اور ابی بن کعب انصاری دونو  
بہائی ہوئے۔ تجب زہے کہ اول پنجہ جو جو مہاجرین میں سے بعد ہجرت کے  
پیدا ہوا تھا وہ عبد اللہ ابن زبیر ہیں۔ اور انصار میں سے اول پنجہ جو  
پیدا ہوا وہ ثمان ابن بشیر ہیں

## بیان بد لجانے قبلہ کا نماز میں

پوشیدہ زہے کہ دوسرے سال ہجرت کے بموجب حکم خدا تعالیٰ کے حکم ہوا  
بدل جانے قبلہ کا طرف کعبہ شریف کی اول اسی نماز درمیان کو شریف کے  
اور بعد آنے رسول اللہ ص کے مدینہ میں ہی اٹھارہ چھتے تک بیت المقدس کے  
طرف نماز پڑھی جاتی تھی۔ لیکن ماہ شعبان میں پہرے کے دن پیغمبر خدا ص ظہر کی



## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۰۲ نماز پڑھا رہے تھے کہ دفعتاً حضرت کعبہ کی طرف پر لگی وہ لوگ جو حضرت کے مقتدی تھے وہ بھی فوراً حضرت کے ہمراہ ہی پر گئے اور نماز ہی میں رہے۔ اور اسی سال میں یعنی سنہ دو ہجری میں رمضان شریف کے روزہ فرض ہوئی تھی۔ اور اسی سال میں پیغمبر خدا ص عبد اللہ بن حبش ہمدانی کے ہمراہ آہٹ آدمی کر کے طرف النخلہ کے واسطے جا سوسی انجبار قریش کے روزانہ فرمایا تھا یہ نخلہ دریا کے کنارے واقع ہے جب وہ لوگ وہاں پہنچے اونکے نزدیک کوثریش کے گدے گزرے اون لوگوں نے اون گدہوں کو لوٹ لیا اور دو گدے ہیقتہ کر کے مو اونکے حضرت کے پاس لا حاضر کے یہاں اول غنیمت مسلمانوں کے تھے جو پہلے ہی دفن اونکے ہاتھ آئے (نقل کیا گیا ہے یہ کتاب الاشراق سے جو مسعودی کی تصنیف سے ہے) اور اسی سال میں عبد اللہ ابن زید بن عبد ربہ انصاری نے درمیان اپنے خواب کے دریافت کیا تھا کہ اذان اسطور پر دینی چاہئے جسے مسلمانوں کو اطلاع وقت نماز کی ہو جایا کرے اور اوسکے خواب ہی کے موافق وحی بھی نازل ہوئی

## بیان ہے اوس جنگ عظیم کا جسکو جنگ بدر کہتے ہیں

پوشیدہ نہ ہے کہ یہ وہ لڑائی ہے جس میں خدا تعالیٰ نے ظاہر کیا تھا یہ سچا دین اسلام ہے حال اسکا یہ ہے۔ کہ نقل ملک شام سے ہمراہ ابو سفیان ابن حرب کے سہ ہجرت میں مدون کے قریش میں آیا تھا اوسکے پاس رسول اللہ نے چند آدمیوں کو بھیج کر اپنے پاس بلوایا یہ خبر ابو سفیان نے پا کر مکہ میں جا کر قوم قریش سے اسطور پر بیان کی کہ رسول اللہ کا ارادہ تیر چڑھائی کرنا ہے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۰۳ ہے یہ خبر سُکر وہاں کے باشندوں کی تنوں میں آگ پھینک گئی فوراً نو سو پچاس ۹۵۰  
 مرد کی جمعیت لیکر جنینِ سوادِ می سوار باقی نپیا دہ تھے مکہ سے خروج کیا اس لڑائی میں  
 تمام اشرافِ پغمبرِ خدا ص پر چڑھ کر آئے تھے مگر ابوبہ ص آیا اور سکی جا پر  
 عاص بن اشام تھا — اور اسطرتِ پغمبرِ خدا ص کے ہمراہ ۱۳۰۰ من سو تیرہ مرد ہیں  
 تفصیل تھے ستر مہاجرین کے باقی انصار — اور سوار — کوئی نہ تھا  
 سوار دو مردوں کے ایک مقداد بن عمر کنذی بلا شک و شبہ — اور دوسرے  
 میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ وہ زبیر بن العوام ہے اور کوئی کہتا ہے  
 کہ نہیں کوئی اور تھے اور شتر اونٹ حضرت کے ہمراہ تھے — جب حضرت  
 الصفرار میں پہنچے آپکو خبر آئی کہ مشرکین عیر کے پاس آپہنچے ہیں اوسمین دہ  
 دہ لوگ اپنی جمعیت کے ساتھ اتریں گے — اسلئے حضرت نے وہاں سے  
 کوچ فرما کر بدر میں ایک چشمہ خورد پر جو ایک قبیلہ کا تھا مقام کیا حضرت  
 سعد ابن معاذ نے لکڑیوں کی ایک چھت واسطے اجلاس فرمانے پغمبرِ خدا ص کے  
 بنادی اور سپرِ خباب سردر کا نیات مد ابو بکر صدیق رض کے بیٹے اور حضرت  
 نے قوم قریش کو ملا خطہ فرما کر — دست بدعا ہو کر حضرت نے خباب باری  
 سے عرض کی کہ اسے خدا یہ قوم قریش بہت فخر اور غرور سے تیرے رسول کو  
 جھٹلانے کے واسطے سوار لیکر آئے ہیں جو تو نے وعدہ کیا تھا اسلئے کہ جب  
 اب اپنے بندہ کی مدد بھیج حضرت بدعا کر رہے تھے کہ قریش بہت نزدیک  
 آگئے — اور عتبہ بنی ربیعہ — اور شعیبہ بن ربیعہ — اور ولید بن عتبہ یہ  
 تین شخص ہنگامہ آرائے مقابلہ ہوئے — پغمبرِ خدا ص نے عبیدہ بن حارث  
 بن مطلب کو ارشاد کیا کہ تم عتبہ سے مقابلہ کرو — اور اپنے چچا حمزہ کو ارشاد  
 کیا کہ شعیبہ سے لڑو — اور علی ابن ابی طالب کو حکم ہوا کہ ولید بن عتبہ سے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۰۴

مقابلہ کرو۔ چنانچہ حضرت حمزہ رض نے شبیہ مذکور کا سر بٹایا اور دیا۔  
 — اور حضرت علی رض نے ولید کو جہنم وصل کیا۔ اور عبیدہ اور عقبہ  
 دونوں بھیل ہوئے اور اسنے اسکو مارا۔ اور اسنے اسکو — حضرت علی  
 رض اور حضرت حمزہ رض نے جو یہ حال دیکھا یگر عقبہ کو قتل کیا اور عبیدہ کو  
 دونوں نے اوٹھالیا کیونکہ انکے پیر کٹ گئے تھے چنانچہ وہ بھی شہید ہوئے  
 — پیغمبر خدا ص اس چوترہ پر دعائیں مستغرق تھے آپ کے ہمراہ ابو بکر  
 رض بھی بیٹھے تھے اور حضرت پی فرارہے تھے کہ اے خدا ہلاک کر اس قوم  
 سرکش کو جو عبادت نہیں کرتے تیری درمیان زمین کے اور نجات دی  
 ہو گیا کہ وعدہ کیا ہے تو نے حضرت ایسے ہوش اپنے دعائیں تھے کہ اپنی  
 چادر گرہی حضرت ابو بکر صدیق رض نے وہ چادر آپ کے اوپر پرا ڈرائی  
 اور کفار نے حضرت کے اس چوترہ تک آجھوم کیا آپ دفعۃً ہوشیار  
 ہوئے اور فرمایا کہ اے ابو بکر اب اللہ تعالیٰ کی مدد آئے یہ مرنے والے  
 حضرت مان سے اتر کر لوگوں کو ٹرنے پر براگتھ کرتے اور ڈھارس دیتے ہوئے  
 تشریف لائے۔ اور ایک ہنٹی گندون کی حضرت نے ہاتھ میں لیکر قوم  
 قریش پر نینک کر دی عادی — بعد ازاں اپنے صحاب کو حکم دیا کہ ادن پر  
 سختی اور تشدد کرو چنانچہ انکو شکست ہوئی یہ واقعہ شتر دین تاریخ ماہ رمضان  
 روز جمعہ کو ہوا۔ عبد اللہ بن مسعود صحابی ابو جہل بن ہشام کا سر جسوقت برہو  
 پیغمبر خدا ص کے اٹھا کر لیا حضرت نے سجدہ شکر کیا ابو جہل کی عمر بروقت ماری جانے  
 کے شتر برسی تھی نام ابو جہل کا مرد ہے وہ بیاض شام کا پوتا خیرہ کا بڑوتا عبد اللہ  
 بن مسر — بن مخزوم کا ہے — العاص بن ہشام بھائی ابو جہل کا بھی اسی جنگ میں  
 مارا گیا تھا اس لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مدد کو ایک ہزار ملائکہ کی کمک

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

دی تھی۔ جب ابوہریر نے یہ حال اہل بدر کا مکہ میں سنا مارے غم و اہم کے ساتھ ۳۰۵  
دن کے بعد وہ بھی مر گیا۔ تعداد مقتول مشرکین کی ششتر اور یقین ہی اتنے تھے  
سوائے ان ششتر مرد مقتولین کے اور بھی ہیں چنانچہ حنظلہ بن ابوسفیان بن حرب  
— اور عبیدہ بن سعید بن العاص بن امیہ — ان دونوں کو حضرت علی ابن ابیطالب  
رض نے قتل کیا۔ — اور زید بن الاسود کو حضرت حمزہ رض اور حضرت علی رض  
نے ملکر مارا تھا۔ — اور ابوہریری بن ہشام کو الجدر بن زیاد نے قتل کیا۔ — اور ولید  
بن خویلد بہائی خدیجہ کا جو ایک شیطان شیطاں قریش کا تھا یہ وہ ہے جو نزد  
ابوبکر اور طلحہ بن خویلد کے بیروت اور مکہ کے درمیان پہاڑ کے تھا  
اسکو حضرت علی رض نے قتل کیا۔ — اور عمر بن عثمان بن عمر الیمی کو بھی حضرت  
علی رض نے قتل کیا۔ — اور مسود بن ابی امیہ مخزومی اور سکوت حضرت حمزہ رض نے قتل  
کیا۔ — اور عبداللہ بن مسند مخزومی کو حضرت علی ابن ابیطالب نے قتل کیا۔ —  
اور منبہ بن الحجاج سہمی کو ابوالمیسر انصاری نے قتل کیا۔ — اور اسکے بیٹے عامر  
بن منبہ کو حضرت علی رض نے قتل کیا۔ — اور اسکے بہائی بنید بن الحجاج  
کو حضرت حمزہ اور سعد بن ابی وقاص نے ملکر مارا۔ — اور ابو العاص بن قیس سہمی کو  
حضرت علی رض نے قتل کیا۔ — اور بھلا یقین کے ایک عباس چچا حضرت علی  
اور دو بیٹے حضرت عباس کے ایک عقیل بن ابی طالب — دوسرا نوفل بن ابی طالب  
بن عبدالمطلب تھے جب لڑائی سے فراغت ہو چکے حضرت نے ارشاد کیا کہ  
مقتولین کی لاشیں ایک کوئی مین جو قریب تھا ڈال دو چنانچہ چوبیس سرداران قریش  
کی لاشیں کنج کر ادس کوئے میں ڈال دیں۔ — اور حضرت نے میدان بدر میں  
تین رات ہمارا چودہ مرد کے جلے یہ تفصیل ہے کہ چہ اونہیں سے مہاجرین اور انہیں  
انصاری تھے اقامت فرما کر الصفراء کے طرف مال غنیمت لیتے ہوئے جلے ہوئے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۰۶

مرحمت کی اوسوقت پیغمبر خدا نے حضرت علی ابن ابیطالب رض کو ارشاد کیا کہ تیرا  
حارث کو بھی قتل کر دے یہ شخص پیغمبر خدا کا بہت دشمن تھا جو وقت پیغمبر خدا ص قرآن  
شریف پڑھا کرتے تھے وہ یہ کہا کرتا تھا کہ محمد مگلوں ہی کے قصوں کو بیان کرتا ہے  
کچھ فی بات نہیں بولتا۔ جب اوسکا مر حضرت علی رض نے اور ادا کیا۔ اوسوقت  
ارشاد کیا کہ عقبہ بن ابی معیط کو گردن مار دو فوراً وہ قتل کیا گیا۔ حضرت عثمان  
ابن عفان اس جنگ میں بوجب ارشاد پیغمبر خدا ص کے حاضر نہ تھے کیونکہ اونکی بیوی  
زنیہ جو کہ حضرت کی بیٹی تھی بیمار بہت ہو رہی تھیں اسلئے حضرت نے اونکو فرمایا تھا  
کہ تم مدینہ ہی میں رہو چنانچہ وہ ذہرنیک اختر نبی ص کے پیٹنے بیوی زنیہ زوجہ حضرت  
عثمان ابن عفان کی راسی ٹھک تھا ہوئے بردقت حلت حضرت کے دیدار مبارک  
کو بھی دیکھنے نہ پائے کیونکہ انیس روز تک حضرت مدینہ میں تشریف نہ لگے تھے

## بیان اوس لڑائی کا جو یہودیوں نے نبی ولادت قیقاع فی حضر سی کی

یہ اول یہودین جنہوں نے پیغمبر خدا ص کا عہد توڑا چنانچہ ایسے حضرت نے در بیان  
سلسلہ ہجری کے اون پر خروج کیا وہ قلعہ میں ٹھہرے ہوئے حضرت نے پندرہ دن تک  
اونکا محاصرہ کیا مگر ان بوجب حکم پیغمبر خدا ص کے وہ قلعہ میں سے نکلے حضرت  
چاہتے تھے کہ اونکو قتل کریں لیکن عبداللہ بن ابی سلول خزرجی منافق نے (یہ یہود  
خلفاء الخزرج کے تھے) حضرت سے شفاعت اور عفو خطا چاہی حضرت نے  
اوسکی طرف سے سہو پیر لیا۔ اوسنے پہر سوال کیا حضرت نے پہر بونہ پیر  
لیا آخر لاچار ہو کر حضرت کے گریبان کو کھڑکیا اور کہا کہ اے رسول اللہ ص جو آپ  
باصواب فرما سکتے رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ افسوس ہے پیغمبر جو دوسرے محکوم اوسنے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

اپنے کہا کیا حضرت قسم ہے خدا کی جنگ حضور جواب با صواب نفرائیں گے ۳۷  
 نہ چوڑی کا اس وقت حضرت نے اونکی جان بخشی فرمائی اور حکم دیا کہ لو کہو جلا  
 وطن کرو اور سب اسباب اذکار لوٹ لو چنانچہ مسلمانوں نے فوراً سب اسباب  
 اذکار چھین لیا

## بیان ہر غزوۃ السویق کا

اس لڑائی کا یہ حال ہے کہ ابوسفیان نے اسطور پر قسم کھائی تھی کہ جنگ محمد  
 سے نہ لڑوں جب تک نہ خوشبو کو سو گھنوں اور عورت کے ہاتھ لگاؤں کیونکہ  
 مقتولین بدر سے اسکو کمال رنج تھا اسلئے دو سو سوار لیکر لڑنے نکلا اور اپنے  
 آگے پیادہ دینیہ کی طرف روانہ کئے جب وہ عریض پر پہنچے اونہوں نے چند  
 مسلمانوں کو جو انصار تھے شہید کیا جب رسول اللہ نے یہ حال سنا ابوسفیان  
 کی تلاش میں حضرت بھی نکلے ابوسفیان سوائے یاروں کے بہاگ گیا  
 اور ایسا ڈر کر بہاگ کہ بہت اسباب چوڑی گاتا کہ ہلکا ہو جاوے چنانچہ  
 بعض نیلے ستوں جو ساتھ لائے تھے نہ لے آئے اور کسی مقام پر چوڑا تا کہ تحقیق ہو جاوے  
 اسواسلئے اسکو غزوۃ السویق کہتے ہیں غزوۃ کے معنی جنگ کے اور سویق ستوں کو

کہتی ہیں

## بیان غزوۃ قرقرۃ الکدر کا

کہتے ہیں کہ یہ لڑائی تیسرے سال ہجری میں ہوئی تھی اصل یہ ہے کہ قرقرۃ الکدر  
 نام ایک چشمہ کا ہے جو راہ عراق سے طرنت مکہ کی پرستہ ہے مخدوم نے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۰۸ جب حضرت کو یہ خبر دی کہ اس مقام پر ایک گروہ قبیلہ سلیم۔ اور عطفان کا واسطے  
 تئیس اور فساد کے مجمع ہوا ہے اسلئے پیغمبر خدا ص بارادہ جنگ مان تشریف لیگے  
 تھے لیکن جب وہاں کوئی کافر حضرت کے مقابلہ پر نہ آیا اپنی طرف مدینہ کی ہضت  
 فرمائی۔ اسی سترہ ہجری میں عثمان بن مظعون رض فوت ہوئے اور اسی سال میں  
 حضرت علی رض کا نکاح حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ص سے ہوا تھا اور اسی سال میں  
 ایک لڑائی درمیان بکربن و ایل اور شکر کسری پر ویز کی جبکہ یہ سب سامان ہا مقرر تھا  
 ذی قار پر ہوسی تھی اسلئے لڑائی میں فارسیوں کو شکست فاش ہوئی ہا مقرر سب لار  
 بھی مارا گیا اور بہت آدمی فارسیوں کے کام آئے اسی سال میں امیر ابن ابی اہلت  
 نے بھی وفات پائی اور سکنا نام عبداللہ بن ربیعہ تھا وہ سرداران کفار سے گزرا ہے  
 کتب انبیاء دین سے سب پڑھے تھیں اور جانتا تھا کہ ایک نبی مبعوث ہوگا مگر وہ یہ  
 چاہتا تھا کہ میں خود نبی ہوتا تو خوب تھا اسلئے پیغمبر خدا ص کا اوسنے سبب حسد کے  
 انکار کیا اوکئی تصدیق سبب بھیجے گئے تھے کہ نہ کی۔ وہ ملک شام تک گیا تھا جب مان سے  
 پرکرا آیا لوگوں نے اوسے کہا کہ اس کوئے میں جنگ بدر کے مقتولوں کی لاشیں  
 پڑی ہیں اون مردوں میں شیبہ۔ اور عقبہ۔ دو بھائی ہا موزاد امینہ مذکور کے  
 بھی تھے اوکئی لاشیں دیکھ کر امینہ مذکور کو بہت رنج ہوا چنانچہ اوسنے اپنی اوٹنی  
 کے دونوں کان کاٹ کر اوس کوئے پر بٹھ کر ایک شہ بہت بڑا تعین کر کے ماتم کیا  
 - قول مترجم (اوسکے اٹھا ذکرہ عرب میں مینے لکھے ہیں

## اب شروع ہوا سترہ ہجری

اس سال میں درمیان ماہ رمضان شریف کے حضرت امام حسن ابن علی رض پیدا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

پیدا ہوئے اور اسی سال میں کعب بن الاشرف یہودی مقتول ہوا اور سکومحمد بن مسلتہ ۳۰۹  
انصاری نے قتل کیا تھا

## بیان جنگ اُحہ کا

د واضح ہو کہ تین ہزار قریشی خیمیں سنات سو ذرہ پوش اور دوسو سوار تھے اور  
باقی پیادہ سپہراہ ابوسفیان ابن حرب کے مجتمع ہو کر ارادہ پر خاش کا رسول اللہؐ  
سے رکھتے تھے اس لڑائی میں زوجہ ابوسفیان کی بیٹے ہند بنت عقبہ بھی اد کے  
ساتھ تھی۔ پندرہ عورتیں ہاتھ نہیں دفٹے ہوئے مقتولین جنگ بدر پر  
دوقی اور مسلمانوں سے لڑنے کیواسطے مشر کو کونو بر انگختہ کرتی جاتی تھیں۔  
یہ سب لوگ مکہ سے مجتمع ہو کر مقام ذابلیفہ میں جو مقابل مدینہ منورہ کے ہے  
بدھ کے روز چوتھی تاریخ ماہ شوال سنہ ہجری کو اترے۔ اب رسول اللہؐ  
نے تمام صحابہ سے اس امر میں مشورت لی کہ آیا مدینہ سے نکل کر انکا مقابلہ کرنا  
یا مدینہ ہی پر لڑنا۔ عبد اللہ ابن ابی بن ابی سلول منافق نے یہ کہا کہ یا حضرت  
آپ مدینہ ہی میں قیام فرمائے کیونکہ وہ لوگ بہت جمعیت رکھتے ہیں میدان  
میں مقابلہ کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ اور جمیع صحابہ نے عرض کیا کہ میدان  
میں نکل کر لڑنا اور کافروں کو شکست دینا مناسب ہے۔ اسے پیغمبر خداؐ نے  
ایک ہزار صحابہ ہمراہ لیکر مقابلہ کفار پر مدینہ سے کوچ فرما کر مقام احد میں جہوت  
پہنچے وہاں سے عبد اللہ ابن ابی بن ابی سلول منافق تین اور منافقوں کو اپنے  
ہمراہ لیکر ادٹا چلا گیا اور کہہ گیا کہ میں نے ادکئی اطاعت سب طرح سے کی گو میری  
ادھون نے جب نہ سنی تو اب ہم بھی نہیں جاتے ادکے جانے سے جو شخص



## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۱۹ مناقق تھا وہ بھی اوسکا پیروں لیا۔ پیغمبر خدا ص ایک گھاٹی احد کی مین جاکر اترے حضرت کے پشت احد کی طرف تھے۔ یہ لڑائی سفتہ کے روز ساترین تاریخ شوال کو ہوئی تھی حضرت کے ہمراہ سات سو آدمی تھے جن میں ایک سو آدمی زرہ پوش اور باقی بے زرہ مگر سب کے پاس پادہ تھے کسی کے پاس سوا دو شخصوں کے گھوڑا نہ تھا۔ ایک رسول اللہ کے پاس تھا۔ اور ایک ابی بردہ کے پاس تھا۔ اور مصعب ابن عمیر جو عبد الدار کے اولاد میں ہیں اوس روز علم بردار تھا۔ اور مشرکین کے منہ پر خالد بن ولید تھا سیرہ پر عکرمہ بن ابی جہل۔ اور علم بردار اونکی عبد الدار کی اولاد کے آدمی تھے۔ حضرت نے پچاس مرد تیر مار اپنے پیچے کی صف میں کھڑے کر دیے تھے۔ جو وقت جانبین کا مقابلہ ہوا اوسو مسماۃ ہند بنت عتبہ زوجہ ابوسفیان کی مہ اور عورتوں کے جو مشرکین کے پیچے کھڑے ہوئے دف بجار ہی تھیں یہ صد کہتی تھیں۔ افسوس ہے تم پر اسے اولاد عبد الدار کی اور افسوس ہے پیر اسے بہادر وارے گے تم ایک ظالم کے ہاتھ سے۔ اور حضرت حمزہؓ نے چچا پیغمبر خدا ص کے اس لڑائی میں خوب لڑے داد جو انردی دیکر مسمی ارطاة علم بردار مشرکین کو قتل کیا اسی اثنا میں سباع بن عبد العزیٰ بیامساۃ خنانہ کا جو مکہ میں تھی حضرت حمزہ کے سامنے آیا آپ نے اوسکو دیکھتی ہی منہ مایا لگا حرام زادہ یہ کہتے ہیں ایک ہاتھ تلوار ابدار کا اوسکے سر پر چھڑا وہ دار خالی گیا پھر دوسری دفعہ دار کیا چاہتے تھے کہ دفعۃً حالت یخیری میں سسی وحشی عبد جبرین مطعم نے جو رنیوالا حبش کا تھا ایک ہاتھ حرب کا حضرت حمزہ کے مارا وہ شہید ہوئے۔ اور ابن قتیہ اللیش نے مصعب بن عمیر رض علم بردار مسلمانوں کے کو شہید کیا مگر وہ شخص یہ جانتا تھا کہ میں رسول مقبول کو شہید کیا بعد شہید ہونے مصعب ابن عمیر کے پیغمبر خدا ص نے وہ علم حضرت

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۱۱

حضرت علی رض کو سپرد کیا حضرت علی رض نے علم اٹھایا

## بیان حملہ کرنی مشرکین کا مسلمانوں پر پرتشکست پانا مشرکین کا

وہ مردمان تیر انداز بخور رسول مقبول نے ایک مقام میں پرچے مقرر کیا تھا سب دامگیر سونے طع لوٹ کے جس مقام سے حضرت نے نہ ٹلنے کو فرمایا تھا اودھو چوڑ کر آگے بڑھ گئے خالد بن ولید نے جو ایک سوار مشرکین سے تھا یہ شور مچوفا بر بار کر دیا کہ محمدؐ مقبول ہوئے یہ سنتے ہی تمام مسلمان جو صف بستہ کھڑے تھے تشرتیر ہو گئے بلکہ قریب بہاگنے کے ہو گئے تھے اوس روز مسلمانوں پر صدمہ عظیم برپا ہوا تھا کیونکہ تشر مسلمان شہید ہوئے اور مشرک کھل بائیں مارے گئے اور بہاگڑ اسی مچی کہ رسول اللہؐ تلک نوبت بہاگنے کی آگئی اسی اثنائیں ایک پتھر کفار کی طرف سے رسول خداؐ کے ایسا زور سے آکر لگا کہ اگلی کچلی دانت کی ٹوٹ گئی اور ہونٹ سست پڑا یہ پتھر عقبہ ابن ابی وقاص بہائی سعد ابن ابی وقاص نے مارا تھا حضرت نے یہ فرمایا کہ یہ گمراہ کس طرح سے نجات پاویں گے جنہوں نے اپنے نبی کا یہ حال کیا ہو کہ اوسکا مونہہ خون سے رنگ دیا حالانکہ وہ سوائے اسکے کہ اذکوبہ بیت طرف خدا کی کرے اور کچھ نہیں کہتا فوراً ایک آیت باین مضمون نازل ہوئی کہ اے محمدؐ تکتو بخبر راہ راست دکھلانے یا جہاد کرنے کے اور کچھ حکم نہیں ہے کیونکہ وہ لوگ ظالمین حضرت جوسر مبارک پر خود اپنی ہوئے تھے اوسکے دونوں حلقے سبب صدمہ جوٹ پتھر کے حضرت کے مونہہ میں گھس گئے تھے — اور سوقت ابو عبیدہ بن جراح نے ایک حلقہ رسولؐ کے مونہہ سے جب کچھ فوراً وہ ایک کچل گر پڑی جب سب

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۱۲ کچنی دوسری کچی گر پڑی تو گو یا ابو عبیدہ نے دونوں کچنیں حضرت کی گرا بنیں۔ ابو سعید  
حدادی جو حاضر تھے انہوں نے حضرت کے دانتوں شہید کا جلدیسی خون چوس  
لیا اور دانتوں کو نکل گیا۔ حضرت نے فرمایا کہ جس شخص کے خون میں را خون  
پوست ہو اوہ ہرگز راک دوزخ نہ دیکھے گا۔ روایت کی گئی ہے کہ حضرت  
طلحہ رض کا ہاتھ اسی لڑائی میں شہید ہوا وہ حضرت کے سامنے سے مشرکین کی  
مدافعت کرتے تھے اوس روز حضرت دوزخ پہنچے ہوئے تھے اوس مدافعت کے  
باعث اونکا بھی ہاتھ کٹ گیا۔ اور جب ہندہ اور اس کے ہمراہیوں عورتوں  
نے مسلمانوں کو مردہ پایا اور سوقت ہر ایک کے کان اور ناک کاٹ کر اونکی  
ٹھون کے ہار نکال لئے بلکہ مسماۃ ہند نے یہ حرکت بد کے کہ حضرت حمزہ رض کا  
کلیجہ جبر کر دانتوں سے کچا ہی چبا کر کھا گئی۔ حضرت حمزہ کو ابو سفیان نے اس  
عورت ہندہ کو رہ کے خاوند نے ایک نیزہ کے انی اونکی کن پٹوئیں گھسیڑ کر  
شہید کیا تھا بعد اونکے شہید ہونے کے پہاڑ پر کھڑا ہو کر نعل چاکر یہ کہا کہ آج کا  
دن بدر کا ہے اور لڑائی ہے آسے لڑائی ظاہر کر اپنا دین دند سب یہ کہہ کر ابو  
سفیان نے وہ اپنے ہمراہیوں کے مراجعت کی اور یہ حضرت سے کہلا یہا کہ سال اندہ میں  
لڑائی ہوگی حضرت نے بھی قبول فرمایا جب مشرکین مکہ میں چلے گئے اور  
حضرت نے حضرت حمزہ کی تالاش کی اونکی لاش پائی کان اور ناک کٹا ہوا  
اور کلیجہ پٹا ہوا پڑا تھا۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ قوم قریش پر  
مخوفش دیکھا کہ تو تیش آدمی اسی طرح قتل کر کے دکھلا دوں گا انشا اللہ تعالیٰ  
بعد ازاں حضرت نے فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس آیا اور سنئے مجھے کہا کہ حمزہ کا  
نام ساتون اسمانوں میں یہ لکھا گیا ہے کہ (حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ  
واسد رسول اللہ) نبی حمزہ نبیا عبد المطلب کا شیرے خدا اور اس کے رسول کا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

رسول کا۔ بعد ازاں حضرت نے اپنا چادہ اوپ کے جازہ پر ڈال کر حضرت نے ۳۱۳  
سات تکبیریں سرما کر نماز ادائیگی جازہ کی پڑھی پہر اور مقتولین کی لاشیں لوگ  
اڑھا کر لائے اور حضرت اوپ پر سو عمرہ کے جازہ کی نماز پڑھتے جاتے تھے  
یہاں تک کہ بہتر نمازین حضرت نے عمرہ رض کے جازہ پر ہمراہ اور شہیدوں کے  
پڑھیں۔ امام ابو حنیفہ رض اسجائے شہید کے جازہ پر نماز پڑھنے کی دلیل  
لاتے ہیں۔ مگر امام شافعی اسکو نہیں مانتے۔ بعد ازاں بوجہ حکم پیغمبر خدا  
ص کے حضرت عمرہ رض مدفون ہوئے لوگوں نے اپنی مردوں کی لاشیں مدینہ  
مین لا کر دفن کیں مگر حضرت نے سرمایا کہ جتنا جلد ہو سکا کرے ادتنا ہی جلد مردے کو  
دفن کیا کرواد سکے دفن کرنے میں تاخیر نہ کیا کرو

## اب شروع ہوا چوتھا سال ۳۳ھ ہجری کا

## بیان جنگ ربيع کا

دانش ہو کہ صفر کے پینے ۳۳ھ ہجری میں پیغمبر خدا ص کے پاس ایک گروہ قبیلہ اخیل  
اور القارہ سے آئے تھے اونہوں نے یہ عرض کیا کہ یا حضرت کوشی شخص وندار  
جو سایل اسلام سے خوب واقف ہو ہمارے ساتھ واسطے ہدایت ہماری قوم کے  
روانہ فرمائے حضرت نے ان چہ آدمیوں مفصل الذیل کو اوندکے ہمراہ کر دیا  
وہ یہ ہیں۔ ثابت بن الاعم۔ اور خبیب ابن عدی۔ اور مرثد ابن مرثد  
انغوی۔ اور خالد بن بکیر الیشی۔ اور زید بن الدثنہ۔ اور عبد اللہ ابن  
الطارق۔ مگر اون پر مرثد ابن مرثد کو سردار مقرر کر کے حضرت نے اوندکے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۱۳؎ بسراہ روانہ کیا تھا یہ لوگ جب مقام رجب پر پہنچے (رجب نام ایک شہید ہدیہ کا ہے جو جوہر میل عصفان سے واقع ہے) وہاں کفار نے اوسے بدسلوک اور قسریٰ کیا چوں صحابہ لڑے تین شہید ہوئے اور تین شخص اپنے زید بن اللہ سے اور خیب اور عبد اللہ بن الطارق مقید ہوئے انکو گرفتار کر کے مکہ کی طرف وہ لوگ روانہ ہوئے لیکن عبد اللہ بن الطارق پہر اوسے راہ میں لڑا چنانچہ مقام الحجارہ میں وہ بھی شہید ہوا باقی دو صحابہ مقید اوسکے قید میں وارد مکہ ہوئے کفار نہ کورنے وہاں لاکراون دزدوں شخصوں کو قریش کے ہاتھ بیچ ڈالا قریش نے اون دزدوں کو بھی قتل کیا وہ بیچارہ بھی شہید ہوئے

## بیان عنسزدہ سیر معونہ کا

پوشیدہ زبے کہ ماہ صفر ۱۰؎ ہجری میں ابو براء عامر بن مالک بن جعفر نذرہ باز سے پیغمبر خدا ص کی خدمت میں بحالت نفاق حاضر ہو کر یہ عرض کی کہ چند صحابہ کو میرے ہمراہ نجد میں روانہ فرمائے تاکہ یہ لوگ وحدانیت اور راہ خدا اون لوگوں کو تعلیم کریں کیونکہ یقین کا مل ہے کہ بروقت ان لوگوں کے وہاں جانیکے سب آپ پر ایمان لے آئیں گے حضرت نے ارشاد کیا کہ صحابہ کو وہاں پہنچنے میں جھکوینہ خوف ہے کہ وہ لوگ چونکہ کٹے کا نسر میں ایسا نہ ہوں مسلمانوں کو شہید کریں ابو براء نے عرض کی کہ میں ہی اونکی حمایت اور حفاظت کر دوں گا آپ پہ خیال نفرمادین اسلے پیغمبر خدا ص نے منذر بن عمرو انصاری کے ہمراہ چالیس مسلمان منتخب کر کے روانہ فرمایا اون صحابہ میں عامر بن عبیدہ غلام حضرت ابو بکر صدیق رض کا بھی تھا جب یہ صحابہ سیر معونہ پر جو چار منزل مہینہ سے ایک منزل ہے جا کر

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

جا کر اترے۔۔ وہاں نامہ رسول مقبول کا عامر بن طفیل کا فر کے پاس پہنچا ۱۵  
اوس مزدود نے قاصد کو مار ڈالا اور بہت اپنے ہمراہ لیکر رسول اللہ کے صحابہ  
پر چڑھائی کی جب جانین کا مقابلہ ہوا لڑائی ہونے لگے سب صحابہ شہید ہوئے  
مگر ایک نئے کعب ابن زید نیم جان ہو کر مردوں میں گھر پڑا تھا وہ اپنی جان بچانے  
کے واسطے لاشوں میں مردوں کی چپ گئی تھا وہ بچ کر آیا اور رسول مقبول کی  
خدمت میں تا جنگ خندق حاضر رہا برادر خندق وہ شہید ہوا۔ کہتے ہیں کہ عمرو بن  
امیہ الضمری جو کہ ایک انصاری انصار رسول اللہ میں سے تھا چراگاہ خجکل میں  
پہر رہا تھا اوسنے دور سے دیکھا کہ جس جاے مسلمانوں کا لشکر اترا ہوا تھا وہاں  
گدہ وغیرہ جانور اڑ رہے ہیں وہ بہاگا ہوا گیا سب کو مقتول پایا اسلئے اوسنے  
بھی کفار سے لڑ کر شہادت پائی۔ اور ایک عمر ابن امیہ کفار کی قید میں گرفتار  
ہوا تھا مگر اوسکو عامر بن طفیل نے سبب اس کے کہ وہ قبلہ سفر سے تہارناری ہی  
اوسنے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر سب ماجرایاں کیا حضرت کو بہت رنج و الم  
و غم اس واردات کے سنے سے ہوا

## بیان لڑنی بنی نصیر یہودیوں کا

وضع ہو کہ ماہ ربیع الاول سنہ ہجری میں پھر خدا نے اون یہود کا محاصرہ کیا تھا  
اسی محاصرہ میں شراب کے جام ہونی کی آیت نازل ہوئی تھی بعد گزرنے چھ  
روز محاصرہ کے کہ انصار محصورین کے کہ ہم لوگوں کو اس دیجے ہم سب مال و باب  
اپنا چھوڑ جاتے ہیں فقط تیار اونٹوں پر لا کر چلے جاتے ہیں حضرت نے  
منظور فرمایا چنانچہ فرامیر گاتے بجاتے وہ لوگ اپنی شجاعت اور بہادری

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۱۶ جاتے ہوئی نکل گئے وہ موضع حسین رستے تھے خالی کر دیا۔ حضرت نے سب مال اڑنکا لیکر ہاجرین پر تقسیم کیا انصار کو کچھ نہ دیا مگر سہیل ابن حنیفہ اور ابو دجانہ کو اس واسطے کچھ دیا تھا کہ انہوں نے اپنا فقر اور محتاج ہونا جتلیا تھا ان بنی نصیرین کے کچھ لوگ مکہ شام کو چلے گئے اور کچھ خیبر میں جا رہے

## بیان لڑائی ذات الرقاع کا

واضح ہو کہ ماہ جادی الاول سنہ ہجری میں ایک گردہ قوم غطفان ذات الرقاع حضرت کا مقابلہ ہوا تھا (ذات الرقاع اس واسطے کہتے ہیں کہ اون لوگوں کے نیزوں پر چھڑے اور پوند پڑانے پٹے ہوئے تھے) جب وہ لوگ حضرت کے سامنے آئے جرات لڑائی کی نہ پا کر جنگ موقوف کی۔ اسی لڑائی میں ایک شخص نے جو قبیلہ غطفان سے تھا اپنی قوم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں محمد ص کو بیشک شہید کروں گا چنانچہ وہ حضرت کی خدمت میں آیا اور آتے ہی حضرت سے اوسنے کہا کیا حضرت اپنی تلوار مجھے دیجئے تاکہ میں دیکھوں کیسی ہے اوس تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا حضرت نے فوراً وہ تلوار اوسکے ہاتھ میں دی دی اوسنے پہنچ کر تنگی کی اور ہلانے لگا جانتا تھا کہ رسول مقبول پر ایک وار سخت کرے لیکن خدا نے اوسکو جرات نہ دی اور مطلق ہاتھ نہ اڑھا سکا مگر یہ اوسنے کہا کہ کیا حضرت آپ مجھے کیوں ڈرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ میں تو مطلق نہیں ڈرتا یہ کہہ کر تلوار پیر دی اسوقت ایک آیت جسکا یہ ترجمہ ہے نازل ہوئی کہ اے مسلمانوں یاد کرو اللہ کی نعمت اور حمایت جو تم پر ہے دیکھو جسوقت ایک قوم نے دست چالاکئی کا نیر قصد کیا خدا تعالیٰ نے اوسکو روک دیا وہ لوگ تھے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۱۴

تھے دست درازی نہ کر سکے

## بیان جنگ بدر ثانی کا

واضح ہو کہ ماہ شعبان ۱۱ھ ہجری میں حسب وعدہ ابوسفیان کے حضرت تشریف  
فسرہ طرف بدر کی واسطے مقابلہ کفار کے ہوئے تھے اور ابوسفیان بھی مکہ سے  
کوچ کر کے چلا گرا انہی میں سے مراجعت کر گیا جب ابوسفیان نہ آیا حضرت اوس کے  
انتظار دیکھ کر مدینہ کی طرف مراجعت کر گئے اسی سال میں حضرت امام حسین علیہ السلام  
پیدا ہوئے تھے

اب شروع ہوا یا پنچواں سال ۱۱ھ ہجری کا

## بیان غزوہ خندق کا

اس جنگ کو غزوۃ الأحزاب بھی کہتے ہیں یہ لڑائی درمیان ماہ شوال ۵ھ ہجری  
کے ہوئی تھی حال یہ ہے کہ رسول خدا ص کو یہ خبر پہنچی تھی کہ تمام قبائل عرب  
واسطے لڑائی کے مجتمع ہوئے ہیں اسلئے بعد مشورۃ موافق رائے مسلمان فاری  
کے یہ تجویز ہوئی کہ ایک خندق گرداگرد مدینہ کے کہودی جائے اسخندق  
کے کہودنے میں پیغمبر خدا ص سے کئی معجزہ ظاہر ہوئے تھے ازاں بعد ایک یہ  
ردایت کی گئی ہے جابر سے وہ یہ کہتا ہے کہ خندق کہودنے میں ایک سپہر  
بہت سخت نکل آیا تھا وہ ہرگز نہ ٹوٹتا تھا حضرت نے پانی منگو کر اوس میں  
تھوک کر حکم دیا کہ اوس سپہر پر چڑک دو جب وہ پانی اوس سپہر پر چڑکا



## ... ن محمد مصطفیٰ ص کا

۳۱۸ گیا فوراً ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اور ایک یہ سجرہ ہوا کہ بشیر بن سعد انصاری کے بیٹے بنے بمشیرہ نعمان بن بشیر کی اپنی ماں کے پاس سے بکجورین واسطے اپنے باپ بشیر اور ابو عبد اللہ بن رواحہ کے لائی تھی جب وہ حضرت کے مقابل کو گزری آپ نے اسے پوچھا کہ اسے لڑکی یہ کیا لائی اسنے حضرت کے ہاتھ میں ہ بکجورین ڈال دین راوی کہتا ہے کہ وہ بکجورین اتنی تھیں کہ حضرت نے دو نو ہاتھ میں لین تھیں مگر لپ نہ بہری تھی حضرت نے فوراً ایک چادر اٹگو کر وہ بکجورین اور سپر پہلا دین اور حکم دیا کہ تجھے آدمی خدق کہو در بے من سبکو بلا لو اور کہو کہ کہنا طیار ہے سب چلے آؤ چنانچہ سب آکر کہانے لگے وہ بکجورین غیب سے بڑھتی جاتی تھیں یہاں تک بڑھیں کہ جتنے آدمی خدق کہو دتے تھے سب کہا کر سیر ہو گئے اور اتنی میں باقی رہ گئیں۔ دوسرا سجرہ یہ ہوا روایت ہے جابر سے وہ کہتا ہے کہ میں نے ایک روز اپنی بیوی سے کہا کہ ایک بکری کا بچہ شبلکو پھون کر طیار کر رکھنا اور چند روٹیاں جو کی پکا رکھنا حضرت کی دعوت کر دینا بوقت مرحبت کے خدق سے میں نے حضرت سے کہا کہ کیا حضرت ایک بچہ بکری کا اور روٹیاں جو کی آپ کے واسطے نیدہ نے طیار کر دین میں آپ اوکھوتا دل فرما (اوں ایام میں تمام دن خدق کہو داکرتے شام کو اپنے اپنے گھر بسیم چلے آیا کرتے تھے) حضرت نے ایک آدمی سے یہ فرمایا کہ تو پکار کر سب لوگوں سے کہہ دے کہ ہمراہ رسول اللہ کے جابر کے گھر کہنا کہانے چلو اسنے فوراً تمام صحابہ میں منادی کر دی جابر کہتا ہے کہ جو وقت تمام صحابہ جمع ہوئے میں کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کا زبان پر لایا اور بھگو بہت غم ہوا کیونکہ میں نے تو فقط حضرت کی دعوت کی تھی حضرت نے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ تجھے خدق کہو دنے والے میں سب چلین میں ہی یہ سمجھ کر کہ رسول کی بات کو رد کرنا اچھا نہیں تو تاجپ ہو رہا جب حضرت

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

حضرت یحییٰ صاحب کے رونقِ انسر و زیرے لکھوئے نے جلدی سے وہ زوٹیاں ۳۱۹  
اور گوشت بکری کے بچے کا حضرت کے سامنے لا رکھا حضرت نے بسم اللہ پڑھ کر کھ  
دی اور اوسین تناولِ انسر یا پھر تمام صحابہ کھانے لگے اور وقت یہ حالت تھی  
کہ ایک قوم کے آدمی جب کھانے چکے کھڑے ہو جاتے تھے دوسرے قید کے لوگ  
کھانے پر بیٹھتے تھے تمام خندق کے حقے آدمی کھودنے میں شریک تھے سب کھاکر  
سیر ہو گئے۔ اور سلمان فارسی یہ بیان کرتا ہے کہ خندق کھودنے میں میں ہی  
حضرت کے قریب کھود رہا تھا (سلمان فارسی اس لڑائی میں اول ہی اول  
حضرت کے ساتھ شریک ہوا ہے) پہلے اسے کسی لڑائی میں ہمراہ نہ تھا کھودتے  
کھودتے ایک زمین میں ایسا سخت پتھر نکل آیا کہ پتھر کھودنے کا حضرت نے میرے  
ہاتھ سے کھودا لیکر ایک ضرب اوس پتھر پر ماری ایک چمکار روشنی کا اس  
پتھر میں سے نکلا۔ پھر دوسری ضرب ماری اوس وقت بھی آگ چڑی۔ پتھر ہی  
ضرب میں ہی روشنی پتھر میں سے نکلی سلمان فارسی کہتا ہے کہ میں نے حضرت سے  
کہا کہ قربان شوم یہ کیا چمکا ہے حضرت نے فرمایا کہ اسے سلمان دیکھا تو نے  
میں نے عرض کی کہ یا حضرت دیکھا آپ نے ارشاد کیا کہ اول چمکار وہ جو چمکا تھا اوسکی یہ  
منے تھے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو ملک بن دیا۔ اور دوسرے کے ہم منے میں کہ  
مجھ شام اور مغرب میں فتح کر دے گا۔ تیسرا چمکار وہ جو تھا اوسے یہ مراد تھی  
کہ مشرق فتح ہو گا جب پنجر خدۂ خندق طیار کر چکے تھے کہ کوئی توفیق نے اس پر  
آدمی اپنے قوم اور قبیلہ کمانہ سے اور قبیلہ غطفان اور اہل نجد سے جو ان کے ساتھ  
ہو ایک چرٹائی کی بتور غلبہ ہی کفار کے ساتھ تھے اور کفار کے ساتھ اپنے ہمراہ تھا  
انہیں لوگوں نے رسول اللہ ص سے عہد کیا تھا کہ صحابہ رسول اللہ ص کے اوسے ہمراہ  
تھے مگر وہ ہی لوگ پہرے تھے اور کفار کے ہمراہ ہو گئے تھے اس عہد کے ٹوٹ

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۶۔ جانے سے تفاق بہت پیدا ہو گیا تھا چنانچہ معتب ابن قشیر نے کہا کہ محمد ص مجھے عہد کرتا ہے کہ کسرے اور قیصر روم کی ہمس خزانے کہانیں گے یہ امر محال ہے عقل میں نہیں آتا۔ کچھ اوپر پیش روز تک مشرکین نے تیر برسائے سوائے تیر ماری کے کوئی لڑائی نہ ہوئی مگر بعد عرصہ مذکور کے مقابلہ ہوا شروع ہوا۔

جانب کفار سے عمرو بن عبدود جو کہ اولاد لوی ابن غالب سے ہے مقابلہ کو آیا۔ اس کے مقابل حضرت علی رض ہوئے عمرو نے دیکھتے حضرت علی رض کو کہا کہ اے بیٹے خدا کی قسم تجھ کو یہ منظور نہیں کہ تجھ کو قتل کر دوں۔ حضرت علی رض نے فرمایا کہ خدا کی قسم تجھ کو بدل منظور ہے کہ میں تجھ کو قتل کر دوں۔ یہ لفظ سُنکر اوس کو بھی غیرت آئی اول اور تھپا ہے اپنی گھوڑے کی اوسنے پیر کاٹے پھر حضرت علی رض پر حمل کیا حضرت علی رض نے اوس پر حمل کیا دونوں کی ایسی کشتی ہوئی کہ سوار نبار کے کچھ نہ بھلا سکی دیتا تھا کہ کون اوپر ہے اور کون نیچے ہے مگر جب وار ایک تبکیر کی آئی مسلمانوں نے یقین کیا حضرت علی رض اوس کا زکوہ بھار ابد کم ہونے نبار کے دیکھا تو حضرت علی رض عمرو مذکور کے سینہ پر چڑھے ہوئے اوسکا سر کاٹ رہے بن بعد اس مقابلہ کے ایک ہوا چلی تھی جسکی خبر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہی ہے (یا ذرؤ اے مسلمانوں نعمت اپنے خدا کی جب چڑھا آئی کفار تمہارے مقابلہ کو بھیجے اللہ نے شکر فرشتوں کے اور چلائے باد صبح یہ لڑائی موسم سرما میں ہوئی تھی آخر شش ابوسفیان قریش کو لیکر کوچ کر گیا قوم غطفان بھی یہ حال سُنکر کہ ابوسفیان چلا گیا اپنے شہر دن کو مر جیت کر گئے

## بیان جنگ نبی قریطہ کا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

جس روز اس لڑائی مذکور سے رسول اللہ ص فرغت پا کر یہ منورہ کو مرحمت کر کے تشریف لگے مسلمان اپنے اپنے ہتیار کھنکھائیے بیاتنگ کو گھر کا وقت آیا اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام پیغمبر خدا ص کے پاس آئے عرض کی کہ یا رسول اللہ خدا تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ بنی قریظہ سے جا کر اڑو حضرت نے فوراً ایک شخص کو حکم دیا کہ سب مسلمانوں کو یہ حکم سنا دو کہ جنگ کہ بنی قریظہ کے پاس نہ جا لیں نماز عصر نہ پڑھیں یعنی تعمیل حکم خدا کے جلد کرنی چاہئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو علم مرحمت فرما کر اول روانہ کر دیا آپ ایک کوسے پر جو بنی قریظہ کا تھا جا اور سے پیچھے سے سب مسلمان آ جمع ہوئے مگر ایک گروہ مسلمانوں کے بہت دیر کر کے بوقت شام آئے اذیعی نماز عصر بہت قصا ہو گئی تھی بسبب اوس حکم کے جو رسول مقبول نے کیا تھا آپ نے اوس کو کچھ ملامت نہ کی اس قوم کا پیغمبر خدا ص پچیس روز تک محاصرہ کے رہے آخر کار اودن لوگوں کے دونوں میں خدا تعالیٰ نے رعب ڈال دیا آپ سے آپ باہر نکل آئے یہ قبیلہ قبیلہ اوس کا دوست تھا اودن دونوں قبیلوں میں عقد محبت جو کلمہ بہت تھا اسے قبیلہ اوس کے لوگوں نے رسول اللہ ص سے درخواست کی کہ یا حضرت سطح سے آپ نے بنی قریظہ کی بسبب قبیلہ انحرار کے جان بخشی فرمائی تھی اس طرح سے اس قبیلہ کو ہمارے گننے سے مخلص دیکھئے حال یہ ہے کہ رسول اللہ ص نے بنی قریظہ کی سپہ سالارش عبداللہ ابن ابی سلول منافق کے نجات دی تھی اسلئے اودنوں نے بھی یہی درخواست کی۔ پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو سعد ابن معاذ کو حکم بنا دو کہ جو وہ کہے اوسکی تعمیل تم بھی کر دہم بھی کر دے یہ شخص چونکہ قبیلہ اوس کا سردار تھا اور اوس قبیلہ کے آدمی اس قبیلہ سے بہت محبت رکھتے تھے فوراً سب سے منظور کیا کیونکہ وہ یہ جانتے تھے کہ سعد ابن

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۲۲

معاذ ہمارے محضی کے باب میں سی کر لیا۔ حکم ہوا سعد ابن مساذ کو بلاؤ اس شخص کی رگ بخت اندام میں ایک زخم گہرا بروز جب خندق آیا تھا اسلے وہ پیدل اسکا وہ لوگ دوڑ کر ایک گدھے پر تکیہ لگا کر سہارے سے اوسکو بٹھا کر رسول اللہ کی خدمت میں لائے مگر ماری راہ یہ کہتے آئے کہ اے سعد ہمارے حقین بہتر اسی کیجو اور جہاننگ ہو سکے ہمارے محضی کے لئے سی کرنا جب سعد مذکور حاضر دربار نبوت شامین ہوا حضرت نے تمام صحابہ کو ارشاد کیا کہ اوسکی تعظیم دو مہاجرین نے یہ کہا کہ رسول اللہ نے انصار سے تعظیم دلوائی ہے اور انصار یہ کہتے تھے کہ حکم عام ہوا ہے ہماری کچھ خصوصیت نہیں غرضیکہ سب تعظیم کو کھڑے ہوئے سعد کی کثیت ابو عمر تھی اوس قبیلہ کے آدمیوں نے کہا کہ اے ابا عمر رسول اللہ نے آپکو ہمارے اوپر حکم اور منصف مقرر کیا ہے آپ ہمارے واسطے جو حکم دین وہ ظہور میں آوے۔ سعد نے کہا کہ میں یہ حکم دیتا ہوں کہ مردوں کو مار ڈالو اور عورتیں اور لونڈیاں انکی گرفتار کرو اور مال اونکا سب آپس میں بانٹ لو پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ اے سعد تو نے اسوقت وہ فیصلہ کیا جو خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر سے حکم کیا ہے حضرت نے دامن غم نبضت فرما کر مدنیہ کا ارادہ کیا اور انصار نے اون لوگوں سے پہلے خندق کھود دوائی بعد ازان سبکے گردن کاٹ کر خندق مذکور میں لاشے اونکے ڈال کر مٹی اوپر سے ڈال دی تھیں یہ سن کر آدمی تھے جو مارے گئے بعد ازان رسول خدا ص نے جتنی عورتیں اور لونڈیاں نبی قریطہ کے گرفتار آئی تھیں اور حجاب مال غنیمت دمان سے آیا تھا سب میں سے پانچواں حصہ نکال کر صحابہ کو تقسیم کر دیا اور اپنے واسطے ایک عورت مسماۃ ریحانہ بیٹی عمرو کی چھانٹ کر پسند کر لی یہ عورت تا وفات پیغمبر خدا ص کے اونکے ملک میں رہی۔ بعد مقتول نے نبی قریطہ کے سعد ابن مساذ سے حکم مذکور

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۲۳ مذکور کا بھی زخم پہٹ گیا وہ بھی راہی دار البقا ہوئے وضع ہو کر جنگ خندق میں  
چہرہ مسلمان شہید ہوئے تھے ازاں جملہ ایک سعد بن معاذ مذکور ہی کیونکہ یہ زخم  
اوس کے جنگ خندق میں آیا تھا مگر اوس نے جناب باری سے یہ دعا کی تھی کہ اے  
خداوند جنگ کہ نبی قریطہ کی لڑائی سے فراغت نہ ہاؤن میں نہ مردن چاہی  
وہ دعا قبول ہوئے اوس وقت اوس کا زخم بہر گیا جب نبی قریطہ مارے گئے اوس  
موافق اوس کے استدعا کی پھر زخم پہٹ گیا اور دفعتاً سب پائی اس لڑائی میں قریطہ  
میں کوئی مسلمان نہیں مگر ایک مسلمان شہید ہوا یہ لڑائی نبی قریطہ کی ماہ  
ذیقعدہ شہر ہجری میں ہوئی تھی اور تا شروع سلسلہ ہجری پیغمبر خدا ص نے وہیں  
تشریف رکھی

## اب شروع ہوا سلسلہ ہجری

### بیان جنگ بنی لحيان کا

اس سال میں رسول اللہ ص واسطے انتقام اہل ربيع کے بنی لحيان پر جہاد کرنی  
تشریف لگئے وہ لوگ سب خوف کے پیڑ پر جا چڑھے اسلئے پیغمبر خدا ص نے  
نزول اجلال عصفان پر فرما کر مدینہ منورہ کو مراجعت کی

### بیان جنگ ذی قرد کا

جب پیغمبر خدا ص مدینہ منورہ میں چند روز قیام فرما چکے بعد ایک عرصہ کے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۴۴۴ ہجری ۱۰؎ عیسائی بن حصین الفزاری نے دودھ دیتے ہوئے اوٹنی رسول خدا ص کے  
 ہنگل میں سے چرتی ہوئی پکڑ لی اسلئے رسول خدا ص نے روزِ چارِ شنبہ کو بارادہ  
 جہاد کو چکایا چوتھی تاریخ ربیع الاول کو ذی قرد کے پاس پہنچے لیکن وہ اوٹنی  
 جب چوڑی تب حضرت طرف مرینہ کی مراجبت کر آئے پانچ روز غیر خدا  
 مسافرت میں رہے۔ ذی قرد ایک گانا دو درات بسے کی فاصلہ پر مدینہ سے  
 خبر کی راہ میں واقع ہے

## بیان جنگِ بنی مصطلق کا

واضح ہو یہ لڑائی درمیان ماہِ شعبان ۱۰؎ ہجری یا شہِ ہجری میں حسبِ خلافت  
 ہوئی تھی بنی مصطلق کا سپہ سالار جو مقابلہ میں آیا تھا حارث بن ابی ضرار تھا  
 یہ لڑائی ادھر ایک چشمہ کے جسکو مرسیع کہتے ہیں ہوئی تھی بعدِ مقاتلہ اور مقابلہ  
 کے بنی مصطلق نے شکست کھائی کچھ مارے گئے اور کچھ مقید ہوئے اور مال  
 اذلکا سب مسلمانوں نے لوٹ لیا۔ مسماۃ جویریہ بیٹی اسی سپہ سالار حارث  
 ابن ابی ضرار کی ہے جو ثابت بن قیس کے حصین آئی تھی اوسنے رسول اللہ کو  
 لکھ بھیجا تھا کہ آپ میری جان کے مالک میں رسول اللہ نے اسے نکاح کر لیا  
 جب وہ عقد نکاح میں آگئی اور وقتِ نبی ص طلوع نے جو مقید تھے یہ کہا کہ ہسم  
 رسول اللہ کے رشتہ دار ہو گئے کیونکہ جویریہ ہماری بیٹی ہے اوس سے حضرت  
 نے نکاح چونکہ کر لیا اسلئے اب وہ ہمارے داماد ہو گئے پیغمبر خدا ص نے اوس  
 عورت کی اہل بیت میں سے سوا آدمی آزاد کر دئے یہ عورت اپنے قوم کی  
 واسطے بہت مبارک تھی۔ اسی لڑائی میں ایک انصاری نے ایک مسلمان

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

مسلمان سہمی ہشام کو جو اولاد بیت بن بکر سے تھا ہو لیے کا فرجان کو قتل کر ڈالا ۲۲۵  
 تھا۔ اوس مقتول کا بھائی مقیس جو مشرک تھا کہ میں رہتا تھا اوسکو جب یہ  
 خبر پہنچی کہ ایک انصار نے میرے بھائی کو قتل خطا مار ڈالا ہے وہ درپے  
 انتقام ہو کر آیا اور اوسنے بیان کیا کہ میں مسلمان ہوں اپنے بھائی کا خون بہا  
 لینے آیا ہوں حضرت نے اوسکو خون بہا دلایا جب اوسنے روپہ خون بہا  
 کھایا یا چہ ایدم رسول اللہ کے پاس ٹھہر کر اوس قاتل کو بھی مار کر مہم ہو کر  
 مکہ کو یا گیا اس حال میں اوسنے چہ شکر کہے میں ازا بجملہ ایک مشرک تیر مجھے  
 (آیا تھا میں مدینہ میں دیکھے تو نے میری قوت اور شجاعت اور میں  
 طرف تیون کی جیسا کہ اول تھا) یہ وہ ہی شخص ہے جسکا خون بزرگ  
 حضرت نے بدستور پایا تھا اور حکم دیا تھا کہ جو کوئی اوسکو پاوے مار ڈالے  
 — اسی لڑائی میں ہجاء غفاری — اور سنان الجہنی کی لڑائی ہوئی ایک  
 چشمہ پر ان دونوں کا مقابلہ ہوا غفاری نے گردہ ہا جہرین کو اپنی مدد کے  
 واسطے پٹکارا اور جہنی نے انصار کو اپنی کمک کے واسطے آواز دی عبداللہ  
 ابن سلول منافق یہ دیکھ کر ہمت تھا ہوا چنانچہ اپنی قوم سے مخاطب ہو کر  
 اوسنے کہا کہ انہوں نے ہمارے شہر دین آ کر لڑائی کی اگر ہم مدینہ پر جا  
 چڑھتے تو ہر ایک عسکر کو ذلیل کرتے اور خوب لڑتے لیکن یہ بات  
 تم نے آپ کی کیونکہ پہلے تم نے انہوں کو اپنے شہر دین اترنے دیا بعد ازاں  
 اپنے مال میں انکو شریک کیا جو تم اول روز سے رکے رہتے اونسے گھل مل  
 نجاتے تو وہ کہی تمہارے مزاحم ہوتے اپنے وطن کو مرجع کر جاتے  
 زید ابن ارقم جو اسکے گردہ میں موجود تھا اوسنے یہ سب بیان رسول اللہ  
 سے کیا حضرت عمر ابن الخطاب نے عرض کی کہ! حضرت عبداللہ بن بشیر کو



## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۶ حکم دیجئے تاکہ وہ عبد اللہ منافق کو قتل کر دے بنی ص نے فرمایا کہ اسے عمر بہر لوگ کیا کہیں گے اگر ادا ہو سکو قتل کیا تو سب کفار یہ کہیں گے کہ محمد ص اپنے اصحاب کو بھی قتل کر دے لاکرتے ہیں یہ فرما کر حکم کوچ کا ہوا بعد ازاں اسید ابن حصین سے جس وقت خربت کی ملاقات ہوئی آپ نے سب حال عبد اللہ کا جو اسے کفار سے کیا تھا بیان کیا اس نے عرض کی کہ اوسکو حضور نکال دین کیونکہ وہ شخص منافق ہے رفتہ رفتہ یہ خبر ادا اسکے بیٹے کو پہنچی اوسکا نام بھی عبد اللہ تھا وہ کامل مسلمان تھا اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے سنا ہے کہ آپ میرے باپ کو قتل کیا چاہتے ہیں اگر حضور مجھ کو ارشاد فرمائیں تو میں اوس منافق کا سر کاٹ کر حضور کے خدمت میں بھیج دوں پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ ہرگز نہیں یہ بات مکرنا تو اوسکے محبت اور مردت پیش آ اور اوس پر سختی کرنا

## بیان قصہ بہتان کا

جب پیغمبر خدا ص اس لڑائی سے پہر کر آئے تا ہنوز راہ ہی میں تھے کہ مطح ابن اثاثہ ابن عباد بن مطلب پہو پہی زادہ بہائی ابو بکر کے نے اور حسان ابن ثابت — اور عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول خرجی منافق نے — اور ام حسنہ بنت جحش نے یہ طوفان بیکگی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے صفوان بن مہطل سے جو کہ اس لڑائی میں بہر کا سردار تھا زنا کر دیا ہے — جب حضرت عائشہ صدیقہ کی برات اور پاک ہونے کی آیت نازل ہوئی اوسوقت حضرت نے ہر ایک شخص کے جہون نے بہتان بندی کی تھی استی استی کوڑے لگوائے مگر عبد اللہ ابن ابی منافق کو چھوڑ دیا اوسکے کوڑے نہیں مارے — ردایت کے کتاب اشرا ف مسعودی سے کہ آیت تیسم کی بھی اسی جنگ نبی مصطفیٰ میں نازل ہوئی تھی

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۲۵

### بیان عسره حدیبیہ کا

واضح ہو کہ ماہ ذیقعدہ ۱۱ھ ہجری میں بارادہ عہدہ کے رسول ص نے منہ ہاجرین اور انصار کے کہ قریب چودہ سو آدمی کے تھے مدینہ سے کوچ فرمایا تھا آپکا ارادہ لڑائی کا مطلق نہ تھا کیونکہ قربانی کے لئے جانور حضرت نے روانہ کر دئے تھے اور احرام باندھ چکے تھے جب مہاجر کی گھاٹی پر جو کہ ایک جائے اترنے کی مشہور بنام حدیبیہ ہے پہنچے مکہ کے پہنچے حضرت نے ارشاد کیا کہ اسجائے اتر دو لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہاں پانی نہیں لوگوں کو بہت تکلیف ہوگی حضرت نے ایک آدمی کو اپنے ترکش میں سے ایک تیز نکال کر دیا اور فرمایا کہ ایک کونے کے اوپر اسکو گاڑ دو اوس تیر کے گاڑتے ہی کونے کے پانی نے یہی جوش زنی کی کہ وہ کو ابریز ہو کر بہنے لگا یہ ایک عجوزہ رسول خدا کے منورین سے ہے جسکو چودہ سو آدمیوں نے دیکھا۔ انرض جبکہ وہاں قیام فرمایا ایک اعلیٰ قریش کا عہدہ بن مسعود ثقفی جو کہ اہل طایف کا سردار تھا پاس رسول مقبول کے مہربان آیا سے قریش کے حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ قریشیوں نے ابھی بار لڑائی کا بڑا بندہ دست کیا ہے اور وہ لوگ آپسے لڑنے کو بہت آمادہ ہو رہے ہیں آپ مکہ میں تشریف نہ لیجائے۔ راوی کہتا ہے کہ عہدہ مذکور حضرت کی ریش مبارک چھوٹا جاتا تھا اور کلام کرتا تھا اور منیرہ شعبہ جو ایک صحابی پیغمبر خدا کے تھے وہ کہتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے کہ جب عہدہ حضرت کی ریش کے ماتہ لگتا وہ سمداو کے ماتہ پر کیچ کر مارتے اور فراتے کہ دور رکھو ماتہ اپنا قبل متوجہ ہونے رسول مقبول کے جب عہدہ نے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۸ دیکھا کہ کئی دفعہ وہ قسمہ مار چکا تھا ہو کر کہنے لگا کہ تو کیا سخت اور بے لحاظ آدمی ہے۔ پیغمبر خدا یہ لفظ سن کر منہس پڑے سوار اسکے عروہ نے اور اصحاب کا حال دیکھ کر بہت تعجب کیا کیونکہ وہ لوگ پیغمبر خدا کی بہت تعظیم و تکریم اس رتبہ کی کر رہے تھے کہ کسی کی اجھگ نہ ہوئی ہے اور نہ ہوگی ازاں جملہ ایک یہ ہے کہ جب آپ وضو کرتے تھے حضرت کپڑوں اور کے ہاتھوں اور وضو کے دھوون کا پانی سینے آگے وضو اصحاب لے لیتے تھے۔ اور جو ہوتے تھے تھوک اٹھاتے تھے۔ اور جو کوئی اچکا بال جھڑ جاتا تھا بطور تبرک جلدی سے اصحاب لے لیتے تھے یہ حال دیکھ کر وہ قریش کے پاس آیا سب حال بیان کیا اور کہا کہ قسم خدا کی میں نے کسرے اور قیصر کو اس رتبہ اور عزت میں نہیں پایا جو کہ آج کل رسول مقبول کو حاصل ہے۔ پھر حضرت نے عمر ابن الخطاب رض کو بلا کر ارشاد کیا کہ تم قریش کے پاس جا کر کہو کہ رسول اللہ ص تم سے لڑنے کو نہیں آئے ہیں حضرت عمر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ص قریش میرے دشمن جان میں کیونکہ میں نے اونکے ہمراہ بہت تشدد اور سختی کی ہے مجھ کو اپنی جان کا خوف ہے اور حضرت نے عثمان بن عفان رض کو پاس ابوسفیان اور شہ فار قریش کے روانہ فرمایا اور یہ کہیلا بھیجا کہ رسول مقبول تم سے لڑنے نہیں آئے صرف بارادہ حج کعبہ اللہ کے تشریف لائے ہیں۔ قریش نے جواب دیا کہ اسے عثمان اگر یہ بارادہ طواف کر لیا ہو تو بیشک طواف کر جا حضرت عثمان رض نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ص کی کس طرح طواف کروں یہ نہیں ہو سکتا قریش نے تھا ہو کر حضرت عثمان رض کو گرفتار کر لیا اور حضرت کو یہ خبر پہنچی کہ عثمان رض کو شہید کیا اور وقت پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ اب بدون لڑائی اور قتل کفار کے ہم مہاجرت

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۲۹

### بیان بعیت رضوان کا

واضح ہو کہ یہ بعیت رضوان ایک درخت کے نیچے سہات پر ہوئی کہ تمام صحابہ نے یہ قسم اڑا لیا کہ ہم اپنی جان دین گے کفار کو ماریں گے اور خود مر جائیں گے اس مقام سے ہرگز نہ ٹھلین گے — جابر نے یہ کہا ہے کہ ہم نے یہ بعیت صرف اس واسطے کی تھی کہ ہمارے گے نہیں ہو جب ارشاد پیغمبر خدا ص کے سب لوگوں نے حضرت سے سواری جد بن قیس کے کردہ اپنی اوستی کے نیچے چھپ رہا تھا سنا نہیں ہوا تھا بعیت کرنے پر کی اس بعیت میں چونکہ حضرت عثمان رض حاضر نہ تھے اسلئے حضرت نے اپنے ایک ہاتھ کو حضرت عثمان رض کا ہاتھ فرض کر کے دوسرے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر اذنی طرف سے یہ بعیت کر لی تھی جب سب صحابہ مرنے پر طیار ہو گئے اسوقت یہ خبر آئی کہ حضرت عثمان رض مقتول نہیں ہوئے وہ زندہ ہیں قریش نے انکو قید کر رکھا ہے

### بیان صلح ہوجانیکا درمیان رسول اللہ اور قریش کے

واضح ہو کہ اسی اشار میں سہیل ابن عمرو کو قریش نے واسطے صلح کے رسول اللہ ص کی خدمت میں بھیجا اور ان نے جا کر حضرت سے درباب صلح ہوجانے کے عرض کی حضرت نے مان لی اور صلح ہو گئی اسوقت حضرت عمر ابن الخطاب نے بسبب گرجہ بنی اسلم کے عوض کی کیا رسول اللہ ص یا تو آپ خدا کے رسول نہیں ہیں یا ہم لوگ مسلمان نہیں ہیں — حضرت نے فرمایا کہ مسطرح حضرت

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۳ عمر نے عرض کی کہ اب دین اسلام کی کیون غت کہوتے ہیں ان لوگوں سے ٹٹنا ہی مناسب ہے رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ میں ایک بندہ خدا کا ہوں اور رسول اسکا ہوں اور کے حکم کی میں مخالفت ہرگز نہیں کر سکتا مگر اتنا میں جانتا ہوں کہ وہ مجھکو تباہ اور ضایع نہ کرے گا بعد ازاں حضرت علی رض کو بلوا کر ارشاد کیا کہ اے علی رض ایک صلیحہ سخیہ کر و اسطورہ کر کہ اول میں اور کے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو سہیل نے لکھا کہ بسم یہ نہیں جانتے باسک اللهم لکھو جو قریش کہتے ہیں آپ نے ارشاد کیا کہ باسک اللهم ہی لکھو جب یہ لکھ چکے اور وقت فرمایا کہ اے علی یہ لکھو کہ یہ صلیح نامہ ہے جو رسول مقبول محمد رسول اللہ ص نے قریش سے کیا سہیل لکھا کہ اگر ہم آپکو رسول جانتے تو آپ سے رٹتے کیون آپ فقط اپنا اور اپنے آپ کا نام لکھتے اور رسول اللہ کا لفظ نہ لکھتے اور وقت حضرت نے فرمایا کہ اے علی اسطورہ لکھو کہ یہ صلیح نامہ محمد ولد عبد اللہ کا ہے جو سہیل ولد عمر کے ساتھ بائیں طور کیا کہ لڑائی دس برس تک موقوف کی گئی جو شخص محب محمد ہو اور رسول کے محبت چاہے وہ داخل عہد محمد ص کے ہو اور جو قریش کے ساتھ ہونا چاہے وہ ان کے ہمراہ رہی بعد لکھنے کے مسلمانوں اور مشرکوں کے یعنی جانبین کی اوس پر گواہی ہو گئی — پوشیدہ نہ ہے کہ اصحاب رسول اللہ ص یہ جانتے تھے کہ یکسی سال مکہ بالضرورت فتح ہوگا کیونکہ رسول مقبول نے ایک خواب ایسا دیکھا تھا جیسی یہ امید تمام صحابہ کو تھی جبکہ انہوں نے اس کے خلاف دیکھا کہ صلح ہو گئی اور رسول اللہ ص نے مراجعت فرمائی اس امر سے تمام صحابہ کو رنج عظیم لاحق ہوا تھا راوی کہتا ہے کہ اتنا غم تھا کہ قریب ہلاکت وہ لوگ ہو گئے تھے — انقض بعد فراغت پانے اس جگہ قریش کے سے حضرت نے ایذا دمجو قربان کیا اور سر منڈوایا اور موت اور لوگوں ہی اپنے سر منڈوں کو منڈوایا اور اس روز حضرت نے ارشاد کیا کہ اگلے روز

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

روزِ امدتِ تعالیٰ سر مُندوانے والون پر جسم کر لیکا۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ جو لوگ بال کُترو اتین اون پر ہی اللہ جسم کر لیکا یا نہیں آپ نے ارشاد کیا کہ سر مُندوانے والون پر جسم کر لیکا پھر صحابہ نے وجہ عرض کی آپ نے پھر وہی جواب دیا تین دو ہی فرمایا جو تہی دفعہ ارشاد کیا کہ بال کُترو انے والون پر ہی جسم کر لیکا بعد ازاں حضرت نے طرفِ مدینہ منورہ کی مراجعت فرمائی اور تاشروع سٹہ ہجری مدینہ ہی میں قیام پذیر ہوئے۔

## اب شروع ہوا سٹہ ہجری

### بیان جنگِ خیبر کا

واضح ہو کہ درمیانِ ماہِ محرم سٹہ ہجری کے پیغمبر خدا ص نے خیبر یون کا محاصرہ کیا اور مال اور لٹکاب چھین لیا اور مضبوط قلعہ جو انکے رہنے کا تھا وہ فتح کیا اور ہی اول حضرت نے قلعہ ناعم فتح کیا۔ پھر قلعہ قنوص فتح کیا ان دونوں قلعوں میں بہت عورتیں قید میں آئی تھیں چنانچہ انہیں میں کی سماتہ صیفہ بیٹی حبیبی ابن خطاب کی گرفتار آئی تھی یہ عورت اوس سردار مذکور کی بیٹی تھی اوس سے رسول مقبول نے اپنا نکاح کیا اور آزاد کر دیا اوسکا مہر مقرر فرمایا کیونکہ خاصیت جناب سردار کی یہ تھی کہ لونڈی کو آزاد کر دیا کرتے تھے پھر حضرت نے قلعہ مصعب کو جبین غلہ اور چربی اور گوشت بہا ہوا تھا فتح کیا یہاں تک کہ فتح کرتے ہوئے ویشیج۔ اور سلام کے نزدیک پہنچے یہ دو قلعے بعد فتح خیبر کے فتح کئے تھے۔ روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ ص کو دردِ شقیقہ جسکو ادھاسیسی کہتے ہیں ہوا کرتا تھا جب قلعہ خیبر پر حضرت نے ڈیرا لگایا آپ کو وہی درد ادھاسیسی کا ہوا۔

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۴۳۲ — حضرت ابوبکر صدیق نے اولاً علم لیکر خیبر یون سے مقابلہ کیا اور اپنی شجاعت دکھلائی اور خوب لڑے — دوسرے روز حضرت عمر ابن الخطاب رض نے علم سنبھالا وہ حضرت ابوبکر صدیق سے زیادہ لڑے اور بہت مردانگی اور شجاعت کام میں لائے جب رسول اللہ کو خبر ہوئی کہ ایک گنہگار خیر فتح نہیں ہوا حضرت نے ارشاد کیا کہ قسم خدا کی اکی کھل کے روز بوقت صبح یہ علم میں ایسے شخص کو دو لگا کر وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول خدا کا اس کو دوست رکھتے ہیں کیونکہ وہ شخص بڑا جلد اور بہادر ہے بلکہ وہ اس علم کو زبردستی سے چھین لیتا اور میدان جنگ کا عاشق ہے یہ بات سنکر تمام مہاجرین اہل انصار نے گردن اٹھا کر دیکھا حضرت علی رض اس وقت حاضر نہ تھے — جب حضرت علی رض تشریف لائے تو ادنیٰ آنکھوں سے پانی بہتا تھا آنکھیں دو کہتی تھیں ایک پٹی آنکھوں پر باندھے ہوئے تھے حضرت نے اپنے لب مبارک سے تھوک لیکر حضرت علی رض کی آنکھوں کے ال دیا فوراً آنکھیں اچھی ہو گئیں اور درد جاتا رہا پیغمبر خدا ص نے وہ علم حضرت علی رض کو مرحمت فرمایا اور حکم دیا کہ خیبر یون سے لڑو وہ علم لیتے ہی حضرت علی رض خیبر یون کے مقابلہ کو تشریف لگے اوس روز حضرت علی رض سرخ چپے پہنے ہوئے تھے مہرب جو اوس قلعہ کا سردار تھا حضرت علی کے سامنے خود سر پر پہنے ہوئے یہ شعر کہتا ہوا نکلا شعر

قد علمت خیبر اے مجھ — شاکل اصلاح بطل مجرب

حضرت علی رض غم نے یہ شعر سنکر یہ شعر ارشاد کیا شعر

انا الذی ستمتی اُمّی حیدرہ — اکیلکم بالسیف کیل السد رہ

پہر مقابلہ ہوا حضرت علی رض نے ایک ضرب ایسی ماری کہ تلواریں خود کو چیرتی ہوئی چھاتی تھیں پچھی فوراً زمین پر گر پڑا ابن اسحاق نے اسکی خلاف

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۳۳ خلافتِ رسالت کی ہے لیکن ہنسنے جو ذکر کیا ہے وہ مسیح ہے اوسکے مرنے  
 ہی قلعہ خیبر فتح ہوا یہ قلعہ بعد محاصرہ دس روز کے فتح ہوا تھا۔ اور  
 البورایغ غلام رسول اللہ کا یون کہتا ہے کہ جب رسول اللہ نے حضرت علی کو  
 واسطے فتح خیبر کے روانہ فرمایا تھا میں ہی اونکے ہمراہ تھا جب وہ وہاں  
 پہنچے ایک سوار اونکے مقابلہ کو باہر قلعہ کے آکر ٹرا اسی اثنا میں ایک یہودی نے  
 حضرت علی رض پر ایک ضرب ایسی کی کہ آپکی ڈال گر پڑی حضرت علی رض  
 نے خیبر کا دروازہ اپنی ڈال نبا کر ٹرای کی اور قلعہ خیبر فتح کیا جب فتح ہو چکا  
 اد سوقت دروازہ خیبر کو زمین میں ڈال دیا اد سوقت ہم آٹھ آدمیوں نے  
 زور آزا کر چاٹا کہ ادس دروازہ کو اولیٰں ہرگز ادا نہ لگیا یہ خیبر درمیان  
 ماہ صفر ۶ ہجری میں فتح ہوا تھا جب فتح ہو چکا باشندگان خیبر نے عرض  
 کی کہ ہم نصف پیداوار خیبر پر صلح چاہتے ہیں یعنی جو ثمر اور بار اور پھل اسکا  
 پیدا ہوگا نصف ادسکا ہمیشہ ادا کرتے رہیں گے حضرت نے مان لیا صلح ہو گئی  
 — ایسا ہی اہل فدک سے معاملہ ہوا تھا مگر اتنا فرق ہے کہ فدک خاصۃً رسول  
 اللہ ص کے ملک میں تھا اور خیبر تمام مسلمانوں کا تھا کیونکہ وہ یدون حاجت سواروں  
 اور فوج کشی کے پیادہ یا مسلمانوں نے فتح کیا تھا اسی صلح پر یہودی زمانہ  
 خلافت حضرت عمر رض کے رہا کئے یعنی اسی طرح نصف پیداوار دیتے رہے  
 اور نصف اپنے تصرف میں لاتے تھے جب حضرت عمر رض خلیفہ ہوئے  
 ادنہوں نے خیبریوں کو جلا وطن کر دیا جبکہ رسول اللہ ص فتح خیبر سے فراغت  
 پاچکے تو غمان غمیت طرف وادی قرۃ کے پھیر کر ایک رات اپنے  
 ادسکا محاصرہ کیا اور بہت جلد ادسکو فتح کر کے مدینہ شریف کو تشریف  
 فرما ہوئے جبکہ قدم مبارک سے مدینہ کو رشک



## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۲۲

حضرت نسر آیا تو باقی ماندگان مہاجرین بھی حبشہ سے سب آکر ملے اونکے ہمراہ  
 جعفر بن ابی طالب بھی تھے روایت کی گئی ہے کہ جبکہ جعفر بن ابی طالب  
 مہاجرین مابقی کے تشریف لائے نبی ص فرماتے تھے کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ میں  
 کون سے دو ہاتھوں سے زیادہ خوش ہوں نے فتح خیبر سے مجھ کو زیادہ خوشی  
 ہوئے ہے یا جعفر کے آنے سے کیونکہ پیغمبر خدا ص نے نجاشی کو در باب طلب  
 مہاجرین اور نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان کی نگہ چکے تھے۔ یہ ام حبیبہ بی بی ابی  
 سفیان کی بھی اپنے خاوند عبید اللہ بن جحش کے ہمراہ ہجرت کر گئی تھی دمان جاکر  
 عبید اللہ نغار اے ہو گیا اور حبشہ میں رہنے لگا۔ اسے اس عورت کے  
 چچا کی بی بی نے جس کا نام خالد بن سعید بن العاصی بن ابی تھا اور سکا نکاح پیغمبر خدا  
 سے کر دیا اور وہ حبشہ میں رہتا تھا وہ بھی مہاجرین میں سے شمار کیا جاتا ہے  
 اور مہاجر چار سو دینار نبی ص کی طرف سے ماندہ کرادوں کو روانہ کر دیا تھا۔  
 جبکہ یہ خبر اس عورت کے باپ ابوسفیان کو پہنچی کہ نبی ص سلم سے ام حبیبہ کا  
 نکاح ہو گیا ہے تو اس نے کہا کہ اللہ وے لوگ بڑے ناک وے ہیں نے  
 ناشی غرت دار میں جب وہ عورت مہاجرین مابقی کے رسول اللہ ص کے  
 پاس آئی تب نبی ص نے مسلمانوں سے ارشاد کیا کہ وہ مال غنیمت جو کفار کا  
 آیا ہے اس میں سے انکا حصہ بھی لگانا چاہئے چنانچہ اونکے حصے بھی لگائے گئے  
 اور خاک خیبر میں زینب بی بی حارثہ پروردہ  
 نے رسول اللہ ص کو بطور تحفہ ایک بکری زہر دار بھیجی تھی آپ نے اس کا ایک  
 ٹکڑا لیکر چایا پر پینک دیا اور ارشاد کیا کہ یہ بکری مجھ کو خبر دیتی ہے کہ میں  
 زہر آلودہ ہوں جب آپ مرض موت میں مبتلا ہوئے تھے جس بیماری میں آپ کا  
 انتقال ہوا تب آپ نے نسر آیا کہ وہ نوالہ زہر کا جو خیبر میں سے لایا تھا ہر روز

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

ہر روز مجھ کو تکلیف دیتا تھا آج وہ گہڑے ہے حسین انقطاع رگ جان نزدیک ہے ۳۵

ذکر ہی قاصد و ن کا پہنچا رسول اللہ کا طرف بادشاہان اطرا کی

در میان سہ ہجری کے رسول اللہ ص نے چند نامہ لکھ کر قاصد و ن کے اہتہ بادشاہان اطراف کے پاس باین مضمون روانہ کئے کہ تم لوگ مسلمان ہو جاؤ اور مجھ پر خدا پر ایمان لاؤ — ازاں بعد عبد اللہ ابن خداؤ کو کسرے پر وزیر بن کر فرمایا روانہ کیا تھا جبکہ وہ پہنچا کسرے پر وزیر نے نامہ پڑھ کر ہار ڈالا اور کہا کہ کثیر منبدہ ہو کر مجھ کو اس طرح پر لکھا ہے جبکہ رسول اللہ کو یہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا کہ خدا قائل اس طرح اس کی سلطنت کو ہار ڈاؤں گا — مگر کسرے نے اپنے عامل باذان کو جو مین کا حاکم تھا یہ لکھا کہ اس شخص کو جو حجاز میں مبعوث ہوا ہے میرے پاس بھیج دے — باذان نے اپنی طرف سے ایک نامہ لکھا اور دو آدمیوں کے اہتہ میں دیا اور کہا کہ جاؤ مئی کو دو آدمیوں لکھا تھا کہ کسرے پر وزیر آپ کو طلب کیا ہے آپ کو چاہئے کہ ہمراہ ان دو آدمیوں کے فارسی ہو جاؤ ان دو آدمیوں میں سے ایک کا نام خرخرہ تھا جبکہ دوسرے دو درباری نو جوان تھے مین پہنچے حضرت نے ملاحظہ فرمایا کہ ان کی دونوں زبان اور سوجھ بوجھ سبکی ہوئی ہیں آپ نے عدم توجہ سے ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ افسوس ہے کہ یہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ حکم کیا ہے اس طرح کی شکل بنانے کا ادھون نے کہا کہ ہاں، اسے خداوند کسرے نے — پتھر خدا ص نے ارشاد کیا کہ میرے خداوند نے یہ حکم کیا ہے کہ ڈاڑھی کو بڑاؤں اور سوجھ بوجھ کو کٹاؤں — پھر ادھون نے اسے عرض کی جس مطلب کے لئے حاضر ہونے تھے اور کہا کہ اگر تشریف لیجئے گا تو بہتر ہے والا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۳۶

کسرے پر ویز آکھو ہاک کر ڈالے گا۔ رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ اسکا کل جواب ملے گا۔ اسی اثنا میں آسمان سے نبی صلعم کے پاس خبری کہہ رہا تھا کہ کسرے پر اوسکی بیٹی شیردہ کو غالب کر دیا اور اسنے اپنے باپ کو قتل کیا۔ فی الغور رسول اللہ نے اون دونو قاصدون کو بلا کر کہا کہ اس طرح سے معاملہ ہوا ہے۔ اور اپنے ارشاد کیا کہ جہاں تک ملک کسرے کا پہلے گا وہاں تک میرا دین پہنچتا جاوے گا۔ اب تم باذان کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ مسلمان ہو جاوے۔ چنانچہ دسے دونو باذان کے پاس مراجعت کر کے گئے اور ساری واردات بیان کی اسی اثنا میں ایک پروانہ شیردہ کا باذان کے پاس آیا اور سمین لکھا تھا کہ میں نے اپنے باپ کو قتل کر ڈالا ہے۔ اور تو نبی صلعم سے کہی مقرر نہیں ہونا۔ یہ حال دیکھ کر باذان مسلمان ہو گیا اور اس کے ساتھ بہت آدمی خارس کے مسلمان ہوئے۔ اور ایک قاصد رسول اللہ نے قیصر روم کے پاس روانہ کیا تھا اور سکاناتم دحیہ بن حلیفہ البکلی تھا۔ جبکہ یہ قاصد قیصر روم کے پاس گیا اور بادشاہ نے نامہ رسول مقبول کا پڑھا بہت تعظیم اوسکی کی چنانچہ اپنے رخساروں پر ملا اور چوما اور قاصد کو بغرت تمام رخصت کیا۔ اور ایک قاصد آئینے مسمیٰ حاطب بن ابی بلتہ کو مصر کے بادشاہ کے پاس بھیجا تھا اوس بادشاہ کو متوقس جریح ابن متی کہتے تھے۔ اسنے حاطب مذکور کی بہت عزت کی اور چار لونڈیاں بھجے کہتے ہیں وہ بطور تحفہ رسول اللہ کے پاس روانہ کیں تین ایک ادنین کی ماریہ قطیہ ہے جس سے ایک رطل کا ابراہیم پیغمبر خدا ص کی پشت سے پیدا ہوا تھا۔ اور اسی بادشاہ نے ایک خچر واسطے پیغمبر خدا کے جلوہ دل بھیجے ہیں۔ اور ایک گدھا جسکا نام ینفور ہے بطور تحفہ بھیجے تھے۔ اور ایک قاصد سمی عمرو بن ایتہ بادشاہ حبشہ کے پاس نیلے نجاشی

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

نجاشی کے پاس رسول اللہ نے بھیجا تھا۔ اوسنے ہی نامہ رسول مقبول کا چوما ۳۷  
 اور جعفر بن ابی طالب کے ہاتھ سے جب کہ وہ اوسی کے پاس درمیان ہجرت  
 کے تشریف رکھتے تھے مسلمان ہوا۔ اور ایک قاصد سہمی شجاع بن دسب الاسدی  
 طرف حارث بن ابی شمر غسانی کے روانہ کیا تھا جبکہ یہ قاصد نامہ لیکر پہنچا اور اوسنے  
 نامہ رسول اللہ کا پڑھا بہت خطا ہوا اور کہا کہ خبر دار رہنا میں اوسکی طرف چڑھ کر  
 آتا ہوں۔ جبکہ نبی صلعم کو یہ خبر پہنچی آپنے عادی اور کہا کہ تباہ ہو جا دیگا  
 ملک اوسکا۔ اور ایک قاصد سہمی سلیط بن عمرو کو ہوذہ بن علی نصرانی بادشاہ  
 یمامہ کے پاس روانہ کیا تھا۔ ہوذہ نے یہ کہا کہ اگر حکومت مجھ کو دے تو میں  
 آتا ہوں اور مسلمان ہو جاتا ہوں واللہ میں اوسے لڑوں گا۔ پیغمبر خدا نے فرمایا  
 کہ نہیں یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ کرامت اور بزرگی دنیا کی یہاں نہیں ملتی اسے خدا تعالیٰ  
 در در کہہ ار سکویہ دعا مستجاب ہوئی بعد چند روز کے وہ مر گیا۔ ہوذہ نے  
 ایک آدمی سہمی الرحال کو پیغمبر ص کے پاس بھیجا تھا چنانچہ وہ آیا اور مسلمان ہوا  
 اور سورہ بقرہ پڑھ کر اوسکو سوچ سمجھ کر ماریا کر گیا مگر وہاں جا کر مرتد ہو گیا  
 اور یہ بیان کیا کہ نبی صلعم کے ہمراہ سلیمۃ الکذاب بھی نبوت میں شامل ہو رہا ہے  
 ۔ اور پیغمبر خدا ص نے العلارہ محضری کو جسکو منذر بن سادی کہتے ہیں ملک بحرین پر  
 روانہ کیا تھا یہ شخص فارس کی طرف کا تھا مسلمان ہو گیا تھا جب بحرین میں یہ  
 گیا تب تمام عرب بحرین کے اوسکے سبب ایمان لائے اور مسلمان ہو گئے

## ذکر عسرة القضا کا

وضیح ہو کہ رسول مقبول درمیان ماہ ذیقعدہ شہ ہجری کے بارادہ ادا کرنے

## بیان حمد مصطفیٰ ص کا

۳۳۸ عہد کے مکہ شریف کو تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ شتر اونٹ تھے جبکہ خیام نبوی قریب مکہ شریف کے آئے تب قریش لوگ واسطے استقبال کے مکہ سے نکلے اور آپسین کہتے تھے کہ ابکی بار رسول اللہ نے بہت محنت اور مشقت اٹھائی ہے چنانچہ دارالندوة کے پاس آپ کے گرد گھوم کر صعدتے ہوئے۔ جبکہ مسجد من شریف لائے تو حضرت لیٹ گئے اس طرح پر کہ وسط چادر کی آپنی دہنے بازو کی نیچے چھائی اور دونوں سرے اور کے بائیں طرف کو ڈال لے پہر آپ نے ارشاد کیا کہ رحم کرے اللہ قوت والوں پر اور آپ نے چار گشت طواف کے کئی پہر عفاور مردہ میں دوڑے اسی سفر میں جناب رسول خدا نے میمونہ بنت الحارث سے نکاح کیا تھا۔ اس عورت کے چچا عباس نے آپ سے نکاح کر دیا تھا۔۔۔ کہتے ہیں کہ احرام بے میں اپنے اوس سے نکاح کیا یہ بات ابکی خواص سے بھی پہرینہ منورہ کو تشریف لیکے

## اب شروع ہوا آٹھواں سال شہ ہجری نبوی ص کا

## ذکر ہے مسلمان جو بنی خالد بن الولید اور عمر بن العاص کا

درمیان اسی سال یعنی شہ ہجری میں خالد بن الولید اور عمر بن العاص اہلبی اور عثمان بن طلحہ بن عبد اللہ مسلمان ہوئے۔۔۔ بعد ازاں درمیان حجاب الاول شہ کے ایک لڑائی ہوئی جسکو غزوہ موتہ کہتے ہیں یہ اول لڑائی تھی درمیان مسلمانوں اور رسول اللہ ص نے تین ہزار آدمی واسطے لڑائی ردیون کے روانہ فرمائے اور انکا سردار زید بن حارثہ مقرر کیا جو حضرت کا غلام تھا۔۔۔ اور

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

اور بروقت رخصت کے جناب سرور کائنات نے یہ ارشاد کر دیا تھا کہ اگر زیہ مارا جائے تو جعفر ابن ابی طالب فوج کا سردار رہے۔ اور بڑھاپہ پر اگر وہ بھی شہید ہو جاوے تو عبداللہ ابن رواحہ لشکر کا سپہ سالار ہو گا۔ جب یہ لشکر مسلمانوں کا موتے کی زمین میں جو شام میں واقع ہے جا پڑا اور رومی لوگ اور عرب فیروز مند قریب ایک لاکھ آدمی کے اٹنی مقابل ہوئے اور لڑائی شروع ہو گئی۔ ناگاہ زید علم بردار مارا گیا جعفر نے وہ نیزہ آپ سے لیا اور لڑائی بدستور شروع رہی اتفاقاً سے جعفر ابن ابیطالب بھی شہید ہوئے تب عبداللہ ابن رواحہ نے علم پکڑا وہ بھی شہید ہوا اب لشکر مسلمانوں کا بے سر ہو گیا جب کوئی سردار لڑنے والا نہ رہا تب سب مسلمانوں نے مجتمع ہو کر خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا خالد نے نیزہ اتہ بن لیکر دانے مدینہ منورہ کو مراجعت کی اس جنگ کا سبب یہ تھا کہ رسول اللہ

صلعم نے حارث بن عمیر کو قاصد بنا کر بادشاہ بصری کے پاس ایک نامہ دیکر تشریف لے کر بادشاہوں کے جیسا کہ اور دن کو نامہ بھجوائے تھے روانہ فرمایا تھا جب وہ قاصد موتے کی زمین میں پہنچا تو اس کو عمر ابن شہر جیل نے مار ڈالا چونکہ اور کسی نے ایسی حرکت نہ کی تھی اس واسطے یہ لڑائی برپا ہوئی

## ذکر صلح کے ٹوٹ جانی اور فتح مکہ کا

پوشیدہ رہے کہ باعث صلح کے ٹوٹ جانے کا یہ تھا کہ قبیلہ بنی بکر قریش کے طرف تھے اور انکی عہد اور عقد میں مندرج تھے۔ اور قید خراج رسول اللہ کی طرف تھے موافق اس صلح نامہ کے جس کا ہم اولاً ذکر کر چکے ہیں۔ سہ ماہ میں

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۴۰ ایسا اتفاق ہوا کہ نبی بکر خراہ سے کہیں ملے اور ادمن لڑائی ہو گئی لیکن قریش نے نبی بکر کے مدد اور کمک دی۔ اس واسطے وہ عہدہ قریش سے رسول اللہ ص نے کیا تھا نسخ ہو گیا قریش کو بھی اس نقص عہد اور حرکت ناشایستہ کرنے سے ہشمت ہوئی اسلئے ابوسفیان بن حرب مدنیہ کو لگاتا کہ تو نے میرے عہد باندھے اور اس مذمت کو کہو دے جب ابوسفیان مدنیہ میں گیا اور اپنے بیٹے ام حبیبہ پیغمبر خدا کی جود کے پاس گیا چاہتا تھا کہ پیغمبر خدا کی بچھونے پر بیٹھے ام حبیبہ نے وہ لیٹ دیا ابوسفیان خفا ہوا اور کہا کہ اسے بیٹی بچھونا تو نے اوٹھایا مجھے نہ بیٹھنے دیا وہ بولی کہ یہ بچھونا رسول اللہ ص کا ہے اور تو کا فر مشترک ناپاک ہے خفا ہوا اور بد دعا دینے لگا پھر وہاں سے اٹھ کر پیغمبر خدا صلعم کے پاس آیا آپسے کلام کرتا رہا حضرت نے کچھ جواب نہ دیا اتنے میں صحابہ کیا رشتہ ابابکر صدیق اور علی رض کے آگے اونے باتیں کرنے لگا ادھون نے یہی کچھ جواب نہ دیا — لاچار ہو کر کہہ کو چلا گیا اور قریش کو جا کر جود مان او سپر گذارتا سب سُنایا — اور پیغمبر خدا صلعم نے یہ قصد کیا کہ قریش کہہ پر دفتہ بے خبری میں چڑھ جاو — حاطب ابن ابی بلتعہ نے جو یہ سن پایا ادسنے ایک کینزک نبی ہاشم کی سماء سارہ کے ہاتھ قریش کہہ کو خط لکھ بھیجا اوسین پیغمبر خدا کا قصد لڑائی اور چڑھ آنے کا سب لکھ دیا — اس امر کے خبر خدا تھا لے نے اپنے رسول مقبول کو دی آپ نے حضرت علی ابن ابی طالب اور زبیر بن العوام کو بھیجا اون دونوں نے سارہ کو گرفتار کیا اوسکے ہاتھ سے خط لیا اور حاطب کو پکڑ کر سوادس نامہ کے پیغمبر خدا کے پاس حاضر کیا — اوس سے پوچھا گیا کہ تو نے یہ کیا حرکت کی اور تجھ کو کیا ادسنے غرض تھی جو تو نے اطلاع اس امر کی قریش کو لکھ بھیجی ادسنے عرض کی کہ جناب عالی میری اولاد اور گھر کے لوگ اور قبیلہ یہ سب اونکے درمیان میں ہیں کال ہون نہ پہرا ہون

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

ہوں نہ بد اعتقاد ہو ان اپنے اہلخانہ کے بچا و کیواسطے میںے اونسے سازش کی تھی  
 نے حضرت عمر ابن الخطاب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھ کو حکم دیجئے اسکا سر اڑاؤ  
 کیونکہ یہ منافق ہے رسول اللہ نے صحافت فرمایا اور اسکی جان بخشی کی — پھر پیغمبرؐ  
 رمضان شریف میں بعد گزرنے دس روز کے درمیان اسی سال کے سو مہاجرین  
 اور انصار اور چند قبائل عرب کے بطرف مکہ نہضت فرما ہوئے آپ کے ہمراہ  
 کل دس ہزار آدمی تھے — جبکہ مکہ شریف کے نزدیک پہنچے تب حضرت عباس  
 رسول اللہ صلم کے خچر پر بائیں ارادہ سوار ہوئے کہ شاید کوئی شخص لکڑی چٹا  
 ہوا لکڑیا کوئی چلتا پھرتا نظر پڑے تو اسکو کہدوں وہ جا کر پیغمبر خدا کے لشکر  
 لانے کی خبر قریش کو کر دی تاکہ وہ لوگ خواہان امن ہو کر جناب سرور کائنات  
 کی خدمت میں حاضر ہوں والا نہ سب مارے جائیں گے حضرت عباس فرماتے  
 ہیں کہ جبکہ میں نکلا تو ناگاہ ابی سفیان بن حرب اور حکم بن حزام — اور بدیل  
 بن ورقار انحرامی کی آواز سنی یہ لوگ جاسوسی کرتے پھرتے تھے — حضرت  
 عباس نے وہ آواز سن کر فرمایا کہ اے ابا حظلہ یعنی ابی سفیان — او سنے  
 جواب دیا کہ اے ابا الفضل میں نے کہا ان ابی سفیان بولا کہ حاضر ہوں یہ آپ  
 کے پیچھے کیا غل غبارا ہے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلم دس ہزار مسلمان لیکر آئے  
 ہیں — ابی سفیان گھبرا یا اور سٹیٹا ہوا کہنے لگا کہ اب مجھ کو کیا حکم کرتا ہے اے  
 عباس میں نے کہا آخچر پر سوار ہو جاتا کہ تیری جان بچا دوں رسول اللہ صلم سے  
 کہہ کر نہیں تو گر دن مارا جائیگا وہ میرے پیچھے سوار ہو بیٹھا میں اسکو رسول خدا  
 صلم کے پاس لے ہوئے چلا آیا — اوسکی راہ کو عمر بن الخطاب بھی شریف  
 لاتے تھے — حضرت عمرو بن لہی کہ اے ابی سفیان شکر ہے اوس خدا کا جس نے  
 اب مجھ کو طاقت دی تجھ پر دون عقد اور عہد کے — پرست ستمی سے اسکو



## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۴۶

رسول خدا کے پاس لیگئے اور کہا کہ اے رسول اللہ مجھ کو حکم بتو میں اسکو گردن ماروں اور حضرت عباس نے سوال کیا کہ یا حضرت اسکو امن دیجئے رسول اللہ ص نے ارشاد کیا کہ اے عباس میں نے اسکو امن دی کل کے روز اسکو حاضر کرنا حضرت عباس ابوسفیان کو اپنے خیمہ میں لیگئے اور دوسرے روز ہمراہ اپنے پیغمبر خدا کے پاس لائے۔ رسول اللہ ص نے ارشاد کیا کہ اے ابوسفیان کیا تو نہیں جانتا کہ کوئی معبود لائق پرستش نہیں سوا اے ایک خدا کے اوسنے کہا کہ لبتہ جانتا ہوں۔ پھر ارشاد کیا کہ کیا یہی وہ وقت نہیں آیا کہ تو جانے کہ میں پیغمبر ہوں خدا کا۔ ابوسفیان بولا کہ قربان جادوں اس امر میں ابھی مجھ کو کلام ہے حضرت عباس بولے کہ کم بخت جلد گواہی دے محمد رسول اللہ ہونے کی ایسا نہ ہو گردن مارا جاوے ابی سفیان نے جلد محمد رسول اللہ کہا اور مسلمان ہو گیا۔ اور اسکے ساتھ ہی حکیم بن خزام اور بیل بن ورقا رہی مسلمان ہو گئے۔ پھر پیغمبر خدا ص نے حضرت عباس کو ارشاد کیا کہ ابی سفیان کو ضیق الوداعی میں بجا تا کہ خدا تعالیٰ کی شکر کا مشاہدہ کرے اور دیکھے۔ حضرت عباس نے عرض کی کیا رسول اللہ ابوسفیان نحر کو بہت چاہتا ہے کوئی بات جو جب اسکے نحر کی اسکے قوم پر کر دیکھے۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ جو شخص ابوسفیان کے گہر میں داخل ہو جاوے گا یا جو کوئی مسجد میں آگئے گا یا اپنا دروازہ بند کر لے گا اسکو امن ہوگی اور جو کوئی حکیم بن خزام کے گہر میں ہے آجائے گا اسکی بھی جان بچ جاوے گی حضرت عباس کہتے ہیں کہ ابوسفیان کو بوافقی حکم پیغمبر خدا کے اپنے ہمراہ لشکر میں لگیا ابوسفیان جب قبائل عرب سے ملا ایک ایک قبیلہ کا حال پوچھتا جاتا تھا سب سے ملاتے ہیں رسول خدا اپنے لشکر سب پر دشمن نے مہاجرین اور انصار میں تشریف لائے اور وقت

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۴۳ اور وقت کا یہ حال تھا کہ اوسکی کیفیت بتلی ہی آنکھ کی اٹھا سکتی ہے اور کوئی بیان نہیں کر سکتا تھا کہ کتنا لشکر تھا ابوسفیان نے یہ غرت اور شان دیکھ کر مجھے کہا کہ اتو تیرے پیچے کی بڑی سلطنت ہو گئی نیسے کہا کہ کم کجبت پہرے نبوت ہے نہ کہ رتبہ بادشاہت اوسنے کہا ہاں سچ ہے۔ بعد ازان رسول مقبولؐ زبیر ابن العوام کو ارشاد کیا کہ تو نبضے ہمراہ لوگوں قبیلہ کدار کے جا۔ اور سعد ابن عبادہ سردار قوم خدرج کو حکم کیا کہ تو قبیلہ کدار میں سے لوگ ہمراہ لیکر مکہ میں داخل ہو اور حضرت علیؓ کو یہ ارشاد ہوا کہ حکم اتہم میں لیکر مکہ میں گھسو کیونکہ حضرت نے سعد سے سنا تھا کہ آج بڑی بہاری لڑائی کا دن ہے۔ اور خالد بن ولید کو ارشاد ہوا کہ مکہ کے نیچے سے ہمراہ تھوڑے سے آدمیوں کے آؤ اور کوئی لشکر آدمی نہیں لڑا کیونکہ حضرت نے اول ہی سبکو منع کر دیا تھا مگر خالد ابن ولید کو چنہ قریش ملے ادھون نے ادیر نیز چلائے لہکنسے سے روکا اسلئے خالد ابن ولید اونسے لڑے اور اٹھائیس کا فر جہنم داخل کر کے خدمت رسول مقبولؐ میں جا حاضر ہوئے۔ رسول مقبولؐ نے ارشاد کیا کہ میں تم کو منع کیا تھا تم کیوں لڑے لوگوں نے عرض کے کہ خالد ابن ولید سے پہلے قریش نے جنگ کی تب بعد ازان دے لڑے ہیں آپ چپ ہو رہے مگر مسلمانوں میں سے کل دوا آدمی مرے تھے۔ مکہ محکمہ دوز اُن دس روز و نین جو رمضان شریف کے باقی رہی تھے فتح ہوا تھا اب اسمیں ابو حنیفہ اور شافعی کا اختلاف ہے کہ رسول مقبولؐ نے بزدر شمشیر لیا جیسا کہ شافعی کہتا ہے۔ یا بطور فتح لیا جیسا کہ ابو حنیفہ کہتا ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول مقبولؐ کو قریش کی گردنوں کا مالک بزور کر دیا تب آپ نے ارشاد کیا کہ کیا سمجھتے ہو تم تھک مارہن یا چوڑون ادھون نے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۱۴ کہا جو اچھے شیخوں کا کام ہوتا ہے وہ کہہ کر حضرت نے کہا چلے جاؤ مگر بنے چوڑا  
— جبکہ تھکے جاتا رہا اور لوگوں کو اطمینان حاصل ہوئے تب نبی ص واسطے طواف  
کعبہ کے تشریف لگے اور آپ نے سات دفعہ حالت سواری میں طواف کیا  
اور رکن کو ایک لکڑی سے جو آپ کے دست مبارک میں تھی بوسہ دیا پھر دریا  
کعبہ کے تشریف لگے اور سین حضرت نے چند تصویریں ملائکہ کی اور ایک تصویر  
حضرت ابراہیم علی دیکھی اوس کے ہاتھ میں تیرتے حضرت نے یہ دیکھ کر  
ارشاد کیا کہ مارے جائیو دے لوگ جنہوں نے ہمارے بندگان کے ہاتھ میں تیر  
دے ہیں کجا حضرت ابراہیم اور کجا تیر جوئی کے بموجب مصرعہ مصرعہ  
چہ نسبت خاک را با عالم پاک چہ پیر ارشاد کیا کہ ان تصویروں کو توڑ ڈالو  
چنانچہ توڑی گئیں اور آپ نے اندر کعبہ کے نماز پڑھے اور چہ مرد اور چار  
عورتوں کا خون ہر فرسرایا دینے یہ حکم دیا کہ جان پاؤ مار ڈالو ان چہ مردوں  
کی تفصیل یہ ہے کہ ایک عکرم بن ابی جہل تھا اوسکی بیوی ام حکیم نے خباب  
سرد سے عرض کی کہ اوسکو امن ہو چنانچہ اوسکا خون بخشا گیا پھر عکرمہ آکر  
شرف اندوز ملازمت ہو کر سلمان ہوا — دوسرا مبار بن الاسود تھا  
تیسرا عبد اللہ ابن سعد ابن ابی سرح تھا یہ شخص حضرت عثمان ابن عفان کا رضاعی  
بھائی تھا اوسکو حضرت عثمان اپنے ہمراہ پیغمبر خدا کی خدمت میں لائے اور سوال کیا  
کہ حضرت اوسکا خون معاف ہو آپ بہت دیر تک چپ رہے اور سوچتے رہے  
پھر اوسکو بھی امن دی وہ بھی سلمان ہوا حضرت نے اپنے اصحاب سے ارشاد  
کیا کہ میں اتنی دیر تک عالم سکوت میں اس واسطے تھا تا کہ تم میں سے کوئی کہ اوسکو  
مار ڈالے اصحاب نے عرض کیا کہ ایسا کیونکر ہو سکتا تھا اور اب کیا وہ مار لیا پھر حضرت  
نے ارشاد کیا کہ نبی ضعیف امین نہیں ہوا کرتی — اور اس عبد اللہ کو رکھ دیا حال

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

یہ حال ہے کہ یہ شخص قبل فتح مکہ کے مسلمان ہو چکا تھا دمی لکھا کرتا تھا مگر اس وقت ۲۵  
 کو وہ ہمت تھی کہ قرآن شریف کو مبدل کیا کرتا تھا پھر مرتد ہو گیا تھا اس واسطے حضرت  
 نے اس کا خون بدر کر دیا تھا لیکن پھر مسلمان ہو گیا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت  
 تک زندہ رہا حضرت عثمان نے اپنی خلافت میں اس کو معرکہ حاکم کر دیا تھا  
 چوتھا یقیس بن صبابہ تھا اسنے ایک شخص انصاری کو جسنے اس کے  
 بہائی کو خنجر مار ڈالا تھا قتل کیا۔ پانچواں عبداللہ بن اخطل ہی یہ شخص  
 مسلمان ہو گیا تھا مگر ایک مسلمان کو مار کر پھر مرتد ہو گیا۔ چٹا خویشت بن  
 نفیل تھا اسنے رسول اللہ کو بہت ایذا دی تھی کیونکہ اس کی جو کرتا پھرا کرتا تھا  
 ایک جاگے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہیں مل گیا حضرت علی نے اس کا کام تمام کیا۔  
 وہ چار عورتیں جن کا خون رسول اللہ ص نے ہر فرمایا تھا ایک اولئین کے ہند  
 راجہ ابوسفیان کی ام معاویہ تھی جسنے حضرت حمزہ کا کلیجہ کھایا تھا اسنے یہ  
 حکمت کی کہ قریش کی عورتوں میں چھپ کر رسول اللہ سے بیعت کی پھر رسول  
 اللہ سے عرض کی کہ میں وہ ہی ہند ہوں جسنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ کھایا  
 میرا جرم معاف فرمائے چنانچہ آپ نے معاف کیا۔ بروز فتح مکہ نماز ظہر کی  
 وقت بلال نے کعبہ پر چڑھ کر اذان دی سماء جویریہ ابی جہل کی دختر نے کہا  
 کہ خدا تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا جو میرے باپ نے بلال کی رنگینی کے آواز  
 کی پر نہ سنی بس سے پہلے ہی مر گیا یہ بہت اچھا ہوا۔ اور حارث بن ہشام نے  
 پہن کہا کہ کاش آج کے روز میں زندہ نہ ہوتا۔ اور خالد بن اسید نے بھی یہ  
 کہا کہ خدا تعالیٰ نے میرے باپ پر بڑا احسان کیا جو وہ آج کا روز دیکھنے نہ پایا  
 ۔ بعد اذان رسول مقبول باہر تشریف لائے آپسے سب گفتگو لوگوں کی  
 جوجو اونہوں نے کہا تا بیان کی گئی۔ حارث بن ہشام مسلمان ہو گیا اور اسنے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۴۶ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو رسول اللہ ہے قسم ہے خدا کی کوئی اس بات پر مطلع نہیں تھا اب میں سب کو کہوں گا — او نہیں عورتوں میں سے جو واجب اقل تھیں ایک سارہ لونڈی بنی ہاشم کی تھی جو حاطب کا خط لیکر مکہ کو چلی تھی اور راہ میں پکڑی گئی تھی

## بیان اوس جبک کا جو خالد بن ولید اور نبی خرمیہ میں ہوئی تھی

پوشیدہ زبے کہ بعد فتح مکہ کے رسول اللہ ص نے تہوڑے تہوڑے آدمی اطراف مکہ کے کھدائیوں میں روانہ فرمائے تھے کہ لوگوں کو دعوت اسلام کی کریں مگر یہ شہر تھی کہ کسی سے رائی نہ مگنا — مگر ایام جاہلیت میں نبو خرمیہ نے عوف ابی عبد الرحمن بن عوف اور خالد بن ولید کے چچا کو جبکہ وہ دو نو میں سے آئے تھے مار کر جو کچھ اونکے پاس اسباب تہا لوٹ لیا تھا — یہ لوگ جو رسول اللہ ص نے واسطہ ہر امت خلق کے مامور کئے تھے اونہیں سے ایک خالد بن ولید بھی تھا ایسا اتفاق ہوا کہ خالد بن ولید ایک چشمہ پر جا کر اتر ا وہ چشمہ نبی خرمیہ نہ کورہ بالا کا تھا — جب خالد بن ولید وہاں جا کر اتر ا تمام نبو خرمیہ مسلح ہو کر خالد پر چڑھ آئے خالد نے کہا کہ اپنے ہتیار رکھ دو کیونکہ بہت لوگ مسلمان ہو چکے ہیں انہوں نے اپنے اپنے سب ہتیار رکھ دئے اور رائی موقوف کر کے یکطرف ہو گئے خالد بن ولید نے زور شمشیر او کو قتل کرنا شروع کیا اور بہت جوان اونہیں کے مار ڈالے یہ خبر رسول اللہ ص کو جب پہنچی آپ نے دونوں تہا اپنی آسمان کی طرف اٹھتے بڑھائے کہ اپنی غفلت کی سبب یہی ظاہر ہو گئی اور خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ اے باوجود میں بری الذمہ ہوں خالد کے فعل سے کیونکہ اوسنے مانعت رسول کا کچھ خیال کیا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

نکما ایسے حضرت کو بہت رنج ہوا حضرت علی کو ارشاد کیا کہ تم مال لیکر جاؤ اور  
 سبکے خون بہا دیکر آؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بوجہ ارشاد پیغمبر خدا ص کے دہن  
 تشریف لگے اور جتنے مارے گئے تھے سب کا خون بہا دیکر آپ نے پوچھا کہ کوئی دست  
 کسی کی رہ گئی ہو تو وہ یاد دلوا دے سب نے عرض کی کہ اب کوئی باقی نہیں رہا  
 تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ روپیہ جو اونکے پاس باقی رہا تھا اون ہی لوگوں  
 تقسیم کر دیا تاکہ ان لوگوں کے دل زیادہ خوش ہوں۔ یہ خبر جناب رسالت  
 مآب پہنچی شکر بہت خوشی ہوئی۔ مگر عبد الرحمن بن عوف نے خالد بن ولید کو  
 بہت ملاحت کی کہ تو نے یہ بڑا کیا خالد نے کہا کہ عبد الرحمن میں نے تیرے باپ  
 کے خون کا عوض لیا عبد الرحمن نے جواب دیا کہ نہیں یہ غلط ہے بلکہ تو نے اپنے  
 چچا الفاک کے عوض خون لیا ہے اور یہ فعل تو نے زمانہ جاہلیہ کیا کیا مسک  
 ہو کر تجکو یہ نہ مکرنا چاہئے تھا رسول اللہ ص کو جب یہ خبر پہنچی کہ اون دونوں  
 فساد اور جھگڑا ہوا آپ نے خالد کو ارشاد کیا کہ میرے اصحاب تو اپنے  
 ساتھ نہ کہ اے خالد تو انہی قدر نہیں جانتا قسم ہے خدا کی اگر تیرے پاس  
 سونیکا پہاڑ ہوتا اور تو اسکو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا تب ہی ایسے شخصوں  
 کی بوابس نہ پاتا

## بیان جنگ حنین کا

یہ لڑائی درمیان ماہ شوال ۵۷ ہجری کے ہوئی تھی حنین نام ایک جنگل  
 کا ہے جو کہ درمیان مکہ کے قریب تین میل پر مکہ سے واقع ہے۔ یہ لڑائی  
 اس طرح ہوئی تھی کہ جب پیغمبر خدا ص سلم نے مکہ فتح کر لیا اور اطمینان خاطر اپنی

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۴۴۸ ہو چکی تب ہوازن نے اپنی ملک میں مجتمع ہو کر سب اسباب اور مال واسطے لڑائی رسول اللہ ص کے جمع کیا ان کے ہمراہ طاہت کے رہنے والے اور نبی سعد بن رسول اللہ ص پرورش پائے تھے سب ہو گئے اور ان میں نبی حشم درید بن الصمد ہے جو کہ بہت بڑا تھا اور عمر اسی قریب زیادہ سو برس کی ہو گئی شامل تھا اس پیر مرد کو فقط واسطے صلاح اور تدبیر اور رائے لینے کے ساتھ لے لیا تھا۔

جبکہ رسول اللہ ص نے سنا کہ یہ لوگ کفار جمع ہوئے ہیں تب جناب سرور کا تہا بھی چھٹی تاریخ ماہ شوال سنہ میں باہر مکہ کے تشریف لائے۔ اور جس روز سے مکہ فتح ہوا تھا اوس دن سے اس لڑائی تک حضرت صلوٰۃ مقصورہ پڑھاتے تھے اس لڑائی میں آپ کے ہمراہ نہرا آدمی تھے دو نہرا باشندگان مکہ اور دس نہرا آپ کے ہمراہ کے۔ اور صفوان ابن امیہ کا نضر بھی حضرت کے ہمراہ تھا اس شخص نے دو ہتھیار کی ہمت رسول اللہ ص سے لی تھی یہ کہتا تھا کہ میرے دو ہتھیار کے مسلمان ہو جاؤ گا آپ نے دو ہتھیار کی ہمت دیدی تھی۔ اس سے ایک سوز حضرت نے اس جنگ میں لی تھی۔ اسوارانہ اور ایک بڑی جماعت شرکین بھی رسول اللہ ص کی ہمراہ تھی۔ رسول اللہ ص علم حنین میں پہنچے۔ اور مشرکین اوطاس میں رہے کیونکہ درید ابن الصمد نے مشرکین سے پوچھا تھا کہ کون سے جنگل میں تم لوگ ہو گے انہوں نے کہلا بھیجا کہ اوطاس میں ہم ہونگے اوسنے جواب دیا کہ وہ بہت اچھی جگہ ہے کچھ خوف مضر نہ ہو نہیں۔ اور نبی ص علم اپنے دل پر سوار ہوئے۔ ایک مسلمان نے کہا کہ لشکر مسلمانوں کا بہت تھوڑا ہے کفار کا لشکر بہت ہے یہ تھوڑے آدمی اور پیر غالب نہ ہوں گے اسی روز کے واسطے یہ قول اللہ تعالیٰ کا نازل ہوا جسکے یہ سننے میں۔ اور دن حنین کا جبکہ تعجب کر دیا تو کثرت تمہاری نے پہر نہ بے پرواہ کیا تو کسی شے نے جبکہ مقابلہ نہ کیا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

جانبین کا ہوا۔ اور مسلمانوں کا کفار نے سامنا کیا تمام مسلمان متفرق ایسے ہو گئے ۴۹  
 کہ ایک دوسرے کو جانتا نہ تھا کہ کہاں ہے اور رسول اللہ ص بھی ہمراہ مہاجرین اور  
 انصار اور اہل بیت کے ایک طرف کو تھے کہ دفعۃً مسلمانوں کو شکست ہوئی  
 اور وقت کفار مکہ کے دلوں کے بغض و کینہ خوب نمایاں ہوئے ابوسفیان بن حرب  
 کہتا تھا کہ یہ مسلمان سمندر تک بھاگ کر جائیں گے اور اپنے لشکر کو تیر دن سے بہرے  
 ہوئے مستعد کھڑا تھا ایک طرف سے صفوان بن امیر کا بھائی پکار کر بولا کہ اب  
 جادو کا اثر جاتا رہا صفوان نے جو کہ ابھی مشرک ہی تھا لٹکا کر کہا کہ چپ رہ خدا  
 تیرے مونہ کو پھوٹے یہ بد دعا دیکر کہا کہ قسم ہے خدا کی اگر تجھ کو کوئی قریشی غلام  
 بنائے یہ میرے نزدیک بہتر ہے اسے کہ کسی ہوازن کی غلامی کروں مگر غیر خدا  
 نہایت قدم اسی طرح پر حسب طرح ادل تھے کھڑے رہے ہرگز نہ ڈگے اسی تئیں  
 پہ مسلمان لوٹ کر آئے اور بڑی بہاری لڑائی ہوئی خوب لڑے وادشجاعت دی  
 جناب سرور کائنات نے اپنا گھوڑا دلدل زمین پر بٹھلا کر ایک بوٹھی مٹی کی ہاتھ  
 میں لی اور اس مٹی کو مشرکین پر پھینک دی اود کے پھینکتے ہی کفار کی فوج کو شکست  
 ہو گئی سب بھاگے مسلمانوں نے اوند کا تعاقب کیا مارتے قتل کرتے ہوئے چلے  
 جاتے تھے آخر کار مسلمانوں کے قح ہوئی اور بہت عورتیں اور مرد قیدی بن گئے  
 ازاں بعد شیاء بنت الحارث اور اسکی والدہ حلیمۃ السعدیہ جو پیغمبر خدا کی رضاعی  
 بہن تھیں گتار آئے اوستے پیغمبر خدا ص کے سامنے اپنا حال بیان کیا چنانچہ کہہ  
 کر کہیں میں حضرت نے جو اسکی پیٹھ میں کاٹا تھا وہ نشانی حضرت کو دکھلائے  
 حضرت نے اسکی خاطر کے واسطے اپنی چادر بچھائی اور بڑی خاطر اسکی کی اور  
 اوسکو زور دیا کہ کہانے کے لئے دیا اور جہان اوستے اپنی قوم کا تپا بتلایا وہاں  
 اوسکو پہنچا دیا



## بیان محاصرہ کرنے جناب سرور کائنات کا طایف کو

واضح ہو کہ قوم ثقیف مقام حنین سے جب وقت نکلت کبا کر طایف کی طرف گرتی پڑتی  
 پہنچی جناب سرور کائنات ہی اونکی متعاقب جاییجے اون لوگوں نے اپنی شہر کا  
 دروازہ بند کر دیا حضرت نے اوس شہر کا محاصرہ کچھ اوپر نہیں روز تک کیا اور  
 گوپیوں سے لڑائی ہوتی رہی پہر سرور کائنات نے حکم دیا کہ جتنے دخت انگور کے  
 قوم ثقیف کے ہن سب کاٹے جائیں چنانچہ حسب الحکم تعمیل امر جناب سرور کی اوس قوم  
 خورین آئی۔ بعد ازان پیغمبر خدا نے حکم کو چکا دیا چنانچہ وہ ان سے رخصت ہو کر  
 حجاز پر منزل کی اسمقام پر جناب سرور کائنات نے جناب اسباب ہوازن کا لشکر  
 لائے تھے سب چھوڑ دیا چنانچہ بھیجے ہوازن آجے پاس آئے پیغمبر خدا نے اپنا اور  
 اولاد عبد المطلب کا حصہ اونکے سپرد کر دیا اور سب لوگوں کو اونکی عورتیں اور بچے اور  
 اولاد اونکی سپرد کی۔ بعد ازان ابن عوف سپہ سالار اونکا رسول اللہ ص سے آکر ملیا  
 اچھا کا مل مسلمان ہو گیا حضرت نے اوسکو اونکے قوم کا سردار مقرر کیا اور فرمایا کہ جو کوئی  
 اون قبیلہ میں سے مسلمان ہو تو اوسکا سردار ہے۔ تمہارا مال منتمہ لشکر اسلام کی  
 بیٹے جو اہل اسلام اسجائے سے مال غنیمت آتا وہ آیا وہ یہ ہے۔ اونٹ چوبیس ہزار  
 اور بکریاں چالیس ہزار سے بھی زیادہ تھیں۔ اور چاندی چار ہزار اوقیہ۔  
 مگر جن لوگوں کا دل پر جانا حضرت کو منظور تھا اونکو وہ عطا فرمائی۔ مثل ابی سفیان  
 اور دونو بیٹے اوسکے یزید۔ اور معاویہ کو۔ اور سہیل بن عمر۔ اور عکرمہ بن  
 ابی جہل۔ اور معاویہ بن ہشام بیای ابی جہل کے کو اور صفوان ابن امیہ کو  
 پہلوگ قوم قریش تھے۔ اور الاقرع بن مابس ثقی۔ اور عیینہ بن حصین خدیجہ

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

خدیفہ بن بدر الدیہانی کو اور سردار مقرر کیا ابن عوف سب سالہ قوم سوا زن اور جو ۵۱  
 کوئی اوس جیسا تھا اوسکو پہلی مارت دی — اور ہر ایک اشتراک کو ایک تنواؤٹ  
 اور اسوار اونسے کو چالیس چالیس — مگر عباس بن مرداس سلمیٰ کو چند اونٹ دے  
 تھے وہ راضی نہ ہوتا تھا چنانچہ اوسنے اس امر پر چند شعر بھی کہے تھے (مین تذکرہ  
 شعراء عرب میں لکھ چکا ہوں) پیغمبر خدا ص نے فرمایا کہ اسکو اور دو تا کہ اسکی زبان  
 بند ہو چنانچہ اوسکو پہراتنے دے کہ وہ راضی ہو گیا — جب رسول خدا ص نے  
 اسجائے مال غنیمت تقسیم کیا انصار کو مطلق کچھ نہ دیا اونکو اس امر سے رنج ہوا حضرت  
 نے اونکو بلا کر فرمایا — کہ اسے گروہ انصار ملے ایک حصہ دنیا کی واسطے رنج ہوا  
 اور حکمت علی تم اس مقام پر نہیں سمجھے ہو میں نے فقط ان لوگوں کو تالیف قلوب کی واسطے  
 مال تقسیم کیا ہے اور تمہارے مسلمان بولے پر میرا بڑا بہرہ دیا ہے کیا تم راضی نہیں؟  
 اسطر حصے کہ لوگ اونٹ اور کبریٰ لیکر جان اور تم رسول اللہ کو لیکر اپنے منازل  
 قطع کرو پہر اپنے اونکی فضیلت میں یہ نہ فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ قسم ہے خدا کی اگر  
 نہ ہوتی ہجرت تو اللہ تعالیٰ میں ایک شخص مثل انصار کے ہوتا امد اگر آدمی چلے اور ہوں کو  
 میں انصار کی راہ پر چلتا اسے خدا نہ جسم فرما انصار پر اور ان لوگوں پر جو اولاد میں  
 انصار کی ہوں اور ان لوگوں پر جو اونکی اولاد میں ہوں جبکہ پیغمبر خدا ص مال غنیمت  
 قبیلہ سوا زن کے تقسیم کر چکے اور عیینہ بن حصن اور اباسفیان بن حرب وغیرہ کو  
 حصہ جات نہ کورہ بالا دیچکے — تب ذوالخویرہ نے جو اولاد تسم کی ہے نبی ص  
 سے کہا کہ میںے ایک عادل اور انصاف نہ دیکھا جناب سرور کائنات کو غصہ آیا  
 ارشاد کیا کہ افسوس ہے تم لوگوں پر اگر میں عدل نہ کروں گا تو یہ عدل کہا کروں گا  
 — حضرت عمر بولے کہ پیغمبر خدا ص مجھ کو ارشاد کیجئے میں اسکو قتل کروں آئیے فرمایا  
 کہ نہیں جانے دو کیونکہ قریب ہے کہ اس سے ایک گروہ تم جیسے مسلمان متقی پیدا ہو گے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۴۵۲ یہ روایت ہے محمد ابن اسحاق سے۔ ایک راوی یہ روایت کرتا ہے کہ ذوالنجر  
نے بروقت فراغت پانے تقسیم مال غنیمت مذکورہ کی یہ کہا تھا۔ کہ محمد ص اپنی  
تقسیم برابر کنی اس مال کے اور میں صرف خدا لگتے خالصہ اللہ کہتا ہوں رسول اللہ ص  
نے ارشاد کیا کہ قریب ہے کہ نکلے گا اس شخص کے کہنے سے ایک ایسا قوم کہ وہ  
خارج ہوں گے دین سے مثل چوٹ جانے تیر کے جب کمان سے علیحدہ ہوتا ہے  
پہرہ ہاتھ نہیں آتا۔ اون لوگوں کے خبر کردن کے قریب ایمان نہوگا چنانچہ  
اب ہی ہوا کہ ذوالنجر بصرہ میں سے ایک شخص حرقوص بن زمر الجلی جکوزی النمر  
بھی کہتے ہیں ظاہر ہوا اس شخص نے بسے اداں سمیت خوارج کے ہمراہ کی اور ادا کی  
امامت کا قایل ہوا اور اول ہی اول وہ ہی خارجی ہوا۔ یہ نام ذوالنجر بصرہ  
سینبر خدا ص نے اس قوم کا کہا تھا۔ یہ خباب سرور کانیات عمرہ باندہ کر  
مدینہ کو تشریف لیگے اور عتاب بن اسید بن ابی اہیس کو مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر فرما گے  
یہ شخص جوان تھا تاہنوز بیٹس برس کی عمر کو نہ پہنچا تھا۔ اور اسکے پاس ساذن  
جل کو بھی واسطے تلقین اور وعظ مسائل کے چور گئے تھے۔ اسی سالی عتاب  
بن اسید نے موافق معمول عرب کے حج خانہ کعبہ کا ادا کیا  
درمیان ماہ ذالحجہ شہ کے ابراہیم بیٹا سینبر خدا ص کا ماریہ قطیرہ ندی سے  
پیدا ہوا۔ اور اسی سال یعنی شہ میں حاتم طائی نے وفات پائی تھی یہ حاتم  
بیٹا عبد اللہ بن سعد بن کحشر ج کا اولاد ملی بن آد سے ہے کنیت اسکی اباسفانہ  
تھی کیونکہ ایک اسکے بیٹی تھی او سکنا نام سفانہ تھا اس واسطے اسکو اباسفانہ  
یعنی باپ سفانہ کا کہا کرتے تھے۔ یہ بڑ کی حاتم مذکور کی سینبر خدا ص کی حنین  
حاضر ہو کر شرف اندوز ملازمت ہوئی اور اپنے حال کی جو اسپر نصیبت تھی شکوہ  
گزار ہوئے تھے یہ وہ ہے حاتم ہے جسکی سخاوت اور کرم اور جود کی ضرب المثل

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

فرب المثل مشہور ہے یہ شخص شا عر جید تھا (مقولہ مترجم چنانچہ میں تذکرہ عربین ص ۵۳  
اسکا حال مواد کے اشعار کے لکھ چکا ہوں)

## اب شروع ہوا نوان برس نہ

جب نوان برس شروع ہوا تب نبی ص مدینہ منورہ میں تشریف رکھتے تھے لیکن قاصد  
عرب کے بہت آتے تھے چنانچہ ایک عروہ بن مسعود ثقفی جو سردار قوم ثقیف  
کا تھا اور بروقت محاصرہ نبی ص کے مقام طایف میں موجود نہ تھا مگر پہر حاضر  
ہو کر مسلمان جید ہو گیا تھا وہ یہ کہا کرتا کہ یا رسول اللہ طایف کو تشریف لے چلے  
اگر دمان آپ تشریف لیجائیگے تو میں سب کو آپ کی خدمت میں لا حاضر کروں گا اور یقین  
ہے کہ سب مسلمان ہو جائیں گے رسول اللہ ص نے ارشاد کیا کہ وہ کافر تجھ کو  
مار ڈالیں گے۔ پیغمبر خدا نہ گئے وہ خود تنہا طایف میں گیا اور سب کو کہا  
کہ مسلمان ہو جاؤ ایک شخص نے اس کی آنکھ میں تیر مارا فوراً مر گیا  
— اور ایک قاصد عرب کی طرف سے اسی سال میں در بیان خلافت پیغمبر خدا ص  
کے کعب بن زبیر بن ابی سلمیٰ آیا تھا یہ وہ شخص ہے جس کا خون پیغمبر خدا ص نے  
ہڈر فرمایا تھا اس نے نبی ص کی مدح میں ایک قصیدہ جو بابت سعاد مشہور ہے  
کہا ہے جس کا اول یہ ہے : بابت سعاد ثقفی ایوم مقبول ہا اپنے  
اپنی چادراد سکو انعام میں عطا فرمائی جو معاویہ نے اپنے ایام خلافت  
میں بعض چالیس ہزار درہم کے خسرید کی تھی — اور وہ چادر بطور درایت  
خلفا زبیری امیہ — اور خلفا عباسیہ کے دورہ لگ چلے آتے تھے آخرت  
قوم تاتار نے چھین لی

## بیان غزوہ تبوک کا

درمیان ماہ رجب سنہ مذکور کے نبی ص نے ردیون سے لڑائی کا حکم دیا لوگوں کو سبب دور ہونے راہ کے — اور قوی ہونے دشمن کے اور سبب اس کے گزری شدت سے پڑتی تھی اور شہر دینین قحط بھی ہوتا تھا اسلئے یہ مہم گران معلوم ہوتی تھی چنانچہ اسلئے اس لشکر کا نام جیش التمرہ رکھا گیا ہے اور ایک بات یہ ہے تھی کہ لوگوں کی بھجوریں یک زمین تھیں وہ چاہتے تھے کہ اسی مقام پر زمین تاکہ اپنی بھجور دن کے خبر داری کریں کیونکہ موسم بھجور دن کا آگیا ہے — بہر تقدیر سامان جنگ سب لوگوں نے بھر طیار کر کے مستعد جانے پر ہوئے پیغمبر خدا ص نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جو کچھ جتے ہو سکے اس مہم کے لئے سامان نقد یا رسد وغیرہ کا ہیا کر دے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام اپنا مال جو اسلئے پاس تھا سب خدا کے نام پر دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی بہت کچھ دیا کہتے ہیں کہ تین سو اونٹ اناج کے اور ایک ہزار دینار حضرت عثمان ص نے دے دیے تھے — روایت کی گئی ہے کہ نبی ص نے ارشاد کیا تھا کہ سوار آج کے روز کے عثمان کو پہر کہی تکلیف نہ ہوگی جب کہ سب مجاہدین واسطے جنگ روم کے آمادہ ہو چکے تب عبد اللہ ابن ابی منافق ص اپنے مابین منافقین کے پیچھے رہ گیا اور تین شخص انصار میں سے ہی کہ پیچھے رہ گئے تھے — ایک کعب ابن مالک — دوسرا مرثدہ بن الربیع — تیسرا ہلال ابن امیہ — اور سوار پیغمبر خدا ص کے اپنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقرر فرما گئے تھے منافقین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اللہ آپ کو بوجہ ہلکا کرنے کی واسطے چوڑے بنے حضرت علی رضی اللہ عنہ دھبہ

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۵۵ وجہ اپنے بتیار لیکر پیغمبر خدا سے جا ملے اور سب ماجرا آپسے بیان کیا۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ وہ لوگ جو ملے ہیں — میں تمکو اپنے پیچھے اپنا خلیفہ بنا کر آیا ہوں تم جادو اور میری خلافت کرتے رہو کیا تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ تیرا رتبہ وہ ہو جو ہارون کا رتبہ تھا نزدیک حضرت موسیٰ کے — مگر اتنی بات ہی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور پیغمبر خدا ص کے ہمراہ تیس ہزار مسلمان تھے اور دس ہزار سوار ادن لوگوں کو راہ میں پیاس اور گرمی کی بہت شدت ہوئی تھی جب مقام الحجیر پر جو کہ ارض شومدین ہے پہنچے پیغمبر خدا ص نے سبلو منخ کر دیا کہ کوئی اس چشمہ کا پانی نہ پینا اور اگر بہت پیاس لگے کسی نے کچھ پی لیا ہو تو مناسب ہے کہ پی کر ڈالے اور اگر اٹا گوندا ہو تو اذنوں کو کھلا دو — جب کہ سردی کا پانی تنوک کے پاس پہنچے ہمیں لوزنگ دنان قیام پذیر رہے — بعد عرصہ مذکور کے یوحنا حاکم اید کا آپ کے پاس آیا اور جزیہ دنا قبول کیا اور حضرت سے صلح کر گیا — ادنکا جزیہ من سو دینار بڑا — اور اہل اذرج نے اقرار کیا کہ ہر رجب کے مہینے ایک سو دینار جزیہ من ہم دیا کریں گے — پھر آپ نے خالد بن ولید کو پاس اکیدر بن عبد الملک نصرانی کے جو قوم کندہ سے ایک حاکم دوستہ بخذل کا ہتھ رونا فرمایا خالد نے اسکو جاکر پکڑ لیا اور اس کے بھائی کو مار ڈالا اس کے قادیبا کے جو سونے کے تاروں سے بنی ہوئی تھی رسول اللہ ص کے پاس پہنچے مسلمانوں نے اسکو دیکھ کر بہت تعجب کیا بعد ازاں خالد بن اکیدر کے شرف اندوز ماریت ہوا آپ نے اسکو خون صاف نہرایا اور جزیہ کے ادا کرنے پر صلح کر لی اور حکم دیا کہ اسکو چھوڑ دو — جو وقت پیغمبر خدا ص مدینہ کو تشریف لائے ادن تین آدمیوں نے جو آپ کے ہمراہ نہ گئے تھے اور پہچے بیٹھ رہے تھے ہر ایک نے غدر بیان کے پیغمبر خدا ص نے حکم دیا کہ ان سے کوئی شخص کلام نہ کر داند سے سنے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۵۶ ہونا چھوڑ دیا اس امر سے وہ لوگ بہت تنگ آئے اور جان اوکھی ضیق میں ہوئی چنانچہ اسی حال پر پچاس روز تک رہے بعد ازاں جب ایک آیت قرآن شریف کی ادن لوگوں کے توبہ کے باب میں نازل ہوئی اور سوت مسلمانوں سے ادن کا طاب ہوا اور بوجھال ہوئی۔ پیغمبر خدا ص در میان ماہ رمضان کے مدینہ مبارک میں تشریف لائے تھے جب مدینہ منورہ کو قدم سمیت لڑم سے رشتہ دارم فرما چکے اور سوت قوم ثقیف کی طرف سے مقام طایف میں سے ایک قاصد آیا اور سوت یہ لوگ مشرک تھے مگر یہ مسلمان ہو گئے تھے۔ یہ لوگ پیغمبر خدا ص سے یہ کہتے تھے کہ لات کو جسکو ہم لوگ پوجتے ہیں تین برس تک نہ ڈاؤ پیغمبر خدا ص انکار فرماتے تھے پر وہ لوگ کہنے لگے کہ ایک مہینے چھوڑ دیجئے آپسے یہ بھی نہ مانا۔ پر وہ کہنے لگے کہ ہم مسلمان ہوتے ہیں لیکن نماز کے پڑھنے سے محاف کیجے حضرت نے ارشاد کیا کہ جس دین میں نماز نہیں وہ دین بہت برا ہے آخر کو ادنوں نے مان لیا اور مسلمان ہو گئے۔ یہ پہلے ادن کے ہمراہ سفیرۃ ابن شہبہ۔ اور ابوسفیان بن حرب کولات کے ڈھانے کے واسطے روانہ فرمایا۔ سفیرہ نے جا کر ادسکو ڈا دیا اور سوت تمام عربین قوم ثقیف کی برہنہ روتی ہوئی نکلیں کیونکہ یہ امر ادن پر بہت ناگوار گذرا

## بیان حج کرنے ابو بکر صدیق کا ہمراہ لوگوں کی

در میان سلسلہ ہجری کے پیغمبر خدا ص نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو واسطے ادرا ج کعبہ شریف کے ہمراہ تین سو مد کے روانہ فرمایا اور اپنی طرف سے سبیل اونٹ واسطے قربانی کے ساتھ کر دئے تھے۔ ابی حضرت ابوبکر صدیق رض

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

صدیق رض جلیق ہی تنگ پہنچے تھے کہ اون کے پیچھے حضرت امیر المومنین علی رض کو ۵۷  
 یہ نسر ما کر روانہ فرمایا کہ تم خانہ کبدہ میں جا کر چند ایات سورہ برات کے  
 پڑھ کر لوگوں کو سنانا اور یہ ننادی کرنا کہ اگلے سال کے بعد کوئی مشرک  
 اور بدن سے ننگا حج کرنے کو نہ آوے۔ یہ بات سنکر حضرت ابوبکر صدیق رض  
 راہ ہی میں سے مراجعت کر کے پیغمبر خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی  
 کہ یا رسول اللہ کیا تیرے بعد کوئی حکم نیا آسمان سے نازل ہوا ہے آپ نے  
 ارشاد کیا کہ نہیں کوئی حکم نیا صادر نہیں ہوا بلکہ بات یہ ہے کہ عہدہ احکام  
 کے پہچانے کا میرا ہے اگر میں نہ ہوں تو کوئی شخص جو قریب میرا ہو وہ ادا کرے  
 ۔ اے ابوبکر صدیق کیا تجھ کو وہ فضیلت کافی نہیں ہے کہ تو میرا مصاحب غارین  
 تھا اور عرض کو شر پر میرے ہمراہ ہو گا۔ ابوبکر صدیق نے عرض کی کہ سچ ہے  
 یا رسول اللہ۔ بعد ازاں ابوبکر صدیق حج کو تشریف لگے۔ اور حضرت  
 علی کرم اللہ وجہہ لوگوں کو سورہ برات عین بقرعہ کے روز سنارہے تھے  
 اور یہ ارشاد کرتے جاتے تھے کہ اگلے سال میں کوئی ننگا یا کوئی مشرک حج  
 نہ کرے یہ بیان نقل کیا گیا ہے کتاب اشراف مسود سے۔ اور اسی میں  
 نیے درمیان ماہ ذیقعدہ ۳ ہجری کے عبد اللہ بن ابی بن اسلول منافق  
 بھی فوت ہوا

## اب شروع ہوا دستوان برس ۳ ہجری

اس سال میں پیغمبر خدا ص درمیان مدینہ ہی کے تشریف رکھتے تھے ہر چار مہینہ  
 سے اعراب کے قاصد آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے جاتے تھے۔ اور خلق اللہ



## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۵۸ کی فوج کی فوج سلمان ہونے لگی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے در بیان قرآن شریف کے فرمایا ہے کہ جو وقت آئی امت اللہ کی اور فتح اس وقت اللہ تعالیٰ کی دین میں فوجین کی فوجین داخل ہوتی تھیں چنانچہ تمام اہل یمن اور بادشاہان حیرہ اسی حصہ میں سلمان ہو گئے

## ذکر حضرت علی کے پیچھی کا طریقہ کی

راوی بیان کرتا ہے کہ پیغمبر خدا ص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یمن میں بھیجا تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسجاے پر جا کے قرآن شریف کو کون کو سنایا۔ بعد سننے قرآن شریف کے تمام قبیلہ ہمدان کا ایک ہی روز میں سلمان ہو گیا حضرت علی نے اسی حال کو استمال کی خبر جناب سرور کائنات کو کی حضرت نے بحد سننے اس خبر نشاط اثر کے خدا تعالیٰ کو سجدہ تشکر کیا۔ اور حضرت علی کو حکم کر دیا کہ قبیلہ بخران سے خیرہ اور مالی لواد نہوں نے بوجہ حکم رسول خدا کے تعمیل حکم کی کر کے مراجعت کی اور رسول اللہ ص سے حجۃ الوداع میں مدینہ کے ملاقات کی

## ذکر سب حجۃ الوداع کا

راضی ہو کہ ماہ ذی قعدہ کے پانچ روز باقی تھے کہ جناب رسول خدا واسطے حج خانہ کعبہ کے تشریف لائے۔ اب اس حج میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں صرف قرآن تھا (یعنی قرآن کے پہرہ میں حج اور عمرہ دونو ساتھ ہوں) بعض

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۵۹

بھی کہتے ہیں کہ مرث متع تھا (اسکے یہ سننے میں کہ بعد عمرہ کے سر منڈانا دینا غیر حلال ہو جانا ہے بعد از ان حج کرین کیا فقط حج ہی تھا۔ ظاہر مذہب یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں ہیں اور حضرت نے ہمراہ لوگوں کے حج کیا ہے۔ اس حج میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی حالت احرام میں تشریف لائے تھے حضرت نے ارشاد کیا کہ اے علی جو تیرے یاروں نے نیت کی ہی وہ ہی تو ہی نیت کرتا نہیں یعنی سر منڈا کر حلال ہو جانا جیسا کہ تیرے یار سر منڈا کر حلال ہو گئے حضرت علی نے عرض کی کہ میری نیت وہ ہے جو رسول اللہ کی نیت ہے چنانچہ وہ احرام ہی میں رہے اور پیغمبر خدا ص نے ادنیٰ طرف سے ہی قربانی کی۔ اور پیغمبر خدا ص نے لوگوں کو مناسک حج سب تعلیم کی اور سب سنتیں اپنی تیلان میں اس اثنا میں ایک آیت سے ان سے نازل ہوئی جس کا یہ ترجمہ ہے سو کہ آج کے روز نماز، مید اور ایوانس ہو گئے کا فز لوگ پس کچھ خوف نہ کر دم اد نکا مگر مجھے ڈرو آج کے روز پورا کر دیا میں تمہارا کیا۔ اور تمام کر دئے تمہارا نبی نعمت اور راضی ہوا جو نہیں واسطے تمہارے اس بات سے کہ دین تمہارا اسلام ہے۔ حضرت ابابکر صدیق اس آیت کو شکر روئے گئے کیونکہ وہ جان گئے تھے کہ بعد کمال کے سوا نقصان کے اور کچھ نہیں ہوتا اور یہ آیت پیغمبر خدا کی مرگ کی خبر دیتی ہے۔ بعد از ان رسول مقبول نے ایک خطبہ پڑھا اور اس خطبہ میں احکام اسلام کے لوگوں کو سنائے۔ اور ان احکام میں ایک یہ آیت ہے۔ کہ حساب مہینوں کا ملا جلا دنیا بھی زیادتی کفر پر دال ہے اور زمانہ پیر آیا ہے انبی اوسے بہتہ پر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا (یعنی جس دن زمین اور آسمان پیدا کئے تھے) اور قہر مہینوں کی اللہ کے نزدیک باثرہ ہیں۔ پھر اپنا حج تمام کیا اس حج کو حجۃ الوداع اس واسطے کہنے میں کہ رسول اللہ نے اسکے بعد ہر حج نہیں کیا۔ بعد فراغت حج خدا کو اسکے پیغمبر

## بیانِ مہاجر رسولِ خدا ص کا

۳۶۰ خدامِ مدینہ کو مرحمت کر آئے اور اس سال کے پورے ہونے تک مدینہ ہی میں مقیم رہے

## ابنِ شروع ہوا گیا روانِ سالِ سہ ہجری

### بیانِ وفاتِ جنابِ رسولِ خدا ص کا

جبکہ پیغمبرِ خدا ص حج الوداع سے فراغت پا کر مدینہ میں تشریف لائے تا تمام ہونے سالِ دہم اور تا اتمام ماہِ محرم یا کچھ زیادہ یعنی ماہِ صفر تک اچھے تندرست رہے۔ آخر ماہِ صفر سلسلہ میں بغضِ کہتے ہیں کہ دورِ دراز اس بغض کے تمام ہونے کے رہے تھے کہ پیغمبرِ خدا ص بیمار ہوئے۔ اوس روز آپ زینب بنت جحش کے گہرین جو آپ کی ایک زوجہ میں تشریف رکھتے تھے مگر حضرت انبی باری کے موافق سب انبی بی بیوں کے گہرین پر تے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کا مرض بہت شدت سے بڑھ گیا تب جنابِ سرور نے سب بی بیوں کو جمع کر کے اس امر کی اجازت چاہی کہ چونکہ میں بیمار بہت شدت سے ہوں اب تم مجھ کو اجازت دو تا کہ میں ایک نبوی کے گہرین میں مقیم رہوں۔ بسنے عرض کی کہ عایشہ صدیقہ کے گہرین آپ تشریف رکھیں چنانچہ حضرت دہان تشریف لگے اور حضرت نے ایک شکر اپنے علامہ سامہ بن زید کے ہمراہ جیا کر دیا تھا مگر اوسکو آپ نے بہت تاکید چلنے کی بسبب اپنے مرض کے کردی تھی۔ روایت ہے حضرت عایشہ رض سے وہ فرماتی ہیں کہ جسوقت کنگدایر کے گہرین تشریف لائے اوس روز میرے سر میں درد تھا۔ اور میں کہہ رہی تھی کہ ہاے سر ہاے سر حضرت نے ارشاد کیا کہ اے عایشہ میں بھی یہی کہہ رہی ہوں (اے سر ہاے سر)۔ پھر حضرت نے عایشہ صدیقہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

فرمایا کہ اے عائشہ اگر تو میرے آگے مرجاتی تو میں اپنے ہاتھ سے تجھے کفنا تا ابد ۳۶۱  
تیرے جنازہ کی پڑتا اور تجھ کو اپنے ہاتھ سے دفن کرتا۔ حضرت عائشہ نے  
جواب دیا کہ یہ سب کچھ کرتے مگر گہر میں آکر بالکل بھول جاتے اور کسی بیوی سے  
دل لگاتے پہر کچھ بھی یاد نہ رہتا پیغمبر خدا ہنسے۔ اور میں حالت مرض ہی میں  
کہ جب عائشہ ہی کے گہر میں تھے حضرت کو فضل ابن عباس۔ اور علی ابن  
ابطالب دونوں نے بوجہ ارشاد جناب رسول خدا کے اُٹھایا حضرت  
پیغمبر پر بیٹھے اور اللہ کے حمد کی اور ارشاد کیا کہ اے لوگو جس کسی کی پیٹھ میں  
نیسے کوڑے مارے ہوں۔ اب یہ میری پیٹھ حاضر ہے اپنا عوض لے لو  
۔ اور جس کی پیٹھ میں گالی دی ہو میری آبر و غرّت موجود ہے اپنا بدلہ  
لے لو۔ اور جس کسی سے میں نے کچھ مال لیا ہو یہ مال میرا موجود ہے  
اپنا مال لے لو۔ کچھ حکومت یا سیاست کا میری طرف سے خیال  
کرے کیونکہ میری پہ شان سے بعید ہے۔ پہر آپ منبر سے نیچے اُترے  
اور خہری نماز پڑھی۔ بعد فراغت نماز پہر منبر پر چڑھے اور جو اول نماز  
تھے وہ ارشاد کرنے لگے۔ ایک شخص نے دعوہ کیا کہ یا حضرت مجھ کو  
تین درہم آپسے لینے میں حضرت نے اسکو دیدئے۔ پہر حضرت نے ارشاد  
کیا کہ یہ یاد رکھو فضیحت ہونا دنیا کا آسان ہے آخرت کی فضیحت سے  
پہر آپسے دعا اصحاب اُحد پر کی اور طلب منفرت ان کے واسطے جناب باری  
سے کی۔ پہر حضرت نے ارشاد کیا کہ سنو بندہ کو خدا تعالیٰ نے دنیا پر  
اور دین پر بھی اختیار دیا ہے جو چاہے اختیار کر لے حضرت ابوبکر پہر رسول  
اور سبب فرطِ محبت کے فدا شوم کہتے تھے پہر حضرت نے انصار کو وصیت  
فرمائی جب ایکی بہت شدت سے درد ہوا کہ اسوقت گھٹکوں نے شکل تہی

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۶۲

تب آپ نے ارشاد کیا کہ ایک دادات اور کاغذ سفید میرے پاس لاؤ میں ایک  
 وثیقہ اور کتاب تمکو لکھ دوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ۔ اس کہنے پر  
 آپسین جگڑا بریا ہو گیا حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سے کھڑے ہو جاؤ  
 نبی کے پاس جگڑنا مناسب نہیں ہوتا۔ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ آج صبح  
 ہوتے ہیں۔ یہ حال سنکر بہت لوگ آپ کی پیروی کے واسطے جانے  
 لگے حضرت نے ارشاد کیا کہ میرے پاس کوئی نہ آؤ کیونکہ مجھ کو بیماری کی طرف  
 رست تہارے تکلیف دینے کے آسان معلوم ہوتی ہے۔ پیغمبر خدا ص آپ نے  
 ایام مرض میں لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرتے رہے۔ مگر تین روز آپ نے نماز  
 لوگوں کے ساتھ نہیں پڑھی تھی۔ ان تین ایام میں یہ حال تھا جب اذان  
 سنئی اسوقت ارشاد کیا کہ ابابکر کو لیاؤ تاکہ لوگوں کو نماز پڑھوائے جب  
 حضرت کا مرض بہت شدت پر ہوا تب کیشنبہ کے روز ڈیرہ پیر دن چڑھ  
 بعضے کہتے ہیں کہ پوری دوپہر کو حالت فریاض حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ بروقت  
 موت رسالت مآب کے سینے آپ کو دکھاتا تھا آپ کے پاس ایک پیالہ پانی کا تھا  
 اب اپنا ہاتھ لوس یا لیں ڈالتے جلتے تھے اور مونہ پر پانی ملتے تھے اور فرماتے تھے کہ  
 خداوند مدت کر میری سکرات موت پر۔ عائشہ کہتی ہیں کہ جب میری گود  
 میں حضرت کا بہت بوجھ ہو گیا تب میں آپ کا چہرہ دیکھتی تھی کہ آنکھیں آپ کی  
 نکل آئیں تھیں۔ اور حضرت اسوقت فرما رہے تھے ارفیق الاعلیٰ  
 عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت نے میٹھا نند کر لیں تب میں نے آپ کا سر مبارک  
 تکیہ پر رکھ دیا اور میں کھڑی ہو کر سہراہ عورتوں کے ماتم کرنے لگی اور مونہ  
 پیٹنے لگی۔ حضرت کی وفات روز کیشنبہ بارہویں تاریخ ربیع الاول کو  
 ہوئی تھی۔ اس روایت کی موافق معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جس روز

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

روز پیدا ہوئے تھے اوسی روز انتقال فرمایا بعد انتقال رسول مقبول کے اکثر ۲۶۳  
 باشندگان عرب اسلام سے پہر کمرہ ہو گئے مگر باشندگان مدینہ — اور مکہ  
 اور طایف کے لوگ بچے رہے یہ لوگ مرتد نہیں ہوئے تھے — چنانچہ سبب  
 خوف مرتدین کے غلاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ جو کہ ایک عامل مکہ کا  
 پیغمبر خدا کی طرف سے تھا اپنی جان بچانے کی واسطے کہیں چھپ گیا تھا — اس  
 سبب سے مکہ کے باشندے ہی ٹکڑا گئے تھے اور قریب تھا کہ مرتد ہو جاویں  
 لیکن سہیل بن عمر نے کعبہ اللہ کے دروازہ پہ کھڑے ہو کر سب قریش اور ماسوا  
 اونکے اور دن کو بلایا جب سب آپ کے تب سہیل نے کہا کہ اہل مکہ تم لوگ سب  
 پیچھے مسلمان ہوئے ہو مرتد ہونے میں تو سب سے اول مرتد نہ ہو — یہ امر باعث  
 خوشنودی خدا ہے اوسنے فرمایا ہے کہ منع کراہل مکہ کو مرتد ہونے سے —  
 اور قاضی شہاب الدین ابن ابی الدم اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ بعد وفات  
 پیغمبر خدا کے ایک گروہ پیغمبر خدا پر هجوم کر کے مجتمع ہوا سب لوگ حضرت کو دیکھتے  
 تھے اور مضطرب اور پریشان ہو کر یہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ فوت نہیں  
 ہوئے بلکہ عیسےٰ مسیح ؑ کے آسمان پر چلے گئے ہیں اور دروازہ پر منادی کر دی  
 کہ حضرت کو دفن نہ کرنا کیونکہ آپ فوت نہیں ہوئے ہیں چنانچہ اسی طرح پیر  
 آپکا جازہ رکھا ہوا دفن نہ کرنے دیا ہاں تک کہ آپکا شکم پھولی گیا اور سوت  
 آپکے چچا عباس تشریف لائے اور کہا کہ قسم ہے اوس خدا نے وعدہ کیا ہے  
 پیغمبر خدا ص نے وفات پائی اب مجھ کو کچھ شک نہیں

بیان مدفون ہونے پیغمبر خدا ص کا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۶۸

کہتے ہیں کہ جس روز رسول مقبول نے انتقال فرمایا اس کے تیسرے دن کے بعد چوتھے  
روایت صبح یہی ہے کہ چوتھے روز مدفون ہوئے۔ اور تین روز تک بدوین  
کے حضرت کا جنازہ رکھارہا۔ وہ لوگ جو آپ کے تن مبارک کے غسل کے لئے  
مقرر ہوئے تھے وہ یہ ہیں علی بن ابیطالب اور عباس۔ اور فضل۔ اور قثم  
یہ دونو بیٹے حضرت عباس کے تھے۔ اور اسامہ بن زید اور شقران غلام رسول اللہ کا  
حضرت عباس اور ان کے دونو بیٹے پیغمبر خدا کو کر دین دیتے جاتے تھے۔  
اور اسامہ بن زید۔ اور شقران بانی ڈالتے جاتے تھے۔ اور حضرت علی  
نہلاتے تھے۔ اور حضرت تن مبارک پر کرتا پہنے ہوئے تھے۔ اور سوت حضرت  
علی رضیہ فرماتے جاتے تھے کہ قربان ہو جاؤ میرے ماں اور باپ حضرت پر  
کیا خوشبو سے حضرت کو شوق تھا زندگی میں جو لپٹ خوشبو کی آتی تھی وہی بدبو  
کے بھی آتی ہے۔ اور جو دار دین حضرت کے مرنے کے بعد دیکھنے میں آئے وہ  
زندگی میں نہیں دیکھی گئی تھیں۔ کفن آپ کو تین کپڑوں کا دیا گیا تھا۔ دو کپڑے  
سعید۔ اور ایک چادر بانی چھپے ہوئی۔ بعد فرغت نماز جنازہ کے جسبائے پیغمبر  
خدا نے طلت فرمائی تھی اسی جا۔ حضرت کو دفن کیا۔ ابو طلحہ الانصاری نے  
آپ کی قبر کھودی۔ اور حضرت علی بن ابیطالب۔ اور فضل اور قثم دونو بیٹوں  
عباس کے لئے آپ کو درمیان قبر کے پہلے آپ اور ترکر اوتارا

## بیان عمر رسول خدا ص کا

وضیح ہو کہ در بیان مدت عمر رسول خدا ص کے اختلاف ہے مشہور یہ ہے کہ آپ کی  
عمر تیسہ برس کی تھی۔ بھنے کہتے ہیں تیسہ برس کی تھی۔ بھنے ساہ برس کی

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

ساہٹ برسکی عمر بیان کرتے ہیں مگر مختار مذہب یہ ہے کہ چالیس برسکی عمر میں حضرت کو ۳۶۵ نبوت ہوئی۔ اور تیرہ برس تک لوگوں کو ہدایت درمیان مکہ کے فرماتے رہے۔ اور بعد ہجرت کے دس برس تک مدینہ میں ہدایت کی اسکی جمع کچھ اور تیرہ برس برس ہوتے ہیں اسکی تحقیق درمیان ذکر ہجرت کے ہم بخوبی بیان کر چکے ہیں

## بیان حلیہ اور اوصاف پیغمبر خدا ص کا

حضرت ابن ابیہلاب فرماتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لہنے تھے نہ ٹہکنے تھے نیچے نیچ کے راس کا قد مبارک تھا اور حضرت کا سر مبارک بڑا تھا۔ ڈاڑھی بہت بڑھی ہوئی۔ اور دونو ہاتھ پیریزوں کی تہکان سخت تھیں۔ اور تمام اعضا بدن کے قریب تھے۔ اور چہرہ مبارک سرخ تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ حضرت سیاہ چشم۔ کٹا دہ موزم رخسارہ تھے اور لمبی گردن آپکی ایسی تھی گویا چاندی کے صراحی رکھی ہوئی ہے۔ اور حضرت انس کہتے ہیں کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے بہت بوڑھا بھی نہ کیا تھا آپکی ڈاڑھی میں میس سفید بال تھے اور سر کے ٹھری بہت ہی سفید بال تھے اور حضرت خضاب بھی کیا کرتے تھے مینڈھی اور نیل سے اور دونو منڈھوں کے بیچون بیچ پیغمبر خدا ص کے مہر نبوت تھی وہ ایک پارہ گوشت کا پلحدہ تھا جسکے گرد اگر دبا ل تھے اور مقدار میں برابر کوتر کے اندھے کے تھا تھے بین رنگ اوس مہر نبوت کا سرخ تھا۔ شہاب الدین ابن ابی الدم ن تاریخ مطفری میں کہتا ہے کہ ابو رشمہ نامی ایک طبیب تھا درمیان ایام جاہلیت سے اوسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ اگر ارشاد کیجی تو میں اسکے دو اکون جوابی منڈھے پر ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ جسے اسے پیدا کیا ہے وہ ہے اسکی دوا



## بیان خلق رسول خدا ص ۱۰

پہرہ ص ۱۰ در میان سب آدمیوں کے تیز عقل اور ذی ہوش اور صاحب رائے تھے ہمیشہ ذکر خدا کا کرتے۔ اور لغویات بھی نہ کرتے۔ اور شاہ دہشتی صورت چپ چاپ۔ نرم خو۔ خوش خلق رہتے تھے۔ اور آپ کے نزدیک قریب اور بعید۔ قوی۔ اور ضعیف اپنے عقین برابر تھے۔ اور سب کو کین و غریب سب محبت کرتے۔ اور فقیر کو سب احتیاج یا افلاس کے بھی حقیر سمجھتے۔ اور کسی بادشاہ سے سبب اور کی سلطنت۔ یا حکومت کے بھی نہ ڈرتے اور اشrafوں کی تالیف قلوب فرماتے۔ اور اپنے اصحاب سے بہت گلے ملے رہتے بھی ان سے نفرت فرماتے۔ جو کوئی شخص حضرت کے پاس آکر بیٹھا قتل فرماتے بھی نہ گھبرا کر اس سے منہ موڑتے جنگ دو ہی شخص نہ چلا جاتا۔ اور جس شخص سے مصافحہ کرتے اول آپ اس کا ہاتھ نہ چوڑتے جنگ دو ہی نہ چوڑتا۔ اور جو کوئی شخص اپنی غرض کے لئے حضرت کو کھڑا کر لیتا اس کے ساتھ کھڑے رہتے جنگ دو ہی نہ چلا جاتا ہر گز دبان سے نہ ملتے۔ اور اپنے یاروں پر بہت مہربانی فرمایا کرتے سبکی مزاج پر شری فرماتے۔ اور زمین پر بیٹھ کر بہرہ و لگا دودہ دوتے۔ اور اپنی جوتی آپ لگا نہ دیتے۔ کپڑے پہنتے۔ اور بوند لگاتے۔ اور گھٹی ہوئی جوتی۔ اور پوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے۔ ابوہریرہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ص ۱۰ مرنے دم تک تمام عمر میں کسی روٹی بھی پیٹ نہ کر نہیں کہا۔ اور بھی ایسا ہی ہوا ہے کہ ایک ایک مینے یا دو مینے متواتر اہل بیت پر ایسی سختی گزرتی تھی کہ جو ہلے میں آگ تک

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۶۷ تک نہیں سُلّتی تھی کھورین کہا کر اور پانی پیکر بیٹھ رہتے تھے۔ اور رسول اللہ ص اپنے پیٹ پر پتھر سبب ہو کر کے باندھ لیا کرتے تھے

## بیان اولاد رسول خدا ص کا

واضح ہو کہ سوار ایک لڑکے ابراہیم کے سب اولاد پیغمبر خدا کی حضرت خدیجہ زوجہ اول رسول خدا سے پیدا ہوئے تھے۔ مگر ابراہیم لڑکا ماریہ قبطیہ سے جو آپ کی لونڈی تھی اس سے پیدا ہوا تھا یہ لڑکا آٹھویں سال ہجری میں دریا ناہ ذکج کے پیدا ہوا اور دسویں برس ہجری میں فوت ہوا۔ نقل ہے کتاب اشتراف مسعودی سے اوسمیں لکھا ہے کہ ابراہیم لڑکا ایک برس دس مہینے ہو کر فوت ہوا اور تفصیل اولاد نبی کی جو خدیجہ سے پیدا ہوئی تھی یہ ہے۔ ایک لڑکا قاسم جس کے نام سے رسول خدا کی کنیت ابوقاسم ہے۔ دوسرا لڑکا طیب۔ تیسرا طاہر۔ چوتھا عبداللہ یہ لڑکے ضمیر سن بچپن ہی میں مر گئے تھے۔ اور لڑکیاں بھی چار پیدا ہوئیں تھیں۔ فاطمہ زوجہ حضرت علی ابن ابیطالب کی۔ اور زینب زوجہ ابی اعاص کی جبکہ ابی اعاص کا فر تھا ایمان نہ لایا تھا آپ نے اپنی بیٹی زینب کو اسے چھوڑ دیا تھا مگر پھر جب کہ وہ مسلمان ہو گیا تب آپ نے وہی نکاح اول ہی رہے دیا اور حضرت زینب کو اس کے حوالہ کر دیا نکاح دوسری دفعہ نہیں ہوا۔ ایک لڑکی مسماۃ رقیہ۔ دوسری ام کلثوم ان دونوں کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا اس طرح پر اولاً رقبہ سے ہوا جب وہ فوت ہو گئیں تب دوسری دفعہ ام کلثوم سے نکاح کر دیا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۶۸

### بیان ازواج مطہرات نبی ص کا

رسول اللہ ص کا نکاح پندرہ بیویوں سے ہوا تھا تیرہ عورتوں سے صحبت کی اور باقی دو سے نہیں کی۔ بعضے کہتے ہیں گیارہ سے صحبت کی ہے چار سے نہیں <sup>تقدیر</sup> بعد رحلت جناب رسول خدا کے نو بیبیاں سوار مار یہ قبیلہ لوندی کے موجود ہیں وہ نو بیبہ بن عایشہ بیٹی حضرت ابابکر صدیق کے۔ حفصہ بیٹی عمر کی۔ سودہ بیٹی زمعہ کی۔ اور زینب بیٹی جحش کی۔ یمونہ۔ اور صفیہ۔ اور جویریہ۔ اور ام حبیبہ۔ اور ام سلمہ

### بیان منشیوں رسول خدا ص کا

پیغمبر خدا ص کے منشی یہ لوگ تھے۔ عثمان بن عفان۔ علی بن ابیطالب۔ خالد بن سعید بن العاص۔ ایان بن سید۔ املا بن الکھزمری اول سب سے کتابت رسول اللہ کی ابی ابن کعب نے کی ہے۔ اور زید بن ثابت بھی لکھتے تھے۔ اور عبد اللہ ابن سعد بن ابی سرح جو مرتد ہو کر پہر مسلمان ہو گیا تھا جس روز کہ فسخ کیا۔ اور بعد فسخ کے سادیہ ابن ابی سفیان نے ہی رسول اللہ کی کتابت کی ہے

### بیان ان ہتیاروں کا جو پیغمبر خدا کی پاس تھے

## بیان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

جملہ سلاح رسول اللہ ص سے ایک تلوار رسمی ذو الفقار تھی جنگ بدر میں یہ تلوار حضرت کے ہاتھ منتہ بن الحجاج اسہی سے ہاتھ آئی تھی بعض کہتے ہیں کہ کوئی اور شخص اس کا مالک تھا۔ اور قین تلوار بنی قیقاع کی جنگ میں سے بطور غنیمت آپ کے ہاتھ آئی اور کونو ہمراہ اپنے لئے ہوئے مدینہ کو تشریف لائے تھے۔ اور قین تیر۔ اور قین کمان۔ اور دو ذرہ ہی آپ کے پاس تھیں یہ غنیمت بنی قیقاع سے دستیاب ہوئی تھی۔ اور ایک ڈال پی آپ کے ہاتھ آئی تھی جس میں ایک تصویر لکھی ہوئی تھی جبکہ صبح ہوئی اس تصویر کو حضرت نے مٹا دیا۔

## بیان تعداد غزوات اور لشکر رسول خدا ص

کہتے ہیں کہ انیس لڑائیں پیغمبر خدا ص نے کی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ چھبیس بعض کہتے ہیں ستائیس اور آخر جنگ رسول خدا ص کا غزوہ تبوک کہلاتا ہے ان سب لڑائیوں میں قتال نہیں ہوا بلکہ قتال فقط نو لڑائیوں میں ہوا ہے۔ اور ان کے یہ نام ہیں۔ جنگ بدر۔ جنگ اُحد۔ جنگ خندق۔ جنگ قریظ۔ جنگ مصطلق۔ جنگ خیبر۔ جنگ فتح مکہ۔ جنگ حنین۔ جنگ طحہ۔ باقی اور لڑائیوں میں قتال نہیں ہوا۔ اور تعداد افواج میں بھی کلام ہے بعض کہتے ہیں کہ پینتیس سترہ بعض اٹھائیس سترہ بیان کرتے ہیں (سترہ چار سو آدمی کی فوج کو کہتے ہیں)

## بیان اصحاب پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ ص کا

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۷۰۔ صبح ہو کہ عمار کا اس امر میں اختلاف ہے کہ کس شخص پر اطلاق صحابی کا درست ہے۔ چنانچہ بعد بن مسیب کہتا ہے کہ جو شخص ایک برس یا زیادہ ایک برس سے پیغمبر خدا ص کے صحبت میں رہا ہو اور اس نے ایک آدھ جنگ بھی رسول کے شامل ہو کر کی ہو میں اس کو صحابی کہتا ہوں ماسوا را د کے میرے نزدیک صحابی نہیں ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جو شخص حد بلوغت کو پہنچا ہو اور مسلمان ہو کر پیغمبر خدا ص کو یہی دیکھا ہو وہ صحابی ہے اگرچہ وہ ایک ساعت ہی پیغمبر خدا کی صحبت میں بیٹھا ہو۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ جس شخص کو جناب رسول خدا ص سے ایک خصوصیت ہو اور رسول مقبول کو یہی اسے خصوصیت ہو اور وہ رسول اللہ کے ہمراہ سفر و حضر سمراہ ہی رہا ہو وہ صحابی ہے ماسوا را د کے صحابی نہیں۔ اکثر کا مذہب یہ ہے کہ صحابی وہ شخص ہے جو مسلمان ہو گیا اور اس نے پیغمبر خدا ص کو دیکھا اگرچہ تھوڑی سی دیر دیکھا ہو۔ اب تعداد ان صحابیوں کی مطابق قول اخیر کے یہ ہے کہ نبی صلم نے جس سال میں مکہ شریف کو فتح کیا اس وقت آپ کے ہمراہ دس ہزار مسلمان تھے۔ اور جنگ خین میں بارہ ہزار۔ اور حج الوداع میں چالیس ہزار۔ اور بدقت وفات رسالت مآب کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی تھے

## اب ہم انکی مرتبے بیان کرتی ہیں

مرتبے صحابیوں کے یہ ہیں کہ مہاجرین افضل میں انصار پر بطریق اجمال اور بطریق تفصیل یہ ہیں کہ جو انصار سب سے اول میں وہ متاخرین مہاجرین پر فضیلت رکھتے ہیں۔ اہل توارینج نے صحابہ کے کئی طبقے مقرر کئے ہیں۔ طبقہ اولیٰ میں وہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔ جیسا کہ حدیجہ۔ اور علی اور زید

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

اور زید۔ اور ابی بکر صدیق اور جو ان کے قریب کچھ فاصلہ بعد ہے لیکن دارالندوہ ۷۱  
 کے مسلمان نہیں ہیں۔ طبقہ ثانیہ میں وہ اصحاب ہیں جو دارالندوہ میں مسلمان  
 ہوئے تھے۔ ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ تیسرا طبقہ ان صحابیوں کا  
 شمار کیا جاتا ہے جو ہجرت کر کے حبشہ میں جا رہے تھے۔ چوتھا طبقہ  
 صحابیوں کا وہ ہے جو عقبہ اولے میں مسلمان ہوئے تھے یہی لوگ سابق  
 انصار کہلاتے ہیں۔ پانچواں طبقہ ان صحابہ کا ہے جو عقبہ ثانیہ میں مسلمان ہوئے  
 ۔ چھٹے طبقہ میں اصحاب عقبہ ثالثہ کے ہیں جو شتر آدمی تھے۔ ساتواں  
 طبقہ میں وہ مہاجرین ہیں جو پیغمبر خدا ص سے بعد آپ کے ہجرت کرنے کے شامل  
 ہوئے اور حضرت اسوقت قبائین تشریف رکھتے تھے جن ایام میں کہ مسجد  
 نبوی طیار نہ ہوئی تھی۔ آٹھویں طبقہ میں اصحاب اہل بدر بکرے کے ہیں  
 ۔ نویں طبقہ میں وہ اصحاب ہیں جنہوں نے ہجرت درمیان بدر اور حدیبیہ  
 کے کی ہے۔ دسویں طبقہ میں وہ اصحاب ہیں جنہوں نے بیت رضوان  
 مقام حدیبیہ میں نیچے ایک درخت کے کی تھی۔ گیارواں طبقہ صحابہ  
 کا وہ ہے جو بعد بیت حدیبیہ کے اور قبل فتح مکہ کے ہجرت کر کے مہاجرین بن  
 داخل ہوئے۔ بارواں طبقہ صحابہ کا وہ ہے جو بروز فتح مکہ مسلمان ہوئے  
 ۔ تیرہواں طبقہ ان لوگوں کا ہے جنہوں نے نبی صلعم کو دیکھا۔ اہل صفہ  
 بھی انہیں صحابہ میں میں یہ لوگ فقرا تھے۔ ان کے گھر بار تھا نہ کنبہ تھا مسجد میں  
 سورا کرتے تھے درمیان زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے صفہ  
 کا مسجد ہے اونچی خواب گاہ تھی اسی واسطے اس کی طرف منسوب کر کے  
 ان کو اصحاب الصفہ کہتے ہیں جب رات کا وقت کہانے کا ہوتا رسول اللہ ص  
 ان میں سے چند آدمیوں کو اپنے ہمراہ اور چند کو اور صحابہ کے ساتھ تقسیم کر دیتے

## بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۷۲ تاکہ رات کا کہنا ادا نہ ہو کہلو امین اس طرح ان لوگوں کو کہنا ملتا تھا اور لوگوں کے مشاہیر میں سے ابو ہریرہ — اور داکٹر بن الاسقع — اور ابو ذریہ لوگ تھے

## بیان اسود العنسی کا جس نے دعویٰ نبوت کا کیا تھا

معلوم رہے کہ جن ایام میں رسول اللہ بیمار تھے انہیں دنوں میں اسود عنسی مقتول <sup>تھا</sup> نام اس کا عبید بن کعب ہے اور اس کو ذوالنحار بھی کہتے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ کہا کرتا تھا کہ آیا کرتے ہیں میرے پاس صاحبِ خمارینے نشہ دیا ہے اس سو کا یہ حال تھا کہ شہید ہے اور پنجویں طلسمات جہاں کو دکھلا کر اپنی نگاہوں سے مسخر اور تابع کر لیا کرتا جو شخص اس کے کلام سُننا اسی وقت اس کا دل پابند اس کی طرف ہو جاتا یہ وہ شخص ہے جو مرتد ہو کر دعویٰ نبوت کا کرنے لگا تھا جوڑے نبیین سے ایک یہی بنی چوٹا ہے — جبکہ یہ دعویٰ نبوت کا کرنے لگا اُس وقت ساکنینِ بجران نے انے مکاتبت شروع کی — اس شہر میں دو شخص مسلمان ایک عمر بن حزم دوسرا خالد بن سعید بن العاص رہا کرتے تھے — اہل بجران نے ان دونوں کو شہر بدر کر کے اسود کے حوالہ کر دیا — پھر اسود بجران سے شہر صفا کو گیا اور اس پر قابض ہو گیا اور ملک میں اس کے لئے سب صاف ہو گیا شجر اس کی مراد کا برد مند ہوا اس کا ایک خلیفہ درمیان قبیلہ مدج کے عمر بن معدی کرب تھا جب رسول اللہ کو یہ خبر پہنچی آپ کے ایک قاصد کو طرٹ آنا کے روانہ فرمایا اور ان لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو دفعتاً یا بطور مقابلہ مار ڈالنا چاہئے اور قبیلہ عمیر اور ہمدان سے بدلت لیتا — اور اسود قبیلہ قیس بن عبد شمس سے بنی تھا — اسے اس قاصد





## حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت

۳۴۴ مین بنے سب نفرت کے دے پٹک دے وہ دونو اڑ گئے۔ پر مینے اونکی تعمیر یہ دی کہ وہ دو لگن یہ دو لوگ ایک صاحب الہامہ بنے مسئلہ الکذاب دوسرا صاحب صنایع اسوہ غسی ہے۔ اور فرمایا کہ جنگ تینیں دجال مدعی نبوت پیدا نہ ہولین گے تب تک قیامت نہ آو گی یہ اسوہ مذکور قبل وفات پیغمبر خدا کے ایک رات ایک دن اول مقول ہوا تھا اور کل چار مینے جھوٹی نبوت کرتا رہا اور صاحب ہمارے بنے مسئلہ الکذاب اسکا حال سے مقول ہونے کے دیان خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اتارا اللہ تعالیٰ بیان کریں گے

## بیان انجبا خلافت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کا

بعد ملت خاتم رسالت کے یہ حال ہوا کہ عمر ابن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی شخص یہ کہے کہ پیغمبر خدا مر گئے ہیں اسکا سر اپنی دس توار سے کاٹوں گا رسول اللہ مرے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے اونکو آسمان پر بلایا ہے اور ابوبکر صدیق نے یہ آیت پڑھی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل فان من مات او قتل انقلبتم نزعہ علی اعقابکم محمد نہ تھے مگر ایک رسول اس کے پہلے ہی بہت رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مر گیا یا قتل ہو گیا تو کیا تم لوگ اٹے پیروں دین سے پھر جاؤ گے سب لوگ حضرت ابابکر کی طرف متوجہ ہو گئے خصوصاً سقیفہ بنی ساعدہ نے بہت جلدی کی بعد ازاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی انہوں نے بیعت کرنے سے تمام آدمیوں نے بیعت کر لے اور یہ حالت ہوئی کہ سب آدمی بیعت کرنے لگے یہ بیعت درمیان پہلی عشرہ ماہ ربیع الاول ۱۱ھ ہجری میں ہوئی

## حضرت ابابکر صدیق رض کی خلافت

ہوئی مگر نبی ہاشم اور زبیر — اور عتبہ بن ابی — لب — اور خالد بن سید بن العاص ۴۵ — اور مقداد بن عمرو — اور سلمان الفارسی — اور ابی ذر — اور عمار بن یاسر — اور البرار بن عازب — اور ابی بن کعب یہ سب حضرت علی کے ہمراہ ہو گئے اسی باب میں عتبہ ابن ابی لب نے چند شر اس مضمون کے کہ بن کومین بنجائتا تھا کہ خلافت اور حکم اولاد ہاشم سے جاتا رہیگا — اور ابی حسن کو بھی جو سب سے اول ایمان لائے اور سب سے پہلے مسلمان ہوئے — اور قرآن اور سنن کو خوب جانتے ہیں اور جس نے آخر وقت رسول خدا کو غسل دیا اور حضرت جبرائیل ؑ نے اسکی مدد غسل اور کفن دینے میں کی خلافت نہ ملے گی بلکہ ایک اور ہی شخص کو ملجائے گی (قول مترجم یہ اشارہ دینے اپنے تذکرہ اہل بیت میں لکھے ہیں) اسطرح سے ابوسفیان نے بھی جو نبی امیہ میں سے تھا ابوبکر رض کی نسبت نکلی پھر ابوبکر صدیق رض نے عمر بن الخطاب کو حضرت علی باس بائین ارادہ ہیجا کہ جو لوگ انکے ہمراہ اہل بیت میں سے ہونگے حضرت علی رض کو حضرت فاطمہ کے گہر میں سے نکال دے — اور یہ کہہ دیا تھا کہ اگر اوکو نکالنے سے کچھ انکار ہو تو بیشک تم اونے رٹنا — حضرت عمر تو طے سے آگ ہی اتہ میں لیکر بارادہ گہر کے پھونکنے کے گئے اسی اشارہ میں حضرت فاطمہ راہ میں اونے میں اونہوں نے پوچھا کہ کہاں کو جاتا ہے اسے ابن الخطاب کیا مارا گہر پوکے آیا ہے — حضرت عمر نے کہا کہ البتہ تمہارا گہر پونکٹے اون کا نہیں تو تم ہی ابوبکر صدیق سے بیت کرو جس بیت میں تمام امت داخل ہوئی تم ہی داخل ہو جاؤ — چنانچہ حضرت علی کو م اللہ وجہ باہر نکلی اور ابوبکر صدیق سے آکر بیت کی یہ روایت قاضی ابی الین ابن دہاصل کی ہے اسنے سند اسکی ابن عبد ربہ المغربی لکھ پہنچائی ہے اور زہری حضرت عائشہ سے اسکے خلافت روایت کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ بموجب ارشاد

## حضرت ابوبکر صدیق رض کی خلافت

۳۷۹

حضرت عائشہ کے کہ حضرت علی رض نے ابوبکر صدیق رض سے تاجین حیات حضرت فاطمہ کے بیعت نہیں کی اور یہ واقعہ بعد واقعہ جانگزا اپنے وفات رسول مجتہد کے چھ مہینے بعد واقع ہوا تھا۔ جب حضرت فاطمہ نے انتقال پایا اس وقت حضرت علی نے ایک قاصد ابوبکر کے گھر میں بھیج کر اور آپ اگر بیعت ان کے گھر میں کی اور پر یہ ارشاد کیا کہ میں تمہارے فضل اور کمائی کا جو خدا تمہارے لئے مکتودیا ہے انکار نہیں کیا تھا مگر سبب ایک اور بات کے میں رُک رہا تھا والا نہ مجھ کو تمہاری فضیلت میں کچھ انکار نہیں۔ جن ایام میں حضرت ابوبکر دالی خلافت ہوئی ان دنوں میں اسامہ بن زید لشکر کا سردار تھا۔ اور حضرت عربن الخطاب بھی جلد لشکر اسامہ سے اس عہد پر تھے جس عہد پر رسول اللہ نے او کو مقرر کیا تھا۔ ایک روز حضرت عمر نے ابوبکر صدیق رض سے کہا کہ انصار لوگ ایک ایسا شخص چاہتے ہیں جو اسامہ سے عمر زیادہ رکھتا ہو یہ بات سن کر حضرت ابوبکر اچھل پڑے اور کوڈ کر حضرت عمر کی ڈاڑھی پکڑ لی اور کہا کہ جو ان مرگ رسول اللہ نے تو او کو عامل اور حاکم لشکر کا مقرر کیا اور تو مجھ کو یہ کہتا ہے کہ میں او کو مغرور کر دوں یہ کہہ ہی نہ ہوگی۔ پھر ابوبکر نے لشکر اسامہ کی طرف آئے او کو ملاحظہ کیا اور راہ میں اسامہ سوار تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رض پیدل چلے جاتے تھے۔ اسامہ نے اون سے کہا کہ اے رسول اللہ کے خلیفہ یا تو آپ سوار ہو جائے نہیں مجھ کو حکم دیجئے میں ہی او تر پڑوں حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ نہیں نہ تو تم او تر دو اور نہ میں اسپر سوار ہوں گا۔ اگر خدا تمہارے کی راہ میں ایک ساعت اپنے قدموں کو تھکاوں تو کچھ مضائقہ نہیں جب خلیفہ اول دُعا سے پہلے لگے او وقت اپنے اسامہ سے کہا کہ اگر تمہاری راہ میں مناسب ہو تو عمر کو میرے پاس متین کر دو شام نے حضرت عمر کو حکم قیام کا دیا۔ واضح ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے ان خلیفہ

## حضرت ابابکر صدیق رض کی خلافت

۳۷۷ خلیفہ اول ہی کے زمانہ میں سماءہ سجاح بنت حارث تمیمہ نے دعوت نبوت کا کیا تھا اور قبیلہ بنو تمیم کے آدمی معاویہ کے ماموں کے جو قبیلہ قریظ وغیرہ سے تھے اور نبی ربیعہ نے بھی گویا سب نے اس کی تصدیق کر لی تھی بعد دعوت نبوت کے مسئلہ الکذاب کے پاس وہ گئی جب وہاں پہنچی اس وقت اس نے یہ قصد کیا کہ مسئلہ الکذاب سے ملاقات کیجی۔ مسئلہ الکذاب نے کہا کہ اپنے اصحاب کو میرے پاس نہ لاؤ۔ نئے تہا ملاقات کر دو چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا کہ سب کو دور کر کے علیحدہ اسے ایک خیمہ میں جو مسئلہ الکذاب نے قائم کر کے بخور اور خوشبو سے مطیب کر رکھا تھا ملاقات کی اس عورت نے پوچھا کہ آپ کے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے اس نے یہ آیت پڑھی اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ فَعَلَ بِالْجَبَلِ اِخْرَاجَ مَذَہَا نَسْمَةً تَسْعٰی مِنْ بَیْنِ صَفَاةٍ وَغَشٰیی تَرْجَمَہُ اسکا یہ ہے (کیا نہیں دیکھتا تو طرنت پروردگار اپنے کی کہ کیا کام کرتا ہے جسے والی سے۔ نکالتا ہے اوس میں سے روح دوڑتی ہوئی۔ پر دون اور جلیون سے)۔ جب یہ سن چکی تب اس نے پھر کہا کہ اور کچھ سنائی اس وقت اس نے یہ آیت بھی پڑھیں اَلَمْ تَرَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ النِّسَا اِفْرَاجًا وَجَعَلَ الرِّجَالَ لَہُنَّ اِزْرًا وَاجَا فُتُوِحَ فِیْہُنَّ اِیْرَاجًا ثُمَّ مَخْرَجَ مَا شَیْنًا اِخْرَاجًا فِیْتَجِبْنَ لَہُنَّ اِنْتَا جَا (کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو ذی فرج۔ اور بنایا مردوں کو اونٹ کے خیم۔ پس گھسرتے ہیں وہ درمیان اونٹ کے گھسیرنا۔ پھر نکالتے ہیں ہنم جو چاہتے ہیں نکالنا۔ اور جتنی ہیں وہ عورتیں درمیان ہاری جی)۔ جب یہ آیتیں بھی سن چکی اس وقت اس عورت نے کہا کہ میں گواہی دیتی ہوں بیشک تو نبی ہے اللہ کا پھر مسئلہ الکذاب نے کہا کہ اگر تمہاری صلاح ہو تو ایک جامع کی ہڑادین

## حضرت ابابکر صدیق رضی کی خلافت

۳۷۸ ادسنے کہا بہت اچھا اس مقام پر اوس بیچانے چند شرکے میں سبب عدم احتیاج کے ترک کئے گئے بہر کیف تین روز اوس کے پاس بڑھ کر اپنی قوم کی طرف چلی گئی یہ عورت بیچا مسماۃ سجاح اپنے مامونین جو قبیلہ ثعلب کے تھے ہمیشہ مدعیہ نبوت رہی جس سالمین کہ حضرت معاویہ سے بیعت کی گئی اوس سالمین معاویہ نے اوسکی رسالت کا انکار کیا اسلئے وہ مسلمان کامل ہو گئی اور پھر بصرہ کی طرف چلی گئی وہاں جاکر توافقات رہی — اور درمیان ایام خلافت ابوبکر کے کلمۃ اللہؐ بھی قتل کیا گیا تھا اسکے مقول ہونیکا یہ حال ہے کہ حضرت ابابکر خلیفہ اول نے ایک لشکر اوسکی لڑائی کے واسطے بھیجا کر کے ہمراہ خالد ابن الولید کے روانہ فرمایا چنانچہ وہ اوسنے لڑا اور جنگ شدید واقع ہوئی آخر میں مسلمان غالب آئے اور مشرکین کو شکست ہوئی اور کلمۃ اللہؐ مارا گیا اس کذاب کو ایک شخص مسمیٰ حشی نے اوس حربہ سے مارا تھا جس حربہ سے حضرت حمزہؓ چچا بھی ص کی مقتول ہوئی تھی اور اوس کے قتل میں ایک اور شخص انصار میں کا ہے شامل تھا حال اس شخص یہ ہے کہ کجاے سکونت اسکی یہاں تھی اور وہ ایک فوج بطور قاصدی نبی حنیفہ کا قاصد ہو کر نبی ص کے پاس آیا تھا جب یہاں آیا اور وقت مسلمان ہو گیا تھا لیکن پہرہ تہ ہو کر دعوہ نبوت کا کرنے لگا یہ دعویٰ اول اول تو بطور استقلال کرتا رہا پھر پیغمبر خدا کو بھی شریک چند یا مگر آپ نبی بنا رہا اور مسلمانوں کے لشکر سے بہت قاری لوگ جہا جہا میں اور انصار کے شہید ہو گئے تھے جب حضرت ابابکرؓ رض نے دیکھا کہ بہت حافظ لوگ خلکو قرآن شریف حفظ تھا مارے گئے اور وقت انہوں نے حکم دیا کہ قرآن شریف کو جو زبانی لوگوں کے یاد ہے لکھو اور کجور دن کے تہن پر اور مجڑوں پر جہاں جہاں لکھا ہوا ہے وہاں سے جمع کر دو — یہ نقل قرآن شریف کی حضرت حفصہ بنت عمرؓ زوجہ نبی ص کی گھر میں رکھی گئی — بروقت خلافت

## حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت

خلافت حضرت عثمان کے انہوں نے یہ تجویز کی کہ اس قرآن سے جو حصہ کے گہر میں ۷۹۔ موجود تھا نقلین کر دیا مصلحت اطراف میں روانہ فرما دیں اور جو اسواروں کے نسخے پاؤں کو بیاہل کر دیا یہ امر بسبب اختلاف قراءت کے ظہور میں آیا تھا لوگوں کی قراءت میں اختلاف بہت ہوتا شروع ہو گیا تھا درمیان ایام خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نبی یربوع کے لوگوں نے زکوٰۃ دینی چوڑی تھی۔ اس قبلہ کا سردار بن ہیرہ تھا حال ارمک کا یہ ہے کہ وہ گھوڑے پر خوب چڑھتا جانتا تھا اور شہر بھی اچھا کہتا تھا پیغمبر خدا کے پاس حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا حضرت نے یہ حکم دیا کہ تمہاری قوم جز زکوٰۃ دیا کرے وہ جمع کر کے بھیجے یا کر و تمکو اور پیر سردار بنایا جبکہ اس نے زکوٰۃ دینی موقوف کر دی تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مالک مذکور کے پاس لے کر لے کر زکوٰۃ کے لئے بھیجا۔ مالک نے جواب دیا کہ تمکو نماز پڑھنے کا حکم ہے زکوٰۃ کا حکم نہیں دیا گیا۔ خالد نے کہا کہ نماز اور زکوٰۃ ماقبول ہوتے ہیں ایک چیز نہیں ہے بغیر دوسرے کے مقبول نہیں ہونے کے اگر نماز پڑھو گے اور زکوٰۃ نہ دو گے ہرگز مقبول نہ ہوگی زکوٰۃ دو گے نماز نہ پڑھو گے وہ بھی مقبول نہ ہوگی۔ مالک نے کہا کہ کیا تمہاری صاحب کا یہی حکم ہے (صاحب سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) خالد نے کہا کہ کیا وہ تیرا صاحب نہیں قسم خدا کی سسر اور ادھلکا۔ اسی بات پر جھگڑا بڑھ گیا خالد نے کہا کہ میں تمکو مار ڈالوں گا۔ مالک نے کہا کہ تیرے صاحب نے کیا یہی حکم کیا ہے۔ خالد نے کہا کہ یہی حکم اخیر ہے بعد اس کلام کے۔ اس وقت عبداللہ بن عمر۔ اور ابو قتادہ بھی اسجائے حاضر تھے وہ دونوں خالد کو سمجھانے لگے۔ آخر کار مالک نے کہا کہ اے خالد تو تمکو ابوبکر صدیق کے پاس بچل جو وہ حکم کر لیا وہ میں بجا لاؤں گا۔ خالد نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا میں تو تجھے قتل ہی کر دوں گا۔ خزار بن الازد کو حکم کیا کہ تلوار مار اور اس وقت مالک نے اپنی جوردی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اس نے مجھ کو قتل کر دیا ہے

## حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت

۳۸۰ (ردہ عورت بہت خوبصورت تھی) — خالد نے جواب دیا کہ نہیں خدا نے مخلوق کو دیا کیونکہ تو مسلمان ہو کر اسلام سے پہر گیا۔ اب تک نے کہا کہ نہیں میں اب تک اسلام پر قائم ہوں۔ خالد نے کہا کہ اسے خوار گردن دے اور اسے ایک ضرب اور اس کے ایسی گردن پر سخت ماری کہ سر الگ ہو گیا۔ اور اس کے سر کو ہڈیا کے نیچے جلایا (اس شخص کے سر پر بال بہت تھے) اس کے مرتے ہی خالد نے اس کی جرد کو بڑا پنا دل ٹھنڈا کیا سب یہاں خلافت ہے مجھے کہتے ہیں کہ اس عورت کو خالد نے اس کی قوم سے خرید کر لی تھی اور پھر اس کو جرد بنا لیا۔ اور مجھے کہتے ہیں کہ وہ عورت بن حصہ تک مدت میں رہی بعد ازاں اس سے نکاح ہوا کہتے ہیں کہ خالد نے ابن عمر — اور ابی قتادہ کو کہا تھا کہ تم بھی مجلس عقد نکاح میں حاضر ہونا اور دونوں نے انکار کیا۔ ابن عمر نے تو یہ کیا کہ میں ابی بکر کو لکھتا ہوں اور اس کو تیرے نکاح کرنے کی خبر پہنچا ہوں اور سوقت اس کے سامنے انکار کیا مگر پھر نکاح کر لیا اس باب میں ابو نعیمہ صدیقی نے شرح بیان میں — جبکہ یہ خبر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عرض کو پہنچی تب حضرت عمر نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خالد نے زنا کیا ہے اس کو رحم کرنا چاہئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رحم نہ کر ڈنگا کیونکہ اس نے اولاً اس سے کلام کے جب اس نے زنا اس نے قتل خطا کیا — حضرت عمر نے کہا کہ اس نے ایک شخص مسلمان کو مار ڈالا ہے اس کو قتل کرنا چاہئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں قتل ہی نہ کر ڈنگا کیونکہ اس نے جلدی کی اور خطا کی — پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کو عہدہ سے منزول کیجئے — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس تلوار کو خدا تعالیٰ نے ان لوگوں پر پہنچا ہے میں اس کو بیان میں نہیں کر سکتا۔ جب مالک کے مر جانے کی خبر اس کے بھائی عثمان بن نویرہ کو پہنچی بہت رونا اور پٹا اور ایک قصیدہ اس کی ماتم میں جس کو قصیدہ تمم انشید کہتے ہیں اور وہ

## بیان وفات ابو بکر صدیق رض کا

۸۱

وہ مشہور ہے کہ بیان (نیچے ہی تذکرہ الشہداء میں مندرج کیا ہے)

اب شروع ہوا باروان اور تیر ہوا ان سال ہجری نبوی ص

تیر ہوا ان سال ہجری میں جنگ یرموک سبب فتح ہونے شام کے واقع ہوئی تھی وقت  
برقی درمیان حصے کے تھا جب اسکو خبر پہنچی کہ روم کا لشکر یرموک میں شکست کھا کر  
ہالگاتب اسنے حصے کوچ کیا اور رومی لوگ اسکے اور مسلمانوں کے بیچ  
میں گھر گئے۔ اور جبکہ خالد بن الولید اور ابو عبیدہ کو جنگ یرموک سے فراغت  
ہو گئی تب انہوں نے بصرے کا قصد کیا۔ والی بصرے نے بہت گروہ واسطے  
مقابلہ کے جمع کئی۔ پیر آدمیوں نے صلح کر لی صلح اسبات پر پھرے کہ ہر ایک پر  
ایک دینار اور ایک جرمیہ گھوڑا دیا کریں گے

## بیان وفات ابو بکر صدیق رض کا

واضح ہو کہ حضرت ابو بکر صدیق رض کے سبب موت میں اختلاف ہے کہتے ہیں  
کہ یہودیوں نے چالو نمین مار کر زہر کھلایا تھا۔ اور کوئی کہتا ہے کہ کسی رفیق نے شیشی  
میں زہر ملا کر اوکو اور حارث ابن کلابہ دونو کو دیا تھا۔ حارث نے کہا کہ میں نے نہ  
آلودہ کھانا کھایا ہے ایک برس میں وہ زہر اثر کر لگا چنانچہ بعد برس روز کے دونو  
مر گئے۔ اور حضرت عایشہ سے یہ روایت ہو کہ ابو بکر صدیق نے ایک ذریعہ کھل  
غسل کیا سبب اس غسل کرنے کے تیب چڑھ آئی چنانچہ پندرہ روز تک بیمار رہے  
یہاں تک کہ نماز پڑھنے ہی باہر نہ آتے تھے۔ حضرت عمر کو حکم دیا کہ وہ نماز پڑھا



## خلافت عمر ابن الخطاب رضی کی

۳۸۲ دیا کریں اور خلافت بھی اونکے سپرد کی تھی بعد ازاں شام کے وقت شہنشاہ کی رائے کو درمیان مغرب اور عشا کی اوس اٹھارے مین جو جادوی الاخرہ کی آخر میں تھے درمیان سلسلہ ہجری کے فوت ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ کل خلافت انہوں نے دو برس تین مہینے دس رات کی اور عمر اونکے تریسٹھ برس کی تھی۔ خلیفہ اول کو ادنیٰ بیوی اسمانت عیس نے غسل دیا تھا اور جس تابوت میں رسول اللہ ﷺ اٹھائے گئے تھے اوسی تابوت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی رکے گئے۔ اور حضرت عمر نے اونکے جنازہ کی نماز مسجد نبوی میں پڑھائی پھر اونکی قبر کھودی اور سراونکا پیغمبر خدا ص کے دونوں منڈ ہون کی طرف کر کے اونکو دفن کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی خوش قد بکے چہرہ کے تھے اور مروق الوجہ تھے یعنی رگین آپکے چہرہ پر نودار رہتی تھیں۔ آنکھیں اندر کو سیٹھی ہوئیں جڑا ہا ہر کو اٹھا ہوا تھا اور اونکلیوں کے جوڑوں پر بال ہی نہ تھے اور سینہ ہی اور نیل کا خضاب کیا کرتی تھے

## بیان خلافت عمر ابن الخطاب رضی

حضرت عمر بن الخطاب رضی بنی ثقیل۔ بن عبد العزی سے لوگوں نے اوس سالین بیت کی جس سالین حضرت ابوبکر فوت ہوئے تھے بعد خلیفہ سونے کے حضرت عمر رضی نے یہ خطبہ مین لوگوں کو سنایا کہ اے لوگو قسم ہے خدا کی میرے نزدیک تو تیر ضعیف سے وہ ہے جو اپنا حق پاوے۔ اور ضعیف تر تو ہی سے وہ ہے کہ حق اوسکا لیا جاوے اور اول ہے یہ حکم صادر فرمائے۔ کہ خالد بن الولید کو سرداری سے موقوف و معزول کیا اور ابو عبیدہ کو حبش

## خلافت عمر ابن خطاب رضی کی

جشن اور شام کا سہوار مقرر کر کے روانہ فرمایا۔ حضرت عمر رضی کا نام اہل  
امیر المومنین رکھا گیا تھا کیونکہ حضرت ابو بکر رضی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے  
اور کو کسی نے امیر المومنین نہیں کہا یہ خطاب حضرت عمر رضی سے جاری ہوا  
بعد ازاں ابو عبیدہ دمشق پر جا کے باب الجابتہ کی طرف اترے اور خالد  
شرق کی طرف سے باب تو مارا اترے۔ اور عمرو بن العاص دوسری طرف  
جا کر اترے اور شہر دمشق کا محاصرہ قریب شتررات کے رہا آخر الامر  
خالد نے اپنی طرف سے زبردستی فتح کیا۔ اور باشندگان دمشق نے دروازے  
طرت سے نکل کر ابو عبیدہ سے صلح کر لی اور دروازہ کھول دیا حضرت ابو عبیدہ  
اور کو امن دیکر اندر گئے اور خالد سے درمیان شہر کے ملاقات ہوئی پھر ابو عبیدہ  
نے دمشق کی خبر حضرت عمرو کو لکھ دی تھی واضح ہو کہ ملک عراق بھی حضرت  
عمرو رضی کے زمانہ میں فتح ہوا

## اب شروع ہوا چودھواں برس ہجری

درمیان ماہ محرم ۱۴ ہجری کے حضرت عمر رضی نے واسطے تعمیر بصرہ کے  
حکم دیا چنانچہ نشان واسطے بنانے اس شہر کے اسی سال میں لگے گئے۔ بعض  
کہتے ہیں کہ پندرہویں سال میں حکم بنا بصرہ کا ہوا تھا۔ اور اسی سال میں  
تھا کہ باب حضرت ابو بکر رضی کے فوت ہوئے انکی عمر ستاونین برس کی تھی  
مگر انکی بیٹے ابو بکر رضی کے مرنے کے بعد انکا انتقال ہوا

## اب شروع ہوا پندرہواں برس ہجری نبوی ص کا

## خلافت عمرؓ الخطاب رضی اللہ عنہ

۳۸۴ در میان استیصال یغیہ سہلہ ہجری کے شہر محص بعد حصار کرنے مدت طویلہ کے فتح ہوا تھا یہ شہر بعد فتح دمشق کے مسلمانوں کے ماتہ آیا جب یہ فتح ہو چکا اسوقت رومیوں نے صلح چاہی چنانچہ ابو عبیدہ نے اسے صلح اسطرح پر کر لی جسطرح پر اہل دمشق سے کی تھی۔ پھر ابو عبیدہ حماہ کی طرف گیا۔ قاضی جمال الدین ابن واصل اپنی تاریخ میں جسے ہم نے یہ نقل کی ہے یہ کہتا ہے کہ شہر حماہ در میان زمانہ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے ایک بڑا شہر تھا اور کہتا ہے کہ یہ ذرا اس شہر کا ہمراہ اخبار داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے در میان اون کتب سلاطین کے پایا ہے جو یہود کے پاس موجود ہیں۔ اور ایسا ہی وہ شہر یونانیوں کے زمانہ میں تھا مگر زمانہ قحح میں اور قبل اوس زمانہ کے وہ شہر اور شیراز دو نوچہرہ تھے اور شہر محص دار المملکت اون بلاد کے تھا چنانچہ امر القیس نے بھی اپنے قصیدہ میں اسکا ذکر کیا ہے۔ جبکہ ابو عبیدہ حماہ پر پہنچا اسوقت رومی لوگ جو اس میں تھے طالب صلح ہو کر آئے اور خزیہ دینا قبول کیا اور خراج زمین پر بھی مقرر کر کے صلح کر لی اور وہ خانہ کا بڑا عبادت خانہ تھا اور اسکی جامع مسجد بنائی گئی۔ جسکو جامع السوق کہتے ہیں۔ پھر اسکی تجدید بھی در میان خلافت مہدی کے جو خلفاء عباسیہ سے گزرا ہے ہوئی تھی اور اسکی ایک تختی پر یہ لکھا ہوا تھا کہ اس بازار کی پہر تجدید ہوئی ہے خراج محص سے۔ پھر ابو عبیدہ شیراز میں گیا اور دمان کے باشندوں سے صلح ہو گئی جیسے باشندگان حماہ سے صلح ہوئی تھی۔ اور اسطرح پر باشندگان ممرۃ سے صلح ہوئی۔ پہلے زمانہ میں اسکو ممرۃ محص کہتے تھے۔ پھر ممرہ نعمان ابن بشیر الانصاری کہنے لگے کیونکہ یہ شہر ممرۃ مہ محص کے در میان ایام خلافت معاویہ کے اس نعمان ابن بشیر پر گناہات میں تھا۔ پھر ابو عبیدہ

## خلافت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی

عبیدہ لازقبہ بن گیا اور اسکویہ زبردست شہر فتح کیا۔ بعد ازاں جبلہ اور ۳۸۵  
اور انظرطوس فتح کیا۔ بعد ازاں ابو عبیدہ قسریٰ کی طرف گیا جب اس  
جائے خالد بن ولید اور ابو عبیدہ پہنچے اوسین بہت ردی لوگ چپے ہوئے  
بیٹھتے تھے اور بے خوف لڑائی تھی مگر فتح مسلمانوں کی رہی۔ آخر کار وہاں  
کے باشندوں نے صلح منظور کی موافق صلح اہل محص کے۔ ابو عبیدہ اور  
خالد نے اونسے کہا کہ صلح منظور ہے مگر اس شہر کو ہم دیران کرین گے چنانچہ  
یہی ہوا کہ وہ دیران کر دیا گیا۔ بعد ازاں حلب۔ اور انطاکیہ۔ اور سج  
۔ اور دلوک۔ اور سرمین۔ اور تیزین۔ اور عزازہ فتح کئے اور  
ان اطراف سے شام پر غالب آ گئے۔ پھر خالد مرعش کو گیا اور سکوفتہ کیا  
اور دمان کے باشندوں کو جلا وطن کر کے تمام شہر دیران کر دیا اور قلعہ الحد  
کو فتح کیا۔ جس سال میں یہ شہر فتح کئے تھے (وہ پندرہواں سال بغضہ تھے  
میں سوہوان سال تھا) ہر قتل یا یوس ہوا ایک شام سے اراک کی راہ کو ہو کر  
تسطینہ کو چلا گیا مگر ہٹوڑے دور جا کر پھر شام کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہا سلام  
علیک یا سور یا یہ سلام حضرت کا ہے اب کوئی ردی تیرے پاس نہیں آدینگا  
مگر خلیفہ دلازان ہاں اگر کوئی کج نعت کہے پیدا ہو اور کاشش کہ وہ یہی پیدا ہو  
کیونکہ تو نے ردیوں کے ساتھ ایسا ہی کچھ فرستہ برپا کیا ہے۔ پھر قیاریہ  
۔ اور صبطیہ فتح کیا اسی شہر میں حضرت یحییٰ بن زکریاؑ کی قبر ہے اور نابل  
۔ اور لد۔ اور یافا یہ سب شہر فتح کئے۔ اور بیت المقدس کا  
مدت تک محاصرہ کئے رہا۔ انجام کار بیت المقدس والوں نے ابو عبیدہ سے  
کہا کہ مثل اہل شام کے ہم صلح کر لو بشرطہ علیہ عمر ابن الخطاب ہم سے صلح کرین  
۔ ابو عبیدہ نے یہ حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا چنانچہ حضرت عمر رضی

## خلافت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی

۳۸۶ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ پر خلیفہ بنا کر آپ یہاں تشریف لائے اور فتح کیا اور ضحیٰ ہو کر اسی سال میں اپنے شہدہ جبری بن حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے منشی اور دیوان مقرر کئے اور انعام اور بخشش مسلمانوں کے واسطے مقرر کئے۔ پٹے اے کیونکہ چھ ماہ تھا بجز مال غنیمت کے بھنے کہتے ہیں شہدہ جبری بن مقرر ہوئے اس تفصیل سے حضرت عباس چچا رسول اللہ کے لئے پچیس ہزار پیر جو قریب تر رشتہ کا رسول اللہ سے تھا اور سکے لئے بہت عطا مقرر کئے۔ اور اہل بدر کے واسطے بائیس ہزار اور جو شخص بعد ان کے تھا اصحاب حدیبیہ اور بیت رضوان تک چار ہزار پیر جو ان کے پیچھے تھا ان کے لئے تین ہزار۔ اور اہل قادیسیہ اور یرموک والوں کو ایک ایک ہزار۔ اور ان کے جو پیچھے تھے ان کو پانسو۔ پیر تین سو۔ پیر ڈھائی سو۔ پیر ڈیرہ سو۔ اس طرح پرتخواین افانوں کی مقرر ہوئیں۔

مخفی نہ رہے کہ درمیان اسی سن میں شہدہ جبری بن جنگ قادیسیہ ہوئی تھی اس لڑائی میں سعد ابن ابی وقاص عجمیوں سے لڑا۔ اور اہل عجم کا سپہ سالار رستم تھا پہلوان تھا اس لڑائی میں درمیان مسلمانوں اور عجمیوں کے بہت کشت خون ہوا اول روز۔ کو یوم اعوات کہتے ہیں۔ دوسرے روز جو لڑائی ہوئی وہ یوم غاس تھا۔ تیسری رات۔ لیلۃ اہریر کہلاتی ہے کیونکہ اس رات کو کلام نہیں کہتے بلکہ وہ چپ چاپ تھے جب صبح ہوئی اس وقت لڑائی ہونے شروع کی اور دوپہر تک کشت خون ہوتا رہا اور پیر ہوا رفتہ رفتہ آندھنی چلی اس وقت سب شترکین غبار میں چپ گئے اسی سب سے کفار کو شکست ہوئی اور غبار رستم کے تحت پہنچا چنانچہ رستم تخت پر سے کھڑا ہو گیا اور اون چرخوں کے پیچھے چپ کیا جنہر کس نے مال لا کر واسطے خرچ کے بیجا تھا جبکہ رستم پر حملہ ہوا اور

## خلافت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی

۸۷۔ اوس وقت رستم بہاگہا — اور ہلال ابن علقمہ نے دوڑ کر پہاڑوں کا کھڑکھڑا کر ڈالا —  
 — پہرہ جسم کے لشکر میں آکر بہت آدمی قتل کئے پہرہ نے وہاں سے کون کو کئے  
 دجلہ کی غیب کی طرف نہر شیر پر جا کے ایوان کسرے پر ڈیرا کیا — جب مسلمانوں  
 نے کسرے کے محل دیکھے بسبب عظمت کے بہت تعجب کیا اور کہا کہ یہی محل کسرے  
 کے بن بنکے فسخ کا وعدہ رسوخذاص نے کیا تھا

## اسے شروع ہوا سولہ سال ہجری نبوی کا

درمیان اس سال میں سے سولہ ہجری کے سعد نہر شیر پر چند ایام ماہ صفر کے کاٹ کر  
 ہزارہ سب مجاہدین کے دجلہ پار کرتے آئے — اور فارسی لوگ مدین سے حلوہ کی طرف  
 جواد نکلتے آتے آتے ایک بہاگہا گئے اور مسلمانوں نے مدین میں داخل ہو کر جھگڑا کیا  
 اور ڈالا — اوس بجائے ایک محل سفید تھا اوسکا محاصرہ کیا اوس محل میں سعد رض  
 فروکش ہوئے اور محل کسرے کو جامع مسجد بنایا وہاں نمازین بڑھنے شروع  
 ہو گئے — جتنا مال سونا چاندی برتن کپڑے بیشمار آتے آتے اوتکو ضبط کیا  
 — ایک مسلمان کو ایک خچر بانی میں بٹھا ہوا لکھا اوس خچر پر کسرے کا تاج  
 اور ٹیکا اور ذرہ اور سوار اسکے اور اسباب پوشاک لدا ہوا تھا وہ سب  
 اسباب مرصع ہو کر آتے — سوار اسکے اور شہنشاہ جو مسلمانوں کو اس بجائے سے  
 آتے آئے وہ بیشمار میں سب کا کہنا موجب طوالت ہے — چنانچہ ایک فرشتہ  
 کسرے کا ہاتھ لگا تھا جو تہہ گز لہا اور ساٹھ گز چوڑا تھا مسلمان لائے  
 وہ بچھو ناروضہ کے میت پر تھا جوابدات سے اوس میں تصویریں کیوں ہوتی تھیں  
 کی سونے کی ڈنڈیوں پر بنی ہوئیں — سعد نے وہ اپنے اصحاب سے لیا

## خلافت عمر ابن الخطاب رضی کی

۳۸۸ عمرض کے ماس بردانہ کر دیا حضرت عمر نے اسکو قطع کر کے سب مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ چنانچہ اوسمین کا ایک ٹکڑا جو حضرت علی ابن ابی طالب کے حصہ میں آیا تھا وہ بیس ہزار درہم کو بکا تھا۔ سعد رض نے سائین میں قیام کر کے لشکر مسلمانوں کا جلوس پر روانہ کیا اوسجائے فارسی لوگ سب مجتمع تھے چنانچہ ہشمار متنتول ہوئے اور مسلمانوں کی فسخ ہوئی۔ اس لڑائی کا نام جنگ جلوس ہے۔

— اون ایام میں یزدگرد جلوس میں تھا وہ مسلمانوں کی فسخ کی خبر بارگوان تکھکھ چلا گیا مسلمانوں نے جلوس کو بھی فسخ کیا اور اوسپر ہی غالب آئے پھر مسلمانوں نے کمریت اور موصول فسخ کی۔ بعد ازان کہ سندن بزرگوز بردستی لیا اور اسیر شہر ترقیسیا فسخ ہوا در میان اسی سنہ بنے

سنہ جبری میں جبکہ بن الایم حضرت عمر ابن الخطاب رضی کے پاس آیا تھا اور بڑی شان و شوکت سے شہر میں داخل ہوا کیونکہ اوسکے آگے آگے کوتلی گھوڑے سائیس لے ہوئے چلتے تھے اور سب اوسکے یار جامہ دیا مین رہے تھے لہذا حضرت عمر رضی اسی تالمین ج کو تشریف لے گئے اور جیلہ نے بھی حضرت عمر کے ساتھ چ کیا ایسا اتفاق ہوا کہ جیلہ طواف کر رہا تھا کسی شخص قوم قرارہ کا جیلہ کے کپڑے کو چھو کر نکلا جیلہ نے ایک گھونسا اوسکی ناک پر ایسا مارا کہ ناک اوسکی بیٹھ گئی۔ وہ خزاری حضرت عمر رضی کے پاس فریادی ہو کر آیا۔ حضرت عمر رضی نے جیلہ کی عیبی کی اور کہا کہ فدیہ دے اپنی جان کا ولانہ حکم کرتا ہوں کہ وہ بھی گھونسا ایسا ہی تے مارے۔ جیلہ نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے میں بادشاہ ہوں یہ ایک بازاری آدمی ہے۔ حضرت عمر رضی نے ارشاد کیا کہ اسلام نے تم دونو کو برابر اور مستوی کیا ہے در میان حد کے یہ نہیں ہو سکتا کہ بادشاہ پر حد جاری ہو اور بازاری پر ہو جیلہ نے کہا کہ میں تو یہ خیال کرتا تھا کہ مسلمان ہو کر میری غت زیادہ ہو جاوے گی زمانہ

## خلافت عمر ابن الخطاب رضی کی

زمانہ جاہلیت سے — حضرت عمر رضی نے جواب دیا کہ یہ بات جانے دو اسی ۳۸۹  
 نہ سوچو — جیلہ نے کہا کہ میں نصار اے ہو جاتا ہوں — حضرت عمر رضی نے  
 فرمایا کہ اگر تو نصار اے ہو جاؤ لیگا تو میں تیسرا ہرادر دنگا جیلہ نے کہا کہ آج  
 رات میری انتظار کیجئے چنانچہ جب رات آئی جیلہ اپنے سوار اور گھوڑے اور گادی  
 لے کر ملک شام کو چلے یا اور دھانسنے قسطنطنیہ میں گیا اور اسوار اس کے پاس نوادی  
 اس کی قوم کے ہمراہ ہو گئے وہ سب لوگ بھی نصار اے ہو گئے — ہر قتل کو بہت  
 خوشی ہوئی اور سنئے بہت اکرام اور اغزاز دنگا کیا مگر پھر جیلہ کو نہ دست ہوئی اپنی چال  
 اور یہ شعر کہے جتنا ترجمہ یہ ہے سے (نصار اے ہو گئے اشراف شرمندگی ایک  
 گھونسیکی سے اور حالانکہ نہ تھا اوسمین کچھ ضرر اگر مین صبر کرتا — حفاظت کی مینی  
 اپنے اوس گھونسنے سے بسبب شان اور نخوت کے اور حالانکہ بدلانے اچھی آنکھ کو  
 کافی آنکھ سے — کاشکے میری مان نہ جتنی مجھ کو — اور کاشکے رجوع کرتا مین  
 طرف قول عمر رضی کی) — بعد ازاں ایک قاصد حضرت عمر رضی کا جو ہر قتل کے  
 پاس گیا اور سنئے دیکھا کہ جیلہ بہت چہرے سے نعمت مین ہے اس کے ہاتھ جیلہ نے  
 پاسو دنیا ر حسان بن ثابت انصاری کے واسطے بھجوائے وہ دنیا ر حضرت عمر  
 رضی نے اس کے پاس بھجوا دئے حسان ابن ثابت نے اس کی طرح مین کی شتر کہے  
 مین جتنا ترجمہ کچھ ضرور نہیں

## ابشروع ہوا ستروان سال ہجری نبوی ص کا

در میان اس سال کے شہر کوفہ کے مخطیط کے گئے یعنی بنیاد پڑی اور حضرت  
 سعد رضی نے آکر چاؤنی دہان ڈالی — اور اسی سال مین حضرت عمر رضی نے عمر



## خلافت عمر ابن الخطابؓ کی

۳۹۰ ہند ۱۲ اور بیش روز کمہ من قیام کیا اور مسجد حرام کو دسیح کیا اور جن لوگوں نے  
 اسے بیعت نہ کی تھی ان کے گھر فروخت کر کے قیمت اسکی بیت المال میں  
 داخل کی۔ اور ام کلثوم بیٹے علی اور فاطمہ کے سے نکاح کیا۔ اور اسی سال میں  
 منیرہ ابن شیبہ پر جو واردات گذری۔ اسکا حال یہ ہے کہ منیرہ کو حضرت  
 عارض نے بصرہ کا حاکم مقرر کر دیا تھا۔ اور جس مکان میں منیرہ رہتا تھا اس میں  
 ایک کھڑکی تھی اس کے مقابل ایک دوسرے مکان میں بھی کھڑکی تھی منیرہ اپنی  
 کھڑکی میں بیٹھا ہوا تھا مگر وہ بند تھی اور دوسری کھڑکی میں ابوبکرہ غلام نبیؐ کا  
 اور ایک بڑا سی اوس غلام کا مادر زاد سہمی زیاد۔ اور نافع ابن کلدہ۔ اور  
 شبل بن مجدہ یہ چار شخص بیٹھے ہوئے تھے بسبب چلنے ہوا کے وہ کھڑکی کا ایک  
 کوڑا کھل گیا ان چاروں نے منیرہ کو دیکھا کہ وہ ام جمیل بیٹے ارقم سے جو قبیلہ عامر  
 ابن صعصعہ کے تھے جامع کر رہا ہے۔ ان چاروں مردوں نے یہ لکھ کر حضرت  
 عارض کو خبر دی انہوں نے منیرہ کو مفرول کیا اور اباموسی الاشعری کو بصرہ  
 کا والی کیا اور کواہن کو طلب کیا جب وہ گواہ دربار حضرت عارض کے میں  
 حاضر ہوئے ابوبکرہ۔ نافع۔ شبل ان تینوں نے منیرہ پر زنا کرنی کی  
 گواہی دی مگر زیاد بن ابیہ نے اچھی صاف گواہی نہ دی۔ حضرت عارض  
 نے قبل گواہی دینے زیاد کے یہ منہ ماردیا تھا کہ ایک آدمی سے مجھ کو امید  
 ہے کہ نسب اس کے ایک صحابی رسول اللہ ص کا جان سے شاید بچ جاوے  
 ۔ اس کے زیاد نے یہ گواہی دی کہ میں نے اسکو دونوں ٹانگوں میں عورت کی  
 بیٹے ہوئے دیکھا اور اس عورت کے دونوں پیر اوپر کو ایسے اڑھے ہوئے  
 تھے جیسے دوکان گم ہے کے کھڑے رہتے ہیں اور اسکا سانس ہی چڑھ رہا تھا  
 اور چونڑا ہٹ رہے تھے ذکر کھڑا تھا اور سوار اس کے میں نہیں جانتا حضرت عمرؓ

## خلافت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی

۳۹۱  
 عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے اس طرح یہ دیکھا جیسے سلامتی سرمدہ دانی میں جاتی ہے  
 اوسنے کہا نہیں۔ پہر پوچھا کہ عورت کو بچا جاتا ہے اوسنے کہا نہیں لیکن ایسی  
 ہی عورت تھی جیسے یہ حاضر ہے یہ اظہار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنکر اون میں  
 گواہوں کے حقیق یہ حکم دیا جنہوں نے زنا کی گواہی دی تھی کہ اون پر حد  
 کی جاری کی جائے۔ زیاد دیا سہی ابی بکرؓ کا مادر زاد تھا اوسنے ہر زیاد  
 سے کہی کلام نہ کہے کیونکہ اوس پر حد قذف اوس کے اظہار سے عاید ہوئی تھی  
 اسی سال میں مسلمانوں نے ابوزکوشتہ کیا اس ملک پر  
 ہرمزان مستولی ہو رہا تھا یہ شخص امرا و کبار فارس سے تھا پہر مسلمانوں نے  
 رام ہرمز اور نستر فتح کیا اور ہرمزان قلعہ میں محصور ہو گیا مسلمانوں نے  
 اوس کا بھی محاصرہ کیا یہاں تک کہ اوسنے کہا کہ میں صلح چاہتا ہوں جب طرح سے  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد کریں گے چنانچہ مسلمانوں نے اوسکو حضرت عمر  
 کے پاس بھیج دیا سہراہ اوس کے اونہیں میں سے انس بن مالک اور حنف بن قیس  
 بھی گئے جب یہ لوگ مدینہ منورہ میں پہنچے اپنے لباس دیبا مذہب کے تن پر  
 راستہ کے اور سر پر اپنے تاج جو مرصع یا قوت اور جواہر سے تھا حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانوں کے دکھلانے کو کہا اور پوچھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہاں  
 میں اؤ نکو ڈھونڈا وہ نہ ملے جب لوگوں سے پوچھا انہوں نے کہا کہ مسجد میں  
 ہوں گے وہ مسجد میں آئے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سوتے ہیں۔ وراذ بہر  
 بٹہ گئے۔ ہرمزان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سوتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ کہاں ہے  
 وہ عمر لوگوں نے کہا کہ یہ ہیں اوسنے کہا کہ نکامیان اور دربان اسکے کہاں ہیں  
 میں لوگوں نے کہا کہ انکے نہ کوئی دربان نہ کوئی محافظ سبب ابوہ۔ اور  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہی آکھہ کہل گئی آپ نے ہرمزان کو دیکھا ارشاد کیا کہ حد ہے

## خلافت عمر ابن الخطاب رضی کی

۳۹۲ اوس خدا کو جسے دلیل کیا سبب اسلام کے اس جیسوں کو پر حکم کیا کہ اسکا لباس  
 ادا کر لے چنانچہ اسکا لباس سب ادا کر گیا اور موٹے کپڑے ادا سکوپنے کو ملے  
 — حضرت عرض نے اسی مخاطب ہو کر ارشاد کیا کہ کیا حال دیکھا تو نے خجام  
 خدا کا اور انجام خدا کے کام کا — ہر زمان نے کہا کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں  
 جبکہ میدان کر دیا خدا نے تم پر غالب کیا اسی بچ کے — بڑی دیر تک اس میں کلام  
 رہے — ہر زمان نے پانی واسطے پینے کے مانگا پانی پیکر — پھر ہر زمان بولا  
 کہ مجھ کو یہ خوف ہے ایسا نہ پانی پیتے ہی پیتے تو مجھ کو قتل کر ڈالے — حضرت عرض  
 نے ارشاد کیا کہ کچھ خوف نہ کر جب تک کہ تو پانی نہ پی لے گا قتل نہ کر دنگا جب  
 ہر زمان نے یہ عہد کر لیا فوراً پانی کا برتن ہاتھ میں لیکر زمین پر ڈال دیا وہ پالا ٹوٹ گیا  
 حضرت عرض نے اوسکے قتل کرینکا ارادہ کیا — صحابہ نے عرض کی کہ آپ  
 فرما چکے ہیں کہ جب تک تو پانی نہ پی لیوے گا مجھ کو کچھ خوف نہیں اور یہ سننے  
 امن کے ہیں خلافت عہد کیجی کیونکہ اسنے ابھی پانی نہیں پیا ہے آخر کار یہ ہوا کہ  
 ہر زمان مسلمان ہو گیا اور حضرت عرض نے اوسکے واسطے دو نہار دینار مقرر  
 کئے درمیان سال اٹھارہ ہجری کے درمیان مدینہ اور حجاز کے بڑا قحط پڑا تھا مگر  
 حسن سہمی اور تدبیر حضرت عرض کی بہت کام آئی کیونکہ حضرت عرض نے تمام  
 اطراف میں لکھ بھیجا کہ مدینہ میں چونکہ قحط بہت شدت سے ہے تم لوگ ہمارے  
 مدد جو کچھ ہو سکے کر دینا چنانچہ ابو عبیدہ ملک شام سے چار نہار اونٹ اناج کے  
 لائے حضرت عرض نے وہ سب اناج مسلمانوں میں تقسیم کر دیا یہاں تک کہ مدینہ  
 میں گونہ ازانی ہو گئی — مگر جبکہ قحط نے بہت ہی لوگوں کو ستایا اوسوقت  
 حضرت عرض اپنے ہمراہ حضرت عباس رضی کو لیکر شہر کے باہر نکلی اور نماز  
 استسقا کی ادا کی حضرت عباس نے دعا استسقا کی چاہی تھی وہ ایسے مستجاب ہوئی

## خلافت عمر ابن الخطاب رضی کی

۳۹۳ مسجاب ہوئی کہ مراجعت نہ کرنے پائے تھے کہ بادل آپیچے اور مینہ برسنے لگا اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ حضرت عباس رضی کے دامن سبب برکت اور نیت کے چوتے تھے اور آنکھوں کے لگاتے تھے

اور درمیان اسی سال یعنی ۱۹ھ اپنا رہ ہجری کے ایک و با جملو طاعون کہتے ہیں ملک شام میں ظاہر ہوئے — اسی دبا میں ابو عبیدہ بن الجراح جسکا نام عامر بن عبد اللہ بن الجراح الفہری ہے فوت ہوئے صحابی ہیں ایک اون دشمن اصحابوں میں سے ہے جو عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں — ادسکی وفات کے بعد معاذ بن جبل انصاری اونکا خلیفہ مقرر ہوا وہ بھی ادسی دبا میں راہی ملک بقا ہوئے — اونکے بعد عمر بن العاص اوسکا خلیفہ ہوا اس دبا میں پندرہ ہزار آدمی فوت ہوئے یہ دبا ایک جیسے کامل رہی اسی سبب سے دشمن مسلمانوں کے اون کے ملکوں پر طمع کرنے لگے تھے — پہر بصرہ میں پی دبا جس طرح بیان پہل رہی تھی پہل گئی — اسی سائیں حضرت عمر رضی ملک شام کو تشریف لیکے اور جتنے آدمی دباں مر گئے تھے ادنی میراث تقسیم کر کے ماہ ذیقعدہ میں مراجعت کی

## اب شروع ہوا ۱۹ھ انیس اور بیس حبسری

درمیان اس سال کے مصر اور اسکندریہ عمر بن العاصی — اور زبیر بن العوام کی معرفت فتح ہوا — یہ دونو شخص درمیان شہر عین شمس کے جو کہ قریب نظریہ کے ہے اوتری تھے اور اسین اون مخالفین کے گروہ اکٹھے تھے چنانچہ وہ فتح کیا — اور عمر بن العاصی نے ابرہہ بن الصباح کو فرما کر طائف

## خلافت عمر ابن الخطاب رضی کی

۳۹۴ روانہ کیا اور اپنا خیمہ اوس مقام پر کیا جو بالفعل جامع عمرو درمیان مصر کے کہلاتا ہے۔  
 — اور مصر میں نشان کر کے اپنے خیمہ کی جائے ایک بازار بنایا جو جامع عمرو بن العاص  
 مشہور ہے۔ — پیر اسکندریہ کی طرف متوجہ ہوا اوسکو بھی بعد جنگ مجدل کے بزدل  
 فتح کیا اور اسی سال اپنے سٹہ میں بحری من بلال ابن  
 رباح موزن رسول اللہ ص کا فوت ہوا یہ شخص غلام تھا حضرت ابی بکر صدیق  
 رض کا۔ اور اسکے والدہ کا نام عامہ تھا یہ شخص اون لوگوں میں سے ہے جو حبشہ  
 میں پیدا ہوئے۔ — اوسنے بعد مسلمان ہونے ابو بکر صدیق رض کے اسلام اختیار کیا تھا  
 — اور بعد انتقال سردور کائنات کے پیر اوسنے اذان نبین کی بلکہ ابو بکر  
 صدیق رض سے اوسنے سوال کیا تھا کہ مجھکو جہاد کا حکم دیجئے ابو بکر صدیق رض نے  
 فرمایا کہ تو میرے پاس قیام کر چنانچہ تا خلافت حضرت عمرو رض مقیم رہا۔  
 بعد خلافت حضرت عمرو کے اوسنے کہا کہ مجھکو جہاد کا حکم دیجئے چنانچہ دمشق میں  
 اگر تا وفات اقامت اختیار کی اور باب صغیر کے پاس مدفون ہوا

## ابشروع ہوا اکیسواں سال ہجری نبوی ص کا

اس سال میں جنگ نہادند ہراہ عجمیوں کے واقع ہوئی تھی عجمی لوگوں کے ڈیڑھ  
 لاکھ آدمی تھے جنہیں کے ساتھ تھے اور سپہ سالار ادنگا قیرزان تھا۔ — بعد  
 وقوع جنگ بے شدید کے درمیان عجمیوں اور مسلمانوں کے یہ ہوا کہ مسلمانوں نے  
 عجمیوں کو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار شکر اہل عجم کا قیرزان ہلاک نظر  
 جبکہ وہ تینہ اندان میں جو کہ ایک گھاٹی ہے درمیان پہاڑ کے ہے پہنچا پھر ہر  
 ہرے شہید کے سامنے سے آتے دیکھ کر طاقت گزرنے کی نہ پا کر لاچار گھوڑے

## خلافت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی

۳۹۵ ہجوڑے پر سے اتر کے پیدل ہزارین ہجرت کر گیا۔ لیکن قفقاز نے پیادہ پاے  
ادسکا تعاقب کیا اور قتل کر کے چھوڑ دیا۔ اور اس روز مسلمانوں نے یہم ہکا کا انتقام  
اپنے نئی لغون کو شہد سے ہی مارتا ہے اور اسی سال میں دیور اور صحرہ اور ہکان  
— اور صفیان فتح ہوئے۔ اور اسی سال میں خالد بن ولید فوت ہوا مگر ادسکے  
موضع قبر میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں محص بن مدفون ہوا۔ بعض کہتے ہیں

## اب شروع ہوا بائیسواں سال ہجری نبوی ص ۲۲

اس سال میں آذربایجان اور — رسی — جو جان — اور فردین — اور  
زنجبان — اور طبرستان یہ ملک فتح ہوئے۔ اور اسی سال میں عمرو بن العاص  
شہر یرقہ پر گیا وہاں کے باشندوں نے جزیہ دینے پر صلح کر لیا۔ پھر  
طرابلس کی طرف جو عرب میں ہے وہاں گیا ادسکا محاصرہ کیا اور فتح ہو کر بزر  
شمنشہر گیا۔ اور اسی سال میں خون بن قیس نے ملک خراسان پر جنگ کی اور  
نیزد گرد گڑا اور ہرات بزر شمنشہر مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ پھر طرف  
مرو و دے گیا نیزد گرد نے ترکستان کے بادشاہ کو اور بادشاہ صفد اور شاہ  
چین کو واسطے اپنی مدت کے لکھا۔ اور شکست پا کر نیزد گرد تنہا جان بگاڑ  
ہجرت کر گیا ادسکے لشکر نے قبا ادسکا خزانہ تہا سب لوٹ لیا اور نیزد گرد وح  
ترکیوں کے چند آدمی ہمراہ لیکر فرغانہ میں تازیت اپنے مقیم رہا اور لشکر ادسکا  
جہاں جہاں تہا دین رہا اور مسلمانوں سے سب نے صلح کر لی۔ اور اسی  
سال میں ابی بن کعب بن قیس جواد لاد ملک بن انجار سے بے فوت ہوا اسکی  
کینت ابامندرتی یہ ایک کاتب دمی رسول خدا کا تھا جسکو رسول خدا نے

## ذکر حضرت عمر ابن الخطاب ص کے شہید ہونیکا

۳۹۶ ہجرت شاد کیا تاکہ اسے ابی میرے بعد میری امت کو تعلیم دینا وہ سن تیس ہجری میں در بیان خلافت حضرت عثمان رض کے فوت ہوا

اب شروع ہوا تیسواں سال ہجری نبوی مکہ

بیان حضرت عمر ابن الخطاب ص کی شہید ہونیکا

وضیح ہو کہ در بیان اسی سال کے ابو لولونے جگہ فیروز بھی کہتے ہیں حضرت عمر ابن الخطاب رض کے در بیان نماز فجر کے پہلو میں زینات خجرا ایہ واقعہ چھی تاریخ ماہ ذوالحجہ کو در میان سال مذکور کے ہوا چنانچہ ہفتہ کے روز ذوالحجہ کی سلاخ کو دفات پائی اور روز یکشنبہ سگہ میں مدفون ہوئے — انہوں نے کل دس برس چہہ ہینے آٹھ دن خلافت کی قرار دینی پاس خیمہ رضا اور ابو بکر صدیق رض کے ہے — بروقت دفات کے حضرت عمر رض خلافت کے باب میں یہ ارشاد کر گئے تھے کہ حضرت علی رض — اور عثمان — اور طلحہ — اور زبیر — اور سعد — جس سے راضی ہوں وہ شخص ایہ مومن مقرر ہے — چنانچہ حضرت علی نے عبدالرحمن بن عوف سے در باب نصیحت ہونے کے کہا اوستے انکار کیا — حلیہ حضرت عمر رض کا یہ ہے کہ لبناقد سفید رنگہ تبہ شروع سر بال نہ تھے عمر بچپن برسکی پائی — بھنے کہتے ہیں ساٹھ برسکی — اور بعضے — ترسیبہ برسکی بتلاتے ہیں — اور فضیلت اوزرہ اور صفات اور شفقت میں تمام مسلمانوں پر خط دانی رکھتے تھے — چنانچہ ایک روز کا حال ہے کہ عمر رض عبدالرحمن بن عوف کے پاس تشریف لائے اور وہ اپنے تہمین نماز پڑھ رہے تھے — عبدالرحمن نے کہا کہ اسے ایہ المومن آج رات کو

## بیان حضرت عمر ابن الخطابؓ کے شہید ہونے کا

رات کو اس وقت آیکا کیا سبب ہے آپ نے ارشاد کیا کہ چند مسافر بازار میں آئے۔  
 ہوئے بین منجھو یہ خوف ہے کہ حقیتہ کے چوراہے کا مال نہ چور کر لیا میں تو بھی میرے  
 ساتھ چل تا کہ ہم مشکو گمانی کرین چنانچہ دروازہ میں آئے اور ایک طرف کو  
 زمین پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے ان کے مال کی محافظت فرماتے رہے۔ اور حضرت  
 عمر رضی کا نام اول امیر المومنین کہا گیا ہے اور اول اسی شخص نے تاریخ نکالی۔  
 اور سن عجمی کی تاریخ اسی نے مقرر کی اور رات کی نگاہانی بھی حضرت عمر رضی  
 ہی نکالی۔ اور امہات اولاد کی بیج کی اونہون نے ممانت کی۔ اور نماز  
 جنازہ لوگوں کو چار تکبیریں پڑھنے اونہون نے سکھلائی قبل ان کے چار پانچ  
 یا چھ تکبیر کہتے تھے اور امامت سے تراویح کے پڑھنے کا حکم ہی درمیان مضامین  
 مبارک کے انہون نے دیکر تمام اطراف و بلاد میں جاری کروایا۔ اور اول ہی  
 اول درہ ہی اونہون نے اٹھایا اور درہ سے لوگوں مارا۔ اور دیوانات  
 کی تدوین کی۔ اور ایک دفعہ بارہ ہونزدن کا پیچا مہینہ کر خطبہ پڑھا اور ایک  
 دفعہ بیان کسی حج کے جب صبحان پر گزری جو کہ درمیان حضرموت کے طرف مکہ  
 کے ایک موضع واقع دہان جا کر لا اللہ الا اللہ کہہ کر یہ نسر لایا کہ دیتا ہے اللہ جو کہ  
 چاہے اس خنک میں درمیان ایک زمانہ کے اونٹ خطاب کے میں چرایا کرتا تھا  
 جب میں کوئی قصور کرتا تھا وہ مجھ کو ڈرایا کرتا تھا اور مارا کرتا تھا اب میں نے وہ لبتہ پایا  
 کہ ایسا کس کو میسر نہیں ہوا میرے اور خدا کے درمیان اب کوئی نہیں رہا واسطہ  
 اور فضائل ان کے اتنے میں کہ شہداء باہر میں

اب شروع ہوا چوبیسویں سال عجمی نبوی ص ۲۴ کا



## بیان حضرت عمر رض کے شہد ہونیکا

۳۹۸ درمیان اس سال کے بعد وفات حضرت عمر رض کے اہل مشورت جمع ہوئے وہ لوگ یہ تھے — حضرت علی رض — اور حضرت عثمان — اور عبد الرحمن بن نوفل رض اور سعد بن ابی وقاص رض اور عبد اللہ ابن عمر رض یہ اس واسطے کہ حضرت عمر نے بروقت وفات کے یہ کہہ دیا تھا کہ میرے بیٹے عبد اللہ کو یہی رائے میں شریک کر لینا اگرچہ خلافت میں اسکا کچھ حصہ نہیں ہے صرف رائے میں شریک رہے انرض درمیان ان لوگوں کے بہت گفتگو رہی اپنے تین دن گذر گئے آخر تنگ ہو کر یہ تجویز کی کہ اب چوتھا روز گذرنے نہ پاوے امیر المؤمنین مقرر کر لینا چاہئے اور اگر تم میں کچھ اختلاف ہو تو جبکہ عبد الرحمن خلیفہ کر دے اسکا ہمراہ تم ہی مفاد و تابع ہو جاؤ — یہ حال سنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عباس رض کے پاس گئے اور کہا کہ خلافت مجھے لگئی کیونکہ سعد عبد الرحمن کے مخالفت ہرگز نہ کریگا اسلئے وہ اس کے چچا کا بیٹا ہے اور عبد الرحمن خسر ہی حضرت عثمان رض کا — وہ دونو ہی مختلف نہ ہونگے بہر تقدیر یہی لوگ آپس میں ایک کو دوسرا خلیفہ کر لے گا — حضرت عباس رض نے فرمایا کہ میں آپ کے مقدمین میں ہوتا کیونکہ اب آپ مجھے صلاح لینے آئے ہیں قبل وفات رسول اللہ ص کے تھے نہیں کہا تھا کہ باب خلافت میں اسوقت حضرت سے پوچھ لو کہ خلافت کس سے متعلق رہے گی تو نے انکار کیا اور میرا کہنا نہ مانا بعد ازاں جبکہ حضرت عمر رض نے مکتوبی اہل مشورت میں مقرر کیا اسوقت بھی میں نے کہا تھا کہ تم ادنیٰ صلاح کنندہ دن میں داخل ہو محکوم یقین ہے کہ اس گردہ کو حین نہ آدیکا جب تک کہ یہ فت کا امر مجھے نہ رفع کر دین جب کوئی اور شخص ان پر مسلط ہوگا اسوقت چن سے بیٹھن گے خدا کی قسم ان کے اوپر ایک شخص ظالم مسلط ہوگا — بعد ازاں یہ ہوا کہ عبد الرحمن نے آدمیوں کو جمع کیا آپ نے خلافت سے دست بردار ہو کر

## بیان حضرت عمر رض کے شہد ہونیکا

۳۹۹ ہو کر حضرت علی کو بلایا اور کہا کہ اے علی خدا کے عہد اور وعدہ کو لازم جانکر اوسکی کتاب یعنی قرآن اور سنت یعنی حدیث رسول اللہ پر عمل کرنا اور دونوں خلیفوں کی خصلت پر چلنا حضرت علی نے جواب دیا کہ مجھکو بھی یہی امید ہی کہ اپنے علم اور قوت کے موافق عمل کرونگا۔ پھر حضرت عثمان کو بلایا اور اسنے بھی وہی حال جو حضرت علی سے بیان کیا تھا سب کہا اور سر اپنا سجد کی چہت کی طرف اٹھا کر اور ہاتھ حضرت عثمان کا پکڑ کر یہ کہا کہ اے میرے خدا تو دانا اور مہیا ہے میرا گواہ رہ میں نے اپنی گردن کا بوجہ عثمان کی گردن پر رکھ دیا یہ کہہ کر سہت کر لی۔ اسوقت حضرت علی نے ارشاد کیا کہ یہ وہ ہی اول روز ہے جس روز کہ تم نے بظاہر دکھلایا لیکن وہی ایسی باتیں ظاہر کی تھیں۔ قسم ہے خدا کی حضرت عثمان کو تو نے اسواسطے دالی کیا ہے کہ تاکہ خلافت تیری طرف عاید ہو اور اللہ تعالیٰ ہر روز جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔ بعد الرحمن کہنے لگا کہ اے علی تو اپنے نفس پر کچھ حجتہ اور راہ مت بڑا۔ اسوقت حضرت علی رض یہ فرماتے ہوئے کہ قریب ہر وہ بھی مر جاوے گا چلے گئے۔ یہ حال دیکھ کر تعداد بن الاسود نے عبد الرحمن سے کہا کہ قسم خدا کی تو نے حضرت علی رض کا اوکو حق نہ دیا حالانکہ یہ شخص اون لوگوں میں سے ہے کہ اس کا حق پورا دنیا چاہئے اور اسکا انصاف کرنا چاہئے تھا۔ اسنے جواب دیا کہ اے مقداد میں نے ہی بہت کوشش اس امر کی مسلمانوں کی لیکن وہ نہ مانتے تو کیا کروں۔ مقداد بولا کہ مجھکو بہت تعجب آتا ہے قریش سے کہ انہوں نے ایسے شخصکو منظر نہ کیا میں تو کہہ ہی نہ کہوں گا میرے نزدیک کوئی مرد اسے بہتر عدل اور علم میں نہیں ہے عبد الرحمن نے کہا کہ اے مقداد خدا سے ڈر ایسا نہ ہو کہ تو کسی فتنہ میں گرفتار ہو جاوے۔ پھر حضرت عثمان رض نے جب اپنے اقارب اور رشتہ داروں کو ملکوں پر

## خلافت حضرت عثمان رض کا .

سلط کیا اسوقت عبدالرحمن بن عوف سے لوگوں نے کہا کہ یہ سب تیری کثوت  
 بن اوسنے کہا کہ میں اسی یہ خیال نہ کرتا تھا لیکن اب میں اس سے کہی کلام نہ کر دنگا  
 چنانچہ عبدالرحمن حضرت عثمان رض کی جدائی ہی میں مر گیا ایک دفعہ بیمار پرسی کے  
 لئے حضرت عثمان رض گئے تھے وہ دیوار کی طرف چلا گیا اور اوس سے کلام نہ کئے  
 تاکہ قسم نہ ٹوٹ جائے

## بیان خلافت حضرت عثمان رض کا

واضح ہو کہ تیسری تاریخ محرم ۳۵ھ ہجری میں حضرت عثمان ابن عفان بن ابی العاص  
 ابن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف سے بیعت لوگوں نے کی والدہ ماجدہ انکی کا  
 نام اردی بنت کریم بن ربیعہ ہے ۔ جبکہ بیعت ان سے لوگوں نے کی اوس وقت  
 حضرت عثمان رض منبر پر چڑھے اور خطبہ پڑا پہلے حمد اللہ کی کی اور پھر کلمہ شہادت  
 ادا کیا بعدہ نبذ ہو گئے اور پھر یہ کہا کہ اول ہر شئی کا سخت ہوتا ہے اور اگر میں جتنا  
 رہوں گا تو بہت خطبہ سنو گے بعد ازاں منبر سے نیچے اترے اور جو لوگ حضرت  
 عمر کے وقت میں حاکم تھے انہیں کو برس رز زنگ مقرر رکھا یہ اس واسطے کہ وہ بیعت  
 کر گئے تھے کہ میرے عاہلین کو برس رز زنگ مغزول نہ کرنا ۔ پھر مغیرہ ابن شعبہ کو  
 جو حاکم کوفہ کا تھا مغزول کیا اور سعد ابن ابی وقاص کو ادسلی جائے مقرر کیا ۔  
 پھر ادسکویسی مغزول کیا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو جو ادوزرا حضرت عثمان کا بیٹا  
 تھا کوفہ کا حاکم کیا

اب ششہ روع ہوا پچیسوا<sup>۲۵</sup> سال ہجری نبوی ص کا

## خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا

۴۰۱ اس سال میں ابوذر غفاری نے جسکا نام جنڈ بن جادہ ہے وفات پائی یہ صحابی شام میں تھا معاویہ کو ہمیشہ سبب جمع کرنے کے بُرا جانتا تھا اور یہ آیت پڑھا کرتا تھا

ترجمہ وہ لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا چاندی اور نہیں خرچ کرتے اور سکو اللہ کی راہ میں سادہ نے اس امر کا شکوہ حضرت عثمان کے پاس لکھ کر بھیجا حضرت عثمان نے اسکو مدینہ میں بلوایا چنانچہ وہ مدینہ بھی لکر سب لوگوں کے سامنے یہی ذکر کرنے لگا اور بہت بُرا کہتا تھا سونے چاندی کے جمع کرنا حضرت عثمان نے اسکو مدینہ میں بھیج دیا کہتے ہیں کہ وہ ربہ ہی میں مرا درمیان سسہ ہجری کے

## ۲۶ اب شروع ہوا چھ سو ان سال ہجری نبوی ص کا

درمیان اس سال کی حضرت عثمان ابن عفان نے عمرو بن اعاص کو مصر سے معزول کر کے بجائے اس کے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح العامری کو مقرر کیا یہ شخص رضاعی بی حضرت عثمان رض کا تھا اس کی شخص کا خون رسول اللہ نے بر ذریعہ مکہ منظر کے ہر فرمایا تھا لیکن حضرت عثمان نے اس کی جان بخشی کر دادی تھی — اور حضرت عثمان ابن عفان رض کے وقت میں افریقہ فتح ہوئے — افریقہ کا متولی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح مذکور تھا اس کے محاصل میں سے پانچواں حصہ حضرت عثمان رض کے پاس بھیجا کرتا تھا — پھر مروان بن الحکم نے پانچ لاکھ دینار کو وہ پانچواں حصہ خرید کیا یہ امر بھی حضرت عثمان رض سے ایسا ہوا تھا کہ سب اس کے لوگوں کو عداوت ہو گئے تھے — بد فتح افریقہ کے حضرت عثمان رض نے عبداللہ بن عائذ بن ابیہ بن بکھین کو یہ حکم دیا کہ تو اندلس کی طرف جا چنانچہ اس نے اس طرف جا کر جہاد

## خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا

۴۰۲ خود اوسجائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے نائب ہو کر مقیم ہوا مگر عبد اللہ بن سعد مصر کو مراجعت کر آیا

## اب شروع ہوا تیسواں اور اٹھایسواں سال ہجری نبوی کا

اسی سال میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے معاویہ نے اجازت لڑنے کی سمذرمین حاصل کی تھی جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوسکو اجازت دی دی اسوقت معاویہ نے ایک لشکر خیرہ قرس کی طرف روانہ کیا۔ اور عبد اللہ بن سعد بھی مصر سے کوچ کر کے وہاں جا پہنچا دونوں نے مجمع ہو کر دان کے باشندوں سے لڑائی کی مگر ہر سائے ہزار دینار سالانہ پر بطور خیرہ کے صلح ہو گئی یہ صلح بعد قتل اور گرفتار کرنے بہت شہدگان قرس کے ہوئی تھی

## اب شروع ہوا اسیسواں سال ہجری نبوی کا

دریان اس سال کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے موسیٰ الاشتری کو شہر بصرہ کی حکومت سے سزود کر کے اپنے بیٹے عبد اللہ بن عامر بن کرز کو اوسکی جائے حاکم کر دیا پھر ولید بن عقیق کو کوفہ سے سبب اسکے کو اسنے شراب پیکر حالت نشہ میں فجر کی نماز مسلمانوں کو بڑائی تھی اور دو رکعت کے چار رکعت پڑھ گیا تھا سزود کیا کہتے ہیں کہ جب وہ چار رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر لوگوں سے پوچھنے لگا کہ کیا بیشیز زیادہ پڑھی ابن مسعود نے کہا کہ ستمو ہمیشہ تیرے ہمراہ زیادہ ہی پڑھتے ہیں آج کے دن ایک دہ شراب پیکر نماز پڑھا کرتا تھا

## خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۳

### ابشروع ہوا تیسواں سال حبسری خوبی کا

اسی سال میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ قرآن کے باب میں لوگوں میں بہت اختلاف ہے اہل عراق یہ کہتے ہیں کہ ہمارا قرآن بہت صحیح ہے اہل شام کے قرآن سے کیونکہ ہمارا قرآن ابو موسیٰ اشعری کے قرآن کی نقل ہے۔ اور اہل شام یہ کہتے ہیں کہ ہمارا قرآن بہت صحیح ہے کیونکہ ہمارے مقداد بن الاسود کی فسخ پہچا سی طرح پر اور ملکونین بھی اختلاف تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سب صحابہ سے مشورت لیکر یہ بات بڑائی کہ لوگوں کو اس قرآن شریف کی طرح برائتہ کیجی جو کہ درمیان خلافت ابی بکر صدیق کے لکھا گیا تھا اور وہ قرآن رکھا ہوا درمیان خانہ حفصہ زوجہ بیٹی صلی اللہ علیہ وسلم تھا اور جمیع قرآن جو سوار اس کے ہاں سب جلادے جائیں چاہئے ایسا ہی کیا اور اس قرآن کی نقلیں کر دے اور انٹ بھر کر شہر و نین بھجوا دے۔ اور وہ لوگ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے بموجب قرآن شریف کے نسخوں کے لکھنے پر مقرر ہوئے تھے یہ ہیں زید بن ثابت۔ عبد اللہ بن زبیر۔ اور سعید بن العاص اور عبد الرحمن بن ابی بکر۔ بن ہشام المخزومی۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکو یہ اجازت دیدی تھی کہ جس کلمہ میں تمکو اختلاف ہو اسکو قریش کی بولی میں لکھ دو کیونکہ قرآن شریف قریش کی زبان اور اونکے محاورہ کے موافق اور ہے اسی سال میں مہربنی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے جاتی رہی تھی وہ مہربانی کی تھی اوسین تین سطرون میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا تھا پیڑ خد ص وہ مہربان ناموں اور خطوط پر کیا کرتے تھے جو بادشاہان اطراف کے نام بھیجے جایا

## خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا

۴۰۴ کرتا ہے بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق بھی اوسی سے مہر کرتے رہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی مہر کرتے رہے۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی مہر کرتے تھے یہاں تک کہ درمیان ایک کوئے کے جسکو کو میڑا رسیں کہتے ہیں گر پڑے

## ۳۱ اب شروع ہوا اکتیسواں سال ہجری نبوی ص کا

بیان ہے ہلاک ہونے نیرد گرد بن شہر یار بن پردیز کا جو پچھلا بادشاہ ملک فارس کا تھا اسی سال میں نیرد گرد ہلاک ہوا لہذا اس کے ہلاک ہونے کی صورت میں اختلاف ہر بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ مرو میں جا کر اتر ا تھا وہاں کے باشندوں نے اوس پر غلبہ پا کر مار ڈالا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اہل ترک اسے باغی ہو گئے تھے اور انہوں نے اس کے مصاحبوں کو مار ڈالا اور نیرد گرد اکیسواں سال نکلا تھا وہ بہاگ پر ایک چلی رہے تھے گہر میں جا گہسا اوس چلی راہے نے اسے مار ڈالا اور فارسی لوگ بھی اس کے تقاب میں تھے اس کے پیر پر ڈھونڈتے ہوئے اوس چلی راہے کے گہر تک پہنچ لیتے ہوئے چاہتے تھے جب اوس نے ازار کیا کہ میں نے اوسکو مار ڈالا ہے اور انہوں نے اوسکو بھی مار ڈالا اور اسی سال میں اہل خراسان نے نبادت اختیار کر کے ایک گروہ عظیم وسطیٰ برخاش کے جمع کیا تھا مسلمان لوگ پہر وہاں گئے دوسری دفعہ خراسان فتح کیا یہ معاملہ بھی حضرت عثمان ہی کے وقت میں ہوا۔ اور اسی سال میں ابوسفیان بن حوہ بن امیہ ابو معادیہ نے وفات پائی

## اب شروع ہوا اکتیسواں سال ہجری نبوی ص کا

## خلافت حضرت عثمان (ص)

۴۰۵ در بیان اسی سال کے عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شافع جو اول درمکہ بن ایاس بن مسیب سے فوت ہوا۔ وہ درمکہ کے پشت ہونے سے رسول اللہ کے ساتھ جمع ہے نسب میں۔ اور رضی روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود مذکور ایک صحابی عشرہ مبشرہ میں سے ہے خلیفے واسطے رسول خدا نے جنت کی گواہی دی تھی۔ اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ حضرت نے اون دس میں سے ابوہریرہ بن ابجران کو خارج کر کے عبداللہ کو اس کی جگہ عوض اور اس کی مقرر کیا ہے یہ شخص جلیل القدر عظیم الشان صحابی ہے اور ایک قرآن میں سے بھی ہے

## اب شروع ہوا انتیسواں سال ہجری نبوی ص ۳۳

در بیان اس سال کے ایک گزہ اہل کوفہ نے در باب حضرت عثمان رض کے یہ کلام کرنے شروع کی کہ عثمان رض نے بہت لوگوں کو اپنے کنبے اور اقربان سے ملکوں کے عامل مقرر کر دیے ہیں اور حالانکہ وہ لوگ صلاحیت حکومت کی نہیں رکھتے۔ چنانچہ سید ابن اعصاف والی کوفہ نے حضرت عثمان کو یہ حال لکھ بھیجا حضرت عثمان رض نے یہ حکم صادر فرمایا کہ جن جن لوگوں نے یہ بات نکالی ہے ان کو معاویہ کے پاس ملک شام میں بچھڑا دینے سے فوراً تمیل حکم کی۔ اون لوگوں میں الحارث بن بلک جو التمر التیمی معروف ہے اور ثابت بن قیس التمیمی۔ اور جلیل ابن زیاد۔ اور زید بن صوحان العبسی۔ اور یحییٰ اوسکا صحبہ۔ اور خبیب ابن زبیر۔ اور حذوہ بن ابجر اور عمرو بن الحمق یہ لوگ تھے جب یہ لوگ حضرت معاویہ کے پاس گئے اون سے بہت باخشاہ راہ آفرینش معاویہ نے ان کو ڈرایا اور کہا کہ تم دہرتے نہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی فتنہ فساد برپا ہوا اور ہونے کو در معاویہ کے ڈر ہی



## خلافت حضرت عثمان رض

۴۰۶ کڑی معاویہ نے اس حرکت اناشیستہ کی خبر حضرت عثمان رض کو کر بھی — حضرت عثمان رض نے در جواب اس کے یہ لکھا کہ ان لوگوں کو سعید بن العاص کے پاس بھیج دو — چنانچہ معاویہ نے سعید کے پاس بھیجے اور انہوں نے اسی طرح سے حضرت عثمان رض کے بابت کلام کرنے شروع کئے اور اہل کوفہ بھی اس کے ہمراہ ہو گئے

## ابشروع چوتھوں سال ہجری نبوی ص کا

اسی سال میں سعید حضرت عثمان رض کے پاس آکر ان سے سب حال جو کچھ کہ اہل کوفہ نے اس کے ساتھ کیا تھا بیان کیا کہ وہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ ابو موسیٰ اشعریؓ ہمارا سردار ہوا اسے حضرت عثمان رض نے ابو موسیٰ اشعریؓ کو کوفہ کا حاکم مقرر کر دیا — ابو موسیٰ نے کوفیوں کو خطبہ پڑھ کر سنایا اور حکم کیا کہ عثمان رض کی اطاعت کرو جسے منظور کیا — مگر تمام صحابہ میں اختلاف رہا کہ ہو گیا چنانچہ بعضوں نے بعضوں کو یہ لکھا کہ ہمارا ارادہ چھاد کا ہے تم ہمارے پاس آؤ اور شکوہ اُٹرنے حضرت عثمان رض کا اسی میں کیا اور کوئی صحابی ان کا مانع نہ ہوا اسے لوگ جو حضرت عثمان رض کے شاکی تھے یہ بن زید بن ثابتؓ — اور ابو اسید السعدیؓ اور حبیب بن مہملک اور حسان بن ثابتؓ اور سب لوگوں کے دشمن ہو جانے کا یہ تھا کہ حضرت عثمان رض نے حکم ابن العاص کو جبکہ سفیر خدائے جلاوطن کر دیا تھا اور دونوں ضعیفوں کے وقت تک وہ نکلا ہوا رہا اور اس کو بلایا تھا اور ایک سبب یہ تھا کہ انہوں نے مردان بن الحکم کو پانچویں حصہ موصول فریقہ کا جو پانچ لاکھ دینار سالیانہ کی آمدنی تھی دیدے تھے اسی باب میں عبدالرحمن کندی نے چند شعر کہے ہیں جن کا مضمون یہ ہے (کہ قسم عرضہ الی کوئی امر خدا تعالیٰ نے نہوا اور بیجا یہ نہیں بنایا

## خلافت حضرت عثمان رضی

۴۰۷ بنا یا مگر تو نے ہمارے واسطے ایک فتنہ پیدا کیا ہے تاکہ ہمارے اور تیرے اوسین آزمائش کی جائے۔ کیونکہ وہ خلیفہ اول جو گذرے وہ ایک منار طریق ہدایت کا بنا گئے تھے اور کبھی اونہوں نے کوئی ایک درہم بھی فریب سے نہیں لیا اور کوئی درہم اپنی خواہش نفس میں صرف نہیں کیا تو نے ایک عین کو اپنا قرع عطا کر کے خلافت سست گذشتہ کے راہ اختیار کی اور مردان کو پانچواں حصہ جو تجا عباد تھا لوگوں پر ظلم کر کے دیا اور اپنا کبٹنہ بالا (قول مترجم) ان اشعار کو تذکرہ شعراء عرب میں بنے لکھا ہے) اور ایک سبب یہ بھی تھا کہ باغ فدک جو میراث بیوی فاطمہ رضی کے تھا وہ مروان نے چھین لیا تھا یہ ایک باغ رسول اللہ کا تھا اس کو جناب فاطمہ نے رسول اللہ ص سے میراث میں پایا تھا۔ ابوبکر رضی نے روایت کی رسول اللہ ص سے کہ فرماتے ہیں پیغمبر خدا ص کہ ہم گروہ میں انبیاء کے جو ہم چوڑین اوسکا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ بیت المال کا حق ہے یعنی صدقہ ہے۔ وہ باغ فدک مروان کے قبضہ میں اور اس کے بعد اوسکی اولاد کے تصرف میں جب تک کہ عمر بن عبد العزیز حاکم ہوا کیونکہ اوسنے اس کے اہل و عیال سے چھین کر پہریت المال میں ملا لیا تھا۔ درمیان اسی سال کے مقداد بن الاسود بھی فوت ہوا یہ شخص بیاض عمرو بن ثعلب کا ہے مگر نسبت کیا جاتا ہے طرف اسود بن عبد بنوٹ کے کیونکہ اسود مذکور نے ایام جاہلیت میں اس کو اپنا بیٹا کر لیا تھا اس واسطے مقداد بن الاسود مشہور ہو گیا جبکہ یہ آیت نازل ہوئی کہ اذ غویم لانا ہم یعنی پکارو آدمیوں کو اونس کے باپ کے نام سے۔ اس وقت سے مقداد بن عمر کہنے لگے تھے۔ اور جنگ بدر میں سوار اس کے اور کوئی گھوڑے پر سوار نہ تھا جو جب ایک روایت کے اور ہمراہ رسول اللہ کے اسنے بہت مشاہدہ کیا ہے عمر اسکی شہر کی تھی

## خلافت حضرت عثمان رض

۳۵

۴۰۸

### ابشروع ہوا پنتیسواں سال عہری نبوی ص کا

دریان اس سال کے ایک گروہ ملک مصر سے آیا تھا کہتے ہیں کہ ایک ہزار آدمی کی جمیت تھی بعض کہتے ہیں کہ سات سو تھے بعض پانچ سو بیان کرتے ہیں — اور اس طرح سے ایک گروہ کوفہ سے — اور اس طرح ایک گروہ بصرہ سے آیا — مصر کے لوگ جو آئے تھے اونکی خواہش یہ تھی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مسند خلافت پر بٹھانا چاہئے اور کوفی یہ چاہتے تھے کہ حضرت زبیر کو رص کو خلیفہ بنادین — اور بصرے والے یہ آرزو رکھتے تھے کہ طلحہ کو امیر المومنین قرار دین — اپنی اپنی خواہشیں لیکر داخل مدینہ ہوئے جبکہ پہلا جمعہ اون لوگوں کے داخل ہونیکے روز سے آیا — تو حضرت عثمان باہر گھر سے تشریف لائے اور سہراہ لوگوں کی نماز پڑھی بعد فراغت نماز منبر پر تشریف لجا کر خطبہ سنایا اور دن گزرا ہوا ہے مخاطب ہو کر جو باہر کے آئے ہوئے تھے یہ ارشاد کیا کہ اے لوگو! سنو کہ اللہ یہی جانتا ہے اور باشندگان مدینہ ہیں واقف ہیں کہ تم لوگوں کو پیغمبر خدا نے لعنت کی ہے — چنانچہ محمد بن مسلمہ الانصاری گہرا ہوا اور اون سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی واقعی یہ لوگ ملعون ہیں یہ سنتے ہی اون لوگوں نے حملہ کیا اور سب کو جوش آیا چنانچہ اونہوں نے آدمیوں کے پیہ مارنے شروع کئے حضرت عثمان رص کو لوگوں نے مسجد سے اونکے گھر پہنچا کیونکہ ایک پتھر حضرت عثمان رض کے بھی ایسا سخت آ کر لگا کہ منبر پر بیہوش ہو کر گر پڑے اونکو لوگوں نے اُنکے گھر میں پہنچایا — اور ایک جماعت باشندگان مدینہ نے حضرت عثمان رض سے مقابلہ کیا اون لوگوں میں سعد بن ابی وقاص — اور حسن بن علی

## خلافت حضرت عثمان رض

بن علی بن ابیطالب — اور زید بن ثابت — اور ابو ہریرہ بھی تھے — اس اثنا میں حضرت عثمان رض نے ایک قاصد کی زبانی اونکے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ تم چلے جاؤ چنانچہ وہ مراجعت کر گئے جب یہ گروہ لوگوں کا ٹل گیا اور سوقت حضرت عثمان رض مسجد میں تشریف لائے اور تین میسٹرز لڑتے ہوئے لوگوں کے نماز پڑھ ہی بعد ازاں اونکو مسجد میں ہی آنے کی مانعت بسبب خوف مفسدین کے ہو گئی وہ جو سردار مصر کے گروہ کا عافقی تھا اوسنے امامت کر دائی اور لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھی — اور باشندگان مدینہ سب اپنے اپنے گروہ میں بیٹھ رہے — اور حضرت عثمان رض اپنے گہرین چالیس دن تک بعضے کہتے ہیں پچاس دن تک محصور رہے — بعد ازاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عثمان رض کے پاس آئے اور یہ صلاح کی کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ مردان کو عہدہ منشی گری سے موقوف کیجی — اور عبداللہ بن ابی سرح کو مصر سے معزول فرمائے — حضرت عثمان رض نے مان لیا — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگوں کو سمجھا کر ٹھانڈا اور وہ بات رفت و گذشت ہو گئی — بعد ازاں مردان پاس حضرت عثمان رض کے آیا اوسنے کہا کہ یہ صلاح نیک نہیں ہے — آخر کار لاچار ہو کر ابن ابی سرح کو مصر سے موقوف کیا — اور محمد بن ابی بکر صدیق رض حاکم مصر کا مقرر کر کے روانہ فرمایا — اور محمد کے ہمراہ ایک گروہ مجاہدین اور انصار کا گیا — یہ لوگ تا ہنوز راہ ہی میں تھے کہ ایک غلام ناقہ سوار دشمنی کڈتا ہوا چلا آتا دیکھا وہ اوسنے راہ میں ملا انہوں نے پوچھا کہ کہاں جاتا ہے اوسنے کہا کہ مصر کے حاکم کے پاس جاتا ہوں انہوں نے کہا کہ مصر کا حاکم تو یہ ہے یعنی محمد بن ابی بکر صدیق — اوسنے جواب دیا کہ میں دوسرے عامل کے پاس جاتا ہوں جو ابن ابی سرح ہے یہ شکر انہوں نے

## بیان شہید ہونی حضرت عثمان رض کا

۴۱۰ اوسکو پکڑ لیا اور تلاشی لی اوسکے پاس ایک نامہ نکلا اوسپر حضرت عثمان ابن عفان رض کی مہرتی اور اوس نامہ میں یہ لکھا ہوا تھا کہ جسوقت یہ محمد بن ابی بکر سے اپنے ہمراہیوں کے تیرے پاس آوے اور تجھ کو کہے کہ تو مزدول ہے تو قبول نہ کرنا اور کوئی جملہ کر کے اسکو قتل کر ڈالنا اور اوس نامہ پر کچھ علی نہ کرنا جو یہ اپنے ہمراہ لایا ہے اپنی حکومت کرتا رہے۔ یہ نامہ دیکھ کر محمد بن ابی بکر سے اپنے ہمراہیوں کے جو مہاجرین اور انصار میں سے تھے مدینہ کی طرف مہجرت کر آئے اور سب صحابہ کو جمع کر کے وہ نامہ دکھلایا۔ اور حضرت عثمان رض سے بھی اسکا حال پوچھا انہوں نے کہا کہ واقعی مہر تو میری ہے اور میری کاتب کا خط بھی ہے لیکن میں نے یہ کہنے کو ارہین کیا چنانچہ اس امر پر حلف اٹھائی اسیوقت اون لوگوں نے کہا کہ مردان کو ہمارے سپرد کر دو آپ نے مردان کو بھی سپرد کیا اس سبب سے اور زیادہ دشمنی اور کینہ لوگوں کے دلوں میں چا گیا اور کوشش اُنکے قتل کرنے میں کرنے لگے حضرت علی نے اپنے بیٹے امام حسنؑ کو اور زبیرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہؓ کو اور طلحہؓ نے اپنے بیٹے محمدؓ کو گنہگار کے کہرا کر دیا اور کہا کہ اسکو اُنکے پاس سے ہٹا دو کیونکہ اگر ہمیں گھسنے نہ دے یہ تینوں شخص آدمیوں کو روکتے تھے یہاں تک کہ حضرت امام حسنؑ عاجز بھی ہو گئے اور خوین رنگے گئے۔ آخر کار یہ ہوا کہ وہ لوگ دیوار پر چڑھ کر حضرت عثمان رض کے ہمسایہ کے گہر میں اُنکے گہر میں جا کر دے اور میں محمد بن ابی بکر بھی تھے وہاں جا کر اُنکو شہید کیا بروقت شہادت کے جناب عثمان رض روزہ سے تھے اور قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے یہ واقعہ جاگزا اٹھارویں تاریخ ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں واقع ہوا انہوں نے کل بارہ برس بارہ دن کم خلافت کی اور عمر میں اولیٰ اختلاف ہے کہتے ہیں کہ پچیس برس کے تھے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ بیاسی برس کے اور بعض کہتے ہیں کہ نوے برس کے بعض اور کچھ کہتے ہیں کہ اسی دن

## خلافت حضرت علی رض

روز تک جنازہ پڑا ہا کیونکہ اون لوگوں نے گارٹنے ندیا بعد ازاں حضرت علی کریم  
 وجہ نے حکم دیا کہ اسکو دفن کرو — جلیہ حضرت عثمان رض کا یہ ہے بیچ کے  
 اس کا قد تھا خوبصورت چمک کے داغ چہرہ پر بڑی ڈار ہی گندم گون اول  
 داغ پر بال نہ تھے اور ڈار ہی کو کتر دیا کرتے تھے — دو بیٹوں پیغمبر خدا سے  
 نکاح کیا تھا اسی واسطے اوکو ذوالنورین کہتے ہیں — اور کاتب اونکے پاس  
 مروان ابن الحکم بن العاص اونکے چچا کا بیٹا تھا — اور قاضی اونکا زید ابن ثابت  
 تھا فضائل اوکئی ہیں کوحیش العسرة کو بہت اونٹ مال کے انہوں نے دے تے  
 — اور جب مجاہدین غزوہ تبوک میں بہت ہو کے تھے اسوقت حضرت عثمان رض نے  
 اناج موافق گزارہ لشکر کے خرید کر کے پھر لدوا کر بھیجے تھے جب وہ سامان پاس پیغمبر  
 خدا کے پہنچا تب حضرت نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے یہ دعا فرمائی  
 بتی کہ اے بار خدا میں راضی ہوں عثمان سے تو بھی راضی ہو اسے اور شعبی روایت  
 کرتا ہے کہ عثمان رض پیغمبر خدا کے پاس اپنے کپڑے اپنے اوپر ڈال کر کہنے لگے  
 اللہ نے فرمایا کیونکہ جا کر دین اس شخص سے کہ جا کرتے ہیں اس سے پیکر  
 بسبب مقتول ہونے حضرت عثمان رض کے خذ دفن کے دروازہ کھل گئے

## بیان خبا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

دراخ ہو کہ نام ابو طالب کا عبد مناف ہے یہ صاحب عبد المطلب کے بیٹے ہیں  
 جو رسول اللہ کے جد نبہ گوار تھے — اور دالہ حضرت علی رض کی فاطمہ بنت  
 اسد ابو اسلم ہے پس مرتضیٰ علی دالہ کی طرف سے بھی ہاشمی ہیں اور اپنی والدہ  
 کی طرف سے بھی — جس روز کہ حضرت عثمان رض مقتول ہوئے اسی روز

## خلافت حضرت علی رضی

۴۱۲

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگوں نے بیعت کی مگر کیفیت بیعت میں اختلاف ہے  
بعض یہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ کے سب جمع ہو کر جنین طلحہ رحمہ اور زبیرؓ  
بھی تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ کس کو حلیف قرار  
کریں۔ جناب علی مرتضیٰ رحمہ نے ارشاد کیا کہ میرے سے پوچھنے کی کچھ حاجت  
نہیں جسکو تم اختیار کرو گے میں ہی اوس سی راضی ہوں سب نے یہ عرض کی کہ ہم  
سو سے آپ کے کیونکر اختیار نہیں کرتے چنانچہ یہ کلام مکرر سہ کر کئی دفعہ ہوئے  
اور بیان کیا کہ آپ ہمارے نزدیک حقدار ہی زیادہ ہیں اور سب میں مقدم زیادہ  
ہیں سب سبعت ایمان کے اور آپ جیسا کوئی قریب رسول اللہ کا بھی نہیں  
نورضیکہ طلحہ بن عبد اللہ نے اولاً جناب امیر سے بیعت کی مگر حضرت طلحہ رحمہ کا چونکہ  
ماں تہہ ٹنڈا ہو گیا تھا در بیان جنگ احد کے اور اول انہوں نے حضرت علی رضی عنہ سے بیعت  
کی اس واسطے حبیب ابن ذویب نے کہا انا اللہ وانا اللہ راہون کیونکہ اول حبشہ شخص نے  
بیعت کی وہ ماں تہہ سے ٹنڈا ہے یہ امر بیعت تمام ہوتا ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ پھر  
بیعت کی بعد ازاں حضرت زبیر رضی نے بیعت کی۔ اور حضرت علی رضی نے  
یہ قسم دیا کہ اگر تم میری بیعت کرنی چاہتے ہو تب تو مجھے بیعت کرو اور اگر راضی  
نہیں ہو تو میں تم سے بیعت کروں دونوں نے کہا کہ نہیں میں تم سے بیعت کرتے ہیں  
مسلم ایک روایت یہ ہے کہ بعد از بیعت کے دونوں نے یہ اظہار کیا کہ ہنے تو اپنی  
جان کے خوف سے بیعت کر لی تھی پھر دونوں باہک کر چارہینے بعد بیعت حضرت  
علی رضی کی مکہ کو چلے گئے مگر سعد بن ابی وقاص رضی کو لوگ دہان سے لائے حضرت  
علی رضی نے ارشاد کیا کہ میری بیعت کرو اس سے جواب دیا کہ جب سب آدمی  
بیعت کر لیں گے اوس وقت کو دلگا اور قسم ہے خدا کی کچھ مجھی آپ کسی نوع کا  
خیال بد نہ لائے حضرت علی رضی نے ارشاد کیا کہ بہت بڑا اور اسی طرح سے

## خلافت حضرت علی رض

طرح سے عبداللہ بن عمر نے یہی بیعت نہ کی اور انصار نے یہی بیعت نہ کی مگر چند شخصوں نے انہیں سے بیعت کی وہ یہ ہیں حسان بن ثابت اور بن کعب بن مالک — اور مسلمہ بن مخلد — اور ابوسعید الخدری — اور نمان بن بشیر — اور محمد بن سلمہ — اور فضالہ بن عبیہ اور کعب بن عجرہ اور زید بن ثابت — ان لوگوں کو حضرت عثمان رض نے زکوٰۃ وغیرہ کے لینے پر متولی کر رکھا تھا — اور سعید بن زید اور عبداللہ ابن سلام — اور صہیب بن سنان — اور عامر بن زید — اور قدام بن ملحون — اور غیرہ بن شبہ نے یہی بیعت سے انکار کیا ان لوگوں کا نام مقررہ رکھا گیا کیونکہ اعتزال بمعنی ملکط شدن ہے جب یہ لوگ بیعت سے پہر گئے اور نہ کی اسوقت یہ اقب پائیا — نمان ابن بشیر رض ملک شام میں وہ کرتا خون آلودہ حضرت عثمان رض کا اپنے ہمراہ لیتا گیا تھا جب ہر گزتہ سعادیہ کے پاس پہنچا اور سنے وہ کرتہ منبر پر ڈال کر باشندگان ملک شام حضرت علی رض کے مقابلہ اور مقاتلہ کے واسطے براگتختہ کیا — چنانچہ اہل شام جنہو وہ کرتا خون کا تہڑا ہوا دیکھتی بہت غصہ ہوتے — سوار اسکے اور رواتین بھی حضرت علی رض کی بیعت کے باب میں منقول ہوئی ہیں ازاں جملہ ایک یہ ہے کہ بعد حضرت عثمان رض کے مقتول ہونے کے پانچ روز تک مدینہ بدون خلیفہ کے پڑا رہا — اور عافقی امر مصر والوں کا معاہدہ اپنے ہمراہوں کے اس تلاش میں رہا کہ کس شخص کو خلیفہ بنادیں جب کوئی اونکو نہ ملا کیونکہ حضرت طلحہ رض اپنے احاطہ میں تھے اور سعد — اور زبیر یہ دونو شخص مدینہ سے نکل گئے تھے اور نبی امیہ میں کوئی نہ تھا وہ پہاگ گئے تھے اسلئے سب مصری حضرت علی رض کے پاس آئے آپنے انکو دیکھ کر تبلائی اور سیطرہ کو فنی لوگ حضرت زبیر رض کے پاس گئے — اور بصرہ والے حضرت طلحہ کے پاس اونہوں نے بھی



## خلافت حضرت علی رض

۱۱۴ اولے کلام نہ کے۔ اور سبکے سب مجتہد اسباب میں مختلف تھے کہ کو خلیفہ  
 بنادین آخرش حضرت علی کی خدمت میں آئے اور کہا کہ ہم بیعت آپ سے کرتے  
 ہیں آپ بھی تو غور کیجئے کہ کیا حال ہو رہا ہے اسلام کا اور کس حادثہ میں ہم مبتلا  
 ہو رہے ہیں حضرت علی رضی نے نہ مانا اس میں منت اور ساجت اور اعاج کرنا  
 شروع کیا اس وقت حضرت علی رضی نے ارشاد کیا کہ یہ بات اگر ٹکو منظور ہو  
 اختیار بالکل ہوگا پینے جو چاہوں گا سو کروں گا اگر تھے میرے حکم کی اطاعت  
 نہ کی تو پہر میں ہی تم جیسا ہو جاؤں گا اس بات کے کہنے پر پہر الگ الگ ہو گئے  
 اور اس امر کی مشورت کر کے کہنے کہا کہ اگر طلحہ رض اور زبیر رض ہی اس  
 مشورہ میں داخل ہوں تو بیعت مستقیم ہو جاوے۔ یہ بات بڑا حکیمانہ جیلہ  
 کو بصریوں نے حضرت زبیر رض کے پاس بھیجا اور اسکے ہمراہ چند آدمی  
 بھی کر کے چنانچہ حضرت زبیر کو تلوار سے ڈرا کر بھجوا لائے انہوں نے بیعت  
 کی۔ اور حضرت طلحہ کے پاس اشتراک کو سد چند نفر کے بھیجا وہ انکو بھی لائے اور  
 جنگ بیت نہ کی نہ چھوڑا۔ جب جمع ہوئی وہ دن جمعہ کا تھا سب آدمی سجدہ  
 میں جمع ہوئے اور حضرت علی رض منبر پر چڑھے اور کہا کہ لوگو مجھ کو اس خلافت  
 سے باز رکھو سب نے کہا کہ یہ بلکہ منظور نہیں۔ چنانچہ اولا حضرت طلحہ نے بیعت  
 کی اور کہا کہ میں بیعت کرتا ہوں جبراً اور مابہ حضرت طلحہ رض کا سدا تھا لوگوں  
 نے کہا کہ یہ امر تمام نہیں ہوگا غالب ہوئی جیسا کہ اول رد میت میں ہم ذکر کر چکے  
 ہیں۔ اور اہل مدینہ میں سے تمام ہاجرین اور انصار نے سوار اور ان شخصوں کے  
 جہازوں نے بیعت نہیں کی جتنا نام اویز گذرا سب نے بیعت کی یہ روز جمعہ کا چہرپہا  
 تاریخ ذالحجہ کی تھی اور ۳۵ ہجری میں یہ بیعت ہوئی۔ پر حضرت طلحہ رض  
 اور حضرت زبیر و نوہدینہ سے پہلے گئے اور حضرت عاتقہ رض سے جا ملے

## خلافت حضرت علی رض

۱۵ جاسے وہ بیوی بارادہ حج تشریف لیکن تھی اوس زمانہ میں کہ جب حضرت عثمان رض اپنے گھر میں محصور تھے۔ اور حضرت عایشہ رض بھی حضرت عثمان رض سے کچھ نفرت رکھتے تھے ہمراہ اور مکرین کے لیکن یہ نہ جانتے تھے کہ انجام کار یہ ہوگا جو ہوا۔ اور بد وقت مقول ہونے حضرت عثمان رض کے حضرت ابن عباس رض مدین تشریف رکھتے تھے پھر مدینہ میں بدعت حضرت مرتضیٰ علی کے تشریف لائے اور حضرت علی رض کے مکان میں جو وقت تشریف لگئے تو اوٹھوں نے میفرہ بن شعبہ کو حضرت علی رض کے پاس سے نکلنے پرے دیکھا۔ ابن عباس رض نے حضرت علی رض سے پوچھا کہ میفرہ کیا کہتا تھا۔ حضرت علی رض نے فرمایا کہ پہلے تو اسے یہ مشورۃ دی تھی۔ کہ معاویہ وغیرہ عامل عثمانہ کو ابھی آپ منزل دفرا اور اپنی جائے پر اور کو مقرر رہنے دیجئے جنگ کہ بیت نہ کر لیں اور امر خلافت مستحکم نہ ہو جائے نیسے اس بات سے انکار کیا تھا آج پہ پہ آیا اور اوسے کہا کہ جو آپ کی رائے عالی میں آدے وہ کیجئے وہ ہی میری رائے ہے۔ ابن عباس رض بولے کہ اولاً تو آپ کو اسے نصیحت کی بات کہی تھی مگر دوسری دفعہ اسنے اور ٹی سو جہائی اور بری نصیحت کی کہو کہ جب اس بات کا خوف ہے کہ شام کے بادشاہ نے نہ پہر جائیں۔ اور بادجو دیکھ طلحہ اور زبیر کی طرف سے بھی چلتی چلی نہیں ٹھکتی کہ وہ آپسے نہ لڑیں اگر مجھے صلاح یجئے تو میں یہ صلاح دیتا ہوں کہ معاویہ کو ابھی آپ موقوف اور منزل عہدہ حکومت شام سے نہ کیجئے کہو کہ اگر اوسے آپ کی سمیت کر لی تو پہر ہر ایک کو جسکو آپ چاہیں گے او کہہ ڈالنا منزل کر دینا کچھ کام نہیں رہنا۔ حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ قسم۔ خدا کی او مکتو توار کے فرسے کے سوا کچھ نہ دوں گا۔ اوس وقت میں کہا کہ یا امیر المؤمنین آپ ہر دشمن جاع میں صاحب را سے بنیں حضرت علی رض نے چھوڑ کر کہا

## خلافت حضرت علی رض

۴۱۶ م کتیری راے جب میں نہ مانو تو مجھ کو مری اطاعت کرنی چاہئے تجھے ان باتوں سے کیا کام۔۔۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس وقت میں نے کہا کہ جو آپ کو اچھا معلوم ہو وہ کیجئے بہم تو تابعدار میں۔۔۔ اور میفرہ مدینہ سے نکل کر مکہ میں جا پہنچا

## ۳۶ اب شروع ہوا چہنساوان سال ہجری نبوی ص ۱۶

دین ان اس سال کے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اپنی طرف سے عامل اور حاکم مقرر کر کے اطراف اور بلاد کو روانہ فرمائے اور علماء و علماء کو مغرور کیا۔۔۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عمار بن شہاب کو جو کہ ایک شخص مجاہدین میں سے ہے کوفہ کا عامل مقرر فرمایا۔۔۔ اور عثمان بن حنیف انصاری کو نصیرہ کی حکومت فرست دی۔۔۔ اور عبد اللہ بن عباس رض کو ملائین کا صوبہ کیا یہ شخص مشہور سخاوت میں ہے۔۔۔ اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو پھر متعین فرمایا۔۔۔ اور سہیل بن حنیف انصاری کو شام کا عامل کر کے روانہ فرمایا جبکہ یہ شخص مقام تبوک کے پاس پہنچا اور سب سے چند عرب سواروں کو راہ میں ملے اُسے پوچھا کہ تو کون شخص ہے اُس نے کہا کہ امیر بن شام کا۔۔۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر مجھ کو سوار حضرت عثمان کے کسی اور شخص نے بھیجا ہے تو اُدھے پیر پر جاے اُس نے کہا کہ کیا تھے سنا نہیں حال حضرت عثمان رض کا اور انہوں نے کہا کہ ہاں سن چکے ہیں چنانچہ وہ اُدھا چلا آیا۔۔۔ اور قیس بن سعد جو مصر پر متعین ہوئے تھے رہ جاتے ہی والی ہو گئے مگر ایک فرد عثمانیہ نے اس کی اطاعت منظور نہ کی اور کہا کہ جب تک قاتل عثمان رض نہ مقول ہوئی تب تک ہم کبھی اطاعت علی رض کا منظور نہ کریں گے۔۔۔ اور عثمان بن حنیف جب نصیرہ میں گیا۔۔۔ ایک فرد نے

## خلافت حضرت علی رض

زند نے اطاعت منظور کی ایک نے مخالفت اختیار کی اور عمارہ جب کوفہ گیا۔  
 — اور سکو طلحہ ابن خویلد الاسدی جس نے دعوہ نبوت کا خلافت ابو بکر صدیق کے  
 کیا تھا راہ میں ملا اور سنے کہا کہ اہل کوفہ اپنے امیر کا بدلا اور خون کا عوض لینا  
 چاہتے ہیں وہ بھی حضرت علی رض کی خدمت میں رجعت کر آیا۔ اور کوفہ پر ابو  
 موسیٰ اشعری اول سے حاکم بنا۔ اور عبد اللہ بن کوثر شریف لکے دکان عامل  
 یعلیٰ بن مہتبہ تھا عبد اللہ جاتے ہی عامل ہو گئے یعلیٰ نے یہ چالاک کی کہ سب حصول کا  
 روپیہ اور جو موجود تھا سب لیکر مکہ کو بہاگ گیا اور حضرت عایشہ رض سے اور طلحہ  
 — اور زبیر سے جا ملا وہ سب مال اور نئے سپرد کیا

## بیان حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر رض کی جانیکا طر بصرہ کی

جب حضرت عایشہ رض کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمان رض نے شہرت شہادت  
 پایا یہ امر اوپر گراں گذرا اور درپے تلاش قاتل حضرت عثمان رض کے رہے  
 قصاص کے ہوئے اور حضرت طلحہ اور زبیر رض سے اور عبد اللہ بن عامر اور ایک  
 گروہ نبی امیہ کا سب مساعد اور مددگار حضرت عایشہ رض کے ہوئے اور ایک  
 لشکر عظیم جمع ہو گیا بعد مشورہ کے یہ تجویز ہوئی کہ بصرہ پر جا کر اپنا غلبہ کر لیا جائے  
 — اور معاویہ ملک شام میں علی رض سے سجدہ لے گا — اتفاق سے عبد اللہ بن عمر  
 بھی مدینہ سے مکہ میں آ پہنچا تھا اس سے ہی انہوں نے کہا کہ آپ بھی بصرہ سے بھاگ  
 چلے آؤ سنے انکار کیا۔ لیکن وہ سب انہوہ صحابہ کا ہمراہ حضرت عایشہ رض کے  
 بصرہ کو روانہ ہوا۔ اور یعلیٰ ابن مہتبہ نے حضرت عایشہ رض کو ایک وقت  
 جکڑ کر کہتے تھے نذر پکڑاؤ وہ اسٹ الکیو دینا کی فریاد مٹنے کہنے بن کو اتنی

## خلافت حضرت علی رض

۴۱۸ دنیا رکھ دیا تھا چنانچہ حضرت عایشہ رض اوس اونٹ پر سوار ہوئیں اور راہ میں درمیان ایک جگہ کے جھکو جاب کہتے ہیں مقام مکہ دہانے گئے ان لوگوں کو پہنچنے لگے۔ حضرت عایشہ رض نے پوچھا کہ یہ کونسا چیز ہے لوگوں نے بیان کیا کہ اسکو مارحواب کہتے ہیں حضرت عایشہ نے باوازمند علی مجاہدنا شروع کیا اور کہا کہ انا اللہ دانالہ راجون میں نے سنا ہے رسول خدا ص سے آپ فرماتے تھے اوسوقت تمام یورپان حضرت کی دہان موجود تھیں کہ مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید کوئی یورپائی نین سے ایسی ہے کہ اوسکو خواب کے کئے ہوئیں گے۔ یہ بکرا اپنے اونٹ کے بازو میں ایک لکڑی کی چوڑی اور ادسکو بٹھلایا اور حضرت عایشہ رض نے کہا کہ مجھکو جانے دو قسم ہے خدا کی میں ہی مارحواب والی ہوں اون لوگوں نے حضرت عایشہ کا اونٹ ایک دن اور ایک رات بٹھلایا اور عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ ایا المومنین یہ بات جھوٹ ہے اس شہد کا نام مارحباب نہیں ہے ہر چند وہ یہ کہتے تھے مگر حضرت عایشہ کو یقین ہوتا تھا غرض کہ وہ ان سے جلدی کو چاہا کہ بھرہ پر لڑائی کر کے اپنے قبضہ میں کر لیا اور عثمان بن حنیف کو دہان سے نکال دیا۔ اس جنگ میں عثمان بن حنیف کے مددگار دینین سے چالیس آدمی مقتول ہوئے اور عثمان بن حنیف کو پکڑا اوسکی دڑی اور ہون نوچ کر قید کیا مگر پھر چھوڑ دیا۔

## بیان سفر کرنی جاب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا طرہ نظر کی

بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عایشہ رض مدظلہ ادرزبیر رض کے بھرہ کی طرف کوچ کر گئے ہیں اوسوقت حضرت علی رض ہی چار نہرا رہنندگان مدینہ اپنے ہمراہ لیکر بھرہ کی ہم پر تشریف لیگے ان چار نہرا میں چار سواد تھے

## خلافت حضرت علی رض

تھے جنہوں نے حضرت علی رض سے بیعت نیچی ایک درخت کی تھی اور آٹھ سو انصار  
 میں سے تھے۔ اور علم بردار اس لشکر کا محمد بن حنفہ رض آپ کے بیٹے تھے اور سمیذ  
 لشکر پر حضرت امام حسن رض۔ اور مسیرہ لشکر پر حضرت امام حسین رض اور سوار  
 عار بن یاسر۔ اور پادون پر محمد بن بکر الصدیق اور پیش خیمہ کا سردار عبداللہ  
 ابن عباس رض تھے یہ صف درمیان ربیع الاخر ۳۵ ہجری کے ہوا تھا جبکہ حضرت  
 علی رض بمقام ذی قار پر پہنچے اور سوت عثمان ابن حنیف اور کنی خدمت میں حاضر  
 ہوئے اور عرض کی کہ یا امیر المؤمنین آپ نے مجھ کو ڈاڑھی سمیت پہنا تھا اور میں امر د  
 ہو کر ڈاڑھی نچو کر آیا ہوں حضرت علی نے ارشاد کیا کہ تجھ کو اس کے عوض صواب  
 اور ہلائی ملے گی۔ اور ارشاد کیا کہ مجھے پہلے دو شخص ان لوگوں پر دالی  
 ہو چکے اور انہوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کیا پہر جب تیسرا  
 شخص ان پر دالی ہوا اس کے حقین لگھو کرتے رہے پہر مجھے بیعت کی اور طلحہ  
 اور زبیر نے بھی اول بیعت کی مگر پہر برگشتہ ہو گئے میں تعجب کرتا ہوں کہ یہ لوگ  
 اپنی بکر رض۔ اور عمر رض۔ اور عثمان رض سے تو متفق رہے اور علی سے  
 مخالف بن اسکا کیا سبب ہے قسم میری خدا کی یہ دونو جانتے ہیں کہ میں ان  
 لوگوں سے جو اول گذرے کچھ کم رتبہ کا نہیں ہوں

## بیان جنگ جمل کا

د واضح ہو کہ درمیان اس جنگ کے ایک گروہ اہل کوفہ کا حضرت علی رض کے  
 ہمراہ ہوا۔ اور ایک گروہ حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر کے ہمراہ ہوا اور ایک  
 نے دوسرے پر چڑھائی کی اور نصف جمل والا خرس نہا میں درمیان ایک مقام

## خلافت حضرت علی رض

۴۲۰ کے مجبور خیر یہ کہتے ہیں مقابلہ ہوا۔ لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے زیرِ رض کو کہا: یہی جو مجھ کو قتل کرنے کے لیے آیا ہے، قبل از جنگ اور مقابلہ کے تم مرے سامنے آؤ۔ جو وقت کہ زیرِ رض حضرت علی رض کے مقابلہ میں آئے اس وقت آپ نے ارشاد کیا کہ اے زیرِ تجھ کو وہ یہی یاد ہے کہ ایک روز تو ہمراہ رسول اللہ درمیانِ بی غم کے گیا تھا پیغمبر خدا ص نے مجھ کو دیکھ کر تبسم فرمایا تو نے یہ کہا تھا کہ حضرت امین کو نسی بات موجبِ ضحک اور ہنسی کے ہے پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اے طلحہ اس میں کوئی بات ہنسی کی نہیں ہے تو اس کو دوست رکھنا اس وقت تو نے کہا کہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں رسول اللہ نے فرمایا کہ میں تو اس سے مقابلہ کرینگا اور اس پر ظلم کریگا اور تو نے یہ کہا یا حضرت یہ نہیں ہو سکتا۔ زیرِ رض یہ بات سن کر کہنے لگے کہ قسم ہی مجھ کو اب میں آپ سے ہرگز لڑائی نہ کروں گا کیونکہ قول رسول مقبول کا اب مجھ کو یاد آگیا حضرت زیرِ رض کے بیٹے نے اسے کہا کہ اے باپ تو نے جو قسم حضرت علی رض سے نہ اڑنے کی کہا ہے اس کا کفارہ ادا کر دے چنانچہ زیرِ رض نے اپنے غلام سمی کو لے کر ادا کر کے جنگ کی اور دو جانب سے لڑائی ہونے لگی اس وقت حضرت عائشہ اوس اونٹ پر جھکانام (عسکر) ہے درمیانِ بودہ کے سوار تھیں اور سبِ قباہ درجنوہ آدیون کے وہ اونٹ مثل ایک ٹیلہ کے دکھلائی دیتا تھا آخر کار حضرت عائشہ اور طلحہ اور زیرِ رض کو شکست ہوئی۔ اور مردان ابن الحکم نے حضرت طلحہ رض کے ایک ایسا تیر مارا کہ وہ شہید ہو گئے یہ دونو حضرت عائشہ کے ہمراہیوں میں تھے یوں کہتے ہیں کہ مردان بن الحکم نے حضرت عثمان رض کے قتل کا بہانا حضرت طلحہ سے لیا تھا کیونکہ اس نے حضرت عثمان رض کے قاتلین کی مدد کی تھی۔ اور زیرِ رض مدینہ کی طرف بھاگ گئے اور وہ اونٹ کو چھوڑ

## خلافت حضرت علی رض

حضرت عائشہ سوار تھیں اسکی باگ پر بہت ہاتھ پھلے گئے اور کہتے ہیں کہ چنانچہ ۲۱ سے بہت آدمی شہید ہوئے جبکہ جنگ جمل سامنے تھیں اس وقت کے ہر چکا اور سوقت علی مرتضیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ذبح کر ڈالو اس وقت کو چنانچہ ایک شخص نے ایک ہاتھ اس کے ایسا مارا کہ وہ گر پڑا۔ اور حضرت عائشہ رض اپنے بودہ میں رات تک سیٹی رین۔ آخر کو محمد بن ابی بکر نے جو حضرت عائشہ رض کے بھائی میں اور کنو بصرہ میں درمیان مکان عبداللہ بن خلف کے اوتارا۔ اور حضرت علی رض نے تمام مقتولین اصحاب جمل کے لاشوں کو دیکھا اور اونکی نماز پڑھ کر اونکو دفن کیا۔ جس وقت حضرت علی نے دیکھا کہ طلحہ رض بھی مقتول ہو گیا اور سوقت آپ نے بجزرت فرمایا کہ انا اللہ وانا الیہ راجعون قسم ہے خدا کی محکوم ہوتا ہے کہ میں قریش کو بچھڑا ہوا پاؤں اور حضرت طلحہ رض کے جنازہ کی نماز حضرت علی رض نے پڑھی۔ اور یہ نقل نہیں کی گئی کہ حضرت علی رض نے مقتولین جنگ صفین کے جو شام کے لوگ تھے نماز پڑھی یا نہ پڑھی مگر جنگ جمل والوں کے جنازہ کی نماز میں بیشک پڑھیں۔ اور حضرت زبیر رض جنگ جمل سے بارادہ مدینہ کے تشریف لے جاتے تھے جبکہ بنی تمیم کے چشمہ پر پہنچے اور سب سے اخف بن قیس بیٹھا ہوا تھا۔ اخف کو لوگوں نے خبر دی کہ یہ حضرت زبیر سے ہیں۔ اخف نے کہا کہ دونوں لشکروں کو بڑا کر آپ چلا آیا ہے اور سب سے عمرو بن جرموز المجاشعی نے جب اس کے کلام سنے وہ وہاں سے اور شہر کر زبیر رض کے پیچھے ہر یا یہاں تک کہ وہ وادی سباع میں اسکو سوتا ہوا باکر باکر اور لکا سر حضرت علی رض کے خدمت میں لے گیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد کیا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ فرماتے تھے کہ قاتل زبیر جہنمی ہے پھر شمس جنگ سے کیوں ہو کر میں ارادہ اسکا بیٹھا تھا تا کہ دریافت کرے کہ کس طرح لکھو ہو



## خلافت حضرت علی رض

۴۲۲ اس وقت عمرو بن جرموز نے کورنے یہ شہر پڑ ہے جکا ترجمہ یہ ہے (لایا میں) ربر کا حضرت علی رض کے پاس بائید انعام ۴۴۰ اونہون نے بشارت دی مجھ کو آگ کے قبل ظاہر ہونیکے پس بُری ہے بشارت اور تنخہ اور میرے نزدیک قتل زبیر اور گورمانا خجریہ پڑی کا برابر ہے) — بعد ازان حضرت علی رض نے حضرت عائشہ رض سے کہا کہ تم مدینہ میں جا کر اپنے گھر میں بیٹو یا پنجوہ جو بی رجب کا چاند دیکھ کر درمیان اسی سن کے تشریف لی گئیں اور بہت لوگوں نے اونکی مشابہت کی اور حضرت علی رض نے مایحتاج اور جو کچھ اونکو چاہے تھا سب ہیا کر دیا اور اپنے بیٹوں کو ارشاد کیا کہ ایک نزل تک تم جا کر اونکو پہنچا دیا پنج حضرت عائشہ کہ تشریف کو تشریف لیگئیں اور اسی سال کا حج ادا کر کے مدینہ کو مراجعت فرمائے — کہتے ہیں کہ تھو اور مقولین کی جو بردر جنگ جل فریقین سے مارے گئے تھے دس ہزار تھے — اور حضرت رض نے بھرہ پر عبد اللہ ابن عباس کو حاکم مقرر کیا اور آپ کو فہ کو تشریف لیگے وہاں کا انتظام کر کے تمام عواق اور مصر اور یمن اور حرمین اور خراسان سوار شام کے سبکا انتظام کر لیا اور ملک شام میں معاویہ تہا وہاں کے باشندے اوسکے تابعدار تھے — اسلئے حضرت علی رض نے جریر بن عبد اللہ ابجلی کو باین ارادہ بھیجا کہ معاویہ سے جیت کا اقرار کر دئے اور اسے یہ کہے کہ جس جیت میں سب ہیا جو اور انصار داخل ہو چکے ہیں وہ بھی داخل ہو — چنانچہ حسب ارشاد حضرت علی رض کے جریر معاویہ کے پاس گیا معاویہ نے جیت کی کرنے میں درنگ کی یہاں تک کہ عمرو بن العاص فلسطین سے معاویہ کے پاس آگیا ان ایام میں عمرو بن العاص فلسطین میں تھا — اوسنے آکر دیکھا کہ اہل شام سب متفق اس بات پر ہیں کہ حضرت عثمان رض کے خون کا عوض لینا چاہئے — عمرو مذکور نے اون لوگوں سے کہا کہ تم حق پر ہو اور معاویہ سے یہ مشورت کی کہ حضرت علی رض سے میں اور تو دونو متفق ہو کر جنگ کر

## خلافت حضرت علی رض

۳ کرین لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ جب تبری فتح ہو تو جکو مصر کا حاکم کر دینا اور اسے  
منظر کیا اور وقت میں تولی مصر قیس بن سعد بن عبادہ حضرت علی رض کی طرف سے  
تھا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ ایک فرقہ عثمانیہ نے اس کی اطاعت منظر نہ کی تھی  
وہ لوگ ایک گانوں میں جکو غربتہ کہتے ہیں اور قریب شہر مصر کے واقع ہے جا رہے  
تھے۔ اور قیس مذکور تیر عقل تمام عربوں میں تھا اور اسے دیکھا کہ مصلحت یہ ہے کہ اسے  
کچھ تعرض نہ کر د اور لڑائی کرنی مناسب نہیں تاکہ یہ لوگ معاویہ سے نہ مل جائیں۔  
اور معاویہ نے قیس مذکور چند خط اسطور کے لئے کہ میں تجکو بہت بڑا اختیار اور اقتدار دے دوں گا  
تو مجھے ملجا اور متفق ہو جا اور اسے ہرگز نہ مانا۔ تب معاویہ نے ایک جھوٹا خط اس کی  
جانب سے نیا کر لوگوں کے سامنے پڑھا اور یہ لوگوں کو جلا دیا کہ قیس مذکور مجھے  
ملا ہوا ہے چنانچہ اس پر اسے اس نے ان لوگوں سے جو اس کے فرمان برداری سے  
خارج ہو کر غربتہ میں جا رہے ہیں کچھ تعرض نہیں کیا اور کسی سے لڑائی نہیں کی یہ خبر حضرت  
علی رض کے پاس پہنچی اور انہوں نے قیس مذکور کو مصر سے مزل فرما کر بجائے اس کے  
محمد ابن ابی بکر کو حاکم مصر کا مقرر کر دیا۔ وہ مصر کو پہنچے اور قیس مدینہ میں آیا اور حضرت  
علی رض سے ملاقات کی اس سبب سے جنگ صفین پر ہی قیس مذکور نے سب حال اپنا  
جو معاویہ کے ہمراہ گذر اتھا بیان کیا جب حضرت علی رض کو معلوم ہوا کہ یہ شخص صیغہ کرتا ہے  
اور قیس مذکور حضرت علی رض اور حضرت امام حسن رض کے ہمراہ اسی طرح یہ رہا تھا  
یہاں تک کہ خلافت معاویہ کو سپرد ہوئی۔ اور محمد ابی بکر جب مصر میں گئے اور اس کے  
تولی دی اس وقت قیس نے ان کو یہ وصیت کر دی تھی کہ اہل غربتہ سے تم متو غرض ہونا  
اور انہوں نے نہ مانا اور ایک قاصد کی زبانی باشندگان غربتہ کے پاس یہ پیام  
بھلا کر بھیجا کہ یا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عنایت اختیار کرو اور نہیں مصر کی زیریں سے  
نکل جاؤ اور انہوں نے یہ جواب دیا کہ ہم عنایت نہیں کرتے اور جکو ایسی مہلت دو دیکھیں

## خلافت حضرت علی رض

۴۲۴ کہ انجام کار کیا ہوتا ہے اور سنے انگار کیا اور نما

## بیان جنگ صفین کا

جیکہ عمرو بن لوطی اور معاویہ کے پاس گیا اور حضرت علی رض سے لڑنے کا ارادہ ہوا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے اور وقت جبر بن عبد اللہ ابجلی حضرت علی رض کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سب حال اونسے کہا حضرت علی رض نے کوفہ سے معاویہ پر خروج کیا۔ اور معاویہ اور عمرو شام کی فوج لیکر حضرت علی رض کی طرف چلے لیکن معاویہ دیر سے چونکہ چلتا تھا اسلئے دونوں جانب کے لشکر میں مقابلہ صفین میں ہوا لیکن ابھی کچھ لڑائی نہ ہوئی تھی کہ ۳۶ ہجری پورا ہو چکا اور ہوز راولی

## ۳۷ اب شروع ہوا ستیسواں سال ہجری نبوی ص کا

واضح ہو کہ درمیان اس سنہ کے دونوں طرف کے لشکر صفین میں پڑے ہوئے تھے اور تمام ماہ محرم ہی گذر چکا تھا کہ لڑائی نہ ہوئی اور خط و کتابت جانیز سے آتے تھے مگر کچھ انتظام نہ ہوا اور مراسلات سے کچھ کار نہ نکلا مختصر ماہ صفر کے شروع ہوتے ہی جنگ ہوئی شروع ہوئی اور بہت لڑایاں ہوئیں کہتے ہیں کہ دس لڑائیاں صفین میں واقع ہوئیں اور ایک سو دس روز جانین کا قیام اوہاں رہا اور شام کی طرف کے پتالیس ہزار آدمی مارے گئے۔ اور اہل عراق کے پچیس ہزار شہید ہوئے اور مقتولین میں چھیس آدمی تو جنگ بدر کے تھے اور حضرت علی رض نے اپنے صحاب سے تاکید یہ کہہ رکھا تھا کہ جنگ طرف ثانی کو

## خلافت حضرت علی رض

کوڑتا ہوا نہ دیکھو ہرگز نہ لڑنا اور یہاں گئے کو قتل نہ کرو — اور اونکے مال میں سے کچھ نہ لو اور کسی کا ستر نہ کہو تو — سادہ کہتا ہے کہ میرا ارادہ بنا گئے کا جنگ صفین میں ہو گیا تھا لیکن مجھ کو ابن الاطباہ کا ایک شعر یاد آ گیا اسلئے میں ثابت دل اور مستقیم ہو گیا اور اس شعر کا ترجمہ یہ ہے سے انکار کرتی ہے بہت میری اور حیا میری اور متوجہ ہونا میرا اور شجاع طاقت ور کے — اور دنیا مال اور پر برے کار کے اور خریدنا حد کا قیمت دیکر — اور قول میرا یہ کہ جیکر تلخچہ ہو اور جوشن زنی کرے نفس میرا وہ کار کر کیونکہ یا تیری تعریف ہوگی یا راحت پاوے گا اور سب رنج سے — اور عار بن یا سر حضرت علی رض کے طرف ہو کر خوب لڑے انکی عمر کچھ اور نوے برس کی تھی اسلئے عربہ اونکے ہاتھ پر کھینچتا اور فرماتے تھے کہ یہ وہ علم ہے جسے ہمراہ رسول اللہ ص کے تین دفعہ لڑا ہوں اب یہ جو تھی لڑائی ہے اور ایک دودھ کا پیالہ مانگا اور پیا اور کہا کہ سچ کہا ہے اللہ اور اس کے رسول ص نے کہ آج کے روز مجھ پر محمد ص اور اس کے کنبے کو چھڑنگے اور کہا ہے رسول اللہ ص نے کہ اخیر رزق میرا دنیا میں دودھ آب آئینچہ ہے اب مجھ کو معلوم ہوا کہ میں شہید ہونگا — روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر جلد جلد باد از بلند یہ فسر مانتے تھے کہ ہم جنگ کرتے ہیں تھے تاویل قرآن پر جسٹین کہ ہم لڑتے تھے تھے بروقت نازل ہونے قرآن کے نے جیسا کہ تم انکار کرتے تھے نزول قرآن کا حالت کفر میں اسوقت ہم تھے لڑے تھے اب ہم تھے اسواسلئے لڑتے ہیں کہ باوجود مسلمان ہونیکے تم نہیں مانتے امر خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں اختلاف کرتے ہو اور عمارند کو تا وقت شہادت لڑا کئے — اور ایک حدیث صحیح و متفق علیہ میں یہ آیا ہے کہ رسول اللہ ص نے ارشاد کیا تھا کہ عمار ایک فرقہ باغی سے لڑے گا — کہتے ہیں کہ قاتل عمار ابو عادیہ ہے اسنے ایک نیرہ

## خلافت حضرت علی رض

۵۲۶ ارنگے مارا وہ زمین پر گر پڑے اور ایک اور شخص آکر اونکا سر کاٹ کر لیکھا اور دونو جگڑتے ہوئے عمرو اور معاویہ کے پاس آئے ہر ایک شخص ان دونو میں سے بائید انعام کتا تھا کہ میں نے اسکو قتل کیا ہے معاویہ نے جواب میں کہا کہ تم دونو جہنی ہو جب وہ دونو چلے اسوقت معاویہ نے عمرو سے کہا کہ جیسا آجکلے روز معاملہ دیکھنے میں آیا ہے ایسا کہی میں نہیں دیکھا کیونکہ لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ ہماری عرض کو نہیں جانتے اپنی جان امورات لاطیلہ میں خسرج کرتے ہیں عمرو نے کہا سچ ہے یہی بات ہے قسم ہے خدا کی تو جانتا ہے میں اگر آجکلے روز سے بیس برس پہلے مرجاتا تو خوب ہوتا جگہ حضرت عمار مقبول ہو چکے اسوقت حضرت علی رض نے بارہ ہزار جوان منتخب کر کے معاویہ کے لشکر پر حملہ کیا اسوقت یہ حالت ہوئی کہ تمام لشکر شام کی صفیں شکستہ ہو گئیں اور حضرت علی رض فرار جاتے تھے کہ قتل کر دینگے ان سبکو اور مجھکو معاویہ بڑی آنکھ والا میٹیل نہیں دکھائی دیتا پھر آپ نے آواز بلند بکار کر کہا کہ اے معاویہ خلق اللہ کا کیون خون کردار ہے آدم تم دونو ٹرین اگر میں تجھکو مار ڈالوں گا میری خلافت رہی اور اگر تو نے مجھکو مار ڈالا تو بادشاہ ہو جاوے گا — عمرو نے سنکر معاویہ سے کہا کہ تیرے چچا کے بیٹے نے انصاف کی بات کہی ہے معاویہ نے کہا کہ کیا خاک انصاف کیا وہ جانتا ہے کہ جو شخص اسے لڑا ہے وہ کبھی فتح مند نہیں ہوا بلکہ اسنے قتل ہی کر ڈالا ہے — عمرو نے کہا کہ پھر لڑائی چوڑے ہی نہیں بنتی معاویہ نے کہا کہ میں تو خلافت اپنے بند چاہتا ہوں پر لیلیۃ الہیر کو مشاہدہ لیلیۃ القادسیہ کے ایک لڑائی ہوئی یہ رات مجھ کی تھی صبح گت لڑائی رہی ردایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رض نے اس رات میں چار سو تکبیریں کہیں اور عادت سے ادنیٰ یہ بات تھی کہ جب کوئی مقول ہوتا تھا تو ایک تکبیر کہا کرتے تھے اسے معلوم ہوتا ہے کہ شاید چار سو آدمی

## خلافت حضرت علی رض

آدمی مقول ہوئے یہ لڑائی روزِ جمعہ کے دوپہر دن تک ہوا کی۔ مگر اشتہارِ خوب  
 پہانگ کہ لڑتے لڑتے مخالفین کے لشکر تک پہنچ گیا اور حضرت علی رض نے  
 آدمیوں کی دست اور سکودے۔ جب عہد نے دیکھا کہ معاملہ دگرگوں رہا اور حضرت  
 علی رض کے بازار غالب ہوئے جاتے ہیں اور سوقتِ قرآن شریف نیز دن پر  
 رکہ کر باواز بلند کہا کہ یہ کلام اللہ ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے  
 جب اہل عراق نے دیکھا کہ قرآن شریف نیز دن پر لکھے ہوئے ہیں اور سوقتِ حضرت  
 علی رض کی خدمت حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ آپ قرآن شریف کو نہیں مانتے  
 — حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ تم اپنے حق اور صدق پر اپنے دشمنوں سے  
 لڑے جاؤ۔ کیونکہ عہد اور معاویہ اور ابن ابی سہیل اور ابن ابی سرح اور ضحاک  
 بن قیس یہ لوگ دیندار نہیں ہیں اور نہ صاحبِ قرآن ہیں اور ان کو خوب جانتا ہوں  
 تم اتنا نہیں جانتے افسوس ہے کہ تم لوگ نہیں سمجھتے انہوں نے فریب دینا کہ  
 قرآن شریف نیز دن پر بلند کے ہیں اور ان لوگوں نے جواب دیا کہ آپ یہ ہم کو  
 قرآن شریف سے منحرف کرتے ہیں ہتھو نہیں مانتے حضرت علی رض نے ارشاد  
 کیا کہ میں ان لوگوں سے اس واسطے لڑتا ہوں تاکہ یہ دیندار ہو جاویں اور خدا کے  
 حکم کو مانیں کیونکہ انہوں نے موافقِ حکم خدا کے عمل نہیں کیا بلکہ نافرمانِ برداری  
 کرتے ہیں۔ اور سوقتِ مسعود بن خذک مسمیٰ — اور زید بن حصین الطائی جواب  
 گروہ میں موجود تھے جنکا لقب خارجی مقرر ہوا انہوں نے کہا کہ یا علی قرآن کو  
 ماننا چاہئے جب قرآن بیچ میں آگیا اور سوقت انکار نہ کئے والا نہ ہم مخالفین  
 کے حوالہ آپ کو سدا پکے ہمارے ہون کے کر دیں گے اور جو حال حضرت عثمان ابن  
 عفان کا کیا ہے دیا ہی اچکا کریں گے — حضرت علی رض نے جواب دیا  
 کہ اگر تکو میری اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر نہیں مانتے تو جو تمہاری

## خلافت حضرت علی رض

۴۲۸ رائے میں آیا ہے وہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ آپ ایک آدمی اپنا بیچ کر اشتراک کو بلوایے چنانچہ ایک شخص حضرت علی رض نے اشتراک کے پاس بھیجا دوسنے جا کر کہا کہ جناب علی مرتضیٰ تلمو بلاتے ہیں۔ اشتراک نے کہا کہ یہ ساعت اس مقام سے ٹٹنے کی نہیں ہے چنانچہ قاصد مرحمت کر کے حضرت علی رض کے پاس آیا اور عرض کی کہ یہ حال ہے اسی اثنا میں آوازیں اور شور اشتراک کے طرف سے پرہا ہوا دس فرقہ باغیہ نے کہا کہ آپ نے اوکو جنگ کا حکم دے رکھا ہے اور آپ بلا نہیں لیتے۔ حضرت علی رض نے فرمایا کہ تم دیکھتے نہیں ہو تمہارے دو پرین قاصد بھیج چکا ہوں اور جو اوکو نیسے کہا کہ یہ بھیجے تم بھی سنتے ہی تھے۔ فرقہ باغیہ کے لوگوں نے کہا کہ پھر آدمی اسکے بلانے کو بھیجے گا وہ آپ کے پاس چلا آدے نہیں تو آپ کو ہم غمزدول کر دیں گے۔ قاصد اشتراک کے پاس گیا اور جا کر سب حال سے مطلع کیا۔ اشتراک نے پہلے سنکر کہا کہ میں جانتا تھا کہ قرآن شریف اٹھانا اختلاف ڈال دے گا اور یہ شورہ کسی حراغہ کا ہے۔ چنانچہ اشتراک حضرت علی رض کے پاس گیا اور کہا کہ انہوں نے فریب دیا اور سب فریب میں آگئے۔ اس فرقہ میں جو جنگ کرنے سے باز رہے تھے چند قارے تھے انہوں نے معاویہ سے پوچھا کہ کس واسطے تم قرآن شریف اٹھائے ہیں اوسنے کہا کہ ایک حکم اپنی طرف سے تم قائم کر دو ایک حکم ہم اپنا کھڑا کرتے ہیں اور اوس سے کہیں کہ جو کتاب الدین ہے تم دو نو منصف او سپر عل کر کے متفق ہو جاؤ جو وہ دونوں منصف متفق ہو کر حکم کریں وہ ہم بھی مانیں اور تم بھی مانو۔ اس وقت اشعث ابن قیس جو بڑا خارجی ہے حاضر تھا اوسنے کہا کہ ہم تو ابی موسیٰ اشتری سے راضی ہیں۔ حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ پہلے تو تم نے میرا عصیان کیا تو عصیان نہ کرو کیونکہ میری صلاح ابی موسیٰ اشتری کے منصف مقرر کرنے کی نہیں ہے انہوں نے کہا کہ ہم اسے

## خلافت حضرت علی رض

۶۹ اوسے راضی ہیں اور کسی سے نہیں۔ حضرت علی رض نے فرمایا کہ وہ شخص ثقہ نہیں ہے کیونکہ وہ مجھ سے جدا ہو کر اور اور آدمیوں کو الٹ کر کے بہاگ گیا یہاں تک کہ میں دیا نیسے اور سکو بند کئے جینوں کے۔ لیکن ابی عباس بہتر ہے اوس سے اور ہوں نے جواب دیا کہ ابن عباس انکے چچا کا بیٹا ہے ہم ایسا شخص چاہتے ہیں کہ آپسے اور معاویہ سے اوسکو نسبت برابر ہو۔ حضرت علی رض نے فرمایا کہ اشتراک مقرر کر دو اوسکو بھی اور نہیں نہ مانا لاچار ہو کر حضرت علی رض نے اولنکا کہنا مانا اور اباسی منعت ادھر کا۔ اور عمر بن العاص بن داہل معاویہ کی طرف سے مقرر ہوا یہ وہ دو حکم حضرت علی رض کے سامنی حاضر ہوئے اور اقرار نامہ اس معاملہ کے تصدیق کا ہو گیا عبارت اوس اقرار نامہ کی یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ قسمران امر ہے کہ جس پر فیصلہ کیا امیر المومنین علی رض نے اتنی ہی عبارت لکھنے پائے تھے کہ عمرو نے کہا کہ یہ امیر تمہارے ہیں ہمارے امیر نہیں ہیں۔ اصف نے کہا کہ لفظ امیر المومنین کا محو نہ کرو۔ اشت بن قیس نے کہا کہ محو کیا جائے چاہئے حضرت علی رض نے مان لیا اور کہا کہ ہاں امیر المومنین کا لفظ نہ لکھو۔ یہ کہہ کر حضرت علی رض نے کہا اللہ اکبر آج کے روز مثلاً یہ ہوا میں درمیان سنت رسول کے کیونکہ قسم ہے خدا کی میں بھی جنگ حدیبیہ کے روز رسول کی طرف سے اقرار نامہ لکھنے بیٹھا تھا نیسے محمد رسول اللہ لکھا تھا کفار نے کہا کہ آپ رسول اللہ نہیں ہیں آپ اپنا نام لکھئے اور اپنے باپ کا نام لکھ دیجئے اوس وقت پیغمبر خدا ص نے مجھ کو ارشاد کیا کہ محو کر دو نیسے عرض کی کہ یا حضرت مجھ کو اتنی طاقت نہیں کہ مجھ کروں آپسے ارشاد کیا کہ مجھ کو دکھلا دینے دکھلایا آپسے اوسکو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا اور مجھے فرمایا کہ تجھ کو بھی ایسا ہی معاملہ پیش آدیکا تو بھی پیسے مانے گا۔ عمرو نے کہا کہ سبحان اللہ آپ مجھ کو کفار سے تشبیہ دیتے ہیں اور حالانکہ ہم مسلمان ہیں حضرت علی رض نے



## خلافت حضرت علی رض

۳۲۔ فرمایا کہ اسے نافرمان بردار کے بچے اب لگ تو فاسقوں کا سردار اور مسلمانوں کا دشمن نہیں ہوا۔ عمرو نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ایسے میں آپ کی مجلس میں کبھی اور لگا حضرت علی رض نے فرمایا کہ میں خدا سے چاہتا ہوں کہ تیری صورت پر کدورت سے اپنی مجلس میں پاک رکھوں تجھ جیسوں کو نہ بیٹھنے دوں۔ بعد ازاں کا تب نے وہ اقرار نامہ اس طرح پر لکھا کہ یہ وہ اقرار نامہ ہے جو علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان قاضی علی کے نے جو اہل کوفہ پر مقرر ہے معاویہ بن ہر ابون اور قاضی معاویہ کے نے جو اہل شام پر مقرر ہے معاویہ بن ہر ابون کے یہ لکھا ہے کہ ہم کہتے ہیں حکم اللہ اور کتاب اللہ کو زندہ کریں گے وہ جو زندہ کیا خدا نے اور نہ مانے گے نہ جو مٹ کیا خدا نے یہ دو مصنف (یعنی ابوموسیٰ الاشعری عبد اللہ ابن قیس — اور عمرو بن العاص) جو کچھ خدا کے کتاب میں پادین گے اور سپریم عمل کریں گے اور اگر کتاب اللہ میں نہ ملا اس وقت سنت عادلہ کی طرف رجوع کریں گے۔ اور دونو مصنفوں نے حضرت علی رض اور معاویہ سے اور دونوں لشکر دن سے دیشقہ اس مضمون کے لکھوائے کہ ہم کو اور ہمارے اہل دیال کو کوئی نہ مار دے اور امت رسول اللہ ص ہمارے مددگار ہو جو ہم ثابت کر کے مقرر کریں اور اسی تمیل جلد ہو۔ دونو مصنفوں نے اسکا فیصلہ رمضان شریف سال آئندہ پر رکھا اور یہ بھی اوکو اختیار کیا کہ اگر اور مہلت چاہیں تو وہ بھی جابنیں سے یہ اقرار نامہ چار شنبہ کے روز تیرہویں تاریخ مفرستہ ہجری کو قلم بند ہوا اور یہ وعدہ بھی کہ حضرت علی رض اور معاویہ مقام دومتہ الجندل میں دونو درمیان رمضان شریف کے استقامت میں جو مقام ادن دو حکمون کے واسطے مقرر ہوا تھا آکر ملاقات کریں یہ دونو مجمع ہوں اسجائے تو سال آئندہ میں درمیان اذرج کے مجمع ہوں اسلئے حضرت علی رض طرف عراق کی تشریف لگے اور کوفہ میں آئی

## خلافت حضرت علی رض

۳۱ آئے اور خارجی لوگ آپ کے ہمراہ کو ذین نہ آئے وہیں سے علیحدہ ہو گئے تھے پہرہی  
 سال بن حضرت علی رض نے موافق وعدہ کے چار سو آدمی کا سردار اباموسی  
 اشعری کو مقرر کر کے روانہ کیا ادین عبد اللہ ابن عباس بھی تھے اور حکم دیا کہ ان کے  
 ہمراہ نماز پڑھنا اور حضرت علی رض خود تشریف نہ لائے۔ اور معاویہ نے  
 عمرو بن العاص کو ہمراہ چار سو آدمی کے روانہ کیا پیچھے سے آپ بھی اگر اذرحج  
 مل گیا ادینکے ہمراہ عبد اللہ ابن عمر۔ اور عبد اللہ بن الربیع۔ اور مغیرہ ابن شعبہ  
 تھے۔ وہ دونوں حکم جو مقرر ہوئے تھے اگر اس میں سے عمرو نے اباموسی سے کہا  
 کہ میرے نزدیک معاویہ کا خلیفہ ہونا بہتر ہے اوسنے کہا کہ یہ کہی نہ ہوگا تمام  
 مہاجرین ادین کو چھوڑ کر اوسکو میں خلافت کا والی بناؤں یہ نہ ہوگا۔ ابوموسی  
 نے عمرو سے کہا کہ عبد اللہ بن عمرو بن الخطاب کے نام خلافت مقرر کیجائے  
 تو یہ میرے نزدیک بہتر ہے اوسکا عمرو نے انکار کیا۔ پھر عمرو نے پوچھا کہ اب  
 آپ کی کیا صلاح ہے اباموسی نے کہا کہ اب یہ تجویز ہے کہ حضرت علی رض اور معاویہ  
 دونوں کو خلافت سے موقوف کر دو لوگوں کی مصلحت اور مشورت پر یہ امر  
 بھرا د جسکو مسلمان پسند کریں وہ خلیفہ مقرر ہو۔ عمرو نے کہا کہ یہ میرے  
 ہی پسند ہے سبحان اللہ کیا اچھی تدبیر آپ نے نکالی ہے۔ یہ بات بھرا کر  
 دونوں لوگوں کے سامنے آئے اوسجاے بہت آدمی جمع ہوئے تھے ابوموسی  
 نے کہا کہ ہم دونوں منصفوں کی رائے اس بات پر متفق ہو گئی ہے کہ جس امر میں  
 بہتری اس امت کی ہو وہ کرنا چاہئے۔ عمرو نے کہا سچ ہے ذرا آگے بڑھ کر  
 بیان کیجئے جب وہ آگے آئے اوسجاے انکو عبد اللہ ابن عباس نے انہوں نے  
 ارشاد کیا کہ اے اباموسی مجھکو ظن غالب یہ ہے کہ تو فریب میں آگیا اگر تمہاری  
 دونوں کی رائے ایک بات پر متفق ہو گئی ہے تو عمرو کو آگے کراد کہہ کہ پہلے وہ

## خلافت حضرت علی رض

۴۳۲ لوگوں کو سنائے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب تو وہ راے بیان کر دیگا پیچھے سے یہ تیری مخالفت بالضرور کر لیگا وہ راے متفق علیہ نہ مانے گا۔ ابو موسیٰ نے نہ مانا اور کہا نہ کہ ہم متفق ہو گئے ہیں اور راے ہماری دونوں کی ایک بٹہر گئی ہے شکر ہے خدا کا اور ثنا ہے اوسکی یہ بکرا ابو موسیٰ کہنے لگا کہ اے لوگو ہماری راے میں کوئی بہتر امر اس بہت کیوں سوار اوس امر کے جس پر راے ہم دونوں کی متفق ہو گئی ہے اور کوئی خیال میں نہیں آتا وہ بات یہ ہے کہ حضرت علی رض اور معاویہ رض دونوں کو خلافت سے برطرف کرو تم لوگ اس بہت کے سب اسباب کو قبول اور منظور کرو اور جس شخص کو تم چاہو خلیفہ مقرر کر لو اور میں نے تو علی رض اور معاویہ رض دونوں کو بیعت سے قطع کیا اب تم سب مانو اور جنگو چاہو پسند کر لو اور مناسب جانو کہ وہ لائق اس امر کے ہے اوسکو خلیفہ تجویز کر لو یہ کہہ کر ابو موسیٰ علیحدہ ہوئے عمرو منصف دیم اس کے قائم مقام کھڑا ہو کر اللہ کی حمد اور ثنا کر کے یہ بیان کرنے لگا کہ اے لوگو تم نے سنا جو اس شخص نے کہا اس نے اپنے صاحب کو اپنے امیر المؤمنین علی رض کو خلافت سے برطرف کیا اور میں ہی اس کے صاحب کو جیسا کہ اوس نے برطرف کیا برطرف کرتا ہوں۔ اور مقرر کرتا ہوں اپنے صاحب کو اپنے معاویہ کو کیونکہ یہ مقرر کیا ہوا عثمان رض کا ہے اور ان کے خون کا طالب ہے اور سب آدمیوں سے زیادہ حق رکھتا ہے ان کے قائم مقام ہونیکا۔ ابو موسیٰ نے اس وقت خفا ہو کر بد دعا دی اور بیان کرنے لگے کہ اے عمر تو نے مجھے فریب کیا تو گناہ گار ہوا۔ یہ بکروہ تو سوار ہو کر مکہ کو چلے گئے بسبب جہاد صحابہ کے مدینہ کو نہ گئے۔ اور عمرو اور اہل شام طرف معاویہ کی چلے گئے اور معاویہ کے خلیفہ ہونیکے تسلیم بننے کر لی اوسی روز سے حضرت علی رض کے ہر امر میں منصف ہو گیا اور معاویہ کو قوت اور توانائی حاصل ہوئی گئی۔ جبکہ خارجیوں نے حضرت علی رض کی بیعت خلافت کا انکار کیا اس وقت آپ نے اپنے دعویٰ حق کا کیا

## خلافت حضرت علی رض

کیا ادنیوں نے نہ مانا اور جو قاصد حضرت علی رض کا اد کے پاس جاتا اور سکا کر کاٹ ڈالتے یہ خارجی چارہزار آدمی تھے حضرت علی رض نے انکو دغا اور پسند کرنے شروع کے اور جنگ و جدال سے مانع ہوئے لیکن یہ پسند سود مند نہ ہوئی اور ایک جماعت ادنیوں سے متفرق ہو کر عبداللہ ابن دہب کے ہمراہ اوسے گمراہی اور تردی پر رہا کی یہاں تک کہ لڑکر سب مارے گئے اور حضرت علی رض کے اصحاب میں سے سوائے سات آدمیوں کے کوئی شخص شہید نہیں ہوا اول زید بن نوبرہ ہے یہ وہ شخص ہے جو پیغمبر خدا ص کے ہمراہ جنگ احد میں حاضر تھا۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کوفہ کی طرف مراجعت فرمائی تب آپ نے لوگوں کو معاویہ پر چڑھائی کے واسطے براہِ گنجتہ کیا لیکن ادنیوں کی محبت پست ہو گئی تھی بسنے کہا کہ بالفعل ہم رٹتے ہوئے آئے ہیں جب آرام کریں گے بدتکین اور اطمینان خاطر کے لڑیں گے اسلئے حضرت علی رض کو تشرفین یحیٰ نے کوفہ کے بہت ضرورت ہوئی تھی

## اب شروع ہوا ۳۸ ہجری نبوی ص

اس سال میں معاویہ نے عمرو بن العاص کے ہمراہ لشکر آمادہ کر کے مصر کی ہمت پر روانہ کیا تھا جب اوسنے مصر پر چڑھائی کی اوسوقت محمد بن ابی بکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مدد طلب کی آپ نے اشتہر کو اد کی کمک کے واسطے روانہ فرمایا جبکہ اشتہر دریا ر قلزم کے پاس پہنچا اوسجائے ایک شخص نے مشہد بن زہر ملا کہ اشتہر کو کہلا دیا وہ مر گیا معاویہ خوش ہوا اور بھڑ طنز کہنے لگا کہ خدا کا لشکر مشہد میں ہی ہے۔ اور عمرو مصر پر جا پہنچا اصحاب محمد بن ابی بکر اوس سے ٹپے لگے۔

## خلافت حضرت علی رض

۴۳۴ اذکونکست دی اوسوقت وہ لوگ تترتبر ہو گئے اور محمدؐ کو رہاگ کر خرتابہ پہنچا  
 کہ اوسکو یہی پکڑ لیا اور عادیہ ابن خدیج کے پاس حاضر کیا اوسنے اوسکو قتل کر کے  
 اونکے لاشہ کو مردار دینیں جسجائے گہدے مرے ہوئے پڑے تھے ڈال دیا اور آگ  
 سے اوسکا لاشہ جلا کر خاک سیاہ کیا اور عمر دصرین داخل ہوا تمام اہل مصر نے عادیہ  
 کے بعیت کی جب یہ خبر عایشہ رض کو پہنچی کہ میرا بہائی محمدؐ اس طرح پر مقتول ہوا بہت جمع  
 دفرع کیا اور ہر نماز کے بعد بدعا عادیہ اور عمرو بن العاص کو دینی شروع کی تمام اہل  
 بیت اس بدعائیں اونکے شریک تھے۔ اور جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے  
 اونکے مقتول ہونیکا حال سنا بہت رنجیدہ خاطر ہوئی اور فرمایا کہ خدا کے نزدیک  
 اوسکا حساب لین گے یہ واقعہ ششمین گذرا  
 اپنے لشکر عاملین علی رض پر دوسطے لوٹنے کے پہنچے چانچہ نمان بن بشیر انصاری کو  
 عین التمرین بھیجا اوسنے دمان جا کر جو اصحاب علی رض کا پایا یا سبکو لوٹا اور شکست دی  
 — اور سفیان بن عوف کو بیت اور انبار — اور مران کی طرف روانہ کیا اوسنے  
 دمان جا کر خوب ہاتھ صاف کیا اور لوٹا اور جمال پایا سب جمع کر کے عادیہ کی طرف  
 مراجعت کی — اور عبدہ المد بن مسعود انصاری کو حجاز کی طرف روانہ کیا حضرت علی  
 رض نے ہی اوسپر سوار بھیجی دونوں کا مقابلہ تیمین ہوا اور اصحاب عادیہ کو شکست  
 ہوئی وہ بہاگ کر شام میں چلے گئے اور متواتر لوٹ کھسوٹ بلاد علی رض پر رہی اور  
 حضرت علیؑ اس امر میں لوگوں کو خطہ بیغہ پڑھ کر سناتے تھے اور بہت کوشش  
 اور سعی اس امر میں کرتے تھے کہ یہ لوگ عادیہ کے لڑنے کے واسطے تیار ہوں لیکن  
 کسی کے دل پر یہی اثر نہ ہوتا تھا کیونکہ لشکر اونکا پست ہوا گیا تھا

اب شروع ہوا ۳۹ ہجری نبوی ص کا

## خلافت حضرت علی رض

یہ سال شروع ہی ہو گیا اور حال یہی رہا اسی سال میں عبد اللہ ابن عباس نے جو عامل بصرہ کا تھا زیادہ کو ملک فارس پر بھیجا کیونکہ سبب مقابلہ اور جنگ علی رض اور معاویہ کے اضطراب لاحق حال فارس کے ہو گیا تھا — حضرت زیاد وہ بن پہنچے اور خوب نبد و بست کیا یہاں تک کہ اہل فارس نے یہ کہا کہ سیاست نوشیروان سے آجنگ ہننے ایسا نبد و بست نہیں دیکھا جیسا کہ یہ عربی کرتا ہے

## اب شروع ہوا چالیسواں سال ہجری نبوی ص

درمیان اس سال کے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ عاق میں تھے اور معاویہ ملک شام میں تھا اور ملک مصر بھی معاویہ کے قبضہ میں تھا اور حضرت علی رض دعاتبہ پڑتے تھے درمیان ہر نماز کے واسطے معاویہ اور عمرو بن العاص اور ضحاک اور ولید بن عقبہ اور کچشم سلمیٰ پر — اور معاویہ بھی حضرت علی رض پر ہر نماز میں بدعا کرتا تھا اور حضرت امام حسن اور امام حسین اور عبد اللہ بن جعفر یہ بھی بدعائیاں کرتا تھا اسی سال میں معاویہ نے بسریں ارطاة کو لشکر دیکر حجاز پر بھیجا تھا چنانچہ وہ مدینہ میں آیا اور سجائے ابوالیوب انصاری حضرت علی رض کی طرف سے عامل تھے وہ بہاگ کر حضرت علی رض سے جا ملے اور بسر نے مدینہ میں گھس کر خوب غیورری کی اور زبردستی لوگوں سے بیعت معاویہ کی کر دائی — پھر میں کو گیا اور نہر اہرادی دہان قتل کئے — مگر عبد اللہ بن عباس جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے میں کے عامل تھے وہ جان بچا کر بہاگ گئے لیکن ادس ظالم نے حضرت عبد اللہ کے دو بیٹے صغیر سن پکڑ کر ذبح کر ڈالے اسکا بہت رنج ہوا دن بچوں کی مان لینے عایشہ بنت عبد اللہ بن عبد اللہ ان روتی تھی اور چند شعر جو وہ پڑھتے تھے اسکا ترجمہ

## شہادت علی کرم اللہ وجہہ

۳۶ سبب اسکے کہ سوار رونے کے اور کچھ فائدہ نہیں بختا چوڑ دیا گیا

## بیان شہادت علی کرم اللہ وجہہ کا

راویان اخبار یوں نقل کرتے ہیں کہ تین شخص خارجی یعنی عبدالرحمان بن ملجم المرادی — اور عمرو بن بکر الہتمی — اور برک بن عبداللہ الہتمی جسکو حجاج بھی کہتے ہیں ایک مقام پر جمع ہوئے اور اپنے بہائیوں تیر اندازوں کا جو ہر دان پر مقتول ہوئے تھے تذکرہ کرنے لگے پہ پہ کہا کہ اگر ہمس اوس فرقہ گمراہ کو قتل کر دالتے تو تمام بلاد اور اطراف میں چین ہو جاتا — ابن ملجم نے کہا کہ علی رض کو تو میں کافی ہوں — اور برک نے کہا کہ معاویہ کو میں قتل کر دالوں گا — عسرا بن بکر نے کہا — کہ عمرو بن العاص کو میں سمجھ لوں گا اور یہ عہد ہو گیا کہ سنو بہائی ہم تینوں میں سے جو جس کی طرف جائے وہاں سے پہاگے نہیں اور اپنے ہمراہ ہر ایک زہر آلودہ تلواریں اپنے اور وعدہ پہ ہوا کہ شتر دین تاریخ ماہ رمضان سنہ کو ہر ایک شخص اپنی اپنی جائے میں کھار مقبوضہ ادا کرے اور عبدالرحمان بن ملجم کے ساتھ دو آدمی اور یہی متفق ہو گئے تھے ایک کا نام دردان ہے یہ شخص قبیلہ تیمم الرباب سے ہے — دوسرا شیب بن اشجی وہ تینوں حضرت علی رض کے قتل کرنے کے ارادہ پر گئے حضرت علی مرتضیٰ رض واسطے نماز صبح کے تشریف لاتے تھے شیب نے بڑبڑا کر ایک ضرب تلوار کی ماری اوسکی تلوار طاق پر لگی وہ پہاگ کر لوگوں میں جا چھا — ابن ملجم نے آپ کی پیشانی پر ایک ضرب ماری اور دردان پہاگ لیکر ابن ملجم یوگیا اور اسکی مشکین باندہ کر سامنے حضرت علی رض کے حاضر کیا حضرت علی رض نے امام حسن — اور امام حسین رض کو بلوایا اور فرمایا کہ وصیت کرنا ہونیں تمہیں تقویٰ

## بیان شہادت حضرت علی رض

عقی اور پرہیزگاری کی اور دنیا کو نہ چاہنا اور جسے جسے چہنے جادے اوسپر ۳۷  
 ردنا نہیں پر سوا کلمہ لا الہ الا اللہ کے اور کچھ نہ بولنے پائے تھے کہ روح قبض ہو گئی  
 انا لله وانا الیہ راجعون — اب حال برک کا سنئے اسنے اوسے ات کو ایک ہاتھ بندھا  
 معاویہ پر مارا وہ ہاتھ جو تیر پر پڑا مگر وہ پکڑا گیا جب سائے معاویہ کے حاضر ہوا  
 کہنے لگا کہ میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں مجھے قتل نہ کیجئے اوسنے پوچھا کہ وہ کیا خوشخبری  
 ہے اوسنے کہا کہ میرے ایک رفیق نے آج ہی کے روز حضرت علی رض کو قتل کیا،  
 معاویہ نے کہا کہ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ علی رض اوسکو قتل کر ڈالے اوسنے  
 کہا کہ نہیں ہو سکتا کیونکہ علی رض کے ہمراہ لگا ہوا بن اور عطا فہ نہیں بن معاویہ نے  
 اوسکو قتل کیا — اور عمرو بن ابی اس رات عمرو بن العاص کے واسطے لگات  
 لگا کر بیٹھا وہ اوس روز نکلا ہی نہیں اوسنے خارجہ بن ابی جیفہ کو جو اسی کی شکل کا  
 تھا حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ چنانچہ خارجہ لوگوں کو نماز پڑھانے کو آیا عمرو بن  
 بکر نے اوسپر حملہ باں لگایا کہ یہ شخص عمرو بن العاص ہے اور اوسکو قتل کر ڈالا  
 لیکن اوسکو یہی لوگوں نے پکڑ لیا اور عمرو کے پاس حاضر کیا اوسنے پوچھا  
 کہ کون ہے یہ لوگوں نے کہا کہ عمر — پوچھا کہ قاتل کون ہوا لوگوں نے کہا کہ خارجہ  
 عمرو قاتل بولا کہ میںے تو ارادہ عمر کے مارنے کا کیا تھا مگر بارادہ خدا خارجہ مارا گیا  
 اسمن میرا کیا قصور ہے — جو وقت حضرت علی رض نے وفات پائی اوسوقت  
 عبد الرحمن بن ملجم کو قیدین سے نکال کر حضرت عبد اللہ بن جعفر نے ہاتھ اوسکے لاسے  
 — پر پیر کاٹے اور آنکھوں نمیں اوسکی گرم کر داکر سلائی پر داسی — اور زبان  
 اوسکی کاٹی پیر اوسکا لاشہ جلادیا ایک خارجی سسی عمران بن حطان لعنت اللہ  
 نے اوس ابن ملجم علیہ اللعنت مذکور کا مرثیہ بھی کہلے (قول مترجم) میںے تذکرہ  
 شہداء میں لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر میں اختلاف ہے بعض کہتے



## بیان اوصاف حضرت علی رض

۴۳۸

مین ترسیبہ برسی تھی اور بیضے نیبہ برسی بیان کرتے ہیں اور بیضے اوسبہ اور تین  
بیضے کم پانچ برس خلافت کے اور معج کی صبح ستروین تاریخ رمضان سنہ میں یہ واقعہ  
جان گزرا گذرا تھا اور موضع قرین ہی اختلاف ہے بیضے کہتے ہیں قریب مسجد کوفہ کے  
قبلہ مدفون ہوئے ہیں۔ اور بیضے کہتے ہیں کہ محل امارت میں دفن کئے گئے اور  
بیضے کہتے ہیں کہ امام حسن اوسکے صاحب زادہ نے طرف مدینہ کی اوسکو لیا کر قریع میں پس  
اوسکی زوجہ فاطمہ کے مدفون کیا اور صحیح تراور وہ جوان اشیر وغیرہ اوسکو مستعد سمجھتے ہیں  
وہ یہ ہے کہ قبر اوسکی نجف میں ہے اور یہی مشہور ہے اور آج کے روز تک زیارت  
بھی رہا ہوتا ہے

## بیان اوصاف علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا

اب کا رنگ بہت گندم گون تھا اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور پیٹ بڑا تھا پیشانی سر پر  
کم بال تھے بڑی داڑھی تھی اور چہاتی پر آپ کے بہت بال تھے اور کچھ بیل بقصر قد تھا  
نیچے بیاضہ قد خوبصورت تھے بڑے سے کچھ تغیر نہ آیا تھا۔ کثیر لکھن تھے یعنی  
منہنی پیشانی۔ اور دربان اوسکا قبضہ غلام تھا اور کو تو ال آپکا نقل بن نہیں الیامی  
تھا اور قاضی آپکا شریع تھا اوسکو قضا کوفہ کی حضرت عمر نے دی تھی چنانچہ کوفہ کا  
وہ قاضی حجاج کے زمانہ تک رہا اور اول بیوی حضرت علی رض کی فاطمہ بنت رسول اللہ  
ہے ان کے چھتے جی اور بیوی نہیں کی اسی بیوی سے تین بیٹے آپکے امام حسن اور امام حسین  
اور محسن پیدا ہوئے تھے مگر محسن چوٹی ہی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ اور زینب  
اور ام کلثوم جو بیوی عمر بن الخطاب کی تھی۔ پر بعد مرنے فاطمہ رض کے حضرت  
علی رض نے ام البنین بنت حزام کا یہ سے نکاح کیا اوسے عباس اور جعفر اور عبد اللہ

## بیان اوصاف حضرت علی رضی

عبداللہ اور عثمان پیدا ہوئے یہ چاروں اپنے بہائی حسین رضی کے ہمراہ کربلا میں  
 ۴۳۹ شہید ہوئے۔ سوائے عباس کے اور کسی نے انہیں سے اپنے بچے نہیں چھوڑا  
 — اور لیلی بنت مسعود بن خالد ہنشلی تمیمی سے بھی نکاح کیا اوس سے عبداللہ  
 اور ابوبکر پیدا ہوئے۔ یہ دونوں بھی اپنے بہائی حضرت حسین رضی کے ہمراہ  
 مقتول ہوئے۔ اور نکاح اسماء بنت عمیس سے نکاح کیا اوسے دو بچے یعنی  
 محمد الاصفہ اور یحییٰ پیدا ہوئے انکی نسل باقی نہیں رہی۔ اور صہبا بنت ربیعہ  
 تبلیغ سے بھی عسر اور رقیہ پیدا ہوئے عمر کی عمر پچاسی برس کی ہوئی اور اسے نصف  
 میراث اپنے باپ حضرت علی رضی کی پائی تھی یہ عورت اول مفیدین میں  
 سے ہے جو بر دقت حملہ کرنے خالد بن ولید کے عین التمر پر گرفتار آئے تھے  
 — یہ عرابین علی رضی بنعین فوت ہوئے اور اوسکی اولاد بھی ہے۔  
 اور ایک عورت عامر بنت ابی العاص بن الربیع بن عبد شمس بن عبد مناف  
 سے نکاح کیا تھا اس عورت کے والدہ زینب بنت رسول اللہ ص ہے اتے  
 محمد الاولاد سے پیدا ہوئے اسکے اولاد نہیں ہوئی۔ اور خولہ بنت جعفر الحنفیہ سے  
 محمد الاکبر جو معروف ابن حنفیہ میں پیدا ہوئے اونسے اولاد بھی ہے۔ اور حضرت  
 علی رضی کی بیٹیاں ازداج متفرق سے بہت ہیں ازنا بخلہ ام حسن — اور  
 رملہ الکبریٰ ام سعد بنت عروہ کے شکم سے ہیں — اور ام ہانی — اور  
 یمنہ — اور زینب صفری — اور رملہ صفری — اور ام کلثوم صفری —  
 در فاطمہ — اور امامہ — اور خدیجہ — اور ام الکرام — اور ام سلمہ — اور  
 جعفر — اور جانہ اور نفیسہ یہ آپکی صاحبزادیاں ہیں پس تمام چودہ بیٹوں  
 مرت علی رضی کی سے اور پانچ صاحبزادوں سے نسل جاری ہوئی وہ یہ  
 ۱۔ حسن ۲۔ حسین ۳۔ اور محمد ابن الحنفیہ ۴۔ اور عباس رضی اور عمر رضی

## بیان فضایل حضرت علی رضی

۴۴

### بیان فضایل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا

واضح ہو کہ فضایل علی رضی سے ایک یہ ہے کہ پیغمبر خدا ص کے ہمراہ ہر امر کا مشاہدہ کیا اور آپ کے بہائیوں میں سے ہیں اور سب سے اول مسلمان ہوئے اور پیغمبر خدا ص نے دنیا و آخرت کے خیر کے ارشاد کیا کہ کلکے روز یہ نیزہ وہ شخص اٹھاوے گا جو دست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور چاہتا ہے اللہ اس کو اور رسول اللہ کا اس کو اور ارشاد کیا کہ من گنت مولاہ غلی مولاہ یعنی جس کا میں مولے ہوں ہیں علی بھی اس کا مولا ہے اور حضرت نے ارشاد کیا کہ اے علی کیا تو اس بات سے نہیں راضی کہ تیسرا تہ ہمراہ میرے ایسا ہے جیسا کہ مارون کا تہ حضرت مولے کے نزدیک تھا میں نے جیسا مارون اس کا ہمراہی تھا تو میرا بھی ایسا ہے۔ اور پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ علی علم قضا جانتا ہے علم قضا کا وہ ہے جس میں تمام فقہ اور علم و کمال موجود ہوں۔ بخلاف اوس قول کے جو حضرت نے زید کے حق میں فرمایا کہ یہ فرایض خوب جانتا ہے۔ اور ابی کو کہا کہ یہ قاری اچھا ہے۔ اور میں دعویٰ کیا نبوت کا حضرت علی نے کہی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب امیر المومنین کے ایک ذرہ جاتی رہی آپ نے ایک نصرانی کے پاس وہ دیکھی آپ اس کو قاضی شریح کے پاس لے گئے اور کہا کہ اگر میرا مدعی علیہ مسلمان ہوتا تو میں اس کے برابر کہتا یہ کہ ایک جانب کو بیٹھ گئے۔ اور کہا کہ یہ ذرہ میری ہے۔ نصرانی نے کہا کہ نہیں یہ میری ذرہ ہے۔ قاضی شریح نے حضرت علی رضی سے پوچھا کہ آپ کے گواہ بھی ہیں حضرت علی رضی ہنستی جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ نہیں گواہ کوئی نہیں۔ قاضی نے جوڑ دیا نصرانی ذرہ لیکر ہٹوڑی دوڑ چلا تھا

## بیان خلافت حضرت امام حسن ع

۴۴۱ دور چلا تھا کہ پھر کر آیا اور کہا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ یہ جمع احکام بنیوں کے میں اور سلمان ہو گیا اور قسرا کر کیا کہ ذرہ علی رض کی بردقت کو چ صفین کے گر پڑی تھی حضرت علی رض او کے سلمان ہونے سے بہت خوش ہوئے اور ذرہ بھی اس کو بخش دی اور ایک لہوڑا مرحمت کیا یہ نصرانی حضرت علی رض کے ہمراہ ہو کر خارجیوں سے لڑا تھا اور شہید ہوا تھا۔ اور ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت علی رض اپنی چادرین بکچورین لے رہے تھے اپنے ایک درہم کو وہ خرید کین تھی لوگوں نے آپسے عرض کی کہ کیا امیر المؤمنین ہم اٹھالین لائے ہیں دیکھئے آپ نے فرمایا کہ نہیں کئے دار کو آپ ہی اٹھانی چاہیں۔ اور ایک نھلت آپ کی یہ تھی کہ جو بیت المال میں جمع ہوتا جمعہ کے روز تقسیم کر دیتے کچھ اوس میں جمع کرکتے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ بیت المال میں تشریف لیگے اور سونا اور چاندی دیکھ کر یہ ارشاد کیا کہ اے سونے خالی کر گھر میرا اور اے چاندی نکل بیت المال میں سے فریب اور غور دنیا کسی اور شخص کو سوا لے میرے مجھے کچھ حاجت تھی نہیں ہے۔ ایک روز بیائی حقیقی حضرت علی مرتضیٰ رض کا نئے عقیل ابن ابی طالب طالب عطا ہو کر آپ کی خدمت میں آیا آپ کے پاس کچھ نہ پایا اس واسطے ان کو چوڑ کر جب دنیا کے واسطے سادیہ سے جا ملا اور جنگ صفین کے روز بھی سادیہ کے ہمراہ تھا۔ چنانچہ سادیہ نے بطور منہسی کے کہا کہ اے ابانیرہ آج کے روز تو ہمارے ساتھ ہے مناسب تھا تجھ کو علی رض کے ہمراہ ہوتا کیونکہ وہ تیرا بیائی ہے عقیل نے کہا کہ جنگ برین ہی توین تمہارے ہمراہ تھا عقیل نہ کہو جنگ بدر میں ہمراہ شریکین کے وہ اور اوسکا چچا عباس تھے

## بیان خبر امام حسن علیہ السلام کا

## خلافت حضرت امام حسن ۴

۴۴۲ واضح ہو کہ بروقت وفات علی ابن ابیطالب رض کے تمام مسلمانوں نے اودن کی بیٹے امام حسن علیہ السلام سے بیعت کی۔ اور عبد اللہ ابن عباس حضرت علی رض کی زندگی ہی میں بصرہ سے کچھ مال لیکر مکہ کو چلا گیا تھا اور درمیان عبد اللہ مذکور اور علی رض کے خط و کتابت بہت ہو چکی تھی۔ جبکہ امام حسن ۴ خلیفہ متولی خلافت کے ہوئے اوسوقت ابن عباس نے انکو لکھا کہ تم مضبوط اور قوی قصد واسطے جہاد دشمن کے ہو رہو۔ اور اول حضرت امام حسن علیہ السلام سے قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے بیعت کی اور کہا کہ دراز کرنا تمہارا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور جنگ فحاشیٰ فیہن پر حضرت امام حسن ۴ نے کہا کہ اوپر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے کیونکہ وہ دونوں ثابت میں ہیں اور لوگوں نے بیعت کی۔ اور حضرت امام حسن ۴ ہر ایک مسلمان سے جو بیعت کرتا تھا یہ شرط کرتے جاتے تھے کہ میرے مطیع اور فرمان بردار رہنا جسکو میں چھوڑوں تم بھی درگزر کرنا اور جسے میں لڑوں تم لڑنا اس امر کے بیان کرنے سے سب گونگ ہو گیا اور کہنے لگے کہ یہ شخص تمہارا سردار اور کارادہ رکھتا ہے

## ۴۱ ابشروع ہوا کتابیساں سال ہجری نبوی ۵

بیان ہے اس بات کا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے خلافت معاویہ کے سپرد کی کہتے ہیں کہ قبل از وفات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اونسے چالیس ہزار آدمیوں نے اوندکے لشکر سے بیعت کی تھی مرنے پر لوساٹھ ہزار معاویہ پر چڑھائی کا کیا تھا۔ حضرت امام حسن ۴ نے اس لشکر کو تادم کر کے جہنم سے بیعت نہرت علی رض سے کی تھی کہ وہ کو بارادہ جنگ معاویہ کے کوچہ کے حایین تک

## خلافت حضرت امام حسن ۴

نہک پہنچے۔ اور حضرت امام حسن ۴ نے مقدمہ بحیثیت نئے پیش خیر اپنا قیس بن سعد کو ۴۴۴  
 دیا اور بارہ نہرا آدمی اونکے ہمراہ کئے۔ بعض کہتے ہیں کہ پیش خیر پر عبد اللہ بن عباس  
 مقرر ہوئے تھے مگر تقدیر جب مدائن کے پاس پہنچے حضرت امام حسن ۴ کے لشکر میں  
 فساد برپا ہوا کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن ۴ کی بیوی کی طرف سے کچھ جھگڑا ہوا آپ  
 ایک سفید محل میں درمیان مدائن کی داخل ہوئی اور لشکر میں نبض اور حسد برپا ہو گیا  
 حضرت امام حسن ۴ نے دیکھا کہ لوگوں کا یہ حال ہے اسوقت حضرت امام حسن ۴  
 نے معاویہ کو ایک نامہ بایں مضمون لکھا کہ اگر خبیث شترطین تم مان لو تو مجھکو تمہاری اطاعت  
 منظور ہے معاویہ نے مان لین وہ شترط یہ ہیں ایک شترط امام حسن ۴ نے یہ کہ  
 تہی کہ جو روپیہ بیت المال کو فہم میں ہے مجھکو دو اور دار کج رو کا خراج جو فارس سے  
 آتا ہے وہ دیا کرو۔ اور حضرت علی رض کو برا نہ کہا کرو اسنے سب شترطین مان لین  
 الا سب علی رض سے انکار کیا اور کہا علی رض کو گالی بٹیک دو لگا جب امام حسن ۴  
 نے دیکھا کہ یہ شترط نہیں مانتا لاچار یہ کہا کہ جس مجلس میں مجھکو یاد دہرے سائے حضرت  
 علی رض کو گالی نہ دو اسنے منظور کیا اور کہا اچھا تمہارے سائے نہ کہیں گے لیکن  
 پہر اس شترط کو بھی پورا نہ کیا اور کہتے ہیں کہ چار لاکھ درہم اونکے پاس بھجوا گئے  
 اور خراج دار کج رو کا کہنے نہ بھجوا یا۔ پہر معاویہ کو فہم میں داخل ہوا لوگوں نے اوکی  
 بیعت اختیار کی اور حضرت امام حسن ۴ نے قیس بن سعد کو لکھا کہ تم معاویہ کی اطاعت  
 مان لینا پہر درمیان قیس اور عبد اللہ بن عباس اور معاویہ کے درمیان خط و کتابت  
 جاری ہوئے اور آخر انام یہ ہوا کہ ان دونوں نے بھی موافقہ اپنے ہمراہیوں کے  
 بیعت معاویہ کی منظور کی۔ اور یہ شترط ہو گئی کہ جسے کبھی کسی خون یا مال کا مطالبہ  
 نہ کرنا معاویہ نے منظور کیا اس شترط کو پورا بھی کیا۔ اور حضرت امام حسن ۴ درمیان  
 مدینہ کے اپنے اہل بیت میں آگئے کہتے ہیں کہ امام حسن ۴ نے امر خلافت درمیان

## خلافت حضرت امام حسن ع

۴۴۴ ۴ ربيع الاول ۴۴ کے معاویہ کے سپرد کیا تھا اور بھنے ربيع الاخر اور بھنے جاد الاول کہتے ہیں بموجب قول اول کے حضرت امام حسن ع نے سارے پنج بھنے خلافت کی اور بموجب قول ثانی کے کچھ اور چھہ بیٹے۔ اور بموجب قول شیرے کے کچھ اور سات بیٹے روایت کی ہے سفید نے کو فرمایا ہے نبی ص نے کہ خلافت میرے بعد تیس برس تک رہے گی پھر آئے گا ایک بادشاہ غصہ والا۔ اور بعد تیس برس کے ایک وہ رذرموگا جسدن دست بردار ہو جاوے گا خلافت سے حسن ع اور حضرت امام حسن مدینہ میں رہنے لگے۔ یہاں تک کہ اسی شہر میں درمیان ماہ ربيع الاول ۴۹ ہجری میں فوت ہوئے اور پیدائش آپ کی مدینہ کی ہے درمیان ۴۹ ہجری کے پیدا ہوئے تھے یہ بڑے تھے امام حسین ع سے ایک برس۔ اور حضرت امام حسن ع نے بہت نکاح کئے ہیں اور طلاق بھی بہت دئے ہیں اور پندرہ بیٹے ذکر اور آٹھ بیٹی مونس آپ سے پیدا ہوئے ہیں اور اپنے جد رسول مقبول کے سر سے نام تک مشابہہ تھے اور حضرت امام حسین رض نام سے قوم تک مشابہت رکھتے تھے۔ اور باعث وفات جناب امام حسن ع کا وہ زہر تھا جو بلایا تھا اونکی بیوی جعدہ بنت الاشعث نے کہتے ہیں یہ حرکت بجا اوسنے سبب اغواء معاویہ کے کی تھی بھنے کہتے ہیں کہ زہر ابن معاویہ کے بہکانے سے زہر دیا تھا کیونکہ اوسنے اوسے وعدہ نکاح کر لیا تھا چنانچہ اونکو زہر دیکر اوسے کہا کہ مجھے نکاح کر لے زہر نے انکار کیا اور نکاح نہ کیا اور بر وقت وفات کے حضرت امام حسن ع یہ وصیت کر گئے تھے کہ میرے دادا واولاد کے پاس مجھکو مدفن کرنا جب آپ فوت ہو گئے اوس وقت لوگوں نے چاہا کہ وہ وصیت بجالا دیں لیکن چونکہ مردان ابن الحکم معاویہ کی طرف سے مدینہ کا والی تھا اوسنے منع کیا اور قریب تھا کہ نصیب اس نہ ہونے کے درمیان نبی امیر اور نبی ہاشم کے فتنہ برپا ہوتا سنے عائشہ رض نے ارشاد کیا کہ گہر میرا ہے میں عاجز

## بیان خلفاء بنی امیہ کا

اجازت نہیں دیتے اور سجائے دفن کرنے کی اسلئے بقیع میں آپکو مدفون کیا جب ۴۴۵  
 معاویہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کا انتقال ہوا سجدہ شکر کا بجالایا اور خوش ہوا  
 — فضایل حسن بہت ہیں از الجملہ جو حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے یہ ہے کہ نبی ص نے  
 ارشاد کیا کہ حسن ۴۴ اور حسین ۴۵ یہ دوسرے دارین جو انسان اہل جنت کے اور باپ  
 انکا دن دونوں سے بہتر ہے — اور خاص امام حسن علیہ السلام کے حق میں یہ روایت ہے  
 کہ پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ حسن علیہ السلام میرا سردار ہے اور صلح کرو ایسا خدا تعالیٰ  
 بسبب اسلئے درمیان کردہ مسلمانوں کے — اور روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہیں کو  
 تشریف لیجاتے تھے اور امام حسن علیہ السلام کہیں رہتے تھے اپنے گردن اپنی اونٹنوں کے  
 واسطے دراز کر کے ادن دونوں کو اٹھالیا اور فرمایا کہ کیا اچھی سواری ہے  
 جو ادنٹ ہے ان دونوں کا اور اچھے سوار ہیں

## بیان خلفاء بنی امیہ کا

خلفاء بنی امیہ چودہ ہیں اول ان میں کا معاویہ بن ابی سفیان اور پچھلا خلیفہ مردانہ عمر بن  
 ان خلفاء نے کچھ اوپر نوے برس سلطنت کی ہے جسکے تخمیناً ہزار فیصد ہوتے ہیں —  
 قاضی جمال الدین بن دحل ابن اثیر سے نقل کرتا ہے کہ اسنے اپنی تاریخ میں یوں لکھا ہے  
 کہ جبکہ حضرت امام حسن علیہ السلام کو کوفہ سے مراجعت کر کے تشریف لائے ایک شخص  
 آپکو راہ میں ملا اور اسنے یہ کلمہ جناب امام حسن علیہ السلام کو فہم کر کے کہا کہ اے کلام  
 کرنے والے مسلمانوں کے آپ نے یہ شکر ارشاد کیا کہ مجھکو ملامت نہ کر دیکھو کہ رسول اللہ  
 نے اپنے خواب میں دیکھا ہے کہ نبی امیہ میں سے ایک ایک شخص منبر خلافت پر  
 چڑھ گیا یہ آنحضرت کو برا معلوم ہوا اور وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی



## بیان خلافت معاویہ رض کا

۴۴۶ اَنَا اعْلَمُكَ الْكُوْثَرَ - وَ اَنَا اَنْزَلْنَا فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ اَاْذْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ  
خَيْرُ مِّنَ الْفَنِّ شَبِيْهِ تَرْجَمِيْهِ هِيَ مِيْنِ عَطَا كَيْلَا تَكُوْا سَ مُحَمَّدٌ حَوْضٌ كُوْثَرٌ - اور  
اتار اپنے اوس قرآن کو درمیان لیلۃ القدر کے اور کہا جاتا ہے تو کہ کیا ہر لیلۃ القدر  
- لیلۃ القدر بہتر ہے نہرار ہینون سے

## بیان خبار معاویہ ابن ابی سفیان بن صخر بن حرب

ابن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کا والدہ اسکی ہند بیٹی عتبہ کی ہے اور کنیت  
اسکی عبد الرحمن ہے - بیعت معاویہ کی اوس روز ہوئی جس روز جان بن کے  
حکم جمع ہوئے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ بیت المقدس میں بعد شہید ہونے حضرت  
علی رض کے بیت کی گئی لیکن بہت تادمہ اوس روز لوگوں نے کی جس روز  
امام حسن ع خلافت سے دست بردار ہوئے اور خلافت معاویہ کے سپرد کی  
جسے ہمیشہ معاویہ خلیفہ را

## اب شروع ہوا بایلیوان اور تنثالیوان سال ہجری نبوی ص کا

اسی سالین عمرو بن العاص بن دایل بن ہاشم بن سیدہ بن ہرم بن عمرو بن مصعب  
بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات پائی یہ عمرو مذکور ایک شخص اودن تین  
شخصوں میں کا ہے جو بچو کیا کرتے تھے رسول اللہ ص کی اور وہ عمرو بن العاص  
- اور ابوسفیان بن حرب - اور عبد اللہ بن الزبیری تھے - اور تین ہی  
شخص انکی محب نبی رسول اللہ ص کی طرف سے تھے - وہ یہ ہیں حسان بن ثابت

## بیان خلافت معاویہ رض کا

ثابت — اور عبد اللہ بن رواحہ — اور کعب بن مالک — اور ملک مصر کا ۴۴۷  
خارج عمرو معاویہ کی طرف سے کہنا ببد وضع تنخواہ شکر ادس کے موافق اس  
شرط کے جو معاویہ سے ہو گئی تھی بروقت متفق ہونیکے جنگ علی رض پر

## اب شروع ہوا چوالیسواں سال ہجری نبوی ۴۴۷

## بیان ہے نبہائی چار اکرنے معاویہ کا زیادے

اسی سال میں معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو اپنی کٹنے میں ملایا تھا حال یہ ہے کہ سمیہ  
ایک لونڈی تھی حارث بن کلاہ ثقفی کی ادسنے ایک غلام رومی سمی عید سے  
ادسکا نکاح کر دیا تھا ادس غلام سے سمیہ نے ایک بچہ جنادہ زیاد تھا یہ شخص  
میں ازرو سے شرع ادس حارث کا غلام ہوا — پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ابوسفیان  
بھی ایام جاہلیت میں طرف طایف کی گیا تھا یہ جا کر ایک کلال کے گھر جو شراب  
بیچتا تھا ادترادس شراب فروش کو ابو مریم کہتے تھے وہ مسلمان ہو گیا تھا بعد اسکے  
— ابوسفیان کو جب نشانہ ادا سننے ادسے عورت کی خواہش کی ابو مریم نے  
کہا کہ اگر چاہے تو سمیہ موجود ہے ابوسفیان نے کہا کہ اچھا ادسکو لاؤ اگر چہ اسکی  
جرچان بڑی میں اور پیٹ بڑا ہے — پھر تقدیر ابوسفیان نے ادسے صحبت کی  
ادسکو حل ہو گیا کہتے ہیں کہ ادس حل سے زیادہ پیدا ہوا اور جس سال میں کہ پیغمبر خدا ص  
نے ہجرت کی ادس سال میں وہ زیاد کو جنمی تھی — مگر زیاد جب جوان ہوا تو صلیح  
اور بیخ ہوا چنانچہ ایک روز زیاد ند کو در مجلس عمرو بن الخطاب رض کی میں دریان  
ادسکی خلافت کے حاضر ہوا تھا — ادسوقت عمرو بن العاص نے بطور ترقی یہ

## ذکر خلافت معاویہ رض کا

۴۴۸ کہا کہ اگر یہ رُک کا کسی قریش کی اولاد سے ہوتا تو تمام عرب کو ایک لاٹھی مانگتا وہاں ابوسفیان بھی حاضر تھا اوسنے حضرت علی رض ابن ابیطالب سے کہا کہ جس شخص کا ہم تختہ ہے اوسکو میں جانتا ہوں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد کیا کہ پہر کون مانے ہے اوسکو کہنے میں ملانے سے ابوسفیان بولا کہ اصلے سے ڈرتا ہوں مراد اوسکی اس لفظ سے عمرو رض کی تھی اصلے اوسکو کہتے ہیں جبلی پشانی کے سر پر بال نہ ہونے اس واسطے ڈرتا ہوں کہ درہ سے سیاہ چڑھانہ اور اڑے۔ پہر جبکہ وہ قینہ گذر احسین گواہوں کی گواہی میزہ پر بابت زنا کی طلب ہوئی اور حضرت عمرؓ نے اونکے کوڑے مارے اور اوسین ابو بکر بیہوشی زیاد کا مادر زاد بیہوشا اور زیاد نے گواہی صریح نہ دی جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اوس روز سے میزہ نے زیاد سے بہت محبت اور دوستی کرنی شروع کی تھی۔ پہر جب حضرت علی رض خلیفہ ہوئے تب آپ نے زیاد کو فارس پر تنولی کیا اونکی ایام خلافت میں چین سے حکومت کرتا رہا مگر جبکہ حضرت امام حسنؑ نے خلافت معاویہ کے سپرد کر دی تب زیاد نے معاویہ کی بیعت اختیار نہ کی اور بغاوت اختیار کر کے رُک گیا اور معاویہ کو اس امر ہم کے پیش آنے سے یہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو زیاد کسی شخص کو بنی ہاشم میں ملکر اپنے ہمراہ کر لے اور پہر لڑائی کرنی پڑے۔ اور میزہ ابن شعبہ معاویہ کی طرف سے کوفہ کے والی تھے۔ جب یہ حال میزہ نے دیکھا وہ معاویہ کے پاس دربار میں بھیجی کہ معاویہ نے اوسکے سامنے زیاد کا شکوہ کیا اور کہا کہ وہ فارس میں بھی ہو بیٹھا ہے اطاعت نہیں مانتا۔ میزہ نے کہا آپ مجھ کو اجازت دیجی میں جا کر اوسکو سمجھاؤں معاویہ نے حکم دیا اور ایک نامہ زیاد کو لکھو کہ مجھے لگو میں دی کچھ خوف نہ کرنا چنانچہ میزہ وہاں گیا کیونکہ اون دونوں میں دوستی کمال تھی اوسنے اوسکو اپنے ہمراہ معاویہ کے پاس لا کر بیعت کروادی اور میزہ زیاد کا بہت اہم

## خلافت معاویہ

۴۴۹

اکرام اور تعظیم کرتا تھا اوس روز سے جو اس نے زنا کی گواہی نہ دی تھی۔ پہر جبکہ یہ سال آیا تو معاویہ نے زیاد کو اپنے کنبہ میں ملا لیا اور لوگوں کو گواہی کے واسطے بلوایا اور ایک مجمع ہوا اور ابو مریم شراب فروش جس نے سیمہ کو ابی سفیان کے پاس حاضر کیا تھا درمیان طایف کے وہ بھی گواہی کے واسطے مطلوب ہوا اور اس نے گواہی دی کہ زیاد کنبہ ابی سفیان سے ہے اور کہا کہ نیچے چشم خود دیکھا کہ سیمہ کی فرج سے ابی سفیان کی منہ چمکتی تھی۔ زیاد نے کہا کہ تجھ کو گواہی کے واسطے بلایا یا گالیان دینے آیا ہے۔ بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنے نسب میں ملا لیا یہ اول واقعہ ہے جس میں خلافت شرع کیا گیا ہے کیونکہ قول صریح رسول اللہ کا اس طرح پر ہے کہ بیٹا واسطے عورت کے اور زانی کے واسطے پتر ہے۔ یہ امر لوگوں پر بہت گراں گذرا اور سب کو بڑا معلوم ہوا خصوصاً نبی امیہ کو کیونکہ زیاد ایک غلام عبید رومی کی اولاد سے صراحتہ تھا اب وہ امیہ بن عبد شمس کی نسب سے ہو گیا چنانچہ عبدالرحمن ابن حکم بہائی مردان کے نے چند شعر بھی اس معاملہ میں کہے (قول ترجمہ میںے تذکرہ شعراء عرب میں لکھے ہیں) پہر معاویہ نے زیاد کو بصرہ پر مقرر کر دیا اور خراسان اور سستان پہر اس کی مضافات سے کر دئے۔ ہند اور بحرین اور عمان پہر سب اس کے متعلق ہو گئے۔ اسی سال میں ام حبیبہ بنت ابی سفیان زربہ مسطہرہ رسول مقبول کی فوت ہوئی۔

## اب شروع ہوا ۴۵ھ ہجری نبوی ص ۵۸۵

اسی سال میں زیاد بصرہ کو گیا اور دہان سلطنت کا خوب انتظام کیا اور سلطنت معاویہ کے واسطے سوکھ کی اور تلوار سونہی اور گمان کرنے والوں سے مواخذہ کیا اور شہر پر

## خلافت معاویہ

۵۰۔ لوگوں کو سزائیں دین پر سب آدمی ادس سے ڈر گئے اور کہتے ہیں کہ مثل زیادہ کے بعد حضرت علی رض کے کسی نے اون کا سا خطبہ نہیں پڑھا اور جبکہ میزہ شہد ہجری میں فوت ہوا یہ عامل معاویہ کی طرف سے کوفہ پر تہام ادس وقت معاویہ نے زیادہ کو کوفہ کا حاکم کر دیا چنانچہ زیادہ مان گیا اور بصرہ پر اپنا خلیفہ سمرہ ابن جندب کو بنا کر چھوڑ گیا یہ بھی زیادہ ہی کی خاصیت رکھتا تھا یعنی خوزیری اور قتل کرتا تھا۔ اور زیادہ کا یہ دستور تھا کہ چہ ہینے کوفہ میں رہنا اور چہ ہینے بصرہ میں یہ وہ شخص ہے جسے ال اپنے آگے حربی اور علم لجانے کی ترکیب نکالی اور پانوش آدمی اپنے محافظ مقرر کر رہے ہیں۔ اور معاویہ اور تمام ادس کے عامل دعا کیا کرتے تھے عثمان ابن عفان رض کے واسطے خطبہ میں بروز جمعہ گالیان دیا کرتے اور حضرت علی رض کو برا کہتے تھے۔ اور میزہ متولی کوفہ جب سب علی رض کے معاویہ کی اہل عت سے کیا کرتا ادس وقت ایک شخص حجر مہا اپنے ہمراہیوں کے یہ کہہ دیا کرتا تھا کہ یہ لعنت بھیجی ہوگی میزہ نے مدت تک ادس کی برداشت کی میزہ ادس نے تجاؤز کر جاتا تھا۔ جب زیادہ دمان کا دالی ہوا اسنے حضرت عثمان رض کے واسطے دعا کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر سب اور تبریک کیا اور اون لوگوں کا یہ شیوہ تھا کہ حضرت علی رض کا نام علی رض نہ کہتے تھے بلکہ ابو تراب کہا کرتے تھے اور حقیقت میں یہ کنیت حضرت علی رض کو بہت پسند تھی کیونکہ یہ کنیت حضرت علی رض کی پیغمبر خدا ص نے مقرر کی تھی۔ اس وقت حجر موافق انہی عادت قدیم کے ادب کرتے کہ حضرت علی رض پر ثنا کرنے لگا زیادہ نے بخیر دینے اس گفتگو کو پسند کے ادس کو پھر قید کیا اور پیریاں لوہے کی اور زنجیر نوہے کی بنا کر اور تیرہ آدمی ادس کے ہمراہ گرفتار ہوئے ان سب کو زیادہ نے معاویہ کے پاس بکر بھیج دیا چہ آدمیوں کے امین سے ادس کے کہنے دالون نے جان بخشی کر دالی اور آٹھ

## خلافت معاویہ

آہٹہ گرفتار رہے اور مقتیدین کو معاویہ نے واسطے گردن کشی اور قتل کے ایک گانہ سسی عذرا میں ہیجدا (یہ ایک گانہ دیہات دمشق سے ہے) میں رضی اللہ عنہم — کہتے ہیں کہ یہ شخص حجر بڑا دین دار اور نمازی تھا ہر چند کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے حجر کی جان بخشی کے واسطے ایک قاصد معاویہ کے پاس بھیجا تھا مگر وہ بعد مقتول ہوئے حجر کے بیٹا — قاضی جلال الدین بن واصل کہتا ہے — اور ابن جوزی بھی باسناد متصل حسن بصری رض سے روایت کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ چار خصلتیں معاویہ میں ایسی تھیں کہ اگر اوہ میں سے ایک بھی ہوتی تب سب سے خلق اللہ کو ہلاک کرتے — وہ یہ ہیں کہ خلافت اوسنے توار سے لی بدو شامت اور صلاح کے اور حالانکہ اور صحابہ اور صاحب فیضیت موجود تھے — اور خلیفہ کیا اوسنے اپنے بیٹے یزید کو — اور دائم الخمر اور نشہ باز تھا — اور حریر پہنتا تھا ڈھول طنبور وغیرہ بجاتا تھا — اور زیادہ کو اپنی نسب میں ملایا تھا حالانکہ یہ بات صریح خلاف شرع اوسنے کی تھی کیونکہ رسول اللہ ص نے ارشاد کیا کہ اَوَّلُ مَا يَكُونُ لِلْفِرَاشِ وَبَلْعَابِرِ الْخَمْرِ یعنی بیا زانیہ کا ہے اور زانی محرم ہے — اور قتل کیا معاویہ نے حجاب عدی اور اسکے ہمراہیوں کو افسوس ہے حجر کا اور اسکے اصحاب کا جو مقتول ہوئے — روایت ہے شافعی سے وہ نسبت کرتے ہیں اس روایت کی طرف ربیع کی کہ ربیع چار شخصوں کی گواہی صحابہ میں سے نامقبول جانتا ہے وہ یہ ہیں — معاویہ — اور عمرو بن العاص — اور یزید —

اسی سال میں یعنی ۳۵ھ ہجری میں عبدالرحمن بن خالد بن ولید فوت ہوئے اور اہل شام سب اوسکی طرف میلان رکھتے تھے معاویہ نے ایک نصرانی سسی اتال کے ہاتھ ہر

کہلو اگر اسکو مر دا ڈالا

اب شروع ہوا ۳۶ھ اور ۳۷ھ ہجری ۳

## بیان جنگ قسطنطنیہ کا

۴۵۲ اس سال میں قیس بن عاصم بن سنان بن خالد بن مقرن فوت ہوا اسکی طرف منسوب کیا جاتا ہے اسے واسطیہ اور سکو منقری کہتے ہیں یہ شخص نبی صلعم کے پاس قاصد نبی تیمم کا ہو کر آیا تھا اور مسلمان ہو گیا تھا کہتے ہیں کہ یہ قیس مذکور بہت سے اخلاق پسند سے متصف ہے

اب شروع ہوا ۴۵۸ ہجری ۴

## بیان جنگ قسطنطنیہ کا

درمیان اسی سال کے یعنی ۴۵۸ء میں معاویہ نے لشکر کثیر قسطنطنیہ پر ہمراہ سیفان بن عوف کے روانہ کیا انہوں نے وہاں جا کر بلا دردمین کھلبلی ڈال دی اور قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اس لشکر میں ابن عباس — اور عمرو بن زبیر اور ابوالیوب انصاری بھی تھے — ابوالیوب انصاری تو درمیان مدت حصار ہی کے فوت ہوئے اور قسطنطنیہ کی چار دیواری کے پاس مدفون ہوئے یہ صحابی ہمراہ پیغمبر خدا ص کے جنگ بدر اور جنگ اُحد اور ہمراہ علی مرتضیٰ رض کے جنگ صفین میں اور اسوار ادا کے اور رُایونین شامل ہو چکے تھے

اب شروع ہوا ۴۵۹ اور ۴۵۸ ہجری نبوی ۴

اس سال میں بلدہ قیروان کی بنا ڈالی گئی اور ۴۵۵ ہجری میں طیار ہو چکا تھا حال اسکا یہ ہے کہ معاویہ نے عقبہ بن نافع کو افریقیہ پر دالی کیا تھا یہ صحابی صحابہ میں سے ہے جب یہ افریقیہ پر گئے انہوں نے باشندگان افریقیہ کو قتل کیا کیونکہ ان

## بیان جنگ قسطنطنیہ کا

۴۵۳ اور لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب دہان سی شکر چلا جاتا تو ہر مرد ہو جایا کرتے تھے  
اور دہان کے حاکم کی رہنے کی جائے نزدیک اور برقعہ تھی عقبہ کی رائے میں  
یہ آیا کہ اسجائے ایک شہر واسطے شکر کے رہنے کے بنایا گیا ہے اس لئے  
ادھون نے موضع قیردان اختیار کیا اس کا نوین کچورون وغیرہ کے درخت  
بہت انہوے دار تھے انہون نے سب کو اکرا کر ایک شہر بنایا وہ شہر قیردان ہے  
اور اسی شہر میں دجیہ الکلی نے اپنے دجیہ بن خلیفہ بن فروقہ بن فضالہ نے جو  
نسب ہے طرف کلب بن وبرہ کے دفات بائی یہ صحابی جنگ بدر میں  
حاضر ہوا تھا — فرمایا ہے بنی ص نے کہ جبرائیل صورت میں مشابہہ دجیہ الکلی کے  
آتا ہے

### اب شروع ۱۵۱ ہجری نبوی ص

اس سال میں سعید بن زید جو کہ ایک صحابی عشرہ مبشرہ میں سے ہے فوت ہوا

### اب شروع ہوا ۱۵۲ اور ۱۵۳ ہجری نبوی ص

اس سال میں زیاد بن ابیہ درمیان ماہ رمضان کے سبب غارتش کے جو اس کی  
انگلی میں ہو گئی تھی فوت ہوئے اور پیدائش ان کی سال ہجری تین میں ہوئی تھی

### اب شروع ہوا ۱۵۴ اور ۱۵۵ اور ۱۵۶ ہجری نبوی ص

اس سال میں سادیہ نے سعید بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کو خراسان پر حاکم کیا اور انہوں نے  
نہر جمون کو دیکر سرقد اور صند تک پہنچائی اور کفار کو شکست دیکر ترند تک



## بیان جنگ قسطنطنیہ کا

گئے اور اسکو صلح کر کے فتح کیا۔ وہ لوگ جو اس جنگ میں اونکے ہمراہ مقتول ہوئے  
 دین سے قثم ابن عباس ہی میں یہ بھی سرفرد کے پاس مدفون ہوئے اور انکے  
 ہاسی عبداللہ بن عباس طایف میں شہید ہوئے تھے۔ اور فضل رضاشامی  
 اور سمید انسر لقیہ میں چنانچہ کہا گیا ہے کہ نہیں دیکھیں گین قرین ہائیونکی اتنی دور  
 جتنی دور اور فاصلہ پر ان ہائیون کی ہیں نے حضرت عباس کی بیٹوں کو رضی اللہ عنہم  
 اسی ملین معاویہ نے لوگوں سے بیعت اپنے بیٹے یزید کی کردائی اور اپنا ولی عہد  
 کیا اور کہا کہ میرے پیچھے یہ خلیفہ ہے چنانچہ اہل شام اور اہل عراق نے بیعت کی  
 چونکہ مروان ابن الحکم معاویہ کی طرف سے منید پر متولی تھا اونکے چاہا کہ یزید کی بیعت  
 مدنیہ کے باشندوں سے ہی کر داون حضرت امام حسین ؑ نے بیعت منظور نہ کی  
 اور عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمان بن ابی بکر اور عبداللہ بن زبیر  
 نے یہی بیعت اختیار نہ کی اون کے رکنے سے اور لوگ ہی رگ گئے آخر کا معاویہ  
 خود بذاتہ ایک نہر اسوار اپنے ہمراہ لیکر حجاز میں آیا اور حباب عائشہ صدیقہ  
 عیسا اسلام سے اس امر میں گفتگو رہی لیکن انجام کا کو معاویہ نے یزید کی بیعت سے  
 قبولی کر دائی۔ الا ان شخصوں نے جتنا تمام اوپر مذکور ہوا بیعت نہ مانی۔ روایت  
 کیا گیا کہ معاویہ نے اپنے بیٹے یزید سے ایک روز کہا کہ اے بیٹے میں نے سب امور کا  
 بہ دست کر دیا ہے کوئی امر چھوڑا نہیں اور کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے میری بیعت  
 نہ کی ہو مگر اون چار شخصوں نے بیعت نہیں کی۔ یہ بات سن کر کہ عبدالرحمن  
 جہاد می ہے اسی دڑتے رہا آج اور آج کی کل۔ اور ابن عمر ایک شخص ہے  
 یارسا۔ اور حسین ؑ سے قرابت ہے اگر تو اس پر فتح پاوے اور وہ تیرے  
 کہیں ہاتھ لگ جاوے تو اوس سے درگزر کرنا۔ اور ابن زبیر اگر تیرے ہاتھ  
 لگے تو اوس کے کھڑے کھڑے ضرور کرنا

## بیان جنگ قسطنطنہ کا

۲۵۵

### بشروع ہوا ۵۸۰ھ اور ۵۸۱ھ ہجری نبوی ص کا

بیان اسی سال کے امیر المومنین عایشہ صدیقہ رض بنت ابی بکر زوجہ مطہرہؓ سے لڑنے کا  
کی عالم بقا کو نبضت فرما ہو مین اور اد کا بیائی عبدا (محسن بن ابی بکر ہی) اسی سال مین  
فوت ہوا

### ابشروع ہوا ۵۸۱ھ ہجری نبوی ص

اس سال مین سعید ابن العاص بن امیہ حلت فرمائے ملک عدم ہوئے یہ شخص  
سال اول ہجری مین پیدا ہوئے تھے اور انکے والد عاص بن سعید نے بروز جنگ  
ایک کا فرما رہا تھا اور یہ شخص سعید بنی امیہ مین بہت سخی تھا۔ اور اسی سال مین  
حطیہ جنکا نام جو دل ابن مالک تھا فوت ہوئے حطیہ انکو بسبب اس کے کہ قذافہ  
چوڑا تھا کہا کرتے تھے اول یہ شخص مسلمان ہوا پھر مرتد ہو گیا اور پھر مسلمان ہوا  
اور اسی سال مین ابو ہریرہ رض فوت ہوئے اس صحابی کے نسب اور اسم مین اختلاف  
ہے یہ ادن لوگوں مین سے جو ہمیشہ رسول اللہ ص کی خدمت مین رہا کرتے تھے اس  
صحابی سے روایت مین بہت کی گئی مین چنانچہ اس واسطے مجھے آدمیوں نے اسکو محبت  
تکذیب کی کہے بسبب کثرت روایات کے اور اکثر لوگ اسکی روایت کو صحیح  
کہتے مین اوس مین کچھ شک نہیں لاتے

### ابشروع ہوا ۵۸۲ھ ہجری نبوی ص

## بیان وفات معاویہ کا

روضہ ہو کہ درمیان اسی سال کے ماہ رجب میں معاویہ بن ابی سفیان فوت ہوئے اور انیس برس تین مہینے ستائیس دن خلافت کرتا رہا اور اس روز سے کہ خلافت اس کے سپرد ہوئی اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے بیعت کی عمر اس کی پچتر برس کی ہوئی۔ بعض کہتے ہیں شتر برس کی اور کوئی کچھ اور کہتا ہے۔ جب معاویہ فوت ہو چکا تو سوقت ضحاک بن قیس منبر پر اگڑا اور اپنے ہاتھ میں کفن معاویہ کے لپی رہا تھا پیسے معاویہ پر ثنا کی اور لوگوں کو بتلایا کہ معاویہ مر گیا اور یہ دونوں اس کے ہیں۔ پھر ضحاک نے اس کی نماز پڑھی اور زید موجود نہ تھا یہ ایک لگنوں میں تھا جسکے حواریں کہتے ہیں مصافحات حصے لوگوں نے لکھ کر اس کو ملایا چنانچہ وہ دفن معاویہ کے آیا اور اس کی قبر پر نماز پڑھی

## بیان اخبار معاویہ کا

روضہ ہو کہ معاویہ اپنے باپ کے ہمراہ بروز فتح مکہ مسلمان ہوا تھا اس سے پیغمبر خدا ص کا رکنا بت لایا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ایام خلافت میں اس کو شام کا عامل کر دیا تھا چنانچہ چار برس ان کے سامنے حاکم رہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی تمام مدت خلافت میں اس کو قائم رکھا چنانچہ بارہ برس ان کے ایام خلافت میں سرداری کرتا رہا اور چار برس تک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ٹکر کرتا رہا پھر تقدیر چالیس برس ملک شام کی سلطنت اس نے کی اور

## اخبار معاویہ

۴۵۷ اہل حق کا یہ حال ہے کہ عیلم اور استوار اور تیز فہم اور سست ملک نوب جانتا تھا اور علم  
 اور ملک غصہ پر اس کے غالب تھا اور سخاوت ہی بہت کرتا تھا اقرباؤں کے ساتھ سلوک  
 کرتا تھا کسہر کسی نہ ہوتا تھا۔ ملک ملکیت اور سکے علم کی تاریخ کا نسخی جہاں الدین بن قلی  
 سے منقول ہے وہ یہ ہے۔ کہ اردی بہت حارث بن عبد المطلب بن ہاشم ایک در  
 معاویہ کے پاس تشریف لائیں اور یہ بڑا بیکار سن تھی ان کو دیکھ کر معاویہ نے کہا کہ چلا  
 اسے خانہ آپ کیسی طرح پرین اور سننے لہا کہ اسے پہانچے اچھی ہون پر اس یوسی نے  
 یہ کہا کہ معاویہ تو نے کفران نعمت کی اور اپنے چچا کی بیٹے کے ساتھ تو نے بہت برائی کی  
 اور اس کی صحبت کو زاموشن کیا اور اپنا نام تو نے وہ رکھا کہ تجھ کو بیان نہ تھا اور نہ سب  
 حق غیر ہو گیا۔ اور ہم لوگ اہل بیت کے سب آدمیوں سے بہت رنج اور نفرت  
 اٹھا چکے ہیں یہاں تک کہ انتقال فرمایا نبی نے اس کی سی کی ہم شکر گزار ہیں اور رتبہ  
 اور سکا بلند ہوا۔ پھر ہمیر بعد انتقال آنحضرت کے تیم اور عدی اور میہ کو دی پہنچے  
 اپنا حق چھوڑ دیا اور تم دالی ہو گئی ہمیر اور حالانکہ ہم تم میں منزلہ نبی ہمسرا کیل کے میں  
 آل فرعون میں۔ اور علی ابن ابیطالب بعد ہمارے نبی کے منزلہ باردن کے تھا مگر  
 سے۔ عمرو بن العاص ہولا کہ چپ رہ اسے بڑا گمراہ تیری عقل جاتی رہی مہسی  
 نہ بول۔ اور س نیک نجت یوسی نے فرمایا کہ اسے باغیہ کے بچے تو بھی کلام کر سہا  
 تیری مان کہ میں بغاوت و شقاوت کتنا کچھ کر چلی ہے جسے چاہا اور اس سے بغل کر م  
 چنانچہ تیری نسب کا دعویٰ پانچ شخصوں نے قریش میں سے کیا تھا اور اس ادکاسول  
 تیری مان سے کیا گیا اور سننے کہا کہ پانچوں نے مجھے صحبت کی ہے پر تیری صورت  
 دیکھی گئی کہ کس کی مشابہت ہے حسین بہت ملتی ہو اس کی نسب سے اس کو قرار دو پس  
 غالب ہری تجھ پر شاہت عاص ابن داہل کی اس کی نسب میں تنجو ملا لیا۔ معاویہ  
 ہر لا کہ خیر جانے دو جو ہر اسو ہا گد شتر راصلوات اب آب انی حاجت فرمائی

## خلافت نیرید ابن معاویہ

۴۵۸ — اوس بڑی مینا نے کہا کہ دو ہزار دینار چاہتی ہوں میں اپنی بکجورون کے واسطے  
پانی خریدوں گی جو فقرا و الحارث بن عبدالمطلب کی زمین میں ہیں اور دوسرا دینار  
اور تہا کہ فقرا و نبی الحارث کا کناج کر دوں — اور دوسرا دینار واسطے مدد گاری  
شدت اور تکلیف زمانہ کے معاویہ نے چہ ہزار دینار دلوادے اوسنے لئے  
اور چلو گئی — معاویہ نے اول یہ بات مٹائی کہ اپنی زندگی میں نیرید کی لوگوں سے  
بیعت کروائی — اور دو دوسرے پر نشان مقرر کئے — اور حجر مسجد میں اول  
اوسنے بنوائے ہیں — اور خطبہ بھی بیٹھ کر اسے پڑھا سوائی قول بعض کے —  
اور عبد اللہ بن جعفر ابن ابی طالب اون لوگوں میں سے ہے کہ جائز جانتا ہے سماع  
اون کا اور سنا غنا کا — اور وہ دیکھتی رہتے تھے اہل رب کو اور معاویہ بڑا جانتا تھا  
پہچانچہ ایسا روز ابن جعفر معاویہ کے پاس آئے اور ہمراہ اون کے سسی بیریج  
رہا دم تھا ابن جعفر نے بیریج کو کہا کہ کاؤ اوسنے وہ شعر گایا جو معاویہ کو پسند تھا وہ یہ ہے  
سے یا لبینی اوقدی الناکر ان من تہوی قذ جازا  
رب ناربت اوقیا ففضم الهندی والمعار  
و اما ظلی فاجھا عاقدی للخصم ناکر ۱  
پہ شعر سنکر معاویہ بہت خوش ہوئے اور پیر زمین پر مارنے لگے ابو جعفر نے کہا  
کہ اسے امیر المؤمنین بس کبھی اتنا خوش نہ ہوئے معاویہ نے کہا کہ ابو جعفر ان الکرم  
بطروب — یہ ایک مثل ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ سخی لوگ خوش ہو کر تے ہیں

## بیان خیبار نیرید ابن معاویہ کا

ضمیمہ ۱ : معاویہ خلافت شانہ سے خلفہ نہ امیر سے اور اس کا والدہ کا نام

## خلافت زید ابن معاویہ

نام ہسون بنت بجل کلبیہ ہے — جب اوسکا باپ مرگیا اوسکی خلافت کے بعد ۴۵۹  
لوگوں نے بیعت کی درمیان ماہ رجب سنہ ہجری کے جب زید پلید خلیفہ ہو چکا  
اوسوقت اپنی عامل مدینہ کو یہ کہلا بھیجا — کہ حسین ابن علی رض اور عبد اللہ بن زبیر  
اور ابن عمر سے کہو کہ میری بیعت منظور کریں — ابن عمر نے یہ جواب دیا کہ اگر اور  
لوگ زید کی بیعت کر لیں گے اوسوقت کیا مضائقہ ہے میں یہی کر لوں گا — اور  
اور امام حسین ۴ اور ابن زبیر یہ دونوں کو چلے گئے اور بیعت منظور نہ کی — مدینہ  
کے حاکم نے ایک لشکر سہراہ عمر بن زبیر کے جو عبد اللہ کا بھائی تھا روانہ کیا کہ کون  
وہ اپنے بھائی عبد اللہ ابن زبیر کا دشمن جان تھا اور یہ کہما کہ عبد اللہ سے مکہ میں  
جا کر لڑو عبد اللہ کو فتح ہوئی اور اسنے تمام جمیعت آدمیوں کی جو اس کے ساتھ تھے  
سب لگاڑ دی اور اپنے بھائی عمر کو پکڑ کر قید کیا یہاں تک کہ وہ اوسے قید میں مر گیا

## بیان تشریف لیجا نے جناب امام حسین ۴ کا کوفہ کو

اس سال میں اہل کوفہ کے مکاتبات اور خطوط باین مضمون کہ آپ یہاں تشریف لائے  
ہم آج سے بیعت کریں گے حضرت امام حسین ۴ کے پاس آنے شروع ہوئے اور  
ایام میں تنان ابن بشیر انصاری کوفہ کا عامل تھا حضرت امام حسین علیہ السلام نے  
درمیان کوفہ کے اپنے چچا کے بیٹے مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو بھیجا تاکہ لوگوں  
سے بیعت لین چنانچہ بروقت تشریف لیجا نے حضرت مسلم بن عقیل کے آپ کے ہاتھ پر  
جناب امام حسین ۴ سے تیس ہزار آدمیوں نے بیعت کی بعض اٹھائیس ہزار بیان  
کرتے ہیں یہ بات زید کو بہت ناگوار گذری اور تنان ابن بشیر کے سوا نظامی  
جان کر ان کو مژدہ دل کیا اور بجائے اوسکی عبید اللہ ابن زیاد کو کوفہ کا والی مقرر کیا

## خلافتِ نیرید ابن معاویہ

پہلے آتے بصرہ کا حاکم تہا پس کو ذہین آیا اور دیکھا کہ لوگ بیعتِ امام حسین ع  
کی مسلم ابن عقیل رض کے ہاتھ پر کرتے ہیں لوگوں کو اسنے ڈرایا اور فریب دینا شروع  
کیا اور سب کو نیرید علیہ اللعنت کی اطاعت پڑا لکھتے کیا لیکن کچھ فائدہ نہوا اور حضرت  
مسلم صبطہ پر کہ اپنے کارمین مصروف تھے اسی طرح رشودہ لوگ جو حضرت امامین  
کی مجلس پر راضی ہو گئے تھے سمبرہ امام مسلم ابن عقیل کے عبید اللہ ابن زیاد کے گہر پر چڑھ گئے  
اور اسکو محاصرہ کر لیا اسوقت عبید اللہ کے ہمراہ کل تئیس آدمے تھے درمیان اوس  
محل کے پہر عبید اللہ نے حکم دیا کہ تم سب لوگ اپنے گہر کو چلے جاؤ اور جو اطاعت  
کریگا اوسپر انعام ہوگا اور جو نائیکا اوسپر سزا نازل ہوگی سب چلے گئے یہاں تک  
تو بہت پہنچی کہ ہر ایک کی مان میں نے آکر کہا کہ تو چل آدمی بہت میں لڑیں گے چنانچہ  
ہر ایک شخص یہ کہتا تھا کہ لو صاحب ہم تو جاتے ہیں ایک ہمارا ہونا کچھ ضرر نہیں کرتا  
سب آدمی مسلم رض کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے اور حضرت مسلم کے سمبرہ سوار تئیں آدمیوں کے  
اور کوئی نہ رہا اسوقت حضرت مسلم رض ہباگ کر چپ گئے اسوقت منادی کرنے لگا  
وہاں نے ابن زیاد کے طرف سے یہ منادی کی کہ جو کوئی مسلم رض کو بیکہ کر لاؤ گے  
اوسکو انعام سوائق اوسکے دیت کے دیا جائے گا چنانچہ مسلم رض گرفتار کر کے حاضر  
کئے گئے۔ جبکہ حضرت مسلم رض سلمنے عبید اللہ کے حاضر ہوئے اوس کجبت نے اوکو  
اور حضرت امام حسین ع اور حضرت علی رض کو گالیاں دیں اور اوسوقت اوکا سر اڑا دیا  
اور لاشہ اوکا محل سے نیچے پھینکوا دیا۔ پھر ثانی ابن عدوہ حاضر کیا گیا یہ شخص بھی  
امام حسین ع کی طرف سے بہت لوگوں سے کرواتا تھا اوسکو بھی مار ڈالا اور دونوں کے  
سر کوٹا کر یزید بن معاویہ کے پاس بھیجا دئے۔ حضرت مسلم ابن عقیل ابھڑیں  
تاریخ ذالحجہ سنہ ہجری کو شہید ہوئے۔ اور حضرت امام حسین ع نے مکہ سے  
عراق کی طرف کوچ فرمایا اوسجاے عبید اللہ ابن عباس آپکی تشریف یجائے کو عراق

## خلافت زید ابن معاویہ

عراق کی طرف برا جانتے تھے چنانچہ حضرت امام حسین ۴؎ سے کہا کہ اے چچا کے بیٹے ۶۱  
آپ تشریف عراق کو لیجاتے ہیں اور عکبر خوف آتا ہے کیونکہ وہ لوگ اہل غدر ہیں  
تم اسجائے تشریف رکھو کیونکہ تم سر دار اہل حجاز کے ہو اور جو آپ کو سفر ہے کرنا  
منظور ہے تو میں کو تشریف لیجائے کیونکہ اسجائے شیمان علی بن اور چند قلعی اور  
گھاٹیان بجاد کی ہیں۔ حضرت امام حسین ۴؎ نے ارشاد کیا کہ اے چچا کے بیٹے  
میں جانتا ہوں قسم ہے خدا کی تو بیشک ناصح مشفق ہے لیکن اسبویں قصد کر چکا  
جب آپ نے نہ مانا بن عباس دان سے چلے آئے اور آپ نے مکہ سے یوم الرقبہ  
شعبہ میں خروج کیا اور حضرت امام حسین ۴؎ کے ہمراہ بہت لوگ عرب  
کے جمع ہو گئے جو وقت آپ کو یہ خبر پہنچی کہ میرے چچا کا بیٹا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ  
اور لوگ ادھارے ہمراہ نہ ہوئے سب الگ ہو گئے یہ خبر حضرت امام حسین ۴؎ نے  
اپنے ہمراہوں سے کی اور فرمایا کہ جو شخص اسوقت جانا جاتا ہو چلا جاؤ جسکو جان  
دینی میرے ساتھ منظور ہو ساتھ رہو یہ سنتے ہی سب لوگ تتر تبر ہو گئے۔ جب  
حضرت امام حسین ۴؎ ادھار کان پر پہنچے جسکو سر لٹکتے ہیں اسجائے حضرت کو  
حرسہ لار عبید اللہ ابن زیاد کا دو ہزار سوار ہمراہ لے ہوئے ملا اور حضرت امام  
حسین ۴؎ کے مقابلہ میں آکر بڑا دوپہر کے وقت۔ حضرت امام حسین ۴؎ نے ارشاد  
کیا کہ میں فقط تمہارے خطوط پر عمل کر کے آیا ہوں اگر تم کہو میں اسجائے سے چلا  
جاؤں سپہ سالار ابن زیاد نے کہا کہ ہم کو آپ کے چوڑ دینے کا حکم نہیں ہے ہم  
آپ کو کوفہ میں سامنے عبید اللہ بن زیاد کے لیجا میں گے حضرت امام حسین ۴؎ نے  
ارشاد کیا کہ پیرائے تو مرنے کا بہتر ہے یہی گفتگو رہی کہ حضرت امام حسین ۴؎ حرسہ کے ہمراہ چلے

اب شروع ہوا ۶۱ ہجری نبوی ص



## بیان شہادت امام حسین ۴

۴۶۲

### بیان شہادت امام حسین علیہ السلام کا

جگہ جناب امام حسین ۴ ہمراہ حر کے تشریف پہلے تو اسی اتار میں ایک نامہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس سے بنام حر کے اس مضمون کا آیا کہ امام حسین ۴ کو منہ اونکے ہمراہیوں کے ایسے جنگل میں اتارنا جہاں پانی نہ ہو چنانچہ ایک موضع معروف کر بلا میں آپ کو اتارا یہ دن جمرات کا دوسری تاریخ محرم ۱۰؎ء کے تھے۔ اور صبح کو عمر بن سعد بن ابی وقاص چار ہزار سوار بھیجے ہوئے ابن زیاد کے واسطے جنگ امام حسین ۴ کے کو ذ سے لیکر آیا۔ حضرت امام حسین ۴ نے ارشاد کیا کہ یہ چند باتیں ہیں جو تم انہیں سے کہو وہ میں کر دوں اگر کہو تو میں جہانے آیا ہوں جلا جادوں۔ اور یا زید ابن معاویہ پر سامان کر کے جادوں۔ اور جو ہو سکے تو کسی گھاٹی پہاڑ کے پاس جلا جادوں عسمر نے یہ سب حال ابن زیاد کو لکھ بھیجا اور لکھا کہ ایک بات اس میں سے امام حسین ۴ کو کہو اور جواب دو۔ یہ دیکھ کر ابن زیاد کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ کچھ نہیں منظور اور شمر بن ذی الجوشن کی زبانی عمر بن سعد کے پاس یہ کیلا بھیجا کہ یا تو امام حسین ۴ سے جنگ کر کے او کو قتل کر اور پھڑوں سے او کا لاشہ روند دانا چاہئے اور اگر یہ نہیں مانتا تو بھگوانزل کرتا ہوں اور سردار لشکر کا شمر مقرر ہوا۔ عمر بن سعد نے کہا کہ میں لڑتا ہوں۔ بھگوانکار لڑنے سے نہیں اسنے بارادہ جنگ شام کے وقت جمرات کے روز نوین محرم ۱۰؎ء ہجری تخریج کیا اور حضرت امام حسین ۴ اپنے ڈیرہ کے سامنے بعد نماز عصر کے بیٹھے تھے جب آپ کے قریب لشکر آ گیا اور وقت اپنے بہائی عباس کی زبانی کیلا بھیجا کہ بھوکھل صبح تک مہلت دو اور بھگوانظر میں جو تم کو پسند ہے

## بیان شہادت امام حسین ۴

پسند ہے انہوں نے ہی مان لیا — حضرت امام حسین ۴ نے اپنے اصحاب کو ۳۴  
 ارشاد کیا کہ میں نے تمکو اذن دیا تم آج کی رات چلے جاؤ جہاں چاہو اپنے شہرہاں  
 پہر جاؤ — آپ کے بھائی عباس بولے کہ یہ ہلکو منظور نہیں کہ آپ کے بعد ہم بچے رہیں  
 یہ ہلکو خدا نہ دکھلاوے — یہی آپ کے بھائیوں اور بھتیجوں اور عبد اللہ ابن جعفر کے  
 بیٹوں نے کہا — اور حضرت امام حسین ۴ اور تمام ان کے اصحاب تمام رات  
 نماز پڑھتے اور دعائیں کرتے رہے — جب صبح ہوئی عسکریں سدا اپنے یاروں کو  
 لیکر سوار ہوا یہ روز عاشورا تھا اسی سن مذکور کا — اور حضرت امام حسین ۴  
 نے ہی اپنے اصحاب اور رفقا کو جو تیس سوار اور چالیس پیادے تھے آمادہ  
 کیا — فرقہ باغیہ نے جناب امام حسین ۴ پر حملہ کیا اور لڑائی ظہر کے وقت لگ رہی  
 اوسوقت حضرت امام حسین ۴ اور آپ کے اصحاب نے صلوة خوب ادا کر کے  
 پہر جنگ میں مصروف ہوئے مگر امام حسین ۴ کو پیاس کا بہت غم ہوا ہر چند کہ اسٹے  
 پانی پینے کے آگے بڑھے لیکن اوپر پہر تیر بار الی ہونی شروع ہوئی چنانچہ  
 ایک تیر آپ کے مونہ پر لگا اور شمر نے پکار کر کہا کہ کیا ہو گیا لوگو تم کو کیا سوچ رہے ہو  
 اہل بیت کو قتل کرتے ہو — چنانچہ زر بن شریک نے آپ کے ایک تلوار  
 بتلیون پر ماری — دوسرے نے گردن پر ماری اور سان بن انس نخعی نے ایک  
 نیزہ آپ کے مارا اوسوقت جناب امام حسین ۴ زمین پر گر پڑے شمر نے اوتر کر آپ کو  
 ذبح کیا اور سہ مبارک آپ کا کاٹ لیا کہتے ہیں کہ آپ کا سر شمر نے کاٹا اور عمر ابن  
 سعد سے جا کر کہا عمر بن سعد نے ایک طاقت منافقین کو حکم دیا کہ حضرت امام حسین ۴  
 کی چھاتی پر گھوڑے دوڑاؤ چنانچہ کمر اور چھاتی گھوڑوں سے پھلوائی پہر وہ سہر  
 اور عورتیں اور بچی بکڑ کر عتیہ اللہ ابن زیاد کے پاس رواد کے — ابن زیاد نے  
 حضرت امام حسین ۴ کا سر دیکھ کر ایک چٹری اوس مردود نے آپ کے مونہ پر ماری

## بیان شہادت امام حسین ۴

۴۶۴

— زید ابن ارقم جو وہاں حاضر تھا ادسنے کہا کہ اٹھائے اس چڑی کو قسم ہے خدا کی  
 نے پتھر خدا کے دونوں ہونٹ ان دونوں ہونٹوں پر دیکھے ہیں یہ کہہ کر وہ رو پڑا  
 — روایت کی گئی ہے کہ جناب امیر المومنین امام حسین ۴ کے ہمراہ چار شخص اولاد علی  
 رض کی بیٹے آپ کے پاس شہید ہوئے وہ یہ ہیں — عباس — جعفر — محمد —  
 ابوبکر — اور اولاد حسین ۴ سے یہی چار — اور چند شخص اولاد عبداللہ بن جعفر سے  
 شہید ہوئے — اور چند اولاد عقیل سے — یہ زیاد ملعون نے وہ سر مبارک  
 اور عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر کے یزید لعین کے پاس بھیجے — یزید لعین نے  
 حضرت امام حسین ۴ کا سر اپنے سامنے رکھا اور عورتوں اور بچوں کو بلوا کر حاضر کیا  
 اور نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ انکو روانہ کر دو اور شخص اپنے محافظوں کے ہمراہ کر دے  
 کہ وہ مدینہ میں انکو پہنچا آدے جہاں وہ عورتیں مدینہ کو روانہ ہوئیں جب وہ اہل  
 مدینہ میں حضرت امام حسین ۴ کے مدینہ میں پہنچے نبی ہاشم کی عورتیں روتی پٹتی اونے ملین  
 اور خاص کر لڑکے عقیل بن ابی طالب کے بہت روتے تھے اور وہ بچے یہ کہتے تھے  
 (کہ کیا ہو گے تم اگر بوجھیں گے نبی ص کو کیا کیا تھے) حالانکہ تم ایفراست کے لوگ تھے  
 میری اولاد کے ساتھ اور میری اہل سے کیا سلوک کیا بعد میرے اور میں سے بھنے تو  
 قید میں بھنے پھڑے پڑے ہیں خون میں نہڑے ہوئے — رسول اللہ فرما دیں گے  
 کہ یہی جزا میری نصحت کرنے کی تھی کہ میری اہل بیت سے یہ سلوک کیا یہ اشرار جنکا  
 ترجمہ یہ ہے تذکرہ میں لکھ چکا ہوں) حضرت امام حسین ۴ کے سر میں اختلاف  
 ہے بھنے کہتے ہیں کہ مدینہ کو بھیجا دیا اور ادسنے والدہ فاطمہ رض کے پاس دفن کیا گیا  
 — اور بھنے کہتے ہیں باب فرادیس کے پاس مدفون ہوا — اور بھنے کہتے ہیں  
 کہ خلفاء مصر نے مسلمان سے قاہرہ کی طرف یجا کر دیا دفن کیا اور اس کے واسطے  
 مشہد بنایا جو مشہور نام مشہد حسین ہے — اس طرح یہ آپ کی عمر میں بھی اختلاف

## بیان شہادت امام حسین کا

اختلاف ہے اگر صحیح یہ ہے کہ پچھن برس چند ہینسے کی عمر تھی۔ اور سکتے ہیں پھر ۶۵  
امام حسین ۴ نے پچیس<sup>۱۲</sup> حج بیرون سے چل کر کئی مین اور ایک رات اور ایک ن مین  
ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے۔ اور عبد اللہ ابن زبیر ہمیشہ مکہ میں رہا وہ طاعت  
یزید بن معاویہ میں داخل ہوا

## پہر شروع ہوا ۶۲ اور ۶۳ ہجری نبوی ۵

اس سال میں سب اہل مدینہ نے متفق ہو کر یزید کی سبقت چوڑ دی اور ان کے نائب عثمان  
بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا۔ یہ حال لشکر یزید نے لشکر ہواہ سلم  
بن عقبہ کے روانہ کیا۔ اور اوسکو حکم دیا کہ اہل مدینہ سے لڑنا جب فتح ہو جاوے  
اوسوقت لشکر میں حکم عام دینا کہ تین روز تک قتل عام ہوا اور جو مال جسکے ہاتھ  
آوے لشکر کی آدمی لوٹ لیں۔ اور بعد تین روز کے اس طرح سے اقرار کر دانا  
کہ بسم غلام اور تابعہ از یزید کے ہیں یہ اقرار کر دنا کے سبقت کر دانا۔ اور مدینہ سے  
فراغت پا کر مکہ کو جانا چنانچہ مسلم نہ کور دش ہزار سوار شام کے لیکر مدینہ پر حوہ کی  
طرف آ کر پڑا۔ اور اہل مدینہ کے مہاجرین اور انصار اوس سے لڑے اور ایک  
خندق بنا کر جنگ کرنا شروع کیا۔ اور فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحارث  
بن عبد المطلب زخم شہید ہوئے مگر پہلے خوب لڑے اور بعد جنگ غلیم کے شہید ہوئے  
اور اس طرح ہر ایک جماعت اشراف اور انصار کی بھی مقتول ہوئی اور لڑائی خوب  
رہی یہاں تک کہ اہل مدینہ کو تنگت ہوئی اور مسلم نے حکم دیا کہ تین روز تک قتل عام  
ہوا اور جو مال پاؤ وہ یلو اور عورتوں سے مدینہ کی حرام کاری کر دے۔ مقتول  
ہے زہری سے کہ جنگ حرہ میں سات سو سئیں اشراف قوم قریش کے مہاجرین

## محاصرہ کرنے خانہ کعبہ کا

۴۶۶ اور انصار کے مقتول ہوئے۔ اور دس ہزار شراف غلاموں کے اور بے محلہ آدمی  
مقتول ہوئے یہ جنگ ستائیسویں ذی الحجہ ۳۶۲ء کو واقع ہوئی تھی پہر مسلم نے باقی  
مائدگان مدینہ سے کہا کہ اقرار کرو کہ ہم یزید کے تابعدار اور غلام ہیں جب یہاں کی ہم سے  
فراغت پا چکا اور سوت کہ کو شکر لیکر چڑھائی کی

اب شروع ہوا ۶۴۷ھ ہجری نبوی ۲

## بیان محاصرہ کرنے خانہ کعبہ کا

جب مسلم مدینہ کی ہم سے فارغ ہوا اور سوت مکہ پر چڑھ گیا لیکن چونکہ مریض تھا قبل پنجے کے  
مرگیا۔ اور اس کے قایم مقام لشکر حصین بن نیر السکونی ہوا یہ واقعہ درمیان ماہ محرم ۱  
سن کے واقع ہوا تھا۔ پس حصین مکہ پر گیا اور عبد اللہ ابن زبیر کو چالیس روز تک  
محاصرہ کرے رہا یہاں تک کہ اس کو خبر پہنچی کہ یزید ابن معاویہ مرگیا جیسا کہ ہم ذکر کر چکے  
مگر سبب الحرام میں گوپیون سے پتہ نہیں چکا تھا اور آگ سے بھی جلا چکا تھا۔  
جب حصین کو معلوم ہوا کہ یزید مرگیا اس نے عبد اللہ بن زبیر کو کہا کہ میری رائے یہ ہے  
کہ ہم اپنی مقتولین کے خون کا دعویٰ کریں اور اگر تم میرے پاس آؤ تو میں تمہاری سبیت  
کردن اور شام کو چلو۔ عبد اللہ بن زبیر نے انکار کیا۔ اور حصین ملک شام کو کوچ  
کر کے گیا۔ مگر پیچھے سے ابن زبیر کو نہ متفق ہونے پر ندامت بھی ہوئی اور جو لوگ  
نبی امیہ کے بچے ہوئے مدینہ میں رہ گئے تھے وہ سب ہمراہ حصین کے ملک شام کو گئے

بیان و فاست نیریدا بن معاویہ کا

## وفات یزید ابن معاویہ کا

۴۶۷ واضح ہو کہ یزید ابن معاویہ درمیان حوارین کے جو کہ مضامینات محض سے ہے چودھویں  
 ریح الاول سلسلہ ہجری میں فوت ہوا ائمہ اوسکی اہلین بر سکی تھی اور خلافت اوسنے  
 تین برس چہ ہینے کی حلیہ اوسکا یہ ہے رنگ گندم گون گھٹلا بدن سپید چشم بونہ پر  
 نشان چپک کے ڈاڑھی خوبصورت ہلکی۔۔۔ قد کا بسا تھا اوسنے چند لڑکیاں  
 اپنے پیچے چوڑین۔۔۔ والدہ اوسکی سیون بنت بحدل کلبیہ ہے وہ اپنی والدہ  
 کے ساتھ اوسکے کہنے میں درمیان باد یہ نبی کلب کے رہا کرتا تھا علم فصاحت  
 اور فن شعر سے واقف تھا باد یہ نبی کلب ہی میں شعر بنا ناسیکھا اوسکے وہاں  
 پہنچی کا باعث یہ تھا کہ یزید کی والدہ سیون مذکور ایک روز یہ شعر پڑھ رہی تھی یہ  
 للبر عباء و نقد عینی : احب الی من لبس السنفوف  
 و بیت تحق الارواح فیہ : احب الی من قصر منیف  
 و بکر یتبع الاطعان صعب : احب الی من بغل رفوف  
 و کلب ینبح الاضیاف دونی : احب الی من هزّ الدفوف  
 و خرق من بنی عمی فقیر : احب الی من علم علیف  
 معاویہ نے کہا کہ اے بنت بحدل تو نے مجھ کو سال کاہ خور سے تشبیہ دی اگر مجھ کو  
 میرے گہر میں رہنا منظور نہیں ہے تو جا اپنے کہنے میں رہ اسلے وہ نبی کلب کے  
 جنگل میں جہاں اوسکا ملک تھا جا رہے یزید کو یہی اپنے ساتھ لے گئی اوسنے اپنے  
 نانا ہی کے گہر پر ورش پائی

## بیان خبار معاویہ بن یزید ابن معاویہ کا

واضح ہو کہ معاویہ ابن یزید ابن معاویہ تیسرا خلیفہ خلفا ربی امیہ کا ہے جب ز

## سیت کرنی لوگوں کا عبد اللہ ابن زبیر سے

۴۶۸

ابن سادیہ فوت ہو گیا اور سوقت لوگوں نے یزید کے بیٹے سادیہ کی درمیان جو دسویں ربیع الاول سنہ ۴۰ کے سیت اختیار کی یہ شخص جوان اور دین دار تھا اور سکی خلافت کل تین مہینے رہی۔ بعضے کہتے ہیں چالیس روز خلافت کرتا رہا بعد اسکے مر گیا اور عمر اور سکی کسٹیں برس کی تھیں اور اخیر ایام زندگانی میں اسنے لوگوں کو جمع کر کے کہا کہ مجھے کار خلافت نہیں ہو سکتا۔ اور نہ جھکو کسی شخص مثل عمر بن خطاب کے معلوم ہوتا ہے تاکہ اسکو میں خلیفہ مقرر کر دوں اور نہ مثل اہل شوری کے کوئی ہے اسلئے تمکو اختیار ہے حکومت پسند کرو خلیفہ بنا لو یہ کہہ کر اپنے گہر میں جا گیا اور چپ گیا تا وقت وفات غایب رہا اور کہتے ہیں کہ اسنے یہ وصیت کر دی تھی کہ صحا کین قیس تا قایم ہونے کسی خلیفہ کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرے

## بیان سیت کرنے لوگوں کا حضرت عبد اللہ ابن زبیر سے

جبکہ یزید ابن سادیہ مر گیا اور سوقت لوگوں نے درمیان مکہ کے عبد اللہ بن زبیر کی سیت کی۔ اور مروان بن الحکم مدینہ میں تھا اسنے قصد کیا کہ میں بھی مکہ میں جا کر عبد اللہ بن زبیر کی سیت کر دوں لیکن یہ وہ ہمراہ اور لوگوں کے جو نبی امیہ میں سے ملک شام کو جاتے تھے چلا گیا۔ کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے اپنے عامل کو جو مدینہ ہنسا یہ لکھا کہ کوئی نبی امیہ میں سے دمان رہنے نہ بادے اگر ابن زبیر سہراہ حصین کے ملک شام کو چلا جاتا۔ یا نبی امیہ سے سار ش کر لیتا تو ابن زبیر کو خلافت مقرر ہو جاتی لیکن تقدیر سے کچھ چارہ نہیں ہو سکتا۔ جو وقت عبد اللہ ابن زبیر کی مکہ میں سیت ہو گئی اور عبید اللہ ابن زیاد دالی بصرہ ملک شام کو بھاگ گیا اور دمشق ام اہل بصرہ نے ابن زبیر کی سیت کرنی اور عراق۔ اور حجاز۔ اور مدینہ کے

## بیان اخبار مروان بن الحکم کا

اورین کے لوگ سب مطیع ہو گئے اور ایک معہ کو ایک شخص کے بھی دمان کے لوگوں سے۔  
 اور سکی بیت کر لی اور ضحاک ابن قیس نے بھی بیت خفی ملک شام میں عبداللہ  
 ابن زبیر کی کر لی تھی اور محض بن نہان ابن بشیر انصاری نے بھی اور سکی بیت کی  
 — اور قشدرین میں زفر بن الحرث کلابی نے بھی بیت کی قریب تھا کہ خلافت  
 بالکلہ حضرت عبداللہ ابن زبیر کی ہو جائے یہ شخص زراہ اور پارسا اور شجاع  
 تھا مگر دو عیب یہ تھے ایک بخل — دوسرے ضعیف الراے تھے

## بیان اخبار مروان ابن الحکم کا

واضح ہو کہ نبی امیہ کا چوتھا خلیفہ مروان ابن الحکم ہے — یہ مروان مذکور  
 در میان ایام خلافت حضرت ابن زبیر کے ملک شام میں قائم ہوا اور تمام  
 نبی امیہ اس کے ہمراہ ہو گئے اب ملک شام میں لوگوں کے دو فرق ہو گئے ایک  
 فرقہ بمانیہ جو مروان کے ساتھ ہو گئے تھے — اور ایک فرقہ قیسید جو ضحاک  
 ابن قیس کے ہمراہ تھے اس فرقہ کے آدمی ابن زبیر کی بیعت کرتے جاتے تھے  
 اور بہت جھگڑے قصے معطلے ایسے اذنین ہوا کہ کہ اونکی شرح بہت طویل ہے  
 انجام کار یہ ہوا کہ فریقین کا مقابلہ در میان مرج راہط کے بیچ شہر غوط کے  
 جو دمشق کا ایک شہر ہے ہوا اور لڑائی شروع ہوئی اس لڑائی میں ضحاک  
 اور فرقہ قیسید پر حملہ تھا اور اونکو شکست فاش ہوئی اور ضحاک بن قیس مقتول ہوا  
 اور ایک جماعت کثیر سواروں قیس کی مقتول ہوئی — جب مروان نے دیکھا کہ  
 جنگ مرج بن قیس کو شکست ہوئی اسوقت مروان نے باواز بلند کہا کہ خبردار کوئی  
 مرج نام ہر اوس روز کا جس روز مروان نے جنگ کی اور راہط ایک موضع ہر شرق رود شمس



## بیان اخبار مردوان

اور کے تابع نہ ہونا اور مردوان دمشق میں داخل ہو کر معاویہ ابن ابی سفیان کے گھرنے  
 اور ترائد اور سب آدمی وہاں مجتمع ہوئے اور ام خالد بن زید بن معاویہ سے بسبب  
 خوں خالد کے نکاح کرنا۔ جب فرقہ قیسہ کی شکست ہوئی اور ضحاک کے  
 قتل ہونے کی خبر اہل محص کو پہنچی وہاں نمان بن بشیر انصاری عامل تھا وہ اپنے  
 اہل رعیل لیکر ہالگا اور اہل محص نے نکلا نمان ابن بشیر کو قتل کر ڈالا اور اسکا  
 سر کاٹ کر مردوان کی اہلخانہ کے محص میں لے گئے۔ اور جب زفر ابن حارث  
 حاکم قنسرين کو جو ابن زبیر کی طرف سے دعوے سمیت کراتا تھا نہریت اور شکست  
 کی خبر پہنچی وہ قنسرين سے نکلا ترقیس پر آیا اور اس پر غالب ہو گیا۔ اور شام  
 ملک مروان بن الحکم کا ہو گیا۔ یہ مردوان نے مصر کی طرف خروج کیا اور اپنے  
 سے پہلے عمرو بن سید بن الحاص کو بھیجا اسنے مصر میں داخل ہو کر ابن زبیر کے  
 عامل کو نکال دیا اور مروان بن الحکم کی سمیت باشندگان مصر سے کدوائی۔ جب  
 مروان مصر پر متصرف ہو چکا تب دمشق کو آیا اور تہا اختتام ۶۴۲ھ ہجری کے مروان  
 درمیان ملک شام اور مصر کے خلیفہ بالاستقلال تھا۔ اور ابن الزبیر درمیان  
 عواق اور حجاز اور یمن کے خلیفہ تھا۔۔۔ اسی یمن ابن الزبیر نے کعبہ شریفہ کو  
 ڈھا کر پہر تعمیر کی صورت حال یہ ہے کہ دیوارین خانہ کعبہ کی بسبب ضرب گولوں کے  
 جبکہ گین تین اسلے اوکو ڈھا کر اور بنیاد اوکی کہو در اور پتہ اوکی بنیاد میں  
 رکھ کر نئے سرے تعمیر اوکی کی

اب شروع ہوا ۶۵ھ ہجری

بیان وفات مروان ابن الحکم کا

## بیان وفات مروان

واضح ہو کہ مروان ابن الحکم ا طرح سے مرا کہ اس کی بیوی ام خالد بن زید بن معاویہ ۷۷ھ اور مکہ لگا گھوٹ والا اور پکار کر چیخے کہ ہاے میرا میان مر گیا یہ واقعہ تیسری تاریخ رمضان ۷۷ھ میں ہوا وہ دمشق میں مدفون ہوا عمار اس کی تیر لکھ ہر سکی تھی مدت خلافت کے نو چھ آٹھ روز میں

## بیان کچھ اخبار مروان کا

اس کے باپ کو بنی مہنے لگا لیا تھا وہ طایف بن چلا گیا تھا اور حضرت ابو بکر اور عمر رضی ان دونوں خلیفوں کے وقت میں یہی نکلا ہی رہا۔ مگر خلیفہ مسعود حضرت ثمانی رضی نے جیسا کہ ذکر ہو چکا پہر بلایا تھا۔ مروان یہی ہے شخص ہے جس نے حضرت طلحہ رضی کو ایک تیر مار کر درمیان جنگ جمل کے شہید کیا تھا

## بیان اخبار عبد الملک

واضح ہو کہ عبد الملک پانچواں خلیفہ خلفا زبئی امیہ میں کا ہے جب مروان نے وفات پائی اور وقت اس کے بیٹے عبد الملک بن مروان کے درمیان تیسری تاریخ رمضان شریف ۷۷ھ کے لوگوں نے بیت کی اس کی خلافت درمیان ملک شام اور مصر کے مستقل ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ جب نوبت خلافت عبد الملک کی آئی وہ بیٹا ہوا قرآن شریف کو دین لے ہوئے پڑھ رہا تھا فوراً اس کو سنبہ کر دیا تھا طلب قبر ان ہو کر کہا کہ یہ آخرے وعدہ تھا آپ سے اب شروع ہوا ۷۷ھ ہجری نبوی ۷۷ھ

## بیان خروج کرنی مختار عبید ثقفی کا

۴۷۲

### بیان خروج کرنے مختار بن ابی عبید ثقفی کا

در بیان اسی سال کے مختار مذکور نے شہر کوفہ سے واسطے انتقام خون حسینؑ کے خروج کیا اور اسکے ہمراہ بہت لوگ ہو گئے وہ کوفہ پر غالب آگیا اور اسے بہت لوگوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ پر اور طلب انتقام خونِ نبیؐ پر بیعت کی۔ اور مختار فقط قاتلین حضرت امام حسینؑ سے لڑا اور کہا کہ مجھ کو شمر بن ذی جوشن کو دو یہاں تک کہ اوپر فتح پائی اور قتل کیا۔ اور خولی الاصحی کے گہر کو جا لکیر اسنے حضرت امام حسینؑ کا سر کاٹا تھا اور کو بھی قتل کر کے گہر کو جلا یا۔ پھر عمر بن ابی وقاص سپہ سالار لشکر کو جو حضرت امام حسینؑ کے مقتولین میں تھا اور اسنے یہ حکم کیا تھا کہ سینہ اور پیٹھ امام حسینؑ کا گھوڑوں سے رومدا چاہئے اور کو قتل کیا اور ابنِ عمر کو بھی قتل کیا اسکا نام حصص تھا اور دونوں سر پاس محمد ابن حنیفہ کے درمیان جاز کے بیچہ کے یہ واقعہ درمیان ذی الحجہ اسی سال کے گذرا۔ پھر مختار نے ایک تابوت نبوا کریمؐ کا یہ ظاہر کیا کہ میں اس میں دفن ہوں وہ تابوت ایسا تھا جیسا نبی اکرمؐ میں ہوتا ہے۔ جب مختار نے واسطے لڑائی عبید اللہؑ بن زیاد کے لشکر روانہ کیا تھا تب اسوقت وہ تابوت بھی ایک نجر کی پیٹھ پر درمیان لڑائی کے موجود تھا

اب شروع ہوا ۶۲ھ ہجری نبویؐ

بیان مقتول ہونے عبید اللہ بن زیاد کا

## بیان مقتول ہونے بعد اللہ کا

اسی سال میں درمیان ماہ محرم کے مختار نے لشکر آئادہ کر کے واسطی لڑائی بعد ۳۷۳  
 ابن زیاد کے صحابہ خود اول موصل پر غالب ہو چکا تھا اور ابراہیم بن اشتر مخفی کو  
 اوس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا جب مقابلہ جابین کا ہوا خوب لڑائی واقع ہوئی  
 مگر ابن زیاد کے آدمی ہلاک گئے۔ اور عبید اللہ ابن زیاد بھی ابراہیم بن اشتر کے  
 ہاتھ سے درمیان اس سرکہ جنگ عظیم کے مقتول ہوا اوسنے سراسر اسکا کاٹ کر لاشہ پھینک دیا  
 اور بعد شکست کے ابن زیاد کے آدمیوں میں سے بہت سے ہلاک ہوئے پھر  
 زاب میں ڈوب گئے۔ ابراہیم نے ابن زیاد کا سر ہراہ اور سرون کے مختار کے  
 پاس روانہ کر کے اس طرح پر خدا تعالیٰ نے حضرت امام حسینؑ کا انتقام مختار کے  
 ہاتھ سے لیا اگرچہ مختار کی نیت بخیر نہ تھی یہی یہ کار نیک اوتے بظاہر طور میں  
 آیا۔ اور درمیان اسی سال یعنی ستہ ہجری کی ابن زبیر نے اپنے ہائی مصعب کو  
 بصرہ پر حاکم مقرر کیا مصعب نے مہلب ابن ابی صفراء کو فراسان سے بلایا وہ بہت  
 لشکر اور مال کثیر ہمراہ اپنے لیکر اوس کے پاس آیا اور دونوں نے ہمراہ ہو کر مختار پر  
 واسطی لڑائی کے چڑھائی کی اور کوفہ میں پہنچی اور مختار کے ہمراہ ہی بہت لوگ  
 اکٹھے ہو کر مقابلہ پر آئے۔ اور شکست بعد جنگ عظیم کے مختار کو ہوئی۔ اور مختار  
 اپنے محل میں جو جاے پکھری کی تھا درمیان کوفہ کے محصور ہوا مصعب نے کوفہ میں  
 گھس کر مختار کا محاصرہ کیا لیکن وہ حالت محاصرہ میں ہی لڑائی میں شکست کر مقتول ہوا  
 — پھر مصعب نے سب احوان مختار کو کہا کہ محل سے باہر آؤ وہ جو جب حکم مصعب کے  
 باہر آئے اور مکان خالی کر دیا مصعب نے سب کو قتل کر کے شل بیٹے کی اور اسے  
 کہتے ہیں کہ سات ہزار آدمی تھے جو مقتول ہوئے اور مختار درمیان ماہ رمضان ۶۰  
 ہجری کے شہید ہوا اوسکی کشتہ برس کی تھی۔ اور اسی سال میں یعنی ستہ  
 ہجری میں جیسے کہتے ہیں کہ اکثرین اور جیسے کہتے ہیں کہ انہرین اور جیسے کہتے ہیں کہ

## بیان مقتول ہونے علیہ اللہ کا

۴۴۴ مین در میان کوفہ کے ابو بکر خضاک بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عبادہ نے وفات پائی یہ خضاک مذکور اجنف کے نام سے مشہور تھا یہ وہ شخص ہے کہ جبکہ نام سے ضرب المثل علم میں مشہور ہے۔ یہ سردار اپنی قوم کا موصوف بقل اور دانش اور صاحب علم اور ذی حلم اور ذی آدمی تھا اسنے پیغمبر خدا کا زمانہ بھی پایا ہے الا صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ اور ایک دفعہ قاصد ہو کر حضرت عمر رض کے پاس در میان اونکی انعام خلافت کے آیا تھا مگر تابعین میں سے بڑے رتبہ کا یہ شخص گذرا اور سر اہ حضرت علی رض کے جنگ صفین میں بھی تھا اور جنگ جمل میں دونو جانب میں سے کسی کی بھی طرف نہ تھا (اجنف لیل کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ شخص لہزار است قد دہی طرف کو چمک کر چلا کرتا تھا) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اجنف مذکور در میان جنت معاویہ کے اشتراف لوگوں میں بطور ملاقات دربار معاویہ میں حاضر ہوا۔

اسی اثنار میں ایک شخص اہل شام کا بھی اوس محل میں آیا اور اسنے خطبہ پڑھ کر آخر خطبہ میں علی ابن ابیطالب رض پر لعنت کی سب لوگوں نے اپنی سر نیچے جھکا لے کوئی نہ بولا مگر اجنف نے معاویہ کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہا کہ یا امیر المؤمنین یہ شخص تمام انبیاء کو لعنت کرنی کی اگر آپکی مرضی بائے تو بیشک یہ سب نبیوں پر لعنت کرے خدا سے ڈرو اور تقوی اختیار کرو حضرت علی رض کا بیچا ابو چوڑو کیونکہ انہوں نے اس جہان سے رحلت کی اب وہ اپنی قبر میں ہونگے وہاں تو چین لینے دو اب تلو اونکی لعنت کرنی سے کیا حاصل ہے اور قسم ہے خدا کی وہ شخص مبارک النفس اور صیبت زدہ تھا۔

معاویہ نے کہا کہ اے اجنف کیوں انہوں پر ٹھیکری رکھتا ہے میں قسم دیتا ہوں تجھکو خدا کی کہ تو بھی منبر پر چڑھ کر اگر ہماری خوشی چاہتا ہے تو علی ابن ابیطالب رض پر لعنت بخوشی کر یا بجز۔ اجنف نے کہا کہ آپ ٹھکرمات رکھئے اس میں آپکی خیر ہے اسوقت معاویہ بہت عزا لگایا اور لعنت و مباحث سے پیش آیا۔ تب اجنف نے کہا

## بیان مقتول ہونے عبید اللہ کا

کہا کہ اے سادہ بین انصاف کے کلمے کہتا ہوں معاویہ نے کہا فرمائے۔ اصف نے ۴۷۵  
یہ کہہ کہ محمد خدا کو لایق ہے اور درود ہو جو اوپر رسول اوسکے کے۔ اے لوگو معاویہ  
نے جھکو یہ کہا ہے کہ لعنت کر علی رضی پر سنو علی ابن ابیطالب رضی اور معاویہ دونوں جھکے  
اور اسپین ٹرے اور ہر ایک شخص نے ان دونوں سے یہ دعویٰ کیا کہ خلافت حق  
میرا ہے جب میں دعا کر دن تم سب آئیں کہنا۔ اب میں کہتا ہوں۔ اے خدا لعنت کر تو  
اور تیرے فرشتے اور لعنت کرین تیرے نبی ص اور تمام تیری پیادیش اوس شخص پر  
جو ان دونوں سے باغی ہوا اور لعنت کر گروہ باغی کو۔ اور اے خدا لعنت کر  
اوس پر۔ آئیں کہو اے سامعین۔ یہ لکھ معاویہ سے کہا کہ میں تو یہ کلمے کہتا ہوں  
گرچہ مارا ہی کیون نہ جاؤں اب مجھے اور کچھ پہر نہ کہلانا

## اب شروع ہوا ۶۸ھ ہجری نبوی ص

اس سال میں عبد اللہ ابن عباس درمیان طایف کے راہی ملک بقاء ہوئے اور محمد ابن  
خنیفہ طایف میں رہا کے یہاں تک کہ حجاج ابن یوسف مکہ میں آیا یہ عبد اللہ بن عباس  
ہجرت سے تین برس پیشتر پیدا ہوئے تھے اور رسول اللہ نے اونکے واسطے دعا کی تھی  
کہ اے خدا فقیر کو اد کو علم دین کا اور سکھلاؤ اس کو کلمہ اوزنا دیل چنانچہ یہ شخص  
اب ہی عالم مثل اونکے دعا کی ہوا کو خیر سب کثرت علم کے کہا کرتے تھے

## اب شروع ہوا ۶۹ھ اور ۷۰ھ ہجری نبوی ص

اسی سال میں وہ حال جو سن اکتبر تک گندا ہے لکھا جاتا ہے

## بیان قتل ہونے مصعب رض کا

۴۷۷

## بیان قتل ہونے مصعب ابن زبیر رض کا

وضیح ہو کہ دربارِ شہِ ہجری کے عبدالملک نے سامانِ جنگ تمبا کر کے عراق کو کوچ کیا۔ اور ادھر سے مصعب نے ہی سامان کر کے اوسکا مقابلہ کیا اور دونو طرف سے لڑائی ہوئی شہِ ہجری ہوئی مگر افسوس ہے کہ اہل عراق نے عبدالملک سے خفیہ سازش کر لی تھی مصعب رض کو پہوڑ کر اوس سے جانے مگر حضرت مصعب غریب ٹرے آخر انامر وہ سہ اپنے فرزند دینند کے اوپر دیر جا تلیق کے کنارہ نہر حیل پر شہید ہوئے۔ مگر مصعب کی چھینیں برس کی تھی یہ واقعہ درمیان ماہِ حاد الاول شہِ ہجری کے وقوع میں آیا۔ مصعب رض قبل خلافت کے عبدالملک کے دوست تھا اور مصعب رض کے بیویان یہ تھیں ایک سیکہ بنت الحسین رض۔ اور سیکہ بنت طلحہ ان دونوں سے دفعتاً ایک باری نکاح کیا تھا بعد اس واقعہ کے عبدالملک کو ذمہ لیا دنان کے باشندہ ان نے اوس سے بیت کی اور دونو عراق کے ہوئے

## اب شروع ہوا شہِ ہجری نبوی ۲

اس سال میں عبدالملک نے حجاج ابن یوسف ثقفی کو لشکر دیکر مکہ میں بارہاڑے لڑنے عبد اللہ ابن زبیر کے یہجا چنانچہ حجاج نے مذکور ماہِ حاد الاول سنہ ۶۸۱ میں مکہ شہر یقہ کو روانہ ہوا اور طایف میں اوترا درمیان اوسکے اور اصحاب ابن زبیر کے لڑائی ہوئی اسنے حد اصحاب ابن زبیر پر کیا انجام کار ابن زبیر مکہ میں محصور ہوا اور حجاج نے مذکور نے بیت الاحرام پر گولے مارے اور اس سال تمام

## بیان قتل ہونے مصعب رض کا

۴۷۷

سال تمام تک محاصرہ رہا

### پھر شروع ہوا سٹہ ہجری نبوی ص

احجاج ابن یوسف حضرت زبیر کا محاصرہ کے رہا مگر ابن زبیر رض نے اپنے تین سپرد کردینے سے ترنا بہتر جانا چنانچہ اوسنے جنگ کی اور جاد الاخر سٹہ ہجری میں ثبات پٹنے لڑ کر مقتول ہوا جب ابن زبیر مقتول ہوا اوسکی عمر تہتر برس تھی یہ اول بچہ ہے جو ہاجرین میں سے بعد الحجرت پیدا ہوا۔ اور نو برس خلافت کی کیونکہ اسکی بیعت لوگوں نے سٹہ میں بعد مرنے یرید بن معاویہ کے کی تھی اور یہ شخص کثیر العبادت بھی تھا کہتے ہیں کہ چالیس برس تک اپنی پیٹھ سے چادر نہ ادا تاری تھی اسی سال میں بعد مقتول ہونے ابن زبیر کے درمیان حجاز اور ملکین کے عبد الملک کی بیعت ہوئی اور سب آدمیوں نے اوسکی اطاعت منظور کی۔ اور درمیان اسی سال کے یعنی سٹہ ہجری میں عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض فوت ہوئے ان کا داقہ مقتول ہونے ابن زبیر سے تین مہینے بعد ہوا تھا اور عمر اوسکی ستائیس برس کی تھی

### اب شروع ہوا سٹہ ہجری نبوی ص

اسی سال میں حجاج نے کعبۃ اللہ کو ڈھا کر حجر اوسکی بنائیں سے نکال کر جطور پر زمانہ نبی ص کے میں تھا اوسی طور سے تعمیر کی چنانچہ بیت الحرام کی تعمیر اتناک ودہی موجود ہے اور حجاج امیر حجاز کا مقرر ہوا



## بیان قتل ہونے مصعب کا

### اب شروع ۷۵ھ ہجری نبوی ۴

ہی سنا میں عبد الملک نے طرف حجاز کی ایک پروانہ درباب ولایت عراق کے  
 پہنچا کہ اوسکا بھی تم انتظام کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوفہ کو گیا اور حجاج بی کے ایام  
 ولایت میں ایک شخص سہمی شیبہ خارجی نکلا اور اس نے بیت کوٹوں کو اپنے ہمراہ  
 بیج کر کے حجاج کے ساتھ لڑائی کی جد جگہ کثیر کے مال کا رہید ہوا کہ صحبت میں  
 شیبہ خارجی کے تفرقہ پڑ گیا اور اس کے گھوڑے نے ایک پل پر سے اوسکو گرا  
 دیا وہ نہر میں ڈوب گیا۔ اور اس طرح حجاج پر عبد الرحمن بن اشعث نے بھی ضرب  
 کیا تھا یہ شخص اولا غرسان پر غالب ہو گیا اور پھر حجاج کی طرف نکلا اور کوفہ پہنچا  
 آگیا اور مسدب جاعون کو شکست دیکر تقویت حاصل کر کے عبد الملک نے حجاج کو  
 در شکستام سے پہنچ کر تقویت اور کمک دی آخر کار عبد الرحمن کو شکست ہوئی  
 اور سپاہ اوسکی متفرق ہو گئی وہ بہاگ کرتزک کے بادشاہ کے پاس چلا گیا حجاج  
 نے ایک ایچی واسطے طلب عبد الرحمن مذکور کے بادشاہ ترک کے پاس بھیجا اور  
 کہہ دیا کہ اگر اس کے سپرد کر نہیں تاخیر کیجی گا تو آپ طیار ہورہنا میں ہی آتا ہوں  
 ترکستان کے بادشاہ نے عبد الرحمن کو سوا اس کے چالیس ہزار امیون کے پڑ کر حجاج  
 کے پاس بھیج دیا۔ مگر عبد الرحمن نے درمیان ایک منزل کے ایک مکان پر سے  
 اپنے تین لاکر مار ڈالا

بشروع ہوا ۷۶ھ ہجری موعہ ما بعد ۸۱ھ ہجری تک

## بیان قتل ہونی مصعب کا

اس سال میں ابو القاسم محمد بن علی بن ابیطالب جو کہ مروان ابن الحنفیہ بن فوت ہوئے ۴۹

### اب شروع ہوا ۸۲ھ ہجری نبوی ۵

اس سال میں مہلب بن ابی صفرة لازدی نے وفات پائی یہ صاحب بڑے سنی اور قوی مشہور تھے اور انکو حجاج نے خراسان کا دلی کر دیا تھا لیکن مہلب نے کور مروان و مروان بن فوت ہوا اور اپنے پیچھے بیٹا اپنا نیریز بن مہلب خلیفہ اپنا چوڑا جب مہلب نہ کور مرنے لگا اور سوت اپنی اولاد کو بلا کر ایک دستہ تیردن کا منگوایا اور کہا کہ تم ان تیردن کو مجھتہ توڑ سکتے ہو انہوں نے کہا کہ نہیں پہرہ چاہا کہ ایک ایک کو توڑ سکتے ہو انہوں نے کہا کہ ان توڑ سکتے ہیں کہا کہ سب ہی حال تمہارا ہے یعنی اگر تم متفق رہو گے کوئی غالب نہ اسیکا اور اگر متفرق ہو جاؤ گے تو ہلاک ہو گے۔ اسی سال میں سنہ یاسی بن خالد بن زید ابن معاویہ نے ہجرت پائی یہ شخص درمیان نبی امیہ کے سخاوت اور فصاحت اور عقل میں مشہور تھا

### اب شروع ہوا ۸۳ھ ہجری نبوی ۵

اس سال میں حجاج نے ایک شہر سی واسطہ بسایا ہے

### اب شروع ہوا ۸۴ھ اور ۸۵ھ ہجری نبوی ۵

اس سن میں نے پچاسی میں عبد الغزیز بن مروان مصر میں فوت ہوا

## بیان وفات عبد الملک کا

۴۰۰

اب شروع ہوا ۸۶ھ ہجری نبوی ۷

## بیان وفات عبد الملک بن مروان کا

در بیان ماہ شوال اسی سال کے عبد الملک بن مروان نے وفات پائی اور عمر اوسکی ساٹھ برس کی تھی اور مدت خلافت اوسکے اوسوقت سے کہ جب ابن زبیر شہید ہوئے اور سب آدمیوں نے اوسکی بیت کی تیرہ برس چار مہینے سات دن کم ہیں اسکے مونیہ میں سے بد بو بہت آیا کرتی تھی اس واسطے اسکو ابو لؤڈ بان کہتے ہیں اور سبب صفت نخل کے اور سکور شیخ الحجر بھی کہا کرتے تھے یہ شخص بہت استوار عاقل فقیہ عالم دیندار تھا جب خلیفہ بنو ادنیانی سب بے لادیا اور دین داری جاتی رہی اور بدل کر اور یہی کچھ ہو گئی

## بیان خلافت ولید بن عبد الملک کا

واضح ہو کہ یہ چہا خلیفہ بنی امیہ میں کا ہے۔ بعد وفات عبد الملک کے ولید کی سمیت لوگوں نے در میان نصف ماہ شوال اسی سنہ کے اپنے ۸۷ھ ہجری میں کی سبب اوس عہد کے جو اوسکے باپ سے ہو گیا تھا اور سکونبار مکانات تعمیر کا بہت شوق تھا اور اوسکے کار سب مضبوط ہو گئے تھے اور اوسکے ایام میں فتوحات کثیر ہوئی ہیں اور انھوں نے جزیرہ اندلس سے اور ماورائے النہر سے اور اسی کے ایام خلافت میں خراسان اور عراقین کا حجاج دالی ہوا اور خط و کتابت ترکون سے ہوئے اور سلمہ بن عبد الملک نے در میان بلاد روم کے خط و کتابت جاری کر کے اوسکو فتح کیا اور

## بیان خلافت ولید بن عبدالملک کا

۴۸۱ اور لوگوں کو قید کیا۔ اور محمد بن قاسم ثقفی نے بلاد ہند کو فتح کیا۔  
 ورمیاں اسی سن میں سن چیاہشی کے ولید مذکور نے اپنے بیٹے عمر بن  
 عبدالعزیز کو مدینہ کا والی کیا وہ مدینہ میں جا کر اپنے دادا مروان کے مکان میں  
 اٹھا اور مجلسِ مینہ کے جمع کے دو پہر لوگ تھے عروہ ابن زبیر بن العوام  
 اور عبداللہ بن عتبہ بن مسعود اور ابوبکر بن عبدالرحمان اور ابوبکر بن  
 اور سلمان بن بسار۔ اور قاسم ابن محمد ابن ابی بکر الصدیق۔ اور  
 سالم بن عبداللہ ابن عمر بن الخطاب اور عبید اللہ بن عمر۔ اور عبداللہ بن  
 عامر بن ربیعہ اور خبابہ بن زید۔ ان سب کو بلا کر عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ میں  
 یہ چاہتا ہوں کہ کوئی امر اور کسی بات کا فیصلہ بدون تمہاری رائے کے نہ کیا  
 کر دوں۔ اور جو تم کو میری طرف سے کسی امر میں ظلم اور جور معلوم ہو وہ خبر  
 ایک تہلہ دو سب نے پہرے پسند کی

## اب شروع ہوا ۸۷ھ اور ۸۸ھ ہجری ۴

اس سال میں ولید نے عمر بن عبدالعزیز کو حکم دیا کہ رسول اللہ کی مسجد اور گھر  
 کے ایک مسجد کلاں سو گز کی مربع طیار کرو اور اون گھر دن کی قیمت <sup>۱۰۰</sup> دینار  
 میں بیع کر دینی چاہئے چنانچہ سب اہل مدینہ نے مان لیا اور کاریگر اور حجار  
 راجہ زور ولید کے پاس سے واسطے عمارت مسجد کے آئے اور عربی میں ہجری  
 ۸۷ھ میں سے الگ ہو گیا۔ اور اسی سال میں <sup>۸۷</sup> سن میں ولید مذکور نے  
 مال دمشق کی تعمیر کی اور کے بنانے میں بہت مال خرچ ہوا  
 اب شروع ہوا ۸۹ھ اور ۹۰ھ ہجری ۴

## بیان خلافت ولید

۸۶ھ اسی سال میں ولید نے عمر بن عبد العزیز کو مدینہ سے معزول کر دیا

### اب شروع ہوا ۸۶ھ ہجری نبوی ص

اس سال میں حجاج نے سید بن جبر رض کو قتل کیا بسبب اسکے کہ سید نے حجاج کی اطاعت چھوڑ کر عبد الرحمن بن اشعث کے تابع داری کی تھی اور حجاج سے ڈر کر ہالکا اور کمزور بن گیا۔ حجاج نے ولید کے پاس قاصد بھیجا کہ جو لوگ ہالک ہو گئے ہیں ان کو میرے پاس بھجوا دیکے چنانچہ ولید نے حسب ایما ارادہ اسکے اپنے عامل مکہ کو جو خالد بن عبد اللہ القسری تھا یہ حکم کر بھیجا کہ جن لوگوں کو حجاج ہالک کر دیا وہ ان کے پاس روانہ کر دے۔ اور حجاج نے سید بن جبرہ وغیرہ کو طلب کیا اور ان سے ان لوگوں کو اسکے پاس بھیج دیا۔ اور سید ابن جبر کا سر اور ادا کیا۔ یہ شخص نے سید بن جبر بڑا عالم تھا درمیان تابعین کے اور سید عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر سے علم سیکھا تھا اور اوسے سے روایت کی ہے قرآن کی ابو عمر نے۔ اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ قتل کیا حجاج نے سید بن جبر کو اور حالانکہ کوئی شخص مثل اسکے روی زمین پر عالم نہ تھا اور سب اسکے محتاج تھے۔ اور اسی سال میں نئے درمیان ۸۶ھ ہجری کے سید بن اسیب جو اور فقہار کبار تابعین سے شمار کئے جاتے ہیں فوت ہوئے۔ اور اسی سال میں دھبے کہتے ہیں کہ ۸۶ھ ہجری میں علی بن الحسن بن علی ابن ابی طالب نے جو معروف حضرت زید النابدین میں وفات پائی اور مدینہ میں فوت ہوئے اور یقیناً مدفن ہوئے عمر اٹھاون برس کی تھی

### اب شروع ہوا ۸۷ھ ہجری

## بیان وفات ولید کا

در بیان اسی سال کے حجاج بن یوسف ثقفی والی العراق اور قرآن نے بھی  
وفات پائی عمر اسکی چوٹ برسکی تھی اور عراق پر بمبیل برس کے عرصہ سے  
حکومت کرتا رہا — کہتے ہیں کہ حجاج کی آنکھیں چوٹی اور آواز باریک نہایت  
فیض تھے — کہتے ہیں کہ جمیع مقتولین جو حجاج کے ہاتھ سے مارے گئے ہیں ایک لاکھ  
بیس نہر آدمی ہیں

## اب شروع ہوا ۹۶ ہجری

## بیان وفات ولید کا

ماضی ہو کہ در میان ماہ جماد الاخر سنہ ۶۱ کے ولید بن عبد الملک بن مروان  
بھی فوت ہوا — اوسنے خلافت نو برس سات مہینے کی وہ مروان کے گھرانے  
فوت ہوا اور دمشق کے چوٹے دروازہ کے باہر مدفون ہوا — اور اوسکے  
چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز نے اوسپر نماز پڑھی اور عمر اسکی بیالیس برس  
چھ مہینے کی تھی — اس شخص کی ناک ہمیشہ جھک رہی تھی اور بیٹے اوسکے  
تھے اور اسی نے مسجد دمشق بنائی ہے اوسکی تعمیر کے واسطے کاریگر بلا دردم  
اور تمام بلاد اسلام سے بلائی تھی — اوس مسجد کے پہلو پر ایک گرجا بنایا  
وہ نصار اے کے سپرد کر دیا تھا بسبب اس کے کہ نصف شہر اوسکے مل میں رہتا  
اور نصف میں جو بصلح یا تھا مسلمانوں کا مل تھا اوس گرجا کو کتبہ ماریجی کہا کرتے  
تھے — ولید نے اوسکو ڈھاکر جامع مسجد میں ملایا — اور ولید بوسنے میں غلطی  
کی کرتا تھا — ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عرابی نے اپنے داماد کی شادی

## بیان خبر سلیمان کا

۴۸ اوسکو ولید نے کہا کہ مائٹا لکٹے نے کیا حال ہے تیرا لیکن چونکہ بفتح نون کہا تو اسکے  
 نے یہ ہوئے کہ کیا برای ہے تجھیں اعرابی نے کہا کہ اعدو باللہ من اللہ یعنی پناہ  
 مانگتا ہوں میں اللہ سے برای کی سلیمان ابن عبد الملک نے کہا کہ امیر المؤمنین یہ  
 کہتے ہیں کہ مائٹا لکٹے بضم نون نے کیا حال ہے تیرا اعرابی نے کہا کہ میرے حق نے  
 مجھ پر ظلم کیا ہے ولید نے کہا کہ کن تھنک بفتح نون یعنی سختی کیا ہے تیرا اگر بضم نون  
 کہتا تو مراد ہوتی کہ کون داماد ہے تیرا اعرابی نے کہا کہ میرا ختنہ کسی حجام نے کیا ہے  
 میں تو بہرہ نہیں کہتا سلیمان بن عبد الملک نے کہا کہ کون ہے داماد تیرا نے کن تھنک  
 بضم نون ارسنے کہا کہ یہ ہے اپنے فحاصم کی طرف اشارہ کر دیا — اور باپ اسکا  
 عبد الملک بہت فیض بنا اپنے بیٹے کی لکنت سے یہ بھی نافرد ہو گئے تھے انکو بھی غیر  
 فیض نہا کرتے تھے چنانچہ اوسنے کہا کہ اے بیٹے تو اس لائق نہیں ہے کہ عرب  
 کے ملک کی حکومت کرے کیونکہ تیری زبانیں لکنت بہت ہے اسلئے اوسکو گہر میں  
 بند کر ایک سلم اوسکے لئے مقرر کیا جو اعراب صحیح سلکھلا دے چنانچہ ولید نے ایک  
 دست تک اوسے سیکھا لیکن جیسے بیٹے تھے اوس سے بدتر ہو کر نکلے یعنی کچھ نہ آیا

## بیان خبر سلیمان بن عبد الملک بن مروان کا

یہ سنا تو ان خلیفہ خلف زبئی امیہ کا ہے جب اوسکا بہائی ولید مر گیا اوسوقت لوگوں  
 نے اوسکی خلافت کی حیثیت در میان جادالاغریستہ ہجری کے کی کہتی — سلیمان  
 مذکور وقت وفات ولید کے در میان شہر مدینہ کے تھا جب اوسکو اپنے بہائی  
 ولید کے مرنے کی خبر پہنچی بعد سات دن کے وہ دمشق میں آیا اور اچھی خصلت  
 سے پیش آیا اور سب کے ظلم اور جور کو اوسنے دہر کیا اور اپنے چچا کے بے

## بیان وفات سلیمان کا

بیٹے عرب بن عبدالغفریز کو وزیر اپنا بنایا اسی سن میں مسلمہ بن عبدالملک نے بلاد روم پر ۴۸۵  
غزا اور جہاد کیا

### اب شروع ہوا ۹۷ اور ۹۸ ہجری نبوی ص

درمیان ان سال کے سلیمان بن عبدالملک نے شکر لیکر واسطے جنگ قسطنطنیہ کے  
خروج کیا تھا اور مرج وابق پر اور ترک حکم دیا کہ اسجائے اقامت کرنی چاہئے خلیج  
فتح نہو چنانچہ قسطنطنیہ ہی پر مسلمہ نے موسم سرما پورے کے اور لوگوں نے اسجائے  
کہتے ہوئے اور کائے کہاے اور مسلمہ اہل قسطنطنیہ پر زور کے ہوئے پرانہا تھا  
کہ خبر آئی کہ سلیمان مر گیا — اور اسی سال میں یزید بن مہلب بن ابی صفروہ دالی خراسان  
نے جو کہ سلیمان بن عبدالملک کی طرف سے خراسان کا عامل تھا جرجان اور طبرستان  
فتح کیا

### اب شروع ہوا ۹۹ ہجری نبوی ص

## بیان وفات سلیمان بن عبدالملک کا

اسی سال میں درمیان ماہ صفر کے سلیمان ابن عبدالملک نے وفات پائی اوسنے  
خلافت دوبرس اور آٹھ مہینے کی عمر اوسکی پینتالیس برس کی تھی اس شخص نے مقام  
وابن میں جو زمین قسطنطنیہ سے ہے وفات پائی مگر وہ بارادہ لڑائی امامہ دہمیا تھا  
کہ دشمن اجل نے اوسپر غلبہ پایا اور ان ایام میں اوسکا بیٹا مسلمہ قسطنطنیہ پر اور ترک



## بیان خبر عمر کا

۴۸۴

تباہیہ سلیمان کا یہ ہے کہ وہ رنگ کا گندم گون خوبصورت آدمی تھا مگر کچھ اوسکے  
بدن میں کچھ ہی تھا اور خصلت اوسکی اچھی تھی عورتوں کو بہت چاہا کرتا تھا اور کہتا  
ہی بہت تھا کہتے ہیں کہ ایک دفع حج کرنے گیا حجاز میں چونکہ گرمی بہت تھی اسلئے وہ  
طرف طایف کی واسطے طلب بردت کے گیا وہاں اوسکے پاس انار لائے گئے  
اور سنے شترانہ رکھائے پھر ایک بکرا لگوا دیا اور چہ مرغیان دے دیں بھی کہا گیا۔ اور  
پھر منفی طایف کی اوسکے سامنے لائے اوس میں سے بہت منقہ کے دلہ لے لیا گیا اس  
اشامین اوسکو اذنگہ آئی سو رہا جب سوکرا دینا موافق عادت کے کہانا حاضر ہوا وہ  
بھی جٹ کر گیا اوسی روز سب بہت کہانے کے مر گیا۔ اور مجھے یہ بیان کرنے میں  
کہ اوسکے پاس ایک نصرانی دو تو بنی بہرے ہوئے وخراندے کے لیکر آیا وہ دابق  
کے اوپر اتر آیا تھا اوسنے ایک شخص کو حکم دیا کہ انڈوں کے چھلکی دور کرتا جا وہ شخص  
اند آجیل چیل کر دیتا تھا اور وہ ایک اند اور سپر ایک انجیر کہاتا جاتا تھا اسی طرح  
سے دو تو بنی خالی کر دے اور پھر بیون کے گوڈے میں شکر ملا کر کہا ہی اسلئے آخر  
کی باری ہو کر مر گیا عربین عبد الغزیز نے اوسکے جنازہ کی نماز پڑھی اوسنے دفن بھی کیا  
یہ خلیفہ غیرت مند بہت تھا چنانچہ اوسنے سب محسنوں کو جو مدینہ میں تھے یہ حکم دیا  
کہ اوسکو خنجر کر ڈالنا چاہئے چنانچہ اوسکے عامل نے جو ابوبکر بن محمد بن عمر انصاری تھا  
سبکو خنجر کر ڈالا

## بیان خبر عمر بن الغزیز کا

دافع ہو کہ عمر بن عبد الغزیز بیامردان بن الحکم کا ہے اور وہ بیابانی اعاص بن امیہ کا  
اور وہ عبد شمس کا وہ عبد مناف کا یہ شخص ابوان خلیفہ خلفاء بنی امیہ سے ہر والدہ  
عمر بن عبد الغزیز کی ام عاصم بیٹی عاصم بن عمر بن الخطاب رضی کی ہے اسکی خلافت کے

## بیان موقوف کرنی سب علی رض کا منبر پر سی

کے واسطے سلیمان بن عبدالغزیز نے حالت بیماری سخت میں درمیان دابق کے صیت ۲۸۷  
کر دی تھی جب وہ مر گیا تب پہلے درمیان ماہ صفر ۹۹ کے خلیفہ ہوا اور لوگوں نے  
اوسکی جیت کی

## بیان موقوف کرنے عمر کا سب علی رض کا منبر پر سے

واضح ہو کہ جب خلیفہ ابنی امیہ کے حضرت علی رض کو ابتداً اس کے پیری سے نیچے اسی  
سال سے حسین کہ حضرت امام حسن ع خلافت سے دست بردار ہوئی اول سال  
نشا وین تک بیٹے اغرایام دولت سلیمان بن عبدالعزیز تک برائے منبر پر چڑھنا  
کرتے اور اون پر تبر اسیجا کرتے۔ سبب غر خلیفہ ہوا کہ اسے اس رسم بد کو موقوف  
کیا اور اپنے تمام مایوں کو لکھا کہ اس سے بد کو باطل کریں چنانچہ بروز جمعہ خطیبہ پڑھا  
اور آخر خطیبہ میں یہ آیت پڑھی کہ ان الله يامر بالعدل والاحسان وانا رزقي القربى  
وینہی عن الفحشاء والمنکر والبنی یطعمکم لعلکم تذكرون ترجمہ یہ ہے (اللہ تعالیٰ حکم  
فرماتا ہے اس بات کا کہ عدل و انصاف اور احسان لوگوں پر کرو اور رشتہ داروں  
اور حق داروں کا حق دو اور بڑے کلمے مونہ سے نہ لکنا لو نبات اختیار نہ کرو اللہ  
نصیحت کرتا ہے تمکو تا کہ تم یاد رکھو) اوس روز سب علی موقوف ہو گیا سب خطیبوں نے  
اس آیت کا پڑنا خطیبہ میں مقرر کیا اس کا خیر کے باعث کثیر بن عبدالرحمان غزالی  
نے اس خلیفہ کی مدح کی ہے

ابشرع ہوا سنہ اور سنہ ہجری بنوی ۴

بیان وفات عمر بن عبدالغزیز رضی اللہ عنہ کا

## بیان وفات عمر رض کا

۴۸۸

پوشیدہ زہے کہ درمیان سال اکیسوا ایک ہجری کے عمر بن عبد الغزیز رض یحییٰ بن تاریخ  
رجب کو دن جمعہ کے خواصرہ میں فوت ہوا اور دیرکسمان میں مدفون ہوئے بعض یہ  
کہتے ہیں کہ دیرکسمان ہی میں انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہوئے — قاضی جلال الدین  
بن داصل مولف ایک تواریخ کا جس سے یہ میں نقل کرتا ہوں کہتا ہے کہ ظاہر امیر سے  
نزدیک دیرکسمان مدفون بنام دیر بقرہ ہے جو کہ مصافات سمرة النعمان سے ہے  
قرادسکی دکان مشہور ہے — اور اکثر اہل ناقلین بیان کرتے ہیں کہ یہ شخص زہر کہا کر  
مرا باعث اسکا یہ کہتے ہیں کہ نبی امیر نے یہ خیال کیا کہ اگر یہ شخص مدت دراز تک جیوا  
تو ہمارے ہاتھ سے سلطنت گئی کیونکہ بعد اسکے اوسکا ولی عہد جسکو وہ اس کار کے لائق سمجھا  
مقرر کر لگا اسلے انہوں نے کچھ درنگ نہ کی جلدی سے اوسکو شربت سم آئیریا کر مار ڈالا  
پیدائش اسکی مصر کی ہے بوجہ ایک قواکے اور اسلئے ہجری میں پیدا ہوا خلافت کلی  
دو برس پانچ بیس کی عمر اوسکے چالیس برس چند ہینے کی ہوئی — اوسکے چہرے پر  
چوکنہ ایک داغ نیزہ کا تھا حالت ضرر سن میں اسلئے اوسکو اسلئے کہا کرتے تھے  
اور وہ بے روتاب خلفاء راشدین کا تھا

## بیان زید بن عبد الملک بن مردان کا

محب زہے کہ زید بن عبد الملک کا وہ مردان بن الحکم کا وہ ابی العاص کا وہ  
امیر کا وہ عبد شمس کا وہ عبد مناف کا یہ شخص نو ان خلیفہ ہے اور اسکی عاتکہ بی  
زید بن معاویہ بن ابی سفیان کی ہے اسکی بیعت خلافت بعد مرنے عمر بن عبد الغزیز کے  
درمیان ماہ رجب سن۶۵ ہجری (سبب اوس وعدہ کے جو سلیمان بن عبد الملک نے  
اوس سے کیا تھا کہ بعد عمر کے تو خلیفہ ہوگا) ہوئے — اور درمیان ایام زید بن عبد الملک

## بیان یزید کا

عبد الملک کے یزید بن الہلب بن ابی صفہ نے خود کیا اس کے پاس بہت لوگ جمع ہو گئے تب یزید نے اپنے بیائی سلمہ کو واسطے لڑائی کے بھیجا چنانچہ وہ لڑا اور یزید بن الہلب اور تمام اولاد دھلتی ابی صفہ ماری گئی یہ لوگ کرم اور شجاعت میں بہت مشہور ہیں

## اب شروع ہوا ۱۰۲ھ ہجری بنوی ۲

اسی سال میں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ایک فقیہ فقہاء سب سے جلیل من تھے فوت ہوا۔ یہ عبید اللہ مذکور پہنچا عبد اللہ بن مسعود صحابی کا ہے یہ سات فقہار وہ ہیں جن سے علم فقہ اور علم فتویٰ کا پہلا ہے اب ہم ان کو ترتیباً بیان کرتے ہیں۔ اول ان میں کا عبید اللہ مذکور ہے بڑے علماء تابعین سے ہے اس نے بہت صحابہ سے ملاقات کی ہے۔ اور دوسرا عروہ ابن الزبیر بن العوام بن خویلد القرظی ہے اس شخص کا باپ صحابہ عشرہ مبشرہ بالختی ہے۔ اور والدہ عروہ کی اسماعیلی ابی بکر کی ہے یہی عورت ذات اطمینان مشہور ہے یہ فقیہ بیہی عبد اللہ بن زبیر کا ہے جو کہ والی خلافت تھا اس عالم نے درمیان ۱۰۳ھ ہجری کے اربعے کہنے میں کہ چور انوین میں وفات پائی پیدا ایش اسکی ۲۲ھ ہجری میں ہوئی تھی۔ تیسرا فقیہ مدنی قاسم بن محمد بن ابی بکر الصغیر رضی اللہ عنہ ہے یہ فاضل اپنے زمانہ میں سب سے افضل تھا باپ اس کا محمد ابن ابی بکر ہے جو مصر میں مقتول ہوا جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا۔ چوتھا فقیہ سید بن المسیب بن خزن بن ابی دسب قرظی ہے یہ شخص علم حدیث اور فقہ کا جامع تھا اور زائد اور عابد بھی تھا دو برس خلافت عمر رضی اللہ عنہ سے گزری تھیں جب یہ

بیان نیرید بن عبد الملک کا

۹۰۔ اور ۹۱۔ یا ۹۲۔ یا ۹۳۔ یا ۹۴۔ ہجری میں برسبیل اختلاف وفات  
پائی۔ پانچواں فقیہ سلیمان بن یسار غلام حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ جناب رسول اللہ  
کا ہے وہ روایت ابن عباس۔ اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے کرتا ہے اپنی  
سنہ ہجری میں اپنے کچھ اور بیان کرتے ہیں وفات پائی۔ عمر اسکی تہتر  
برس کی تھی۔ چھٹا فقیہ ابوبکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام بن المنذر الخزدلی  
القزنی ہے اس شخص کی کنیت اور نام ایک ہے یہ عالم سادات تابعین میں سے ہے  
اسکو سب قریش کہا کرتے تھے دادا اسکا الحارث ہے جو کہ ہائی ابو جہل بن ہشام  
کا تھا۔ اس ابوبکر مذکور نے درمیان ۹۴ سنہ ہجری کے وفات پائی خلافت عمر ابن  
الخطاب میں پیدا ہوا۔ ساتواں خارجہ ابن زید بن ثابت انصاری ہے باپ  
اسکا زید بن ثابت جو اکابرین صحابہ سے مشہور تھا جسکے حق میں رسول خدا نے  
ارشاد کیا تھا کہ زید بہت فرائض جانتا ہے۔ خارجہ مذکور درمیان ۹۹ سنہ ہجری  
کے فوت ہوا بھنے کہتے ہیں کہ سنہ ہجری میں درمیان مدینہ کے فوت ہوا ہے  
بہر تقدیر اسنے حضرت عثمان ابن عفان کا زمانہ دیکھا ہے۔ یہی سات فقیہ فقہاء  
مدینہ کے مشہور ہیں انہیں سے فتوے اور علم فقہ پھیلا ہر جگہ کو انکے طبقہ میں اور  
بہی فاضل تھے لیکن مثل سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضیغیرہ کے اور لوگ  
ذکر نہیں کئے گئے۔ سالم مذکور درمیان سنہ ہجری کے فوت ہوا بھنے اور بیان  
کرتے ہیں یہ بھی بڑے نامور علماء تابعین سے ہے ہر جگہ کہ اور مواضع مختلفہ میں وفات  
تابعین مذکور کی بیان ہوئی ہے لیکن نیچے مجتمہ قرآن وسط ضبط ادبیاد کے ذکر کر دیا ہے

اب شروع ہوا سال تین اور چار اور پانچ بعد اٹھ کے

## بیان خسار ہشام کا

اس سال اپنے شہنشاہ میں بھپوین تاریخ شعبان کو یزید بن عبد الملک نے وفات پائی ۴۹۱  
 عمر اسکی چالیس برس کی تھی بھنے کچھ اور بیان کرتے ہیں اور چار برس ایک بھنے  
 تک خلافت کی — یزید مذکور نے اپنے بھائی ہشام کو دلی عہد اپنا کر دیا تھا پھر  
 اپنے بیٹے ولید بن یزید بن عبد الملک کے واسطے وصیت کی تھی کہ وہ خلیفہ ہو۔  
 یہ یزید مذکور دامیات اور گانے بجانے اور خوشی میں رہتا تھا اس کے پاس  
 دو عورتیں تھیں ایک مسماۃ جبابہ — دوسری سلامۃ القس اون دونوں پر مشابہت تھا  
 اور رقیقت بہت تھا جانا بجا بجا کے منے کے شترہ دن بعد آپ بھی سبب فرط  
 عشق کے مر گیا اور سلامۃ القس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمار  
 بسبب عیادت کے قس کہلاتا تھا یہ شخص فقیہ تھا ایک دفعہ سلام کے استاد  
 گھر پر گیا اور سلام کا گانا سنا اور اس پر عاشق ہو گیا اور وہ بی ادبکی دیوانی ہوئی  
 پھر باہم مجمع ہو گئے اور سلام نے اس کو کہا کہ میں تجکو چاہتے ہوں اور سننے لگا کہ میں  
 بھی تجھ پر متا ہوں سلام بولی کہ اگر کہو تو ایک بوسہ لپکا لون اسنے کہا کہ میں بھی  
 چاہتا ہوں سلام بولی کہ پھر کون مانع ہے اسنے کہا کہ برہنہ کاری اور تقویٰ خدا کا  
 یہ ہلکے کھڑا ہو گیا اور چلا گیا اس واسطے سلامۃ القس بسبب عبد الرحمن مذکور کے  
 نام رکھا گیا

## بیان خسار ہشام بن عبد الملک کا

وضع ہو کہ یہ دشوان خلیفہ امیہ میں سے ہے عمر اسکی بروقت خلیفہ ہونے کے  
 جو نیش برس کے بھنے کی تھی اور بروقت وفات یزید بن عبد الملک کے  
 ہشام درمیان شہر رصافہ کے تھا اس کے پاس قاصد آیا اور وہ راجہ سوار  
 ہو کر دمشق کو گیا

## بیانِ اخبارِ شہام کا

۴۹۲

### اب شروع ہوا ۶؎ اور اب بعد اوسکے اکیسویں تک

اسی سال میں حضرت حسن بن ابی الحسن بصری رض نے وفات پائی ان حضرت کی پیدائش  
ایم خلافت حضرت عمر رض کے میں ہوئی تھی اور یہ بڑے نامور تابعین میں سے ہیں اور  
اسی سال میں محمد بن سیرین رض نے بھی انتقال کیا اسکے باپ کا نام سیرین تھا یہ سیرین  
غلام انس بن مالک کا تھا — انس مذکور نے اسی مکاتبت کر لی تھی کہ اگر اتنا رد یہ  
تو جھگڑا دے تو تو آزاد ہو جاوے گا چنانچہ اوسنے کہا دیا اور وہ آزاد ہو گیا وہ سیرین  
خالد بن ولید کے گرفتار دن میں سے تھا اس محمد بن سیرین مذکور نے بہت صحابہ سے  
روایت کی ہے از بخلف ابو ہریرہ — اور عبد اللہ بن عمر — اور عبد اللہ ابن زبیر  
وغیرہ رض میں اور یہ شخص بڑے نامور تابعینوں میں سے ہے اوسکو فنِ تعمیرِ خواب میں  
بڑی دستِ قدرت تھی

### اب شروع ۱۱؎ اور ۱۶؎ ہجری نبوی تک

انہی سال میں باقر محمد بن زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابیطالب رض جکا پر  
ذکر آچکا باد یہ پیائے ملک بقا ہوئے بعض ادبکی وفات ۱۱؎ اور بعض ۱۲؎  
— اور بعض ۱۳؎ میں بیان کرتے ہیں ان حضرت کی عمر تہتر برس کی تھی اور انہوں  
نے یہ وصیت کی تھی کہ میرے ہی گرتے کا جسے میں نماز پڑھا کرتا ہوں کفن دینا اور  
باقرا کو سببِ تجر علوم کے کہا کرتے تھے — یہ ایش انکی ۱۴؎ ہجری میں ہوئی  
تھے یہ بزرگوار حضرت امام حسین علیہ السلام کے اوس وقت ادبکی عمر تین برس کی

## بیان اخبار مہتام کا

برسکی تھی اُنکی وفات درمیان حمیمہ کے جو کہ ایک شہر ہے شہران کا وہاں ہوئے ۴۹۳  
لیکن آپکا جنازہ وہاں سے یجا کر بقیع میں مدفون کیا گیا تھا

## اب شروع ہوا ۱۱ سالہ ہجری بنوی ۴

درمیان اسی سال کے یا بموجب قول بعض کے یا کیونہیں! میں نافع رضی اللہ عنہ حضرت  
عبد اللہ ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا فوت ہوا۔ انکو اونکے مولا عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
کسی لڑائی میں زخم پہنچا یا تھا۔ یہ نافع مذکور بڑے تابعین میں سے گذرا ہے  
اپنے آقا عبد اللہ اور ابوسعید الخدری سے بہت کچھ اسنے سنا اور نافع الزہری  
اور مالک بن انس سے اسنے روایتیں کی ہیں۔ اہل حدیث کہتے ہیں کہ امام  
شافعی حضرت مالک ابن انس سے روایت کرتے ہیں اور وہ نافع سے اور نافع ابی  
عمر سے یہ گویا لڑے اور ایک سلسلہ سونے کا سبب جلیل الثناء ہونے ہر ایک  
راوی کے ان راویوں میں سے ہے

## اب شروع ہوا ۱۲ سالہ ہجری اور ۱۱ بنوی ۴

ان سالوں میں مسلمانوں نے ترکستان کی ملکونین لڑائی کی اور فتح ہوئے اور بہت  
کچھ مال غنیمت لائے اور بہت ترکوں کو قتل کیا اور خاقان سلطان ترک کو بھی  
مار ڈالا اس لڑائی کا سبب لار مسلمانوں میں سے اسد بن عبد اللہ القسری تھا

## اب شروع ہوا ۱۳ سالہ ہجری بنوی ۴



## بیان خبر ہشام کا

۴۹۴ اس سال میں ابوسعید عبداللہ بن کثیر نے جو کہ ایک قاری قوارسبہ سے ہے انتقال کیا

اب شروع ہوا ۱۲۱ ہجری بموسی ۱۵

اس سال میں مردان ابن محمد بن مردان نے (پہر جزیرہ ارمینہ پر تھا) صاحب السیر سے جہاد کیا چنانچہ صاحب السیر نے ہر سال ستر ہزار اس بطور جزیرہ کے دیئے ان کے۔ انہیں سالوین مسلمہ ابن عبد الملک نے بلاد روم میں لڑائی کی اور دمان کے قلعہ فتح کئے اور مال لوٹ لایا۔ انہیں سالیں نصر بن سہب نے بلاد مدینہ پر جہاد کیا اور کستان کے بادشاہ کو مار ڈالا پھر غنائین جا کر بہت لوگوں کو گرفتار کیا۔ اور در بیان مسلمہ ہجری کے یا بموجب ایک قول کے ۱۲۲ ہجری میں حضرت زید بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ذین خردج کر کے لوگوں کو اپنی طرف بلایا چنانچہ بہت لوگوں نے اس کی بیعت کی۔ اور ان ایام میں کوذ کا والی جانب ہشام سے یوسف بن عمر انصاری تھا اوسنے شکر جمع کر کے حضرت زید سے جنگ کی آپ کے ایک تیر پستانی میں بہت سخت آ کر لگا بر چند کو لوگوں نے گہرین بجا کر تیر کچا لیکن طایر روح اولکاء روضہ جنت کو فوراً اور گیا۔ جبکہ یوسف والی کوذ کو آپ کے شہید ہو جانے کی خبر پہنچی اوسکی تالاش کی اور لاشہ آپکا منگو کر سیکھا کہ ہشام بن عبد الملک کے پاس بھیجا اور لاشہ کو سولی دی ہشام نے اوس سر کو دشت میں منگوادیا جنگ ہشام زندہ رہا اتنی ہی مدت تک وہ لاشہ سولی پر لٹکا رہا جب ہشام مر گیا اور ولید خلیفہ ہوا اوسنے حکم کیا کہ اس لاشہ کو جلوا دو چنانچہ حسب احکم اوسکی لاش جلائی گئی بدقت شہادت حضرت زید رضی اللہ عنہ کے عمر آجکی یا ایس برس کی تھی

## بیان وفات ہشام کا

۹۵

اب شروع ہوا ۱۲۲ھ ہجری نبوی ۳

اس سال میں ایاس ابن معاویہ بن قرۃ الفرنی جو کہ مشہور نفاست و ذکا تھے اور  
ایام خلافت عمر بن عبدالعزیز کے میں بصرہ کے قاضی تھے فوت ہوئے

اب شروع ہوا ۱۲۳ھ اور ۱۲۴ھ ہجری

اسی سال میں ابوعبصہ کہتے ہیں کہ اسی سال میں محمد بن مسلم بن عبداللہ بن ہشام اب انقرشی نے  
وفات پائی عراقی تہتر بر سکی تھی یہی مشہور نام زہری میں یہ نسبت طرف زہرۃ  
بن کلاب کے ہے۔ یہ زہری مذکور بڑے عالم تابعین میں کہے اور سنے دس  
صحابہ کو دیکھا اور زہری سے بہت لوگوں نے ایہین سے مثل مالک اور سفیان الثوری  
وغیرہ کے روایت کی ہے۔ مادت زہری کے یہ تھی کہ جب اپنے گھر میں بیٹھا  
کتبوں کو اپنے گرد رکھتا اور ہر ایک کتاب کے مطالعہ میں مشغول رہتا اور سکی بیوی بھی  
کہا کرتی کہ قسم خدا کی یہ کتابیں مجرتین سوت کے ہونے سے زیادہ بہاری ہیں

اب شروع ہوا ۱۲۵ھ ہجری ۴

## بیان وفات ہشام کا

اسی سن میں ہشام ابن عبدالملک در میان رصافستہ کے چٹے تاریخ بریں ۱۲۵ھ

## بیان خبر ولید بن نرید کا

فوج ہو ایام خلافت انیس برس کچھ اوپر نو بیسے بن باری اد سکودر و حلق کی تھی  
 اور چھین برسکی پائی جب ہشام مر گیا تو لوگوں نے تہتر اور سولہ گرم کرنے پانی کے  
 غسل میت کے لئے طلب کیا عبا بن شعیب ولید نے تہتر ابھی نہ دیا کیونکہ ادسنے ولید  
 کی ملکیت سب کر دیا تھا جو اس کے پاس موجود تھا اور او سپر مہر کر دی تھی مہا یونین  
 سے ادسنے واسطے قفقاز مانگے لائے (ادس مانگے ہوئے برتن میں پانی غسل کا گرم ہوا  
 رصافہ میں دفن کیا ہشام آنکھوں سے بہت ہنگام تھا (ادسنے پیچھے اپنے چند بیٹے  
 چھوڑے ایک اونین کا ابو عبد الرحمن ہے جو اندلس میں جا کر ادسکا مالک ہو گیا  
 جب کہ سلطنت نبی امیہ کے جاتی رہی تھی — اور ہشام استوار و مضبوط عقل کا غیر بے عقل  
 اور علم سیاست اور نظام کا عالم تھا شہر رصافہ ہشام کا بنایا ہوا ہے چنانچہ ادسی  
 کی طرف ادسکو منسوب کر کے رصافہ ہشام کہتے ہیں واقعہ میں وہ شہر رومیہ کا تھا  
 لیکن خراب و دیران ہو گیا تھا اسکی آب و ہوا بہت اچھی تھی یہ شہر اس واسطے  
 ادسنے بنایا تھا کہ خلفہ زبئی امیہ و با کے دوسرے جنگلوں میں ہلکا جایا کرتے تھے  
 اس واسطے ہشام نے رصافہ اختیار کیا کیونکہ دہان کی زمین اچھی تھی دہان دو محل  
 جاسے اوسبن ایک دیر مشہور ہے

## بیان خبر ولید بن نرید بن عبد الملک بن ہشام کا

فتح ہو کہ یہ گیارہواں خلیفہ خلفہ زبئی امیہ میں کا ہے بعد وفات ہشام مذکور کے  
 ولید بن نرید بن عبد الملک کے پاس نامے لوگوں کے پہنچے — ولید ایک جنگل میں  
 رہتا تھا اس وقت کے ہشام سے ڈرتا ہوا رہتا تھا اور ولید کے یار اور وہ خود  
 جسکے عاملین پہنچے ہوئے تھے ان پر بہت تلکی تھی اسی اثنا میں ہشام کے مرنے

## بیان مقتول ہونے ولید کا

مرنے کی خبر سنکر خوش ہوا اور تیسری تاریخ ربیع الاول ۱۲۵ھ ہجری بمبرور چار شنبہ ۷۹۷ء ولید کی سمیت ہوئی مگر ولید نے شراب پیئے اور راگ ستا اور عورتوں سے محبت کرنی شروع کی اور لوگوں پر خراج بہت بڑایا پھر اہل شام پر سے بڑا دیا اور جو اسے سوال کیا جاتا تھا کہی نہیں کہتا تھا (تمام ہوئی نقل تاریخ قاضی جمال الدین بن دہل کی اسجائے تلک اب ہم شروع کرتے ہیں اسجائے سے نقل تاریخ ابن اثیر کامل سے) اسی سال میں نیلے ۱۲۵ھ ہجری میں قاسم بن ابی برہہ قادیانی وفات پائی

## اب شروع ہوا ۱۲۶ھ ہجری نبوی ۸۰۷ء

اسی سال میں ولید بن یزید بن عبد الملک نے خالد بن عبد اللہ القسری کو یوسف بن عمر کو لکھا کہ یہ عامل ادسکی طرف سے عراق پر تھا اسنے خالد مذکور کو غداہ دیکر قتل کیا

## بیان مقتول ہونے ولید بن یزید کا

اسی سال میں ولید مقتول ہوا حال اسکا یہ ہے کہ اسکو یزید بن ولید بن عبد الملک نے جکو یزید ناقص کہا کرتے تھے درمیان جاد الاخر ۱۲۶ھ ہجری کے سبب شہرت عشق اور ہول لب اور شرب خمر اور مصیبتی فساق کے مار ڈال بات یہ تھی کہ جب ادسکا فسق و فجور حد سے تجاوز کر گیا تو یہ امر تمام رعیت اور لشکر پر گراں گذرا اور شام کے اور ولید کے چچا زاد بھائیوں نے بھی بہت ایندھاٹھائی تھی اسلئے ادسکو بہت بکفر کیا اور کہا کہ یہ شخص اپنے باپ کے جو روئے پر چڑھتا ہے یہ بات شہر کے یزید نے ابی سمیت لوگوں سے کر دئی چانچہ میں کے آدمی سب ادسکی طرف ہوئے ہر چند

## بیان مقول ہونے ولید کا

۹۰۔ کہ عباس بن ولید بن عبد الملک نے اس بات سے ادسکو منع بھی کیا اور تہدید بھی کی لیکن  
 یزید نے یہ بات اپنے بھائی سے پوشیدہ رکھی اور یزید جنگل دمشق میں رہا کرتا تھا  
 جب اس کا رنجوبی انجام ہو گیا دمشق کو ادسنے پوشیدہ کو یہ کیا اپنے ہمراہ سات  
 آدمی لے کر اس جنگل سے چار روز کا راہ تھا وہ بچر و درجوا یک منزل دمشق کے ہے  
 انرا نرا اور رات کے وقت دمشق میں گیا وہاں کے اکثر باشندوں نے اس کی بعیت کی  
 ولید کی طرف سے جو دمشق کا عامل عبد الملک بن محمد بن الحجاج تھا وہ دبار کے زور  
 رسو سے ڈر کر ایک گانوں میں جو بنام قطن مشہور تھا جا اور اتھا اسلے یزید نے بلے جو  
 دمشق میں ظہور کیا اس کے ہمراہ تمام لشکر اور رعیت ہو گئی۔ ادسنے دو سو سوار اور  
 پکڑنے عبد الملک مذکور عامل ولید کے جو دمشق پر مقرر تھا فطن پر پہنچ ادہوں نے  
 ادسکو پکڑ لیا اور امن دینے کا وعدہ کیا بعد ازاں یزید نے ایک لشکر ولید بن یزید بن  
 عبد الملک کے پکڑنے کیواسطے طیار کر کے بھیجا اس لشکر کا سپہ سالار عبد العزیز  
 بن الحجاج بن عبد الملک تھا جب یزید بن ولید نے دمشق میں ظہور کیا ادس وقت  
 بعضیہ ولید کے غلاموں نے ادس کے پاس آکر یہ خبر دی کہ ولید مقام اعذق میں ہے  
 جو کہ مصافحات عمان سے ہے اسلے ولید نے بحیرہ پر آکر نہان بن بشیر کے محل تک  
 پہنچ کر عبد العزیز کے اوپر آ پڑا وہ دونوں لڑائی ہونے لگی۔ اور عباس ابن ولید  
 بن عبد الملک جو بھائی یزید مذکور کا تھا وہ جاتا تھا کہ اپنے باپ ولید کے ہمراہ ہو کر  
 ادس کی کمک کر دن اور بھائی بر جڑ مائی کروں۔ لیکن عبد العزیز نے منصور بن جہور کو  
 عباس سے پیچھا اور زبردستی سے ادسکو پکڑ کر عبد العزیز کے پاس حاضر کیا ادسنے  
 کہا کہ اپنے بھائی کے بعیت کر جبراً ادسنے ہی بعیت کی عبد العزیز نے ایک نیزہ  
 کھڑ کر کے یہ مشہور کیا کہ یہ نیزہ عباس کا ہے ادسنے امیر المومنین یزید کے بعیت  
 کر لی ہے اس چندے کے کھڑے ہونے سے ولید کے ہمرا ہی بہت متفرق ہو گئے

## بیانِ خبارِ نرید بن ولید کا

۴۹۹

ہو گئے لیکن ولید اپنے ہمراہی ساتھ لیکر سوار ہوا اور داد جو انفرادی کی دی اور خوب  
 لڑا مگر اس کے ہمراہی سب ہلاک گئے جب وہ اکیلا رہ گیا لاچار ایک محل میں  
 گھس کر دروازہ بند کر لیا لوگوں نے اس کا محاصرہ کیا اور اس میں گھس کر مار ڈالا  
 اور اس کا سر کاٹ لائے اور اس کے بیٹے نرید ابن ولید کے پاس بھیج دیا نرید  
 نے اپنے باپ ولید کا سر گٹا ہوا دیکھ کر سجدہ شکر ادا کیا اور اس سر کو ایک  
 نیزہ پر رکھوا کر تمام دمشق میں پھردیا یا یہ شخص اٹھامیسویں ہجری میں  
 مقتول ہوا اس نے ایک برس تین مہینے خلافت کی عمر اس کی بیالیس برس کی تھی بعض  
 اور کچھ بیان کرتے ہیں ولید بنی امیہ کے جو انوین اور ظفر بن شہار کیا جاتا ہے  
 مگر دائم النحر اور ہود لعب اور سماع غنایں ڈوبا ہوا تھا

## بیانِ خبارِ نرید ابن ولید بن عبد الملک کا

واضح ہو کہ یہ باردان خلیفہ بنی امیہ میں کا ہے اٹھامیسویں تاریخ جماد الاخر<sup>۲۶</sup>  
 ہجری کو نرید الناقص مسند خلافت پر بیٹھا — اور وجہ تسمیہ نرید ناقص کے یہ ہے  
 کہ وہ عشر جو ولید نے خراج میں رعیت پر ٹھہرایا تھا وہ اس نے ناقص اور کم کر دیا  
 تھا اور جو خراج شہام کی وقت میں مقرر تھا وہی سابق دستور رہنے دیا اسلئے  
 اس کو نرید ناقص کہتے ہیں جب ولید مارا گیا اور نرید مسند خلافت پر بیٹھا اس وقت  
 اہل محص اس سے بنی ہو کر اس کے بہائی عباس کے گھر پر چڑھائی کی اور اس کا مال  
 سب لوٹ لیا اور اس کی حریم کو چین لگے اور ارادہ کیا کہ نرید سے چلکر دمشق پر  
 رٹے اسلئے نرید نے شکر آمادہ کر کے اس کے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا جہاں  
 کا مقابلہ غینۃ العقاب میں ہوا یہ لڑائی بہت ہماری ہوئی مگر محص دالمون کو شکست

## بیان خبر یرید بن لویہ کا

۵۰۰ ہوی اور یرید اون پر غالب آیا اودن سے ہی بیعت کر دئی — پہر ایک اور یہ  
 کل کہلا کہ باشندگان فلسطین نے یرید مذکور کے عامل پر تاخت لاکر فلسطین سے  
 نکال دیا اور یرید بن سلیمان بن عبد الملک کو اپنا سردار بنایا اوستے سکون یرید ناقص  
 کی لڑائی کے واسطے فراہم کیا سب نے مان لیا یرید کو جب یہ خبر پہنچی اوستے  
 ایک لشکر ہراہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا اور سردار ان فلسطین کو  
 کچھ دُرایا کچھ مٹایا غرضیکہ اودکو بھی اوستے توڑ لیا جب سلیمان لشکر لجا کر پڑا  
 الگ الگ ہو گئے مگر لشکر نے یرید بن سلیمان بن عبد الملک کا تعاقب کر کے اودکو  
 ٹوٹا — پہر سلیمان بن ہشام بن عبد الملک طبرہ میں جا کر اوترا اور یرید ناقص کے  
 نام کے بیعت کر دئی — وان سے کوچ کر کے ارمین آیا وان کے باشندگان سے  
 بیعت کر دئی — بعد ازان یرید نے یوسف بن عمر کو عراق سے معزول کر دیا اور  
 منصور بن جہور کو اوسکا عامل مقرر کیا — اور عراق کے ساتھ خراسان ہی ملا دیا  
 — یہ حال دیکھ کر نصر بن سیار درمیان خراسان کے بنی ہو گیا اوستے نامنصور کیا  
 — یرید ابن ولید نے منصور بن جہور کو عراق سے معزول کیا اور وان کا والی  
 عبد اللہ عرب بن عبد الغزیز مقرر ہوا اور اسی سال یعنی ۲۶ھ ہجری میں مردان بن محمد  
 یرید سے پہر بیٹھا — اسی سال میں یرید ناقص مذکور بمسویں تاریخ ذ الحجۃ عالم تقاب کو  
 پوچ گیا اسنے پانچ ہینے بارہ روز خلافت کی اور دمشق میں مراعر اوسکی چھپائی  
 رکی تھی — بعضے کہتے ہیں تبس بر سکی امد بعضے اور کچھ کہتے ہیں بہر کیف گدزم  
 گون طویل اقامت چھوٹا سرخو بصورت آدمی تھا — جب یرید ابن ولید مر گیا  
 اوسکے بعد اوسکا بھائی ابراہیم جو تیردان خلیفہ خلفار بنی امیہ کا بے سند پر  
 بیٹھا مگر اوسکی سلطنت تمام نہ ہونے پائی کیونکہ کبھی وہ امیر تصور کیا جاتا تھا کبھی ایک  
 شخص مثل رعایا کے اسطور پر چار ہینے پڑا بعضے کہتے ہیں ستر روز خلافت غیر

## بیان سعیت کرنی مروانکا

نیرستقل کی — اسی سالمین عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق فوت ہوا، ۵۰۱  
اور اسی سالمین ابو جمرہ یار ابن عباس کا ہی فوت ہوا

## اب شروع ہوا ۱۲۷ھ ہجری نبوی ص

اس سال میں مروان بن محمد بن مروان بن الحکم امیر دیار خیرہ نے شام کا قصد کیا  
تاکہ ابراہیم بن ولید کو خلافت سے دور کرے جب وہ مفسرین کے پاس پہنچا  
سب وہاں کے باشندے اس کے ہمراہ ہو گئے اور ساتھ ہو گئے — جب محض گئے  
پاس ہنجا وہاں کے باشندوں نے بھی اس کی سعیت کی اور ہمراہ ہو گئے —  
جبکہ مروان دمشق کے پاس آگیا اس وقت ابراہیم نے اس کے لڑنے کے واسطے  
شکر ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا لیکن اس کے لشکر میں ایک  
لاکھ بیس ہزار آدمی تھے اور مروان بن محمد کے لشکر میں اسی ہزار جوان تھے دن  
چڑھتے ہی لڑائی شروع ہوئی عصر کے وقت تک خوب جم کر لڑائی ہوئی اور  
بہت آدمی جانیں کے گھیت رہے مگر ابراہیم کا لشکر اس کے سپہ سالار سلیمان بن  
ہشام کے دمشق کی طرف بھاگ گیا اور ابراہیم کے پاس جا ملا ادھون نے دزون  
یہ ولید بن زبید کے جو قید خانہ میں قید تھے بارڈالے پہر ابراہیم وہاں سے بھاگ کر  
چھپ گیا اور سلیمان بن ہشام نے بیت المال پر بیادہی خوب مال لوٹا اور اپنے  
ہمراہوں اور سپاہ کو تقسیم کر کے دمشق سے نکلا

## بیان سعیت مروان بن محمد بن مروان ابن الحکم کا

یہ خلیفہ جو ادھون بنی امیہ کا سب سستی پھیلا ہے اسی سالمین نے درمیان ۲۷ھ ہجری کے



## بیان سعیت کرنے مروانکا

۵۰۲ مروان مذکور کی در میان دمشق کے بیت کی گئی جب کہ وہ مستقل ہو گیا تب اپنے گہرین جو حوران میں تھا گیا اور ابراہیم بن ولید کو جبکی خلافت جاتی رہی تھی اور سلیمان ابن ہشام کو طلب کیا ان دونوں نے مروان سے عرض کی کہ اگر ہمارے جان بخشی ہو تو ہمسہم حاضر ہوں چنانچہ اد کو امان دیا گیا وہ دونوں اسکے پاس گئے سلیمان نے اپنے اہل بیت اور بہائیوں کے حاضر ہوا اور مروان بن محمد کی سعیت کی — اسی سال میں اہل حص مروان سے نبی ہو گئے چنانچہ مروان حوران سے حص کو گیا وہاں کے باشندوں نے شہر کے دروازہ بند کر کے اپنے شہر کا محاصرہ کیا لیکن پہ دروازے کھولے اور صلح ہو گئے مگر پہلے وہاں لڑائی ہو گئی اسی لڑائی میں بہت اہل حص مارے گئے اور شہر بیاہ ہی حص کی کچھ ڈپے کئی اور ایک گروہ کو سولی ہوئی جب حص فتح ہو چکی اور وقت پہنچا تو اسی کہ اہل غوطہ نبی ہو گئے ہیں انہوں نے یزید بن خالد القسری کو اپنا متولی کر لیا ہے اور دمشق کا محاصرہ کر رہا ہے اسلئے مروان نے دس ہزار سوار ہمراہ ابی الورد بن الکوترا اور عمر بن الصلاح کے کر کے روانہ کئے انہوں نے دمشق پر پہنچ کر باشندگان غوطہ پر حملہ کیا لیکن وہاں کے باشندے بھی نکلے اور لڑے مگر آخر کار اد کو شکست ہوئی شکر ظفر بیک نے جو مال پایا خوب لوٹا اور غزوہ کو مسہ چند اور گانوں کے جلا کر کھانا سیاہ کر ڈالا۔ اس بات کو کچھ عرصہ گذرا تھا کہ اہل فلسطین نبی ہو گئے اور انکا سردار ثابت بن نعیم مقرر ہوا — جب مروان نے صورت حال اسطوریہ دریافت کی فوراً ابی الورد کو لکھا کہ فلسطین پر جادو چنانچہ وہ گیا اور طبریہ پر شکست دیکر فلسطین پر لڑائی کی ثابت ابن نعیم کو شکست ہوئی اور اد کے معاون اور یار سب بہاگ گئے ابوالورد نے تین بچے اد کے پکڑ کر مروان کے پاس بھیجے اور اطلاع فتح کی کہی پہر مروان قر قسیا میں گیا اور سجائے سلیمان بن ہشام عبدالملک نے مروان

## بیانِ سعیت کرنے مردان کا

مردان مذکور سے بغاوت اختیار کر کے شتر ہزار آدمی اہل شام کے اور ایک ۵۰۳ لشکرِ قسریں کا اپنی مدد کو لیکر مستند جنگ ہوا اور ہر سے مردان نے بھی قریباً کو بیچ کیا دونوں کی ملاقات قسریں میں ہوئی اور خوب لڑائی ہوئی لیکن سلیمان بن ہشام کو شکست ہوئی اور اوسکا لشکر بھی بھاگ گیا مردان کے سواروں نے بھاگتوں کو قتل کیا اور جو بچ گئے اودکو گرفتار کیا چنانچہ سلیمان کے لشکر سے تیس ہزار آدمی سے زیادہ مقتول ہوئے پھر سلیمان محص کو گیا وہاں کے باشندے اوسکے ہمراہ ہو گئے اور جو بگڑوں میں سے بچے تھے وہ بھی اکٹھے ہو گئے مردان یہ خبر باکردمان بھی گیا اور شکست ثانی دی مگر سلیمان تدمر کی طرف بھاگ گیا اور اہل محص مردان سے پھر نبی ہو گئے چنانچہ مدت دراز تک مردان اودکا محاصرہ کئے رہا پھر طالب امان ہو کے اوس حاکم کو جو سلیمان کی طرف سے تھا مردان کے سپرد کر دیا اوسوقت اوسنے اودکو امن دی — اسی سال فیے ۱۲۸ ہجری میں محمد بن واسع الازدی زاہد نے انتقال کیا اور عبد اللہ بن اسحاق غلام انخوری کا جو عبد شمس کے دوستوں میں سے تھا اوسکی کنیت ابو بکر ہے اور وہ درمیان علم نحو اور لغت کے امام تھا فوت ہوا کہتے ہیں کہ یہ شخص فرزدق شاعر کو منسوب نبیلہی کرتا تھا اسنے فرزدق کی چوکی ہے

## اب شروع ہوا ۱۲۸ھ ہجری نبوی ۴

اسی سال میں مردان بن محمد نے یزید بن سیرہ کو طرف عراق کی خارجوں سے لڑنے کے واسطے روانہ کیا تھا اور فرحان بن نصر بن سیرہ حکومت کرتا تھا اس شہر میں سبب دیمون نبی العباس کے فتنہ برپا ہوا تھا اسی سال میں عاصم بن

## بیانِ سعیت کرنے مروالکنا

۵ ابی انجود صاحب قزاق فوت ہوئے

### اب شروع ہوا ۱۲۹ ھ ہجری نبوی ۲

اسی سال میں نبی العباس نے در بیان خراسان کے لوگوں کو جمع کرنا شروع کیا مگر ابو مسلم خراسانی ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کی طرف مختلف طور پر تہادہ چاہتا تھا کہ نبی العباس کو ریاست ملے ابراہیم بنام انام مشہور تھا ابو مسلم خراسان میں واسطے اطلاع اخبار اور موقع پانے کے آتا جاتا تھا جب یہ برس آیا ابراہیم نے ابو مسلم کو خراسان سے بلایا وہ اس کی طرف روانہ ہوا پھر ابراہیم نے ایک قاصد اونکے پاس بھیجا کہ میرے پاس تمام مال جو تیرے پاس موجود ہو ہمراہ مسی تخطیہ کے پیچیدے اور تو اپنے کام میں مشغول ہو وہ جو منے لکھا ہے اس پر عمل کر اور سن نامہ میں شہر قوس لکھا پایا ابو مسلم نے حکم مان کر جو کچھ اونکے پاس تھا ابراہیم کے پاس ہمراہ تخطیہ کے پیچیدہ اور ابو مسلم خراسان کو چلا آیا جب مرد کے پاس گیا اسجائے نبی العباس کی دعوت کا اظہار کیا یعنی لوگوں سے کہا کہ نبی العباس دعوت خلافت کا رکھتے ہیں سب نے مان لیا اور ایک قاصد بلاد خراسان میں بھیجا اس نے دمان جا کر اس امر کا اظہار کیا مگر یہ شخص خفیہ اور پوشیدہ بہت محنت پہلے کر چکا تھا اور پوشیدہ سب آدمی اس کے ہمراہ ہو گئے تھے چنانچہ اس سال میں اس بات کا اظہار کر دیا اور در بیان ابو مسلم اور نصر بن سیار امیر خراسان کے جو نبی امیہ کی طرف سے تھا بہت مکاتبات جنکی شرح موجب تطویل ہے گزر چکے تھے پھر جاری ہوئے ابو مسلم نے بعض عمال نصر بن سیار کو جو بلاد خراسان پر حکومت کرتے تھے قتل کر ڈالا اور جو اونکے پاس یا یا لوٹ لیا اور ابو مسلم ہندوستان

## بیان سعیت کرنے مروان کا

باشند گمان خطوبہ سے تھا جو کہ سواد کو ذمہ ہے اور میں ابن مقل الجلی کے لئے ۵۰۵  
 بھی ایک فرمان لیا اور سنہ محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو امیر مقرر کیا کیونکہ تمام  
 لوگ تو خیفہ اس امر کے مستعدی تھے۔ پہر جبکہ محمد فوت ہوئے اور کا بیٹا ابراہیم  
 امام بن محمد اور سکا والی رہا پھر ائمہ اولاد محمد سے دالی ہوتی رہی۔ جبکہ نصر بن سیار نے  
 دیکھا کہ ابو مسلم بہت قوی ہو گیا اور سنہ مروان ابن محمد کو اس امر کی اطلاع کی اور  
 کیفیت حال سے ماہر کیا اور یہ لکھا کہ وہ ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس  
 کے واسطے لوگوں کو ترغیب دیتا ہے۔ اور امام ابراہیم سے اہل بیت اپنے کے  
 شترات میں جو کہ شام کا ایک گانا ہے جسکو خیمہ کہتے ہیں رہا کرتے تھے یہ لکھا نو  
 شوہب سے ایک دن کی منزل پر ہے درمیان اوس کے اور دادی موسیٰ کے جو کہ  
 شوہب سے قبلہ روداق بنرب ہے اور وہ مقام جو شوہب سے مغرب کی چہ  
 اور قبلہ کی طرف ہے اوسکو اشترۃ کہتے ہیں۔ جب مروان کو یہ خبر پہنچی اپنے  
 عامل کو جو یقیناً پر تھا یہ لکھا کہ ابراہیم ابن محمد مذکور کو میرے پاس بھجود چنانچہ اوسے  
 اوسکو پکڑ کر باندھ کر اور گرفتار کر کے اوس کے پاس بھجوا مروان نے اوسکو حرا میں  
 قید کیا یہاں تک کہ وہ قید ہی میں جان بحق ہوئے انکی پیدائش درمیان سٹہ کے  
 ہوئی تھی

## اب شروع ہوا ۱۳۰ ہجری بموسیٰ ص

اسی سال میں ابو مسلم شہر مروان آیا اور محل شاہی میں درمیان ریح الاخر کے  
 آکر اتر اور نصر بن سیار مرو سے بھاگ گیا پہر خطیہ امام ابراہیم کے پاس آیا اور  
 اس کے پاس ایک نیزہ امام ابراہیم کا تھا ابو مسلم نے خطیہ کو اپنے پیش خیمہ کا دروازہ  
 مقعد کا اور غنا و نصیب کا خزانہ لکھا کہ تمام لشکر اس کے پاس آئے اور اس کے

## بیان سعیت کرنے مروانکا

۵۰۶۔ اور اسی سال میں درمیان ششہ ہجری کے اور بعض کہتے ہیں کہ ایک سو چھٹس ہجری کے رستہ الزری بن فروج نفیہ باشندہ مدینہ کا فوت ہوا اسنے بہت صحابہ سے ملاقات کی ہے اور اسی سے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ علم سیکھا ہے

## اب شروع ۱۳۱ھ ہجری نبوی ۴

اسی سال میں نصر بن سہارنے درمیان ساوہ کے قریب اڑے کے وفات پائی اسکی عمر پچاسی برس کی تھی — اور اسی سال میں ابو خذیفہ داصل بن عطا الخزّال المصّلی فوت ہوا اسکی پیدائش ششہ ہجری کے ہے یہ شخص حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے علم پڑھتا تھا پہلے اسنے اسمسلمہ بن علیجہ ہو کر مخالفت ہو گیا وہ کہتا تھا اصحاب کبار مسلمین سے زیارت نہ کرنا کافرتی ہے بلکہ اونکار تہہ میں بن کا تھا اسی واسطے اسکے ہمراہی اور وہ خود بنا م مزار مشہور ہیں۔ — داصل ابن عطا قوم کا جولا ہا نہ تھا بلکہ وہ سوت کا تنے والیوں کو واسطے کر کے رکھتا تھا تاکہ معلوم کرے کہ کون سے عورت عیّفہ ہے تاکہ صدقہ اسکے واسطے پہنچا سکے۔ اور اسی سال میں نیے سال میں مالک بن دینار ایک غلام جو غلاموں میں اسمر بن نور القدرشی سے تھا فوت ہوا یہ شخص عالم ذرا ہد و عابد مشہور تھا

## اب شروع ہوا ۱۳۲ھ ہجری نبوی ۴

اسی سال میں قصبہ بیت لشکر خراسان سے لیکر یزید ابن ہریرہ عراق کا طالب ہو کر گئے یہ مروان پہلے خلیفہ بنو امیہ کی طرف سے عراق کا عامل تھا وہ خوات کو طے کر گیا اور دونوں مقابل آئے مگر بن ہریرہ کو شکست ہوئی اور قصبہ گم ہو گیا بعض کہتے ہیں وہ

## بیانِ حجت کرنے مروا لگا

دوب گیا جسے کہتے ہیں کولاش اوسکی بای گئی تھی وہ مقول ہو گیا تھا مگر اوس کے بعد بیٹا ۷۵۔  
 اوسکا حسن بن قحطیر اوس کے قائم مقام ہوا۔ اسی سال میں ابو العباس السفاح کی حجت  
 ہوئی نام اوسکا عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہے یہ شخص درمیان بائع<sup>الادل</sup>  
 کے یا موجب قول جسے کے ریح الاخرین درمیان کوفہ کے خلیفہ ہوا بعد اوس کے جانے  
 کے خیمہ سے اوسکی حجت ہوئی واضح ہو کر ان کے جانی کا سبب خیمہ سے اور مقام کا اسکا  
 یہ تھا کہ ابراہیم امام نے والی خلافت کا اپنے بھائی السفاح کو کر دیا تھا۔ اسے ابو القحطیر  
 السفاح اپنی اہل بیت سمیت حنین اور لگا بھائی ابو جعفر منصور وغیرہ تہا درمیان ہاہ صفر  
 کے کوفہ کی طرف گئے اور ریح الادل تک چھپے رہے پہر بظاہر ہوئے اور لوگوں نے  
 اوسکی خلافت کی تسلیم کی اور اوس کے بھائی امام ابراہیم رضی کی تغیرت کے ماتم برسوں  
 یہ صاحب جمعہ کی صبح بار دین تاریخ ریح الادل کو سندھ امین کوفہ میں داخل ہوئے  
 سینے درمیان شہر ہجری کے بعد ازان مسجد میں گئے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو نماز پڑھائی  
 پہر منبر پر دوسری دفعہ پڑھے اور اوسکا چچا داد بن علی جسے منبر پر چڑھے انہوں نے  
 نیچے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور لوگوں کو اطاعت کی طرف براگھتہ کیا پہر السفاح  
 اوترے اور اوس کے چچا داد بن علی آگے اوس کے تھے یہاں تک کہ محل میں داخل ہوئے  
 اور اپنے بھائی ابو جعفر کو مسجد میں بٹھلایا کہ میری حجت کے واسطے لوگوں کو کہو اور  
 بیت کرداؤ پہر السفاح مولشکر حام اعین کو گئے اور اپنا خلیفہ کوفہ پر اور اس نواح  
 کی زمین پر اپنے چچا داد بن علی کو مقرر کر گئے ان ایام میں دربان السفاح رضی کا عبد  
 بن یاسم تھا۔ پہر السفاح رضی مذکور نے اپنے چچا عبداللہ ابن علی بن عبداللہ بن  
 عباس کو شہر زور کو بھیجا اور ہاشمہ دمان کے یقین کرتے تھے کہ ہم نبی ایسا  
 کی اطاعت کریں گے اوس شہر میں نبی العباس کی طرف سے ابو یونس عبداللہ  
 بن زید الارادی تھا۔ اور اپنے بھائی عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد کو طرف حسن بن قحطیر

## بیان شکست دینی مروانکا

روانہ کیا وہ ابی بن ہریرہ کا محاصرہ کے ہوئے مقام واسطین پر آتا تھا۔ اور  
یحییٰ بن جعفر بن تمام بن عباس کو پاس حمید بن قلیبہ یہاں حسن کے درمیان ملائیک  
روانہ کیا اور چند مہینے اسفاح نے درمیان لشکر کے قیام کر کے کوچ کیا اور شہر  
ہاشمیہ میں درمیان محل امارت کے جا اور ترائیہ شہر ہاشمیہ کو فہمین ہے

## بیان شکست دینی مروان کا قتل سوئی تکاب میں در بیان او کی خبر

روضہ ہو کہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس  
بن عبد مناف پچھلا خلیفہ ہے خلفاء بنی امیہ کا اسکو مروان الجندی اور حجار الجزیر  
بھی کہا کرتے تھے وہ حوران میں تھا وہاں سے بزم گرفتاری ابو عون عبد الملک  
بن نزیہ الازدی کے جو کہ نبی العباس کی طرف سے شہر دز پر غالب ہو گیا تھا  
چلا جب مقام زاب پر پہنچا اور سجائے اور ترک ایک خندق کھدوائی اور اس کے ساتھ  
ایک لاکھ بیس ہزار جوان جگلی تھا۔ اور ہرے ابو عون بھی شہر دز سے خنہ آدمی  
اور کے ہمراہ تھے لیکر زاب کی طرف چلا اور پیچھے اس کے اسفاح بھی لشکر لیکر آیا  
اور کے ہمراہ چند سپہ سالار تھے اذابجہ سلمہ بن محمد بن عبد اللہ الطائی۔ اور حجار  
اسفاح کا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس تھا جیسا کہ ذکر ہوا جبکہ عبد اللہ بن علی  
سامنے ابو عون کے آئے۔ ابو عون اپنے خیمہ کے پردہ سے باہر نکل آیا اور  
اسکو مودا سکی جو اوسمیں تھا خالی کر دیا۔ پھر مروان نے ایک بل زاب پر  
نبا کہ طرف عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے جو کہ کیا اور عبد اللہ بن علی بھی  
مروان کی طرف نکلا اپنی دہنی طرف ابو عون اور بائیں طرف ولید بن معاویہ کو  
یا لکھ لشکر میں عبد اللہ کے بیس ہزار آدمی تھے بعضے ہستی بھی کم تلاتے مگر شک

## بیان شکست دینے مروان کا

نوعضکہ جانبین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہونی شروع ہوئی مگر مروان کے لشکرین ۵۹ کا ہلی اور سستی ایسی ہوئی کہ جو وہ چاہے تھا وہ نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ اس شکست ہوئی اور یہاں کا بہت آدمی مروان کے ہاں گئے ہوئے ڈوب بھی گئے نہ تو یمن سے ابراہیم ابن الولید بن عبد الملک بن مروان المخلوع بھی بے وہ آجکلے ہمسراہ مروان حجاز کے تھا۔ اور عبد اللہ بن علی السفاح کی طرف فتح کی خبر لکھی لشکر کی لوگ مروان کے تیار جو ڈال گئے تھے ان کے ہاتھ آئے یہ شکست مروان کو زاب پر ہفتہ کے روز لگیا روین جاد الاخر ۳۲ ہجری کو سوئی تھی جبکہ مروان زاب پر سے شکست کہا کہ موصول پر آیا وہ ان کے باشندہ دن نے بیت گالیان اسکو دین اور کہا کہ شکر ہے اللہ کا جس نے اہل بیت مامی نی کے سے تحکو شکست دلائی وہ وہاں سے کوچ کر کے حران میں آیا اسجائے کچھ اور پھر روز قیام کیا یہاں تک السفاح کا شکر آچھا مروان اپنے اہل بیت اور گھوڑے وغیرہ اسباب لیکر محض کو بہاگ گیا۔ اور عبد اللہ ابن علی رض حران میں آچھا۔ اس وقت مروان محض سے بہاگ کر دمشق کو گیا۔ پھر دمشق سے بہاگ کر فلسطین کو گیا اور السفاح نے اپنے چچا عبد اللہ بن علی کو لکھا کہ مروان سے سبت کر دو اسے عبد اللہ اس کے چچے ہی چلا یہاں تک کہ دمشق تک پہنچا اور اسکا محاصرہ کیا اور چار شنبہ کے روز پانچویں رمضان شریف کو ۳۲ ہجری کو زور شمشیر اوسمیں گھس گئے عبد اللہ بن علی نے دمشق کو فتح کمر کے پندرہ روز تک وہاں قیام کیا پھر دمشق سے کوچ کر کے فلسطین پر آیا اس کے پاس ایک نامہ السفاح آیا اوسمیں لکھا تھا کہ اپنے بہا صلیح بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو مروان کے تعاقب میں چھوڑ دو چنانچہ صلیح ماہ ذیقعدہ اسی سال میں گئے یہاں تک کہ نزل مصر میں پہنچے اور مروان اون کے آگے بہاگ جاتا تھا یہاں تک کہ ایک گر جا میں شہر بصرہ



## بیان شکست دینے مروان کا

۵۱۰ کے جاگسا وہاں سے پکڑا گیا یہ شہر مضائقہ ہے اور اصحاب مروان کے بھاگ گئے اور مروان کے آنکھ کی پتیلی میں ایک نیزہ کا کوچہ لگا دیا مقتول ہوا ایک باشندہ کو خوکا مارا جیتا پڑتا تھا اس نے اس کا سر کاٹ ڈالا مروان مذکور ستائیسویں تاریخ ذی الحجہ ۱۳۱ھ ہجری کو مقتول ہوا — جبکہ اس کا سر نے صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے حاضر کیا گیا آپ نے ارشاد کیا کہ اس کو جہاڑو کو بروقت جہاڑنے کے زبان اوسین کی نکل پڑی اس جگہ ایک بلی موجود تھی وہ اٹھا کر لے گئے وہ سر صالح رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے مصر واسطے تمہارے بزرگ شمشیر فتح کیا اور فاجر جوری کو خدا نے ہلاک کیا کیونکہ وہ اپنے سزا کو پہنچا جب اس نے ظلم کیا تھا وہی سزا پائی اور یہی مقولہ اس بلی کا ہے جو اس کی زبان کہی پڑتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرسے انتقام لیتا ہے — بعد ازاں صالح مذکور ابوعون کو مصر میں لہرا کر شام کی طرف مراجعت کرائے — جب وہ سر السفاح کے پاس درمیان کوفہ کے پہنچا سجدہ شکر ادا کیا جب مروان مارا گیا دونوں بیٹے اوس کے عبد اللہ اور عبید اللہ حبشہ کی زمین کی طرف بھاگ گئے حبشی اونسے لڑے چنانچہ عبد اللہ مقتول ہوا اگر عبد اللہ سچہ اپنے بھائیوں کے پیچ لگا خلافت منہدی تک وہ جتیار رہا اس کو نصر بن محمد بن الاشعث عامل فلسطین نے پکڑ کر منہدی کے پاس بھیج دیا بعد مقتول ہونے مروان کے اس کی عورتیں اور بیٹیاں صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے سامنے حاضر کی گئیں اونسے باب میں حکم ہوا کہ حوران میں ان کو بھجوا دیا اور جب وہ عورتیں دہان گئیں اور مروان کے محل دیکھے بہت رو دین عمر مروان کی بائیس برس کی تھی اور مدت خلافت اس کی پانچ برس ساڑھے نو ہونے اس کی کنیت ابا عبد الملک ہے ماں اس کی ام ولد کردیہ تھی اور لقب اس کا حجاز اور حبشی تھا کیونکہ وہ مذہب کی تعلیم سے پایا تھا اور وہ قرآن اور قصائد کے

## بیان اولوگوں کا جو بنی امیہ میں سی مقتول ہوئی

کے مخلوق ہونے کا قایل تھا حلیہ مردان کا یہ ہے مردان بن محمد بن مردان بن الحکم ۵۱۱  
مذکور سفید رنگ بزرگ چشم سہرکلاں ریش ابوہ دارچو تھا ہی سفید رکھتا تھا اور  
شجاع استوار تھا مگر جب مدت اور سلی زندگی کی پوری ہوئی وہ استواری اور  
کچھ کام نہ آئی یہ سب سے پہلا خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا ہے

## بیان دین لوگوں کا جو بنی امیہ میں سی مقتول ہوئے

دا ضحہ ہو کر سلیمان بن ہشام عبد الملک کو السفاح نے امن دی تھی اور جان بخشی  
کی تھی مگر سدیعت شاعر نے السفاح کے پاس آکر چند شراؤں کے قتل کرنے کے  
باب میں پڑے وہ سنکر السفاح نے حکم دیا کہ اچھا سلیمان کو مار ڈالو فی الفور  
مارا گیا اور عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے پاس چند بنی امیہ میں سے آج  
ہوئے تھے کہتے ہیں کہ قریب نوے آدمیوں کے تھے جب وہ دسترخوان پر کھانا  
کھانے کو حاضر ہوئے اس وقت شبلی بن عبد اللہ غلام بنی ہاشم عبد اللہ مطاع  
کے پاس حاضر ہوا اور چند شراؤں کے قتل کے باب میں اس نے پڑے عبد اللہ نے  
حکم دیا کہ انکو مار ڈالو چنانچہ اسی وقت انکو ذبح کر دیا گیا اور نکاحون بہتا پھرتا  
اور لوگ کھانا کھانے جاتے تھے اور ان کے مرنے کے وقت خرخر کی آوازیں  
سننے تھے اور کہاتے تھے یہاں تک کہ سب مارے گئے اور عبد اللہ نے حکم دیا  
کہ بنی امیہ کی قبریں اوکھاڑ کر دمشق سے مردون کو بھی پینک دو چنانچہ معاویہ بن  
ابی سفیان — اور یزید ابن معاویہ کی قبر اور عبد الملک ابن مردان کی قبر اور ہشام  
بن عبد الملک کی قبر اکھڑوا کر پینک دی گئیں مگر مردون کو انہیں صلیح سالم پایا  
حکم دیا کہ انکو سولی دو پہر حکم کیا کہ جلوا ڈالو چنانچہ آگ سے وہ لاشیں جلا

## بیان اولوگوں کا جو نبی امیہ میں مقتول ہوئی

۵۱۲ م گین اور جس شخص کو اولاد نبی امیہ میں سے پایا اور اس کو قتل کیا کوئی شخص خلفا ربی امیہ میں سے نہ بچا مگر چند لڑکے دودھ پیتے یا جو اندلس کی طرف ہاگ گئے تھے وہ پنج گئے اور اس طرح سلیمان ابن علی بن عبد اللہ بن عباس نے بصرہ میں ایک جامعہ نبی امیہ کو قتل کر کے راہ میں اونکی لاشیں ڈلوادیں کتوں نے اونکو پھاڑ ڈالا اور جو نبی امیہ میں سے رہ گیا تھا اسنے جب یہ حال دیکھا کسی ملک کو نکل گیا اور پھر وہیں پہنچے

تمام ہوئی جلد دوسری ابو الفدا کی

## شروع ہوئی جلد تیسری بیان سلطنت عباسیہ کا

اسی سال میں ابو الورد بیٹے کوثر بنی اطاعت نبی عباس کی موقوف کی یہ مردان بیٹے محمد کے یاروں میں سے تھا مگر اسکا مطیع ہوا تھا جب عبد اللہ بیٹا عباس کا ابو الورد پاس گیا تو وہ قبرین میں سے شکر عظیم تھا تب انہیں بڑی لڑائی ہوئی اور دونوں طرف کے آدمی بہت مارے گئے شکر ابو الورد کا شکست پاکر ہلاک لیکن ابو الورد قائم رہا یہاں تک کہ مارا گیا جب عبد اللہ بیٹے علی نے ابو الورد کی لڑائی سے فراغت پائی تو باشندے دہان کے امن میں ہوئے اور نئے سرے عباسیوں سے محبت کی پہل دی۔ بیٹا علی کا دمشق میں گیا اور سوق اہل دمشق بھی سرکش تھے ایران عبد اللہ بیٹے علی کو انہوں نے لوٹ لیا جب عبد اللہ دمشق کے قریب آیا تو وہ سب بہاگ گئے اور اپنے اوکو امن دیا۔ اسی برس میں سفاح نے اپنے بہائی کچا بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو موصل کا حاکم کیا اور سوق اہل موصل نے اپنے پہلے حاکم کو نکال دیا تھا جب کچے نے موصل میں جا کر قرار پایا تو گیارہ ہزار آدمی دہان کے ادسنے مار کر اونچی عورتوں اور لڑکوں کے قتل کا حکم دیا کچے باس اور سوق چار ہزار لڑکیاں تھیں ایک عورت موصل کی رہنے والی گھڑی ہوئی اور کچے نے لکے کیا ہوا عرب کے عورتوں کو کہ جشیون سے نکاح کرتی ہیں اس کے اس کلام نے اس کے دشمن اتر کیا سب لڑکیوں کو جمع کر کے ادسنے قتل کیا۔ اسی برس میں سفاح نے اپنی بہائی ابو جعفر منصور کو حریر اور آذربائیجان اور ارمنیہ پر حاکم کر کے بھیجا اور اپنے چچا داد کو مدینہ اور مکہ اور یمن اور یامامہ کا حاکم کیا۔ کوثر اور تعلقات کا حاکم اپنے بہائی عیسیٰ بیٹے موسے بیٹے محمد بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو کیا۔ اور شام پر اسکا چچا عبد اللہ

## ذکر سلطنت عباسیہ کا

۵۱۴ ہجری میں علی بن ابی عبد اللہ بن عباس کا حاکم تھا اور مصر پر ابو عون بن ابی یزید کا اور خراسان اور جبل پر ابو مسلم حاکم تھے

## پہر شروع ہوا ۱۳۳ ہجری

اس برس میں حکومت چاہی بادشاہ روم نے ملطیہ اور قیقلہ پر کرنامہ اور سکا قسطنطین تھا اسی برس میں سفاح نے اپنے چچا سلیمان بن علی بن ابی عبد اللہ بن عباس کو حاکم بصرہ اور سعلقات و جملہ اور بحرین اور عمان کا کیا — سلیمان بن ابی عبد اللہ بن عباس نے ابوزہرہ پر عمل کرنا چاہا اسی برس میں سفاح کا چچا داؤد بن علی کا مدینہ میں سفاح نے اس کی جگہ زیاد بن ابی عبد اللہ حارثی کو حاکم کیا اسی برس میں سفاح نے اپنے بھائی یحییٰ کو موصل سے سزول کیا کیونکہ اس نے اہل موصل کو بہت قتل کیا تھا اور وہ ان کا حاکم اپنے چچا اسماعیل کو کیا

## پہر شروع ہوا ۱۳۴ ہجری

اس برس میں سفاح چہرہ سے اپنا زین گیا ماہ ذی الحجہ میں یہ اپنا زین کار بنے والا ہوا

## پہر شروع ہوا ۱۳۵ ہجری

اس برس میں یحییٰ سفاح کا بھائی فارس بن مرگیا جسے سفاح نے موصل سے موقوف کر کے فارس کا حاکم کیا تھا

## پہر شروع ہوا ۱۳۶ ہجری

## ذکر مرنے سفاح کا

اس برسمین ابو مسلم نے چاہا کہ سفاح مجھے بلا دے اور اجازت حج کی دے چاہیے ۵۱۵  
اوسنے اوسے اجازت دی تب ابو مسلم مد ابو جعفر کے حج کو گیا ابو جعفر امیر حاکم بنو ہاشم

## ذکر مرنے سفاح کا

اس سال میں سفاح عارضہ چھک سے ماہ ذی الحج میں فوت ہوا عمر اوسکے تینتیس ۳۳  
برس کی تھی مدت اوسکی بادشاہت کے قتل مردان سے چار برس تھے اور اہل  
عینیہ پہلے مرنے مردان سے اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی تھی سفاح دراز قد بکلی ہاک  
گورا خوبصورت ڈاڑھے ہوا اسکے جازہ کی نماز اسکے چچا عیسیٰ بیٹے علی نے پڑھائی  
اور نابار عتیقہ میں دفن کیا

## بیان خلافت منصور کا

یہ دوسرا خلیفہ بنی عباس کا تھا سفاح نے بوصیت ولی عہد کیا تھا بعد اسکے اپنے  
بیٹے عیسیٰ بیٹے موسیٰ بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو اس عہد نامہ پر  
مہر کر کے کپڑے میں باندھ کر عیسیٰ بیٹے موسیٰ کے پاس بھیجا چونکہ وقت مرنے سفاح  
کے ابو جعفر حج کو گیا تھا تو عیسیٰ بیٹے موسیٰ نے لوگوں سے اوسکی بیعت لی اور  
واسطے اطلاع دی اس بیعت اور مرنے سفاح کے قاصد ابو جعفر کے پاس بھیجا  
اور وقت ابو مسلم بھی حج میں ابو جعفر پاس تھا اوسنے اور سب لوگوں نے اوسکی  
بیعت کی

## پیشرو ع ۱۳۷ ہجری

## بیان قتل ہونے ابو مسلم کا

۵۱۔ اس برس میں ابو جعفر ج سے کوفہ میں آیا اور اہل کوفہ کو نماز جمعہ کی بڑھائی اور خطبہ پڑھا پہرہ باندھ کر گیا وہاں مقیم رہا اسی برس میں منصور کے چچا عبداللہ بیٹے علی بیٹے عبداللہ بیٹے عباس نے اپنی خلافت پر سبیت لی ابو جعفر کے ساتھ ابو مسلم بھی ج سے آیا تھا ابو جعفر نے اس کو مسودہ شکر اپنے چچا عبداللہ بیٹے علی پر بھیجا عبداللہ نصیب میں تھا وہ دنوں دنوں میں کئی مرتبہ لڑی ہوئی طرح طرح کے مکہ ابو مسلم نے اس لڑائی میں کئے آخر کو عبداللہ بیٹا علی کا مسودہ اپنے یاروں کے جادوی لاف سے اس برس کی میں عراق کی طرف بھاگا ابو مسلم اس کے شکر پر مستولی ہوا یہ خبر منصور کو لکھی

## بیان قتل ہونے ابو مسلم خراسانی کا

سبب دشمنی کے کہ ان دنوں میں ہوئی منصور نے بد بھاگنے عبداللہ اپنے چچا کے ابو مسلم خراسان سے معزول کر کے حاکم معز اور شام کا کیا لیکن ابو مسلم نے اس کو قبول نہ کر کے ارادہ جانے خراسان کا کیا اس وقت منصور انبار سے مدین کو گیا تھا اس نے ابو مسلم کو لکھا کہ میرے پاس آؤ ابو مسلم نے آنے سے عذر کے جب بہت نامرد پیام گئے آئے تب ابو جعفر پاس آیا مدین میں سو تین ہزار آدمی کے اور باقی لشکر حلوان میں چھوڑا جب ابو مسلم منصور پاس آیا تو ہاتھ چوم کر رخصت ہوا دوسرے روز منصور نے چونکہ ان کو بڑے چچے بیٹا کر حکم دیا کہ جو قتل آواز ہاتھ سے ہاتھ مارنے کی بلند ہو تم نکل کر ابو مسلم کو قتل کرنا اور ابو مسلم کو بلایا جب وہ آیا ابو مسلم نے اس کے گناہ گئی شرم کی ابو مسلم اور لگا عذر کرتا تھا جب منصور نے ہاتھ پر ہاتھ مارا فوراً گھبرا کر نکلے اور ابو مسلم کو قتل کیا یہ قتل اس برس کے شبان میں ہوا ابو مسلم نے اس کی بدولت ساتھ ہزار قیدی قتل کئے تھے

پہر شروع ہوا ۱۳۸ ہجری

## ذکر امویہ کا اندلس میں

اس برس میں قسطنطین بادشاہ روم نے بلاد اسلام پر خروج کر کے ملطہ کو زبردستی لیا۔  
اور فیصلہ اسکی ڈھائی لیکن وہاں کے باشندوں کو قتل سے سناٹ رکھا اسی طرح کی وارداتیں  
اس برس میں ہونے لگیں اسی برس میں منصور نے مسجد حرام کو بڑا کیا

پہر شروع ہوا ۱۳۹ ہجری بنوی

## ذکر ابتدائی دولت امویہ کا اندلس میں

اس برس بن عبد الرحمن بیاضاویہ بیاضاویہ بیاضاویہ بیاضاویہ بیاضاویہ  
داخل ہوا سب اسکا یہ تھا کہ بنی امیہ جب مارے گئے تو باقی ماندہ چھپ گئے بعد ازاں  
ذکور ہوا کہ اس برس میں خلیفہ اندلس کا ہوا اسی برس میں منصور نے اپنے چچا عبداللہ  
بیٹے علی بیٹے عبداللہ بیٹے عباس پر فتح پا کر او سکونیت دنا بود کیا عبداللہ جسی کو ابوسلم  
سے ہوا گاتھا چار بتا تھا جسی نے ذکر کیا

پہر شروع ہوا ۱۴۰ ہجری بنوی

اس برس میں منصور نے اپنے بیٹے عبداللہ اب بیٹے ابراہیم امام کو اور حسن بیٹے قتیبہ کو  
شترندار فوج سے ملطہ کی بنائے گئے واسطے بھیجا اور ہونے لگا اسکو چھ مہینے بنایا بادشاہ  
روم مولا کہ فوج کے نہر حیان سے اتر گئے اون دونوں پر آیا چونکہ مسلمان بیت جمع  
ہو گئے وہ ہلاک گیا اسی برس میں منصور ج کر کے متوجہ بیت المقدس اور قدادہ شمیمہ  
کو فکا ہوا اسی سال میں منصور نے مصیہ کی فیصلہ ثانی اور سب جوامع بنائے کا حکم  
اور وہاں نہر ارادی شکر کے رکھے نام ادکنا سمورہ کیا  
پہر شروع ہوا ۱۴۱ ہجری بنوی



## ذکر دولت انویہ کا

۵۱۸ اسی سن میں راونڈیہ نے منصور پر خروج کیا راونڈیہ ایک قوم اہل خراسان سے مذہب اہل مسلم خراسانی پر ہے قایل میں تنازع کے کہتے ہیں کہ روح آدم کی عثمان بیٹے نہیک میں ہے اور قایل میں کہ خدا خلیفہ ابو جعفر منصور ہے جو کہلاتا پلاتا ہے جب یہ لوگ ظاہر ہو کر محل منصور تک آئے تو ان کے سردار و کمو کہ دو سو تھے قید کیا اس امر سے وہ لوگ بہت خفا ہوئے اور ایک جنازہ بنا کر گویا کہ وہ جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں دروازہ قید خانہ کتب پیچھے دھاؤں تاجوت پینکا اور قید خانہ کا دروازہ توڑ کر اپنے سرداروں کو نکالا اور منصور کی پکڑنے کا قصد کیا اوسوقت وہ قریب چھ سو مرد کے تھے لوگوں نے غل جھپایا اور دروازہ شہر کا بند کر دیا منصور بھی پیادہ نکلا لوگ جمع ہوئے سن بیازید کا کہ منصور سے چھپا رہتا تھا آیا اور راونڈیہ سے منصور کی آکے لڑا منصور نے اسی واسطے اوسکا قصور معاف کیا اوس دن سب راونڈیہ مارے گئے

## پہر شروع ہوا ۱۴۲۲ھ بھری نوی ۵

اس برس میں چچا منصور کا سیمان بیٹا علی کا فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۱۴۲۳ھ بھری ۱۴۲۳ھ

اس برس میں گرفتار کے منصور نے اولاد حسن بیٹے علی بیٹے ابی طالب سے گیارہ مرد اور قید کیا اونکو اسی برس میں جان بحق ہوا عبد اللہ بیٹا سمبرہ کا اور عمر بیٹا عبید ستغری زاہد کا اور عقیل بیٹا خالد صاحب زہری کا

## پہر شروع ہوا ۱۴۲۵ھ بھری ۵

اس برس میں ظاہر ہوا محمد بیٹا عبد اللہ بیٹا حسن بیٹا حسین بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا

## ذکر نبائے بغداد

طالب کا وہ حاکم مدینہ کا ہوا اہل مدینہ اس کے تابع ہوئے منصور نے اپنے بھتیجے ۵۱۹ عیسیٰ بیٹے موسیٰ کو اس کے <sup>بھائی</sup> پٹنچا تو محمد بیٹے عبداللہ نے اپنے واسطے خندق کہودی جہانک خندق کہودی بھی رسول اللہ ص فی احواب میں پیراؤں دو زین لڑائی ہونے لگی یہاں تک کہ محمد بن عبداللہ مذکور سے گہرا لون اور یاروں کے مار گیا اور جو سلامت رہا وہ بہاگ محمد مذکور سے گد م گون دلا در بیت روزہ رکھنے والا نماز گزار تھا لقب اسکا مہندی اور صاحب نفس ذکیہ تھا جب محمد قتل ہوا تو موسیٰ بن موسیٰ مدینہ میں چند روز رہا پھر دمان سے آخراہ رمضان میں عمرہ کے لئے مکہ کو گیا

## ذکر نبائی بغداد

اس برس میں منصور نے بغداد کا بنانا شروع کیا باعث اسکا یہ تھا کہ وہ بڑا جانتا تھا رہنی ناشیمہ کو جسے اسکے بھائی نے حوالی کوفہ میں بنایا تھا جبکہ خروج کیا تھا اس پر اوغدیہ نے اور مہیاگی اہل کوفہ کو بھی بڑا جانتا تھا کیونکہ اونے نڈر نہ تھا جب ارادہ مقرر کرنے کسی موضع کا اپنی سکونت کے واسطے کیا تو

بغداد سے بہتر نہ پایا اور اسی کو بنانا شروع کیا  
پھر شروع ہوا ۱۴۵ھ ۱۲۷ھ ہجری ۳

## ذکر ظہور ابراہیم علوی کا

اس برس کے ماہ رمضان میں ظاہر ہوا ابراہیم بیٹا عبداللہ بیٹا حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب بہمی کو نفس نریک کا کہوشیدہ تھا ایک شہر سے دوسرا شہر میں بہاگتا پھرتا تھا منصور اس کے پکڑنے کی تدبیر میں تھا جب وہ بھر پ

## ذکر نبائے بغداد

۵۲ آیا تو اپنے بھائی محمد بن عبد اللہ کی بیعت لوگوں سے کر دئی لیکن وہ اس کے پیچھے سے پہلے قتل ہو چکا تھا مدینہ میں لوگوں نے بیعت کی اور ان میں سے مرہ العتبی اور عبد الواحد بن زیاد اور عمر بن سلمہ صحیحی اور عبد اللہ بن یحیی زعافشی تھے سو اسے اس کے اور فیضیوں اور صاحبان علم نے بھی بیعت کی یہاں تک کہ چار ہزار شمار کئے گئے اور وقت امیر بصرہ سفیان بن معاویہ تھا جب اس نے ابراہیم پر اجماع خلق دیکھا <sup>دارالامارہ</sup> میں نہ ہوا سو اپنے گرد وہ کے ابراہیم نے دارالامارہ کو گھیر لیا سفیان نے امان طلب کی ابراہیم نے امان دی جب ابراہیم قلعہ میں داخل ہوا تو بورہ برکدوان بچا تھا اور ہوائے تند سے اولٹ گیا تھا بیٹھا آدمی ہوا سے اڑنے لگا ابراہیم نے کہا کہ ہسم نہیں اڑنے کے اور اوسے اڑنے ہوئے پر بیٹھا رہا ابراہیم نے بیت المال سے دو ہزار درہم پاکر قوت پکڑی پچاس پچاس اپنے یاروں کے لئے مقرر کئے اور آپ زینب بیٹے سلیمان بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کے گھر گیا جسکی طرف نبی بھی منسوب ہیں۔ اہل بصرہ کو امن دیکر حکم دیا کہ کوئی اونکا متعرض نہ ہو جبکہ حکم مست ابراہیم پر مستقر ہوئی تب ایک گردہ کو واسطے حاصل کرنے حکومت اہواز کے بھیجا اور ہارون بیٹے سعد علی کو مستر ہزار فوج کے واسطے کی طرف بھیجا علی نے اوپر فتح پائی ابراہیم بصرہ میں ہمیشہ عاملوں اور لشکروں کی تفریق کرتا تھا یہاں تک کہ خبر قتل اپنے بھائی محمد بیٹے عبد اللہ کے سنے تین دن پہلے عید الفطر سے پہلے ابراہیم نے کوذ کی جانے پر نہایت قصد مضبوط کر کے بصرہ سے چلا سو ایک لاکھ فوج کے یہاں تک کہ احرامین کو سولہ فرسخ کوذ سے پہنچا۔ منصور نے عیسیٰ بن موسیٰ کو حجاز سے بلا کر سردار اوس لشکر کا جو کہ مقابل ابراہیم بیٹے عبد اللہ کے تھا کیا اور دو یوں بڑی لڑائی ہوئی آخر کو لشکر عیسیٰ بن موسیٰ کا ہار گیا لیکن دوسری لڑائی میں یاران ابراہیم ہار گئے گردہ خود کھرا رہا توڑے سے آدمیوں سے کہ وہ چہ سوئے دھڑلہ ابراہیم

## ذکر بنائے بغداد

ابراہیم کے حلق پر تیر لگاؤ سے پشت لگا کر بیکہ کر کے کہا جو مہنے چاہا تا خدا سنے نہ چاہا۔ اوسکے یاروں نے مجمع ہو کر اوسے اوتار انشکریسی بن موسیٰ نے یہ حال دیکھ کر حلق کیا اور اوکئی جمعیت کو متفرق کیا اور ابراہیم کا سر کاٹ کر عیسیٰ کے پاس لائے اوسوقت عیسیٰ نے مسجد شکر خدا تو لے کر کے اوس سر کو منصور یا س بھیجے۔ قتل ابراہیم پچیسویں ذیقعدہ ۱۳۶ھ ہجری میں ہوا اور اسکی اٹھالیس برسکی ہتی

## پھر شروع ہوا ۱۳۶ھ ہجری

اس برس بن منصور نے شہر بن برہ سے بغداد کی طرف واسطے پورے کرنے اوسکا عمارت کے کوچ کیا اور اپنے یاروں سے کہراؤین سے خالد بن یزید تک تباہی کسری اور عمارت کے توڑنے کا اور بنادین اوسکا عمارت کا مشورہ کیا خالد بن یزید نے کہا یہ مناسب نہیں کیونکہ یہ نشانوں سلیم سے ہے منصور نے یہ سنکر کہا اسے خانا تو نے اپنے بھائیوں عجمی کی رعایت کی اور محل سفید کے توڑنے حکم دیا جب اگر محراب اوسکی توڑی جو روپہ کہ اوسکے توڑنے میں صرف ہوا اوسے زیادہ کا مال اوسسے نہ نکلا اسلئے اوسکا توڑنا موقوف کیا تب خالد نے کہا میں نہیں جانتا کہ تو موقوف کر لیا کیونکہ مشہور ہو گا کہ جو پہلے بادشاہ بن نے بنایا تھا اوسے تو توڑ ہی نہ سکا منصور نے اوسکی طرف توجہ نہ کر کے توڑنا موقوف کیا۔ اور دروازے مشہر واسطے کے بجا کر بنادین لگائے منصور نے بعد اود کو گولی اسلئے بنایا کہ سب لوگ بادشاہ سے برابر تربت رکھیں اور محل کو اوسکے بیچ میں اور مسجد جامع محل کے پاس

## پھر شروع ہوا ۱۳۷ھ ہجری

بیان وفات امام جعفر

۵۲۲ اس برس میں منصور نے اپنے بیٹے عیسیٰ بیٹے موسیٰ بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے عبداللہ بیٹے عیسیٰ کو ولی عہد سے موقوف کر کے اپنے بیٹے محمدی محمد کی وصیت کروائی

پہر شروع ہوا ۱۲۸۰ھ ہجری ۴

اس برس میں پیدا ہوا افضل بیٹا کے بیٹا خالد بیٹا ریکٹا اور اسی برس میں حاکم مرصل کیا  
منصور نے خالد بن ریکٹ کو پیدائش فضل کی پیدائش رشید سے سات دن پہلے تھے  
اوسکو رشید کی ماخیزان نے دودھ پلایا

بیانِ وفاتِ امام جعفر صادق علیہ السلام

اس برس میں وفات پائی امام جعفر صادق بیٹے امام محمد باقریۑ امام زین العابدین علی بیٹے امام حسین بیٹے علی بیٹے ابی طالب علیہم السلام نے امام جعفر صادق ایک بارہ رماض میں سے پن سو افراسے امامیہ کے پانچ امام اسے پہلے علی بیٹے ابی طالب کے چہر بیٹے اونکے حسن پر حسین پر زین العابدین پر محمد باقر تھے پر جعفر صادق کہ جبکا ذکر باقیوں کا ذکر ہی خدا نے چاہا تو کریں گے ہم اونکا نام جعفر صادق اونکے سچے ہونے کے باعث سے تھا انحضرت سے کلمات میں صند کیا اور زجر اور فال میں ہر ایس انکی سند میں اور وفات ۱۲۰ سالہ میں مرید میں ہوئی اور بقیع میں مدفون ہوئے اماں حضرت کے بیٹے قسم بیٹے محمد بیٹے ابو بکر صدیق کے تھے۔ اسی برس میں وفات پائی محمد بیٹے عبدالرحمن بیٹے ابی ملی قاضی نے

پیش شروع ہوا ۱۴۹۱ھ ہجری ۴

اس برس میں ابو مسلم بیضا قیہ کاری میں وہ مرد مشہور و عظیم القدر تھا۔ اسی برس میں

## بیان وفات امام جعفر

مین جان بحق ہوا یسے بن عمر ثقفی جسے غیل نے غوڑ پر ہے — اسی برس میں مومکھس حسین ۵۲۳

نبی بصری  
پہر شروع ہوا ۱۵۰ ہجری ص

اس برس میں عبدالرحمن اموی نے ضیل فرطیہ کی بنائی — اسی برس میں مومکھس حسین  
ابو جعفر منصور کا — اسی برس میں مومکھس نمان بیٹا ثابت بیاروط کا زودعا  
علام تھا تیم الد بیٹی تغلبہ کا زود طلبہ کا مل سے تھا اور اہل بابل سے بھی کہا ہے اور اہل  
انبار سے بھی کہتے ہیں یہ وہ ہی کہ لگی تھی جسے غلامی لیکن آزاد کیا گیا — بیٹا اسکا شہب  
سلمان تھا اسماعیل بیٹا جاد بیٹا ابو حنیفہ مذکور کتابے کہ میں کوئی علام نہ تھا  
روریت ہے کہ ثابت باب ابو حنیفہ کا بچپن میں علی بن ابیطالب پاس گیا اون  
حضرت نے دعا کی کہ تجھ اور تیری اولاد میں برکت ہو نسب ابو حنیفہ میں مختلف قول  
میں بعض نے کہا کہ وہ نمان بیٹا ثابت بیٹا نمان بیٹا مرزبان کا تھا اسکے دادا نمان بیٹے  
مرزبان نے علی بن ابیطالب کو مہر جان کے دن فالودہ بیجا حضرت نے اوسکو دعادی  
ابو حنیفہ کے وقت میں چار صحابہ نے انس بن مالک عبداللہ بن ابی ادنی کو فدیہ میں سہل  
بن سعد ساعدی مدینہ میں ابو طفیل عامر بیٹے وانڈ کے تھے لیکن اوسے ملاقات نہیں ہوئی  
اور نہ کچھ اوسنے اونسے پڑ با یہ جو اوسکے اصحاب کہتے ہیں کہ اوسنے جماعت صحابہ سے  
مہر جان ایک خاصہ اگر ہی مذہب اہل فرس کا اس میں یہ تھا کہ اس دن اپنی بادشاہ کو جوان کتل  
ماتے تھے اور کبریٰ رنگارنگ قصبہ غیرہ کے پہناتے تھے برکت کو پہلے اور سر پر اوسکے وقاب  
و کہتے تھے جس پر صورت آفتاب کی نبی ہوئی تھی بعد جو پہلے دامن جاتا اپنے ساتھ  
قسم میوہ جات سے لیجاتا نوشیروان اور اردشیر اس دن خزانہ نکالنے کا علم  
کرتے تھے اور فرس اچھا بچھاتے تھے اور موافق مرتبہ ہر شخص کے  
خلعت دیتے تھے ۱۲

## بیان وفات امام جعفر

۵۲۴ ملاقات کی اور پڑا اونسے یہ از روئے روایت کے ثابت نہیں ہوتا ابو حنیفہ عالم عالم زاہد پرہیزگار تھا ابو جعفر منصور نے اس کے واسطے قصات تجویز کی تھی لیکن اونسے انکار کیا وہ جو بصورت میا نہ قد تھا اور دراز قد ہی لکھا ہے وہ حسن تقریر میں سب سے بہتر تھا شافعی کہتا ہے کہ مالک سے کہنے پوچھا کہ تو نے ابو حنیفہ کو دیکھا تھا اونسے کہا ہاں وہ ایسا شخص مقرر تھا کہ اگر میں اس کو کہتا کہ ایک چیز کو سونا بنا دے تقریر سے تو وہ ثابت کر دیتا دلیل سے بڑی رات تک وہ نماز پڑھتا تھا یہاں تک کہ نماز جمع و صوی عشا سے اونسے پڑھی چالیس برس لکھا ہے کہ اونسے ساتھ ہزار ختم قرآن اوس جگہ کیا جہاں وفات پائی لیکن کم عرصہ کے ساتھ مطعون تھا ولادت اوسکی ششہ ہجری میں ہوئی اور لکھا ہے کہ سترہ میں اور وفات بغداد کے قید خانہ میں قید اس واسطے کیا تو اختیار کرے قصا کو لیکن اونسے قبول کیا اور لکھا ہے کہ وہ پیدا ہوا جس دن شافعی پیدا ہوا یعنی اس برس کے رجب میں اور جمادی الاولیٰ میں ہی لکھا ہے قبر اسکی بغداد میں مشہور ہے زودھا ضم زار لفظ دار اور واو ساکنہ اور فتح طار ہملہ سے ہے اسی برس میں محمد بن حنفیہ صاحب منازلی فوت ہوا اور لکھا ہے کہ وفات محمد بن اسحق مذکور کی ششہ میں ہوئی وہ حدیث میں ثقہ تھا اہل علم کے نزدیک بخاری نے اپنی تاریخ میں اسکا ذکر کیا ہے لیکن وہ روایت اسے نہیں کرتا اور مسلم نے بھی اوسے سوائے ایک حدیث باب برہم کے روایت نہیں کی وجہ روایت کرنے بخاری کی طعن انکس بیٹے انس کا ہے دفات ابن اسحق کی نعیدہ میں ہوئی اسی برس میں متاعل بیاسیلان بلخی مفسر بیان مکتی ہوا

## پہر شروع ہوا ۱۵۱ھ ہجری ۷۶۷

اس برس میں حاکم سند کا منصور نے ہشام بیٹے محمد بنی کو پہلے سند پر عمر بیاض بیاض عثمان بیاض بیاض الیٰ صفحہ کا حاکم تھا اوسے موقوف کر کے حاکم افریقہ کا عمر مذکور

## بیان وفات امام جعفرؑ

مذکور مقلب بہر ارد تھا اسی برسین منصور نے رصافہ اپنے بیٹے ہندی کے واسطے ۵۲۵  
 بنایا یہ شہر بغداد کے شرقین واقع ہے دامن تہڑا لشکر اپنا بیجا اسی برسین  
 میں لایا گیا زمین بیا زیادہ کا بستین کہ سجتان میں ہے۔ منصور نے جسے بنایا اور گردہ  
 خارجوں نے قتل کیا دفعۃً اس کے گھر پر حرم کیسا وہ حجامت کرتا تھا جب وہ  
 مار گیا تو اس کی جگہ اس کا بیٹا یزید بنایا زیادہ شیشانی حاکم ہوا

## پہر شروع ہوا ۱۵۲ھ ہجری

اس برسین میں امیر خراسان کابل پر

## پہر شروع ہوا ۱۵۳ھ اور ۱۵۴ھ ہجری بنوی ۴

اس برسین ابو عمر بنیاء علایا عارک اولاد حصین تمیمی مازنی بھری سے تھا کو ذہین  
 فوت ہوا نام اسکا اسکی کنیت ہی ہی وہ سنہ میں پیدا ہوا اور سنہ میں ہی لکھا ہے  
 وہ بھی سات قاریوں میں سے تھا کلام اللہ کو سب سے بہتر جانتا تھا اس برسین منصور  
 نے شام میں جاکر لشکر دانکے خارجوں کے لڑائی کو بیجا۔ اسی برسین اشعث  
 ہی راہی ملک قبا کا ہوا اسی برسین دہب بنیاء ورد کی زاہد کا فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۱۵۵ھ ہجری ۴

اس برسین منصور نے کوفہ اور بصرہ کی فیصل اور خندق بنائی اور چاہا اسی خیر نیالی  
 کہ حسین رحمت کا مال صرف ہو جب شمار چاہا تو پانچ پانچ درہم کی تقسیم کا حکم دیا  
 جب چالیس چالیس حج آئی تو شاعر نے یہ شعر کہا اے قوم حاضر ہو تم اس پس خیر  
 کو جو ملا ہو تماری امیر مومنین سے تقسیم پانچ کی ہیں اور جمع ہوتا چالیس ماہی کا



## ذکر وفات منصور کا

۵۶۶

پہر شروع ہوا ۱۵۶ھ ہجری ۴

اس برس میں ہوا حمزہ بیجا جب بیجا عارہ کوئی کہ مشہور زیات نہادہ ہی ساتھ قاریوں  
میں سے تھا اسی سے کسائی نے قرار ت سیکھی وہ کوڈ سے حلوان میں تیل اور حلوان  
سے کوڈ میں بکری اور جوزیجا تا تھا اسی نے اسکو زیات کہتے ہیں

پہر شروع ہوا ۱۵۷ھ ہجری ۴

اس برس میں انتقال کیا ادراعی فیضہ جسکا نام عبدالرحمن بیجا عمر بیجا محمد تھا  
عمر اسکی شستر برس کی تھی کنیت اسکی ابو عمر وہ رہنے والا بردت کا تھا وہیں  
فوت ہوا اور جلیک میں پیدا ہوا سترہ میں وہ خضاب مہندی کا کرتا تھا وہ شام  
کے رہنے والوں کا اسم تھا لکھا ہے کہ اسنے ستر ہزار سکہ کا جواب دیا قبر اسکی  
ادس قریہ میں ہے جو دروازہ بردت پر ہے جسکا نام خوس ہے اس قریہ کے رہنے  
والے نہیں جانتے اسکو لیکن وہ کہتے ہیں کہ یہ قبر کسی نیکی کی ہے — ادراعی جنوب  
طرف ادراع کے جو بطن ہے وکلاع سے اور لکھا ہے کہ بطن ہدان سے اسکا  
دادا محمد ضم ای شہانہ اور سکون دار مہلہ اور کسرہ میم اور دال مہلہ کے تھا

پہر شروع ہوا ۱۵۸ھ ہجری

## ذکر وفات منصور کا

منصور عبداللہ بیجا محمد بیجا علی بیجا عبداللہ بیجا عباسی کا تھا وفات اسکی ۱۶۰ھ  
برس میں چرمیون دیکھ کو بیر میونہ میں ہوئی یہ بغداد سے بیخ کئے ہوئے اپنے

## ذکر وفات منصور کا

مہ اپنے بیٹے ہندی کے نکلا تھا وہاں منصور نے ہندی سے کہا کہ میں ذالجمہ میں پیدا ہوا  
اور اسی جیسے میں حاکم ہوا اب کہاں کرتا ہوں کہ اسی جیسے میں مردوں کا اسی برس میں  
باعث میرے حج کرنے کا یہی تھا مجھے لازم ہے کہ پر میرے میرے بعد وہاں  
چیزوں سے جو مجھے متعلق ہوں جیسے طاقت سلطنت سیرت حلی اور سکونت کو کے  
رداع کیا پہر روئے لگے پہر حج کو گیا وہاں پر میمونہ میں احرام باندھ رہے ہوئے  
مگر تاریخ مذکور میں بیاری اور کے کہڑا رہا تھا عروا و سکی ترسیتہ پر سکی تی مدت  
بادشاہت اور کے بائیس برس تین جیسے کچھ کسر تھی منصور گندم گون ضعیف پیکار  
کال تھا حمیمہ میں پیدا ہوا عروہ میں مراد سے ہے مدفون ہوا مقبرہ سلعہ میں اور اثر  
احرام باقی رکھا جب دفن کیا تو مردوں کا کہلا تھا جو در در تین کو حج میں گذرین اور میں  
سے یہ میں کہ خلیفہ منصور کو کہہ کے راگو پہن تھا ناگاہ سننا کہ کوئی شخص کہتا ہے  
اے اللہ تجھے شکوہ کرتا ہوں پہلے نفاذ و فساد سے زمین پر اور حایل ہونے  
طلح سے حق اور صاحب حق میں منصور یہ سنگ طرف مسجد کی نکل کر ادھے بلایا اور پوچھا  
کہ یہ کیا کہتا ہے اسنے کہا اے سردار مولو اگر مجھے پناہ دے تو تجھے چور  
باتوں کی اصل اصول سے خبر دوں جب اسنے امن دیا تو وہ کہنے لگا وہ شخص جسے طلح  
عارض ہوئے یہاں تک کہ حق اور صاحب میں حایل ہوا تو ہے اسے سردار و مولو کے  
منصور نے کہا افسوس جتہ بر جتہ کیونکر طلح عارض ہے سب زور و سیفد کہا تھا زمانہ کا  
میرے قبضہ میں ہے اسنے کہا اللہ نے تجھے گنہگار آدمیوں اور ان کے مال کا کیا ہے  
اور تو نے آدمیوں اور اپنے میں پردہ گج اور انید کا بنایا اور دروازہ لوہے کے  
لگائے اور چوب دار و گنہگار کے وہاں تھا کہ حکم دیا کہ کسی کو آنے نہیں مگر ظان  
ظان کو مظلوم اور مظلوم کو مظلوم کی غمی محتاج وہاں کے آنے کا حکم نہیں اور کوئی شخص  
ایسا نہیں کہ جب کا حق اس کو الٰہی نہیں ہو یہ لوگ مذہبیت میں کہ تو نے آدمیوں اپنے سے

## ذکر وفات مسطور کا

۵۰۸ خاص کیا ہے اور رعیت پر تنگی کر کے مال جمع کرتا ہے اور انہیں نہیں دیتا جسے چاہتا ہے دیتا ہے یا جمع کرتا ہے کہین کی یہ لوگ کہ یہ شخص وہ ہے جسے جوری خدا کی کی ہم اس کے جوری کیونکہ میں اسے ہمارے واسطے رعایا کا نفس قید کیا یہ لوگ باریاب اسپین دیکھ کر کے جس چیز کو چاہیں گے بچتہ تک پہنچا دیں گے اور جسے چاہیں گے نہ پہنچا دیں گے جیکہ مٹو کا حال یہ ہوگا تو معاملات رعایا کے نواب ہوں گے یہ خبر جب شہرت پائے گی تو سب لوگ مامون سے خوف کریں گے اور عامل ظلم رعیت پر کریں گے پہرہ بخانین جو صاحب قدرتہ ہیں وہ اپنے سے کم پر ظلم کریں گے اسپطرح سے بلاد اللہ کے ملک سے چڑھوئے ظلم کرنے اور فساد کرنے سے یہ قوم نری بادشاہت میں مستحکم ہوئی اور تو غافل ہے اگر کوئی فریادے آئے تو آنے نہ دینگے اگر وہ اپنا حال پہنچ کر بڑا چاہے تو وہی اسی شیعہ کریگا کیونکہ تو نے ایک شخص واسطے فیصلہ فضا کے مقرر کیا ہے مظلوم جب اس میں پاس جائے گا وہ اس کو دفع کریگا اور جب تیرے آگے سر بیا کرین تو مار لیا ہے گا تاکہ اور دن کو تنبہ ہو تو اس کو دیکھتا ہے اور منع نہیں کرتا اب تاکہ اسلام کہاں رہا۔ اگر تو اپنے بیٹے کے واسطے مال جمع کرتا ہے تو اللہ اس کو مال کی شدت میں ساقط کریگا اس کا مال میں حصہ نہوگا کوئے خوانہ نہیں کہ اس کے نیچے ماتہ بخیل کا نہوکر وہ گنہگار اس کا ہے۔ اللہ اطفال پر ایسا مہربان ہے کہ آدمی کو بھی یہی نصبت اس پر ہوتے ہے تو کسی کا دینے والا نہیں بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے بیکجا مہربان دیتا ہے۔ اگر تو مالی کو بعد دست ملک اور قوت کے لئے جمع کرتا ہے تو اللہ نے تجھے حال نبی اسے کا دکھایا ہے کہ اس کو سونے چاہیئے جس کے پورے نے کچھ فائدہ نہ دیا اور نہ سچا دکھوئے تیار کچھ کام آئے اللہ نے جو چاہا سو کیا۔ اگر تو قباہ مال واسطے حصول مرتبہ کے جو اسے بڑا ہو کرتا ہے تو قسم خدا کی جس مرتبہ پر کہ تو ہے ایسے کوئی مرتبہ بڑا نہیں ان ایک مرتبہ ہے مگر اس تک جب

## ذکر اولاد منصور کا

۵۲۹

تک جب بچے لگا کہ مرتبہ موجود کے خلافت ہو

## ذکر اولاد منصور کا

کودہ مہدی محمدی کیونکہ جعفر اکبر اپنے باپ کی زندگی میں فوت ہوا اور اولاد منصور سے سلاسل  
عسے یعقوب جعفر اصغر صالح مسکین تھے منصور خلوت میں بڑا خوش خلق تھا

## ذکر خلافت مہدی محمد کا

مہدی محمد بی منصور کے کودہ تیسرا خلیفہ عباسیوں کا تھا ذی جبین باپ کے مرنے اور  
لوگوں کی بیعت کرنے کی خبر اس کو پہنچی اس واسطے کہ قاصد گیا نبیہ اد سے مکہ کو گیا رہ دین  
بعد معلوم ہونے خبر انتقال کے اہل نبیہ اد نے بیعت اس کی

## پہر شروع ہوا ۱۵۹ھ اور ۱۶۰ھ ہجری ۲

اس برسمین مہدی نے حکم کیا پیر نے نب آل زیاد کا کہ مادیہ پی سیفان نے  
عبید رومی سے ملایا تھا — او کو قریش اور دیوان قریش اور عرب سے نکال کر  
نقیض کی طرف پیرا اسی برسمین مہدی نے حج کیا اور لوگوں کو مال بہت دیا اور سب  
رسول صلعم کو دراز کیا اور جلد بلج سے مکہ تک گیا اسی برسمین داود طائی راہ فوت ہوا  
کہ یاران اہل محضف سے تھا اور عبد الرحمن بیٹا عبد اللہ مسعود مسعودی کا راہی ملک تھا ہوا  
اور اسی برسمین خلیل بیٹا احمد بصری نحوی استاد سیویہ کا فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۱۶۱ھ ہجری

اس برسمین حکم کیا مہدی نے جاے محکم مکہ کے رستے میں لیے لگا اور نئی گرنے ایسا ل

## ذکر اولاد منصور کا

۵۳ اور برگ کا اور کہو د نے کون کا اور چوٹا کرنا بندو لگا شہر دین اور برابر منبری صلح کے بنانے کا اسی برسین مہدی نے کچے بیٹے خالد یرمک کو اپنے بیٹے اردن کے ساتھ کیا اور مادی کے ساتھ امان بیٹے صدقہ کو کیا۔ اسی برسین سفیان ثوری نے انتقال کیا۔ پیدائش اسکی شہدہ میں تھی۔ اسی سال میں ابراہیم بیٹا آدم بیٹا منصور کا فوت ہوا۔ جاسے پیدائش اسکی بلخ تھی۔ شام میں جاکرنزل کاہ بنایا کہ وہ بکرن دایل سے ہے ابراہیم بیٹا یارمک تھا کہ فیہ ابراہیم آدم سے پوچھا کہ ابتدائی تیری کو کمر تھی کہ زارہ بنا دوسنے کہا اسکے پوچھنے سے نہ پوچھا بہتر ہر لیکن میں اور سمیت پوچھا تھا آخر کو اسنے کہا کہ باپ میرا بادشاہ خراسان تھا میری طبیعت شکار دوست تھی لیکن میں سوار تھا اور گتا میرا شکار پر چلانا لگتا میں نے آواز دیکھے سے سنی کہ اسے ابراہیم بیٹے اس واسطے تجھے نہیں پیدا کیا اور نہ یہ بیٹے حکم کیا اس وقت خوف سے بدن کی بال میرے کپڑے ہو گئے دامن بائیں جو دیکھا تو کسی کو بنایا تب میں نے لعنت کی شیطان پر اور گھوڑے کو حرکت دی پہر تو بس زین سے ٹٹا کہ اسے ابراہیم اس واسطے نہیں پیدا کیا میں نے اور نہ یہ حکم دیا میں نے جب پہر سنا تو پہرا اور پہر کہا کہ افسوس ڈرانے والا خدا کی طرف سے مجھ پر باس آیا قسم خدا کی اب میں نافرمانی خدا کی کر دنگا پہر اپنے اہل و عیال کی طرف متوجہ ہوا یہاں تک کہ عراق میں گیا پہر شام میں گیا پہر طربس میں آیا پہر اجارہ چاہا مجھے ایک باغبان نے بانگو۔ باغ میں میں بہت دن رہا۔ جتنا مجھ کو چھوڑا اور آدمیوں سے بھاگتا تھا اتنا ہی مشہور ہوتا تھا۔ ابراہیم بیٹا آدم کا اپنے ہاتھ کی فردوری سے کہتا تھا جیسے کہتے کاٹنے یا باغ کی گہنائی کرنے یا مٹی کہو د نے اللہ اور سکو رحمت کرے

پہر شروع ہوا ۱۶۳ھ ہجری ۷

## ذکر مقنع خراسانی کا

اس برسمین مہدی آمادہ لڑائی کا ہوا خراسان اور غیر خراسان سے لشکر جمع کر کے ۵۳۱ ہجری  
 بردان اوتاڑ کر وہاں سے گیا۔ اپنے بیٹے موسیٰ ہادی کو بغداد پر خلیفہ کیا۔  
 اور اپنے بیٹے ہارون رشید کو اپنے ساتھ لے گیا۔ جب مہدی حلب میں  
 پہنچا تو اس نے سنا کہ اس نواح میں قوم زندقین اور سبکو جمع کر کے قتل کیا  
 اور اونکی کتبیں بھاڑ ڈالیں۔ اپنے بیٹے ہارون کو مد لشکر لڑائی پر چھوڑ کر  
 آپ جحان لگیا۔ ہارون نے شہر روم میں بہت خورشش کر کے بہت  
 فوج حاصل کر کے سلامت اور فتح مند پہر گیا

## ذکر مقنع خراسانی کا

اس برس میں مقنع خراسانی مارا گیا کہ نام اوسکا عطا تھا۔ حالات اوسکے یہ ہیں  
 کہ وہ ایک مرد جادوگر خیال کر داتا تھا آدیونکو صورت چاند کی طلوع ہوتی ہوئی  
 ہار دے دینے کے رستے سے وہ چاند دکھاتا تھا۔ اسی چاند کی طرف ابن مسلمان  
 نے اپنے قول میں کہ مضمون اوسکا یہ ہے لازم جان تو اس امر کو کہ چاند مقنع کا  
 طالع نہیں جادوؤں سے بلکہ میرے چاند کے دیکھنے سے طالع سبکو علی اہم  
 روشن کرتا ہے۔ مقنع نہ کرنے کے دعوے خدای کا کیا تھا جاعت کثیر اوسکی  
 مطیع ہوئی۔ وہ کہتا تھا اللہ گیس گیا ہی ادم عین پہر نوح عا پہر اور میون میں  
 کہ بد تھے یہاں تک کہ مجھ میں ہی ہے۔ ماوراء النہرین رستاق کش سے ایک  
 قلعہ بنا کر نام اوسکا سناسم تھا وہاں سکونت کی۔ جب آدیون نے ہار کر کے  
 اوس قلعہ میں اوسے گھیرا تب اوسنے اپنی عورتوں کو زہر ہلا کر مار ڈالا پہر آپ ہی  
 زہر پی کر مر گیا اسی سال میں خدای کی نعت اوسپر ہو جو۔ سلمان اوسکے قلعہ میں  
 گیس آئے اور وہاں کے سبکو قتل کیا خواہ تابع خواہ متعلق۔ ابد امین وہ

## ذکر مقع خراسانی کا

۵۳۲۔ چوٹا اہل مرو سے تھا اور بد صورت کا نڑا چوٹا تھا کشتہ روز نہ تھا بلکہ ایک سونے کا مونہہ بنایا تھا اوسے مونہہ پر چڑھائے رہتا تھا مقع اوسے اس واسطے کہتے ہیں  
پہر شروع ہوا ۱۶۴ھ ہجری

اس برسمین منصور کا چچا عیسیٰ بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا جان بقی ہوا عمر  
اوسکی انتہا بڑھ سکی تھی

## پہر شروع ہوا ۱۶۵ھ ہجری

اس برسمین مہدی نے اپنے بیٹے اردن رشید کو سوہبت لشکر کے واسطے لڑی  
روم کے خلیفہ قسطنطین پر بھیجا۔۔۔ وہ روم کو قتل اور لوٹ کر پہر آیا

## پہر شروع ہوا ۱۶۶ھ ہجری

اس برسمین مہدی اپنے وزیر یعقوب بیٹے داؤد بیٹے طہان پر قابض ہوا جو پہلی  
وزارت مہدی سے نصر بیٹے سیار کے واسطے لکھا تھا جب سطل اور سیکار ہوا  
تب مہدی سے ملا اور منصب وزارت پر قائم ہوا سب کام اس سے متعلق ہوئے  
جب یہ وزارت کے کام پر قادر ہوا تو دشمن رشک سے درپہاں کے خرابی کے  
ہوئے یہاں تک کہ اوسے پکڑا اور قید کیا اور خلافت رشید تک قید رہا جب آزاد  
ہوا تب چور ڈیا وہ مکہ میں گیا۔۔۔ یار مہدی کے اس پاس آ کر تراسا۔۔۔ پہنچے تھے  
اور مہدی اذکنو منع کرتا تھا جب نہ مانا تو مہدی نے تنگ ہو کر اوسکو قید کیا اسی  
حال میں بنار بیٹے برد نے شکر کہا کہ مضمون اوسکا یہ ہے۔۔۔ اے نبی امیہ کدو

## ذکر مرنے مہدی کا

مکدر ہوئے تم ہمیشہ بنو غفلت تہاری اس بات سے کہ خلیفہ یعقوب ٹیاد اور کاہے ۵۲۲  
خواب بری خلافت تہاری اسے قوم پس بوض حال کرد خلیفہ خدا سے وقت نیچے  
اور عود نیچے کے۔ اس برسین ڈاکٹر ہائی جنہ سے نے مکدر اور مدینہ اور بن  
حجر اور اونٹ کی اس برسین اشار بن بردشا عز زرتہ پر مارا گیا وہ اندھا ہوتا  
کہ پیدا ہوا تھا صاف آنکھیں۔ نوڈ برس کی عمر میں وہ قتل ہوا بشادہ کوراکہ کو  
زمین پر فضیلت دیتا تھا اور را۔ شیطان کو صعب اب جانتا تھا مگر نے سجدہ آدم  
میں لعنت خدا کی اوسپر

## پہر شروع ہوا ۱۶۷۰ ہجری

اس برس میں فوت ہوا یسے بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ تہا سفاح اور منصور کا۔  
یہ وہ شخص تھا جسکے نے وصیت کی تھی سفاح نے خلیفہ ہونے کے بعد منصور کے  
منصور نے اوسکو موقوف کر کے اپنے بیٹے مہدی کو حاکم کیا۔ عمر یسے بیٹے  
سوسے مذکور کی پندرہ برس کی تھی۔ اس برس میں وسیع کیا مہدی نے سجدہ  
حرام اور مسجد نبی ص کو

## پہر شروع ہوا ۱۶۷۰ ہجری

## ذکر مرنے مہدی کا

اس برسین فوت ہوا مہدی محمد بیٹا عبد اللہ منصور بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا  
عباس کا ماسند ان بن بابینوں محرم کو۔ مدت اوسکے خلافت کی دس برس  
اور ایک مہینا تھا۔ عمر اوسکی تینتالیس برس کی تھی جو را کے نیچے دفن کیا اوسکے  
بیٹے رشید نے اوسپر نماز پڑھی۔ جب مہدی کچھری کرتا تو کہتا کہ قاضیوں کے خلاف



## ذکر بادشاہت مادیکا

۵۳۴ اگرچہ اونکے بلانے سے کچھ فائدہ نہیں لیکن اونکی جیاسے گنہ نکر دگنا

## ذکر بادشاہت مادی کا

جو چوتھا بادشاہ عباسیوں کا تھا۔ موسیٰ مادی گرگان میں اہل طبرستان سے لڑتا تھا کہ لشکر ہندی نے اوسکی خلافت پر بیعت کی جس دن کہ مہدی نے وفات پائی۔ سینے بائیسویں محرم ۲۶۹ھ ہجری کو۔ جب رشید مہدی کے غبار میں پہنچا پہرے آتے تھے اسندان سے جب بھی بیعت مادی کی لی گئی۔ لکھار رشید نے سنبکو مرزا مہدی کا اور بیعت لینا مادی کا۔ جب مادی کو خبر مرنے اپنے باپ مہدی کی اور بیعت کی گرگان میں پہنچی حکم کوچ کا دیا اور ڈاک میں روانہ ہو کر بمیش دن میں غبار میں داخل ہوا اور اپنا وزیر ریح کو بنایا

## ذکر ظاہر سونی حسین بیٹی علی بیٹی حسن بیٹی علی بیٹی ابراہیم

اس برس میں حسین مذکور ظاہر ہوا مدینہ رسول ص میں۔ اسکے ساتھ گروہ رشتہ داروں کا تھا جن میں حسن بیٹا محمد بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب اور عبد اللہ بیٹا اسحق بیٹا ابراہیم بیٹا حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا تھا۔ عبد اللہ مذکور بیٹا محمد کا تھا۔ جب حسین مذکور نے مضبوطی پائی تو اوسمیں اور مادی کے عامل میں جسکا نام عمر بیٹا عبد الغریز بیٹا عبد اللہ بیٹا عبد اللہ بیٹا عمر بیٹا خطاب کا تھا مدینہ پر لڑائی ہوئی۔ عمر مذکور بھاگ گیا اور سب لوگوں نے حسین مذکور سے کتاب خدا اور رشتہ پیغمبر ص پر واسطے مرتضیٰ کے کمال محمد ص سے تھا بیعت کی حسین امداد کے یار دن نے گیارہ روز میں سامان درست کر کے ہفتہ کے دن چوبیسویں ذی قعدہ کو نکلے جب حسین مکہ میں پہنچی تو ایک گروہ نندگان مکہ کا اسے آ ملا۔ اس برس میں حاتم بنی عباس اور

## دکڑا ہر ہونے حسین کا

۵۳۵ اور اوس کے دوستوں نے جج کیا تھا اونہیں سے سلیمان بن ابی جعفر منصور اور محمد بیٹا سلیمان بیٹا علی اور عباس بیٹا محمد بیٹا علی کا تھا اور سواسے انکے اور لوگ بھی تھے جنہوں نے جج کیا تھا یہ سب اوس سے اسے — نزدیک کے دن حسین مذکور سے لڑی ہوئی حسین مذکور ار اگی اور یار اوس کے ہاگ گئے اوسکا سر کاٹ کر دونوں شخصوں مذکور دن نبی عباس کے کے حاضر کیا — اور اور بھی زیادہ سو کردار اہل مدینہ اور اوس کے یاروں کے اوس کے ساتھ تھے از انجہ سلیمان بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بیٹے علی بیٹے ابی طالب کا بھی سر تھا — اور جو لوگ ہاگے تھے وہ صاحبین مل گئے — نام اس جگہ کا جہان لڑائی ہوئی وجہ ہے جو مکہ سے طائف کی طرف واقع ہے یہ شہر ایسا مشہور ہے کہ شاعر میری نے بھی اپنے شعر میں کہا ہے جسکا مضمون یہ ہے — خسرو مشک کی دے قبیلہ نمان کا اگر چلے اونہیں زینب عورتوں شہر لکھن میں چلین گے وجہ میں ہر مقام کرین گے راگو لبیک کہتے ہوئے واسطے اللہ کے عہدہ باندہی دالیان — اور بعضے شاعروں نے اوسکے وجہ میں قتل ہونہیں شتر کہا ہے جسکا مضمون یہ ہے — البتہ روتا ہوں میں بلند آواز سے حسین اور حسن پر اور علی بیٹے عاتکہ پر کیونکہ دیکھا میں اوسے کو اوسکو کفن نہیں اوسے وجہ میں صبح کو نہ مثل دھن کے ہاگے ہوں من سے اور یس بیٹا عبد اللہ بیٹا حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا ڈاک واضح غلام شتر عباس برہنہ کر مصر میں آیا درخ مرد شہر تھا اور یس کو ڈاک مذکور پر سوار کر کے مغرب کو لیکھا یہاں تک کہ زمین طنجہ بن پونجا — جب ہادی نے یہ سنا تو درخ کو گرد مارا اور اور یس اس شہر میں رہا یہاں تک کہ رشید نے سناخ نامی غلام نبی سے کہو ہجا اوسنے زہر سے اور یس کو مارا — جب اور یس فرست ہوا تو اسکے ایک حرم حاضر تھی وہ بیٹا جی کہ نام اوسکا بھی اور یس رکھا باپ کے نام پر — جب تک وہ بڑا ہوا وہیں رہا پھر اس ملا کی

## ذکر خلافت رشید کا

۵۳۶ ملک میں آیا۔ جب حسین کا سرحد باقی سردن کے ہادی پاس آیا تو سبب فحش کے اذکون انعام نڈیا۔ حسین مذکور شجاع اور کریم نہا یہاں تک کہ یہ جب مہدی پاس آیا تھا تو جہدی نے چالیس ہزار دینار اوسے دے تھے اوسنے بعد اذکون فہ میں سب بانٹ دئے جب کو فہ سے نکلا تو کچھ اوڑھنے کو بھی پاس نہ تھا سو اسے پوستین کے کراو کے نیچے کرتا ہی نہ تھا۔ اس برس میں فوت ہوا مطیع بیٹا اس کا کشت عز تھا۔ اسی برس میں فوت ہوا نافع بیٹا عبد الرحمن بیٹا ابو نعیم کہ قراوسد میں سے تھا۔ نافع سے دورادی روایت کرتے ہیں نیچے درخش اور قبیل۔ نافع باب قراۃ میں پیشوا اہل مدینہ کا تھا سب اہل مدینہ اسکے قراۃ کے طرف رجوع کرتے تھے اور اس میں شمار کئے جاتے تھے۔ وہ قایم فراج اور بہت سیاہ رنگ تھا۔ لکھنے اوسکے سامنے قرآن پڑا تھا۔ یہ نافع بیٹا عبد الرحمن مرقی کا غیر ہے اوس نافع کا جو غلام تھا عبد اللہ بیٹے عمر محدث کا یہ جانا ضرور ہے اس برس میں فوت ہوا ربیع بیٹا یونس جو بدار منصور کا اور غلام اوس کا

## پہر شروع ہوا سالہ ہجری

اس برس میں موسیٰ ہادی بیٹا محمد مہدی بیٹا عبد اللہ منصور کا فوت ہوا ہندو بن تاریخ راشد جمہ کو۔ یہ ایک برس تین بیٹے بادشاہ رہا۔ عمراد سکی جیسے برس کی تھی۔ سب سے کتے میں کہ اوسکی ماخیران نے اوسکو قتل کیا اس طرح سے کہ لوٹ یوں کو حکم دیا کہ اوسکے مونہ کو ایسا دبا لیکن کہ دم بند ہو جاوے انہوں نے ایسا ہی کیا چونکہ وہ مریض تھا مر گیا۔ اوسکو عیسے باذکبری میں اوسکے باغ میں دفن کیا وہ گران ڈیٹی گور تھا اور ادب کا ہونٹ اوسکا موٹا تھا۔ اسکے سات بیٹے اور بیٹیاں تھیں

ذکر خلافت رشید بیٹے مہدی کا

## ذکر خلافت رشید کا

جو پانچواں بادشاہ عباسیوں کا تھا اس سلسلہ میں ہارون بیٹے محمد نے نسبت خلافت ۵۳۷  
 رشید پر کی جس رات کو ہادی مر گیا۔ اسکی اور ہادی کی ماں خیران ام ولد نے  
 لونڈی تھی۔ رشید سے میں آخر ذی الحجہ ۳۸۷ میں پیدا ہوا تھا جب ہادی  
 عیسے بادا میں فوت ہوا نماز جنازہ اسکی رشید نے پڑھی پھر بغداد کو گیا۔ اس  
 برس کی ماہ شوال میں امین محمد بیٹا رشید کا زبیدہ سے پیدا ہوا۔ اور وزیر کیا  
 رشید نے مجھے بیٹے خا کو اور سب کام ادا سپر سونپے اس برس میں جد الیکاشید  
 نے تمام ثغور کو خبرہ اور قسین سے اور اسے علیحدہ شہر مقرر کر کے نام اسکا  
 عوام رکھا۔ اور فرح خا دم ترکی کو حکم دیا بنائے طوسوس کا اور اسکے آباد  
 کر لیا اس برس میں حکم دیا عبدالرحمن داخل اموی حکم اندلس کو بنائے مسجد قرخیہ کا  
 اور سونہارا دینار اوسے دے۔ وہ رہنے والا کینہ کا تھا

### پہر شروع ہوا ۳۸۸ ہجری ۷

اس برس میں عبدالرحمن اموی حاکم اندلس کا مر گیا قرطیبہ میں کہ داخل مشہور ہے در سبط  
 داخل ہونے اوسکے کے بلاد مغرب میں۔ وہ عبدالرحمن بیٹا ہارون بیٹا ہشام  
 بیٹا عبدالملک بیٹا مردان بیٹا حکم بیٹا ابی العاص بیٹا امیہ بیٹا عبد شمس بیٹا عبد بن  
 کا تھا وفات اسکے ربیع الاخر میں ہوئی پیدائش اسکی دمشق میں ۳۳۷ میں ہوئی  
 مدت حکومت اندلس کے تینتیس برس تھے کیونکہ یہ حاکم اندلس کا ۳۹۷ میں  
 ہوا تھا۔ جب یہ فوت ہوا تو جد اسکے اسکا بیٹا ہشام بیٹا عبدالرحمن کا  
 حاکم ہوا عبدالرحمن سرخ و سفید کلی لگا دراز قد نحیف کا تھا۔ نبی امیر نے  
 اسکو بڑی خواہش سے مشرق سے بلایا تھا

### پہر شروع ہوا ۳۸۸ ہجری ۷

## ذکر خلافت رشید کا

۵۳۸ اس برس میں فوت ہوا رباح کہ کنیت اوسکی ابو زید نخعی زاہد تھی شہر قردان میں یہ مقبول الدعوات تھا

پہر شروع ہوا ۱۲۳ھ ہجری

اس برس میں خیزران رشید کے ماموے۔ اسی برس میں رشید نے حج کیا اور حرام نجد اسے باندھا

پہر شروع ہوا ۱۲۴ھ ہجری

اس برس میں گیا حج بیاعبد اللہ بیاحسن بیاحسن بیاعلی بیاعلی طالب کا دہلم کی طرف اور دمان متحرک ہوا۔ اسی برس میں پیدا ہوا ادریس بیادریس بیاعبد اللہ بیاحسن بیاحسن بیاعلی بیاعلی طالب کا۔ یہ دو ہی ادریس بیاعبد اللہ مذکور کا ہے جو سلامتی بہاگاتھا جب اسکے گھر والے مارے گئے تھے تزیہ کے دن مکہ میں جیسا بنے ذکر کیا ۱۲۹ھ میں۔ جب مرا ادریس کا باپ کا ادریس اول تھا تو اوسکی ایک لونڈی حاملہ تھی وہ بعد مرنے ادریس کے بیاجنی ربیع الاخر میں اسے برکے۔ سوائے اسکے کوئی بیٹا اوسکا نہ تھا اوسکا نام ادریس رکھا موافق اوسکے باپ کے نام کے اور وہیں رہا پانٹ کر بڑا ہوا اور ملندی بائی ملک پر

۱۲۶ھ ہجری نبوی ۱۲

پہر شروع ہوا

اس برس میں ظاہر ہوئی حکومت یحییٰ بیعبد اللہ بیعے حسن بیعے حسن بیعے ابی طالب کی دہلم میں اور شوکت پکڑی اوسنے پہر رشید نے بیجا اوسکی طرف فضل بیعے بیعے کو مدد لشکر بہارے کے تب نامہ لکھا اوسکے پاس فضل نے متضمن ان کا اور

## ذکر خلافت رشید کا

اور جو کچھ کہ چاہے نب جواب لکھا مجھے بیٹے عبد اللہ نے اسکو اور قسم رشید کی اوسین ۵۳۹  
 چاہی اور یہ کہ رشید کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور ار اکیں سلطنت کی اوسپر گواہی ہوا سنے  
 ایسا ہی کیا جب آیا مجھے بیٹا عبد اللہ کا بغہ امدین تو گرامی رکھا اوسی رشید نے اور  
 بہت مال اوسے دیا پھر اوسے نیک کیا یہاں تک کہ قیدین مر گیا۔ اسی برس میں اوٹھا  
 فتنہ دمشق میں منسوب اور پانینین اوسوقت دمشق میں عبداللہ بن علی کا تبار دسا  
 اوسپر جمع ہوئے اور کوشش کی اوہوں نے وقوع صلح میں۔ پھر نبی یقین آئے  
 اور صلح کے باب میں کلام کیا۔ اوہوں نے جواب دیا۔ پھر بیانہ آئے اور  
 صلح کے کلام کئے۔ اوہیں کہا جا دہا رہے پاس سے۔ تب گئی میانہ بنی قین  
 پاس اور چہرہ سوادمی اونکے قتل کئے۔ نبی قین نے مدد چاہی قضا اور سلیم  
 لیکن اوہوں نے مدد کی پھر اوہوں نے قیس سے مدد چاہی اوہوں نے قبول کی اور  
 اونکے ساتھ کئی عو ایک تک جو زمین ببقار سے ہے اور بیانہ سے آہ سوادمی  
 قتل کئے آپس میں بڑی لڑائی ہوئی۔ پھر رشید نے عبداللہ کو دمشق سے موقوف  
 کر کے ابراہیم بیٹے صلح بیٹے علی کو دہانکا حاکم کیا۔ میانوں اور مصریوں میں درس  
 مکت لڑائی رہی بسبب لڑائی کا امین یہ تھا کہ ایک شخص قرین کا ایک چلی بقا میں پس کے  
 واسطے لایا اتفاقاً اوسکا گز چار دیواری ایک شخص پر پڑا کہ وہ قبلہ کھ یا خدام سے  
 تھا اس چار دیواری میں خرورہ کمیرا وغیرہ اسکے ہوئے تھے اوسنے کہنا شروع  
 کیا مالک نے جو یہ دیکھا ار سکونگا یا ان دینی شروع کین آخر کو فوت زد کو ب  
 کی پہنچی اوسوقت ایک گروہ میانوں کا دوان جمع ہوا اور قینی کو مارا۔ مصریوں نے  
 یہ دیکھ کر اسکا مدد کی اور ایک مرد میانوں کا مار ڈالا یہی فتنہ کا باعث ہوا اسی  
 برسین فرح بیٹا فضل کا اور صلح بیٹا بشر قاری کا فوت ہوا یہ روایت  
 ضعیف ہے اس برسین نیم بیامیسرہ غوی کوئی کار گیا

## ذکر خلافت رشید کا

پہر شروع ہوا ۱۷۷۰ھ ہجری ۴

۵۴.

اس برسین عبد اللہ بیٹا ابی شریک کا کزمان مہدیہ بن حاکم قضا تھا اور ہادی نے  
مزدل کیا تھا کو فہم فوت ہوا یہ عالم نصف حق پہچاننے والا حاضر جواب تھا  
ایک دن اسکے آگے معاویہ بیٹے ابی سفیان کے حکم کا ذکر ہوا شریک نے کہا وہ  
شخص حکیم نہیں جو تلف کرے حق کو اور ٹرے علی ابن ابیطالب ۴ سے پیدائش اسکے  
بخارا میں ۱۷۷۰ھ ہجری میں ہوئی

پہر شروع ہوا ۱۷۸۰ھ اور ۱۷۹۰ھ ہجری ۴

اس برسین ملک بیٹا انس بیٹا عمر بیٹا حارث کا کہ اولاد ذوالاصبع سے تھا مرگیا  
اسی واسطے اور کوا صبحی کہتے ہیں نام ذوالاصبع کا حارث تھا کہ بیٹا عوف کا تھا اولاد  
یوسف بیٹے قحطان سے پیدائش امام مذکور کی ۱۷۷۰ھ ہجری میں ہوئی اسنے قرآن مانع  
بیٹے نسیم سے سیکھی اور زہری کو سنا اور ربیعہ الراہی سے تحصیل علم کیا شافعی کہتا ہے  
کہ محمد بیٹے حسن نے مجھ سے پوچھا کہ ابو حنیفہ اور مالک میں کونسا شخص زیادہ عالم تھا  
میں نے کہا انصاف سے کہوں اور سننے کہا ہاں کہتا ہے شافعی نے کہا میں نے قسم ہے تجھے  
اللہ کی کہ زیادہ عالم قرآن ہمارا صاحب تھا یا تمہارا اور سننے کہا قسم خدا کی تمہارا صاحب  
کہتا ہے وہ پر پوچھا قسم دیتا ہوں میں تجھے اللہ کی کہ کون عالم سست زیادہ تھا کہا  
قسم خدا کی تمہارا صاحب کہتا ہے پر پوچھا میں نے تجھے قسم ہے خدا کی کون  
زیادہ اقوال صحابہ سے واقف تھا کہا خدا کی قسم تمہارا صاحب تب شافعی نے  
کہا اب کوئی خبر سوائے قیاس کے باقی نہ رہا اور قیاس ہی انہیں شیہ پر ہوتا ہے  
— مالک جفر بیٹے سلیمان بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس پاس جو چچا الی منظور

## ذکر خلافت رشید کا

مضور کا تھا کیا۔ اوئے کہا کہ تیری اس میت میں ایمان نہیں کیونکہ جیت ابراہیمی ۵۴۱  
 کرنے والے کی واجب نہیں ہوتی۔ جعفر اس کلام سے بے نیاز ہوا اور مالک کو ہمار  
 ننگا کر کے خوب کوڑے مارے اور دونوں ہاتھ اس کے ایسے پکچے کہ شانے اوتڑ گئے  
 اسے بڑا حیدر اوسے پہنچا لیکن وہ بعد اس زد و کوب کے ہمیشہ بند مرتبہ ہوتا گیا  
 ۔ مالک مذکور مدینہ میں جان بحق ہوا اور بقیع میں دفن ہوا یہ بہت گورا سرفراز  
 سفید دراز قد تھا۔ اسی برس بن مسلم بن خالد زنگی فوت ہوا شافعی مالک سے  
 پہلے اسکا صاحب تھا اوسنے علم فقہ اسے پڑھا۔ یہ سفید رنگ تھا لیکن سسڑی  
 بہت غالب تھی اسلئے اسکو زنگی کہتے تھے اس ۱۷۹ھ میں سید حمیری شاعر مکیا جکا  
 نام اسماعیل بیٹا محمد بیٹا زید بیٹا ربیعہ بیٹا مضرع کا تھا۔ لقب اسکا حمیری اکثر یہ  
 تھا کہ نام سے ہی زیادہ مشہور ہے یہ شخص شعر بہت کہتا تھا اور شیعہ تھا اکثر چھاپا  
 حق میں طعن کرتا تھا۔ اہل میت کی مدح اور عایتہ ام مومنین کی بھوکڑ کرتا تھا  
 ۔ اسی قبیل سے ہے قصیدہ اوسکا جو عایتہ کے جانے میں بھرہ کی طرف دوسط  
 لڑی علی علیہ السلام کے لکھا ہے اوسمیں سے ایک شعر ہے کہ مضمون اوسکا یہ ہے  
 ۔ گویا کہ عایتہ اپنے کام میں سانپ ہے چاہتی ہے اپنی اولاد کو کہا جاوے  
 اسی طرح عایتہ اور حوطہ کی بھوکڑ میں کہ مضمون اوسکا یہ ہے۔ ایک ان  
 دونوں میں ایسی ہے کہ جس نے عیب رکھا اوسکی حدیث کو اور دوسرے نے نہایت  
 سرکش کی

## پھر شروع ہوا ۱۸۰ھ ہجری

اس برس میں فوت ہوا بشام بیٹا عبد الرحمن بیٹا معاویہ بیٹا بشام بیٹا عبد الملک  
 حاکم اندلس کا مدت اسکی امامت کی سات برس سات ہفتے تین دن تھے عمر



## بیان سیویہ نحوی کا

۵۴۲ اسکی انتالیس برس چار ہفتے کی تھی۔ بعد اسکے اسکا بیٹا حکم بیاستام کا حکم ہوا  
اوسپر خروج کیا اوسکے چچاؤن سلیمان اور عبد اللہ نے کہ دونوں بیٹے عبد الرحمن سے  
تھے۔ یہ دونوں میں عدوہ میں تھے ایک مدت امتین لڑائی کہی آخر حکم اپنے  
چچا سلیمان پر فتنہ مند ہوا اسلئے اسکا قتل کیا۔ جب یہ بات اوسکی دوسرے  
چچا نے سنی خائف ہو کر سلسلہ میں حکم سے صلح کی۔ جس زمانے میں کہ حکم اپنے  
چچاؤن سے رٹا نہا رنگیوں نے فرصت پا کر قند شہر میں اسکا قتل کیا۔ شہر  
میں شہر بٹھونہ کو لیلیا اسی سلسلہ میں جنہریے ٹکے بیٹے خاندانے شام میں ہمارا زاد  
کہ وہاں رہا تھا فرو کیا اسی برس میں رشپہ نے بسبب نافرمانی رعایا کے فیصلہ نسل  
کی اٹھری اسی سلسلہ میں

## بیان سیویہ نحوی کا

سیویہ نحوی ہضامین کہ ایک قریہ شیراز کا ہے فوت ہوا لیکن بعض کہتے ہیں شہر ابن  
یہ واردات ہوی نام سیویہ کا عمر بیستھان بیٹا قنبر کا تھا۔ یہ بڑا عالم متقدم اور  
متاخرین میں تھا سب نحو کی کتابیں اسکے کتاب کے آگے زیادہ میں یہ سنسار و خلیل بیٹے  
احکا تھا اسکی چالیس سے زیادہ تھی۔ ہضون نے کہا ہے کہ یہ سلسلہ میں سترہ  
انتقال کیا۔ ہضون نے سلسلہ میں لکھا ہے۔ ابو الفرج جوزی کہتا ہے کہ سیویہ  
سلسلہ میں فوت ہوا عمر اسکی تیس برس کی تھی۔ موضع وفات اسکا شہر سادہ تھا  
خطیب بغداد ابی درید فی ذکر کیا ہے کہ سیویہ شیراز میں جان بحق ہوا میں اوسکی  
قرہ سیویہ ایک شواکر پڑتا تھا کہ جسکا یہ ہضون ہے جب شفا پا تا ہے در دے  
گمان کرتا ہے کہ نجات پائی لیکن اوسے ایسا درد ہے کہ وہ قاتل اوسکا ہے سیویہ

## ذکر وفات موسیٰ کاظم ۴ کا

کی بیٹی یہ کہتے ہیں کہ وہ ایسا خوب صورت تھا کہ رخسارے اور یکے کو یاد سبب ۵۴۲  
تھے۔ اس میں اور کسی میں مباحثہ ہوا تھا جو مشہور ہے اس قول میں کہ گمان  
کرنا ہون میں کاٹنا بچو کا سخت زیادہ ہے پڑ کے کاٹنے سے خلیفہ نے کسی کی  
مدد کی سیویہ اسے بہت تلگین ہو کر عراق کو چوڑ کر شیراز کی طرف گیا وہیں  
دین فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۱۸۱ ہجری ۴

اس برس میں رشید نے قند روم سے لڑ کے قلعہ صفصاف کو فتح کیا اس میں  
عبد اللہ بنی مبارک موزی کا ماہ رمضان میں جان بحق ہوا عمر اس کی تیرہ سال  
تھی۔ اسی برس میں مردان بیٹے ابی حفصہ شاعر نے وفات پائی وفات  
اسکی ۱۸۱ھ میں ہوئی اسی برس میں ابو یوسف قاضی نے انتقال کیا جسکا نام قنوب  
بیٹا ابرہیم کا تھا اولاد سے بیٹے جنت سے سعد کو صحابی تھا انصاری۔ یہ  
سعد بنیاء بھیر کا تھا لیکن مشہور اپنے ماضیہ کے نام سے تھا۔ ابو یوسف برٹے  
یا رون ابو سیفہ سے تھا

## پہر شروع ہوا ۱۸۲ ہجری

اس برس میں جعفر ثمالی محدث جان بحق تسلیم ہوا

## پہر شروع ہوا ۱۸۳ ہجری

ذکر وفات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

## ذکر وفات یونس نحوی کا

۵۴۴ اس برسین وفات پائی موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جعفر صادق علیہ السلام نے محمد باقر علیہ السلام نے علی زین العابدین علیہ السلام نے حسین علیہ السلام نے ابی طالب نے بعد ازاں قید خانہ رشیدیہ میں رشید نے اذن حضرت کو ابن شاکہ پاس قید کیا تھا۔ ابن شاکہ کی بہن قید خانہ میں خدمت اذن حضرت کی کرتی تھی حکایت ہے اس عورت سے کہو گی مذکور جگہ نماز عشا سے فراغت ہوتے تھے تو خدا کی تفریف کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے یہ نہایت کرات لگنے لگتی تھی پہر نمازین پڑھتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی پہر نماز صبح پڑھ کر بیٹھتے تھے جڑتے دن تک پہر آرام فرما کر زوال سے پہلے بیدار ہوتے تھے پہر وضو کر کے نمازین پڑھتے یہاں تک کہ عصر کی نماز بڑھ کے ذکر خیر بتائی بہ صرفت ہوتے یہاں تک کہ مغرب کی نماز پڑھتے پہر درمیان مغرب اور عشا کے نمازین پڑھتے یہی عادت وفات تک رہی علیہ السلام علیہ السلام — لقب اذکار کاظم اس واسطے تھا کہ وہ نیکی اور شہادت سے کرتے تھے جو انہوں نے برائی کرتا۔ امام موسیٰ کاظم ساتویں امام مابعد امامون میں سے تھے موافق مذہب امامیہ کے۔ ان کے باب جعفر صادق علیہ السلام کا ذکر ۱۲۱ھ میں گذرا اور ان کے دادا محمد باقر علیہ السلام کا ذکر ۱۱۶ھ میں — پیدائش موسیٰ کاظم کی ۱۲۹ھ میں اور وفات انھرت کی اسی ۱۲۹ھ میں پندرہ رجب کو بغداد میں ہوئی قبر مبارک اوکئی بہت مشہور ہے۔ اوپر مشہد بڑا خوب کی جانب بغداد کے منابہ اور باقی ایدہ اثنا عشر کا حال ہم بیان کریں گے انشاء اللہ

## ذکر وفات یونس نحوی کا

اس برسین فوت ہوا یونس بن حبیب کا کہ مشہور نحوی تھا یہ شاعر و ادیب عربیہ علاقہ کا تھا۔ عماد علی ایک سوا ایک برس کی تھی سیویہ اسے روایت کرتا ہے یونس

## ذکر لڑائی برامکہ کا

۵۴۵

یونس کے لئے نوحین مذہب اور قیاس کو اس میں کوئی اسکا شریک نہیں

### پہر شروع ہوا ۱۸۴۲ء ہجری

اس برس میں رشید حاکم میں اور مکہ فوت ہوئے کہ تعلقات بربری سے ہیں — اور داود بیٹا زید بیٹا زید حاکم مہلبی حاکم سند کا ہوا — اور بچے حرے حاکم جبل کا اور مہر وہ رازی طرستان کا اور ابراہیم بیٹا اغلب ازرقہ کا — یہ پہلے مصل پر تھا — عامل اسکا زید بیٹا زید بیٹا زہد شیبانی کا تھا

### پہر شروع ہوا ۱۸۴۹ء ہجری

اس برس میں چچا منصور کا عبدالصمد بیٹا علی بیٹا عبداللہ بیٹا عباس کا فوت ہوا — جو نزدیکی عبد مناف سے زید بیٹے معاویہ کو تھے وہی اسے تھے — اون دنوں کے وفات میں فاصلہ ایک سو بیس برس سے زیادہ تھا — اسی برس میں موازید بیٹا زید بیٹا زید شیبانی کا — وہ بہتجا معن بیٹے زایدہ کا تھا

### پہر شروع ہوا ۱۸۵۶ء اور ۱۸۵۷ء ہجری

## ذکر لڑائی برامکہ کا

اس برس میں فوت ہوا رشید برامکہ میں اور مارا جعفر بیٹے بچے کو اگرچہ سبب وقوع اس لڑائی میں بہت اختلاف ہے اکثر یہ کہتے ہیں یہ لڑائی عباسیہ رشید کی بہن کے سبب سے ہوئی کیونکہ رشید نے اپنی بہن کا نکاح جعفر سے کیا تھا تاکہ گھوڑنا حلال ہو جاوے لیکن یہ شرط کی تھی کہ اس کے پاس نہ جانا جعفر نے اسے جہاں

## ذکر لڑائی براکہ لگا

۵۴۶

کیا وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی بلکہ بعض نے کہا کہ رشید نے قید کیا کچے بیٹے عبد اللہ  
بیٹے حسن بیٹے علی بیٹے ابی طالب کو جعفر پاس اوسنے اوسے چوڑ دیا  
— اور بعضوں نے کہا کہ جب امر براکہ عظیم ہوا اور انکی بزرگی مشہور ہوئی اور آدمیوں  
نے اوسنے محبت کی تو بادشاہوں نے اوسکے قتل میں صبر نہ کیا — اور بعض نے اور  
کچھ بھی کہا ہے — قتل جعفر کا انباز میں غرہ صفر اس برس میں وقت آنے رشید  
کے حج سے ہوا — بعد قتل کرنے جعفر کے بچے اور اوسکے بیٹے کو مہ تمام اسباب کے  
تئیں دیا اور جو کچھ مال و اسباب براکہ میں تھا لے لیا — تمام شہر دین میں مادی کی کڑاؤ  
اور اوسکے دیکھو نکال مال ضبط کریں — سر اور دہر جعفر کا بعد ایں پیکر حکم دیا کہ اسے  
سر اور دہر کے ٹکڑے کو پیل پر لٹکا دیں اور دوسرے ٹکڑے کو دوسرے پیل پر  
— مگر متعرض نہوار رشید محمد بیٹے خالد بیٹے یرمک اور اوسکے بیٹے سے اور نہ اوسکے  
اسباب سے کیونکہ وہ اور اوسکا بیٹا اپنے ہاں ہی کچے بیٹے خالد بیٹے یرمک کا  
شریک نہ تھا عمر جعفر کی سن تیس برس کی تھی سات برس پہ ذریعہ ۲ — اس معاملہ میں  
رقاشی نے شعر کہے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ شعر ابو نواس نے کہے ہیں کہ  
مضون اور نکال یہ ہے — اب ہم اور ہماری اونیان آرام میں ہوئے قید ہوا شخص  
کہ میں تکلیف آئے جانے کی دیتا تھا کہو ہمارے سوازیوں سے کہ تم رات کے چلنے  
سے محفوظ ہوئے اور قطع کرنے رستہ سخت سے دوڑ کر کہو از دن کو کہ پہنچی تم جعفر پاس  
اب بعد اس کے مصیبت نہیں دیکھنی کی کہو خستہ کو بعد بڑبہنی کی کہ کمی نہیں دیکھنی کی اور  
کہہ مصوب کو پیردن ہی ہوئی تو تلوار برگی ہندی کو کہ کاٹتی ہے تلوار ہاشمی ہندی کو  
— اسی برس میں مغول کیا روم نے اپنی بادشاہ زادی کو جبکا نام ایرنجی تھا  
اور عقور کو بادشاہ بنایا اور اس کے طرف سے رشید اور ہارون کو لکھا پیچھے حمد  
خدا اور منت رسالت پناہ کی معلوم ہو کہ بادشاہ زادی کو بھیسے پہلے ہی اوسنے

## ذکر ابومسلم معاذ کا

اوسنے تجھے بنزلہ رُخ کے بنایا تھا اور آپ مثل پیادہ کے تختی اوسنے تمام مال ۵۴۷  
نیرے پاس بیجا ہے یہ امر مضحاکت اور ضعف عقلی اوسکی سے سرزد ہوا لام  
کہ مجھ دو نیچے میرے نام کے سب اسباب پہر دی دلائل امادہ لڑائی کا ہو جب رشید  
نے اوس نامہ کو دیکھا غضب ہو کر لشت نامہ پر لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ جواب  
ہے ہارون امیر مومنین سے یقیناً روم کی لکھی کی طرف سے نیسے تمام تیرا خط پڑا  
اے بیٹے کا فرہ کی تیرے خط کا جواب وہی ہے جو تو مناسب جانے نہ جو میں لکھوں  
— رشید نے اوسے دن کو چکر کے ہر قلمین بھجوا دے کوفت کیا اور خوب لوٹا اور  
خواب کیا تب یقیناً روم نے لاچار ہو کر کچھ خراج دینے پر صلح کی رشید نے ہی قبول  
کیا اسی برس میں خیامین مضرہ اور میانہ کے مقام پر قتلہ برپا ہوا — رشید نے  
مندیہ خط کے مصالحو کر دیا اسی برس میں خلیل بیٹے عیاض زاہد نے وفات پائی  
پیدائش اسکی مرقدین تھی وہاں سے مکہ میں جا کر وفات پائی

## ذکر ابومسلم معاذ ہراوی نحوی کا

اسی برس میں ابومسلم معاذ ہراوی نحوی فوت ہوا یہ وہ ہے کہ جسے کسائی نے علم  
نحر پڑا تھا یہ زمانہ یزید بن عبد الملک میں پیدا ہوا تھا

## پہر شروع ہوا ۱۸۸ ہجری

اس برس میں عباس بن اخف شاعر نے وفات پائی

## پہر شروع ہوا ۱۸۹ ہجری

اس برس میں ابو الحسن بیاضی علی بیاضی عبد اللہ بیاضی دوز کا جو مشہور کسائی ہے

## ذکر ابوسلم معاد کا

۵۴۸ رے میں فوت ہوا یہی سات قاریون میں سے تھا اور نحو اور لغت کا امام تھا۔  
بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ ستمین راہی ملک عدم کا ہوا اسکو کسائی اس نے کھنسنے  
کہ جب وہ کوفہ میں حمزہ بیٹے زیات پاس آیا تو چادر میں لپٹا ہوا تھا بعض نے لکھا ہے  
کہ اس نے حج اور احرام چادر میں کیا تھا۔ اسی برسین رشید رے میں گیا چار مہینے  
دماں رہا پھر عراق میں پہر آیا اور آخروزی الحج میں داخل ہوا دماں رہا اور حفر  
کی لاش کے جلانے کا حکم دیا۔ اسکی لاش پل پوسلی پر کھنی ہوئی تھی  
— رشید یہ کہتا تھا خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ کوئی شہر مشرق و مغرب میں  
نہ ادا سے بہتر نہیں یہ دار السلطنت بنی عباس کا ہے لیکن میں اہل نفاق کے ملک  
میں رہنے سے پرہیز کرتا ہوں وہ ہادیوں کے دشمن اور اہل نفاق کے دوست  
میں اگر یہ باعث ہوتا تو کبھی نہ ادا سے بچاتا اس برسین فوت ہوا محمد بن حسن  
شیبانی فقہہ یار ابوحنیفہ کا۔ باپ اسکا حسن ساکن خراسان تھا جو دمشق سے  
متعلق ہے دماں سے عراق کا سفر کر کے واسط میں آیا دماں بیٹا اسکا محمد بن  
حسن مذکور پیدا ہوا اور یردرش کوفہ میں پاکر مصاحب ابوحنیفہ کا ہوا فقہہ  
ابویوسف سے بڑے چند کتابین مثل جامع صنوبر جامع کبیر فقہہ ابی حنیفہ میں کتب

## پہر شروع ہوا ۱۹۰

اس برسین رشید نے سو ایک لاکھ تیس ہزار آدمی کے ہر قلعہ پر جا کر تین روز  
تک اسکا محاصرہ کیا آخر کو شوال اس برسین اسکو فتح کر کے اس کے رہنے والو کو  
برہہ بنایا اور لشکر کو بلاد روم میں بیکر صفصاف اور ملقونہ کو فتح کر کے لوطا اور  
جلانا شروع کیا۔ نیفقورنی اپنی رعایا اور اپنی اولاد اور اپنی طرف سے جزیرہ

## ذکر مرنے رشید کا

جزیرہ دنیا قبول کیا اسی برس میں اہل دس نے عہد شکنی کی تب مستوق بن بھی کہ عامل ۵۶۹  
کنارہ مصر اور شام کا تھا اوسے لڑا اور اونکے بندے پکڑے۔ اس برس میں  
فضل بن سہل جو قید تھا مامون کے ہاتھ پر سلمان ہوا اسی برس میں اسدی بیٹے عمر  
بیٹے عامر کو فی صاحب ابی حنیفہ نے وفات پائی اسی برس میں یکے بن خالد بیٹے  
یرمک کا کر قہ میں قید تھا محرم میں انتقال کیا عمر اوسکی شتر برسکی تھی  
پہر شروع ہوا ۱۹۱ھ اور ۱۹۲ھ ہجری ۴

اس برس میں رشید نے رقعے خراسان میں جا کر بغداد میں اوترا اور وہاں سے  
کوچ کر کے پچھوین شعبان کو نہر دان میں آیا اور امین کو بغداد پر خلیفہ کی  
پہر شروع ہوا ۱۹۳ھ ہجری

اس برس میں فوت ہوا فضل بیٹا یکے بیٹا خالد بیٹا یرمک کا جو قید رقعہ میں تھا  
— عمر اسکی پتالیس برسکی تھی — یہ شخص ایسا خوب صورت تھا کہ قتل ہونے  
عالم میں نہ تھا

## ذکر مرنے رشید کا

اسی ۱۹۳ھ میں رشید ستامیوں جمادی الاخرہ کو طوس میں پہنچا مگر یہ جیسی کہ سفر  
کیا تھا بارہا تھا لیکن گورگان میں شدت مرض ہوئی۔ تب اپنے بیٹے مامون کو مرد کثیر  
بھیجا — اور اپنی قبر جس گہر میں رہتا تھا کہود دوائی اور اس گہر میں ایک گدہ کو کھڑا  
جو قرآن خوان تھے رشید ایک طرف قبر کے بڑا مامے دادیلا کرتا تھا جب موت  
قریب آئی یہ خوشی اسپر طاری ہوئی جب اوسے آرام پایا تو فضل ابن برج اور



## ذکر خلافت امین کا

۵۵۰۔ اور اسماعیل بن صباح اور مروین اور اسکے جنازہ پر آئے۔ یہ تیس برس دو مہینے اٹھارہ دن بادشاہ رباعہ اسکی ستائیس برس۔ پانچ مہینے پانچ دن کی تھی وہ خوب صورت گوراکر بڑی مال دھلا تھا۔ اسکی اولاد میں امین زبیدہ سے تھا اور امون لونڈی سے کہ نام اسکا مرحل تھا۔ اور قسم موتن اور مقسم محمد اور صالح اور ابوسلیمان محمد اور ابوعلی محمد اور ابو محمد جبکہ نام ابو محمد تھا یہ سب لونڈیوں سے تھے اور نذرہ بیٹان تھیں۔ رشید ہردن اپنے مال میں سے نذرہ درہم نقد ق کرتا تھا۔ اسنے امین کو اپنا وئی عہد کیا بعد اسکے مامون کو اور ان دونوں میں ایک عہد نامہ اس مضمون کا لکھ کر کعبہ شریف میں رکھ دیا تھا اور اپنے بیٹے قسم کو کہ جبکہ لقب موتن تھا ہون کے بعد وئی عہد کیا۔ اس کے کجالی برطرفی کا اختیار مامون کو دیا اگر چاہے کجالی رکھے اگر چاہے موقوف کرے

## ذکر خلافت امین کا

کہ چہا بادشاہ عباسیوں کا تھا۔ جس نے رشید فوت ہوا اسکی صبح کو اس کے بیٹے امین کی خلافت پر اس کے شکر نے بیت کی۔ مامون اس کا مہنگام میں مروین تھا۔ صالح ابن رشید نے ایک خط متضمن وفات رشید کا اپنے خادم رجا کے ہاتھ امین پاس پہنچا اس خط کے ساتھ انگوٹھی خلیفہ کی اور چادر اور درخت کی ٹہنی بھی۔ جب وہ بغداد میں امین پاس پہنچا تب امین کی خلافت پر بیت ہوئی اور قصر خلافت میں گیا۔ پہر زبیدہ اسکی ماں کے پاس خزانہ رشید کا تھا دوسے آئے اور اپنے بیٹے امین کو خزانہ انبار میں بتایا۔ امین کے ساتھ تمام سردار بغداد کے تھے اسی برسمین نقفور بادشاہ روم کا ترجمان کی رٹائی میں مارا گیا یہ سات برس بادشاہ

پہر شروع ہوا ۱۹۴ھ ہجری

## ذکر خلافت امین کا

اس برس میں پہر کئی باشندے حص کے اپنے عامل اسحق بیٹے سلیمان سے اور حص کو ۵۱  
چوڑ کر سلیمین گئے یہ حال دیکھ کر امین نے اوسکو مغزول کیا۔ اوسکی جگہ عبد اللہ  
بیٹے سعد حسی کو حاکم کیا۔ اوسنے اہل حص کو یہاں تک قتل کیا کہ امان مانگنی لگے  
تب اوسنے امان دی۔ اسی برس میں شقیق بنی زاہد لڑائی کو لان میں جو بلاد ترک سے  
ہے مار گیا

## پہر شروع ہوا ۱۹۵ھ ہجری

اس برس میں خارج کیا امین نے خطبہ میں سے نام مامون کا۔ چونکہ اوسنے باپ  
نے ولی عہد اول امین کو کیا تھا اور بعد اسکے مامون کو جیسا بنے بیان کیا اس واسطے  
اس برس تک خطبہ اون دونوں کا پڑھا جاتا تھا۔ امین نے مامون کو خطبہ سے سرفراز  
کر کے اپنے بیٹے موسیٰ بن امین کو داخل کیا۔ لقب اوسکا ناطق بحق رکھا۔  
موسیٰ اوس زمانہ میں بچا تھا پہر امین نے لشکر واسطے لڑائی مامون کے حیار کے  
علی بیٹے علی بن مامان کو اوسکا سردار کر کے خراسان کو بھیجا۔ مامون کی  
طرف سے طاہر بن حسین مدہ تھوڑے سے لشکر کے رے میں رہتا تھا علی بیٹے  
مامان نے پانچ ہزار لشکر لیکر رے سے ملا۔ جب دونوں لشکر مقابل ہوئے  
تب طاہر نے بعیت امین کی توڑ کر خلافت مامون پر بعیت کی اور علی بیٹے موسیٰ  
مامان خوب لڑا آخر کار لشکر امین کا ہلاکا اور علی بیٹے موسیٰ مامان کا مار گیا  
۔ جب اوسکا سردار طاہر پاس آیا تو اوسنے اوس سر کو مسدود فتح نامہ کے مامون پاس  
خراسان میں بھیجا۔ اسی برس میں ابو لولہ حسن شاعر بیٹا مانی کا فوت ہوا۔  
عمر اوسکی اوسٹھ برس کی تھی

## پہر شروع ہوا ۱۹۶ھ ہجری

## ذکر خلافت امین کا

۵۵۲۔ اسی برس میں امین نے لشکر کو ہزاہ احمد بن مزید اور عبداللہ بن احمد بن قحطیبہ کے کے ان ہر ایک کے ساتھ ہمیشہ ہزار سوار تھے درمیانے لڑائی طاہر کی حلوان میں پہنچا جب یہ دونوں خاقین میں پہنچی آپ میں مخالفت ہو کر خاقین سے پہاڑی ہے اسکے کوٹا پر سے ملاقات بھی ہو۔ طاہر بے وقت کر کے حلوان میں پہنچا رہا ان ہرئمہ نامہ اور مشرک مامون کے اوسے ملا۔ اوس خط بن لکھا تھا کہ سوچ دے تو شہر ہون اور اسکے متعلقات کو ہرئمہ پر اور خود متوجہ ہوا رکھا ہو۔ اوسنے بحد دیکھنے اسی مضمون کے اوس حکم کی تعمیل کی۔ ہرئمہ حلوان میں رہا۔ مامون کو جب قتل ہوا ان اور بھاگے لشکر امیر کا یقین ہوا حکم کیا کہ میرا خطبہ پڑھیں ساتھ امیر مومنین ہونے کے اور خطاب میرا امیر مومنین کریں۔ سین کیا اوسنے واسطے نقل بن سہیل کے جانب مشرق سے جبل مہدان سے تبت تک طول میں اور بحر فارس سے بحر دہلم اور گرگان تک عرفین اور نام اوسکا ذوالریاستین رکھا ریاست حرب کی اور ظلم کی۔ حسن بنیے سہیل کو رنج کی کچھری کا حاکم کیا۔ یہ سب اسی برس میں ہوا۔ طاہر ہوا پر حاکم ہوا پھر واسطہ پر پھر مدائن پر اور مصر میں اوترا

## پہر شروع ہوا ۱۹۷ھ ہجری

اس برس میں طاہر اور ہرئمہ نے دونوں لشکروں کے ساتھ جنگو میں بغداد کا کیا تھا امین کو گھیر لیا اور بغداد کو جلایا اور لوٹا۔ اور بغداد میں غلہ لیجانے کو منع کیا یہاں تک کہ وہاں بہت گرا بی ہوئی۔ اسی محاصرہ اور سختی حال میں برس گذر گیا اسی برس میں انتقال کیا ابراہیم بن اغلب عامل افریقیہ کا جسکی حکومت کا حال ۱۸۷ھ میں گذرا۔ بعد اسکے مرنے کے اسکا بیٹا ابو العباس عبداللہ بیٹا ابراہیم بیٹا اغلب کا حاکم افریقیہ لکھا ہوا

## ذکر غلبہ طاہر کا

۵۵۳

پہر شروع ہوا ۱۹۸ ہجری

## ذکر غلبہ طاہر کا بغداد میں

بعد بڑی لڑائی کے سنادی کی کہ جو شخص کو اپنی کہیں بیٹھے وہ محفوظ ہے این ہے  
اپنی ما اور اولاد کو لیکر شہر منصور میں کیا وہاں قلعہ بند ہوا۔ رعایا اور خواجہ زادوں  
نے اس کے لشکر کو متفرق کر دیا۔ طاہر نے محاصرہ کر کے دروازہ قلعہ کے توڑنے  
کا ارادہ کیا جب توڑنے لگے تب این نے امان چاہی ہرثمہ سے اور چاہا کہ مطلع  
کرے کہ کیا قیامت ہے طاہر پاس آنے میں لیکن اس نے انکار کیا۔ جب  
ہفتہ کی رات پذیر ہوئے محرم ۱۹۸ ہجری تو این بعد عشاء آخر کے نکلا اور سوت  
اس کے سفید کپڑے سیاہ چادر تھی تب ہرثمہ نے اس کو کہیا بیٹا کہ میں مستعد تیری  
خفاقت پر نہیں اور ڈرتا ہوں اسے کہ غلبہ کر دے تجھ پر لازم ہے یہ ہے کہ شب  
آئندہ تک قیام کر۔ تب این نے نہ مانا اور کہا اسی رات نکلو گنا۔ این  
نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر گلے لگایا اور بوسے اور دیا۔ پہر آیا سوار ہو کر  
کنارہ دریا تک وہاں کشتی ہرثمہ کی ملی این اوسمیں گیا۔ تب ہرثمہ نے اس کو  
گلے لگایا اور ماتمہ بانو چوے۔ پہر چلے گیا یاروں طاہر نے کشتی ہرثمہ پر تینک  
کہ ڈوب دیا اس کو تب ملاح نے ہرثمہ کو دریا سے نکالا۔ لیکن این جب پانی میں  
گرا تو کپڑے اس کے پھٹ گئے اسی حال میں یاران طاہر نے این کو گرفتار کیا وہ  
سوائے عامہ اور ازار کے برہنہ تھا۔ طاہر نے اسے گرفتار کر کے حکم کہیں  
قید کرینکا دیا۔ آدھی رات کو ایک گردہ عجم سے اسے قتل کر دیا۔  
سر اس کا لیکر طاہر پاس گئے اس نے اس سر کو بند کی برجون میں سے ایک بیٹ

## ذکر غلبہ طاہر کا

۵۵۴ پر کہا — اہل نبیاد یہ سب معاملہ دیکھتے تھے — یہ ادس سر کو مامون کے بہائی پاس سے فسخ نامہ اور چادر اور شاخ کے بیجا — طاہر نے دن جمعہ کے مدینہ میں داخل ہو کر نماز جمعہ کی پڑھائی اور خطبہ مامون کا پڑھا — امین مذکور چھیون محرم ۱۹۹ھ ہجری میں قتل ہوا خلافت اسکی چار برس آٹھ مہینے کچھ دن تھی عمر اسکی اٹھائیس برس کی تھی — یہ مرد دراز بال چوٹی انکھیں بڑی ناک دراز قد تھا — یہ لذات دنیاوی اور شراب پینے میں بہت مستند تھا یہاں تک کہ تمام شہر دن سے لگاتار دالون کو لکھ کر بلاتا اور انکے واسطے تختہ داہلے اوقات گذاری کے اپنے بہائی اور گہر کے لوگوں سے پوشیدہ مقرر کرتا — اور مال کثیر اپنے مصاحبوں کو اور خواجہ راہ اور عورتوں کو دیا اور پانچ گشتیان شیر کی صورت اور مانتی کی اور سانپ اور گورے اور عقاب کی صورت بنوا کر دجلہ میں ڈالیں اور ادنیٰ بنوانے میں بہت رد پسند کیا چنانچہ ابن نو اس نے اس باب میں شعر کہا ہے جب مارا گیا امین تو جمع ہوئے مامون کے بادشاہت بر تمام مشرق سے نوب تک — یہ ساتواں بادشاہ عباسیوں کا تھا — اسنے حسن ابن سہل برادر فضل کو تعلقات جبال اور عراق اور فارس اور اہواز اور حجاز اور یمن پر حاکم کیا

## پہر شروع ہوا ۱۹۹ھ ہجری

اس برس میں ابن طہا بلہا علوی کہ نام ادسکا محمد ابن ابراہیم بیٹا اسماعیل بیٹا ابراہیم بن حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا تھا ظاہر ہوا کوفہ میں — وہ مشہور برض تھا — اہل کوفہ اس پر جمع ہوئے — حسن ابن سہل نے زبیر بن اسبب الصنفی کو مددش ہزار شکر کے بیجا لیکن ابن طہا بلہا نے شکست دی اور پنج کنی کی ادنیٰ

## ذکر علیہ طاہر کا

ادنیٰ — یہ واقعہ جادی الاخر اس برس کے میں ہوا جب غزہ رجب کا ہوا تو ۵۵۵  
محمد بن طاہر دفتہ فوت ہوا نہ ہر دیا تھا اسے ابو السرایانی اس واسطے کہ خلافت پر  
قاہم الذات ہو کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب تک ابن طاہر ہے میرا حکم نہیں چلے گا  
— پھر حاکم موالا ابو السرایا بصرہ اور واسطہ پر اور اوسین اور لشکر مامون میں بہت  
لڑیاں ہوئیں کہ لکھتا اونکا موجب درازی کلام کا تھا — اسی برسین فوت ہوا  
باپ طاہر کا جسکا نام حسین بن مصعب تھا خراسان میں — اور مامون نے  
اس کے باپ کی غزاداری میں خط لکھا — اسی برسین انتقال کیا عبد اللہ بن نیر عباسی  
کوفی جسکی کنیت ابو ہاشم تھی وہ باپ محمد بن عبد اللہ بن نیر شیخ بخاری کا تھا

## پہر شروع ہوا سنہ ہجری

اس سال کے محرم میں ابو السرایا کوفہ سے بہاگامہ آئندہ سو سوار کے بعد گبر نے  
ہرثمہ کے — ہرثمہ نے کوفہ میں داخل ہو کر ادیس کے باشندوں کو امن دیا اور بہاگ  
بہاگ کر حیوہ میں گیا دامن بیاہر اسکے متفرق ہو گئے تب حاد کذ عوش نے  
ادسپر نغمہ ہو کر ادسکو مدد اسکے لوگوں باقی ماندہ کے گرفتار کیا — اون  
قیدیوں کو نہر دان میں حسن بن سہیل پاس لایا — اسنے ابا السرایا کو قتل کیا  
اور سر اسکا مامون پاس پہنچا — مدت درمیان خروج ابی السرایا کے  
اور ادس کے قتل کے دس مہینے تھے — اسی برسین ابراہیم بیٹے موسیٰ بیٹے عیسیٰ  
بیٹے جعفر بیٹے محمد علوی نے طاہر ہو کر مین گیا — اسوقت عامل دمان کا مامون  
کی طرف سے اسحق بن موسیٰ بیٹا عیسیٰ بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا تھا  
یہ ابراہیم بیٹے موسیٰ علوی مذکور سے بہاگامہ اور ابراہیم مین پر حاکم ہوا ادس  
نام جزائر رکھا تھا اسلئے کہ یہ کشت و خون بہت کرتا تھا اسی برس مین ہرثمہ

## ذکر غلبہ طاہر کا

۵۵۶ فراغت کرنے کے ہم ابو السراپا سے کوفہ سے مامون کی طرف روانہ ہوا اثنائے راہ میں خط مامون کا متضمن جانیکا طرف شام اور حجاز کی اس پاس پہنچا۔ لیکن اسکو راہ دکھانے والے اور کثرت نصیحت نے اسپر رکھا کہ مامون پاس آدے اور مخفی لغت ادسکے لکھنے کی کرے۔ اوسمین اور حسن مین دشمنی تہی پس حسن بن سہیل نے پوشیدہ شکر مامون کو براگنختہ کیا ہرثمہ پر۔ ہرثمہ نے گمان کیا کہ ادسکا قول مقبول ہے حسن بن سہیل کے حق مین آیا مامون پاس مدین ذی قعدہ سنہ مین جب دربار مامون مین ہرثمہ حاضر ہوا تو ادسکو مارا اور قید کیا اور درپے ادسکے قتل کا رہا قید خانہ مین اور کہتے مین کہ مرا اسی برس مین حکم کیا مامون نے اولاد عباس کی شمار کرنے کا جب گنا تو تین ہزار مرد و عورت شمار مین آئے۔ اسی برس مین روم نے اپنے بادشاہ یون کو قتل کر کے بجائے ادسکی بیخاک کو بادشاہ بنایا۔ اسی برس مین مردوف کو خراجہ فروست ہوا جو صاحب کرامات تھا یہ ابو مردوف نصرانی تھا

## پہر شروع ہوا سنہ ہجری

اسی برس مین شدت بد معاشرتون بغداد کی رعایا پر بہت ہوئی یہاں تک کہ رستہ کوٹنے لگے اور عورتون اور لڑکوں کو علانیہ گرفتار کرنے لگے اور گانہ و قزلباشی کو زبردستی لوٹنے لگے رعایا ان کے افعال سے بڑی بے مین گرفتار ہوئی تب چند جگہ کے آدمی بغداد مین خالد بن دریس بر جمع ہوئے اور جو شورہ پشت کہ ادکو ملا ادہون نے ادسے گرفتار کیا اور ادکو تنبہ کی ادسکے بعد سہیل بن سلاطہ انصاری ادسکی جگہ قائم ہوا جو اہل فرسان سے تھا اسنے بھی دور کیا سرکشون کو اسپر بہت لوگ بغداد کے جمع ہوئے۔ اسنے اپنی کردن مین کلام اللہ لکھایا تھا اور نیکون کے ساتھ حکم کرتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا۔ لوگ اسکے کہنے پر عمل کرنے سے سہل و ذکر

## ذکر غلبہ طاہر کا

ذکور دمان چیسویں شعبان تک ۱ اور ابن الدیوس کا قیام دمان اسے پہلے ۵۵۷  
 تیزوں تھا۔ اسی برس میں مامون نے علی الرضا بیٹے موسے کا ظہم بیٹے جعفر  
 صادق بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے حسین بیٹے علی بیٹے ابی طالب عاکو دلی عہد مسلمانوں کا  
 اور خلیفہ اپنے بعد کیا اور لقب کیا اولنگار رضا آل محمد صلعم سے۔ اور شکر کو حکم  
 سنبر پوشی اور ترک سیاہ پوشی کا دیا اور سب ملکومین یہ امر لکھہ ہیجا۔ یہہ  
 اٹھایسویں شعبان اس برس میں ہوا۔ بنی عباس پر یہ امر نہایت گران ہوا۔  
 بڑی جلی دا لے اسے منصور اور ابراہیم دونوں بیٹے مہدی کے تھے۔ اور نصف  
 اہل بغداد بیعت سے باز رہے۔ اور کوشش کرنے والا واسطے نئے بیعت علی  
 بن موسیٰ کے بغداد میں عیسیٰ بیٹا محمد بیٹا خالد کا تھا۔ اس برس میں ماہ ذی الحجہ  
 میں لوگوں نے بیعت ابراہیم بن مہدی کی خلافت پر بغداد میں کی اور مامون  
 کی بیعت توڑی اس واسطے کہ اوں پر بہت گران گذرا حاکم کرنا مامون کا حسین بن  
 سہل کو اور خلافت کو بنی عباس سے نکال کر آل علی بن ابی طالب میں کرنا۔  
 پہر ظاہر کیا عباسیوں نے مخالفت پھیسویں ذی الحجہ کو اس طرح کہ مقرر کیا  
 ایک شخص جو کہ دن کہے کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ بلاؤں مامون کو اور بعد اسکے  
 ابراہیم بن مہدی کو اور مقرر کیا دوسرے کو کہ جواب دے اسے کہ ہم نہیں رضی  
 مگر یہ کہ مہدی کی خلافت پر بیعت کرو اور اس کے پیچھے اسحق بن موسے اہادی  
 اور مامون کی بیعت کہ وہ سب نے ایسا ہی کیا لوگ مسجد سے متفرق ہوئے اور نماز جو  
 پڑھی۔ اسی برس میں عبداللہ بیٹا ابراہیم بیٹا غلب کا جو حاکم افریقیہ کا تھا فوت  
 ہوا اور بعد اسکے بیٹا ہی زیاد اللہ بیٹا ابراہیم کا حاکم ہوا۔ اسی برس میں  
 فتح مند ہوا عبداللہ بیٹا خردازیہ کا حاکم طرستان پر جبال طرستان میں اور شہر مار  
 بیٹا شہر یار بیٹا شردین کا دمان سے لوٹرا اور اباسیل بادشاہ ویم پاس گیا



## ذکرِ سعیت ہونیکا مہدی پر پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۲ ہجری

### ذکرِ سعیت ہونیکا ابراہیم بیٹے مہدی پر

بیت کی ابراہیم کی خلافت پر اہل بغداد نے محرم اس برس کے مین اور لقب مبارک کا اوسکو دیا بعد بیت توڑنے مامون کے ۔ ستویں سعیت کا مطلب بیٹا عبد اللہ بیٹا مالک کا تھا ۔ حاکم ہوا ابراہیم کوفہ پر اور لشکر کشی کی مدائن پر ۔ اور عامل جانب غربی بغداد کا عباس بیٹا موسیٰ ہادی تھا اور جانب شرقی پر اسحاق بیٹا ہادی کا ۔ جب اسحق مذکور حاکم ہوا تو نسخہ مند ہوا سہل من سکتا پر جو نیکی کی ساتھ حکم کرتا تھا اور برامون سے منع کرتا تھا اور بیخ کنی کی تہی جسے فساد کی ۔ جب لشکر سہل کا متفرق ہوا تو اسحق نے اوسکو گرفتار کر لیا اور ابن مہدی پاس مدائن میں اوسے بھیجا اوسنے اوسے مارا اور قید کیا

### ذکرِ جانی مامون کا عراق میں اور قتل کرنا دوا ریاستین کا

اس برس میں مامون مروے عراق کو گیا اور فراسان پر اپنا خلیفہ غسان بیٹے عباد کو کیا ۔ اور سب اسکی جانے کا پیدا ہونا فتنہ کا بیت ابراہیم بیٹے مہدی پر عراق میں تھا ۔ جب مامون انھیں میں آیا تو حکم کیا چارادیون نے فضل بن سہل پر اور قتل کیا حاکم میں دوسری شب شعبان اس برس میں نے سنہ ۲۰۲ میں عراق کی شاہدہ بر سکی تھی ۔ اخام دیا مامون نے دس ہزار دینار اود کو جو اوسکو گرفتار کرے تب عباس بیٹے ہشیم مخزومی نے اود کو قید کیا اور لایا اود کو مامون پاس جب اسے

## ذکر جانے مامون کا عراق میں

آئے تو کہنے لگے کہ تو نے مہینہ حکم ادا کے قتل کا دیا تھا تب اس نے حکم ادا کی گردن ۵۵۹ مارنے کا دیا اور مامون راہی عراق کا ہوا۔ جب ابراہیم بن مہدی کو اور مطلب کو جس نے بیعت ابراہیم کے کی تھی اور اور دن کو خبر آنے مہدی کی پہنچی تو اظہار بیاری مطلب کر کے بغداد کی طرف چلا اور باطن میں کوشش کرتا تھا مامون کی بیعت لینے پر اور ابراہیم کی بیعت توڑنے پر۔ جب یہ خبر ابراہیم کو مدینہ میں پہنچی تو حکم ادا کے موٹے کا دیا پس گہرا دسکے قزاقیتوں کے لٹ گئے اور نہ پیچھے مطلب پاس یہ اس برس کے صفر میں ہوا۔ اسی برس میں نکاح کیا مامون نے بوران بیٹی حسنہ بیٹی سہیل سے اور نکاح کیا اپنے بیٹے کا علی بیٹے موسیٰ الرضا سے۔ اس برس میں فوت ہوا ابو محمد زیدی جب کا نام بھی بیٹے مبارک بیٹا میغرہ مقری صاحب ابی عمرو بن علا کا تھا۔ اور سکون زیدی اس کے کہتے ہیں کہ وہ مصاحب زید بیٹے منصور کا تھا جو مامون تھا مہدی کا اور تسلیم کرتا تھا ادا کے بیٹے کو۔

## پہر شروع ہوا سنہ ہجری

صفر میں اس برس کے علی بیٹا موسیٰ الرضا فی وفات پائی اس طرح کہ انکو نوش کنی تھے فرہ میں زیادہ کہا گئے تب دفن انتقال فرمایا طوس میں نماز ادا نہ پر مامون نے پڑھی اور اپنے باپ رشید کے پاس اوکو دفن کیا پیدائش آنحضرت کی مدینہ میں تھی سنہ ۱۱ میں جب حضرت نے انتقال فرمایا تو مامون نے اہل بغداد کو واسطہ خطوط کے خبر انتقال آنحضرت کے پہنچائے اور لکھا کہ تھے سرکشی مجھے کی تھی جس کے سبب وہ مرا۔ علی مذکور کو علی الرضا کہتے تھے وہ اہل مدینہ

## ذکر ابتدائے دولت بنی زیاد کا

۵۶۔ امام بارہ اماموں میں سے تھے موافق مذہب امامیہ کے وہ علی رضا بیٹے موسیٰ کاظم جکا ذکر سلسلہ میں گذرا بیٹے جعفر صادق بیٹے محمد باقر بیٹے زین العابدین بیٹے حسین بیٹے علی ابیطالب کے تھے۔ علی رضا مذکور باپ محمد جواد نوین امام کے تھے جکا ذکر اسے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس برسمین اہل نبد اولے ابراہیم بیٹے مہدی کی سیت توری اور اماموں کی خلافت پر سیت کی۔ ابراہیم سے لشکر اسکا متفرق ہوا جب اسنے یہ حال دیکھا تو لاچار ہو کر بدہ کی رات پندرہویں تاریخ اس برس کے پوشیدہ ہوا۔ حمید نے کہ ایک سردار اماموں کا تھا اسکے گھر کو گھیر لیا لیکن اسکو گھر میں نہ پایا اسی طرح ابراہیم چار ماہ تک کہ اماموں نبد اول کی طرف آیا۔ زمانہ بادشاہت ابراہیم کا ایک برس گیارہ مہینے کچھ دن تھے اس برس کے آخر ذی الحجہ میں اماموں مہدان کی طرف پہنچا اور خراسان اور ماوراء النہرین بڑی بلا میں اور سختی میں تھیں اور شتر روز تک ایسا ہی رہا۔ اسنے شہر کو خراب کیا اور بہت آدمیوں کو قتل کیا۔ بزرگ اور شہر دنگا بلے اور گرگان اور فاریاب اور طالقان تھا اسی برسمین حسن ابن سہل سودا سے فوت ہوا اور اسکی عقل جاتی رہی یہاں تک کہ پیری پہنچی اور مقید کیا۔ سرداروں لشکر حسن ابن سہل نے یہ حال اماموں کو لکھا

## ذکر ابتدائے دولت بنی زیاد ملوک میں کا آخر تک

اگرچہ لائق یہ تھا کہ اس ذکر کو دراز کر کے ہم برسوں میں بیان کرتے لیکن مجھے جو جمع کیا اسکو تو واسطیہ یاد رکھنے کے کیونکہ اگر متفرق بیان کرتے تو اسکا جمع کرنا اور یاد کرنا دشوار ہوتا۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عبارت تاریخ نے سے کہ تاریخ میں کی ہے واضح ہوتا ہے

## ذکر ابدی دولت بنی زیاد و ملوک مین کا

ہوتا ہے کہ ابتدا دکنی اس برس بن ہتی کیونکہ وہ لکھتا ہے کہ ایک شخص محمد نامی آل ۵۶۱  
 زیاد سے کہ جسکے باپ کا نام سلوم نہیں تھا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ بیٹا عبداللہ  
 بیٹا ابراہیم بیٹا زیاد کا تھا ساتھ ایک گروہ بنی امیہ کے جنکو مامون نے فضل بن سہیل  
 ذوالریاستین کے سپرد کیا تھا اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ ہائی فضل کا حسن بن  
 سہیل تھا۔ جبکہ مامون کی حکومت مین میں خلل پڑا تو ابن اسہل نے محمد بن زیاد  
 مذکور کے مامون کے آگے بہت تعریف کی اور اشارہ کیا کہ اسکو امیر کر کے مین پر  
 بیج تب مامون نے محمد بن زیاد مذکور کو مویشیوں کے بیجا۔ ابن زیاد نے سنہ ۲۰  
 مین حج کر کے مین میں گیا عرب مین اور اس مین بڑی لڑائی ہوئی آخر کو اس نے تمام کو  
 فتح کیا اور مین مین اسکا قدم استوار ہوا۔ اس نے سنہ ۲۱ مین شہر زہد کو بنایا  
 اور نشان اسکی فصیل کا بنایا اور اپنے غلام جعفر کو مویشیوں قیمت تحفہ کے مامون  
 پاس بھیجا جعفر مودون تحفوں کے عراق مین آیا اور سنہ ۲۲ مامون کی خدمت مین  
 پیشکش کیا اور سنہ ۲۳ مین جعفر مویشیوں کے کہ دو ہزار سوار تھے پہر آیا تب حکومت  
 ابن زیاد نے قوت پائی اور سب اقلیم مین کا مالک ہوا اور جعفر مذکور نے جبال کو  
 لیلیا اور گیرا اور سمین شہر جبکا نام بدیجرہ ہے اور جو شہر کے جعفر کے تھے ادنگا  
 نام مغلط جعفر نے اپنے گروہ بڑا یہ جعفر صاحبان عقل سے تھا اسکے باعث دولت  
 بنی زیاد کو بہانہ ترقی ہوئی کہ لوگ شل کرنے لگے کہ ابن زیاد سبب اپنے جعفر کے ہے  
 ۔ محمد بن زیاد اسی طرح سے رامتے دم تک بعد اسکے مرنے کے لوہکا بیٹا ابراہیم  
 بن محمد پہر بعد اسکے زیاد ابن ابراہیم بن محمد بادشاہ ہوئے اسکی مدت بادشاہت  
 چھ دراز ہوئی بعد اسکے اسکا ہائی ابو نعیم اسحق بیٹا ابراہیم کا بادشاہ ہوا  
 اسکی بادشاہت اور دروازہ ہوئی سنہ ۲۴ مین اسنے انتقال کیا یہ ایک چوٹا بچہ  
 چھڑ کر ابی ملک عدم کا ہوا اسکے نام مین اختلاف ہے بعض نے زیاد کہا ہے

## ذکر ابتداء سے دولت بنی زیا دملوک مین کا

۵۶۲ اور بعض نے لور کچھ۔ مالک نے اسے پرورش کیا اسکی بہن ہوئی جسکا نام ہند  
 بیوی ابی ابھیش تھا۔ معین اسکا اس پرورش میں غلام ابی ابھیش کا تھا جسکا نام  
 رشد تھا۔ رشد مذکور مرتے دم تک ولی اسکا رہا بعد اسکے مرنے کے غلام  
 مذکور کا حسین بن سلاتہ اسکی جگہہ قائم ہوا سلامہ مذکورہ ماحین کی تھی۔ حسین  
 مذکور عقلمند پرہیزگار نہایت مرتب کا تھا یہ مرتے دم تک وزیر ہند کا اور اسکے  
 بہائی کار ہوا۔ بعد مرنے ابی ابھیش کے ملک مین اس لڑکے پر جو آل زیاد سے  
 تھا مقرر ہوا حکم روا سے اسکی طرف سے اسکی پوہی اور ایک غلام غلامون  
 حسین بن سلامہ سے جسکا نام مرجان تھا کرتے رہے۔ مرجان مذکور کے دو  
 غلام تھے کہ اس کے امر مین بہت دخل رکھتے تھے ایک کا نام قیس دوسرے کا  
 نام نجاح تھا نجاح مذکور نے کوشش بہت کی بادشاہون زبید مین اسکا ذکر ہم  
 کرینگے انتشار اللہ تعالیٰ قیس و نجاح غلامون مرجان مین باب وزارت مین لڑائی  
 ہوئی لیکن قیس ظالم اور نجاح عادل تھا اور سرداروں کا مرجان باسدار مین نجاح کی کرتا تھا  
 اور پوہی لڑکے کی رعایت نجاح کی کرتی تھی قیس نے مرجان کی آگے اس امر کا  
 شکوہ کیا۔ مرجان نے بادشاہ ابراہیم برکہ جسکا بعض نے عبد اللہ نام کہا ہے  
 اور پوہی روم کے پرتابض ہو کر دونوں کو قیس کے سپرد کیا۔ قیس نے ابراہیم  
 اعدا اسکے پوہی پر دیوار مین بنائیں اور قید کیا یہاں تک کہ وہ دونوں مرے۔ ابراہیم  
 مذکور پھیلا بادشاہ مین کا تھا بنی زیاد کی اولاد سے۔ ابراہیم اور پوہی اسکی  
 شہنشاہ مین قید ہوئی پس مدت بادشاہت بنی زیاد کی بہن مین در سو چار برس  
 مین۔ کیونکہ وہ بادشاہ ہوئی تھے مامون کی پیشگاہ سے شہنشاہ مین اور زوال  
 ادکنی بادشاہت کا شہنشاہ مین ہوا۔ ادکنی بادشاہت ادکنے غلامون کے غلام  
 کوچی کیونکہ مالک کا نجاح مذکور ہوا جسکا ہم ذکر کریں گے اگر چاہا اللہ نے

## ذکر آنے مامون کا بغداد کی طرف

نے۔ قیس نے ابراہیم اور ادسکی پہ پہی کو قتل کر کے مالک حکومت کا ہوا ۵۶۳  
 — لیکن یہ امر نجاح کو بہت برا معلوم ہوا اسنے ہر کالے گورے سے مدد چاہی  
 اور زید قیس کے مقابل ہوا — قیس و نجاح میں بہت لڑائی ہوئی آخر لڑائی  
 میں دروازہ زید پر قیس مارا گیا ماہ ذی قعدہ ۱۲۸ھ میں — نجاح نے ادس کے  
 سردار مرجان سے پوچھا کہ ساری تیرے آقا پر کیا گزری ادس نے کہا کہ وہ اس  
 دیوار میں ہیں تب نجاح نے ابراہیم اور ادسکی پہ پہی کے مدد سے نکلوا کر اون پر  
 نماز پڑھ کر دفن کیا اور ادس کا مقبرہ بنایا اور ادن دونوں کی جگہ مرجان اور لاش  
 قیس کو رکھ کر دونوں پر دیوار بنائی نجاح میں کا بادشاہ اور مالک بخت دہر کا  
 ہوا اور اپنے نام کا سکہ مارا اسکو ہم شہد میں بیان کریں گے اگر خدا نے  
 بزرگ نے چاہا

پھر شروع ہوا ۲۰۴ھ ہجری ۸۱۹ء

## ذکر آنے مامون کا بغداد کی طرف

اسی بریں مامون بغداد میں آیا ادس کے آنے سے فتنہ فرو ہوا مامون اور ادس کے  
 لشکر کا لباس وقت داخل ہونے بغداد کے سنبر تھا اور آدمی بھی لباس  
 سنبر ہی پہن کر ادس پاس جاتے تھے اور لباس سیاہ کو پہارتے تھے یہ  
 آہے رز ملک رہا پھر حبیب بنی عباس اور سردارون خراسان نے اس امر میں  
 گفتگو کی تب ادس نے سنبر کو ترک کر کے پہر سیاہ پہنا

ذکر مرنے شافعی کا

## ذکر مرنے شافعی کا

۵۳۸ اس سنہ ۲۸۱ میں شافعی فوت ہوا وہ محمد بیٹا اور یس بیٹا عباس بیٹا عثمان بنی سائب  
 بیٹا عبد بیٹا عبد زید بیٹا ہاشم بیٹا مطلب بیٹا عبد مناف کا تھا۔ یہ شافعی  
 وہ ہے جسکی طرف نسبت دئے جاتے ہیں شافعی شافعی نے یحییٰ بن زبیر سلم سے  
 ملاقات کی باپ اسکا سائب سلمان ہوا تھا بدر کے روز۔ شافعی بہائی  
 رسول سلم کا بسبی عبد مناف میں شریک تھا۔ ہاشم بیٹے عبد المطلب بیٹے  
 عبد اللہ سے شفا کے چچا کے بیٹے تھے ہاشم بیٹے عبد مناف کی بیوی سب ابھی  
 وہ ہاشم سے حاملہ ہو کر عبد زید کو جو دادا شافعی کا تھا جنی اس صورت میں شافعی  
 چچا کا بیٹا بنے سلم کا تھا اور پوپسی کا بیٹا بھی تھا کیونکہ شفا بیٹے عبد المطلب کی  
 بیوی جو دادا رسول سلم کے تھے۔ شافعی سنہ ۱۵۱ میں غزوہ میں پیدا ہوا صحیح یہی ہے  
 اگرچہ کہا گیا ہے کہ اور جاے پیدا ہوا۔ شافعی نے علم مالک بن انس اور مسلم  
 بن خالد زہبی سے اور سفیان بن عیینہ سے پڑھا اور حدیث سننی امام علی بن عتبہ اور  
 عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی اور محمد بن حسن شیبانی وغیرہ سے شافعی کہتا ہے  
 کہ میں نو برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا اور دس برس کی عمر میں موطا کو حفظ کیا  
 اور پندرہ برس کی عمر میں مالک باس گیا اور کہا ہے کہ میں نے علی بن ابی طالب  
 کو خواب میں دیکھا پس سلام کیا مجھے اور مصافحہ کیا مجھے اور اپنی انگوٹھی کو میری  
 انگلی میں پہنائی اور بیان کیا مجھے کہ میری ساتھ مصافحہ کرنے سے عذاب سے  
 رہاں ہوگی اور انگوٹھی پہنانے سے نام تیرا مثل نام علی علیہ السلام کی بزرگی میں  
 مشہور ہوگا شافعی نے محمد بن حسن کے ساتھ روقین مناظرہ کر کے نبہ کیا اور کو  
 شافعی شہر دن کا حافظ تھا اصمعی کہتا ہے کہ میں نے دیوان ہدیس کو محمد بن ادیس  
 شافعی سے پڑھا اور ابو عثمان مازنی کہتا ہے کہ میں نے اسمعی کو کہتے سنا کہ میں نے دیوان  
 مشہور شافعی سے مکہ میں پڑھا۔ احمد بن حنبل کہتا ہے کہ میں نے نسخہ و منسخ

## ذکر مرنے شافعی کا

و مسوٰخ حدیث کا نہیں جانتا تھا جب تک کہ بیٹھا تھا شافعی پاس — شافعی ۵۶۵  
 بغداد میں دو مرتبہ آیا ایک مرتبہ ۱۵۷ھ میں دوسرے مرتبہ ۱۷۸ھ میں — مباحثہ  
 کیا اس نے بشر مرے سے متزنی کے ساتھ بغداد میں اور حفص فرد کے ساتھ مصر میں  
 حفص نے کہا قرآن مخلوق ہے اور اس پر دلیل لایا اور ان دونوں میں بحث  
 ہونے لگی یہاں تک کہ کفر ثابت کیا اور سکنا شافعی نے — جو دلیلین کہ شافعی  
 نے بیان کیں تھیں ان میں سے ایک یہ ہے جسے ابو یعقوب البویطی نے روایت  
 کی ہے — یعقوب مذکور کہتا ہے کہ شافعی نے کہا کہ اللہ نے پیدا کیا مخلوقات  
 کو کلمہ کن کے ساتھ اب اگر کن بھی مخلوق ہو تو لازم آئے مخلوق پیدا ہو  
 مخلوق سے — شافعی کے بہانے نے کہا کہ میرے باپ نے مجھے روایت  
 کی ہے کہ شافعی جرانی میں نجوم بھی دیکھتا تھا اور جس چیز کے درپٹ کرنے کا  
 قصد کرتا اور اس کو معلوم کر لیتا تھا ایک دن شافعی بیٹھا تھا اور جو رواد اس کی ہرتی  
 تہی اس نے دیکھ کر کہا کہ تو کا ٹری میٹ بنے کے اور اس کی فرج پر تل سیاہ ہو گا وہ  
 اتنی مدت میں مرے گی جب وہ جی تو جیسا اس نے کہا تھا ویسی ہی لڑکی ہوئی  
 اور مری تب شافعی نے عہد کیا کہ پر نجوم نہ کیوں گا اور نہ کتابین نجوم کی جو  
 اس پاس تھیں دفن کر دین شافعی علم کلام کو بد جانتا تھا علما اور طلباء سے اور  
 اسکے بہت شعرنا درہن — اسی برس میں فوت ہوا حسن ابن زیاد لولوی فقہیہ کہ  
 دوستان ابو حنیفہ سے تھا اور ابو داؤد سلیمان بیٹا داؤد طیاسی کا جو صاحب  
 سند ہے جان بحق ہوا پیدائش اس کی ۱۳۳ھ میں تھی — اسی برس میں نصر بن  
 شمیم بن خروثہ بصری نحوی خراسان میں جا کر مر گیا — جبکہ وہ بصرہ کے بارہ  
 مسافرت نکلا تو اس کے وداع کی واسطے تین نہر آرمی سردار دن بصرہ سے  
 نکلے تھے نصر نے ادنیٰ طرف رخ کر کہا کہ قسم خدا کی اگر مجھ کو ایک پائے باقی کا



## ذکر مرنے شافعی کا

۵۶۶ ملتا تو یہی میں تیسے مفارقت کمزرا اور بیان سے نہ جاتا اور بنوں نے یہنا لیکن کوئی خاص اسکا نہوا تب اوسنے دہانے نکل کر مر دین کہ مستلقات خراسان سے ہے قیام کیا دہان وہ مالدار اور مصاحب مامون خلیفہ کا ہوا دسی سے رزق پاتا۔ ایک روز نصر مامون پاس بیٹھا تھا مامون نے کہا کہ مجھے حدیث نقل کی ہے بشیم نے فحاشی سے اوسنے شعی سے اوسنے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا ہے رسول صلعم جبکہ نکاح کرے ایک مرد عورت کو اس کے قرض اور جمال کے واسطے تو اس کو دے فقر بند ہوگا اور لفظ سدا کو جو اس حدیث میں ہے فتح سین سے پڑا تب نصر نے اس حدیث کو کسرہ سین سدا سے پڑا۔ مامون یہ سنکر اسکی طرف غیظ ہوا اور پوچھا کہ یہ جو تو نے پڑا یہ موافق کسے کسے ہے اوسنے کہا بشیم کے (یہ بہت غلطی کرنے والا تھا) تب امیر مومنون نے اس کے لفظ کا تتبع کیا اور پوچھا کہ ان دونوں کیا فرق ہے اوسنے کہا کہ سدا بفتح یعنی قصد کرنے قرض کے ہے اور قصد کرنے رشتہ اور ترش روی کے ہے اور سدا بکسر یعنی نفقہ اور خرچ کے اور ہر خیر کے جسے بندگی جائے ایک شے اور اسکی بند میں بہت عبد اللہ بن عمر بن عمرو بن عثمان بن عفان مشہور عربی شاعر کے بڑے ہیں جو مشہور ہے تب مامون نے حکم کیا کہ اسکو پکڑا اس پر درہم انعام دین۔ نصر یا رد بن خلیل بن احمد سے تھا۔ نصر فتح نوں کو کون ضاد جمعہ اور را کے ہے اور شمل ضم شین سے اور غرض فتح خابجہ سے اور عرج فتح عین مہلہ اور سکون راہ اور جیم سے زمین سخت ہے مکہ اور مدینہ

پہر شروع ہوا ۲۰۵ ھ ہجری

پہر بر سین عامل کیا مامون نے طاہر بن جین کو مدینہ سلام مشرقی ضلع پر اوسنے تمام مشرقی کا بند و بست کیا اسی بر سین یعقوب بن اسحق بن زید بصرے مقری ہوا

## ذکر مرنے شافی کا

موادہ ہی ساتون قاریوں میں سے تھا اوسکی قزات میں ایک روایت مشہور ہے ۵۶۷  
کہ قزاقہ اوسنے پڑ ہی سلام بن سلیمان طویل کے آگے اور سلام نے عاصم بن ابی انجود  
کے آگے اور عاصم نے عبد الرحمن سلمی کے آگے اور عبد الرحمن نے علی بن ابیطالب  
کے آگے علی نے رسول اللہ صلم کے آگے پڑا

## پہر شروع ہوا ۲۰۶ ہجری

اس برس میں حاکم بن ہشام صاحب اندلس چیسویں ذی الحجہ کو فوت ہوا شروع  
حکومت اوسکی صفر ۲۰۶ میں تھی عمر اوسکی باوند برس کی تھی اوسکے انیس بیٹے  
بعد مرنے کے تھے جب وہ مر گیا تو اوسکا بیٹا عبد الرحمن ابن الحکم اوسکے ملک پر حاکم  
ہوا۔ اسی برس میں ہوا محمد بن سیر معروف بقطب بنحوی اپنے محوسیویہ پڑی  
یہ ہمیشہ قبل صبح کے سیویہ پاس واسطے پڑنے کے جاتا اوسے قبل صبح کے  
سیویہ نے کہا تو نہیں ہے مگر قطب یہ ایسا مشہور ہوا کہ اوسکا لقب ہو گیا اسی  
برس میں انتقال کیا ابو عمر واسحاق شیبانی کنوی نے

## پہر شروع ہوا ۲۰۷ ہجری

اس برس میں مواعظ ہر بن یحییٰ جادی الاولیٰ میں بخارے۔ اسنے جمعہ آخر کو  
جونا ز پڑ ہی تو مومن کی دعا کو ترک کیا اور قصد کیا کہ اوسکی بیت کو نسخ کرے  
لیکن مر ہی گیا۔ طاہر کانڑا تھا اور لقب اوسکا زوہد یمنین تھا یعنی صاحب دود نی  
ہا نہ کہ کا چنانچہ بعضے شرا نے کہا ہے۔ اسے صاحب دود اپنی ہاتھ کے  
اور ایک آنکھ کے ایک آنکھ ناقص ہے اور ایک ہاتھ زاید ہے اسی برس میں  
فوت ہوا بشر بن عمرو زاہد فقیہ وہ غیر ہے بشر بنجانی کا۔ اسی برس میں قزو ہوا

## ذکر مرلے تسمی کا

۵۶۸ محمد بن عمر بن افدہ واقفی — عمر اوسکی ششتر برسی تھی یہ بہت جانتا تھا جہاد کرنے والوں کو اور اختلافات علما کو لیکن حدیث میں ضعیف تھا — تصنیفات اوسکے کتب خانہ اور مامون ہی اوسکے بڑی غنت اور اکرام کرتا تھا اور رعایت اور پاس بہت رکھتا وہ عالم قصص تھا بغداد کی مشرقی جانب میں — اسی برس میں فوت ہوا محمد بن عبد اللہ بن عبدہ الاسلمی کہ مشہور ابن کنا سے تھا یہ بہت باخبر ابراہیم بن ادہم کا تھا — یہ عالم عجمیہ اور شمر اور تاریخ کا تھا — اسی برس میں جان بحق ہوا ابو ذکریا مخزومی یا ابن عبد اللہ کہ مشہور رآردیلی کوئی ہے یہ مخزوم اور لغت میں اور فنون ادب میں سب کو فہم غالب اور زبردست اعلم عالم تھا بلکہ امام تھا ان چیزوں میں — جاحظ کتابا بحر کین جنداد میں ۲۱۴ء میں گیا جبکہ مامون ہی وہاں گیا تھا قرآ اوس زمانہ میں میرے پاس آتا تھا اس ارادہ پر کہ مجھے علم کلام میں کچھ پڑھے لیکن اوسکی طبع مناسب نہوی اوسکے مامون نے فرا کو اپنے لڑکوں کے واسطے معلم مقرر کیا — فراگئی بے تصنیفات ۲۱۵ء اوسمیں سے کتاب حدود اور کتاب معانی اور کتاب نہی وغیرہ میں یہ شخص کہ گسترہ میں فوت ہوا عمر اوسکی تریسٹھ برسی تھی — فراپوستین نہیں بناتا تھا اور نہ اوسے بیچتا تھا بلکہ یہ لقب اوسکا اس واسطے ہوا کہ وہ چیزتا تھا کلام کو

پہر شروع ہوا ۲۱۸ء ہجری

اس برس میں جان بحق تسلیم ہوا فضل ابن ربیع

پہر شروع ہوا ۲۱۹ء ہجری

اس برس میں یحیٰ بن بادشاہ ردم کا فوت ہوا بادشاہت اوسکی نو برس تک تھی یہ اوسکے مرنے کے اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا جبکہ نام تو فیل تھا — اسی برس

## ذکر مرنے تافعی کا

برس میں فوت ہوا ابو عبیدہ محمد بن عمرہ نموی یہ میل طرف خوارج کی بہت رکھتا تھا ۵۶۰  
عمر اسکی ننانوین برسکی تھی یہ علم کا ذخیرہ رکھتا تھا لیکن باوجود اس فضیلت کے  
جب شعر پڑھتا تو تڑکڑ پڑھتا اور سوز و ناله پڑھتا تھا اسکی تصنیفات میں سے  
قریب دو سو کتاب کے ہیں

## پہر شروع ہوا سلسلہ ہجری

اس برس میں فتح پای مامون نے ابراہیم ابن محمد بن عبد الوہاب پر یہ غیر تھا  
ابراہیم امام سے — وہ مشہور ابن عایشہ تھا اسنے ایک جماعت سرداروں کے  
کو شش کی تھی واسطے بیعت ابراہیم بن مہدی کے — تب اس جماعت کو گرفتار  
کیا بعد اس کے ابن عایشہ کو سولی دی وہ ادل عباسی تھا جو سولی دیا گیا پہر اسے  
اوتار کر اور کفن دے اور غار پڑھ کر دفن کیا — اس برس کے ربیع الثانی میں  
جارس اسودنی ابراہیم بن مہدی کو سبب بہانے کے دو عورتوں کے ساتھ عورت  
کے لباس میں قید کیا جب مامون کے آگے اسے لائے تو اسنے اسے قید کیا  
اور بعد چند روز کے چھوڑ دیا بعض نے کہا ہے کہ اسکی شفاعت حسن بن سہل نے  
کی اور بیض نے کہا کہ اس کے بیٹے بوران نے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مامون نے  
خود اسکو معاف کیا — اس برس میں آیا مامون بوران بیٹی حسن بن سہل پاس حسن  
بن سہل مقیم تھا فم صلح میں مامون نے اسے دیا گیا اور یا بوران پاس بوران کی  
دادی نے ہزار دانہ موتی کے کہ بہت بیش قیمت تھے اسے سیر سے نقد کے اور  
روشن کی ایک شمع عربی جبکا وزن چالیس من کا تھا — حسن بن سہل نے نام جاگروں  
کے رقبوں کے نام پر لکھ کر سرداروں پر تقسیم کے جو رقبہ جسکے ماتھے آیا اسے  
جاگیر جو اس رقبہ میں لکھی تھی دی میں کہتا ہوں سلسلہ میں گذرا ہے کہ حسن بن سہل

## ذکر مرنے شافعی کا

۵۷۔ کہ نقل سبب سودے کے جاتی رہی تھی اور اسی واسطے قند ہوا شاہ کہ وہ اس کے بعد ایسا ہو گیا تھا اور اپنے گھر کو پہنچا تھا لیکن یہ ذکر نہیں کیا اسی برسین جو بیعتہ بیٹے مدی کی پیدائش اور اسکی سلسلہ میں تھی شوہر اسکا موسے بیٹا جیسے بیٹے موسے بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا تھا

## پہر شروع ہوا ۱۱۲۰ ہجری

اسی برسین حکم کیا مامون نے کہ مادی پکاری کہ میں بری الذمہ ہوں اور اس شخص سے جو سادیہ کو نیکی سے یاد کرے یا اسکو بزرگی دے کسی اصحاب رسول اللہ صلعم پر اسی برسین فوت ہوا ابو غناہ شاعر اسی برسین جان بخت ہوا ابو الحسن سعید بن مسعدہ اخفش بخوی بصری — منے اخفش کے چوٹی اکھنوں دالاکم مینا ی ہے — یہ عربیہ بن بصریوں میں امام تھا اسنے نحو سیویہ سے بڑھی تھی لیکن یہ سیویہ سے عمر میں بڑا تھا — کہا اسنے کہ سیویہ نے کوئی چیز اپنی کتاب میں لے میرے بہن لکھی — اخفش کی کتنی ہی تصنیفات میں — اسی نے زیادہ کی ہے عود رض میں ایک بحر جسکا نام جب ہے — تین شخص کسی اخفش میں پہلا تو اخفش بڑا ہے وہ ابو الخطاب عبد الحمید رہنے والا یحیر کا ہے یہ بھی بخوی تھا دوسرا اخفش اوسط وہ سعید بن مسعدہ امام مذکور ہے فقیر اخفش چوٹا جو بیچھی ہے وہ علی بن سلیمان بن فضل ہے اور یہ بھی بخوی تھا اور فوت ہوا ۱۱۲۰ھ میں اور کہتے ہیں ۱۱۲۰ھ میں اسی برسین عبد الرزاق ضامی محدث جان بخت ہوا وہ مشایخ احمد بن حنبل سے ہے اور تیسرا تھا

## پہر شروع ہوا ۱۱۲۰ ہجری

اس برسین ظاہر کیا مامون نے قول قرآن کے مخلوق ہونے کا اور علی بن ابیطالب

## ذکر مرنے شافعی کا

ابطالاب کی فضیلت کا تمام صحیح پیر اور کہا کہ وہ بہترین خلائق ہے بعد رسول اللہ ۵۷  
صلعم کے۔ اسی برسین محمد بن یوسف جو متاخر ہے بخاری کا فوت ہوا

### پہر شروع ہوا ۲۱۳ھ ہجری

اس برسین مامون نے اپنے بیٹے عباس کو حاکم جریر اور ثنور اور عوام کا کیا اور اپنے  
بہائی اسحق متعم کو شام و مصر کا حاکم کیا اور غسان بن عباد کو سند کا حاکم کیا۔  
اسی برسین فوت ہوا ابراہیم الموصلیٰ بنے پہلے کو فی تھا لیکن موصل میں کیا تھا  
جب وہاں سے آیا تو موصلی مشہور ہوا۔ اس برسین موسیٰ بن جلد شاہ اور  
ابو عبد الرحمن مصری محدث۔ اس برسین کہا گیا ہے ۲۱۸ھ میں ابو محمد عبد الملک  
بن ہشام بن ایوب افری مصرین فوت ہوا بہ ابن ہشام وہ ہے جسے ابن اسحاق  
کے واسطے جمع کیا حضرت رسول اللہ صلعم کو لڑایوں اور سافرتوں سے اور اسکے  
ارستگی اور شرح سہلی نے کی ہے اور ابن ہشام مذکور اہل مصر سے ہے اور اصل  
ادسکی بصرہ تھی

### پہر شروع ہوا ۲۱۴ھ ہجری ۴

اس برسین عامل کیا مامون نے عبد اللہ بن طاہر کو خراسان پر۔ اسی برسین صلیب  
بائی حال ابی دلف نے مامون کے سبب سے۔ ابو دلف اصحاب امین سے  
تھا جب مامون پاس آیا تو بہت خائف تھا لیکن مامون نے اوپر اکرام کیا اور  
ادسکا مرتبہ بلند کیا۔ اس برسین اور کہتے ہیں ۲۱۳ھ میں ادیس بن ادیس  
بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابطالاب مغرب میں راہی ملک عدم کا ہوا  
ادسکی جگہ اسکا بیٹا محمد بن ادیس فلس اور بربر پر حاکم ہوا بہائی اسکا قسم بن

## ذکر مرنے شافی کا

۵۷۲ اور سیس طنجہ اور اسکے متعلقات کا اور صنباہ اور عمارہ کا حاکم اسکا بہائی عمر ہوا اور حاکم ہوا ہوا سیس کا بہائی اسکا داد اور دوسرا بہائی اسکا کیے شہر دای اور متعلقات اس کے کا حاکم ہوا اور باقی بہائی اس کے ملک برابر پر ریاست کرتے تھے ذکر باقی گذرے ہوئے کا سنیہ میں کریں گے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔ اس برسمین وفات بائی ابو عاصم بن مغلہ شیبانی جو حدیث میں امام ہے

## پہر شروع ہوا ۲۱۵ ہجری

اس برسمین مامون نے قصد لڑی روم کا کیا اور منج اور انطاکیہ اور مصیصہ اور طرس سے ہو کر اوس طرف سے ماہ جادی الاول میں شہرہ روم میں پہنچا اور وہاں کے قلعوں کو فتح کر کے پہر آیا اور توجہ دمشق کا ہوا۔ اسی برس میں ابوسلمان دارانی زادہ دریا میں اور مکی ابن ابراہیم بلخی جو مشایخ بخاری کا ہے اور ابو زید سعید غوی غما جلی عمر ترانویں برسکی تہی فوت ہوئے اور اسی برسمین ابوسید اصمعی لغوی بصری ہوا اور لکھا ہے کہ ۲۱۶ میں اور ۲۱۷ میں ہی لکھا ہے۔ نام اصمعی کا عبد الملک بن قریب بن عبد الملک بن صالح تھا۔ عمر اسکی قریب اٹھاسی برسکی تھی اور اصمعی منسوب ہے اپنے دادا اصمعی کی طرف یہ نام تھا اخبار اور نوادر الفہرست میں اسکی دست کتاب میں اونیہ سے کتاب خلق الانسان اور کتاب الاخبار اور کتاب الانوار اور کتاب الصفات اور کتاب الاسیر والقداح اور کتاب الفرس اور کتاب الابل اور کتاب النصار والبحیرہ العرب اور کتاب النبات اور سوائے اسکی

## پہر شروع ہوا ۲۱۶ ہجری

سمن مامون نے شہرہ روم میں جاکر بعد قتل وقع کے چند قلعوں کو فتح کر کے

## ذکر قرآن مجید کے باب میں

فتح کر کے دمشق پہنچا یا پھر یہاں سے اسی برس کے ذی الحجہ میں مامون مذکور ۵۷۳  
مصر کو گیا۔ اسی برس میں فوت ہوئی ماجہد کے زبیدہ بغداد میں

## پہر شروع ہوا ۲۱۷ھ ہجری

اسی برس میں پہنچا یا مامون مصر سے شام میں اور بلاد روم میں داخل ہو کر ولوۃ میں  
تین مہینے دس دن رہا پھر بارادہ پہنچنے کے کوچ کیا دمان پیغام صلح جیسا باد  
روم نے لیکن صلح نہ ہوئی

## پہر شروع ہوا ۲۱۸ھ ہجری

## ذکر اوس خبر کا جو قرآن مجید کی باب میں ہوا

اسی برس میں کیلا بھیجا مامون نے اسحق بن ابراہیم عامل بغداد کو کہ قاضیوں اور لوگوں میں  
اور اہل علم کا امتحان لے جو شخص کہ قرآن مخلوق اور نو پیدا ہے اسے چھوڑے  
اور جو اسکا انکار کرے اسے مجھے آگاہ کرتا مجھے اسکی رائے معلوم ہو۔  
اوسنے بموجب حکم کے بغداد کے عالموں کو جمع کیا اور مین قاضی القضاۃ بشیر بن ولید  
کندی اور مقاتلی اور احمد بن جبل اور قتیہ اور علی بن جعد اور غیر انکی تھے خلک آگے  
حاکم نے نامہ مامون کا پڑھا پھر بشیر بن ولید کی طرف فحاشی کر کہا کہ تو کیا کہتا ہے  
قرآن کے باب میں اوسنے کہا قرآن کلام خدا ہے تب اوسنے کہا میں تجھے  
یہ نہیں بوجہتا یہ بتا کہ ایادہ مخلوق ہے اوسنے کہا اللہ ہر شے کا پیدا کرنا والا  
ہے حاکم بغداد نے پوچھا کہ قرآن ہی شے میں داخل ہے اوسنے کہا مان پہر  
حاکم نے پوچھا کہ قرآن مخلوق ہوا اوسنے کہا وہ خالق نہیں پہر حاکم نے میں تجھے



## ذکر قرآن مجید کے باب میں

۵۷۴

یہ نہیں پوچھا یہ بتا کہ وہ مخلوق ہے اور سنے کہا جو نیے تیرے آگے بیان کیا تو  
 بہترین نہیں بیان کر سکتا تب اسحق نے کہنے والے کو حکم دیا کہ جو اس نے کہا لکھ پھر  
 اس نے اور دن سے پوچھا لیکن انہوں نے بھی ایسا ہی کچھ جواب دیا جیسا ابتر نے دیا  
 تب پھر احمد بن حنبل سے پوچھا تو قرآن میں کیا کہا ہے اور سنے کہا وہ کلام خدا ہے  
 حاکم نے پوچھا کہ وہ مخلوق ہے اور سنے کہا کلام خدا ہے میں اس میں زیادہ نہیں کہہ سکتا  
 اور سنے پوچھا کہ معنی سمیع بصیر کے کیا ہیں تب احمد نے کہا اللہ ایسا ہے جیسا اور سنے  
 اپنی نفس کی تعریف کی ہے اور سنے پوچھا کہ اس کے کیا معنی ہیں اور سنے کہا میں نہیں جانتا  
 جو اور سنے اپنا وصف کیا دیا یہی ہے پرفیتہ اور عبد اللہ بن محمد اور عبد المسمیٰ بن ادریس  
 نواسرہ و سب بن منہ اور ان کے گردہ سے پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ قرآن  
 مجہول ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ تم نے گردانا اور اسے قرآن عربی اور قرآن محدث  
 ہے بلیل قول خدا ایتہا لے کے وہ خیر کہ آئے اور کمون ذکر سے خدا اور ان کے سے محدث ہے  
 اسحاق نے پوچھا جو حشریٰ کو مجہول ہے وہ مخلوق ہے انہوں نے کہا ہاں اور سنے کہا  
 بس قرآن ہی مخلوق ہے انہوں نے کہا ہسم قرآن کو مخلوق نہیں کہہ سکتے لیکن وہ مجہول  
 ہے تب ہر شخص کا منقولہ لکھ کر مومن کے پاس بھیجا مومن نے اس کے جواب میں  
 لکھا اسحق بن ابراہیم کو کہ طلب کرتو قاضی القضاۃ اور ابراہیم بن مہدی کو اگر وہ دونو  
 قرآن کے خلق ہوئے ہر گویا مومن تو بہتر دالانہ اور کمونی گردن مارے اور سوئے ان دونو  
 کے جو خلق قرآن پر قایل نہ ہو اس کو یا بچلان کر کے میرے پاس بھیجے تب اسحاق نے  
 ان کو جمع کر کے حکم مامون کا سنایا تب بشیر اور ابراہیم اور سب وہ لوگ جو حاضر ہوئے  
 تھے سب قایل خلق قرآن کے ہوئے مگر چار آدمی کہ وہ احمد بن حنبل اور قاری اور  
 سجادہ اور محمد بن نوح نصرہ یہ قایل خلق قرآن نہوئے تب اسحاق نے حکم  
 کیا کہ ان کو بیڑیان بنائیں پھر بعد لو کے ان سے پوچھا تب سجادہ اور قاری

## ذکر مرنے مامون کا

جواب دیا خلق قرآن سے تب چوڑ دیا اون دنو کو اور احمد بن حنبل اور محمد بن فوج  
مضروب نے اپنے قول پر اصرار کیا تب پیچیدیا او کو طرسوس میں سے پہرہ مارے ہوئے  
آیا اوسین لکھا تھا کہ میں نے سنا ہے کہ بشر بن رلیہ اور اسکے ہمراہیوں نے  
جواب دیا ہے ساتھ تادیل کرنے ایہ کریہ کے جو عمار بن یاسر کے حق میں اللہ  
نازل کی ہے وہ یہ ہے من اگر وہ قلعہ مطین بالایمان لیکن حقیقت میں اونہوں نے  
تادیل میں خطا کی ہے کیونکہ اللہ نے اس ایہ سے ارادہ کیا ہے اس شخص کا جو  
مستقل ایمان کا اور ظاہر کر نیوالا شرک تھا اور نہیں ہے یہ ایہ اس شخص کی حق میں  
جو مستقل شرک اور منظر ایمان ہو چاہے کہ او کو طرسوس میں پیچیدے توڑ دیا  
مان جب تک امیر المومنین بلا دروم کو جائے تب اسحق نے او کو گرفتار کر کے بھیجا  
جب یہ لوگ رتہ میں پہنچے تو مرنے مامون کے خبر سننے بعد ادا میں پہر آئے

## ذکر مرض مامون اور اسکی موت کا

اسی ۳۸۵ میں تیرہویں جادی الاخر کو مامون بیمار ہوا باعث اس بیماری کا سعد  
بن العلاف نے یہ کہا ہے کہ ایک روز مامون نے مجھے بلایا اس وقت مامون  
اور اسکا بھائی کنارہ نہر بندنون پر پانی میں پانوڈالے بیٹھے تھے۔ مجھے  
پوچھا اوسنے کہ کیا خبر کہا کر اس صاف اور میس پانی کو ہم پیوں میںے کہا اگر تم  
ہے خوب جانتا ہے تب اوسنے کہا کچھ اور ان باتوں میں تھی کہ چانچک خردا  
مہر بالان کے جسین کچھ کہانی کی چیز تھے آئے تب مامون نے علام کر با دیکر  
اگر اسین رطب ہون تو لیا۔ خادم گیا اور وہ ایک برتن کے جسین کچھ کھانے  
تھے تنین پہرایا اوسنے شکر خدا کا اور ہم سب متوجہ ہوئے اور اوسنے اوسنے سنے

## ذکر اخبار شیر مامون کا

۵۷۶ کہایا اوس کجور دن میں سے اور اوس کے بعد اوس نہر میں سے پانی پیاجب وہاں سے گھرے ہوئے تو کوئی ایسا باقی نہ رہا کہ بخار میں مبتلا نہوا اور معتمد عراق میں آنے تک بیمار رہا۔ مامون نے وقت بیماری کے اپنے بہائی معتمد کو اپنے بیٹے عباس کے سامنے تقویٰ خدا کی اور رعایا پر اچھی حکومت کرنی کی وصیت کی پھر معتمد سے کہا تجھ پر ہے عبد اللہ کا اور ذمہ رسول اللہ کا چاہے کہ حق خدا کو قائم رکھے اور سب کی خدا کی اختیار کر اور گناہ کو ترک کر کیونکہ میں نے ریاست کو تجھ پر مقرر کیا اوسنے کہا قسم خدا کی ہاں پھر مامون نے کہا یہ چچا کی بیٹی ابویہ لاد امیر المومنین میں اگلی تربیت اچھی کر اور ان کے گناہوں سے درگزر اور ہر برس انکو اپنے پاس بلا یہ کہہ کر مامون اٹھارہ دین رجب کو اسی برسمین فوت ہوا۔ عباس اسکے بیٹے اور معتمد اسکے بہائی نے اوسکی لاش طرسوس میں لجا کر حلبان غلام رشید کے گھر میں اوسے دفن کیا۔ نماز اوسپر معتمد نے پڑھائی بادشاہت مامون کی مئیں برس پانچ مئیں تیس دن تھے سوائے اون دنوں کے جس میں بلائے گئے اسکی خلافت پر جب اوسکا بہائی امین محمد کہرا ہوا تھا عبد اللہ امین۔ پیہ ایش اسکی پندرسویں ربیع الاول سنہ ۲۳۳ میں تھی اور کینت اسکی ابو عباس تھی۔ یہ مرد بیاض قد کورا خوبصورت بڑی کڑی ڈڑھی والا تھا۔ لکھا ہے کہ گندم گون بیگنا تنگ پشانی تھا رخسارہ پر اوسکے ایک تل سیاہ تھا

## ذکر بعضی اخبار اور سیرت مامون کا

دشمن میں مال مامون کا بہت خرچ ہو گیا یہاں تک اوسپر تنگی ہوئی سب اسکا شکوہ معتمد کے آگے کیا اوسنے کہا اے امیر مومنین شکوہ کرتا ہے تو مال کا دھڑپرا ہو جائے گا محمد کے بعد۔ معتمد نے بابت خراج اپنے ملک کے مئیں لاکھ اوس

## ذکر بادشاہت معتم کا

اوس پاس بیچدے یہ مال جب مامون پاس آیا تب مامون نے یکے بن اکم سے  
کہا نکال تو اس مال کو کہ دیکھوں میں جب اوسنے نکالا تو دیکھا کہ اچھی طرح سے جٹا گیا  
گیا ہے تب مامون نے اوسکو امر عظیم تصور کیا اور سب لوگ خوش ہوئے اور تعجب  
ہوئے۔ مامون نے ابو محمد سے کہا یہ بری بات ہے کہ ہم تو مال میں تصرف  
کریں اور ہمارے یازنا امید پرین۔ پر محمد بن رواد کو بلایا اور کہا رکھ دو اسٹ  
فلانے کے اولاد کی ایک لاکھ اور فلانے کی اولاد کے لئے مثل اوسکا اور فلانی کے  
اولاد کے لئے مثل اوسکا اس طرح چوبیس لاکھ ادنیٰ بار بردری پر لاد کر بنے  
۔ مامون شکر بھی کہتا تھا۔ مامون سادات کی طرف میل بہت رکھتا تھا اور  
احسان کیا کرتا تھا چنانچہ مذک کو اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کو پہنچا دیا اور  
دیا وہ محمد بن یکے بن الحسن بن زید بن علی بن الحسن بن علی بن ابیطالب کو کردہ اوسکو  
حق داروں پر تقسیم کرے جو اولاد فاطمہ سے ہوں مامون فاضل اور جامع علوم تھا

## ذکر بادشاہت معتم کا جو اہوان عبا یونکا تھا

معتم کی خلافت پر بیت ابی اسحق محمد بن مارون الرشید نے بعد مرنے مامون کے  
جب بیت ہوئی تو لشکر نے شور کیا اور کہا کہ عباس بن مامون کی بیت کرنی چاہئے  
معتم نے یہ حال دیکھ کر عباس پاس نامہ بھیجا عباس نے اوس نامہ کو دیکھ کر  
لشکر سے پکار کر کہا کہ میں نے اپنے چچا کی بیت کی تب لشکر شور و غل سے باز رہا۔  
معتم سے عباس ابن مامون کے بعد اوس کو گوارہ ماہ رمضان کو داخل نجد اور اسی  
برسین لشکر بن عیاض ریس نے انتقال کیا جو قابل خلق قرآن کا تھا  
پھر شروع ہوا ۲۱۹ ہجری

## ذکر بادشاہت ششم کا

۵۷۸ اس برسین بلایا مقتضی نے احمد بن حنبل کو اوراد سے پوچھا خلق قرآن میں لیکن اس نے اقبال خلق قرآن کا کیا تب اس کو کورے لگوائے یہاں تک کہ بیہوش ہو گیا اور جلد پہٹ گئی پھر قید کیا۔ اس برسین ابو نعیم فضل بن ابی شامہ بخاری اور مسلم سے ہے فوت ہوا یہ ایش اسکی سنہ ۳۱۰ میں ہوئی یہ مرد شیعہ تھا

## پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۰ ہجری

اس برسین مقتضی سمر کے بنانے کے لئے قاتول میں گیا اور بغداد میں اپنے جگہ اپنے بیٹے واثق کو خلیفہ کیا۔ اسی برسین مقتضی نے اپنے وزیر فضل بن مردان کو جو تمام امور کا مالک تھا موقوف کیا اور اسکی جگہ محمد بن عبد الملک زایت کو مقرر کیا۔ اس برسین وفات پائی محمد جواد بن علی بن جعفر بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب علیہ السلام نے یہ بھی امامیہ کے نزدیک بارہ اماموں میں سے ہیں انکے خزانہ کی نماز واقف نے پڑھائی۔ عراون حضرت کی کچیس بر سکی تھی۔ بندہ امین اپنے دادا موسیٰ بن جعفر کے پاس مدفون ہوئے۔ محمد بن جواد بن امام ہیں بارہ میں سے انکے باپ علی الرضا کا حال سنہ ۳۱۰ میں گذرا اور باقون کا حال ہم آگے بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ

## پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۱ ہجری

اس برسین قاضی یزدان احمد بن محرز جان بحق ہوا یہ عالم عامل زاہد تھا اسی برسین ادم بن ابی امامس عسقلانی جو بخاری کا مشایخ ہے اسکی صحیح فرجیت ہوا

## پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۲ اور سنہ ۳۲۳ ہجری نبوی

## ذکر فتح عمویہ کا اور قید کرنا مامون کا

۵۷۹

ذکر فتح عمویہ کا اور قید کرنے عباس بن مامون کا اور قید

ہونا اوسکا اور مرنا اوسکا

اسی برسمین نوفیل بادشاہ روم نے موشر عظیم کے خروج کر کے رابطہ میں نہ چکر  
قتل کیا اور لوٹا اور جو مسلمان آگے آیا اوسے مارا جب مقتض کو یہ خبر پہنچی اور سنا  
کہ ایک عورت ہاشمہ جو روم کی قید میں ہے و انتقام کہہ کے روتی ہے برا معلوم ہوا  
اسکو اور اوسے وقت اپنے لشکر کو جمع کر کے ستائیسویں جادالادی اس کے  
میں اسنے کوچ کیا۔ رستے میں سنا کہ عمویہ پیدائش کی جائے نصرانی کے میں  
اور قسطنطیہ سے اوسے بزرگ جانتے ہیں اور ادائے کسوں نے تعرض نہیں کیا ابتدا  
اسلام سے۔ مقتض نے جہاز سلاح کی لکڑی سے کہ پہلے نہ تھی اور خیمہ ادوسری  
کے تباہی اور کوچ کر کے نہر پر جو دریا سے قرب اور طرسوس سے ایک دن کی  
مسافت پر ہے اوترا اور اپنے لشکر کے تین گرتے کے ایک گڑا فشین خیدرین کا دس  
کے ساتھ مینہ پر رکھا دوسرا فرقہ شناس کے ساتھ میسرہ پر اور ایک فرقہ سمہ  
مقتض کے درمیان میں اور فاصلہ ہر فرقہ میں دو فرسخ کا رکھا۔ مقتض نے حکم  
کیا کہ قریون کو جلادین اور شہر دن روم کو خراب کریں لشکر نے ایسا ہی کیا حدیکہ  
عمویہ پاس بسے پہلے شناس پہر مقتض پہر فشین پہنچی اور عمویہ کو گھیر لیا اور  
اس لشکر کا اوپر چڑھی رمضان اس برسمین ہوا۔ نتیجت سے لڑائی ہونے لگی  
مسلمانوں اور روم میں بڑی لڑائی ہوئی کہ اوسکا بیان موجب طول کا ہوتا  
آخر کو مسلمانوں نے دیوار قلعہ کو کئی جائے سے ضرب بمبخت سے توڑ کر شہر پر هجوم

## ذکر فتح عمومی کا اور قید کرنا مولانا

۵۸۰ کیا اور رعایا کو قتل کیا اور لوٹا لوگ ہر طرف سے گرفتار ہو کر معتم کے پاس آئے اور حکم کیا کہ عمومی کو ڈمادین اور جلا دین معتم ومان پچیس روز رہا پھر کوچ کر کے شہر میں آیا اثنا راہ میں اوسکو خبر پہنچی کہ عباس بن مامون سے ایک گروہ سرداروں نے بیعت کی ہے اور اوسکا ارادہ یہ ہے کہ خلافت کو چین لے تب معتم نے عباس بن مامون کو بلا کر گرفتار کیا اور نشین خنذر کے سپرد کیا جب بیچ میں پہنچا تو عباس نے کہا نا کہ یا لیکن اسے پانی نہ دیا یہاں تک کہ مر گیا بیچ میں اوسپر نماز اوسے بھیجے یہاں نے پڑھی معتم اپنی مسافرت کو کم کر کے سامرا میں پہنچا — اسی ۳۳۳ھ میں بادشاہ افریقہ زیادہ اللہ بن ابراہیم بن الاغلب فوت ہوا بعد اسکے اوسکا بھائی ابو عقال اعلم بن ابراہیم حاکم ہوا

## پہر شروع ہوا ۲۲۴ھ ہجری

اس برس میں ابراہیم بن مہدی ماہ رمضان میں جان بحق ہوا نماز جنازہ معتم نے پڑھائی اسی برس میں ابو عبید قاسم بن سلام امام ثنوت فوت ہوا اوسکی عمر ۶۷ سال تھی

## پہر شروع ہوا ۲۲۵ھ ہجری نبوی

اس برس میں ابو ذلفعت اور علی بن محمد مدائنی مشہور راہی ملک عدم کا ہوا

## پہر شروع ہوا ۲۲۶ھ ہجری نبوی

اس برس میں معتم نے نشین خنذر بن کا دس پر خفا ہو کر قید کیا یہاں تک کہ وہ مر گیا قیہ میں بعد مرنے کے اوسکو سولی پر چڑھایا اور اوسکی لاش کو جلا یا نشین وہ شخص تھا جو ایک مجوسی سے بیٹس برس تک لڑا جو حاکم جبال طرستان پر تھا بڑی

## ذکر وفات مقتضم کا

بڑی لڑائی ہوئی کئی مرتبہ لشکر مقتضم کا پہاگ گیا تب مقتضم نے اوس لڑائی کے ۵۸۱  
 واسطے افشین مذکور کو بلایا تھا یہ آئندہ مدت دراز تک لڑا آخر کو افشین فتح  
 ہوا اور شہر بابک البدکاس نے لے لیا اور بابک کو مقید کر کے مقتضم پاس حاضر کیا  
 اور اسے اسے قتل کیا اس برسین فوت ہوا ابو ہندیل محمد بن عبد اللہ ہبیارہ  
 بھری کہ شیخ ہے مقبرہ کا عمر اسکی زیادہ سو سے تھی اس برسین فوت ہوا  
 ابو عقاب اغلب بن ابراہیم بن الاغلب بعد اسکے مرنے کے اسکا بھائی  
 ابو العباس محمد بن ابراہیم حاکم ہوا بادشاہت اغلب کی دو برس نو مہینے تھی

پہر شروع ہوا ۲۲۷ ہجری

## ذکر وفات مقتضم کا

اس برس میں جان بحق ہوا ابو اسحق محمد مقتضم بن ہرون رشید اٹھارویں ربیع الاول کو  
 سامرین مدت بادشاہت اسکی آٹھ برس آٹھ مہینے اور دو دن سے پہلے  
 اسکی ۹۷۰ ہجری میں بادشاہ تھا اولاد نبی عباس سے جب وفات پائی  
 تو اٹھ بیٹا اور آٹھ بیٹے چوڑے دھو گورائے ڈاڑھی والا تھا کہ درازی  
 دھاڑی کی میانہ کی کئی تھی رنگ اسکا مایل سبزی تھا خلفائین سے اول اسی کے  
 لقب کی طرف لفظ الہ اضافت کیا گیا۔ وہ خوش خلق تھا لیکن جب غضب میں  
 آتا تو کچھ قتل کرنے سے کچھ خوف کرتا۔ حکایت ہے کہ مقتضم ایک دن کہ ہنہ  
 برستا تھا اپنے یاروں سے جدا ہوا چلا جاتا تھا دیکھتا کیا ہے کہ کچھ ہانگہ ہے کہ  
 کہ کانٹوں سے لدا ہوا ہے لیجاتا ہے ناگاہ کہ نادل میں پس گیا اور بوجہ  
 اس پر سے گر پڑا بڑا منتظر کھڑا تھا کہ کوئی اسے تو اسے اٹھادے۔ مقتضم نے



## ذکر بادشاہت واثق کا

۵۸۲ جب اوس پاس آیا تو اس کے گدھے کو نکالا اور بوجھ اوس پر ادا کیا کر لاد اپر  
 اس کے مصاحب بھی آئے تب معتم نے حکم کیا کہ گدھے والے کو چار ہزار درہم  
 درہم ابن ابی داؤد کہتا ہے کہ معتم نے اپنے ہاتھ سے ایک کروڑ درہم تصدق کی  
 ذکر بادشاہت واثق معتم کے بیٹے کا

یہ نوان بادشاہ عباسیوں کا تھا وہی بالہ پر اردن بن معتم نے جس دن  
 کو باپ نے انتقال کیا اٹھارویں ربیع الاول تحفہ کے دن ۳۱۲ھ میں بیت کی  
 واثق کی ماؤڈی رومیہ ہی نام اس کا قراطیس تھا۔ اسی برسین نوفیل بادشاہ  
 روم کا ملک ہوا بعد اس کے اس کی زوجہ زورہ اور اس کا بیٹا نیجیل بن نوفیل  
 بادشاہ ہوئے۔

## ذکر فتنة دمشق کا

جب معتم راہی ملک بقا کا ہوا قیسیہ نے دمشق میں جاکر فساد برپا کیا اور اپنے  
 سردار کو گھیر لیا واثق نے یہ حال دیکھ کر ادنیٰ لشکر بھیجا کہ سردار اس کا رجا  
 بن ایوب تھا اس نے لڑائی کی تب قیسیہ رنج راہ میں حج ہوئے وہاں ڈیڑھ  
 ہزار آدمی کے قریب مارے گئے اور باقی بھاگے اور حکومت دمشق کی راز صلاح  
 لائے اس برسین شہر بن حارث زاہد جو مشہور حافی تھا ربیع الاول میں فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۲۲۸ھ ہجری

اس برسین کتنے ہی مکانون کو مثل خیرہ صقلیہ کے مسلمانوں نے فتح کیا حاکم  
 صقلیہ کا محمد بن عبد اللہ بن اغلب تھا جو ملک صقلیہ سے شہر بلرم میں رہتا تھا یہ اپنے

## ذکر فتنہ دمشق کا

اپنے شہر سے نکلا نہیں لیکن لشکر دن اور سردار دن کو مہیا کر کے بیچتا تھا و فتح ۵۸۳  
کرتے اور لوٹتے تھے زوج اسکی حقیقہ میں انیس برس رہی اور ۲۳۷ھ میں حب  
کے غیبی میں فوت ہوئی یہ ہم ذکر کرین گے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا  
برسین ابوقمان جیب بن اوس طای شاعر فوت ہوا اسی برسین دانش نے  
اشناس کوتاج اور موتیون کی لڑی دی

### پہر شروع ہوا ۲۲۹ھ ہجری

اس برس میں دانش نے کاتبون کو گرفتار کر کے اونپر مال کثیر مقرر کیا اس  
برسین خلف بن ہشام بزار نے وفات پائی

### پہر شروع ہوا ۲۳۰ھ ہجری

اسی برسین عبد اللہ بن طاہر جو امیر خراسان کا تھا نیشاپور میں فوت ہوا  
عمر اسکی اٹھتالیس برس کی تھی اسکی جگہ دانش نے اسکی بیٹے طاہر بن  
عبد اللہ کو عامل کیا۔ اسی برسین مجوس نے دریا کی طرف سے نواح شہر  
اندلس سے شہر دن مسلمانوں پر خروج کیا۔ مسلمانوں سے اور ان سے  
اندلس میں کئی لڑایاں ہوئیں آخر کو مسلمان بہاگے اور مجوسی اوکھوڑاتے  
چلے آئے یہاں تک کہ اسبلیہ میں داخل ہوئے اور لشکر عبد الرحمن اموی صاب  
اندلس کا ادنیٰ سے ملا پہر مسلمان بہر طرف جمع ہوئے تب مجوسی اپنے گھوڑوں پر  
چڑھ کر اپنے شہر کو بہاگے اس برسین ہشام بن ترک بن عبد اللہ بن  
طاہر کے نو دن فوت ہوا

### پہر شروع ہوا ۲۳۱ھ ہجری

## ذکر موت واثق کا

۵۰۴ اس برسمین محارق منی جان بحق تسلیم ہوا اور ابو یثوب یوسف بن یحییٰ البریلی  
فیقہہ صاحب شافعی کا فوت ہوا یہ بھی یواہر اوس آئینہ یمن جو قرآن  
کے باب میں ہوئی تھی لیکن یہ قایل اس کے مخلوق ہونے کا ہوا۔ بویلی  
ایک مرد صالحون میں سے تھا۔ بویلی منسوب ہے بویط کی طرف جو ایک  
قریب مہر کا ہے اس برسمین محمد بن زیاد جو مشہور ابن اعرابی کو فی ہے مواہر صاحب  
نعت تھا۔ اسکا باپ غلام سندی تھا علم اسنے فضل جہنی صاحب مفضلات  
سے پڑھا اس ابن اعرابی کے چند تصیفات میں اس میں سے کتاب النوادر  
اور کتاب الانوار اور کتاب تاریخ البقایل اور غیر اسکے میں پیدائش اسکی  
اوس رات میں ہے جس میں ابو حنیفہ فوت ہوا ۲۵۱ھ میں۔ اعرابی منسوب  
اعراب کی طرف بولتے ہیں رجل اعرابی جبکہ وہ بدی ہو اگرچہ عرب سے ہو  
اور رجل عربی بولتے ہیں منسوب الی العرب کو اگرچہ بدی ہو اور رجل عجمی  
اور عجم بولتے ہیں جبکہ اس کے زبان میں عجمی گو کہ وہ عرب سے ہو اور رجل  
عجمی منسوب عجم کی طرف ہے اگرچہ فصیح ہو محمد بن غزسجستانی نے اپنی کتاب  
تفسیر خراب قرآن میں ایسا ہی ذکر کیا ہے

بہر شروع سوا ۲۳۲ ہجری

## ذکر موت واثق بالہ کا

واثق بالہ ابو جعفر مارون بن متصم بالہ اسی برسمین جو میوسن ذی کچ کو مرض  
استسقا سے فوت ہوا اطباء نے اسکا علاج یہ تجویز کیا تھا کہ تور گرم میں  
بیٹاؤں جب تور گرم میں بیٹاؤں یا تو تخفیف معلوم ہوئی تب تور سے اوسے

## ذکر بادشاہ متوکل جعفر کا

اوسے نکال کر تنور کو پیر گرم کیا اور اوسین پہلے دن سے زیادہ بیٹایا اور سکو بخار ۵۸۵  
عارض ہوا تب وہاں سے اوسے نکال کر ہرج میں بیٹایا چنانچہ اوسین مر گیا  
بارو نے میں اور سکو دفن کیا جب مرض واثق سخت ہوا تو بخو میون کو اوسے  
طلب کیا اور ہون نے اوسے زایچہ ولادت پر نظر کر کے حکم کیا کہ یہ آبجے  
پچاس برس تک زندہ رہے گا لیکن وہ بعد اوسکے کہنے کے سوائے دس روز  
کے بچا۔ یہ گورامیل بسرخنی تھا اور بامین آنکھ میں سفیدی تھی بادشاہت اسکی  
پانچ برس اور نو مہینے کچھ دن رہی عمر اسکی تیس برس کی تھی۔ واثق سادات  
کی غرت اور اکرام بہت کرتا۔ اسنے حرین میں یہاں تک مال بانٹا کہ اوسکے  
زمانے میں وہاں کوئی مانگنے والا نہ تھا جب اوسکے مرنے کی خبر اہل مدینہ نے سنی  
تو اونکی عورتوں نے یہ مقرر کیا کہ ہرات بقیع میں جا کر اور سکو رتی تہیں اوسکے  
احسان یاد کر کے۔ واثق بھی مثل مذہب اپنے باپ مقتصم اور چچا مویان کے  
آزمایش لوگوں کی قرآن کے باب میں کرتا تھا اور اوسے اقرار خلق قرآن کا داتا  
اور اس امر کا کہ خدا آخرت کو سینا انہوں کے ساتھ نہوگا

ذکر بادشاہت متوکل جعفر بن مقتصم کا جو اہوان بادشاہ بنو ہوا

جب واثق نے انتقال کیا تو اوسے دولت نے ارادہ سمیت محمد بن واثق کا  
کر کے اوسے ٹوپی اور ذرہ سیاہ پٹائی۔ وہ ایسا چوٹا لڑکا تھا کہ ڈاربی  
موجہ ہی نہ تھی پیر اور کئی نزدیک اسکا بادشاہ ہونا خلاف مصلحت معلوم ہوا  
تلاش کرتے تھے کہ اور کسکو بادشاہ کریں اور اولاد عباس بن سے ایک ایک  
کو خیال میں لاتے تھے آخر کو متوکل کو لا کر احمد بن ابی داؤد نے اور سکو عام اور  
لباس شاہی پہنا کر اوسکے آگے زمین بوسی کر کے کہا تجھ پر سلام ہو جو اسیر امین

## ذکر کپڑے زیات کا

۵۸۶ — تب ادسکی خلافت پر سیت ہوئی جس روز کہ داشت فوت ہوا یعنی جو بسویون ذی الحجہ ۲۳۲ھ میں عمر متوکل کی وقت بادشاہ ہونے کے چہیں برسکی تھی

پہر شروع ہوا ۲۳۳ھ ہجری

## ذکر کپڑے علی بن زیات کا

اس بر کے صفر میں متوکل نے محمد بن عبد الملک زیات کو گرفتار کر کے قید کیا اور سب مال ادسکا ضبط کیا پہر ادسکو لکڑی کے تنور میں کر جسین لوبے کی سلاخ اس طرح پر لگیں تبہیں کہ مونہہ ادسکا تنور میں تھا اور آدیکو بیٹے اور حرکت کرنے مذیتی تہیں ڈال دیا ادس تنور میں محمد بن زیات ایک مدت رہا آخر کو انیسویں شب ربیع الاول اس بر سین انتقال کیا طریقہ اس طرح کے تنور بنانے کا ابن زیات نے نکالا اور اسین ابن سباط مضرى کو عذاب کر کے ادسکا مال چھینا تھا۔ ابن زیات مذکور دوست تھا ابراہیم صولی کا ایسا کہ جب عہدہ وزارت سین ہوا تو اس سے ایک لاکھ درہم دنگے لئے تب صولی نے شعر کہا کہ مضرى ادسکا پہر تہا میں تیرے آگے زمانہ کی مذمت کرتا تھا اب تیرے باعث سے زیادہ مذمت کرنے لگا تجھ کو مینے جاے پناہ سنجو لگا بنایا تھا لیکن اب تیرے ہاتھ سے امان چاہتا ہوں۔ اسی بر سین متوکل نے اپنے بیٹے شمر کو حاکم حرین اور یمن اور طایف کا کیا۔ اسی برس میں ابو ذکریا مکی بن سلق بن عون بن زیاد بن بسطام مرسی بغدادی حافظ جو شہر صاحب طرح داتھیل تھا فوت ہوا یہ امام اور حافظ تھا۔ لکھا ہے کہ یہ رہنے والا ایک قریہ کا تھا جو متصل ابناز کے ہے جکا نام نقیہ ہے امام احمد بن حنبل اسے بہت صحبت کرتا تھا

## ذکر پکڑنے زیات کا

رکھتا تھا اور ان دونوں نے بالاتفاق علم حدیث کا پڑا — دارقطنی نے کہا ہے ۵۸۷  
کہ یحییٰ بن مین مذکور اس گروہ سے ہے جو روایت کرتے ہیں امام شافعی سے  
پیدائش یحییٰ بن محمد مذکور کی ۵۸۷ھ میں اور وفات ۲۳۳ھ ماہ ذیقعدہ میں ہوئی  
اور ذی الحجہ میں ہی لکھا ہے

## پہر شروع ہوا ۲۳۴ھ ہجری

اس برس میں محمد بن مبشر کہ بغداد کے متصرفین میں سے تھا راہی ملک عجم کا ہوا  
اور ابو جیمہ زہر محدث اور علی بن عبد اللہ بن جعفر کہ مشہور ابن مدینی حافظ اور  
امام ثقہ تھا فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۲۳۵ھ ہجری

اس برس میں سامر بن محمد بن فرح نے ظاہر ہو کر دعویٰ نبوت کا کیا اور ذوالقرنین  
جانا ستائیس آدمیوں نے اس کی متابعت کی جب اس کو اور اس کے یاروں کو  
متوکل پاس لائے تو متوکل نے اپنے یاروں کو حکم کیا کہ اس کو سیلی مار دو تب  
ہر ایک نے دس دس سیلیاں ماریں اور پہر ایسا مارا کہ مر گیا اور اس کے یاروں کو  
قید کیا — اسی برس میں فوت ہوا حسن بن سہیل عماد سکی نوے برس کی تھی اپنے  
دوا پیکر بہت قیام کیا یہاں تک کہ مر گیا اس برس میں ابراہیم بن اسحاق صولی  
جو گانفی والا تھا مر گیا — اسی برس میں سیرج بن یونس بن سیرج جان بحق ہوا  
اسی برس میں اور لکھا کہ اتنی واسطوں میں عبد السلام بن رغبان جو شاعر مشہور دیکھ  
ابن تھا فوت ہوا یہ شیعہ تھا عمر اس کی شتر برس کچھ مینے کی تھی  
پہر شروع ہوا ۲۳۶ھ ہجری

## ذکر پکڑنے زیات کا

۵۸۸ اس برس میں حکم دیا متوکل نے ڈھانے قرحین بن علی بن ابیطالب کا اور روضہ  
بارک کے گرد کے مکان ڈھانے لوگوں نے اس حرکت سے اسے منع  
کیا متوکل علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اور اس کے اہل بیت سے بہت بغض  
وعداوت رکھتا تھا اس کے مصاحب جو نین عبادہ مخمٹ تھا اس کی پیشانی پر بال  
نہ تھے وہ اپنے پیٹ پر کرتے کے نیچے ٹکیا باندھ کر سر بر نہ کرتا تھا اور نایقا  
یہ کہہ کر کہ امیر المومنین آیا بڑے پیٹ والا جلی پیشانی پر بال نہیں لیکن علی علیہ السلام  
متوکل یہ دیکھ کر ہنستا اور شراب پیتا ایک دن مقصر کے سامنے ہی اس نے ایسا ہی  
کیا مقصر نے یہ حال دیکھ کر کہا اے امیر المومنین علی تیرے چچا کا بیٹا بڑے لائق  
ہے کہ آپ جو چاہے سو کہے لیکن ایسے کئی کو اجازت ایسے کام کی مذمے  
متوکل نے دونوں کو حکم دیا کہ گادان کلمات کو جنکا مضمون یہ ہے غرت کے  
جوان نے واسطے چچا کی بیٹی اپنی کے بوسہ دار جو ان کا بے ماکے آزاد ہونے  
میں یہ ہمتی ادن لوگوں سے جو دشمنی علی علیہ السلام کی ساتھ مشہور تھی سپر رکھتا تھا  
مثل ابن جہم شاعر اور ابی السماط اولاد مردان بن ابی حفصہ سے جو غلاموں نبی  
امیر سے تھا۔ یہ اگرچہ اور خلفا سے سیرت میں اچھا تھا لیکن مذمت علی علیہ السلام  
نے تمام اس کی نیکیاں محو کر دیں تھیں۔ اس نے لوگوں کو قایل ہونے خلق قرآن سے  
نہ کیا اس برس میں منصور بن ہمدانی فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۲۳۷ ہجری

اس برس میں محمد بن عبد اللہ حاکم صفیہ نے انتقال کیا اس کی جگہ عباس بن فضل  
بن یعقوب بن نزارہ جریر صفیہ پر حاکم ہوا اس برس میں بہت فتوح ہوئیں فقیرانہ  
جو دار الملک صفیہ کا بے مفتوح ہوا۔ پہلے بادشاہ سرقسہ میں رہتا تھا جب

## ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

جب مسلمانوں نے بیٹھے خزیہ کو لیا تو بادشاہ قسریہ بن گلبانی کیواسطے ۵۸۹  
رنے لگا۔ عباس نے اوسکو اسی برس کے خچر پر بندھ کر ہون شوال کو  
فتح کیا اور جب ہی اوسمین مسجد بنوائی اور منبر نصب کیا اور خطبہ اور نماز  
جمہ پڑھی اس برس میں حاتم اصم زام جو مشہور بلی تھا فوت ہوا یہ حقیقت میں  
گوں لگا تھا مگر نام اسکا یہ اسواسطے ہے کہ ایک دن عورت نے انکراستے کو یہی مسئلہ  
پوچھا اسوقت اس عورت کا گوز نکل گیا تب وہ شرمندہ ہوئی اس شخص نے  
کہا بلند آواز سے کہہ تب وہ عورت بگمان اس کے کہ اسنے آواز گوز کی نہیں سنی  
خوش ہوئی اور اونکا یہ نام مشہور ہوا

## پہر شروع ہوا ۲۳۸ ہجری

اس برس میں عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن داخل بن معاویہ بن ہشام  
بن عبدالملک الاموی صاحب اندلس ریح الاخرین انتقال کیا پیدائش اوسکی  
۱۲۸۰ میں ہوئی مدت بادشاہت اوسکی اکتیس برس تین مہینے تھے یہ گندم گون  
لبنابڑی ڈاڑھی والا تھا خضاب مہدی کا کرتا تھا پچیس بیٹے چوڑ کر فوت ہوا  
لیکن بعد اسکے محمد بن عبدالرحمن حاکم ہوا

## پہر شروع ہوا ۲۳۹ ہجری

اس برس میں محمد بن غیلان مروزی جو مشایخ بخاری اور مسلم سے بے فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۲۴۰ ہجری

اس برس میں امام شافعی نے انتقال کیا نام اوسکا محمد اور کنیت ابو عثمان تھا



## ذکر کپڑنے علی بن زیات کا

۵۹۔ یہ قاضی خزیمہ کا تھا اپنے باپ اور ابن عینہ سے روایت کرتا ہے شافعی کا ایک بیٹا محمد نامی اور بی بی تنہا جو مصر میں ۲۳۱ھ میں فوت ہوا۔ اس برسمین ابو ثور ابراہیم بن خالد بن ابی ایان کبلی فقیہ بغدادی صاحب امام شافعی کا قول ہے اور اسی منقول میں اقوال قدیدہ۔ یہ اہل راسے کے مذہب پر تھا جبکہ شافعی عراق کو گیا تو اس پاس ہی کیا اتنے پیروی اس کے مذہب کی کی اور پہلا مذہب دیا

## پہر شروع ہوا ۲۴۱ھ ہجری

اس برسمین امام احمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن اور میں کہ منسوب سعد بن عدنان کبیر دے ہے ریح الاوائین انتقال کیا۔ بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ابراہیم حنفی اور اسے روایت کرتے ہیں۔ یہ شخص مجتہد پر ہمیر گار زاہد راست گو تھا شافعی نے کہا کہ جب میں بغداد میں گیا تو وہاں کسی کو اپنے احمد بن حنبل سے متقی زیادہ پر ہمیر گار زیادہ اور فقیہ زیادہ نہیں دیکھا

## پہر شروع ہوا ۲۴۲ھ ہجری

اس برسمین ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اغلب امیر فریقہ کا جان بچی ہوا اس کے بعد اس کا بیٹا احمد بن محمد مذکور حاکم ہوا اسی برسمین قاضی یحییٰ بن الکتیم بن محمد بن قطن اولاد الکتیم بن صفی یتیمی سے حاکم عوب کا فوت ہوا کچھ مذکور عالم فقہ کا تھا یہ اصحاب شافعی سے تھا اور کہتے ہی فنون میں امام تھا۔ یہ بد صورت تھا۔ یہ وہ شخص ہے جسے مامون کو ملت متہ سے باز رکھا اس طرح کہ جو علما کہ مامون کے وقت میں تھے انہیں سے ابو عینا بتائی ان سب سے کہا کہ میں کو تم سب خلیفہ پاس آؤ اگر کچھ وجہ اس کی تول میں بائی جائے تو بولو

## ذکر پڑنے علی بن زیات کا

تو بولوا در بین تو چپ مور جو بیتک میں اون ابو عینا کہنا ہی ہم گے مامون پاس ۵۹۱  
 وہ سواک کرتا تھا ۔ کہتا تھا دوستہ تھی عہد رسول اللہ صلم میں اور عہد ابی کرمین  
 اور میں اونے منع کرتا ہوں ۔ اسے منع کرنے والے تو کون ہے کہ منع کرتا ہے  
 اوس چیز کو جو جناب رسول اللہ صلم نے کی یہ سب خاموش سنا کے یہاں تک  
 کہ یحییٰ بن اکثم آیا تب مامون نے کہا مجھے بتاتا ہوں ایک چیز کو اسنے کہا وہ  
 ایسا ہے جیسا حلال ہونا زنا کا اے امیر مومنین ۔ مامون نے اسے کہا  
 یہ تڑا ہے اسنے کہا ہاں پر مامون نے پوچھا یہ تو کہاں سے کہتا ہے اسنے  
 کہا کلام اللہ اور حدیث پیغمبر سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تحقیق ظلم بائی  
 مومنوں نے اس کے قول تک وہ لوگ کہ اپنے فرجون کی حفاظت کرتے  
 ہیں مگر انبی جوردن پر اور ادون عورتوں پر جکوسول لیا ہے وہ لوگ غیر ملت  
 کے گئے ہیں جو شخص طلب کرے سوائے اسکے پس وہ لوگ پہلے دہلے میں  
 اے امیر مومنین زوجہ متہ کی آیا ملک میں ہے اسنے کہا نہیں پہلے آیا وہ ایسی  
 زوجہ ہے کہ وارث ہوتی ہے اور وارث کرتی ہے اسنے کہا نہیں پہلے اسنے  
 کہا زہری نے یہ روایت کی ہے عبد اللہ حسن بنی محمد بن خیفہ نے اپنے باپ  
 سے اونہوں علی بن ابیطالب علیہ السلام سے کہ فرمایا انہوں نے یہ کہ فرمایا رسول  
 اللہ صلم نے مجھے کہ منادی کردن عافیت متہ کی اور حرام ہونے اون دونوں کے  
 بعد جائز ہونے اون دونوں کے یہ شکر مامون نے کہا آیا یہ محفوظ ہے زہری سے  
 اسنے کہا ہاں اسے ایک جامعہ نے اسے روایت کیا ہے ادین سے مالک سے  
 تب مامون نے کہا استغفر اللہ اب بادۃ جا ہے ہے حرمت متہ پر اور اس کے  
 منع پر یحییٰ بن اکثم میں کوئی عیب نہ تھا بخرا کے کہ وہ متہم لوندہ بازی میں تھا اسی  
 واسطے اس کے حق میں چند اشعار کہے گئے ہیں جنکا مضمون یہ ہے ہم تمنا کرتے ہیں

## ذکر پکڑنے علی بن زریات کا

۵۹۲ کہ عدل کو ظاہر دیکھیں لیکن اس امید کے بعد ہکونا امید حاصل ہوئی کیونکہ صلاح  
پائی دنیا اور اہل دنیا جگہ مسلمانوں کا قاضی القضاۃ لواط کرے۔

پہر شروع ہوا ۲۴۳ ہجری بنوی

اس برس میں ماہ ذیقعدہ میں متوکل دمشق کی طرف گیا اسی برس میں انتقال کیا ابراہیم  
بن عباس بن محمد بن مصلی نے اسی برس میں حرث ابن اسد محاسبی زاہد فوت ہوا  
یہ وہ ہے جسے احمد بن حنبل نے واسطی علم کلام کے آراستہ کیا تھا لیکن چھاپا  
واسطی تصعب عامہ کے احمد کے ساتھ اس پر سوائے چار شخص کے کسی نے  
نار نہیں پڑھی

پہر شروع ہوا ۲۴۴ ہجری

اس برس میں متوکل صفر کے چھ مہینے میں داخل دمشق ہوا دہان رہنے کا ارادہ  
کر کے کچھ ریان ملک کی دہان طلب کیں پہر آئے ہوا دمشق کی متوکل نے بڑی  
جانکد سامر کی طرف رجوع کی دمشق میں کل ایک ہفتہ کچھ دن رہا۔ اسی برس  
خفا ہوا متوکل نختشوع طبیب پر اور اسکا مال چین کر بخرین کی طرف نکالا  
اسی برس میں قتل کیا متوکل نے ابو یوسف یعقوب کو جو مشہور ابن سکت ہے  
مصنف کتاب اصلاح المنطق کا جو لغت میں ہے۔ یہ لغت اور علم میں اہم تھا  
۔ باعث اسکے قتل کا یہ تھا کہ متوکل نے اسے پوچھا کہ تو میرے دو بیٹوں  
مقتدر اور لوید کو دوست رکھتا ہے یا حسن اور حسین کو۔ اس نے سکت نے اس کے  
بیٹوں نے چشم پوشی کر کے تعریف حسن اور حسین علیہما السلام کے کرنے لگا تب  
توکل نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اسکا پیٹ پھاڑیں بعد اسکے اسے گھر لے گئے

## ذکر قتل متوکل کا

لیگے دمان دوسرے دن فوت ہوا۔ اور لکھا ہے جب متوکل نے ابن سیکت ۵۹۳ سے پوچھا اپنی اولاد حسن حسین کی محبت سے تو اس نے کہا خدا کی قسم قبضہ جو غلام علی کا تھا وہ تجھے بہتر تھا اور تیری اولاد سے تب متوکل نے کہا کہ اسکی زبان گوی سے کچھ لوگوں نے اس کے کہنے پر عمل کیا تب وہ اسی وقت رجب سنہ مذکور میں فوت ہوا۔ عمار اسکی اٹھاون برس کی تھی سیکت بکسرین مہلہ و تشدید کاٹ ذرین فیصل سے اس سے کثیر السکوت اور خاموش کا

### پہر شروع ہوا ۲۴۵ھ ہجری

اس برسمین انتقال کیا ذوالنون مصری نے ذیقعدہ کے بیسے میں اور ابو علی حسین بن علی کہ مشہور کہ ایسی ہے جو صاحب شافعی کا تھا جان بحق ہوا

### پہر شروع ہوا ۲۴۶ھ ہجری

اس برسمین متوکل جعفری بن گیا اور اسکا بنانا شروع کیا تھا ۲۴۵ھ میں اور مال کثیر جو زیادہ حصے تھا اس کے بنانے میں صرف کیا اس جگہ کو پہلے ماحورہ کہتے تھے۔ اس برسمین و عیل بن علی انحرائے شاعر فوت ہوا پیدائش اسکی ۲۴۵ھ میں تھی یہ ہی شیعہ مذہب تھا

### پہر شروع ہوا ۲۴۷ھ ہجری

## ذکر قتل متوکل کا

اسی برسمین ایک گروہ نے متوکل کو وقت خلوت کے شہر اکت اس کے بیٹے

## ذکر بیعت منصر کا

۵۹۴

منقر بن صغیر شرابی کے قتل کیا مجلس شراب میں اور اوس کے ساتھ اوسکا وزیر فتح بن خاقان ہی قتل ہوا یہ قتل یہ کہ رات چیسویں رمضان کو واقع ہوا مدت اسکی بادشاہت کے چودہ برس دس مہینے تین دن تھے عمر کے قریب چالیس برس کے تھے۔ یہ گندم گون نچکے گال تھا

## ذکر بیعت منصر کا جو گیارہواں بادشاہ ساسانی تھا

جبکہ بدہ کا دن ہوا اپنے دن اوس رات کا جس میں متوکل قتل ہوا سب خلعت اور سردار اور لشکر حفص بن آسے اوس وقت احمد بن حنبل نے اوس کے پاس جا کر نامہ منقر کا پڑھا اس مضمون کا کہ فتح بن خاقان نے متوکل کو قتل کیا تھا میں نے اوسکو مارا یہ سب نے منقر کی بیعت اوسے دن کی جس رات کو متوکل مارا گیا تھا۔ اس برس میں عباس صاحب صقلیہ فوت ہوا تب لوگوں نے اوس کے بیٹے عبد اللہ بن عباس کو حاکم کیا۔ پہرا یا خفاجہ بن سفیان افریقیہ سے امیر ہو کر صقلیہ پر اور لڑی ہوئی ادسنے خبر صقلیہ کو فتح کیا۔ بعد اوس کے لشکر میں سے ایک شخص اوسکو قتل کر کے بہاگ گیا مشہور کہ میں جب خفاجہ کو قتل ہوا تو حاکم بنایا رعایا نے اوس کے بیٹے محمد بن خفاجہ کو پہرے بادشاہت پر محمد بن احمد بن اغلب صاحب قرآن ہی مقرر ہوا اور محمد بن خفاجہ حاکم صقلیہ کا رہا ۲۵۵ھ تک پہرے کے خواجہ سراؤں نے اوسکو قتل کیا اور بہاگ گئے پہرے لوگوں نے اوسکو گرفتار کر کے قتل کیا اسکو ہم بیان کریں انشاء اللہ تعالیٰ۔ اسی برس میں ابو عثمان بکر بن محمد زانی نحوی کو امام عربیہ میں تھا فوت ہوا

پہر شروع ہوا ۲۴۸ھ ہجری

## ذکر موت منتصر کا

۵۹۵

## ذکر موت منتصر کا

اس برس میں منتصر باللہ محمد بن حضرت متوکل ہفتہ کے دن پچیسویں صفر سامریں عارضہ درد گلو سے جان بحق تسلیم ہوا تین روز کل بیمار رہا — عمر ادسکی پچیس برس چہہ بینی کی تہی بادشاہت ادسکی چہہ بینی دودن رہی — وہ بڑی آنکھ دالا دراز بینی چوٹا قد ڈراونی صورت بڑی ڈاڑھی دلاتھا اور صاحب عقل اصحاب انصاف تھا — لوگوں کو حکم زیارت قبر حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام اسنے دیا اور سادات امن میں ہوئے اور اسکے باپ کے وقت میں ڈرتے تھے

## ذکر بادشاہت مستقین احمد بن محمد معصومہ بارہواں بادشاہ عباسی لکھا

جب منتصرفوت ہوا تو سب کبرائے دولت مثل ناکیر اور نجاصیر اور انامش اتراک اور محمد بن خضیب کے مستقین کی بادشاہت پر جمع ہوئے اور متوکل کی اولاد میں سے کسی کو بادشاہ کرنا برا جانا کیونکہ انہوں نے متوکل کو قتل کیا تھا — یہاں تک کہ اودن سب نے مستقین کی سمیت ایوار کی رات جو پچیسویں ربیع الاول کو کی — عمر مستقین کی اوس زمانہ میں اٹھائیس برس کی تھی کینت اسکی ابو عباس تھی — اسی برس میں خروغات طاہر بن عبد اللہ بن طاہر امیر خراسان کے ماہ رجب میں ستین کو پہنچی تب مستقین نے اسکے بیٹے محمد بن طاہر کو خراسان پر حاکم کیا اس برس میں ناکیر فوت ہوا مستقین نے موسیٰ بن نجاب کو ادسکی جگہ کیا اسی برس میں اہل محسن نے کیدر پر بلوا کر کے اپنے عامل کو

## ذکر بادشاہت سمن

۵۹۶ نکال دیا۔ اسی برسین یعقوب بن لیث صفار سجستان سے سفر کر کے ہرات میں آیا

اسی برسین محمد بن علا ہدانی کہ متشیخ بخاری اور مسلم سے تھا انتقال کیا

پہر شروع ہوا ۲۴۹ ھ ہجری

اسی برسین مسلمانوں اور روم میں لڑائی ہوئی یہاں تک کہ سردار لشکر کا عمر بن عبد اللہ ایقظ کہ مسلمانوں میں بڑا شجاع تھا مارا گیا اور تمام مسلمان ہلاک ہو گئے اور بہت مارے گئے اہل روم نے تعاقب کر کے شوزیرہ تک لوٹا۔ اسی برسین لشکر تارکریہ اور عامرہ نے بغداد میں ترکوں پر قبضہ کیا باعث اسکا یہ تھا کہ ترک امور سلطنت میں ایسے غالب ہوئے تھے کہ جس خلیفہ کو چاہتے تھے قتل کرتے تھے اور جس کو چاہتے تھے بادشاہ کرتے تھے کچھ رعایت مسلمانوں کی اور دیانت نہ رہی تھی۔ پہر سامرین لڑائی ہوئی اور قید خانہ کو فتح کر کے قیدیوں کو چھوڑ دیا یہ حال ترکوں نے دیکھ کر سامان حرب درست کر کر عامرہ کی بہت آ دیوں کو قتل کیا تب فتنہ فرمایا۔ اسی برسین موالی اور تامش بن اتفاقی ہوئی یہاں تک کہ تامش کو قتل کیا اور اداس کے گھر میں سے اس بات بہت ضبط کیا کیونکہ مستعین نے تامش اور اسکی باینے والدہ مستعین کو اور شاہک خادم کو بیت المال میں مطلق العنان کیا تھا یہ جتنا چاہتے تھے مال بجاتے تھے بخلان اور دن کے۔ تامش کو اسی باعث سے کہ مختار مال کا تھا قتل کیا۔ اسی برسین علی بن جہم شاعرفوت ہوا۔ اسی برسین ابو ابراہیم احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا مر گیا بعد اسکے مرنے کے زیادہ اللہ بن محمد اسکی جگہ ہوا جکی کنیت ابو محمد تھی

پہر شروع ہوا ۲۵۰ ھ ہجری

## ذکر پکڑنے علی بن زریات کا

اس برسمین یکے بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب ۵۹۷  
 جسکی کنیت ابو الحسین تھی کوفہ میں ظاہر ہوا اور بہت لوگوں کو اپنے ساتھ کر کے  
 کوفہ پر حاکم ہوا یہ حال دیکھ کر محمد بن عبد اللہ ظاہر نے اوسپر لشکر بھیجا یکے  
 بھی اپنی جمیعت سے نکل کر مقابل ہوا جب لڑائی ہوئی تو یکے مارا گیا اور اوسکا  
 لشکر ہباگ گیا اور تھوڑے لوگ مارے گئے تھے کہ محمد نے اوسکا سر کاٹ کر  
 مستعین پاس بھیجا۔ پھر اس برسمین حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن زید بن الحسین  
 بن الحسن بن علی بن ابیطالب طبرستان میں مدجمہ کثیر ظاہر ہوا۔ اسی برسمین  
 اہل محص نے اپنے عامل فضل بن قارن پائی مازیار پر حملہ کر کے اوسے قتل کیا  
 مستعین نے یہ سنکر موسیٰ بن نباطہ کو اوپر بھیجا اوسنے اوسے محص اور رستن  
 کے درمیان میں لڑائی کر کے محص کو فتح کیا اور اوسکو ہبکا یا اور دماکنی رعایا کو  
 قتل کیا اور محص کو جلایا۔ اسی برسمین زیادۃ اللہ بن محمد بن ابراہیم بن غلب  
 حاکم افریقیہ فوت ہوا اسکی بادشاہت ایک برس چھ مہینے رہی اسکے بعد  
 بادشاہ ہوا اسکا بیٹا ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد مذکور۔ اسی برسمین  
 خلیفہ شام جکانام حسین بن ضحاک تنہا راہی ملک عدم کا ہوا اسکے اشعار اور  
 اخبار مشہور ہیں پیدائش اسکی ۱۶۲ھ میں ہوئی تھی

## پہر شروع ہوا ۲۵۱ھ ہجری

اس برسمین نباطہ اور وصیف نے متفق ہو کر باغ ترکی کو قتل کیا۔ ترک نے  
 بلوہ کر کے مستعین اور نباطہ اور وصیف کو کہ سامر کے قلعہ میں تھے گھیر لیا۔  
 صنف اور مستعین اور وصیف دہانے پہاگ کر بغداد میں آئے اور ۲۵۱ھ میں  
 نے قرار پکڑا



## ذکر بیعت معتز باللہ کا

۵۹۸

## ذکر بیعت معتز باللہ کا

اسی برسین بعد جانے مستین کے بعد ادمین ترکون نے خوف کر کے معتز باللہ بن متوکل کو جو قیدین تہانکا لکرا دسکی بیعت کر کے جنامال مستین اور اسکی مالکاسامین تہا اوسکے قبضہ میں دیا اور لشکر پر تقسیم کیا پھر معتز نے اپنے بیائی احمد طلحہ بن متوکل کو جسکا نام موفق تہا تیسویں محرم کو سو پچاس ہزار ترک کے واسطے راہ مستین کے بھیجی مستین بعد ادمین قلعہ بند ہو کر خوب لڑا۔ اراکین دولت بعد ادمین مستین کی بیعت توڑنے پر متفق ہوئے اور باہم عہد داشت کیا۔ اسی برسین فوت ہوا سہری قطعی زاہد

پہر شروع ہوا ۲۵۲ھ ہجری

## ذکر خلع مستین اور بادشاہت معتز کا

پہر تیر ہوان بادشاہ عباسیوںکا تہا جبکہ معتز اور مستین میں امورات مرقوم بالا ظہور میں آئے تو مستین احمد بن محمد منقسم نے اپنی بیعت لوگوں سے اوٹھائی اور معتز باللہ بن متوکل بن منقسم کی بیعت کے خطبہ مشترک بعد ادمین جمعہ کے روز چوتھی محرم اس سال کے پڑھائیگا اور تمام اہل بغداد سے معتز کی بیعت لے کر مستین سے اپنے خیال کے رصائد سے قھر حسن بن سہیل کی طرف گیا اور اوسسی چادر اور شاخ اور بیشتری طلب کی مستین چاہتا تہا کہ مکہ منظمہ میں رہوں لیکن مانعت کے کہ میں جانے سے لاچار ہو کر اوسے بصرہ میں مقام کیا معتز نے ایک جامع کو اوسپر

## ذکر بادشاہت معتز کا

۵۹۹ او سپر موکل کیا اور نکالا اوسے واسطی طرف پہر معتز نے قتل مستین کا حکم دیا  
اور محمد بن طولون کو یہی یہ لکھ بھیجا محمد بن طولون نے اوسکو منع کیا مستین کے  
قتل سے اور محمد بن طولون مستین کے قاتل کی طرف گیا اور اوسکو حاجب  
سعید بن صالح کے سپرد کیا سعید نے اوسکو ایسا مارا کہ مر گیا پہر اوسکا سر حضرت یحییٰ  
بہجدیا اوسنے اوسکے دفن کا حکم دیا۔ مدت بادشاہت مستین کے خلعت بیت  
تک تین برس نو مہینے کچھ دن تھے عمر اوسکی چونتیس برس کی تھی۔ اسی برس میں  
عیسیٰ بن شیخ کورملہ پر حاکم کر کے اوسکا نائب جسکا نام ابو الحسنز ہادمان بھیجا  
۔ یہ عیسیٰ بن شیخ شیبانی تھا اور وہ عیسیٰ بن شیخ بن سلیک اولاد جسکے  
بن مرہ بن ذہلی بن شیبان سے تھا۔ جبکہ فتنہ ترکوں کا عراق میں پہلا تو  
ابن شیخ مذکور دمشق اور اوسکے عاملوں پر غالب ہو کر وہ جو کہ شام سے خلیفہ  
پاس خراج پہنچتے تھے موقوف کر کے آپ مالک ہوا۔ اس برس میں محمد بن شہار بھر  
اور محمد بن شنی ابن بصری جو مشایخ اور مسلم بخاری سے ہیں صحیحین فوت ہوئے

پہر شروع ہوا ۲۵۳ھ ہجری

اس برس میں بلوہ کیا لشکر نے واسطی تنخواہ چار مہینے کے جب وصیف نے اوسکو نذیا  
تو اوسپر حملہ کر کے اوسے قتل کیا معتز نے تمام کار و وصیف کا بنا شہزادی کو دیا اسی  
برس میں محمد بن عبد اللہ بن طاہر بن حسین فوت ہوا۔ اسی برس میں یعقوب مغلقات  
براہ اور بوشیخ کا مالک ہوا جبکہ اسنے قوت پکڑی تو ایرخر اسان وغیرہ اوسے  
خون کرنے لگے

پہر شروع ہوا ۲۵۴ھ ہجری

## ذکر وفات علی تقی کا

۶۰۰ اس برس میں بجا صیغہ شہابی مارا گیا رات کو اس طرح سے کہ اپنے یاروں اور لشکر میں سے پہلے وہ دو غلاموں کے بارادہ کشتی میں چڑھ کر نکلا نگہبان جو پل پر تھے انہوں نے مستر کو اسی خبردار کیا اور سننے اور کے قتل کا حکم دیا تب قتل کیا انہوں نے اور اس کے سر کو مقتر باس پہنچا

## ذکر وفات علی تقی

اسی برس کے جمادی الاخرین علی زکی نے جبکو علی بادی اور علی تقی کہتے ہیں وفات پائی وہ بھی بارہ امانوں میں سے تھے امامیہ کے نزدیک یہ علی زکی بیٹے محمد الجواد کے تھے جنکا ذکر سنہ ۱۱۸۱ میں گذرا۔ جب متوکل نے کاندھکے پاس کتابین اور سلاح میں تب شکر تزر کو نکالا اور نئے گرفتار کرنے کے واسطے راکھو بے خبر پہنچا لشکر نے جا کر ہضرت کو گھیر لیا اور دیکھا کہ اپنے گہر میں دردازہ بند کے ہوئے بیٹھے ہیں جب اندر گئے تو اوکو مذہب بالونکی پہنے ہوئے قبلہ رو پایا اور آیات قرآن مضمّن وعدہ کی خوش آوازی سے پڑھ رہے تھے اور نیچے سو اے رنگ اور لکڑوں کے کچھ فرش نہ تھا لوگ اسی طرح اوکو ادھار کر متوکل باس لائے متوکل اس وقت شراب پیتا تھا اور ماتہ میں اس کے کاسہ شراب کا تھا۔ جب متوکل نے اوکو دیکھا تو تعظیم کر کے اپنے ایک طرف اوکو بٹھایا اور کاسہ شراب کا اوکو دینے لگا تب انہوں نے فرمایا اے بادشاہ مخور نہیں ہوا گوشت میرا اور خون میرا کبھی مجھ کو اسی صاف رکھتے اور سننے صاف کیا اور فرمائش شعر پڑھنے کی کی آپ نے فرمایا مجھے شعر کم آتے ہیں۔ جب متوکل نے زیادہ لہجہ کر لیا تو شعر پڑھے کہ مضمون اوکا یہ تھا۔ اہل دنیا چوٹی پہاڑ پر بیٹھے بلند ی شہنشاہ ہوتی تھے اور آدمی اونکے نگہبانی کرتے تھے لیکن اوٹین بیون نے اوکو بے نیاز

## ذکر وفات علی تقی کا

بلے نیاز کیا۔ اترے اپنے رہنے کی جاسے سے بعد غرت کے اور سپرد ہوئے۔ ۲۰۱  
 کر ہی کو کہ اوکئی گرمی سے وہ خشک ہوا جاتا ہے جبکہ قبرین دفن ہو چکے تو آواز  
 دی اوکو آواز دینے والے نے کہاں میں وہ سردار تھا رہے اور تاج اور لباس  
 وہ تو کہاں میں جو انعام دیتے تھے اب پہاڑی جاتے ہیں پردہ اور تاج پہر پوچی  
 گی قبر وقت پوچی کی ان موہون سے کہ کھڑی اوکو کہاں ہونگے مدت تک نئے  
 زمانے میں کہا یا پیا اب بعد بہت کہانے کے تم ایسے ہوے کہ تم کو کہاتے ہیں  
 ۔ متوکل یہ سنکر بہت رویا اور شراب کے اوٹھانے کا حکم دیا اور پوچھا  
 کہ اے ابو الحسن ایاتیرے ذمہ کچھ قرض ہے آپسے فرمایا مان چار ہزار دینار  
 اوٹھنے چار ہزار دینار دے اور اوکو بغرت مکرم اونکے مکان پر بھیج دیا  
 پیدائش انحضرت کی ماہ رجب ۲۱۳ھ میں ہوئی اور ۲۱۳ھ میں ہی لکھا ہے۔  
 اور وفات اوکئی پچیسویں جمادی الاخر ۲۵۲ھ میں سامرین ہوئی۔ علی مذکور کو  
 عسکری بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ اب رہنے والے سرمن رائے کے تھے جسکو  
 عسکر کہتے ہیں کیونکہ وہاں لشکر رہتا تھا علی مذکور دسویں امام تھے بارہ میں سے  
 یہ باب تہی حسن عسکری کی اور حسن عسکری گیا روان امام بارہ اماموں میں سے ہے  
 ۔ اس طرح کہ حسن بن علی جنکا ذکر ہے بیٹے محمد الجواد بن علی الرضا بن موسی کاظم  
 بن جعفر الصادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب  
 ولادت حسن عسکری کی ۲۲۰ھ میں اور وفات اوکئی ریح الاولیٰ اور لکھا ہے جمادی  
 ۲۶۰ھ میں سرمن رائے میں ہوئی اپنے باپ علی الرضا کی مذکور پاس دفن ہوئے  
 حسن عسکری مذکور یہ باب بن محمد منتظر صاحب سرذاب کے۔ محمد منتظر  
 وہ بارہویں امام ہیں سوائے مذہب امامیہ کے۔ انکو قاسم مہدی جتہی  
 کہتے ہیں پیدائش اوکئی ۲۵۵ھ میں ہے۔ شیعہ کہتے ہیں وہ ایک کھڑی میں

## ذکر خلع کر کے معتز اور اس کے مرثیہ

۶۰۲ جو اس کے باپ کے گہر میں سرمن را سے بن تھا لٹکے اس کے ایہ حال دیکھتی تھی لیکن وہ ان سے پہر نہ نکلا اور اس کی نو برس کی تھی یہ ۲۵۵ھ میں ہوا اگرچہ اس میں اختلاف بھی ہے۔ اسی برس میں احمد بن رشید چچا دانش کا فوت ہوا اسی برس میں احمد بن طولون مصر پر حاکم ہوا

## پہر شروع ہوا ۲۵۵ھ ہجری

۱۔ اس برس میں یعقوب بن لیث صغریٰ کرمان کا حاکم ہو کر فارس پر بھی در حکم رانی اور شیراز پر جا کر رعایا کو ان دی خلیفہ کو لکھا کہ تو میری اطاعت قبول کرنا ہم از مضمون کا مہ تحفہ گران قیمت کے کہ اس میں دس ہزار مسیفہ اور سو سیر مشک تھا

## ذکر خلع کرنے معتز اور اس کے مرنے کا

اسی برس میں معتز بن جعفر متوکل بن محمد المعتصم بن مروان رشید کی بدہ کے دن ستائیسویں رجب کو ٹوٹی معتز کے نام میں اختلاف ہے بعض نے محمد کہا ہے اور بعض نے زبیر۔ کیفت اس کی ابو عبد اللہ تھی اور بعض نے اس کے سوا بھی لکھی ہے پیدائش اس کی سرمن را سے میں ماہ ربیع الاخر ۲۳۳ھ میں ہوئی ماوراسی قبیحہ لوندی تھی موت اس کی شعبان کی دوسری تاریخ ہوئی سبب اس کی موت کا یہ تھا کہ ترکوں نے اپنے کہاںے کیواسے اس سے مال طلب کیا لیکن معتز پاس اس وقت کچھ نہ تھا کہ اس کو دینا ترکوں نے کم کر کے پچاس ہزار دینار طلب کے اس وقت معتز نے اپنی مایقہ سے پوچھا کہ میرے پاس ہو تو دے اس نے کہا میرے پاس کچھ نہیں تب ترکوں اور مغربیوں اور اتفاقاً ان سے اتفاق اس کی بیعت توڑنے پر کر کے اس کے دروازہ پر آئے اور کہا کہ ہمارے

## ذکر بادشاہت ہندی کا

کمر پارسے پاس آؤ سنے غز کیا کہینے کل دوا پی بتی سوا سنے علم کیا ہے اگر ۶۰۳  
تہین کچھ ضرورت ہو تو بھنے میرے پاس آؤ ادا سوقت ایک گردہ نے وہاں  
جا کر منتظر کو پہنچے ہوئے دروازہ حجرہ تک لائے اور گرزوں سے اوسکو مارا  
گڑتا اوسکا پہاڑ گرد ہو پ میں کھڑا رکھا کہ مارے گرمی کے ایک پانورکتا تھا دوسرا  
اوٹھاتا تھا بھنے اوسے بھوکا مارتے تھے اور وہ ہاتھ سے روکتا تھا پہر حجرہ میں اوسے  
بند کیا اور ابن ابی اشوارب قاضی کو معہ ایک جماعت کے بلا کر گواہی اوسکی  
بیت توڑنے پر دی پر منتظر کو ایسے شخص کے سپرد کیا کہ اوسکو عذاب دیتا تھا  
کہانا پانی بند کیا تین دن تک پہر ایک گڑھے میں بند کر کے اوسپر کچ گیری کی گئی تھی  
کہ وہ فوت ہوا تب اوسے سامرین منتظر پاس دفن کیا بادشاہت اوسکی  
ابتداءے ایام بیت سامر سے خلق تک چار برس ساتھ بیٹھے ساتھ دن کم تھی۔  
عمر اوسکی چوبیس برس تھیں دن کی تھی وہ گوراسیہ بال دلاتا تھا۔

## ذکر بادشاہت ہندی کا

جو چودھواں بادشاہ عباسیوں کا تھا ستائیسویں رجب دن بدہ کے اس سہین  
محمد بن داؤد کی خلافت پر بیعت کی گئی اور لقب ہندی ہندو ہو گئیت اوسکی  
ابو عبد اللہ تھی ماسکی فرب رومیہ تھی اسی برس کے رمضان میں قیچہ منتہ کی مالک جسی  
اوسکا بیٹا قتل ہوا تھا پو شیدہ رقبی تھی خطا ہوئی قیچہ کا بہت مال نجا دین تھا  
اسکے لاکھ دینار زمین میں دفون تھے ایک تیلی زمر داندے برابر کی ادا ایک  
تیلی موتی اندے برابر کی ایک تیلی یا قوت سرخ کی بقدر پمانہ کے نکلی یہ  
سب کھد کر صالح بن وضیع پاس گیا اوسنے جب اس مال پر نظر کی تو کہا

## ذکر ظاہر ہونے شاہ زنگ کا

۶۰۴ کبریا حال کرے اللہ قیچہ کا کہ بیٹے کو پچاس ہزار دینار کے واسطے قتل کر دیا اور سقدر مال اوس پاس تھا۔۔۔ متوکل نے اوسکا نام قیچہ بسبب اوسکے حسن و جمال کے خدیبر رکھا تھا جیسے حبشی کا نام کا فور رکھتے ہیں یہ کہ گئی اور بد دعا دیتی تھی صالح بن صفیہ کو یہ کہل کر ہماری پردہ درسی کی اور اولاد کو قتل کیا اور مال چننا اور شہر بدر کیا اور ہمیں

## برا کام کیا ذکر ظاہر ہونے شاہ زنگ کا

اسی برس میں پہلا خروج بادشاہ زنگ علی بن محمد بن عبد الرحیم کا ہوا جسکا نسب عبد القیس سے ہے اس طرح کو جمع ہوئے اوسپر زنگی سباغ کے رہنے والے جو بھرہ بکطرف رہتے تھے اسنے دعویٰ کیا کہ میں علی بنیا محمد بنیا احمد بن عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب ہوں جب اسپر لوگ جمع ہوئے تو دجلہ سے عبور کر کے دنیارہی میں اور ترا۔۔۔ اسی پہلے بادشاہ زنگ سامرین مسند منقصر کے پاس تھا تعین اوکئی اپنی شہزادوں میں کہتا تھا پیراوسنے ۲۵۲ھ میں سامرین کوچ کر کے سامرین بنا اختیار کیا ۲۵۲ھ میں بھرہ کو جا کر خروج کیا۔ لشکر اسکا در غنی اسن لوٹکیواسطے منتشر ہوا اور قوی پکری اسی برکت بن امیر حقلیہ کا فوت ہوا اور اسکا بیٹا محمد اسکے بعد اوسکی جگہ حاکم ہوا اسی برسین محمد بن کرام مصنف مقالہ کا جو تشبیہ میں ہے انتقال کیا موت اسکی شام میں ہوئی ہر چند رہے دلا سجتان کا تھا اسی برسین عبد اللہ بن عبد الرحمن دارانی صاحب مسند ذی الحجہ میں فوت ہوا غر اسکی پچتر برسکی تھی اس برسین ابو عمران عمرو بن بحر جاحظ صاحب تصانیف مشہورہ فوت ہوا یہ نہرل بہت نادرہ کہم کہتا تھا خلفا کا دوست اور ندیم تھا اسنے علم لغام تکلم سے پڑھا جاحظ ابن زیات کے سب سے منکر ہوا تھا سب ابن زیات مارا گیا تو وہ قید ہوا لیکن پر چوٹا۔۔۔ جاحظ کہتا تھا میں

## ذکر بیعت توڑنے مہدی کا

۴۰۵ میں متوکل پاس گیا اور اسکے بیٹے کی تعلیم کے لئے جب سامنے اس کے سامن میں گیا تو مجھی  
 نالایق جا کر دس ہزار درہم دیکر پہر دیا جا خط نے بہت کتابیں تصنیف کیں میں  
 ادن میں سے کتاب بیان دین ہے جس میں نظم و شریع کیا ہے اور کتاب  
 ایچوان اور کتاب الفغان اور کتاب فرقون اسلامیہ میں ہیں۔ یہ بڑی اکھن  
 والا تھا جیسے مفہوم اسکے نام کا ہے۔ ہر دو کتاب ہے کہ میں جا خط پاس اسکے  
 مرض میں گیا جب اس کی خبر پوچھی تو اس نے کہا کیا حال ہو گا اور اس شخص کا جکا آدہ  
 ڈھڑنفلوج ہو نہیں پھلتا جسکو پھلانا چاہوں اور دوسرا آدہ اسقرس ہے اگر کبھی اسکو  
 اور سے توریج ہو اور باوجود اسکے نوہ سے بڑھ گیا ہو پہر شریع ہے کہ منعمون اور نکا  
 یہ ہے تو امید کرتا ہے کہ رہوں بڑھاپے میں جیسا جوانی میں تھا یہ نہیں ہو سکتا  
 جو ٹی بات جانتا ہے تیرا نفس کپڑا پرانا مثل نئے کے نہیں ہوتا۔ روایت  
 کی ہے کہ وہ سب گرنے کتابوں کے مواساد کی عادت یہی  
 کہ کتابوں کو کھڑی چٹا اپنے گرد مثل دیوار کے اور بیچ میں آپ بیٹھا اتفاقاً وہ  
 اسپر گرین چونکہ بار تھا مگر گیا محرم اس سال میں

پہر شروع ہوا ۲۵۶ ھ ہجری

اس برسمین جمع کیا موسیٰ بن بنانی اپنا لشکر واسطے قتل صالح بن دصیف کے خدیج  
 وہ بہاگا اور چپا لیکن موسیٰ نے اسے پکڑ کر قتل کیا

## ذکر بیعت توڑنے مہدی اور اس کے مرنے کا

اس برسمین پندرہویں رجب کو بیعت توڑی محمد مہدی بن ہارون کے واثق بن  
 معتز نے اسکو مارا اور اسکو دیوار کے سب اسکے مرنے کا یہ تھا کہ اسنے



## ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

۶۰۶ قسید کیا تھا قتل موسیٰ بن بجا کا جبکہ موسیٰ بعض خوارج سے لڑنے گیا تھا مہدی نے باکیال کو کسر داروں ترک سے تھا لکھا کہ تو موسیٰ بن بجا کو قتل کر کے اسکی جاک ہو باکیال نے موسیٰ کو اس امر سے مطلع کیا یہ وہ قتل مہدی پر متفق ہو کر سامہ میں گئے باکیال جب مہدی پاس آیا تو مہدی نے اسے گرفتار کر کے قتل کیا اور واسطے لڑائی موسیٰ کے ترک جو مہدی کے لشکر میں تھے وہ سب اسے جدا ہو کر موسیٰ سے جاملے مہدی اس امر سے ضعیف ہو کر بہاگا اور قلعہ بند ہوا لیکن ادھون نے اسے بغیر کپڑا اور خضیہ اس کے کاٹے تب وہ مر گیا اور مقبرہ منقرین دفن کیا مدت بادشاہت مہدی کے گیارہ بیسے پندرہ دن تھے عمر اسکی اسیس تھی تھی یہ گندم گون توند والا چوٹا قد بڑی ڈاڑھی والا تھا پیدائش اسکی قاطول میں ہوئی یہ مرد پر نیر کار کثیر العبادت تھا چاہتا تھا کہ میں بنی عباس میں ایسا ہوں جیسا عمر بن عبد العزیز بنی امیہ میں

## ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

یہ پندرہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا جبکہ مہدی بعد خلع کے مارا گیا تو امارے دولت نے ابوالباسل حدین متوکل کو قید سے نکال کر سمیت کی لقب اسکا معتمد علی اللہ ہوا اسنے اپنا وزیر عبد اللہ بن یحییٰ بن خاقان کو کیا اس برسین بادشاہ زندگنے ابکہ کو بے لڑائی کے بیکردمانی رعایا کو قتل کیا اور شہر کو جلایا چونکہ وہ شہر کٹاری کا تھا ہوا تھا آگ اوسین جلد لگی پہر عبادان پر بے جہال قتال حاکم ہوا یہ ہزار کو زبرد تلوار اپنے قبضہ میں لایا اس برسین عیسے بن شیخ شام سے مغزول ہوا اسنے زمان حکومت میں خراج دینا بند اسے موقوف کیا تھا جیسا بننے ذکر کیا پہر حاکم کیا عیسیٰ کو ارمینہ پر اور شام کا حاکم امجد کو کیا اناجوردان جاکر بعد

## ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

بعد جدال و قتال کے لشکر عیسے سے فتح مند ہو کر شام کا حاکم مستقل ہوا اس برسین ام ۶۰۷ء محمد بن اسماعیل بخاری حنفی صاحب سند صحیح کا فوت ہوا یہ واسطے طلب حدیث کے مشہور دن میں گیا یہ ایش اسکی ۹۴ھ میں تیرہویں سوال کو ہوئی بخاری نے کہا ہے کہ میں حفظ کرواتا تھا حدیث کو جبکہ دس برس کا تھا مکنے والوں کو جب بارہ برس کا ہوا تصنیف کیا میں نے قضا یا صحابہ تبعین اور اقوال اذنی کے اور کتاب تاریخ اسوقت نزدیک قبر رسول اللہ ص کے تھا۔ اور کہا اوسنے کہ میں نے کلا حدیث صحیح کو غیر صحیح سے چھ لاکھ اور میں نے اپنی کتاب میں نہیں داخل کی مگر جو کہ میرے نزدیک صحیح تھے۔ ایک مرتبہ یہ فہم ادا دین وارد ہوا تب اہل حدیث نے کوشش کر کے سو حدیث کے متن اور سند دن کو بدل کے دس آدمیوں کو مقرر کر کے ایک شخص کو بخاری باس بیجا اور حدیث مذکور او سے لیکن بخاری نے اوسے حدیثوں میں یہ کہا کہ میں نہیں جانتا انکو جب سب پوچھ چکے تو اوسنے کہا کہ حدیث اول تو اسطرح ہی اور جو اصل تھے وہ بیان کی اور دوسرے اسطرح ہے اسطرح سب کے حقیقت بیان کی۔ بخاری اور امیر بخارا میں مناقشہ واقع ہوا جبکہ نام خالد تھا خالد نے یہ مقرر کیا کہ جو شخص کہتا کہ بخاری قابل ہے مخلوق ہونے افعال عباد کا اور مخلوق ہونے قرآن کا اوسی زمین میں کاڑنا تب بخاری نے اوجہ تبرا کیا اور برا جانکر دہان سے کوچ کر کے قریہ خرنک میں کسمر قند سے دوفرسخ تھا اپنے قریوں پائس آیا اور دہین عید فطر کی رات اس برسین فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۲۵۷ھ ہجری

اس برسین زنگیوں نے بصرہ کو لیکر خراب کیا اور اوسے رہنے والوں کو قتل کیا اسی برسین مالک ہوا یعقوب متعلقات بلخ کا پہر کا بل میں جا کر دہانکا حاکم ہوا

## ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

۶۰۸ اور خلفہ خلیفہ پاس بیجا اوسین بت اوس شہر کے تھے اس برسین قصد کیا حسن بن علی حاکم طبرستان نے کورکان کا اور لیلیا او سلو اسی برسین خفاجہ امیر صفلیہ نے اپنے غلام کو قتل کیا جیسے ذکر ہوا اور پرستہ مین اور حاکم کیا محمد بن احمد اعلیٰ حاکم افریقیہ کو صقلیہ پر اس برسین احمد بیایقوب کا عباس بن فرج ریاشی لغوی جان بخت ہوا

## پہر شروع ہوا ۵۸۰ ہجری

اس برسین بیجا معتمد نے اپنے بھائی مومن ابو احمد کو واسطے لڑائی زندگ کے

## پہر شروع ہوا ۵۹۰ ہجری

اس برسین حاکم ابو یعقوب صفار بنشاد بر اس برسین مومحمد بن موسیٰ بن شاکر جو اون تیون بھائیون مین سے تھا جنگی طرف منسوب ہے چل نبی موسیٰ جو شہر مین نام اون دونوں بھائیون کا احمد اور حسین تھا یہ حاصل کرنے علوم قدیمہ مین حساب سمیت تھے ہندسہ اور چل اور موسیقی مین کمال رکھتے تھے جب مامون کو پہلی کتابوں سے دریافت ہوا کہ تمام زمین کا دور چوبیس ہزار میل کا ہے تو اسنے بارادہ تحقیق مقرر کیا نبی موسیٰ مذکورہ کو اسکے لکھنے پر پوچھا کہ زمین ہوا کو کسی نے تب لوگوں نے سخت زمین سنجار اور نرم زمین کو فہ کو بتایا مامون نے اونکے ساتھ ایک گروہ کیا جنکے قول پر اعتماد تھا پہر سب زمین سنجار مین گئی اور بلندی قطب شمالی کی دریافت کر کے وہاں ایک منج کاڑھی اور اوسین ایک رسی لمبی باندھی اور اوس سسی کا سر ایکڑ کر قطب شمالی کی طرف مبدا ہے گئے اور اپنی دانست مین کچی گئی اسی طرح جہاں رسی ہو چکتی تھی وہاں منج کاڑھ اور اوسین اور رسی باندھتے مثل پہلی رسی کے بانٹ کر اسمہ حاصل ہے ہر پنجہ کہ وہاں سے بلند ہے قطب شمالی کے زیادہ بلند نہ لگے

## ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

لگی اس طرح ایک درجہ تحقیق ہوا جب اونہوں نے اوسکو ناپا تو چھاسٹھ میل اور ۴۰۰  
دو تہائی میل کی ہوئی پہر جانے پہلے ناپنا شروع کیا تھا کی اور پنج مین رسی  
باندہ کر خوب کی طرف گئے بے کچی کے اور پہلی طرح سے رسیاں باند مین یہاں تک  
کہ ایسی جاے پہنچے کہ گٹھے لگے دامن بلند کی قطب شمالی کی ایک درجہ تب  
اوسکو ناپا تب وہ چھاسی میل اور دو تہائی میل کی ہوئے تب اونہوں نے مامون  
پاس انگریز بیان کیا تب مامون نے چاہا کہ اسکو اور جائے یہی تحقیق کرے تب اوکو  
زمین کو فذ کی طرف پیجا دیا ہی اسی طرح سے پیمائش کی لیکن حساب نہ موافق  
ہوئے وہاں پہر کہ مامون سے بیان کیا تب اوسکے نزدیک صحیح ہوئی اس پیمائش  
کی اور پہلی کتابوں کی پہر ضرب کیا سیلون نا کو رکو تین سو ساٹھ مین جو درجہ آسمان کے  
مین تو حاصل جو بیس ہزار میل ہوئے کہ وہ در زمین کا ہے مین کتابوں کے ان خطا کا  
اور اور مورخوں نے ایسا ہی نقل کیا ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ پانچ زمان مامون مین یک  
حصہ درجہ کا چھاسٹھ میل اور دو تہائی میل کا غیر صحیح ہے کیونکہ یہ حصہ درجہ کا  
موافق رائے قدما کے ہے اور مامون کے زمانہ مین حصہ درجہ کا چھین میل تھا  
یہ علم پیشہ مین ہی تحقیق ہو چکا ہے

## پہر شروع ہوا ۲۶۰ ہجری

اس برسمین قتل کیا یمنور حاکم حص کو عرب نے اور حاکم دہانکا بکتر کو کیا اسی برسمین  
مالک بن طوق تغلی رجمین فوت ہوا رجمہ کو اسنے بنایا تھا اسلئے اوسکی طرف  
منسوب ہوتا ہے یمنے بولتے ہین رجمہ مالک اسی برسمین حسن بن علی بن محمد بن علی  
بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب جو مشہور عسکری تھے  
فوت ہوئے یہ ہی بارہ امان مین سے ہن موافق مذہب امامیہ کے یہ باب

## ذکر بادشاہت نصر بن احمد سامانی کا

۶۱۰ محمد منتظر کے بین جو سرمن رائے کے غار میں بین موافق اوکے مذہب کے پیدائش  
 انکی ۲۳۲ میں ہوئی جیسے گذرا ۲۵۴ میں اس برس میں حسن بن صلاح زعفرانی فقیہ  
 جو شافعی کے یاروں بغدادی سے ہٹاؤت ہوا اس برس میں خین بن اسحق طبیب  
 عبادی جس نے کتابین حکما یونان کی عربی کی طرف نقل کیں اور بہت زبردست عالم  
 تھا راہی ملک عجم کا ہوا اس نے کتاب اقلیدس اور کتاب بطلمیوس کو جو مجسطی ہے  
 عربی کیا اور اوکو اصلاح دیکر تصحیح کیا۔ عبادی کسر میں ہلا اور فتح بار مودہ  
 کے منصوب ہے طرف عباد حیرہ کی جو کئی قبیلے بن قبایل میں سے جنہوں نے  
 نازل کیا حیرہ کو پہر لوگ نصاری تھے انکی طرف خلق کثیر منصوب ہے از ابخل  
 عدی بن زید عبادی ہے

پہر شروع ہوا ۲۶۱ ہجری

## ذکر بادشاہت نصر بن احمد سامانی کا

مادر الفہر میں اور انبذاد انکی بادشاہت کا اسی برس میں حاکم کیا نصر بن احمد  
 بر سر بن سامان نے صداۃ بن عثمان بن غنات بن نوشر بن بہرام جو بن کو  
 — بہرام جو بن وہ ہے جسکا ذکر اخبار کسرے پر دیز میں گذرا — اسد بن  
 سامان کے چار بیٹے نوح احمد یکے ایاس تھے یہ چار دن وقت مرنے  
 مامون رشید کے خراسان میں تھے — مامون نے اولاد اسد بن سامان کو  
 اکرام کیا اور سب سے پہلے اوکو حاکم کیا جب مامون خراسان سے عراق میں آیا  
 تو خراسان پر غسان بن عباد کو خلیفہ اپنا کیا غسان نے احمد بن اسد کو فرمانہ  
 کا حاکم کیا ۲۶۲ میں اور یکے بن اسد کو شاش کا مدد ۲۶۳ کے اور الماس بن

## ذکر بادشاہت نصر کا

بن اسد ہرات کا حاکم ہوا اور نوح بن اسد سمرقند پر حاکم ہوا جب طاہر بن حسین ۶۱۱  
 خراسان پر حاکم ہوا تو ادسنے اور کوبہ بستر رہا اسین نوح بن اسد فوت ہوا  
 بعد اس کے ایام ہرات میں جان بحق ہوا اسکی جگہ اسکا بیٹا محمد بن ایام  
 حاکم ہوا احمد بن اسد کے ساتھ بیٹے تھے نصر - یعقوب - یحییٰ - اسہ - اسماعیل  
 - اسحق - حمید - پیر احمد بن اسد نے انتقال کیا تب نصر اسکا بیٹا اسکی جگہ  
 حاکم ہوا اسماعیل اپنے بہائی نصر کی بہت خدمت کرتا تھا یہاں تک کہ نصر نے  
 اسکو حاکم بنجا دیا اسکی شہنائی میں بعد اسکے سی کرنے والوں نے نصر اور اسماعیل  
 میں ایسا فساد کر دیا کہ نوبت لڑائی کی ششہ میں ہوئی اور اسماعیل اپنے بہائی  
 نصر پر غالب آیا جب اسے گرفتار کر کے اسماعیل پاس لائے تو یہ استقبال کو  
 گیا اور زمین بوسی کی اور اسکی جگہ اسے بیجا اسماعیل بنجا دیا یہاں تک کہ یہ  
 ایک مرد نیک اہل علم کا دوست تھا اور اسکی بزرگی کرتا اسکو اسطے یہ ہمیشہ  
 بادشاہ رہا اور اسکی اولاد بھی بادشاہ ہوئی اور مدت دراز تک بادشاہت  
 اسکی اولاد میں رہی جیسی ہم ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اسی برسین  
 اہل برقع نے نافرمانی احمد بن طولون کی کی تب احمد مذکور نے اوپر لشکر بھیجا کہ یہاں  
 برقع کو اور فتح کر کے ایک گروہ رمیوں لگا گرفتار کیا اس برسین محمد بن احمد بن محمد  
 بن ابراہیم بن رمل صاحب فریقہ کا جادی الادلی میں فوت ہوا بادشاہت  
 اسکی دس برس پانچ مہینے چند روز رہی اسکے بعد اسکے بہائی ابراہیم بن  
 احمد بن محمد حاکم ہوا ابراہیم نے بعد چندے صقلیہ میں جا کر بہت بڑی فوجیں کیں  
 اور راہ خدا میں جہاد کیا جیسا حق جہاد کا تھا آخر کو فتح کی رات انیسویں ذیقعدہ  
 کو ششہ میں صقلیہ میں عہدہ ضرب کے موارم کر کے اللہ اسپر اسکا جازہ  
 از قیہ میں لجا کر تران میں دفن کیا بادشاہت اسکی پچیس برس رہی یہ نہایت

## ذکر بادشاہت نصر کا

۶۱۲ عقل مند تھا۔ جتنا دل تھا سب اس نے تصدق کیا اسی برسمین حسن بن عبد الملک بن ابی  
الشراب قاضی انتضاۃ جو اولاد عقاب بن اسید سے تھا وہ اسید جسے نبی ص نے حاکم  
کہا کیا تھا۔ اسید فتح ہمزہ اور کسرہ سین ہذا در سکون یا رشتہ کے اور وال  
کے ہے اسی برسمین ابو یزید بظامی زاہد جکنا م طیفور بن عیسیٰ بن سردیان تھا  
فوت ہوا سرد بیان بعد نجوس ہونے کے ایمان لایا اسی برسمین ابو الحسن مسلم  
بن الحجاج نیشاپوری صاحب مسند صحیح مرگیا۔ یہ ملکون میں واسطی حدیث سننے  
کے کیا مسلم کتاب ہے کہینے اس مسند صحیح کو تین سو تہار حدیث سنسی جو ہی سے تصنیف  
کیا جب بخاری نیشاپوری بھی تو دمان مسلم ملا اور جب مسئلہ خلق لفظ کا پیش آیا  
تو تمام آدمی اسے جدا ہوئے مگر مسلم بخاری سے کہتا تھا تجھے چور کر کہ میں  
تیرے پانچ سو من اسے استاد استادوں کے اور سردار محمد ثون کے اور طبیب

حدیث کے  
پہر شروع ہوا ۲۶۲ ہجری

اس برسمین خلیفہ حاکم زنگ نے لشکر طرط ملقات دہلوی کی ہیکر قتل کیا  
اد جلایا اور لوٹا اسی برسمین عمر بن شیبہ نے انتقال کیا

پہر شروع ہوا ۲۶۳ ہجری

اس برسمین حاکم ہوا یعقوب صفار ہوا پر اس برسمین جان بھی ہوا اما جو قطع دمشق  
میں اور احمد بن طولون مصر سے دمشق کی طرف گیا پہر محص میں پہر حادہ پہر طلب  
اور ان سبکا مالک ہوا پہر احمد بن طولون انطاکیہ میں گیا اور سیماطویل حاکم انطاکیہ  
کو پنجم اطاعت کا دیا اس نے انکار کیا تب احمد اسے راکر انطاکیہ پر حاکم  
ہوا زبردستی اور سیما بہ بڑی لڑائی کے مارا گیا پہر احمد نے طرسوس میں جا کر دمان

## ذکر بادشاہت نصر کا

دہان رہنے کا ارادہ کیا واسطے جہاد کے لیکن اسکے رہنے سے دہان سرخ نہ لگا ہوا۔ اور اناج حرف ہو گیا یہ حال دیکھ کر شام میں پہر آیا۔ اسی برسین چین میں ایک خارجی مجہول النسب اور اسم نے خردج کیا اور شکر کثیر سے ارادہ شہر خاقو کا کہ چین میں ہے کیا وہ شہر فیصل دار ہے اور ایک نہر بڑی اوسین ہے اور اوسین عالم مسلمانوں اور انصاری اور یہود و مجوس وغیرہ کے اہل چین سے بہت میں اوسکو محاصرہ کر کر فتح کیا اور دہان کے باشندے بیٹھا مارے اور بہت سے شہر دہان چین پر حاکم ہوا بعد اسکے بادشاہ چین کی لڑائی سے وہ مارا گیا اور شکر اوسکا ایسا بہا لگا کہ پہر جمع ہوا اسی برسین ابراہیم بن احمد بن محمد علی حاکم افریقہ نے بنائے شہر رقادہ سے فراغت پا کر دہان رہنے لگا اور اسکا بنانا شروع کیا تھا ۶۳۲ھ میں اسی برسین قبیحہ مقرر کی فوت ہوئی۔ اسی برسین ابو ابراہیم فرنی صاحب شافعی کا جان بحق ہوا۔ اسی برسین یونس بن عبد الاعلیٰ بن موسیٰ جو اصحاب شافعی سے تھا مصر میں راہی ملک عدم کا ہوا اپیدائش اسکی ۱۹۰ھ میں ہوئی یونس نہ کور نے شافعی کے شعر و ادب کتابے اور کہا ہے اوسنے کہ میں نے شافعی کو کہتا تھا ساتھ قول رضائاس کے ارزد تھی کہ پانی جابی ہے بس تو اوسین اپنے ذات کی صلاح باب دنیا یاد میں دیکھے تو لازم پکڑ اوسکو۔ عبد الرحمن مولف تاریخ مصر کا جو مشہور ہے پوتا یونس مذکور کا تھا اس طرح کہ عبد الرحمن بن احمد بن یونس بن عبد الاعلیٰ مذکور

پہر شروع ہوا ۲۶۵ھ ہجری

اس برس میں زنگ نے نہایت کوشش کر کے جلایا اور لوٹا پہر جبرایا میں گئے شہر دالے بندہ ادین گئے



## ذکر موت یعقوب صغار

## ذکر موت یعقوب صغار

۶۱۴

اسی برس میں یعقوب بن لیث الصغار انیسویں شوال کو حج لشکر کشی ساہور کے جو  
 متعلقات ابواز سے ہے فوت ہوا مرض اوسکا درد قویع تھا حکمانے حقہ اوسکا  
 تجزیہ کیا لیکن حقہ نکلا۔ مستند نے اس پاس قاصد سہ نامہ کے بھیجا تھا اور صلح چاہی  
 تھی جب یعقوب بیمار تھا اسنے قاصد کو سامنے بلا کر اوسکے سامنے تلوار اور روٹی  
 خنکار کی اور پیاز رکھی اور رسول سے کہا کہ خلیفہ سے تو کہہ کہ اگر میں مواتو آرم پایا  
 مجھے اگر چاہا ہوا تو مجھ میں سوائے اس تلوار کے نہیں اور اگر تو نے  
 مجھے شکست دیکر فقیر کیا تو کہا دنگا پیر روٹی اور پیاز۔ یعقوب نے فریج کیا  
 تہا رنج کو اور قتل کیا تھا اوسکے بادشاہ کو اور اختیار دمان کے رعایا کا اوسکے  
 ہاتھ دیا تھا۔ بادشاہ رنج سونے کے تخت پر جلوس کرتا تھا اور دعوے  
 خدای کا کرتا۔ یعقوب دانا عقلمند تھا اور ابتداء میں یہ چاندنی بناتا تھا  
 اسی واسطے اوسکو صغار کہتے ہیں۔ صالح بن نصر کنانی کہ اہل بختان سے ہوتا  
 اسکا بچپن کا یار تھا اور مشہور تھا کہ یہ احسان کرتا تھا ٹرائی خوارج میں جب صالح  
 جان بحق ہوا تو اسکی جگہ درہم بن حسین کو حاکم کر کے یعقوب نے درہم سے وہی  
 کیا جیسے صالح سے کرتا تھا لیکن درہم امور لشکر کو انصرام نہ کر سکتا تھا جبکہ ضعف اور  
 عجز درہم کا دریافت ہوا تو لوگ یعقوب صغار مذکور پر جمع ہوئے اور اپنی ہمت کا  
 اوسے مالک کیا جب یہ درہم نے سنا تو بے جگہ سے حکومت اوسکو سونپنے  
 پر مستعد ہوا یعقوب حکومت پر یہاں تک کہ قوی ہوئے اوسکے شوکت اور حاکم  
 شہر فلکا ہوا جیسے گذرا اسکا ذکر کئے جائے جب یعقوب فوت ہوا تو اوسکا  
 بہاوی عمر بن لیث حاکم ہوا اور خلیفہ کو اسنے لکھا کہ میں تیرا بیٹھ ہوں تب موفی نے

## ذکر موت یعقوب صغار

موفق نے ادسکو خراسان اور صفہان اور سجستان اور سند اور کرمان پر حاکم کیا ۶۱۵  
اور ادسکو خلعت حکومت کا دیا اسی برسین ابرہیم بن ثانی بن اسحاق بنیابری تھا  
یہ منجملہ ابدال تھا

پہر شروع ہوا ۲۶۴ ۱۰۰ ہجری

اس برس میں اہل محسن نے اپنے حاکم سے کرنی کو مارا اس برسین رعایا اور شہر کی  
جو تخت حکومت خلیفہ کی تھی بسبب تغلب سرداروں اور لشکر کے رنج اور مصیبت میں  
رہے کیونکہ ادسکو خوف کسی کا نہ تھا جو چاہتے تھے سو کرتے تھے کسی اور کا مانع  
اور مزاحم نہ تھا اسلئے کہ موفق تو مصروف تھا زنگیوں کی لڑائی میں اور خلیفہ متدد  
سوائے امور سلطنت کے اور چیزوں میں مصروف تھا اور عاجز تھا

پہر شروع ہوا ۲۶۵ ۱۰۰ ہجری

اس برس میں خلیفہ کے بہائی موقف اور حیثیت حاکم زنگ میں کی لڑائی ہوئی  
جنگ کا ذکر موجب طول ہے آخر کو زنگیوں نے ابو ازپر فتح پائی اور ادسپر حاکم ہوئے  
پہر موفق شہر بادشاہ زنگ پر گیا لیکن وہ شہر نہایت مضبوط تھا نام ادسکا  
فتح رہا تھا موفق نے ادسکو گھیر لیا تب ادسکی رعایا بکلی اور امن چاہا اور باقی ماندہ  
نے محافظت سے ضیف ہو کر ادسکو سونپ دیا۔ اسی برسین حسن بن عباس نے  
صقلیہ کا حاکم ہو کر سرداروں کو ہر طرف بھیجا

پہر شروع ہوا ۲۶۸ ۱۰۰ اور ۲۶۹ ۱۰۰ ہجری

اس برسین مخالفت کی لو لو غلام احمد بن طولون نے اپنے مولانا احمد بن طولون

## ذکر موت یعقوب صحار

۶۱۶ کے دوست میں لولو کی زیر حکومت حلب اور حمص اور قسریں اور دیار مصر جزیر سے تھا اس نے موفق کو کہا کہ میرے پاس آ اسی برس میں معتد نے حکم سن کر نے احمد بن طولون کا منبر پر دیا کیونکہ اس نے خطبہ موفق کو قطع کر کے اس کے نام کو خطبہ سے موقوف کیا تھا۔ معتد نے یہ امر لاچار ہو کر کیا تھا اس واسطے کہ خواہش خلفہ کی ابن طولون پر تھی اور معتد کے واسطے کوئی امر نہ تھا بلکہ اس کے بہائی موفق کی واسطے تھا معتد نے ملنا چاہا تھا ابن طولون سے مصر میں تاکہ فحش کردارے اوس میں اور اپنے بہائی موفق میں۔ بعد اسے یہ کہا اوس زمانہ میں جبکہ اس کا بہائی زنگ کی لڑائی میں مصروف تھا۔ تب اسحاق بن کنداج نے جو عامل موصول کا تھا ادن سردار دکنو جو اس کے ساتھ تھے گرفتار کر کر بغداد میں بھیجا اور سبقت کی منتد کی طرف پہنچے میں یہ اس کو ممکن نہوا کہ مخالفت کرے بعد گرفتار ہونے اس کے سردار دن کے تب سامریں پہر آیا

## پہر شروع ہوا ۲۵۰ ہجری

اس برس میں صاحب زنگ مارا گیا اور سپر تخت خدا کی ہو جو اور بہت ہجری اس کے مارے گئے بادشاہ زنگ کا سر کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا آدمیوں کے آواز تریف کے ساتھ بلند ہوئی اور موفق اپنی جائے سے اس کے سر کے آیا۔ رعایا میں سے بہت آدمی متفق ہو کر واسطے ایمان کے اس پاس آئے تب اس نے امان دی پہر سرخیت کا بغداد میں بھیجا۔ خروج بادشاہ زنگ کا بدہ کے دن چھیون رمضان ۲۵۰ میں ہوا اور مارا گیا ہفتہ کے دن دوسری صفر ۲۵۰ میں فاصلہ ادنین چودہ برس چار ہفتے چھ دن ہوئے اسی برس میں حسن بن زید علوی حاکم طربشاں کا جب کے بننے میں راہی ملک عدم کا ہوا بادشاہت اس کی آٹھیس برس آٹھ

## ذکر مرنے احمد کا

آہٹ پیٹے کچھ دن تھے اوسکی جائے اوسکا بہائی محمد بن زید حاکم ہوا

۶۱۷

## ذکر مرنے احمد بن طولون حاکم مصر اور شام کا

بعد اوسکے جانے کے طرسوس میں اور پھر آنے کے دہان سے۔ جب انطاکیہ میں گیا تو دہان نہیں کا دودھ بہت پایا اوسکے پیٹ میں خلل ہوا وہ رہا یہاں تک کہ ذرب ہو کر مر گیا اوسکی جو روحیں برسکی تھیں یہ شخص دانا عقل مند تھا یہ وہ شخص تھا جسے قلعہ باغافا بنایا اسے پہلے دہان قلعہ تھا اور مصر اور قاہرہ میں مسجد جامع بنائیں جو اوسکے ساتھ مشہور ہے وہ مسجد بہت بڑی ہے اوسکے بعد اوسکا بیٹا رومیہ حاکم ہوا اسی برسمین محمد بن اسحاق بن جعفر صاغانی اور داد بن علی صفہانی امام اصحاب طابہر کا فوت ہوا پیدائش اسکی سن ۱۰۲۰ میں تھی یہ امام مجتہد پرنیزگار زاہد تھا یہ اور اسکے اصحاب طابہر کہلاتے تھے کیونکہ یہ طابہر نام اور اخبار کو لیتے تھے اور تاویلات سے پرنیز کرتے تھے داد شریعت میں قیاس کو جائز نہیں جانتا تھا پھر جب اوسکی طرف مضطر ہوا تو اوسکا نام دلیل رکھا۔ اوسنے بہت احکام خلاف ائمہ اربعہ کے مقرر کئے اور انجملہ یہ ہے کہ گناہاں کو عفو و جانی سونے میں پینا فقط حرام ہے اور کھانا اور وضو کرنا اور اور فایده اوسے جائز ہیں کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کو عفو و جانی سونے میں پئے تو نہیں ادا کرے گی اوسکے پیٹ میں گر آگ جہنم کی ایسی مخالفت بہت ہیں

پھر شروع ہوا ۱۰۲۲ھ اور ۱۰۲۳ھ ہجری

اس برس میں محمد بن عبدالرحمن بن حکم بن ہشام اموی حاکم اندلس صغر کو مر گیا۔ اوسکی قریب پندرہ برس کے تھے مدت حکومت اوسکے چونتیس برس گیارہ

## ذکر مرنے احمد کا

۷۱۸ تھے کیونکہ وہ حاکم سنہ ۲۳۸ میں ہوا — اوسے تینتیس بیٹے چوڑے جبکہ فوت ہوا تو اس کے بعد اوسکا بیٹا منذر بن محمد حاکم ہوا منذر پر بحیثیت تین رات بعد مرنے باپ کے ہوئی — اسی برسین ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی مصنف کتاب سنن کا مر گیا اسنے حج کا قصد کیا تھا معتد نے اوسکو گرفتار کر کے قید کیا اور قید ہی میں انتقال کیا اسی برسین یہ وہ شخص ہے کہ خارج کیا اسنے بخاری صاحب صحیح کو بخار سے پر بخاری نے اسی انتخاب کی اسنے قبول کی — اسی برسین حافظ محمد بن زید بن ماجہ خزندی مشہور مصنف کتاب سنن کا فوت ہوا یہ حدیث بہت جاننے والا تھا اور سب تعلقات حدیث کو خوب جانتا تھا — عراق اور شام اور مصر اور رے میں واسطے طلب حدیث کے گیا اسکی تصنیفات میں سے ایک تفسیر بہت بڑی قرآن کی ہے اور ایک تاریخ ہے کہ خوب لکھا ہے اوسین اسکی کتاب حدیث میں جملہ صحاح ستہ ہے پیدائش اسکی سنہ ۲۹۹ میں ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۴ اور سنہ ۲۷۵ ہجری

اس برسین قید کیا موفق نے اپنے بیٹے معتقد کو اور قید ہی میں رکھا یہاں تک کہ موفق مرض موت میں گرفتار ہوا جب چوٹا اسی برسین ابوسعید حسین بن حسن بن عبد اللہ سکری نحوی جو مشہور ہے اور صاحب تصانیف تھا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۶ ہجری

اس برسین عبد الملک بن محمد زقاشی نے انتقال کیا اور اسی برسین عبد اللہ بن مسلم قتیہ مصنف کتاب اذہب الکاتب فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۷ ہجری

## ذکر وفات موفق باللہ کا

## ذکر وفات موفق باللہ کا

اس برسمین ابو احمد طلحہ موفق باللہ بن جعفر متوکل راہی ملک بقا کا ہوا اسکے پائون  
 در و فیل ہوا تھا اور سنے طول کینچ کر بہت تکلیف دی ایک دن کہنے لگا کہ میری کچہری  
 میں سو نہر آدمی رزق پائے والے ہیں مگر انہیں کوئی مجھسا بد حال نہیں موت  
 موفق کی بدہ کے دن با میوڑین صفر اس برس کے میں ہوئی — موفق کے دیہد ہی پر  
 بیت ہوئی ہے بعد موعوض بن متہد کے جب یہ فوت ہوا تو سردار دن نے  
 جمع ہو کر اسکے بیٹے ابو العباس معتضد بن موفق کے دیہد ہونے پر بعد مفعوض کے  
 بیعت کی اور اسکے باپ کے یاروں نے جمع ہو کر اسکو حاکم اس خیر کا کر دیا  
 جس پر اسکا باپ حاکم تھا

## ذکر ابتداء حال قسرا مطہ کا

اسی برسمین اُسے سواد کو ذہین ایک قوم جو مشہور قرا بطہ میں جس شخص نے  
 کہ اس قوم کو اپنے مذہب میں ملایا وہ ایک قریہ میں سواد کو ذہ سے بیمار ہوا تب  
 اسکو ایک مرد قریہ نے جو کرینہ مشہور تھا بسبب سرخی آنکھوں کے اور وہ بیٹہ  
 میں نام سرخی چشم کا ہے جبکہ شیخ قرا مطہ اچھا ہوا تو اس مرد کے نام پر نام رکھا گیا  
 پہر تعیف کر کے قرا مطہ کہنے لگے اسنے شہری اور جٹلے آدمیوں میں سے اس قوم کو  
 جٹو عقل اور دین نہ تھا ایسے دین کی طرف دعوت کی ادھون نے اسکا دین  
 قبول کیا نامہ اسنے جو قوم کی طرف بھیجا تھا وہ اس طرح لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 فرج بن عثمان رہنے والا قریہ بھرانہ کا کہتا ہے کہ میں دعوت کرتا ہوں مسیح کی  
 طرف سے جو کلمہ ہے اور وہی مہدی تھا وہی احمد بن محمد بن حنفیہ تھا وہی جبریل تھا

## ذکر ابدی کے حال قراٹھ کا

۶۸ اب مسیح صورت بنا ہے انسان کی اور مجھے کہا ہے کہ تو دعوت کرنے والا ہے اور  
 حجتہ ہے اور نازقہ صالح اور خرمیسی ہے اور یکے بن ذکر کیا اور روح القدس ہے  
 اور بنایا اور سکو کہ نماز چار رکعتیں میں طلوع شمس سے پہلے اور دو رکعتیں میں غروب  
 سے پہلے اور ان ہر نماز کی یہ ہے کہ موذن کہے تین مرتبہ اللہ اکبر اور اشہد  
 ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اور اشہد ان اوم رسول اللہ اور اشہد ان نوحا رسول اللہ  
 اور اشہد ان عیسی رسول اللہ اور اشہد ان محمد الرسول اللہ اشہد ان محمد بن الحنفیہ  
 رسول اللہ اور قبلہ بیت المقدس کی طرف ہے اور جمعہ اتوار کا دن ہے اس  
 دن تعطیل چاہے اور ہر نماز میں استغفار جو احمد بن محمد بن خیفہ پر نازل ہوئی پڑھ دو  
 اس طرح ہے الحمد للہ وکلمتہ و تعالیٰ باسمہ المتجدد لاویاہ و باولیاہ قل ان الابلہ تواتر  
 للناس ظاہرا یعلم علم اسین و الحسب و الشہور و الایام و باطنہا لاویار الدین عرفوا  
 عبادی سبیلہ القونی یا اولی الاباب وانا الذی لا اسأل عما فعل وانا اعلم حکیم  
 وانا الذی املو عبادی و اتقوا خلقی فمن صبر علی بلائے و مخی و اختارے اذ خلعتہ  
 و خلعتہ فی نعمتی من زوال عن امری و کذب رسلی اخلتہ ما فی عذابی و اتممت جلی و اظہرت  
 امری علی استہ رسلی وانا الذی لم یبل جبار الا ضحیہ و لا عنز الا ذللتہ و بس الذی  
 امر علی امرہ و دام علی جہالتہ و قال لم یخرج علمہ عاکفین و بہ موقنین اولیک ہم الکاذبون  
 پھر رکوع کری اور اسکی شریعت میں روزہ برس میں دو دن مہربان اور  
 نیروز میں تھا اور شراب حرام اور خمر حلال تھی اور جایت سے غسل کرنا ضرور  
 نہ تھا لیکن وضو مثل وضو نماز کے ہے تھا اور ہر صاحب کچلی اور ناخن کا کھانا درست تھا

پھر شروع ہوا ۲۷۹ ہجری

اس برس میں معتمد نے اپنے بیٹے مفوض کو دیہجدی سے موقوف کیا اور اپنے بیٹھی

## ذکر وفات معتد کا

۶۲۱

بہتے معتد کو اپنے بعد ولی عہد کیا

## ذکر وفات معتد کا

اس برس میں احمد معتد علی اللہ بن جعفر متوکل بن معتصم انیسویں رجب کو بغداد میں فوت ہوا باعث مرنے کا یہ ہوا کہ اوسے کنا رہ مذی پر بیٹھ کر بہت کہا پی گیا تھا رات کو مر گیا۔ معتد نے قاضیوں اور سرداروں کو بلایا انہوں نے اوسے دیکھ کر سامنے بیجا کر دفن کیا عمر ستھک پچاس برس چھ ہفتے کی تھی مدت بادشاہت اوسکی تیس برس اوسکی خلافت میں اسکا بہائی موفق ایسا محیط تھا اور اوسے ایسے اسپر تنگی کی تھی کہ تین سو دینار کے اسکو حاجت ہوئی لیکن اوسوقت اوسے میرنہوی اوسوقت اوسے شتر متضمن شکایت انہاںے روزگار کا پڑا

## ذکر خلافت ابی العباس احمد معتد باللہ کا

یہ سوہوان بادشاہ عباسیوں کا تھا جس رات کہ معتد فوت ہوا اوسکے جمع کو ابی العباس احمد معتد باللہ ابن موفق ابی احمد طلحہ بن متوکل کی خلافت پر سمیت ہوئی۔ اسی برس میں نصر بن احمد سامانی نے انتقال کیا۔ اوسکی جا سے مادر ام المہرین اوسکا بہائی اسماعیل بن احمد بن اسد بن سامان ہوا۔ اسی برس میں جین بن عبد اللہ مشہور ابن جصاص مصر سے نہ تھکے گران قیمت کے خادیم بن احمد بن طولون صاحب مصر کے طرف سے واسطے ترویج معتد کی خوار کی بیٹے سے تھکے اسی برس میں ابو یوسف محمد بن عیسیٰ بن سوده زندی سلمیٰ زندین ماہ رجب میں عالم تقا کو دھرا یہ امام تھا حافظ تھا اسکی پانچ تصنیف ہیں جامع کبیر حدیث میں یہ اندھا تھا لیکن اون الامون میں سے تھا جسے اقتدا حدیث میں کرتے ہیں اور شاگرد محمد بن اسماعیل بخاری کا تھا



## ذکر نوروز معتضدی کا

۶۲۶ اور بعض شیخون میں اسکا شریک تھا شل قیتہ بن سید اور علی بن حجر کی

پہر شروع ہوا ۲۸۰ ہجری

اس برسمین جعفر بن محمد فوت ہوا یہ وہ شخص تھا جسے لقب معوض نے اور خلعت  
اسکے باپ نے دیا تھا اور معتضد نے حاکم کیا جیسے ذکر کیا

پہر شروع ہوا ۲۸۱ ہجری

اس برسمین معتضد مار دین میں گیا وہاں کا حاکم اسلے آنے سے بھاگ کر حدان میں آیا  
اور اپنے بیٹے کو دہن چوڑا آیا معتضد نے اسے لڑکے بھر مار دین کو دی اسی برسمین  
جعفی بن جنت عامل دمشق کا طرسوس سے بلاد روم میں آیا خارویہ کی طرف سے اور  
فتح کیا ادنبی بکڑی اسی برسمین عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ابی الدینا صاحب نصاف  
کثیر مشہورہ کا فوت ہوا

پہر شروع ہوا ۲۸۲ ہجری

## ذکر نوروز معتضدی کا

اس برسمین حکم کیا معتضد نے اپنے خراج کا نوروز معتضدی میں درسطے اسانی خلعت  
کے نوروز خیزران کے بیٹے میں جرودی نہیون سے ہے ہوتا ہے جبکہ آفتاب  
آخر جمادین پہنچتا ہے

ذکر قتل خارویہ کا

## ذکر قتل خارویہ کا

اس برسمین خارویہ بن احمد بن طوون مارا گیا اس طرح کہ خدمتگاروں میں سے کئے ۶۲۳  
 اور سکواد کے فرش پر ماہ ذی الحجہ میں دمشق میں ذبح کیا باعث اسکا یہ تھا کہ کینے  
 خارویہ سے کہا کہ تیری ہر ایک لونڈی نے ایک ایک خوجہ کو اپنا دھڑا بنایا ہے  
 خارویہ نے یہ سنکر چاہا کہ بعض لونڈیوں کو سزا دیوے لیکن سب خادموں نے  
 اجتماع اور اتفاق اسکے قتل پر کر کے جنہوں نے ادکو ہتھم اس امر کا کیا تھا  
 ادمنین سے بیٹھ نفر سے زیادہ قتل کئے اور جبکہ خارویہ کو بھی قتل کیا تب  
 اس کے سرداروں نے جیش بن خارویہ پر بیعت کی ہر چند یہ لڑکا تھا اسی برسمین  
 ابو حنیفہ احمد بن داؤد لدنوری مصنف کتاب نبات کا فوت ہوا اسی برسمین  
 حارث بن ابی اسامہ نے انتقال کیا جس کے واسطے سند ہے اسی برسمین  
 ابو عینیا محمد بن قاسم جو روایت اصمعی سے کتاب ہے جان بحق تسلیم ہوا یہ اندھا  
 اور صاحب لطایف اور اشعار کا ہے یہ طرفاء سے ایسا حاضر جواب اور  
 ذکی تھا کہ کوئی مثل اسکے نہ تھا پیدا میں اسکی سن ۹۱ء میں ہوئی اور چالیس برس  
 کی عمر میں اندھا ہوا لقب اسکا ابو عینیا اس طرح سے ہوا کہ ایک دن اسنے ابو زید  
 سے پوچھا کہ تصنیف لفظ عین کی کیا آتی ہے اسنے کہا عینا اے ابو عینیا یہی  
 لقب اسکا ہو گیا — متوکل کے سامنے اسکے ندیم ہونے کا ذکر ہو رہا تھا  
 اسنے کہا کہ اگر یہ اندھا نہ ہوتا تو البتہ اسکے لائق ہوتا ابو عینا نے یہ سنکر کہا  
 کہ اگر مجھے چاند دیکھنے سے معاف رکھے تو میں لائق دوست کے ہوں

## پہر شروع ہوا ۲۸۳ ہجری

اس برسمین طعج بن جفہ امیر دمشق نے جیش بن خارویہ کو دمشق میں بھیجا اور لشکر

## ذکر قتل خارویہ کا

۶۲۴ جیش مذکور کا اسکے لڑکپن کے باعث اور زوال کے قریب اور باپ کے بڑاؤ کے دور ہونے کے سبب سے مختلف ہوا آخر کار اسکو قتل کر کے گہرا شہر کو لوٹا اور جلایا اور اس کے بہائی ہارون بن خارویہ کو اس کے جامی مسند خلافت بیٹھایا۔ جیش بن خارویہ نو ہفتے کل بادشاہ رہا۔ اسی برسین تحریری شاعر جس کا نام ولید بن عبادہ تھا سنج مین یا حلب مین فوت ہوا یہ اشیش اسکی ستھ مین ہوئی اس برس مین علی بن عباس مشہور ابن رومی شاعر نے انتقال کیا اسی برسین معتضد نے حکم کیا کہ جو سہام مواریت سے بچے وہ ذری اللار حام کوٹے اور دقر مواریت کا موقوف کیا۔ تاریخ قاضی شہاب الدین بن ابی المم سے یہ منقول ہے کہ اسی برس مین معتضد نے حکم لکھنے طن کا سادیہ اور اس کے باپ اور بیٹے کے حق مین اور اس کے من مباع ہونے مین دیا اور اس حکمانہ مین بعد حمد خدا اور صلوة نبی کے یہ لکھا تھا کہ جب ہمارے پیغمبر کو خدا نے رسول کیا تو سب سے زیادہ اونکے مخالفت مین نبی امیر تھے اور نبی امیر مین سب سے زیادہ ابوسفیان بن حرب تھا اور اس کے دوست جو نبی امیر سے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ مین *دا شجرة الملوحة* مفسر سب متفق ہین کہ مراد اسے نبی امیر مین۔ نبی سلم نے ایک دن دیکھا کہ ابوسفیان کو اتے ہوئے کہ سادیہ پہنچا ہے اس سے اور نیریہ سادیہ کا بہائی مینکا ہے اس سے تب آپنے فرمایا احنت خدا کی کہنچے والے اور سوار اور ہاسنے والے پر۔ منقول ہے کہ سادیہ نے کہا اسے نبی بعد مناف تو تم انکو لینا کرہ کا پس وہاں بہشت اور دوزخ نہیں ہے۔ اور رسول صلعم نے ایک روز واسطے روبرو لکھنے کے بلا تا سب کہا نا کہانے کے لکھنے مین دیر کی تب نبی صلعم نے فرمایا اللہ اسکا سیر سیر کیمجھ جب سے کہہا کہ نہوتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ مین طعام کو سیر ہو کر نہیں

## ذکر قتل خارویہ کا

ہین چوڑتا بلکہ تھک کر چوڑ دیتا ہوں اور یہ بھی منقول ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ۲۲۵  
جنگ تم سادیہ کو میرے منبر پر دیکھو تو قتل کرو۔ اس طرح کی حدیثیں اوس میں بہت  
تھیں اور حکم کیا کہ یہ شہر ہون میں پہرایا جائے اور معادیہ پر برسر منبر لعنت  
کرین تب لوگوں نے کہا کہ اسے فراخی سید دن کو ہو جائے گی اور سادات  
ہمیشہ بادشاہوں پر خروج کرتے رہے ہین بیشک کہ لوگوں میں اس سے  
فتنہ برپا ہونگے یہ سنکر وہ اسے باز آیا

## پہر شروع ہوا ۲۸۴ھ ہجری

اس برس میں ہنجون نے لوگوں کو خبر دی کہ بہت شہر دلائین بسبب کثرت بارش  
اور شدت نہروں کے ڈوب جائیگی تب لوگوں نے مای فطرت کی لیکن اوس  
سال مینہ کم ہوا اور چشمے نیچے ہو گئے یہاں تک کہ بغداد میں کے مرتبہ نماز استسقا  
پڑھی اسی برس میں حکومت ہارون بن خارویہ بن احمد بن طولون کی مصر میں مگرگی  
سردار اسپین ایسے فاعلت ہوئے کہ بغداد دست بادشاہت کا ٹوٹا گیا  
اور سکی طرف سے دمشق پر طغ بن جہت حاکم تھا۔ اس برس میں اسحاق بن موسیٰ  
اسفرانی فقیہ شافعی فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۲۸۵ھ ہجری

اس برس میں معتقد نے اندین جاکر اوسے بی لڑائی لیا حاکم اندک محمد بن احمد بن موسیٰ بن شیخ معتقد  
نے قسرن میں جاکر شہر مذکور کو لیلیا اور عواصم کو سردار دن ہارون بن خارویہ بن احمد بن  
طولون صاحب مصر سے لیا ہارون نے معتقد سے چاہا تھا کہ ان شہر دن کو جیسے لیلے ہی ہین  
ابراہیم بن اسحق جو سردار محمد ثون کا بغداد میں تھا جان بحق تسلیم ہوا

## ذکر قتل خمارویہ کا

پہر شروع ہوا ۲۸۷ھ ہجری

۶۶۶

اس برسمین ایک شخص قرامطہ کا تھا ہوا بحرین میں جو مشہور ابی سید خجائی تھا اور جمع کثیر فراسم کر کے ایک گروہ قطیف اور ان قریوں میں قتل کیا اسی برسمین ہمد جسکا نام ابو العباس محمد بن عبد اللہ بن زید تھا فرست ہوا یہ خود اور دست میں امام تھا اسکے تعینات میں سے بہت کتا میں مشہور ہیں ازاجملہ کتا س کامل اور روضہ اور مقضب وغیرہ میں اسے ابو العثمان مازنی سے پڑا تھا۔ فقط وغیرہ اسکے شاگرد تھے پیدائش اسکی سن ۲۸۷ھ میں ہوئی ہمد اور اسکا لقب ہے جو اسم سے بھی زیادہ مشہور ہوا ہے وہ مشہور ت یہ کہتے ہیں کہ یہ اپنے یاروں میں بیٹا تھا ناگاہ حاکم شرطہ نے اسکو صاحب کیواسطے طلب کیا لیکن ہمد نے اس پاس جانا کمرہ جانا۔ جب قاصد نے اسکے طلب میں سامنے کیا تو وہ کوزدن میں جو پانی ٹہنڈا کرنے کے لئے تھے گھس کر چھپ رہا جب قاصد صاحب شرطہ کا اس کہر میں ڈھونڈنے کو آیا تو ہمد کو پایا جب وہ ڈھونڈ کر چلا گیا تو صاحب خانہ جسکا نام ابو حاتم سجستانی تھا تالی بجا کر کوزدن پر آواز کرتا تھا کہ اے ہمد اے ہمد لوگوں نے یہ سنا تو بولنے لگے یہاں تک کہ لقب ہو گیا ابو العباس کا

پہر شروع ہوا ۲۸۷ھ ہجری

اس برسمین اسماعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراء النہر کا امیر خراسان کو قتل نہارت کر کے خراسان پر حاکم ہوا نام خراسان کا عمرو بن لیث صفارتا پھر اسکو مستفد باس بغداد میں بھیجا اور اسے وہاں قید رکھا یہاں تک کہ مارا گیا ۲۸۹ھ میں

## ذکر مرنے مقصد کا

۶۲۷ یرقہ خانہ ہی میں — اسی برس میں محمد بن زید علوی حاکم طبرستان کا خراسان میں  
 یک صغار کے لٹنے کی خبر سنکر تودمان حاکم ہوا تب اوسین اور لشکر اسماعیل سامانی میں  
 لڑائی سخت ہوئی لشکر علوی کا بھاگا اور علوی زخمی ہوا انہی زخموں سے بعد چند  
 دن کے فوت ہوا بیٹا اسکا زہد اس دفعہ میں گرفتار ہوا تھا اسے اسماعیل پاس  
 بھیجا اسماعیل نے اسکا اکرام کیا اور وسعت دی اس کے قید میں — محمد بن زید  
 ادیب فاضل شاعر خوش سیرت تھا اللہ اس پر رحم کرے اس برس میں علی بن  
 عبدالغریز لنوی مکہ میں وفات پائی

پہر شروع ہوا ۲۸۸ھ اور ۲۸۹ھ ہجری

اس برس میں طغج بن جغت ایردشوق اور قرامطہ میں لڑایاں ہوئیں

## ذکر مرنے مقصد کا

اسی برس میں باسیون<sup>۲۱</sup> ریح الاخر کو ابوالعباس معتضد بن طلحہ موفقی بن جعفر متوکل بن جعفر  
 معتصم بن ہارون رشید فوت ہوا اسکو محمد بن طاہر کے گہر میں رات کو دفن کیا  
 پیدائش اسکی ماہ ذی الحجہ ۲۲۲ھ میں ہوئی بادشاہت اسکی نو برس  
 نو مہینے تیرہ دن رہی — اولاد اس کے بیٹوں میں ایک علی کتفی اور جعفر مقتدر  
 اور ہارون تھے اور گیارہ بیٹان تھیں جب معتضد کی موت قریب ہوئی تو ایشار  
 پڑھے — معتضد فریبہیب تھا اس کے خوف اور دبدب سے لوگ ڈرتے تھے  
 اور اسے داد خواہی سبب خوف کے مکتے تھے وہ عقل مند اور نیکخت تھا قاضی  
 ابن اسحق نے نقل کی ہے کہ میں ایک روز معتضد پاس جو گیا تو دیکھا اس کے سر پہ

## ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

۶۲۸ جوان عورتیں رومی شکے شہد صبح کی مانند تھے میں ادکند دیکھنے لگا جب میں کہرا ہوا تو مجھے مستفہ نے کہا کہ بیٹہ میں تمہارا تین لوگ جو مجتمع تھے متفرق ہوئے تب مستفہ نے کہا اے قاضی خدای قسم میں نے اپنے ازار بند کو حرام پر کبھی نہیں کہولا

## ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

یہ وقت مرنے مستفہ کے رزمین تھا لیکن وزیر نے حال مرنے مستفہ کا اسے لکھا اور اسکی وصیت لی جب یہ خبر اسکو پہنچی تو اسنے بھی وصیت اپنے پاس والوں سے لی اور بغداد کی طرف جا کر بایسویں جادی الاول کو اوسمین داخل ہوا اسی برس میں ابراہیم بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا فوت ہوا جسے ۳۶۱ھ میں بھنے لکھا ہے بعد اوسکے عبداللہ بن ابراہیم حاکم ہوا یہ عبداللہ قتل ہوا حال اسکا ۳۹۶ھ میں ہم لکھیں گے اگر خدا نے چاہا عبداللہ کا قتل شہر یونس میں ہوا یہ شخص عادل نیک خلعت تھا

## پہر شروع ہوا ۹۰۰ھ ہجری

اس برس میں شوکت قرامطہ کی ایسی بڑی کہ انہوں نے دمشق کو ادسکے حاکم طغجن بہت کے لشکر کو شکست دیکر گیر لیا لیکن بعد اسکے لشکرا طرات سے مجتمع ہوئے اور ادسکے پیشوا ایچے کو جو شہر مشہور ہے قتل کیا جب یہ پیشوا مارا گیا تو اسکی جائے ادسکا بہاوی حسین قائم ہوا اور اسی ماجد تھا اور ظاہر کیا بد بختی کو اپنے منہ پر اور گمان کیا کہ وہ نیک نشانی ہے جب اس پاس جمعیت بہت ہوئی تو اہل دمشق نے کچھ مال ادسکو دیکر صلح کی پھر نصرتین جا کر دمان غالب ہوا اور اپنا خطبہ منبروں پر پڑھوایا اور نام رکھا گیا مہدی امیر المومنین اور دلی عہد اپنے چچا کی بیٹی کو کر کے ادسکا لقب مدثر رکھا اس گمان پر کہ یہ وہ مدثر ہے جو قرآن میں ہے پر حاة اور معرہ وغیرہ

## ذکر غلبہ مکلفی کا مصر اور شام پر

دیگرہ میں جا کر ادنیٰ رعایا کو موٹوں اور عورتوں کے قتل کر کے سلیمین گباؤ کو ۶۲۹  
بے لڑی لیکر ادنیٰ رعایا کو سوڑوں کتب کے جلایا جبکہ حکومت فرمطی صاحب  
شامہ کی بہت مضبوط ہوئی تو مکلفی نے بندہ اسے خراج کر کے رقم پراوتر اور لشکر  
ادنیٰ طرف بھیجا

## پھر شروع ہوا ۲۹۱ ہجری

چوبیسویں محرم اس سال کے لشکر خلیفہ اور صاحب شامہ فرمطی میں ایک مکان پر  
جو حماۃ سے بارہ میل ہے لڑی ہوئی قراطرہ باگی لشکر خلیفہ او کو قتل کرتے  
ہوئے پیچھے گئے صاحب شامہ موہ چچا کے بیٹے دثرا اور غلام رومی کے بہاگا  
لیکن لوگوں نے اسے ایک جنگل میں گرفتار کر کے مکلفی پاس رقبہ میں حاضر کیا۔  
وہ او کو لیکر بغداد میں گیا اور او کو وہاں قتل کر کے سر صاحب شامہ کا شہرہ میں  
تشبیہ کیا کتاب شریف عابدین یہ لکھا ہے کہ قلعہ میں یہ لڑائی واقع ہوئی تھی  
کتا بن کردہ ایک قریہ ہے شہرہ ان معرہ سے اخذہ کے راہ پر حامت سے  
طلب تک اسی برسمین ابوالباسا حد بن یحییٰ بن زید معروف ثعلب بغداد میں ہوا  
یہ کو فیوان کا نواور تشبہ میں امام تھا اور ثقہ تھا دلیل میں اور صالح تھا پیدائش  
سنہ میں ہوئی

## پھر شروع ہوا ۲۹۲ ہجری

ذکر غلبہ مکلفی کا شام اور مصر پر اور قطع ہونا بادشاہت نبی طولین کا

اسی برسمین مکلفی نے لشکر محمد بن سلیمان کے ساتھ کر کے دمشق پر غالب آیا



## ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

۶۲۸ جوان عورتیں رومی خٹکے منہ صبح کی مانند تھے مین ادکو دیکھنے لگا جب مین کہرا ہوا تو منہ  
مستفہ نے کہا کہ بیٹہ مین بیٹیا تمہیں لوگ جو مجمع تھے متفرق ہوئے تب مستفہ نے کہا اے قاضی خدا کی  
قسم میں نے اپنے ارادہ کو حرام پر کبھی نہیں کہولا

## ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

یہ وقت مرنے مستفہ کے روقین تھا لیکن وزیر نے حال مرنے مستفہ کا اسے لکھا  
اور اسکی بیعت لی جب یہ خبر اسکو پہنچی تو اسنے ہی بیعت اپنے پاس والوں سے لی  
اور نبداد کی طرف جا کر بامیسوین جادوی لادل کو اوسمین داخل ہوا اسی برسمین ابراہیم  
بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقہ کا فوت ہوا جیسے ۲۶۱ سنہ مین ہنے لکھا ہے  
بعد اوسکے عبداللہ بن ابراہیم حاکم ہوا پھر عبداللہ قتل ہوا حال اسکا ۲۹۶ سنہ مین  
ہم لکھیں گے اگر خدا نے چاہا عبداللہ کا قتل شہر یونس مین ہوا پھر شخص عادل  
نیک خلعت تھا

## پہر شروع ہوا ۲۹۰ ہجری

اس برس مین شوکت قرامطہ کی ایسی بڑی کہ انہوں نے دمشق کو ادسکے حاکم طغیبن  
جعت کے لشکر کو شکست دیکر گریہ لیا لیکن بعد اسکے لشکرا طراف سے مجمع ہوئے  
اور ادسکے پیشوایکے کو جوشیح کر مشہور ہے قتل کیا جب یہ پیشو امار لیا تو اسکی جائے  
ادسکا بہائی حسین قائم ہوا اور سسی ماجد تھا اور ظاہر کیا بد نجی کو اپنے منہ پر اور گمان  
کیا کہ وہ نیک انسانی ہے جب اس پاس جمعیت بہت ہوئی تو اہل دمشق نے کچھ  
مال ادسکو دیکر صلح کی پھر حص مین جا کر دبان غالب ہوا اور اپنا خطبہ منبر دین پر پڑھوایا  
اور نام رکھا گی مہدی امیر المؤمنین اور دلی عہد اپنے چچا کی بیٹی کو کر کے ادسکا  
لقب مدثر رکھا اس گمان پر کہ یہ وہ مدثر ہے جو قرآن مین ہے پھر حاة اور مدثر وغیرہ

## ذکر غلبہ مکتنی کا مصر اور شام پر

دیگرہ میں جا کر ادکنی رعایا کو مد لڑکوں اور عورتوں کے قتل کر کے سلیہ میں گیا اور ۶۲۹  
بے لڑائی لیکر ادکنی رعایا کو مد لڑکوں مکتب کے جلایا جبکہ حکومت فرمطی صاحب  
شامہ کی بہت مضبوط ہوئی مکتفی نے بغداد سے خروج کر کے رقبہ پراور اور لشکر  
ادکنی طرف بھیجا

## پہر شروع ہوا ۲۹۱ھ ہجری

چوبیسویں محرم اس سال کے لشکر خلیفہ اور صاحب شامہ فرمطی میں ایک مکان پر  
جو حما سے بارہ میل ہے لڑائی ہوئی قرائط بہاگی لشکر خلیفہ اور کو قتل کرتے  
ہوئے پیچھے گئے صاحب شامہ موچیا کے بیٹے دثرا اور غلام رومی کے بہاگا  
لیکن لوگوں نے اسے ایک جنگل میں گرفتار کر کے مکتنی پاس رقبہ میں حاضر کیا۔  
وہ ادکو لیکر بغداد میں گیا اور ادکو دربان قتل کر کے سر صاحب شامہ کا شہرین  
تشریف کیا کتاب شریف عابدین یہ لکھا ہے کہ تنخ میں یہ لڑائی واقع ہوئی تھین  
کتاب بن کردہ ایک قریہ ہے شہر دن مرہ سے اخذہ کے راہ پر حات سے  
حلب تک اسی برسمین ابو العباس احمد بن یحییٰ بن زید مودت طلب بغداد میں ہوا  
یہ کو فیون کا خواور شہہ میں امام تھا اور ثقہ تھا دلیل میں اور صالح تھا پیدا ایشتر  
ستہ میں ہوئی

## پہر شروع ہوا ۲۹۲ھ ہجری

ذکر غلبہ مکتنی کا شام اور مصر پر اور قطع ہونا بادشاہت بنی طولین کا

اسی برسمین مکتنی نے لشکر محمد بن سلیمان کے ساتھ کر کے دمشق پر غالب آیا

## انبار قرامطہ کا

۶۲۰ اور یہاں تک گیا کہ قریب مصر کے پہنچا حاکم اوسکا ہارون بن خاریہ تھا اسکے اکثر سردار جدا ہو کر لشکر خلیفہ سے ملے لیکن ہارون اوہنی باقائدہ سے نکل کر محمد بن سلیمان سے کئی مرتبہ لڑا آخر کار لشکر ہارون میں باہم دشمنی ایسی ہوئی کہ وہ بہت کشت و خون کی پہنچی ہارون نے سوار ہو کر ارادہ فتنہ کے فرو کرنے کا کیا تھا کہ بیشہ شامیہ نے اسے نیزہ مارا کہ مر گیا بعد اوسکے اوسکا چچ شیبان قایم حکومت ہوا اوسنے محمد بن سلیمان سے امان چاہی محمد نے اسے امن دیا پہر شیبان رات کو جیسا بھاگا کہ اوسکا نشان نہ ملا تب محمد بن سلیمان نے مصر پر غالب ہو کر بنی طولوں کو گرفتار کیا وہ قریب دس مرد کے تھے اور انکا مال ضبط کیا اور انکو قید کر کے بغداد کو بھیجا اور فتح نامہ کتفی پاس روانہ کیا یہ اس برس کے صفر میں ہوا

پہر شروع ہوا ۲۹۳ ہجری

## ذکر انبار قرامطہ کا

اس برسمین بعد غالب ہونے لشکر خلیفہ کے مصر پر اور فارغ ہونے محمد بن سلیمان کے اسی بنا مصر میں ایک خارجی خلجی نامی نے خروج کیا — جب اسنے قوت اور حکومت پائی تو محمد بن کینغ عامل دمشق کا اسکی طرف گیا قرامطہ نے دمشق کو بہت عامل دیکھ کر قصد اس کے لینے کا کر کے وہاں کے لوگوں کو قتل کیا اور لوٹا طریقہ کو بہر اطراف کو ذہین کئے تب کتفی نے لشکر اسے سردار دن خاص کے مثل دحیف بن حواریکین ترکی اور فصل بن موسیٰ بن بجا اور بشیر خادم افیشنی اور رابن ابی اوسپر بھیجے جب باہم لڑائی ہوئی تب لشکر خلیفہ نے شکست پائی اور ادان سردار دن میں سے جمع کثیر مارے گئے اور قرامطہ نے ایشیا کثیر لوٹ کر قوت

## انجاء قرامطہ کا

توت ہائی اسی برسمین عبداللہ بن محمد ناشی شا عو اور نصر بن احمد حافظ فوت ہوئے ۴۳۱  
 اسی برسمین رزین احمد بن یحییٰ بن اسحق جو مشہور ابن راوندی ہے جان کن تعلیم  
 اسنے بہت کتابیں کفر میں مناظرہ اور مناقض شریعت میں تصنیف کیں اور انجاء قضیب  
 اور کتاب الامح اور کتاب فرزد اور کتاب زمرہ وغیرہ میں اور ان سب کا  
 علمائے جواب لکھا ہے خواہ معارض قرآن شریف کے نہیں خواہ اور کفریات  
 میں اور اسکی وجہ فساد کو بدلیل قوی ثابت کیا ہے بعض اسکے اقوال سے  
 میرے سخت ہو جو اسپر خدا کی کتاب زمرہ میں میں باتا ہوں کلام انکم بنی و  
 بہر خدا کی اس قول سے انا اعطناک الکفر اور کہا ہے کہ انہائے ظلمت سے  
 تھے کہ عوام خلق کو اس کے سبب کہنچے جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے اور یہود  
 اور نصاریٰ کی طرف سے کتاب مناقضہ دین اسلام کے لئے بنائی اور یہودی  
 طرف سے لکھا کہ موسیٰ بن عمران نے فرمایا ہے کہ نہیں نبی میرے بعد اور کتاب  
 فرزد میں لکھا تھا کہ مسلمان اپنے نبی پر دلیل قرآن لاتے ہیں جسکے ساتھ نبی نے  
 غلبہ چاہا لیکن عرب اور نکاح معارضہ نکاح کے پس مسلمانوں سے کہا جائے کہ اگر کوئی  
 فلاسفہ میں سے پہلا حکیم دعوے کرے جیسا تم دعوے قرآن کے باب میں کرے  
 ہو تو بطلیموس کے صدق پر دلیل قایم ہوگی کیونکہ اقلیدس نے دعوے کیا ہے  
 کہ تمام خلق نسل اور اسکی کتاب کے کہنچے سے عاجز ہیں تو اس دلیل سے نبوت  
 اسکی ثابت ہوگی اور اسنے کہا ہے کہ قول خدا نیا حال ان کید شیطان کا نہ ضعیف  
 کون ضعیف تھا آدم کو توحشت سے نکالا اسکے ایسے قول بہت ہیں لیکن ہم نے  
 اس کے کہنے سے اعراض کیا — موت اسکی صحت ہو اسپر اللہ کی رحمت ملک  
 بن طوق میں ہوئی لکھا ہے کہ عمر اسکے چھتیس برس کی تھی — اسکے اخبار اور تاریخ  
 وفات قاضی شہاب الدین ابی الدم حموی کی تاریخ میں بھی میں نے دیکھی ہے

## ذکر مرنے مکلفی باللہ کا

۶۳۲ اور تاریخ سمنش الدین ابن خلکان میں مینے دیکھا کہ اسکی وفات ۶۵۵ھ میں ہوئی اور بعض نے کہا کہ ۶۵۵ھ میں دالمند علم بالصواب

## پہر شروع ہوا ۲۹۴ھ ہجری

اس برہمن قرامطہ نے عراق کی رستے سے حاجون کو پکڑ کر سب کو قتل کیا۔ سب مقتول شمار میں آئے اور انکا اسباب بہت لیا سردار قرامطہ کا زکریہ تھا یہ خبر سن کر مکلفی نے اوپر لشکر بھجوا کر قتل کیا قرامطہ بھاگے شکست پا کر اور بہت آدمی انکے مارے گئے زکریہ ملعون زخمی گرفتار ہوا اور سات دن کے بعد راہی ملک عم کا ہوا لشکر مواد کے سر کے بعد ادین آیا اور اس کے سر کو تشہیر کیا اسی برہمن محمد بن نصر موزی سمرقند میں فوت ہوا اسکی تصیفات بہت ہیں

## پہر شروع ہوا ۲۹۵ھ ہجری

اس برہمن صفر کے بیٹے میں اسماعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراء النہر اور خراسان کا جان بحق تسلیم ہوا اس کے بعد اسکا بیٹا ابو نصر احمد بن اسماعیل حاکم ہوا مکلفی نے اسکو اطاعت کے واسطے لکھا

## ذکر مرنے مکلفی باللہ کا

ابھار دین شب ذی قعد اس برس کو مکلفی باللہ ابو محمد علی بن مستضد باللہ ابی العباس احمد بن سمنی باللہ ابی احمد طحم بن توکل جعفر بن سقم محمد بن ہرون شہید نے نقال کیا بادشاہت اسکی چھ برس چھ مہینے اور بیس دن رہی عمر اسکی تینیس برس کی تھی یہ میانہ قد خوبصورت ہلکا گندم گون خوش چشما فی اور بال بڑی ڈاڑھی والا تھا

## ذکر بادشاہت مقتدر باللہ کا

والا تھا ماسکی ام ولد ترکیہ کی تھی نام اوسکا مجد تھا بیماری اسکے کئی مہینے رہی ۳۳۳  
یہ محمد بن طاہر کے گہرین دفن ہوا

## ذکر بادشاہت مقتدر باللہ ابی الفضل جعفر بن معتضد باللہ کا

اسکی ما ام ولد تھی نام اوسکا شیب تھا یہ اٹھارہ دن بادشاہ عباسیوں کا تھا  
اسکی خلافت پر بیعت اوس روز ہوئی جس روز کتفی فوت ہوا مقتدر کی دست  
تیرہ برس کی تھی

## ذکر موت مستدر اموی صاحبانہ لیس کا

اسی برس میں فوت ہوا مستدر بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن  
جو دخل تھا مغرب بن حامد بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن جبشدر  
نے انتقال کیا تو اوسکے بیٹے عبد اللہ بن محمد بردبارت کے بیٹے ہوئے  
یہ سترہویں صفر اس برستے کہ وہی اسی برس کے محرم میں ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر  
ترزی فقیہ شافعی محدث راہی لک دقا کا ہو چکے بن دیر مصری اور یوسف  
بن عدی اور کثیر بن یحییٰ وغیرہ سے روایت کرتا ہے اور اس سے احمد بن کابل  
شافعی وغیرہ روایت کرتے ہیں پیدائش اسکی سنہ ۱۸۱ میں اور لکھا ہے سنہ ۱۸۱

پہر شروع ہوا ۲۹۶ ہجری

ذکر خلع مقتدر اور بیعت ابن مستنکر کا

## ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ کا

۱۳۴۰ اس برس کی سرداروں اور قاضیوں نے مقتدر سے خلع کر کے عبداللہ بن مستزکی بیعت کیا اور اس کا لقب راضی باللہ رکھا اس امر سے گہر کے غلاموں میں سے جو مقتدر کی طرف تھے اور جو ابن مستزکی طرف تھے (ایمان ہوئے) آخر کو عبداللہ بن مستزکی ہاک کر چلا اور اس کے یار بھی جدا ہوئے پھر گرفتار ہوا عبداللہ بن مستزکی اور دربارت خیمہ رہا آخر کو پھانسی دیکر قتل کیا اور ظاہر یہ کیا کہ وہ نکیر پوٹ کر فوت ہوا (مستن) اس کی اس کے درشا کو دی پیدائش عبداللہ بن مستزکی تیسویں شعبان ۵۸۰ھ میں ہوئی یہ شاعر و فاضل تھا اس کے اشعار اور تشبیہات مشہور ہیں شہزادہ ہرود کا تھا غلبہ اور بادشاہت اس کی لیکن رہی دقت بادشاہ ہونے کے اس نے کہا تھا پہنچا دے جو رخصتا اور باطل ہونے باطل کا اس کے کلمات ربیع بہت ہیں یہ اپنے مذہب میں مومن اور کربستہ طالب علم اور شعر پڑھتا مشہور حلفا میں یہ تھا کہ وہ اپنے نفس کو ناپائیدار خلافت نہیں جانتا تھا بلکہ آرام طلب ایسا تھا کہ اس کو حاکم خلافت قوم نے کیا تھا جس قوم نے اسے خوار کیا بعد بیت کے — علی بن محمد بن یسار نے اس کا مرثیہ کہا ہے کہ مضمون اس کا تھا واسطہ اللہ کے ہے بھلائے تیری کافی تھا مجھے غرض ملک کے تھوڑا سا علم اور ادب اور حب نہیں ہے یہ امر کہ اگر نہ تو ملک تو ہمیں نقصان ہوتا کیونکہ تو نے پایا ہے سپہ ادب کا روایت یہ ہی ہے کہ وہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ نے حاکم اس واسطے کیا ہے کہ تمام اولاد طالب کو فائدہ پہنچے جو اولاد علیؑ کو پہنچی تو انہوں نے بددعا دی

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ بن عبد اللہ بن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم علیہ السلام

اس برس کے غزوہ رمضان کو ابو نصر زیادۃ اللہ بن عبد اللہ بن قتل اپنے باپ کے

## ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ کا

کے جو زیادہ اللہ کے اتفاق سے ہوا تھا حاکم ہوا تو صبح اسکی یون ہے کہ زیادۃ اللہ ۶۳۵ کو اسکے باپ عبد اللہ نے شراب پینے پر قید کیا تھا۔ زیادۃ اللہ نے تن خادم صفابی کو جو اسکے باپ کے خادم تھے قتل پر پر متفق کیا اور ہون نے عبد اللہ کو قتل کر کے اسکا سر زیادہ اللہ پاس قید خانہ میں لائے جب زیادت اللہ حاکم ہوا تو اسکو قتل کر دیا باوجودیکہ اسنے قتل کر دیا تھا جب بادشاہ ہوا یہہ افریقیہ پر توجہ لذات اور مصحبت مسخر دلکا ہوا اور معاملات مملکہ کو بالکل چھوڑ دیا اور افریقیہ میں سے جو اسپر تادرتے اسکے چچا اور بہائی اون سبکو قتل کیا اور زمان حکومت زیادۃ اللہ میں کام ابی عبد اللہ شیعہ کا جو مغرب میں لوگوں کو دعوت طرف سادات بنی فاطمہ کی کرتا تھا خوب بنا زیادت اللہ نے یہہ حال دریافت کر کے اسپر تمام لشکر کہ چالیس ہزار آدمی تھے معہ ابراہیم کے جو بنی غلب سے تھا اور وہ اسکے چچا کی اولاد تھا بھیجا تب ابو عبد اللہ شیعہ نے اسکو شکست دی جب زیادت اللہ نے ہاگنا لشکر کا اور ضعیف ہونا مقابلہ ابی عبد اللہ شیعہ سے دریافت کیا تو حجاب اسے ہوسکا مال جمع کر کے اپنے ملک کو چھوڑ کر شرق کی طرف گیا جب مصر میں پہنچا تو دمان نوشیری عامل تھا اسنے حال اسکے آنے کا مقتدر کو لکھا پھر زیادۃ اللہ دمان سے رقد میں گیا دمان خط مقتدر کا مقنن پہر آنے کا مغرب میں مدسٹے لڑی ابو عبد اللہ شیعہ کے پہنچا اور نوشیری عامل مصر کو واسطے مدد کے لشکر اور مال کے تھے بہت تاکید لکھی یہہ حال دیکھ کر زیادۃ اللہ مصر میں آیا نوشیری نے اسے کہا کہ تو حمات کی طرف نکل تو میں تیرے پاس لشکر اور مال میں سے جو ضرور ہو میں جب یہہ نکلا تو نوشیری نے درنگ کی یہاں تک کہ کئی مقام دمان ہوئے آخر کو اسکے لوگ متفرق ہوئے اور زیادت اللہ کہ عادت شراب اور آگ سنے کی رکھتا تھا



## ذکر ابتدا سے دولت سادات کا

۶۳۶ اور سکویا ری عارض ہوئی کہ بال ڈاڑھی کے گر بڑے تب زیادت اللہ نے نوشیری سے مایوس ہو کر قدس کپڑے واسطے رہنے کے گیا لیکن رطہ میں پہنچ کر مر گیا اور پین دفن ہوا۔ مغرب میں نبی اعلیٰ بن سے کوئی باقی نہ رہا نبی اعلیٰ کی بادشاہت بارہ برس تقریباً رہی کیونکہ اوپر گذر چکا کہ رشید نے ابراہیم بن اعلیٰ کو حاکم فرقیہ کا کیا تھا ستمین اور اللہ ہی ایسا ہے جسکے ملک کو زوال نہیں

## ذکر ابتدا سے سادات بنی فاطمہ کا

اسی ستمین خلفاء سادات کی افرقیہ میں ابتدا ہوئی اور قطع ہوئی اپنی بادشاہت ۵۴۶ میں حسیام لکھن کے اگر اللہ نے چاہا پہلا خلیفہ سادات کا ابو محمد عبید اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن یونس بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب تھا اور لکھا ہو کہ یہ عبید اللہ بن محمد بن اسماعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب تھا علمائے اسکی صحت نسب میں اختلاف کیا ہے جو لوگ کہ قبیل اسکی امامت کے میں وہ کہتے ہیں کہ نسب اسکا صحیح ہے اس میں شک نہیں کرتے اور اکثر علماء سادات اپنا نسب بیان کرتے ہیں گواہ اسکی صحت کا مقولہ شریف رضی کا ہے کہ نہیں مقام میرا خواری پر با وجودیکہ میرے پاس کلمات کاٹنے والے اور دم کرم ہے دشمنوں کے مشہور کو میں لباس دولت پہناتا ہوں کیونکہ خلیفہ مصر میں اسوقت سیدی ایسا سید کہ باب اسکا باب میرا اور مولا اسکا مولا میرا ہے جیکہ کوئے دور والا چہرہ ستم کنا چاہا میری رنگ اسکی رنگ سے الفت دی ہے دونو سید دن محمد اور علی نے — اور بعض کہتے ہیں کہ نسب اسکا صحیح نہیں بلکہ شکستہ ہے۔ اور انہیں سے بعض نے مبالغہ کر کے اسکی نسب کو یہودیوں میں کیا ہے کہتے ہیں وہ کہ مہدی کا نام عبید اللہ تھا بلکہ نام اسکا سعید بن احمد بن عبد اللہ قدح بن یونس بن دیعان تھا

## ذکر اہلبے دولت سادات کا

تھا اور بعض نے کہا ہے کہ عبید اللہ بن محمد تھا۔ اور کہتے ہیں کہ اس کے نسب میں سید ۶۳۰  
 بن حسین بن بیہ سید بن حسن جب سلیمین آیا تو اسکی مجلس میں ایک روز ذکر عورتوں کا  
 ہوا حضار مجلس نے ایک یہودی کی جو رو کے جو سلیمہ کا لوار تھا اور بورو کو چھو کر  
 مرگیا تھا بہت تعریف اسکی سامنے کی تب حسین بن محمد بن احمد بن عبد اللہ قداح  
 مذکور نے اسے تزیج کی اوس عورت کا ایک بیٹا یہودی سے تھا حسین نے  
 اسکو تعلیم کیا اور بہت دوست رکھتا تھا سو اسے اسکے اور کوئی اولاد اسکے نہ تھی  
 تب ولی عبد اپنا سے ابن حداد یہودی کو کیا اور اسکو بیٹے کی طرح ہرارتا ہے  
 اور مالی فخر اور علامات اسکو دیا تب لوگوں میں اسکا بیٹا مشہور ہوا۔ کلام  
 مورخوں کے بہت مختلف ہیں اور زیادہ اختلاف ہے عبید اللہ قداح بن یحییٰ  
 بن دیصان میں لیکن سہم مخقر اسکو لکھتے ہیں۔ مورخوں نے لکھا ہے کہ ابن  
 دیصان مذکور مصنف کتاب میزان کا نصرۃ زندہ میں اظہار شیع آل محمد کرتا تھا  
 یحییٰ بن دیصان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جسکو عبد اللہ قداح کہتے ہیں اسکا  
 کہ یہ علاج اکھنوں کا کرتا تھا اور قدح کرتا تھا اسنے اپنے بیٹے یحییٰ بن سہم سے علم سارا  
 کاسیکھا تھا اسکے باپ نے اسکو مطلع کیا اون بہ دن پر حوالہ بی سے نسب  
 ملانے میں بکا آتے ہیں یہ عبد اللہ قداح اطراف کرج اور اصفہان سے ہوا  
 اور بصرہ اور سلیمہ کی طرف جوزین حص سے ہے جا کر لوگوں کو لہر کی طرف دعوت  
 کرنے لگا بعد اسکے عبد اللہ قداح فوت ہوا اور اسکے جائی اسکا بیٹا احمد اور بعض  
 نے کہا ہے محمد قائم ہوا اسکا مصاحب رستم بن حسین بن حوشب بن زادن بڑی کوفہ  
 کا رہنے والا ہوا احمد نے رستم کو حکم کیا کہ میں میں شیعوں پاس جا کر لوگوں کو مہدی  
 آل محمد کی طرف دعوت کری جب رستم بن حوشب نے میں میں جا کر جو حکم  
 کے شیعوں کو دعوت طرف مہدی کی کی تو انہوں نے قبول کیا۔ عبد اللہ

## ذکر متصل ہوئے مہدی ابو عبد اللہ کا

۶۳۸ شیشی ہوا اہل صفاء اہل کوفہ سے تھا ابن حوشب کے مین میں آنے اور دعوت کرنے سے مطلع ہو کر ابن حوشب پاس صنعا سے آنکھ اڑا کر بنا ابو عبد اللہ شیشی صاحب علم اور عقل تھا اسکے آنے سے پہلے ابن حوشب نے دعوت کرنے والوں کو مغرب کی طرف بھیجا تھا اور اہل کتامہ نے اسکی دعوت قبول کی تھی جب ابن حوشب نے علم ابو عبد اللہ کا دریافت کیا تو اسکو مغرب کی طرف بھیجا اہل کتامہ پر اور اسکے ساتھ تمام مال بھیجا ابو عبد اللہ شیشی جو حسین بن محمد بن ذکریا کا بیٹا تھا مکہ میں گیا جب حاجی مکہ میں آئے تو اہل کتامہ عرب میں جانے کے واسطے مجتمع ہوئے ابو عبد اللہ نے انکو مطلع اختیار کیا کہ اس کے ساتھ ارض کتامہ میں جو مغرب سے ہے گیا وہاں سپندر بن ریح الاول شہ کو مو اہل کتامہ کے بھیجا۔ اہل بربر سب طرف سے جمع ہو کر اس پاس آئے اور اسکی حکومت میں ترقی ہوئی نام اسکا ان کے نزدیک ابو عبید اللہ مشرقی تھا یہ خبر ابراہیم بن احمد علی میرافیقہ کو جب پہنچی تو اسنے سننے سے ہی چاہا کہ اسکی حکومت کو حقیر اور کم کرے۔ پھر ابو عبد اللہ تباہرت میں گیا وہاں اسکے شان زیادہ ہوئی ہر طرف سے قبیلہ کے پاس آنے لگے چالیس ہزار یہاں تک کہ ابو نصر زیادت اللہ اور ملکون نبی علیہ السلام ہوا۔ زیادت اللہ کا چچا جو احول مشہور تھا مقابل ابو عبد اللہ شیشی کے لڑتا تھا جبکہ زیادت اللہ بادشاہ ہوا تو اپنے چچا احول کو ہلاک قتل کیا تب تمام مشہر ابو عبد اللہ کے واسطے حاصل ہو گئے

ذکر متصل ہوئے مہدی ابو عبد اللہ کا ابو عبد اللہ شیشی کی ساتھ

دعوت کرنے والے مغرب من محمد والد مہدی کی طرف سے لوگوں کو دعوت کرتے

## ذکر متصل ہونے مہدی ابو عبد اللہ کا

کرتے تھے اور محمد سلیمہ میں تھا جب محمد نے انتقال کیا تو اپنا وصی اپنے بڑے بیٹے ۴۳۹  
 مہدی کو کیا اور دعوت کرنیوالوں کے حال سے اسے مطلع کیا ظہور اسکا زمان  
 مکلفی میں ہوا جب مکلفی نے طلب کیا تو عبید اللہ اور اسکا بیٹا ابو تقسم محمد جو بعد مہدی  
 کے حاکم ہو کر قائم لقب ہوا بہاگ کر متوجہ مغرب کے ہوئے عبید اللہ مہدی مصر میں  
 باس تجارت میں آیا عامل مصر کا اس وقت میں عیسے نو شری تھا خلیفہ نے اسکو  
 تلاش عبید اللہ مہدی کے واسطے لکھا تھا مہدی بہاگنے میں کوشش کر کے  
 طرابلس غریب میں آیا — زیادت اللہ اسکا متوقع تھا اور سب عاملوں کو  
 اس کے گرفتار کرنے کو لکھا تھا جب ماوین طرابلس میں بھی نہ ہکا سجدہ میں آنکر  
 دہان بھرا حاکم سجدہ کا نام یسح بن مدار تھا مہدی نے وہاں اظہار کیا کہ میں مرد  
 تاجروں اس شہر میں تجارت کے واسطے آیا ہوں اتنے میں خطر زیادت اللہ  
 یسح کے پاس آیا اور سین لکھا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسکی طرف ابو عبد اللہ شیعی  
 دعوت کرتا تھا یہ سنکر یسح نے عبید اللہ مہدی کو گرفتار کیا اور قید کیا اسکو  
 سجدہ میں جبکہ زیادت اللہ کا اپنے چچا احوال کو قتل کرنا اور بہاگن زیادت لکھا  
 اور غالب ہونا ابو عبید اللہ شیعی کا افریقہ پر جیسے بنے اوپر لکھا ہے وقوع میں  
 آیا تو عبد اللہ شیعی ماہ رمضان ۱۷۶ھ میں رقادہ سے سجدہ میں گیا اور خلیفہ اپنا  
 اپنے بھائی ابو العباس اور ابازا کے کو افریقہ پر حاکم کیا جب سجدہ کے قریب  
 آیا تو وہاں کا حاکم یسح نکلا لڑا جب اسنے اپنا ضعف دیکھا تو راگتو بہاگ گیا —  
 ابو عبد اللہ شیعی نے سجدہ میں داخل ہو کر مہدی اور اس کے بیٹے کو قید خانے سے  
 نکالا — اون دونو کو سوار کر دیا اور سب سردار قایل اونکے آگے جانے  
 تھے اور عبد اللہ شیعی مہدی کی طرف اشارہ کر کے لوگوں سے کہتا تھا کہ مولا تمہارا  
 بہت سے — مہدی شدہ خوشی سے روتا تھا یہاں تک کہ خیمہ میں جوانے کے واسطے

## ذکر قتل ابو عبد اللہ شیعی کا

۶۴۔ یہاں تک تہا گردان قرار پا کر بیچ حاکم سہلاسہ کی طلب کا حکم دیا جب اس کو سامنے لائے تو قتل کیا وہی سہلاسہ میں چالیس روز رہا وہاں سے افریقیہ کو گیا۔ رقادہ میں ربیع الآخر ۸۳۲ھ میں پہنچا۔ وہاں دفترون کو ترتیب دیا اور مال کو جمع کیا اور عالموں کو نام شہر منسوب پر بھیج دیا۔ جریرہ صفلیہ پر حسن بن احمد بن حنظلہ کو عامل کیا۔ اس سبب ملک مہدی کے ملک بنی اغلب اور بنی مزار کا جو مالک بادشاہت سہلاسہ کے تھے زایل ہوا۔ بنی مزار کا آخری بی بی تھا خلیہ ایکسویس برس تک بادشاہت رہی۔ جسے رستم کو زوال تباہت میں ہوا اپنی بادشاہت ایکسویس برس تک

## ذکر قتل ابو عبد اللہ شیعی اور اسکے بہائی ابو العباس کا

جبکہ مہدی کی بادشاہت نے مضبوطی پائی تو تمام معاملات سلطنت کو بذات خود اپنے انصرام دیا۔ ابو عبد اللہ اور اسکے بہائی ابو العباس کے واسطے زمانہ مہدی بن کوئی حکم پہنچا کیونکہ وہ خود انصرام کرتا تھا۔ چونکہ ترک عادت بلائے سخت ہے یہ لگونا گوار معلوم ہوا ابو العباس اپنے بہائی ابو عبد اللہ شیعی کو فراست کرتا تھا اور کہتا کہ تو نے بادشاہت اپنی میں سے نکال کر غیر کو سونپی ہے پس ابو عبد اللہ اس قول سے منع کرتا تھا یہاں تک کہ مہدی کو خبر پہنچی کہ وہ سرداران قبائل سے یہ کہتا ہے کہ یہ مہدی وہ نہیں جسکی طرف ہم نے تہنیں بلایا تھا۔ مہدی نے یہ سنکر اون دونوں کو بلا کر قتل کیا ابوالاثرنی کامل میں قتل ابو عبد اللہ شیعی کو ۲۹۶ھ میں لکھا ہے لیکن نے دیکھا تاریخ قردان میں کہ وہ نجد جادی الاولیٰ ۲۹۷ھ میں قتل ہوا

پہلے شروع ہوا ۲۹۷ھ ہجری

## ذکر مرنے بعد اللہ کا

اس برس میں ابوالقاسم جند بن محمد صوفی جو امام تھا راہی ملک عدم کا ہوا جسے ۹۴۱  
فقہ ابی ثور صاحب شافعی سے پڑھی اور تصوف تری سقلی سے اخذ کیا

## پہر شروع ہوا ۲۹۹ ہجری

اس برس میں مقتدر نے اپنے وزیر ابو الحسن بن فرات کو گرفتار کر کے اوسکے  
گہر کوٹ لیا اور اوسکی حرم کو بے پردہ کیا اور عہدہ وزارت کا ابو علی محمد  
بن یحییٰ بن عبید اللہ بن خاقان کو دیا خاقان مذکور بقیار تھا اوسکی اولاد اوسپر  
حکومت کرتی تھی پس یہ حال ہوا کہ جسی جو رشتوت پاتا تھا اوسکی سسی کرتا  
نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک حکومت پر توڑے سے زمانہ میں کتنے حاکم ہوئے  
یہاں تک کہ ماہ کو ذہ پر پیش روز کے عرصہ میں ساتھ عالم ہوئے تو اسوقت  
کسی شاعر نے کہا وزیر دفاع میں ایسا کمال ہے کہ ہر ساعت بحال و بر طرف  
ہوتا ہے جبکہ اس پاس رشتوت دینے والے آتے ہیں تو وہ سب سے  
بہتر اوسکو جانتا ہے جو ردیہ والا ہے۔ بادشاہ باد بود اسکی عورتوں اور  
خادموں کے کہنے پر حکم کرتا ہے غلاموں نے خروج کیا عاملوں نے اطاعت  
و جواب کے لینے کا قصد کیا اسی برس میں ابو الحسن محمد بن احمد بن کیسان نوی  
جو عالم نحو کا تھا بصری اور کوفیوں کے ہوا اسی برس میں اسحاق بن حنین حبیبی فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۳۰۰ ہجری

اس برس میں مقتدر نے خاقان کو وزارت سے سزوت کر کے علی بن عیسیٰ کو  
وہاں کا حاکم کیا ذکر مرنے بعد اللہ صاحب اندلس کا

## ذکر قتل احمد سامانی کا

۶۴۰ اس برس میں عبداللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن ہشام بن عبد الملک بن مردان بن حکم ظہیر رسول ربیع الاول میں فوت ہوا اعراد سکی بیالیس برس کی تھی یہ گورسرخ بال ولایا نہ قد تھا بالو کو سیاہ خضاب کرتا تھا بادشاہت اسکی با بیخ برس گیارہ مہینے رہی اسکے گیارہ بیٹے تھے ادنین سے ایک محمد مقتول تھا اسکو اسکے باپ عبداللہ نے کورنے حد مار کر قتل کیا یہ باپ عبدالرحمن ناصر کا تھا جب عبداللہ نے انتقال کیا تو عبداللہ کا پوتا عبدالرحمن بن محمد مقتول بن عبداللہ نے ذکر حاکم ہوا عبدالرحمن نے اپنے چچا دن اور باپ کے چچا دن کو حاضر کیا لیکن کوئی اسکا مخالف نہوا یہ وہ عبدالرحمن ہے جو ابجدین ناصر نامی ہے

یہ شروع ہوا سنہ ہجری

## ذکر قتل احمد سامانی کا

اسی برسین امیر احمد بن اسماعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراء النہر مار گیا اس طرح کہ غلاموں نے جمع ہو کر اسکو تخت پر رات کو ذبح کیا اور جہد کی رات تیسویں جمادی الاخرین پہاگے یہ جنگل میں شکار کے واسطے گیا تھا۔ بخارا میں لجا کر دفن کیا ان غلاموں کو بھی گرفتار کر کے قتل کیا بعد امیر کے اسکا بیٹا ابوالحسن نصر بن احمد اٹھ برس کے سن میں حاکم ہوا

## ذکر قتل سردار قرامطہ کا

اسی برس میں ابو سعید حسن بیٹا بہرام کا جو بزرگ قرامطہ کا تھا۔ اس کے خادم نے اسکو حام میں قتل کیا۔ اسکو دہان قتل کر کے ایک اور شخص کو سردار دہان

## ذکر باقی حوادث کا

سردارون میں سے بلا کر کہا کہ تجھے سردار ملتا ہے جب وہ داخل حمام ہوا تو اسے ۶۴۳  
 بھی قتل کیا اسی طرح چار آدمی مارے پھر جب اس حال سے لوگ واقف ہوئے  
 تو اس پر بلا کر قتل کیا — ابو سعید خبابی نے اپنے بیٹے سعید اکبر کو اپنا دلی عہد  
 کیا تھا وہی بعد اس کے حاکم ہوا لیکن وہ بند و بست اچھا نہ کر سکا اس سبب سے  
 اس کا چوٹا بیٹا ہی ابوطاہر سلیمان اس پر غالب ہوا یہ شخص ذرہ شجاع حاکم  
 مستقل تھا جب ابو سعید مارا گیا ہی تو وہ ہجرا و حصار اور قتیف اور تمام بلاد بحرین پر  
 حاکم تھا

## ذکر باقی حوادث کا

اسی برس میں سید مہدی نے سدا اپنے بیٹے ابی القاسم محمد کے دیار مصر پر لشکر کشی  
 کر کے اسکندریہ اور نیوم پر غالب ہوا یہ حال دیکھ کر مقتدر نے تونس ملام کو  
 مد لشکر کے بھیجا اور سنے او کو دیار مصر سے نکال دیا اور پھر مغرب میں چلے آئے  
 اسی برس میں قاضی ابو عبد اللہ محمد بن احمد مقری ثقفی نے اشغال کیا —  
 اسی برس میں محمد بن یحییٰ بن بندہ حافظ مشہور مصنف تاریخ اصفہان کا فوت ہوا  
 یہ بھی ثقہ حافظوں میں سے تھا اور اس خاندان میں سے تھا جس میں سے عت  
 علما نکلی

## پھر شروع ہوا ۳۰۲ھ ہجری

اس برس میں مقتدر نے حسین بن علی بن عبد اللہ مشہور ابن حصاص جو ہمیری گو پیکر  
 اس سے چالیس ہزار دینار کا اسباب لیا — اس برس میں سید مہدی نے لشکر  
 ساتھ جاشہ مقدم کے دریا کے رستے سے بیچکر اسکندریہ پر غالب ہوا اور  
 مقتدر نے ساتھ تونس خادم کے لشکر بھیجا ان دونوں میں بایں مصر اور اسکندریہ  
 کے چار لڑائیاں ہوئیں اور غارتہ شکست پا کر اپنے ملک کی طرف پھرتے ہوئے اور



## ذکر بنار مہدیہ کا

۶۴۴ طرفین سے بہت لوگ مارے گئے اسی برسین تمام ہوئی تاریخ ابو جعفر طبری کی۔  
اور اسی برسین اور بعضوں نے لکھا ہے اسے پہلے برسین علی بن احمد بن منصور شاعر  
جو بامی مشہور تھا فوت ہوا یہ زبردست شعرا میں سے ہے اور جو بہت کرتا،  
یہاں تک کہ اپنے باپ بہائی اور گہر دالون کی بھی جوگی ہی اور قسم بن عبید اللہ  
مستفد کے وزیر کے حق میں کہا تھا اور اسی کی شعر میں توکل کے حق میں جب ادسنے  
فرحین علی علیہ السلام کو ڈھایا اور آدھوں کو زیارت سے منع کیا چکا مضمون یہ ہے  
— قسم خدا کی اگر بنی امیہ نے قتل کیا تھا تو اسی نبی اپنے کو مظلوم پس تحقیق  
تیرے باپ کی اولاد نے ہی پہہ دیا ہے کیا کلاوسکی قبر کو اوکھاڑا انسو میں اینر  
اگرچہ یہ شریک اس کے قتل میں نہ تھے لیکن متابعت نبی امیہ کی کی جبکہ اون حضرت  
کی پٹیان بوسیدہ ہوئیں

پہر شروع ہوا ۳۰۳ ہجری

## ذکر بنار مہدیہ کا

اسی برسین مہدی نے موضع مہدیہ کو جو ایک جزیرہ ہے دریا کے کنارہ اور جبل  
سے ایسا ملا ہے جیسا ہاتھ پونچے سے پسند کر کے بنانا شروع کیا اسکی فصیل  
مضبوط اور دروازے ایسے بڑے بنوائے کہ ہریٹ سو قطار کا تھا اور سکا بنانا  
تظار مثل قریطاس چالیس اوقیہ زریا نہر اراقیہ کا ہے یا دو صد دینار کا یا نہر اردو  
اوقیہ کا یا ستر نہر دینار یا اسی نہر درہم یا سو ظل زرے یا چاندی سے یا نہر ار  
دینار یا ایک چرسا بیل کا پر زرے یا سیم سے

## ذکر نبار مہدیہ کا

بنانا ہفتہ کے روز شروع ہوا اس برس کی پانچویں ذی قعدہ کو جب یہ بن چکا ۶۴۵  
 تو مہدی نے کہا اب میں امن میں ہوا محافل سادات سے اس برس میں ردم  
 نے تنور جزیرہ جاکر لوٹا اور مہدی پکڑی اس برس میں ابو عبد الرحمن ابن علی بن شعیب  
 نساوی مصنف کتاب سین کا مکہ میں فوت ہوا اور در بیان صفاء مردہ کے دفن ہوا  
 یہ امام حافظ محدث تھا یہ مینا پور میں گیا پھر عراق میں آیا پھر شام و مصر میں گیا  
 وہاں سے دمشق میں آیا وہاں اس کی آزمائش سادہ کے مقدسین کی اور اسے  
 چاہا کہ فضائل سادہ میں کوئی حدیث روایت کرے وہ اسے باز رہا اور کہا کہ مایہ  
 سردار ہو کر راضی ہوا کہ اب فضیلت چاہی — کہتے ہیں کہ اسے بڑا سلوک کر کے  
 مکہ میں بھیجا وہاں وہ فوت ہوا — اس برس میں ابو علی محمد بن عبد الوہاب  
 جاسی متزلی نے انتقال کیا

## پہر شروع ہوا ۳۴۲ھ ہجری

اس برس میں سید ناصر حاکم طبرستان کا جان بحق تسلیم ہوا عمر اس کی اُناسی برس کی  
 تھی اس کو اطرو مش کہتے تھے نام اس کا حسن بن علی بن حسن بن عمر بن علی بن حسین بن  
 علی بن ابی طالب تھا یہ مالک طبرستان کا ۳۴۲ھ میں ہوا اس برس میں یوسف بن حسین

بن علی رازی صاحب ذی النون مصری کا فوت ہوا وہ صاحب قصہ غار کا تھا

## ساتھ اس کے پہر شروع ہوا ۳۴۵ھ ہجری

اس برس میں مولا ابو جعفر محمد بن عثمان عسکری جو مشہور ستان تھا اور مشہور عمری  
 رئیس امامیہ بھی تھا یہ شخص دعوی کرتا تھا کہ میں امام مہدی علیہ السلام پاس حاضر  
 ہوا تھا — اسی برس میں ایلچی بادشاہ روم کے بندہ امین آئے ان کے حاضر ہوئے

ذکر روانہ کرنے سید مہدی اپنے بیٹے کا نام کیساتھ لشکرِ مصر

۶۴۶ کے وقت لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا اور گہر کو تیار دن اور سب اب سے آراستہ کی اور سوت تمام لشکرِ نبویؐ میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار تھا دوسو سوار پیدل تھے اور غلام کو ہی بھی لکھ بڑے ہوئے اور خواجہ سرا بھی ایسے ہی آراستہ ہوئے محلِ خادم سات ہزار تھے اور فین سے چار ہزار گورے اور تین ہزار حبشی تھے اور سات سو چوبار تھے اس طرح آراستہ ہوئے اور کشیان اور غیر سے تمام زیبِ زمیث سے دریا میں ڈالی اور محلِ بادشاہی کو بھی بہتست زمیث سے آراستہ کیا اٹھتیس ہزار پردے جن میں سے ساڑھ بارہ ہزار دیبا کی زرخش کے پرے تھے اور بائیس ہزار بندے تھے اور سو شیر شیر کی رکبے والے پلڑے لکھڑے تھے سب زمیث میں سے ایک درخت چاندی سونے کا تھا جس کے اٹھارہ شاخیں اور ہر شاخ اور لکڑی پر جانور اور چڑیاں چاندی سونے کی سی تھیں اور سب کے پتے بھی چاندی سونے کے تھے اور سب شاخیں خوبصورتی سے ہتھیں اور جانور آواز کرتی رہتی جب مقتدر پاس آیا تو یہ عظمت جسکایان باعث طول کا بے دیکھے وزیر اس میں اور بادشاہ میں درمط ہوا اسکا کلام بادشاہ سے عرض کرتا اور بادشاہ کی طرف سے جواب اسکو لادیتا

### پھر شروع ہوا ۳۰۶ ہجری

اس برس میں ہندو کے تہانہ پر پنج طولوں مقرر ہوا اسنے نزول میں فقہا مقرر کئے اس واسطے کہ پولس والوں کا عمل ان کے قوسے پر ہو لیکن اس سے دہرہ بادشاہت کا کم ہوا چور اور قضا قون نے طمع دنیوی سے خراب رستوں میں لوگوں کے کپڑے اور تارے شروع کئے اور فتنہ بہت پہلا

ذکر روانہ کرنے سید مہدی کا اپنے بیٹے کا نام کیساتھ لشکرِ اوقیہ کی

ذکر روانہ کرنے مہدی کا اپنی بیٹی قایم کے ساتھ لشکر مصر پر

۶۴۷ اس برسین مہدی نے لشکر کثیر اپنے بیٹے قاسم باللہ کے ساتھ کرکڑ مصر پر بھجوا سنے  
 اسکندریہ میں پہنچ کر اپنا دخل کر لیا پر وہاں سے خیرہ میں گیا اور شہر میں اور اکثر صبیحہ  
 کا مالک ہوا۔ مقتدر نے مونس خادم کو ادسپر بھجوا جب یہ مصر میں پہنچا تو اس میں  
 اور قایم میں کمی لڑایا نہ ہوئے اسی کشتیان افریقہ سے اسکندریہ میں واسطے  
 مدد قایم کے بھیجے مقتدر نے بھی طر سوس سے چھپس کشتیان واسطے لڑائی کثیر  
 قایم کے روانہ کیں جب وہ نوطرٹ کی کشتیان رسید پر اکثر عین تو اس میں لڑائی  
 ہونے لگی اور جنگل میں دونوں لشکروں میں لڑائی ہوتی تھی آخر کار لشکر مہدی کا  
 اور اسی کی کشتیان شکست پا کر افریقہ میں پر آئیں اور بہت لوگ مارے گئے  
 اور قید ہوئے اسی برسین قاضی محمد بن خلف بن حیان الطی جو مشہور دلیع تھا  
 فوت ہوا یہ شخص عالم تواریخ کا تھا اسکی اچھی تصنیفات میں اسی برس کے  
 جادی الاولیٰ میں امام ابو العباس محمد بن سیرج نقیبہ شافعی فوت ہوا یہ شخص  
 بڑا عالم شافعی کا تھا اور امام مسلمانوں کا تھا اسکو بازار شہب کہتے تھے شیراز  
 میں مالک قضا کا تھا تصنیفات اسکے چار سو میں اسی کے سبب مذہب شافعی  
 زمانہ میں مشہور ہوا۔ اسکے زمانہ میں لوگ کہتے تھے کہ خدا نے عمر بن عبدالعزیز کو  
 سنہ ۱۸۰ میں ظاہر کیا کہ اوسنے سنہ کو زندہ اور بدعت کو مارا پر خدا نے بعد دن پر  
 احسان کر کے شافعی کو پیدا کیا کہ اوسنے سنت کو ظاہر کیا اور بدعت کو چھپا یا  
 اب احسان خدا نے کیا سنہ میں سبب پیدا کرنے ابن سیرج کے کہ اوسنے سنت کو  
 قوی اور ہر بدعت کو ضعیف کیا۔ اسکا داد اسیرج مشہور مرد صالح تھا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۷ ہجری

## ذکر منقطع ہونے سلطنت سادات ادریسی کا

۶۴۸

## ذکر منقطع ہونے سلطنت سادات ادریسی کا

کتاب مغرب میں اور اخبار اہل مغرب میں یوں لکھا ہے کہ سلطنت ادراسہ سادات کی اس برس میں منقطع ہوئی میں کہتا ہوں کہ بنے اخبار سادات کو محمد بن ادریس تک<sup>۲۱۳</sup> میں لکھا ہے اور محمد جب حاکم ہوا تو اس نے اپنے اکثر شہروں کو اپنے بھائیوں پر بانٹ دیا تھا جیسے اوپر سنہ مذکور میں ذکر ہوا اور اس نے اپنے بھائی عمر کو صنهاجہ اور غمارہ دیا تھا اور محمد مذکور امام تھا اور اس کی تاریخ وفات کی ہی نہیں پہنچی جب محمد نے انتقال کیا تو اس کا بیٹا علی بن عسمر مذکور بن ادریس بن ادریس مالک ہوا لیکن امامت علی مذکور کی ایسی ڈمگمگاتی رہی کہ کوئی امر تمام نہوا آخر کو خلق کیسے بعد اسکے اسکا بیٹا یحییٰ بن ادریس بن عمر بن ادریس حاکم ہوا یہ بھی اخیر بادہ سادات ادریسیہ کا تھا فاس میں سلطنت سادات کی ششہ میں منقطع ہوئے اس طرح کہ فضالہ بن جوس انپیر غالب آیا پہر ادراسہ میں سے حسن بن محمد قاسم بن ادریس بن ادریس نے ظاہر ہو کر ارادہ پہرینے سلطنت کا کیا لیکن ازبکہ انکا ادبار اور دولت مہدی عبد اللہ کا اقبال تھا دوبرس تک بادشاہ رہا مگر کچھ کام بن نہرا یہاں تک کہ اونکی بادشاہت تمام بلاد مغرب سے جاتی رہی اور سردار ادراسہ اور اسکی اولاد سب مقید ہو کر مہدی مذکور یا سگئی مگر کوئی پہاڑ میں چپ رہا تباہ پنج رہا یہاں تک کہ بعد سنہ تین سو چالیس کے ادریس اولاد محمد بن قاسم بن ادریس بن ادریس سے پیدا ہوا تب امامت پہر اس گہرین ہی پہر عبد الملک بن منصور بن ابی عامر برعدہ پر غالب ہو کر ان شہروں میں خطبہ بن امیہ کا پڑھا جب عبد الملک اندلس کی طرف گیا تو اسکی حکومت برعدہ میں

## ذکر قتل حسین کا

میں بڑا گئی اور فاس پر نبوالی العافہ زما تینوں پنجاب ہوئے یہاں تک کہ یوسف بن شہین  
امیر مسلمانوں کا ہو کر حاکم ان شہروں پر ہوا

پھر شروع ہوا ۳۰۸ھ اور ۳۰۹ھ ہجری

## ذکر قتل حسین بن منصور حلاج کا

حسین بن حلاج صوفی اپنا زہد اور تصوف ظاہر کرتا تھا اور اپنی کرامات لوگوں کو  
دکھاتا اس طرح کہ میوے جاڑے کے گرمی میں اور گرمی کے جاڑے میں نکالتا  
اور ہاتھ ہوا میں لبتا کر کے لوگوں کو پر درہم سے دکھاتا جن پر لکھا ہوتا قل ہو اللہ  
احد اور او کو درہم قدرتی کہتا اور لوگوں کو بتاتا کہ تمہیں یہم کہایا اور یہم کیا اپنے  
گہر میں اور بتا دیتا تھا جو دین جو اس امر سے بہت لوگ اس پر فریقہ ہوئے اور  
اعتقاد کرتے تھے کہ اس میں حلول کیا ہے اور ایسے لوگ اس کے مقدمہ میں مختلف تھے  
جیسے حضرت عیسیٰ کے باب میں مختلف ہیں بعض کہتے کہ اس میں جبریل گہرا ہر بعض  
کہتے یہم دلی ہے اور یہم جو ظاہر ہے یہم اسکی کرامات ہے بعض کہتے کہ یہم بازیکر  
بخرمی جادوگر جو ہا ہے یہم شخص خراسان سے عراق میں اور یہم کہ میں گیا وہاں ایسے  
جائے رہا کہ چیت تھی ہشتہ روزہ رکھا اور پانی سے افطار کر کے تین نواسے  
روٹی کے کھاتا اور سوائے اسکے کچھ اور نہ کھاتا پھر حسین بن داؤد میں آیات حامد  
وزیر نے مقتدر سے عرض کی کہ حلاج کو بچے دے او سننے حکم کیا کہ لے لے گا  
اوسکو اپنی مجلس میں بلاتا اور باتن کرداتا لیکن کوئی امر خلافت شرع اوسے نہاتا  
تاکہ اوسے قتل کرے اور اسی واسطے وہ کوشش کرتا تھا حامد پاس اوسکو ایک  
مدت گزری جبکہ بیان موجب طول ہے آخر کار وزیر نے اوس پاس ایک کتاب

## ذکر قتل حسین کا

۱۵۰ دیکھی اوسمین لکھا تھا کہ انسان اگر ارادہ حج کا کرے لیکن قدرت نہ کرتا ہو تو اپنے گہرین سے ایک کبرہ کرے جو نجاست سے پاک ہو اوسین کسی کو جانے نہ دے جب حج کے دن آدین تو اس کے گرد پہرے اور جو کچھ حاجی مکہ میں کرتے ہیں وہاں کرے پیر تمیش تیم کو جمع کر کے اچھا کہا ناموافق مقتدر کے پکا کر اوس گہرین اور نہیں لکھا دے اور انکو پوشاک دے اور ہر تقیم کو سات درہم دے جب ایسا کرے تو اوس شخص کی مانند ہوگا جس نے حج کیا تب وزیر نے اس کتاب کے بڑھنے کا ابو عمر کے آگے حکم دیا تب قاضی نے اسے پوچھا یہ تو کہاں سے لیا اوسنے کہا کتاب اخلاص سے جو حسن بصری کی تصنیف ہے قاضی نے کہا اسے سباح الدم تو جھوٹا ہے میں نے اوس کتاب کو مکہ میں سنا ہے لیکن یہ اوسین نہیں اور سوقت وزیر نے قاضی ابو عمر سے چاہا کہ اپنے خط میں یہ جو کہا تھا میں نے سباح الدم ہوتا اسکا لکھے لیکن قاضی نے اسکو دفع کیا پھر وزیر نے اوسکا قتل لازم جانکر سباح الدم ہونا صلاح کا لکھا پھر حقے کہ حاضر تھے سب نے لکھا جب صلاح نے یہ سنا تو کہا کہ میرا خون تمہیں حلال نہیں کیونکہ میرا دین اسلام ہے اور مذہب میرا سنت ہے اور میری اس میں کتابیں موجود ہیں۔ اور وزیر نے لکھ کر خلیفہ سے اس کے قتل کا حکم چاہا اور حق سے اوس یا اس پہجابت مقتدر نے اوس کے قتل کا حکم دیا وزیر نے پہلے اسے ہزار کوڑے لگوائے پھر ہاتھ کوٹے پھر پاؤں کوٹے پھر قتل کیا اور اوسکی لاش کو آگ سے جلایا اور سر کو بندادیر نصب کیا اسی برس میں ابو العباس احمد بن محمد بن سہیل بن عطار صوفی کہ بڑے شایخ اور ملّا سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن ہرون طیب حرانی بھی فوت ہوا

پھر شروع ہوا ۳۱۰ ہجری

## ذکر فل حسین کا

اس برس میں ابو جعفر محمد بن جریر طبری بغداد میں راہی ملک بقا ہوا پیدائش اسکی ۶۵۱  
 ۲۲۲ھ میں نواح ہرستان میں ہوئی یہ حافظ قرآن جاننے والا قراتیوں کا عالم  
 معافی لکھا اور مجتہد دن میں سے تھا مقلد کسی کا نہوا اور فقیہ عالم صحابہ کے قول  
 سے اور تابعین تبع تابعین کے اقوال سے تھا اسکی تاریخ مشہور ہے جو اول  
 زمانہ سے آخر ۲۲۲ھ تک ہے اور ایک کتاب اسکی تفسیر میں ہے کہ کیسے  
 ویسی نہیں لکھے اور اصول فقہ اور فروع میں بہت کتابیں ہیں جب یہ فوت ہوا  
 تو تعصب کیا اسپر عامر نے اور متمم کیا اسکو ساتھ رقص کے باعث اسکا سوا  
 اسکے نہ تھا کہ اسنے ایک کتاب میں اختلاف فقہا کا لکھا تھا مگر ادیسین احمد بن حنبل کو  
 مذکور کیا جب اسنے اسکا سبب پوچھا تو اسنے کہا کہ احمد بن حنبل فقیہ نہ تھا  
 وہ البتہ محدث تھا یہ کلمہ خلیون کو سخت معلوم ہوا یہاں تک کہ کثرت بغداد کو  
 خیال نہ کر کراد اسکو جیسا چاہا برا کہنے لگے اسی برس کے ذی الحجہ میں ابو بکر محمد بن  
 سری ابن سہل نحوی جو مشہور ابن سراج تھا انتقال کیا یہ بھی مشہور اماموں میں سے  
 تھا اسنے ابو العباس بر دے پڑھا اور ادو سے ایک گروہ نے کہ جسین سے ابو سعید  
 سیرانی اور علی بن عیسیٰ رمانی اور اور لوگ تھے علم نحو حاصل کیا جو ہری ادو سے  
 صحاح میں کئی جاتے نقل کرتا ہے تصنیفات اسکی کتنی بھی مشہور ہیں یہ شخص باوجود  
 ان فضائل کے راہ کو میں پڑتا ایک روز اسنے اپنے کلام کو راسے پر کیا  
 لوگوں نے اسکو عین سے لکھا اسنے کہا عین سے نہیں بلکہ غین سے اسطرح  
 مکرر کر رہا تھا سراج نسبتہ علی سروج کی طرف ہے۔ بے گتے ہیں کہ اسکے  
 وفات ۲۲۲ھ میں ہوئی

پہر شروع ہوا ۳۱۱ھ ہجری



## ذکر قتل حسین کا

۶۵۲ اس برس میں قرامطرات کو بصرہ میں آئے اور سردار النکا ابو طاهر سلیمان بن ابی سعید جانی تھا اور دیوار دن پر سے شہر میں آکر اوسکے عامل کو قتل کیا اور سترہ دن تک وہاں رہ کر قتل اور لوٹ رہی اس برس میں ابو محمد احمد بن محمد بن محمد بن حسین جریری کہ میمو کے مشہور مشائخون میں سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن سہری زجاج جو محقق مصنف کتاب معانی قرآن کا فوت ہوا اور اسی سال میں محمد بن ذکریا رازی طبیب مشہور فوت ہوا یہ شخص جوانی میں عود بجاتا تھا جب ڈاڑھی لگائی تو کہا کہ بجانا ڈاڑھی ہو چوں واسلے سے اچھا نہیں معلوم ہوتا یہ کہہ کر اوسکو ترک کیا اور ترجہ مطالعہ کتب طب اور فلسفہ کا ہوا عمر اسکی چالیس برس سے زیادہ ہوئی جس علوم کا کہ اسنے شوق کیا اوسمیں نہایت کو پہنچا علم طب اور فلسفہ میں اپنے وقت کا امام تھا اسنے طب میں کتابیں لکھیں جنمیں سے حادی تئیس جلد کی ہے اور منصوری جو مختصر بہت فائدہ مند ہے یہ کتاب واسطے بادشاہوں اور اراکینہر کے اسنے تصنیف کی تھی

## پہر شروع ہوا ۳۱۲ ہجری

اس برس میں ابو طاهر نے حاجون قرمطی کو گرفتار کر کے اوسنے مال کثیر لیا اور اکثر کو بھوکھا پیاسا مارا اس برس میں مقتدر نے اپنے وزیر ابو الحسن بن فرات کو گرفتار کیا لوگوں نے غتاب سلطانی دیکھ کر اوسکے قتل میں سی کی تب اوسنے حکم اوسکے قتل کا دیکر اوسے اور اوسکے بیٹے حسن کو قتل کیا عمر بن فرات کی اوسوقت اکثر برس کی تھی اور بیٹا اوسکا تئیس برس کا مقتدر نے بعد اسکے ابو القاسم خاقانی کو وزیر بنایا اس برس میں ابو طاهر قرمطی نے کوفہ میں جا کر بزدلوار اوسمیں اپنا دخل کیا اور رعایا کو قتل کر کے اسباب بہت لیکر چہ رزدو بان رہ کر جس رزدو کو دہان آیا تھا اوسی رزدو رات کو دہان سے اپنے لشکر میں آیا اور اسباب اور مال میں سے

## ذکر اخبار قرامطہ کا

۶۵۳

مین سے جو کچھ کہ اسے ہو سکھا وہاں سے لاد لایا

### پہر شروع ہوا ۳۱۳ ہجری

اس برس میں عبداللہ بن محمد بن عبدالغزیز لغوی راہی ملک بقا ہوا اسکی ایک سو اٹھ  
برسکی تھی اسی برس میں علی بن محمد بن بشار زہد فوت ہوا

### پہر شروع ہوا ۳۱۴ ہجری

اس برس میں مقتدر نے یوسف بن ابی اساج کو نواحی مشرق دیکر حکم کیا کہ واسطہ  
جا کر قرامطہ سے لڑ یوسف مذکور آذربائیجان میں تھا وہاں سے واسطہ لڑائی  
قرامطہ کے واسطہ میں گیا اس برس میں نصر بن احمد سامانی رے پر حاکم ہوا اور بیمار  
ہو کر وہاں سے چلا گیا

### پہر شروع ہوا ۳۱۵ ہجری

## ذکر اخبار قرامطہ اور قتل ابی اساج کا

اس برس میں قرامطہ جب کو ذہین پہنچے تو یوسف بن ابی اساج واسطہ سے مو  
چالیش نہر ارشکر کے وہاں پہنچا قرامطہ اس وقت ایک ہزار یا سو آدمی تھے جن  
سے سات سو سوار آ رہے سو پیادے تھے ابو اساج نے انکی جمعیت قلیل دیکھ کر  
کمال حقارت سے کہا کہ فتح نامہ خلیفہ کو لکھ بھیجو یہ سب میرے دست قدرت  
میں ہیں جب باہم لڑائی ہوئی تو قرامطہ نے لڑائی اودھالی اور لشکر خلیفہ کی شکست  
ہوئی یوسف بن ابو اساج سردار لشکر کا اسیر ہو کر ابو طاہر قرامطی کے ہاتھ سے  
مارا گیا ابو طاہر نے ادھکا اسباب بہت لوٹ کر حاکم کو فہ کا ہوا مقتدر نے

## ذکر حکومت مرداویج کا

۶۵۴ یہ حال سنکو مونس خادم کو سہ بہت لشکر کے قرامطہ پر بھیجا لیکن بہت آدمی تو دہاں پہنچے سے پہلے بہاگ گئے اور باقیانہ نے ٹکر شکست پائی اس معاملہ سے بندہ ادا لیتے قرامطہ سے ڈرے کہ بہاگڑ ہو گئے قرامطہ اکثر بہاگے ہوئے شہرہن کو لوٹ کر بہت لوٹ لیکر بحرین پہر آئے اس برس میں عبدالرحمن ناصر بن محمد اموی حاکم اندلس نے باشندہ دن غلبہ پر بعد ایک مدت کے محاصرہ کے فتحیاب ہو کر اوسکی بہت عمارتوں کو ڈنایا

## پہر شروع ہوا ۳۱۶ ہجری

اس برس میں قرامطہ نے رجب میں جا کر نجدی پکڑا در لوٹ چاکر پہر رقبہ میں آئے دہان ہی لوگوں کو اور نجدی پکڑ کر سنجار میں داخل ہوئے دہان کی رعایا نے اوکو اذتارا اور اونسے امان چاہی تب انہوں نے امان دیکر جبال وغیرہ شہرہن کو لوٹ کر بحرین پہر آئے اس برس میں مقتدر نے علی بن عیسیٰ اپنے وزیر کو گرفتار کر کے عہدہ وزارت کا ابوعلی بن مقلہ کو دیا

## ذکر ابتدائے حکومت مرداویج کا

۳۱۵ ہجری میں گورکان بر حاکم اسفار بن شبرویہ تھا جبکہ سردارون میں سے ایک بڑا سردار مرداویج بن زیار وعلیم سے تھا مرداویج نے اکثر لشکر سے سازش کر کے مخفی بہت لیکر اسفار سے لڑنے کو نکلا اسفارتا بڑائی کی غلامی بہاگ مرداویج نے لوگ اسکی تلاش کو بھیجی جب وہ پکڑا آیا تو قتل کیا اسی برس میں مرداویج ملکوں کا مالک ہونے لگا پہلے قرین لیا پھر رے اور بہان و گنکور و دہنور و دزد و جرد و قرقاشان و صغیان و جربادقان نے ایک سونے کا تخت اسکی بنایا تھا کہ اوسپر جلس کر تا اور لشکر تمام صفت بہت دور کھڑے رہتے یہ کسی

## ذکر خلع مقتدر کا

یہ کسی سے بات کرتا مگر ادون چو بداردون سے جنکو اسی واسطے مقرر کیا تھا پہر لک ۶۵۵  
 طرستان کا ہوا اس برس میں دمشق کو رومی لشکر سے گہر یار عایانے صلح جاہی  
 ادونہوں نے صلح کو اس شرط پر قبول کیا کہ منبر جامع مسجد کا ادکھڑا کر ادسکی جائے  
 صلیب بنا دین رعایانے بھی اسکو غنیمت جا کر منبر کی جائے صلیب بنایا پہر  
 بلیس میں گیا دہان بھی ایسا ہی کیا۔ واضح ہو کہ دمشق خلیج قسطنطنیہ کے شرقی  
 شہر دن کے نایب کا نام ہے اس برس میں یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم  
 اسقراہی جکے لئے سند و مخرج صحیح مسلم پر ہے جان بحق تسلیم ہوا کنیت اسکی ابو عروہ  
 حافظ تہی حدیث سننے کو یہ شہر دن میں گیا مسلم بن حجاج صاحب صحیح وغیرہ ایہ  
 حدیث کو اسنے سننا

## پہر شروع ۳۱۷ ہجری ذکر خلع مقتدر کا

اس برس میں برخو است کیا مقتدر باللہ کو خلافت سے ہوا اسطے کہ لشکر اور  
 سردار اسے بسبب شرکت عورتوں اور غلاموں کے امور سلطنت میں اور  
 برباد کرنے مال اور اسباب کے اسے بد مزاج ہو رہے تھے اور مونس خادم کے  
 بد مزگی باعث قوی ہوا کہ سب لشکر مونس کے مونس ہو کر خلیفہ کے گہر پر چڑھ گئے  
 مقتدر کو موادسکی ما اور خالہ اور اولاد اور خاص لونڈیوں کے گہرے نکال کر  
 مونس کے گہر میں اوکو مقید کیا اور جاہا کہ مقتدر کی خلع پر گواہ ہو دین جب قاضی  
 ابو عمرو نے گواہی دی کہ اسنے اپنے نفس کو خلع کیا تب ادسکے بیانی محمد بن مقصد  
 سے بیعت کر کے ادسکا لقب قاہر باللہ رکھا اور ایک قبر کی مٹی میں سے جسے مقتدر  
 کی مانے بنایا تھا سات لاکھ دینار نکالے

ذکر پیر خلیفہ ہونے مقدر کا

۶۵۶

ذکر خلیفہ ہونے مقدر کا

سترہویں محرم اتوار کے دن کہ مقدر کی خلق سے تیسرا دن تھا سب لوگ محل بادشاہ میں حاضر ہوئے کہ وہ جاے فراخ پر ہو گئے کیونکہ وہ روز جلوس اور آرائش کا تھا لیکن مونس نہ آیا اور سپاہی لوگ سب مسلح آئے اور حق بیعت کا مانگتے تھے جب نعل اور شور انکا بلند ہوا تب قاہر نے یاروک کو اونکی دیکھی کے لئے پہنچا جب اسنے اونکے ہاتھوں میں ننگی تلواریں دیکھیں تو خوف کہا کر پہر سپاہیوں نے اسکے پیچھے آن کر محل میں اسکو قتل کیا اور یا مقدر یا منصور کہہ کر رونے لگے جب یہ سب جمع ہو کر قاہر پر آئے تو وہ بھاگ کر چپ رہا سب لوگ اسے جدا ہوئے کوئی شخص محل میں باقی نہ رہا پیر لوگوں نے مونس خادم کے گھر جا کر مقدر کو وہاں سے نکالا پادون نے وہاں سے اسے اپنے گردن پر سوار کر کے محل میں داخل کیا مقدر نے اپنے بھائی قاہر پاس ان کا پیغام بھیجا اسے بلایا اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تیرا کچھ قصور نہیں اور اسکی بپشائی چرم کر امن دیا اور اپنے ماپاس اسکو قید کیا کہ وہ اسکو آرام سے رکھتی تھی مقدر اپنی حکومت پر مستقر ہوا اور فتنہ فرو ہوا واضح ہو کہ پیر خلافت مقدر کا بسبب احسان مونس کے تھا اور خلق اسنے واسطہ سودا رفت لشکر کے کی تھی

ذکر ادن خیر و ن کا جو قرامطہ نے مکہ میں کیا اور حجر سود کا لینا

اس برس میں ابو طاہر قسطنطینی ترویہ کے دن مکہ میں آیا اور حاجیوں کو کہ مکہ میں سلاست پہنچے تھے وہاں لوٹا اور سجد حرام مکہ اسکو قتل کیا اور کعبہ شریف میں داخل

## ذکر اودن خیر و نکاح قرامطہ نی مکہ میں کیا

داخل ہو کر حجر اسود کو رکن سے اوکھڑ کر پھرین لگیا امیر مکہ ابن محلب اور اسکے رفیق کو ۶۵۰ قتل کیا اور دروازہ دھانکا، اکھڑ کر ایک شخص کو واسطے اکھڑنے پر نالہ کئے چڑھایا وہ اوپر سے گر کر مر گیا جو بہت زخمی تھے اوکو چاہہ زمزم میں ڈلوایا اور باقیوں کو مسجد حرام اور جہان قتل ہوئے تھے دفن کیا اور لباس خانہ کعبہ کا لگا اپنے رفیقوں پر تقسیم کیا اس میں سبب تفسیر قول خدا تعالیٰ کے عسی ان یشیک ربک مقاماً محموداً منابہ وغیرہ میں فتہ عظیم برپا ہوا کہ اوسین لشکر اور رعایا سب شریک تھی اور اوسین لڑائی ہوئی کہ بہت لوگ مارے گئے حقیقت کی یون تھی کہ ابو بکر رزوی جلی اور اود کے رفیقوں نے کہا کہ معنی اس قول خدا تعالیٰ کے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ بنے صلعم کو اپنے ساتھ عرش پر بیٹھا دیکھا دوسرے گروہ نے کہا کہ وہ سوائے شفاعت کے اور کچھ نہیں سبب اس اختلاف کے لڑنے لگے اس برس میں محمد بن جابر بن سنان حرانی پیدائش تانی حاسب مشہور نجفی صاحب زینج صابی فوت ہوا اسکی رصدین یقینی میں رصدائے شروع کی ۲۶۴ھ سے ۳۶۴ھ تک اور کو اکب بالغہ کو اپنی زریح میں واسطے ۲۹۹ھ کے ثابت کیا ہے اسکی زریح کے دو نسخہ میں دوسرا چھاپے واضح ہو کہ تباہی فتح باے موحده سے اور بعض نے کسرہ ہی پڑھا ہے فرب تباہی کی طرف جو ایک مکان ہے عل حران میں اس برس میں نصر بن احمد بن نصر بصری مشہور خزاززی شاعر مشہور فوت ہوا یہ شخص ادیب پر گونا خواندہ ایسا تھا کہ عجی ہی مڑ سکتا تھا اود کے اشعار بہت فائق ہیں

## یہ شروع ہوا ۱۸۳ھ ہجری

اس برس میں لڑنے والے لوگ بغداد سے نکالے گئے کیونکہ وہ حجر رزوی سے

## ذکر اودن چہرہ و لکنا جو قرامطہ نے مکہ میں کیا

۱۵۸ مقتدر کو پہر خلیفہ کیا تھا بہت بر خود غلط ہوئے تھے قول و فعل میں اومین اور لشکر میں لڑائی ہوئی بہت آدمی مارے گئے آخر کار پیادہ یا متعلقات درسط کو بہاگے دان جاہد حاکم بن کونکوس خادم نے او کو قتل اور باقیانہ کو پریشان کیا اسی برسین اور لکھا اسے لکھی ہوئی برسین ابو بکر حسن بن علی بن احمد بن بشار مشہور ابن حلات ضریر نہروانی فوت ہوا یہ سو برس کا تھا یہ نہ ناطم اتی الہر کا تھا یہ قصیدہ بڑا جو مشہور ہے اس کے بنانے میں اختلاف ہے بعضوں نے لکھا ہے کہ اس کے ایک جلی تھی کہ ہمایہ نے اس کو مار ڈالا تھا اس کا یہ مرثیہ لکھا ہے اور بعض نے لکھا کہ یہ مرثیہ ابن معتز کا ہے کہ مقتدر کے خوف سے اس کا ذکر نہ کر سکا تو جلی تبرید کیا امد لکھا ہے کہ علی بن عیسیٰ کے لونڈی ابو بکر بن حلات کے غلام کو چاہتے تھے جب علی بن عیسیٰ اسے مطلع ہوا تو اودن دونوں کو قتل کیا تب ابو بکر مولائے غلام نے یہ قصیدہ لکھا اور اس سے کنایہ بے کر کیا

## پہر شروع ہوا ۳۱۹ ہجری

اس برس میں مقتدر نے لشکر اسطی لڑائی مرداویج کے روانہ کیا دونوں لشکر نواحی ہندان میں جب اسطی تو خلیفہ کا لشکر شکست پا کر بہاگا اور مرداویج تمام بلاد جل پڑھاہ امد لشکر نے نواحی طوان تک لوٹا پہر مرداویج نے اصھان پر لشکر بھیج کر اسے لیا ام برس کے ذی الحجہ میں مونس اور مقتدر میں دشت زیادہ ہوئی

## ذکر اودن چہرہ و لکنا جو قرامطہ نے مکہ میں کیا

اس برس میں ابو طاهر قسطنطینی مقتدر سے خفا ہو کر موصل میں گیا اور مقتدر اس کے پیچھے تھے وہ ان لوٹا اور سجدہ حرام لکھ کر مال پرتقا بعض ہوا اور بنی حمدان کے امیر کو

## ذکر قتل مقدر کا

ایر و نکو لکھا کہ مونس کو موصل میں گرفتار کرنا اور لڑنا دان کے امر نے یہ حال دیکھ کر ۹۵۹  
اوسے لڑائی کی لیکن مونس مستمند ہو کر موصل پر حاکم ہوا سب طرف سے لشکر جمع  
ہو کر مونس پاس آئے مونس نے موصل میں نویںے اقامت کی

## ذکر قتل مقتدر کا

جب مونس پاس لشکر سب طرف سے فراہم ہوئے تب یہ بغداد کو چلا پہلے کرتھ  
میں آیا پھر باب شماسیہ میں مقتدر نے اپنا صنف لشکر کا پھر جانا خیال کر کے  
ارادہ داسط کا کیا لیکن جو لوگ اس پاس باقی رہے تھے وہ مانع ہوئے اور  
مونس کی لڑائی پر مستعد ہوئے مقتدر یہ حال دیکھ کر لاچار مونس سے لڑنے کو  
نکلا مقتدر پاس نقیہ اور قاری تھے خلیے پاس قرآن پہلے ہوئے تھے دھچا دھ  
اڑ ہے قیلے پر جا کر کھڑا ہوا رفیقوں نے اوسکو مشورہ آگے بڑھنے کا دیا  
جب وہ آگے بڑھا تو رفیق سب بہاگ گئے مقتدر یہ حال دیکھ کر قوم مذہب سے  
جاملہ اور اونسے کہنے لگا افسوس تیرے میں خلیفہ ہون ادھون نے کہا ہم تجھے  
پہچانتے ہیں اے کینہ تو خلیفہ شیطان کا ہے یہ بہک ایک شخص نے اوسکو ایک  
تواریکی کہ وہ زمین پر گراتا اوسکو ذبح کیا مقتدر بڑھیا مگر ان ڈیل تھا  
جب اوسکو قتل کر کے اوسکے سر کو لکڑی پر چڑھایا تو بکیرین کہتے جاتے  
تھے اور مقتدر کو لعنت کرتے تھے جو کچھ مقتدر اپنے تھا ازار تک یلیا پیر میں  
گہرا کھود کر اوسے دفن کیا اور سرد سکا مونس پاس رشیدیہ میں لے گئے مونس  
کہ لڑائی میں حاضر نہ تھا جب مقتدر کو اس حال سے دیکھا تو اپکوسے مارے  
اور رویا مقتدر نے زمانہ خلافت میں بادشاہت کو خراب کر دیا تھا عورتیں اور



## ذکر بادشاہست قاہر باللہ کا

غلام حکم کرتے تھے درخچی بہت ہوتی تھی اسکی مدت سلطنت چوبیس برس گیارہ  
ہینے پہلے دن تھے عمر اسکی اٹھیس برسکی تھی

## ذکر بادشاہست قاہر باللہ کا

یہ اونیسواں بادشاہ عیسیٰ کا تھا مونس نے چاہا کہ ابوالعباس مقتدر کا بیٹا  
بادشاہ ہو لیکن ابویقوب اسحق بن اسماعیل نوختی نے کہا کہ یہ لڑکا بے اور بادشاہ  
ایسا چاہئے کہ اپنے اور ہمارے تدبیر اسکی یعقوب بن اسحق نے اسکے بادشاہ  
کرنے میں گویا اپنی موت آپ ڈبوڑی کیونکہ قاہر نے اسکو قتل کیا جیسے ذکر  
ہوگا۔ جب یہ مشورہ ہوا تو قاہر باللہ محمد بن معتقد کو بلا کر اٹھائے مونس شوال کو  
سب نے بیعت کی قاہر نے مقتدر کی ماکو بلا کر پوچھا کہ مال کہاں ہے اوسنے سب  
خزیر کا جو اوس پاس زیور دیو شاہ سے تھا اقبال کیا تب اوسے خوب مارا  
بادجو دیکہ وہ بیاری استسقا کی رکبتی تھی پھر اوسکے یا نو باند بکر لٹکایا اوسنے قسم کھائی  
کہ میں سوائے اشیائے مذکورہ کے کچھ نہیں رکبتی۔ ابوعلی بن منقلہ کو اپنا وزیر  
نبا کر موقوف کیا اور پھر بحال کیا اور چند عاملوں پر قابض ہوا اس برسین قاضی ابو  
عسرہ محمد بن یوسف کہ فاضل تھا اور ابو الحسن بن صلاح فقیہ شافعی کہ عابد تھا  
امہ ابونیم عبد الملک فقیہ جرجانی مشہور شتر استر ابادی فوت ہوئے

## پھر شروع ہوا ۳۲۱ ھ ہجری

اس برس میں شعب مقتدر کی ماموئے اور اپنے قبر میں جو رصافہ میں نبائی تھی دفن  
ہوئے اس برس میں مونس اور قاہرین نزاع ہوئی مٹھا اوسکا پہلے تھا کہ مونس  
نے ملین جو بارکو دار و نہ محل بادشاہی کا کیا تھا اوسنے قاہر پر ایسی تلکی کی کہ

## ذکر کرنے مونس خادم اور بلیق کا

کوکسی عورت کو بے دریافت کے کہ یہ کون ہے جانے نہ دیتا تھا تاہا ہرنے پوشیدہ ۹۷۱  
ایک گروہ کو بلیق حاجب اور مونس کے پکڑنے پر متفق کیا اور طریقت بکری جوڑے  
سردارون میں سے تباہ وہ ہی اسے مل گیا

## ذکر پکڑنے مونس خادم اور بلیق کا

اس برس میں پہلی شعبان کو قاہرہ باللہ نے بلیق جو بد ارادہ کے بیٹے اور مونس کو  
گرفتار کر لیا کیونکہ یہ سب قاہرہ کے خلع اور احمد بن مکتفی کے بادشاہ کرنے پر  
متفق ہوئے تھے ابن مقلد وزیر یہی اس میں شریک تھا قاہرہ نے طریقت بکری اور  
گروہ ساجیہ کو متفق کر کے ابن بلیق کے پکڑنے کا ارادہ کیا ساجیہ کو رستوں پر بٹھایا  
ابن بلیق اپنے گروہ کو یکسر خلیفہ پر مجبور کا ارادہ کر کے وہاں آیا اور خطا ہر یہ کیا  
کہ میں قراصلہ کے واسطے جمع کرتا ہوں ہر چند اس کا قصد خلیفہ کا گرفتار کرنا تھا لیکن  
اس کو قاہرہ کے سامان کی خبر نہ تھی جب وہ محل میں داخل ہوا تو گرفتار ہو گیا  
جب اس کے باپ بلیق کو یہ خبر پہنچی ہر چند کہ وہ بیار گہر میں پڑا تھا سوار ہو کر محل پر  
آیا وہاں پہی گرفتار ہوا بعد اس کے قاہرہ نے مونس کو بلایا لیکن وہ نہ آیا تب قاہرہ  
نے قسم کھائی کہ تجھے امن ہے میں چاہتا ہوں کہ بلیق اور اس کے بیٹے کا متفق  
ہونا خلع پر دریافت کر دن اگر جھوٹ ہو تو انہیں چھوڑ دوں جب اسے قسموں کا  
تار باندھا تو وہ آیا اسے یہی گرفتار کیا اور ابو علی بن مقلد کو وزارت سے محروم  
کر کے ابو جعفر محمد بن قسم بن عبید اللہ کو وزیر کیا پھر ابو احمد بن مکتفی کو بہت تلاش  
سے بلوا کر اس پر دیوار بنوائی کہ وہ مر گیا

## ذکر قتل مونس اور بلیق اور اس کے بیٹے کا

## ذکر سلطنت بنی بویہ

۶۶۱ جب قاہر نے تیغون مذکور دن کو گرفتار کیا تو مونس کے دوستوں نے کہ اکثر لشکر تھا نعل اور شور مچایا اور چاہا کہ مونس کو چہرہ دین تب قاہر بن بلق پاس گیا اور اسکو ذبح کر کے اسکا سر طشت میں رکھا تیغون قیدیوں کو جدا جدا قید کیا تھا پہرہ طشت مونس کے اس کے پاس بلق پاس بیجا وہ مجروح دیکھنے کے سر ہٹتا رہتا نکلا پہرہ اسکو بھی قتل کر کے دونوں کا سر مونس پاس بیجا مونس نے جب دونوں سر دیکھے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے قاتل کو لعنت کی پہرہ اسکو بھی قتل کر کے تیغون پر نکو شہرین شہر کیا اور منادی یہ ندا دیتا تھا کہ جو امام سے خیانت کرے اسکی یہ خواہے پہرہ اور سر دیکھو جان اور سر سے رکھو یا بموجب عادت کے پہرہ قاہر نے ابو جعفر وزیر کو موقوف کر کے خصبی کو وزارت دی پہرہ طریف سبکری کو جو بڑا سردار تھا اور اس کے ساتھ مونس کے گرفتار کرنے میں شریک تھا گرفتار کر لیا اگر یہ شریک نہ ہوتا تو ادب نہیں گرفتار نہ کر سکتا

## ذکر ابتداء سلطنت بنی بویہ کا

بویہ ایک شخص متوسط الحال دلیلمین تھا کینت اسکی ابو شجاع تھی جب سلطنت بنی بویہ نے ترقی پکڑی تو لوگ کہنے لگے بویہ بن فاخر بن تمام بن کوہی بن شیر زیر صفر بن شیر کند بن شیر زیر اکبر بن شیراز شاہ بن شیر قند بن لبان شاہ بن شیر فردز بن شیر زبک بن سنن بن بہرام جو الملک بن یزدجرد ملک اور باقی نسب انکا ہمد شیر بن ابک تک اخبار بادشاہان فارس اکاسرہ میں گذرا بویہ کے تین بیٹے تھے عماد الدولہ ابو الحسن علی اور رکن الدولہ حسن اور مغر الدولہ ابو المحسن احمد پہرہ سب ماکان بن کالی دلیلمی پاس ہتھے تھے جب اسفار بن شیر دیہ اور مرداویج

## ذکر سلطنت نبی بویہ

مرداویج دیلم کے اون شہر دن پر جنگا ذکر ہو چکا قابض ہوئے تو ماکان بن کالی ۲۹۳  
 دہلی طبرستان کا حاکم ہوا بویہ کے یہ تینوں بیٹے اوسکے لشکر کے سردار تھے جب  
 مرداویج ملک ماکان بن کالی کا جو طبرستان میں تھا حاکم ہوا تو ماکان طبرستان سے  
 گیا اور داسخان پر حاکم ہوا پہر وہاں سے شکست پا کر نیشاپور میں ہلاک کر آیا  
 تینوں بیٹے بویہ کے اوسکے ساتھ رہے کبھی جدا ہوئے جب انہوں نے دیکھا  
 کہ ماکان مرداویج کی لڑائی کی طاقت نہیں رکھتا اور عاجز ہے تب انہوں نے کہا  
 کہ ہمارے ساتھ ایک گروہ ہمارے بہت تنگ ہے مناسب یہ ہے کہ ہم تجھے  
 جدا ہوں تاکہ خرچ تیرا کم ہو دے جب پہر تو بادشاہ ہو گا ہم چلے آدین گئے اوسنے  
 کہا اچھا تب وہ تینوں اوسے جدا ہو کر مرداویج پاس گئے یہ حال دیکھ کر ایک گروہ  
 سردار دن ماکان کا بھی انکا تابع ہوا مرداویج نے بہت اوسکے سلوک کیا عا دالدولہ  
 علی بن بویہ کو کرج کی حکومت دی عا دالدولہ نے کرج میں قوت پکڑی اور جمعیت  
 اسکی زیادہ ہوئی مرداویج نے اپنے چند سردار دن کو واسطے وصول زر کے  
 کرج پر بھیجا جب وہ وہاں گئے عا دالدولہ اوسنے بہت نیکی سے پیش آیا اور  
 اوسکو اپنے سے بلایا اور سپہنوں نے اسکی اطاعت قبول کی مرداویج یہ سن کر ابن  
 بویہ پر بہت خفا ہوا ابن بویہ مذکور نے اصفہان کا قصد کر کے وہاں کے حاکم ابن  
 یاقوت سے لڑائی کی اوسکی شکست ہوئی اور ابن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا اس لڑائی  
 میں ابن بویہ کے ساتھ نو سو مرد تھے اور ابن یاقوت پاس دس ہزار جب ابن  
 بویہ نے نو سو سے دس ہزار کو شکست دی تو اسکا رعب سب پر چا گیا اور سب  
 اسکی سب پر غالب ہوئی مرداویج نے ابن بویہ پاس تمام صلح بھیجا لیکن اوسنے عذر  
 کیا اور اس پاس نہ آیا ابن بویہ نے اصفہان میں دو شہر دن میں اقامت کی اور تمام  
 مال اوسکا جمع کر کے ار جان کو کوچ کیا ار جان میں ابن یاقوت کو نام اوسکا ابوبکر

## ذکر سلطنت نبی بویہ

۶۶۱ ہجرت ہیاگ کر گیا تھا اسکے آنے کی خبر شنکر بے لڑائی وہاں سے ہیاگا ابن بویہ  
 ارجان پر ہی ماہ ذی الحجہ ۳۲۱ھ میں حاکم ہوا پھر ابن بویہ نوبد جان پر بریج الاخر  
 ۳۲۲ھ میں حاکم ہوا پھر عا دالدولہ نے اپنے ہیاخی رکن الدولہ کو کا زردن وغیرہ  
 فارس کی علدہری پر ہیجا اودسنے سب مال دیا نکلا نکالا پھر اودن سے وہ ہوا جو ہسم  
 ذکر کرین گئے انشا ر اللہ تعالیٰ اس برس میں ابو بکر محمد بن حسین بن درید نغوی  
 شہان میں فوت ہوا یہ ۳۲۳ھ میں پیدا ہوا تھا یہ شاگرد ابی حاتم سجستانی اور  
 ابی الفضل ریاشی وغیرہ کا تھا یہ فاضل شاعر تھا قصیدہ مقصورہ جو مشہور مقصورہ  
 ابن درید ہے اسنے نظم کیا نحو اور لغت میں اسکی بہت کتابیں ہیں اومیں سے  
 کتاب جہرہ ہے اور کتاب جبل ہی اوسکی کیفیت ہے ابن درید شراب پینے  
 اور عود کٹنے پر میلان رکھتا تھا ازہری کہتا ہے میں ابن درید پاس گیا تو میں نے اوسے  
 نشہ میں پایا پھر میں اوس پاس گیا ابن شاہین کہتا ہے کہ ہم جب ابن درید پاس  
 جاتے تو شراب پیتے بند ہوا ہوا عود دیکھ کر اور شراب دیکھ کر عمر اسکے نوہٹے  
 زیادہ تھی اس برس میں ابو ہاشم بن علی جانی متکلم متزلی نے انتقال کیا پیدائش  
 اسکی ۳۲۴ھ میں ہئی اپنے باپ سے اسنے علم حاصل کیا اور اسی محنت کی کہ باپ  
 سے بہتر ہوا ابو ہاشم کہتا ہے کہ میرا باپ مجھے بارہ برس بڑا تھا ابن ہاشم  
 اور ابن درید ایک ہی روز راہی ملک بقاء کے ہوئے لوگ اوس روز کہتے تھے  
 کہ آج علم کلام اور علم لغت مدفون ہوا یہ دونوں بغداد میں مقبرہ خیران  
 میں دفن ہوئے اس برس میں محمد بن یوسف بن مہر فزبری مرگیا اسکی پیدائش  
 ۳۲۵ھ میں ہوئی یہ وہ شخص ہے جسے صحیح بخاری سیکلی گئے اور دس دس بار  
 بخاری سے اسنے سنا تھا۔ فربرا اور دوراؤن بے نقط اور بار موصدہ سے  
 بخارا کے قریب میں سے ایک قریہ ہے ابن اثیر نے اپنی تاریخ کامل میں ہی لکھا ہے

## ذکر خلع قاہرہ باللہ کا

لکھا ہے لیکن قاضی شمس الدین ابن خلکان نے لکھا ہے کہ فربرکنارہ جیون پرواتھیہ ۶۶۵  
اس برس میں ابو جعفر بن محمد بن سلامہ از دی طحاوی فقیہہ حنفی مصر میں فوت ہوا  
ریاست اصحاب ابو حنیفہ کی اسپر مقرر ہوئی اور غلبہ پایا بہت کتابیں فایده  
مندانے تصنیف کیں از انجملہ حکام القرآن اور اختلاف العلماء اور معانی الآثار  
میں اور اد کے ایک تاریخ بڑی سے پیدائش اسکی ۲۳۳ھ میں تھی

## پہر شروع ہوا ۳۲۲ھ ہجری

اس برس میں عماد الدولہ شیراز پر حاکم ہوا

## ذکر خلع قاہرہ باللہ کا

اس برس کے جمادی الاولیٰ میں قاہرہ سبب ظاہر کرنے عذر کی طرف سبکی سے  
اور خلافت کرنے اور قسم کے جواب امان میں ان کے قاتلون کے کہا ئی تھی  
خلع کیا گیا ابن تغلق قاہرہ سے پوشیدہ سرداروں سے سازش رکھتا اور انکو اد سے  
خلع پر اغوا کرتا کہی عجی کی صورت بنتا اور کہی کی کا بہیں بدلتا اسنے منجون کو  
سودینار دئے کہ وہ سرداروں کو قاہرہ سے ڈراوین اور سیا سردار کے خواب  
کی تعبیر دینے والو کو بھی ایسا ہی کچھ دیا تاکہ جب سیما دن کے سامنے کوئی خواب  
بیان کرے تو ایسی تعبیر دین گے وہ قاہرہ سے خائف ہوئے لوگوں نے ایسا ہی  
کیا سیما کہ سردار ساجیہ کا تھا قاہرہ سے ڈر کر قاہرہ کے گرفتار کرنے پر متفق ہوا  
اور سب جمع ہو کر قاہرہ پر آئے قاہرہ نے اس رات شراب خواری بہت کی  
تھی اس وقت نشیمن پڑا تھا جب اونہوں نے گہر کو گہر یا تو یہ ہر چند  
مست تھا لیکن بیدار ہوا اور سبب بند ہونے دروازوں کے بہاگ کر حامی میں

## ذکر بادشاہت راضی باللہ کا

۶۶۶ جا کر چبا لوگ اوسے ڈبوئے لگ کر قتل کر کے جہان طریف سبکری تہا دمان لائے  
اور طریف کو دمان سے نکال کر قاہرہ کو اسکی جائے قید کیا اور دونوں نے نکہین  
قاہرہ کی نکالیں اسکی بادشاہت کل ایک برس چھ مہینے آٹھ دن تھی

## ذکر بادشاہت راضی باللہ کا

رومیوں بادشاہ عباسیوں کا تھا جب قاہرہ قید ہوا تو ابو العباس احمد بن مقتدر  
اور اسکی دونوں قید تھے لوگوں نے اوسے نکال کر تخت پر بٹھایا اور بادشاہ  
اوسپر سوچی اسکا نام راضی باللہ رکھا بیعت اسکی خلافت پر بدہ کے دن  
چھٹی جمادی الاولیٰ ۳۲۲ میں ہوئی سیما سردار نے ابن مقلد کے وزیر کو  
عرض کیا تب راضی باللہ نے اوسے وزیر کیا اور قاہرہ کے خلع پر چاہا کہ گواہ  
کریں لیکن وہ باز ہاگو کہ قید میں تھا اور اندھا تھا

## ذکر سید مہدی حاکم افریقہ کی مرنے اور اسکی بیٹے قائم کے بادشاہ ہونے کا

اس برس کے ربیع الاول میں مہدی عبید اللہ سید بنی فاطمہ مہدیہ میں فوت ہوا  
اسکے بیٹے قائم ابو القاسم محمد نے اسکا مرنے برس روز تہ تک واسطے تدبیر کار کے  
پہنچایا عمر اسکی تریسٹھ برس کی ہوئی بادشاہت اسکی چوبیس برس ایک مہینے  
بیش روز رہی جب اسکے بیٹے قائم نے اسکا مرنے کا ہر کیا تو سب نے اسکی  
بیعت کی اور حکومت اوسپر معین ہوئی

## ذکر ابن شلمغانی کے قتل کا اور بعض

## دکتر شلمانی کے قتل کا

۶۶۷

### عجایب اور سکی مذہب خبیث کا

اس برس میں محمد بن علی شلمانی مقتول ہوئے۔ شلمانی ایک قریہ نواحی واسط میں رہتے تھے جسکی طرف یہ منسوب ہے اسنے ایک مذہب نکالا تھا جسکا مدار خدا کے حلول کرنے پر تھا اور تناسخ پر اور شیخ پر کہتے ہیں کہ حسین بن قسم بن عبید اللہ جو وزیر مقتدر کا تھا وہ بھی مذہب میں اسکا تابع ہوا اور ابو جعفر اور ابو علی یہ دونو بڑے بطام بن ابی عون کے اور محمد بن محمد بن عبدوس بھی اسکے پیروں میں سے تھے پہلے محمد شلمانی اور اسکے یار اپنے مذہب کو چھپاتے تھے لیکن ماہ شوال ۳۳۸ھ میں ظاہر کیا تب ابن مقفع وزیر نے انکو گرفتار کیا شلمانی نے اپنے مذہب سے انکار کیا اور اسکے معتقد اور سے خدا جانتے تھے جب اسے قید کر کے معاذ بن عون اور ابن عبیدوس کے راضی پاس لائے تو اسنے دونوں سے کہا کہ شلمانی کی گاردین مارو دونوں نے انکار کیا جب اسنے زبردستی کہا تو ابن عبیدوس نے اپنا ہاتھ اسکی گردن پر مارا اور ابن ابی عون نے بھی ہاتھ بڑایا اور سے مارنے کو لیکن اسکا ہاتھ کا پنا اسوقت اسنے شلمانی کی ڈاڑھی اور سر جو کر کہا اللہ میرے اور سردار میرے اور رازق میرے لوگوں نے یہ سنکر شلمانی سے کہا کہ تو تو کہتا تھا کہ میں دعویٰ خدائی کا نہیں کرتا اور اسنے کہا کہ میں بھی دعویٰ خدائی کا نہیں کیا اور ابن ابی عون کے کہنے سے مجھے کیا اسوقت اون دونو کو دھانچہ پہر دیا اور شلمانی کو کئی مرتبہ فقہاء کے رد پر دہرایا آخر کو فقہاء متفق ہوئے اسکے خون کے حلال ہونے پر تب ابن شلمانی اور ابن ابی عون کو اس برس کے ذی قعدہ میں سولی دیکر آگ میں جلایا اور اسکا مذہب یہ تھا کہ خدا ہر شے میں گھسا ہے جس قدر کہ وہ شے اوٹھا سکے اور اللہ تعالیٰ نے ضد کو واسطے دلیل



## ذکر باقی حوادث کا

۶۶۸ ہونے کے بعد وہ پر پیدا کی ہے پس آدم اور شیطان کہ دونوں آپس میں ضد میں انہیں خدا اکٹھا ہے اور مذہب اور سکایہ تھا کہ دلیل حق کی حق سے بہتر ہے اور یہ کہ ضد کے مشابہت سے قریب زیادہ ہوتی ہے اور یہ خدا نے بدن انسانی میں داخل ہو کر قدرت اور عجز ظاہر کیا جسے دریافت ہوا کہ یہ خدا ہے اور یہ کہ خدا نوح اور اونس کے شیطان میں جمع ہوئے تھے بعد اوس کے جدا ہوئے پہر صالح اور اونس کے شیطان میں جسے ناقہ کے پادوں کا ٹے جمع ہوئے پہر جدا ہوئے پہر جمع ہوئے ابراہیم اور اونس کے شیطان فردین جدا ہوئے پہر جدا ہوئے اسیر جباروں اور فرعون میں پہر سیلان اور اونس کے شیطان میں پہر عیسیٰ اور اونس کے شیطان میں پہر جدا ہوئے خاریون میں پہر جمع ہوئے علی بن ابیطالب اور اونس کے شیطانوں میں اور اونس کا مذہب یہ تھا کہ جسکی طرف لوگ متوجہ ہوں وہ خدا ہے آدم اور اونس کا مذہب ہے کہ موسیٰ اور محمد صلعم کو خائن کہتے ہیں اس واسطے کہ ہارون اور علی نے موسیٰ اور محمد کو بیجا تھا انہوں نے خیانت کی اور یہ کہ علی نے کتے برس اہل کعبہ کے جو سارے تین سو تھے موسیٰ کو چوڑ دے تھے جب وہ مدت گزری تو بادشاہت پہ آئی اور نماز روزہ کا ترک کرنا عبادت تھا اور سب عورتوں کو حلال سمجھتے تھے اور مباح جانتے تھے جماع کرنا عورتوں سے جو اوس کے صاحب رحم میں اور یہ کہ فاضل کو لازم ہے مفضل سے نکاح کرے تو کہ نور اوس میں آدے اور یہ کہ جو اسے باز ہے گا بشرطیکہ قابل تناسخ کا ہو وہ در ثانی میں عورت بنی گمانا ہے یہ مقالہ مقالہ نصیریہ میں

## ذکر باقی حوادث کا

اس برس میں اسحق بن اسماعیل نونجی کو قاہر نے خلع سے پہلے قتل کیا نونجی مذکور

## ذکر قتل ہونے مرد او بیج کا

مذکورہ نے مشورہ اسکے خلیفہ کرنے کا دیا تھا اس برس میں دمشق نے بلاد اسلام ۴۶۹  
 میں جا کر ملطیہ کو ایک مدت محاصرہ کر کے بے لڑائی فتح کیا وہاں کے رہنے والوں کو  
 نکال کر اونکی جائے امن میں اونہیں بھیجا یہ واقعہ جادی الاخر کے چاند رات کو  
 ہوا روم نے مسلمانوں سے افعال بد کرنے شروع کئے اکثر شہر اونکے قبضہ  
 میں آئے تھے اس برس میں ابو نعیم فقیہ جرجانی استرآبادی اور ابو علی محمد  
 روزباری صوفی فوت ہوئے اس برس میں حسین بن عبداللہ نساج صوفی رہنے  
 سا مرکا جو ابدال سے تھا اور محمد بن علی بن جعفر کتانی مشہور جو جنید کے یاروں  
 میں سے تھا راہی ملک بقا کے ہوئے

پہر شروع ہوا ۳۲۳ھ ہجری

## ذکر قتل ہونے مرد او بیج بن یار کا

اس برس میں مرد او بیج دہلی حاکم بلاد جبل وغیرہ کا مقتول ہوا سبب اسکا یہ تھا  
 کہ اس برس میں اوسکا دن پیدائش کا جب آیا تو حکم کیا کہ لکریان اس کثرت  
 سے جمع کر دو کہ پیار اور ٹیلے چپ جادین اور نکلا دہرا رہند جانور جبل اصفہان  
 سے جمع کر کے اونکے پانوں پر رال لگائی تاکہ یہ سب روشن ہوں تو لکری رات  
 اور ایک دسترخوان بڑا چسپہر ہرا رکھوڑے اور دہرا سر ہیل کے اور لکریان  
 اور حلوی بہت ہو نوا یا جب یہ بنا اور تیار ہوا اوسے دیکھ کر اور حیرت میں آئے  
 ارکان دولت پر خفا ہوا یہ شخص اون ترکوں پر جو اسکی خدمت میں رہتے تھے  
 بہت غضب رہتا تھا جبکہ وہ دسترخوان اور روشنی آگ کی ہو چکی اور صبح کو  
 اصفہان میں جانے کا ارادہ کیا لشکر خدمت کے واسطے جمع ہوا از بسکہ گھوڑے

## ذکر خانیہ کے فتون کا

۶۷۰ خیمہ کے پاس کثرت سے تھے اونچی آوازیں بہت بلند ہوئیں ایسے کہ وہ سسکر نسا ہوا  
 پوچھا کہ یہ گھوڑے کسے ہیں جو ایسے پاس میں لوگوں نے عرض کی کہ ترکون کے اوسے  
 حکم دیا کہ ان گھوڑوں کے زین ترکون کی پشت پر باندھو اور اسی طرح شہر میں خل  
 ہوں جو جب حکم ایسا ہی کیا مرد اویج ایسا بد صورت تھا کہ دیلم اور ترک اسکو برا جانتے  
 تھے اس حرکت سے غصہ ترکون کا زیادہ ہوا جب مرد اویج نے اصفہان کی طرف  
 کوچ کیا تو بہت غصہ تھا حکم دیا اپنے گھینانوں کے افسر کو کہ آج میرے ساتھ مت  
 اور کسی اور کو بھی اپنے ساتھ آنے کو حکم نہ دیا اور حامین داخل ہوا ترکون نے  
 فرصت غیبت جان کر اوسپر هجوم کر کر حامین قتل کیا مرد اویج نے زمان بادشاہ  
 میں جبر اور فساد بہت کئے اپنے یاروں کے واسطے کرسیاں چاندی کی اور  
 اپنے لئے ایک تاج مرصع کا مثل تاج کسری کے بنوایا جب یہ مارا گیا تو بعد اسکے  
 اسکا بہائی دشمنیکر بن زیار حاکم ہوا

## ذکر خانیہ کے فتون کا بعد ادا میں

اس برس میں خانیہ نے لوگوں پر شدت کی کہ سرداروں اور رعایا پر خاک ڈالتی اور  
 جبکہ شراب پاتی گرا دیتی اور گائے والی کو مارنے اور ادا سیکے سازوں کو توڑنے  
 اور خرید و فروخت چلنے پہنی میں اعتراض کرتے صاحب شرط نے یہ حال دیکھ کر  
 ادا کو منع کیا اور حکم کیا کہ تم میں سے کوئی امام بن کر نماز نہ پڑھے جب تک کہ امام  
 بیکار نہ رہے لیکن ادا کو کچھ مفید نہ ہوا پھر راضی نے فرمان مقتضی منع اور زجر کا عقاد  
 تشبیہ سے لکھا ادا بخلا یہ تھا کہ تم لوگ کہیں گمان کرتے ہو کہ صورتیں تمہاری مہند  
 کی جو مری میں اور پر صورت رب العالمین کے ہیں اور ہتھ تمہاری ادا کی ہتھ پر  
 ہے اور کہتے ہو تم ادا کے بال گھو گھو دالے ہیں اور آستان پر چڑھے اور دنیا میں

## ذکر بادشاہت اخشید کا

مین اوترنے کے تم قایل ہو اور عدد کی حسین تمہارے مذہب میں قناعت آتی ہے ۶۷۱  
مین قسم کہا تا ہوں بڑی قسم کہ اگر تم غنیمتی نہ ہو گے تو میں تلوار تمہاری گردنوں پر اور  
آگ تمہاری گہروں اور مخلوق میں لگا دوں گا

## ذکر بادشاہت اخشید مصر کا

اس برس مین اخشید اپنے محمد بن طنج بن جعفر مصر پر راضی کی طرف سے حاکم ہوا اخشید  
مذکور اس سے پہلے رملہ کا حاکم تھا ۳۱۶ مین مقتدر کی طرف سے دھان ۳۱۷ برس تک  
رہا جب نامہ مقتدر کا متغضین حاکم کرنے دمشق کا اس پاس پہنچا تو دھان گیا اور  
دھان کا حاکم ہوا اس وقت مصر کا متولی احمد بن کیفیغ تھا جب راضی بادشاہ ہوا  
تو اس نے احمد بن کیفیغ کو معزول کیا اور اخشید کو مصر کا حاکم کرنے اکثر بلا دیا یہ  
بھی اس کے ساتھ ضم کے اخشید شام سے مصر میں جا کر یہ بدہ کے روز تیسویں رمضان  
۳۱۷ کو حاکم مستقر ہوا

## ذکر قتل ابی العسلا بن حمدان کا

ناصر الدولہ حسن بن عبداللہ بن حمدان موصل اور دیار ربیعہ کا امیر ناصر الدولہ حسن بن  
عبداللہ بن حمدان تھا اس میں سے پہلے موصل پر ابو ناصر الدولہ مذکور ہوا نام اس کا  
عبداللہ اور کنیت ابو الہجاء تھی کتفی نے اس کو دھان حاکم کیا تھا ابو الہجاء مذکور  
بندہ امین مارا گیا قاہرہ کی لڑائی میں جبکہ گرفتار کیا گیا تو اس کا بیٹا ناصر الدولہ مذکور  
موصل میں نایب اس کا تھا اسی طرح اس برس تک رابعہ اس کے چچا ابو العسلا  
بن حمدان نے دمر اس امر کا کیا کہ میں اپنے بیٹی کے قبضہ سے خلیفہ کی کچھ عیال میں

## ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

۱۶۰ جرمال ہے بیچونگا یہ اقرار کر کے ابو اعلیٰ موصل میں گیا وہاں اسکے بھتیجے ناصر الدولہ نے اوسکو قتل کیا جب یہ خبر خلیفہ کو پہنچی لشکر مع وزیر ابن مقبلہ کے واسطے لڑائی ناصر الدولہ کے بیچا جب یہ موصل میں پہنچا ناصر الدولہ بہاگاہر چند ڈھونڈا لیکن اوسے نہ پایا ابن مقبلہ موصل میں ایک مدت رہا جب پھر بغداد میں آیا تو ناصر الدولہ نے موصل میں پھر آنکر خلیفہ کو ایک خط متضمن اپنے صفائی اور صامن ہونے اوس مال کے جریختا تھا لکھا خلیفہ نے اس شرط پر قبول کیا

## ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

اس برس میں سید قایم حاکم مغرب لشکر کا ازرقہ سے بکر کو لیگیا اور شہر جنوہ کو فتح کیا اہل سردانیہ سے لڑائی ہو کر سلامت پہر آئے اس برس میں عماد الدولہ بن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا وہ اوروشکیگر دوزوا پسین بلاد اصفہان اور سمنان اور قم اور قاشان اور کرج اور رے اور کلکورا اور قزوین وغیرہ پر لڑتے تھے اس برس میں لشکر نے شورش کر کے دارالوزارت میں نقب لگائی وزیر اور اوسکا بیٹا غریب جانب بہاگاہر یہ راضی ہونے کے اذکودان رکھا اس برس میں ابراہیم بن محمد بن عرفہ مشہور ابن نقطویہ نحوی واسطے نے انتقال کیا اسکی تصنیفات بہت ہیں یہ اولاد مہلب بن ابی صفہ سے تھا یہ ایش اسکی ۲۷۲ھ میں ہوئی

## پہر شروع ہوا ۳۲۲ھ ہجری

اس برس میں حجرہ اور مظفر بن یاقوت نے وزیر بن مقبلہ کو قید کیا جو فتوہ موافق عادت کے دارالخلافہ میں آیا اور خلیفہ کو اسے آگاہ کیا اسنے بھی نیک جاننا بہر علی بن عیسیٰ کی وزارت پر اتفاق کیا لیکن اسنے نہ قبول کی تب اسکے بہائی

## ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

بہائی عبد الرحمن بن عیسیٰ کو وزیر کر کے اوسے گرفتار کر لیا اور ابو جعفر محمد بن قاسم ۶۷۳  
 کرمی کو حاکم کیا اس برس میں موقوف کیا بن رایت نے خراج دینا دسٹ اور بصرہ کا  
 اور برمی نے خراج ابواز اور دمان کے عاملوں کا موقوف کیا اس امر سے بغداد  
 میں مال کی تنگی ہوئی ابو جعفر اسکے نبد و بست سے عاجز ہو کر مغزول ہوا اسکی  
 وزارت تین ہفتے پندرہ دن رہی پھر سلیمان بن حسین کو وزیر کیا ہفتہ اسکی  
 موقوفی کے ارادہ میں تھے خلیفہ نے محمد بن رایت کو واسط میں لکھا کہ اگر امور پر  
 قائم ہو اور سرداری لشکر کی اوسکو دی اور حکم کیا کہ منبر پر خطبہ اوسکا پڑھا جاوے  
 ابن رایت بغداد میں اس برس کے آخر ذی الحجہ میں آیا ابن رایت نے ساجیہ کو  
 گرفتار کیا تھا بغداد میں آنے سے پہلے حج یہ یہ دیکھ کر خوفناک ہوئے اور  
 اسکے بغداد میں داخل ہوتے ہی وزارت موقوف ہو گئی تمام امور کو رایت ہی  
 ملاحظہ کرتا عاملوں نے تغلب کرنا شروع کیا سواے بغداد کے خلیفہ پاس کچھ  
 نہ تھا اوسمیں ہی حکم ابن رایت کا تھا خلیفہ حکم نہ کر سکتا اور باقی اطراف کا یہ حال  
 ہوا کہ بصرہ تو ابن رایت کے قبضہ میں اور خورستان بریدی پاس فارس عباد اللہ  
 بن بویہ کے ماتھے میں کرمان ابی علی محمد بن الیاس پاس رے اصفہان جلی کلندر  
 بن بویہ کے ید قدرت میں تھے اور یہ اور شکیمر بن زیاد مرداوینج کا بہائی دو نو  
 اوسپر رٹے تھے دیار بکر اور مصر اور رسیوہی حدان کے زیر حکم ہوا مصر اور شام  
 اخشیہ محمد بن طنج کے تحت حکومت مغرب اور افریقیہ سید قائم بن مہدی کے  
 تصرف میں اندلس عبد الرحمن بن محمد طغلبنا صر پاس خراسان ماوراء النہر زیر  
 حکم نصر بن احمد سامانی کے طبرستان جرجان دیلم پاس بحرین یمامہ ابی طاہر قزطی  
 کی حکومت میں آئے اس برس میں محمد بن رایت نے فضل بن جعفر بن فرات کو  
 جو خراج مصر اور شام پر تھا بلایا یہ بغداد میں آتے ہی ابن رایت اور خلیفہ

## ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

۶۷۴ کی طرف سے وزیر ہوا اس برس میں خلیفہ نے محمد بن علیؑ کو سند مصر اور دہان کے عاملوں کے شام تک دیکر بن کینخ کو مصر سے معزول کیا اس برس میں عضد الدولہ ابوشجاع فنا خسرو بن رکن الدولہ حسن بویہ اصفہان میں پیدا ہوا اس برس میں جھٹہ کی جواد لادیکھی بن خالد بن یرمک سے تھا اور بڑا عالم علوم و فنون تھا وہ تھا اسی برس میں عبد اللہ بن احمد بن محمد بن مفلس نقیبہ طاہری صاحب تھانف مشہور لکھارہی ملک بھاگا ہوا اور عبد اللہ بن محمد نقیبہ شافعی نیشاپوری بھی فوت ہوا پیدائش اس کی سہ ۲۳۵ میں واقع ہوئی یہ چالیس ریح اور فرنی اندیونس کا تھا جو اصحاب شافعی کے تھے اور یہ امام تھا

## پہر شروع ہوا ۳۲۵ ہجری

اس برس میں محمد بن رایت نے علی راضی کو حکم کیا کہ میرے ساتھ واسطہ میں داخل ہو لڑائی ابن یرمدی کے چل ادسنے قبول کر کے وہاں گیا ابن رایت نے لشکر خبرہ میں سے بعضوں کو گرفتار کر لیا ابن یرمدی نے خایف ہو کر جو کچھ یہ کہتے تھے قبول کر کے صلح کی جب راضی اور ابن رایت بغداد کو بعد صلح کے پہرے ابو عبد اللہ بن یرمدی نے عہد شکنی کر کے اپنے عہد دیمان سے پہر گیا تب ابن رایت نے لشکر معہ بحکم اس سپر ہیجا دونوں لڑائی ہوئی ابن یرمدی عاد الدولہ بن بویہ پاس گشت پا کر گیا اس کو طمع عراق کی دیکر نہر سمیت دنیا خلیفہ کا ادسے بہت آسان ظاہر کیا اس برس میں عامل صفیہ سالم بن راشد نے جو سید قایم کی طرف سے عامل تھا نافرمانی کی اور بد خصلت ہو کر ظلم کرنے لگا اسلئے رعیت جو جنت کی جو کہ ایک عہدہ خبرہ صفیہ کا ہے اس سے پہر گئے اور اپنے حال کی اطلاع قایم کو لکھ بھیجی

## نوکر ہاتھ کاٹے جانی ابو علی بن مقلہ کا

یہی اوسنے لشکر آراستہ کر کے وہاں روانہ کیا اوس لشکر نے جرجنت کا محاصرہ کیا ۶۷۵  
 اوسوقت باشندگان جرجنت نے بادشاہ قسطنطین سے مدد چاہی اوسنے اونکی  
 کمک دی یہ محاصرہ ۳۹ تک رہا کیونکہ اس سالین بعض وہاں کے رہنما  
 جہان سنگ سائے چلے گئے اور باقی جو رہے امان کے خواہاں ہوئے اونہوں  
 نے بڑے بڑے امیرون کو اونہیں سے گرفتار کر کے ایک کشتی میں سوار کر کے افریقہ  
 کی طرف واسطے ملاحظہ سلطان قاہم کے روانہ کئے جب وہ کشتی سمند میں پہنچ گئی  
 اوسوقت سپہ سالار لشکر سلطان قاہم کے حکم دیا کہ انکو غرق کر دو جہاں پانچ ایک  
 سوار کشتی میں کر دیا گیا فوراً وہ کشتی ڈوب گئی۔ اور اسی سالین عبداللہ بن محمد  
 الحواری نحوی جبکی تصنیفات علم قرات اور قرآن میں مشہور ہیں فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۳۲۶

اس سالین مغزالدولہ سبب حکم اپنے بھائی عماد الدولہ بن بویہ کے طرف ابواز  
 اور اون شہرون کے جا کر ستولی ہوا سبب اسکا حرف ناموسی یرمدی کا طرف  
 عماد الدولہ کی تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں

## بیان ہاتھ کاٹی جانے ابو علی بن مقلہ کا

پوشیدہ زہے کہ ابو علی بن مقلہ کے ہاتھ کاٹے جانے کا یہ سبب تھا کہ اوسنے  
 علی ابن رایت کے پکڑوانے میں اور اوسکے جاہلی مسمی حکم کے قائم کرنے میں  
 سہی کی تھی۔ ابن رایت کو اوس لمڑی خبر ہو گئی۔ اسنے راضی نے واسطے  
 اپنے رایت کے اوسکو قید کر لیا جنگ وہ قید میں رہا دریاں ماضی۔ اونہیں



## بیان ستولی ہونی حکم کا شہر بغداد پر

۶۷۶ رابن کے خط و کتابت کی آمد و رفت درباب ابن مقلہ کی رہی آخر شش یہہ ہوا کہ وہ نہون نے ابن مقلہ کو درمیان ماہ شوال کے قید خانہ سے نکال کر اس کے ہاتھ کاٹے اور پھر علاج ہی اوسکا کیا گیا چنانچہ وہ اچھا ہو گیا اور پھر عہدہ وزارت پر بحال ہوا چونکہ اس کے ہاتھ کٹ گئے تھے اسلئے اپنے کئے ہوئے ٹنڈ پر قلم بند ہوا تھا اور احکام لکھا کرتا۔ لیکن بعد ایک عرصہ کے ابن رایت کو خبر ہوئی کہ وہ مجکو اور رضی کو بد دعائیں دیا کرتا ہے حکم دیا کہ اوسکی زبان ہی کٹوائی جائے چنانچہ زبان کٹائی گئی اور اول قید سے اور زیادہ شدت اور مشقت قید ہوا اور کوئی آدمی اسکی خدمت کو بھی مقرر نہوا اس طرح سے بہت تکلیف اڑھا کر قید خانہ ہی میں زندان ماہ شوال ۳۲۰ ہجری میں مر گیا بعد مر جانے کے اوسکا لاشہ بادشاہ کے گہر میں دفن کیا گیا بعد ازاں اس کے رشتہ داروں نے اوسکا لاشہ مانگا وہاں سے اؤکھڑ کر اس کے حوالہ کیا گیا۔ اوہون نے اپنے گہر میں دفن کیا۔ پھر اوسکی بیوی نے وہاں سے ہی اؤکھڑا کر اپنے گہر میں لجا کر دفن کیا۔ یہ بات عجائبات سے سب سے کہ یہ شخص تین دفعہ عہدہ وزارت پر فائز ہوا۔ اور تین ہی بادشاہوں کی وزارت برین تفصیل کی کہ اول سلطان مقتدر کا وزیر ہوا۔ پھر سلطان قاہرہ کا۔ پھر سلطان راضی کا۔ اور تین ہی اوسنے سفر کے دو دفعہ طرف شہر از کی ایک دفعہ طرف موصل کی اور بعد مر جانے کے تین ہی دفعہ تین جائے گاڑ گیا

## بیان ستولی ہونے حکم کا شہر بغداد پر

اسی سالیں حکم شہر واسطے طرف بغداد کی غزوہ ذیقعدہ کو کوچ کیا۔ ابن رایت نے ہی اوس کے مقابلہ کو لشکر ارستہ کیا تھا لیکن حکم نے اوسکو ہلکا دیا جب حکم

## بیان ستولی ہونی حکم کا شہر بغداد پر

۶۷۷  
 حکم بغداد کے قریب جانیچا اوسوقت ابن رایت عکبرا میں ہیاگ کر جا چہا۔ علم  
 تیر ہون تاریخ ذی القعدہ کو بغداد میں داخل ہوا سلطان راضی نے اوسوقت  
 دیکر امیر الامر اقرار کیا۔ ابن رایت نے ایک برس دس مہینے چہ دن امارت  
 کی۔ یہ حکم وزیر ماکان بن کالی دلمی کا غلام تھا مگر ماکان نے اوسکو وزیر سے  
 لے لیا تھا پر وہ ماکان سے بعض رفیق کے جدا ہو کر مردادیج سے ملا پر مردادیج  
 کے قاتلون میں سے ہوا بعدہ عراق میں جا کر ابن رایت کی خدمت میں جا کر  
 منسوب نجدت ہوا یہاں تک کہ اوسکے نشان پر رایتی لکھا گیا ابن رایت نے  
 اہواز پر اوسکو بھیجا وہاں جا کر ابن برمکی کو موقوف کر کے آپ حاکم ہو  
 جب ابن بویہ اہواز پر حاکم ہوا حکم واسط میں گیا پر بغداد میں جا کر ابن رایت  
 کو معزول کر کے آپ حاکم ہوا وہاں کا اور محل بادشاہی کا اسی برس میں  
 قرامطہ کے آپسین فتنہ اور فساد ہو کر حال اتبر ہوا اور ہجرین رہنے لگے

## پہر شروع ہوا ۳۲۷ ہجری

اس برس میں حکم اور راضی موصل میں گئے ناصر الدولہ بن حمدان دمان سے ہیاگ  
 آخر کار مال دمان سے لیکر ناصر الدولہ سے صلح کی پر خلیفہ اور حکم بغداد میں آئے  
 ابن رایت نے کچھ لشکر بغداد سے جمع کر کے خلیفہ کے پہنچنے سے پہلے ظہور پایا تھا  
 خلیفہ اور حکم اس امر سے خائف ہوئے اور حال مقتضی اسکا ہوا کہ حران اور  
 رما اور قسریں دعو اسم پر حاکم ہو ابن رایت دمان جا کر حاکم ہوا اس برس میں  
 امیہ بن اسحق نے عبد الرحمن اموی سے شترین میں نافرمانی کی اور جلاقہ سے  
 لڑی ہوئی مسلمانوں نے شکست پائی لیکن دوسری لڑائی میں جلاقہ ہیاگی

## ذکر ابن رابق کی غلبہ پانیکا شام پر

۶۷۸ اور بہت کشت و خون ہو کر اچیدہ کو کرنے بعد الرحمن اموی سے امان چاہی ادسے امان دی اس برس میں عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی صاحب جرح و تعدیل اور عثمان بن خطاب باپ دنیا کا مشہور شیخ اس شخص کے باب میں مشہور ہے کہ حضرت علی بن ابیطالب سے ملا اسکا صحیفہ یہی روایت کیا گیا ہے ہر چند صحت نہیں اکثر محدثوں نے روایت کی ہے کہ ہم نے وہ صحیفہ دیکھا ہے مگر روایت ضعیف ہے اس برس میں ابو بن جعفر شہر یا فاین فوت ہوا یہ بہت کتبوں مشہور کا مصنف ہے مثل اعلیٰ قلوب وغیرہ کے اس برس میں علی معتزل جسکا نام عبد اللہ بن محمد بن محمود اور کنیت ابو راقم ہم ہی مرگیا یہ صاحب مقالہ کا ہے

پہر شروع ہوا ۳۲۸ ہجری

## ذکر ابن رابق کے غلبہ پانے کا شام پر

اس برس میں ابن رابق نے شام پر غلبہ پا کر دمشق اور حمص پر حکومت بائی اور ہر نائب خشید کو مغزول کیا پھر عرش تک پہنچ کر ارادہ مصر کے شہر دن کا کیا خشید نے یہ حال دیکھ کر خدو ج کیا آپس میں لڑی ہوئی آخر کو ابن رابق دمشق کو بہا گا خشید نے اس کے پیچے لشکر بھیجا جب لڑائی ہوئی تو خشید کا لشکر ہار گیا اور بہائی بھی مارا گیا تب ابن رابق نے خشید کے بہائی کی ترمیت میں خط لکھ کر مہ اپنے بیٹے مراحم کے اس پاس بھیجا اور لکھا کہ تیرا بہائی میری حکم سے قتل نہیں ہوا اگر تو چاہے تو میرے بیٹے کو اس کے بدلے قتل کر خشید نے اس سے بیٹے مراحم کو خلعت دیکر اس کے باپ پاس بھیجا خشید مصر میں اور ابن رابق شام میں رہنے لگے اسی برس میں سبکی ترمین مارا گیا اسی برس میں محمد کلنی جو متیوا

## ذکر مرنے راضی باللہ کا

پشوا اماسیہ کا تھا اور محمد بن احمد جو ابن شہود مقری مشہور ہے اور ابو محمد ترش شاخ ۶۷۹  
صوفیہ کا تھا ان سب نے وفات پائی اور ابو بکر محمد بن قاسم جو انباری مشہور ہے  
اور کتاب الوقف والانتدار کا مصنف تھا اور نحو اور علم ادب میں امام تہور ہر اسی بر سین مواید نقہ تھا  
پیدائش کی ۲۱۰ میں ہوئی تھی اسی بر سین ابو عمر احمد بن عبد رب بن حبیب قرطبی موایہ کو تھا ہشام بن محمد  
جو اندلس اموی میں تھا ابو عمر احمد عالم جلیل القدر تھا اور کتاب عقد جو نہایت  
نقیص ہے اسنے تصنیف کی پیدائش اسکی ۲۴۶ میں ہوئی تھی

پہر شروع ہوا ۳۲۹ ہجری

ذکر مرنی راضی باللہ احمد بن مقتدر باللہ ابو الفضل حنفی مقتضد ابو العباس  
احمد بن موفق طلحہ کا

۶ چہ برس اور دس دن اسنے بادشاہت کی تیس برس کی عمر اسکی تھی استغنا کی  
بیماری سے یہ موایہ شخص شاعر اور ادیب تھا ادیبوں اور فاضلوں کو دوست  
رکھتا تھا اور سخی ہی تھا سنان بن ثابت صابی طبیب راضی کے جلسوں اور  
ہمشینوں میں سے تھا اور راضی گندم گون گال چکا تھا اسکی مان علوم نام ام  
ولد تھی یہ آخراون خلیفون کا تھا جکے شعر مشہور میں اور جنون نے مبرون پر  
بہت خطبہ پڑھا اگرچہ اسکے بعد دالون نے ہی خطبہ پڑھا ہے مگر سب کی کے  
اونکا اعتبار نہیں اور آخراون خلیفون کا تھا جو ہمشینوں میں بیٹھی تھے اور انکی  
خرچ اخراجات خزانہ بلہچی خانہ وغیرہ بترتیب اور بند و بست تھے جیسے پہلے  
خلیفان کے تھے

ذکر خلافت متقی باللہ کا

## ذکر قتل ماکان کا

۶۸۰ وہ اکیسواں خلیفہ عباسیوں کا تھا جب راضی فوت ہوا تو بادشاہت ابو عبد اللہ کوفی کے آنے پر واسطے موقوف رہی حکم ہی واسطے ہی میں تھا دار الخلافہ لوگوں نے گہر لیا اتنے میں خط حکم کا معہ آنے عبد اللہ کوفی کے جو کاتب حکم تھا پنیچا اوسمین لکھا تھا کہ چاہی یہی کہ ابو القاسم سلیمان وزیر راضی پاس سب وزیر اور اہلکاران کچہری اور سادات اور قاضی اور عباسی اور تمام شہر جمع ہو کر مشورہ کریں اور کوفی ہی اوسمین شریک ہو کہ کس شخص کو خلیفہ کریں بعد اجتماع کے سب ابراہیم بن مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر بر متفق ہوئے اور اوسکی خلافت پر بیعت کی بیڑین برج الاول کو اسنے اتفاقون میں سے متقی باللہ پسند کیا جب اسپر بیعت ہو چکی تب خلعت اور نشان حکم پاس واسطے میں پنیچا حکم نے متقی کو خلیفہ ہونے سے پہلے در الخلافہ سے فرش اور اسباب اچھا منگوا لیا تھا سلامتہ طولو متقی کا جو بدار ہوا اور سلیمان بن حسن وزیر راضی کا برائے نام اسکا وزیر ہوا اور سب کاروبار کوفی حکم کا کاتب کرتا تھا

## ذکر قتل ماکان بن کالی کا

جب ماکان حاکم جرجان کا ہوا تب سامانیہ کے سردارون میں سے ایک شخص نے جسکا نام ابو علی بن محمد بن مظفر بن محتاج تھا ساتھ لشکر خراسان کے اسکا قصد کیا تب ماکان جرجان سے بھاگ کر طبرستان میں گیا وہاں رہنے لگا ابو علی بن محتاج ننگور جرجان سے رے میں واسطے حکم کرنے کے گیا وہاں دشمنیگر بن زیار بھائی مردار بج کا تھا تب دشمنیگر نے ماکان بن کالی کو طبرستان سے بلایا جب ماکان بن کالی طبرستان سے آیا اور دشمنیگر کے حال کا شریک ہوا وہ دونوں ملکر ابو علی بن

## ذکر قتل حکم کا

بن محتاج سے لڑے دفعۃً ایک تیر غوب کی طرف سے آکر ماکان کے سر میں لگا کہ ۶۸۱  
خود کو توڑ کر پشانی سے نکل کر پیچھے سے نکل گیا اور ماکان مرگرا اور دشمن گرجا  
کی طرف بھاگا اور علی بن محتاج رے کا حاکم ہوا

## ذکر قتل حکم کا

اس برس میں حکم مارا گیا اس طرح کہ اسنے ابو عبد اللہ بریدی پر لشکر واسطے لڑائی کے  
بیجا تھا یہ واسطے گیا تب خبر لشکر کی فوج اب ہونے کی اور بریدی کے بھاگنے  
کی اوسے پہنچی یہ خبر سنکر قصد واسط میں پہر آنے کا کیا راہ پیشکار کرنا پھرتا تھا  
لگا ہ نہر حور پر پہنچا وہاں سنا کہ یہاں اردین مالدار اور صاحب ثروت یہ  
سنکر اس کے آنکھیں طمع سے پھٹ گئیں اور اوپر تھوڑے سے لوگ لیکر چڑھ گیا  
لڑائی ہونے لگی تب ہر اہی حکم کے بھاگ گئے اور ایک لڑکا آکر اسے حکم کے  
پیچھے چلے سے آیا اور حکم کی کمر میں نیزہ مارا مگر اسے پہچانا نہیں حکم مر گیا متقی کو  
جب حکم کے مرنے کی خبر گئی اس کے کہر کی ضبطی کر کے بہت مال کے اکثر ذینہ میں تھا  
یہاں بریدی حکم کے مرنے کی سنکر ایسے خوش ہوئے کہ حساب سے باہر ہے دوسرا  
آٹھ چھینے کچھ دن پہلے میر رہا بریدی بعد مرنے حکم کے بغداد پرستولی ہوئے چند روز  
حکومت کی آخر کار رعایا نے او کو بد سیرتی کے باعث نکال دیا اور وہاں کی  
کورنٹین توڑی مدت حاکم رہے ابن رایت نے شام سے بغداد میں جا کر ابوالحسن  
احمد بن علی بن مقاتل کو اپنا خلیفہ شام میں کیا جب ابن رایت بغداد میں گیا وہاں  
کورنٹین سے لڑائی ہوئی آخر کار ابن رایت کورنٹین پر فوجیاب ہوا اور کورنٹین بھاگے  
بعد وہ ابن رایت نے کورنٹین کو پکڑ کر قید کیا متقی نے رایت کے بیٹے کو سرداری اموی  
نہداد کی دی اسی برسمین متقی بن یونس حکیم فلیح و مت اور خثیوع بن یحییٰ طبری مت ہوا

## بریدی کی بغداد پر حاکم ہونیکا احوال

پہر شروع ہوا ۳۳۰ ہجری

۶۸۲

بریدی کے بغداد پر حاکم ہونے کا احوال اور ابن رائق کی قتل ہونیکا

اس برسین بریدی نے عود کر کے بغداد پر حکومت اس حال سے ابن رائق اور خلیفہ متقی کا موصل کی طرف بھاگا بریدی نے بغداد کو لوٹ لیا اور نہایت ظلم اور تعدی ادا کیا رعایا پر ہوا کہ جبکی حد نہیں ابن رائق اور متقی نے مکریت میں جا کر ناصر الدولہ بن حمدان کو واسطے کمک کے بلایا اور موصل میں چلے گئے ناصر الدولہ دوسرے رستے سے چلا متقی نے اپنے بیٹے ابو منصور اور ابن رائق کو اس پاس بھیجا ناصر الدولہ نے ادنیٰ بہت تعظیم کی اور خلیفہ کی بیٹے پر دینار قربان کئے جب ابن منصور اور ابن رائق دمان سے اوسٹے لگا ناصر الدولہ نے اپنے یاروں کو ابن رائق کے قتل کرینیکا حکم دیا اونہوں نے اوسے قتل کیا پھر ابن حمدان متقی پاس گیا اوسنے اسکو خلعت دیکر امیر الاہرا کیا یہ معاملہ شعبان کے چاند رات کو اسی برس میں ہوا اور اس کے بھائی ابو الحسن علی کو خلعت دیکر سیف الدولہ لقب کیا ابن رائق پیر کے دن تیسویں تاریخ رجب کی اسی سن میں قتل ہوا اپنے ۳۰۰ مہم جو خشیہ صاحب مصر کو قتل ابن رائق کی خبر پہنچی تب دمشق میں جا کر اوسپر مسلط ہوا جب متقی اور ناصر الدولہ بغداد میں گئے ابن بریدی دمان سے بھاگا لوگوں نے اسے کس کر دی ابن بریدی نے بغداد میں تین مہینے بیس روز قیام کیا متقی بغداد میں معہ بنی حمدان اور لشکر کثیر کے اس برس کے شوال میں داخل ہوا جب ناصر الدولہ بغداد میں مستقر ہوا تھا تو اسنے دیناروں کی درست کرنے کا حکم کیا تھا دینار دس درہم کے تھے پھر دینار تیرہ درہم کو نیچے گئے اسی برس میں ابو بکر محمد بن عبد اللہ جمالی فقیہ شافعی

## بریدی کی بغداد پر حاکم ہونیکا حوال

شاہی مارا گیا پیدائش اسکی سہ ۲۳۵ ین ہوی اسی برس ین ابو الحسن علی بن ساعیل ۴۸۳  
 بن ابی لشبر اشعری فوت ہوا پیدائش اسکی سہ ۲۶۰ ین بغداد ین ہوی اور  
 مشرعتہ الروایا ین وہ دفن ہوا بعد دفن کے اسکی قبر پر کہودی گئی اس خوف  
 سے کہ مبادا خا بلہ اسے کہو در جلا ین کیونکہ انہوں نے کئی مرتبہ یہ قصد کیا تھا  
 مگر بادشاہ نے اونہیں منع کیا وہ اولاد ابو موسیٰ اشعری سے ہے مدت دراز  
 تک یہ موافق مذہب متزلزلہ کے علم کلام پرتہار ہا پر معتزلہ کے مخالف ہو کر  
 مذہب ین ین اسنے اختیار کیا اور ابو علا حاجی سے مقدمہ وجوب اصلح علی الدین  
 مناظرہ کیا جب اسے نے بموجب قواعد اپنے مذہب کے ثابت کیا اشعری نے  
 پوچھا تو کیا کہتا ہے اس مسئلہ ین کہ تین لڑکی تہی اونہیں سے ایک کو اللہ نے ملعون  
 سے پہلے مار ڈالا اور دواقیون ین سے ایک ایمان لایا دوسرا کافر ہوا اس  
 جوٹے کے مار ڈالنے ین کیا سبب تھا جا ین نے کہا اس کے مار ڈالنے ین  
 یہ سبب تھا کہ اگر وہ حد بلوغ کو پہنچا تو کفر اختیار کرتا اس واسطے اسکا مار ڈالنا  
 اس کے حق ین مصلحت تہی اشعری نے پوچھا کہ دواقیون ین سے ایک کو زندہ رکھا  
 اور وہ کافر ہوا جب اسے نے کہا اسکو واسطے پہنچا نے حد بلوغ کے جو بڑا مرتبہ  
 انسانیہ کا سے زندہ رکھا کیونکہ لڑکا اور جوان مکلف نہیں مگر جب بالغ ہوتا ہے  
 کہا کہ جس لڑکے کو خدا نے قبل بلوغ مار ڈالا تھا اسے ہی مرتبہ اعلیٰ تک پہنچانی کو  
 کیونکہ زندہ رکھا جا ین نے کہا یہ دوسرے اشعری نے کہا ین دوسرے نہیں  
 کرنا مگر شیخ کا گدما پیل پر لڑکا ہے ینے قطع کیا اس کلام کو پراشعری نے اپنا مذہب  
 ظاہر کیا اور ایسے تقریر کی کہ اس کے کلام سب کلاموں ین مشہور ین اس درجہ پر  
 کہ زمین کے مطابق اونکا ذکر ہے اور علمائے خا بلہ اس کے کفر پر حکم کرتے  
 تھے اور اس کے مذہب والوں کے خون کو حلال جانتے تھے مگر یہ اس کے حوال



## ذکر مرثیہ نصر بن احمد سامانی کا

۶۸۳ ہجرت تھا ابو علی جہاں مستغنی شہر ابو الحسن اشتری کے ماکا تھا

## پہر شروع ہوا ۳۳۱ ہجری

اس برس میں ناصر الدولہ نے بغداد سے موصل میں جا کر دیلم اور ادراس کے محل کو لوٹا  
اوسکا بھائی سیف الدولہ واسط میں تھا ترکوں اور ادراس کے لوگوں نے اوسپر  
قتیان میں شب خون مارا سیف الدولہ ابو الحسن علی دہان سے بھاگ کر اپنے بھائی  
ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان سے جا ملا پہر سیف الدولہ نے بغداد  
میں آکر لشکر کے دینے کے واسطے متقی سے مال طلب کیا تاکہ تورون اور ترکوں کو  
غبادین آنے سے منع کرے متقی نے چار لاکھ دینار اوسے بھیجے اوسنے اپنے لشکر  
میں تقسیم کئے جب تورون غباد پر آئے سیف الدولہ دہان سے بھاگ کر کھسرو بن مصلح  
اسی برس کے تورون غباد میں داخل ہوئے تورون ضم تائے مشنۃ اور سکون  
داد اور ضم رارہلہ اور پھر داد دوسرے اور ادراس کے بعد نوں یہ اسم ترکی پر مشتق  
ہے اسمار باطیہ سے جسکے منے کا سہ شراب کے بن کیونکہ کا سہ شراب کا نام  
ترکی میں ترود ہے تا اور رارہلہ اور دونو واوین ساکنہ

## ذکر نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی کی مرثیہ کا

ابوسعید نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراء النہر کا اسی برس میں  
راہی ملک بقا ہوا مرض اسکا جسے مواسل تہی تیرہ<sup>۳۳</sup> ہینے یہ بیمار رہا مدت حکومت  
اسکے تیس برس اور تیس دن تہی عمر اسکی تیس برس کی تہی یہ حلیم خوش خلق اور سخی تھا

## ذکر نے نصر بن احمد سامانی کا

اور سخی تھا جب نصر بن احمد نے انتقال کیا تو اسکا بیٹا نوح بن نصر حاکم ہوا شجاع کے ۶۸۵  
 بیٹے میں آدمیوں نے اسکی بیعت کی زیر حکومت اسکے ملک خراسان اور ماوراء النہر تھا  
 اس برس میں شاہ روم نے متقی سے مندی طلب کی اس گمان سے کہ حضرت  
 مسیح نے اسے اپنے منہ سے چھوڑا تھا پس انکی منہ کی صورت اوسمیں بن گئی تھی  
 اور یہ مندیل بیتہ الرمان ہے اور اگر مندیل آج دسے تو بہت سے مسلمان  
 جو قیدیوں اور نہیں چھوڑ دیوں گے متقی نے قاضیوں اور فقہروں کو بلا کر اس باب  
 میں فتوے طلب کیا علمائے آپس میں اختلاف کیا بعض نے کہا کہ اس مندیل کو  
 دیکر مسلمان قیدیوں کو چھوڑنا بہتر ہے اور بعض نے کہا کہ یہ مندیل قدیم سے  
 مسلمانوں کے شہر میں رہی ہے اور ملک روم نے کبھی طلب نہیں کی اسکا  
 دنیا اب بھی مناسب نہیں اس گروہ میں علی بن عیسیٰ وزیر بھی تھا اوسنے کہا کہ خلاصی  
 مسلمان قیدیوں کی اس مندیل کے رکھنے سے بہتر ہے بادشاہ نے یہ سُنکر  
 حکم دیا کہ مندیل دید اور قیدیوں کو لے آؤ انہوں نے قیدیوں کو چھوڑ دیا  
 اس برس میں محمد بن اسماعیل فرغانی صوفی استاد ابوالدقاف کا جو علمائے بہت  
 مشہور ہے فوت ہوا اور اسی برس میں سنان بن ثابت بن قرہ بھی عارضہ ذریعہ  
 سے جوارض جگر میں سے بے مرگیا ہر چند یہ بڑا طبیب تھا لیکن جب اجل قریب  
 پہنچی کچھ فائدہ نہ ہوا

## پہر شروع ہوا ۳۳۲ ہجری

اس برس میں متقی بغداد سے بخوف قوردون اور ابن شیرزاد کی ناصر الدولہ پاس  
 موصول بن گیا سیف الدولہ متقی سے ملنے کو بطریق استقبال کے تکریم تک آیا  
 بعدہ ناصر الدولہ بھی تکریم تک آیا اور خلیفہ کو موصول میں لے گیا خلیفہ اور بنو

## ذکر متقی کی بغداد میں جانی اور اوسکی سعیت تورنیکا

۶۸۶ حمدان نے رتہ میں رہنا اختیار کیا جب متقی پر فریادی ہونا بنو حمدان کا اور مفارقت اوسکی ظاہر ہوئی تب تورون کو صلح کے مقدمہ میں لکھا تاکہ پہر بغداد میں داخل ہوں تب زبان خلائی سے یہ نکلا جسکا ترجمہ کچھ ضرور نہیں اسی برس میں ابو طاهر قزطی سردار قرامط کا جدی میں فوت ہوا۔ اس برس میں بغداد میں قحط عظیم تھا۔ اس برس میں ناصر الدولہ بن حمدان بن محمد بن علی بن قاتل تفسرین اور عاصم پر حاکم ہوا بعد اسکے اسی سنہ میں حسین بن سعید بن حمدان اوسکے چچا کا بیٹا اوسپر حاکم ہوا

پہر شروع ہوا ۳۳۳ ہجری

## ذکر متقی کے بغداد میں جانی اور اوسکی سعیت تورنیکا

متقی نے خشید حاکم مصر کے پاس اپنا حال لکھا خشید نے مصر سے حلب میں جا کر رتہ میں نر دل کیا اور متقی پاس آکر اوسکو بہت تحفہ تحایف دیکر کہا کہ میرے ساتھ چل مصر یا شام میں اوسنے قبول کیا پہر اوسنے لکھا کہ رتہ میں رہا کر اور تورون سے ڈرایا اوسنے یہ بھی لکھا پہلے بنے لکھا ہے کہ متقی نے تورون کو صلح کے باب میں لکھا تھا تورون نے قسم نبھا کر صلح کی اس سب سے متقی چھیون محرم کو بغداد میں آیا خشید مصر میں پہر آیا جب متقی بیت میں آیا تورون سے تازہ کرنے قسم کے تورون کو لکھا تورون اسکے آنے کی خبر سنکر خلیفہ سے ملنے کو روانہ ہوا اور سند یہ میں اوسے ملا اور اوسپر پہرے مین کر کے مصر میں اوتار اور اوسکی دونوں آنکھوں کو اندھا کیا متقی اور اسکے ہمراہی نوکر چاکر فریاد و زاری کرنے لگے تورون نے اوسکی آواز نہ سنی

## ذکر بادشاہت مستکفی باللہ کا

کر نیکا حکم دیا کہ مبادا اسکی آواز ظاہر ہو اور تورون متقی کو بعد اندھا کرنے کے نجدائے ۸۷  
لیگیادت بادشاہت متقی باللہ ابراہیم بن جعفر مقتدر بن مقتصد کے تین برس  
پانچ بیسے میں دن تھے اسکی لونڈی خلوب نامی تھی

## ذکر مستکفی باللہ کی بادشاہت کا

یہ بابیٹوان بادشاہ عباسیوں کا تھا جب تورون نے متقی کو گرفتار کیا تو مستکفی  
باللہ ابوالقاسم عبداللہ بن مستکفی باللہ علی بن مقتصد احمد بن موفی طلحہ بن منوکل جعفر  
بن مستم محمد بن رشید ہارون کی بیت کی اور اسکو سندہ میں لایا یہ خلقت  
نے اسکی بیت کی جس روز کہ متقی کی بجیت ٹوٹی اوسی روز بیسے ماہ صفر اس  
برس کے مستکفی باللہ پر بجیت ہوئی

## ذکر خروج کرنے ابی نرید خارجی کا قیروان میں

اس برس میں ابونرید کی شوکت بسبب لشکروں کے شکست دینے کے بڑھ  
گئی ابونرید قبیلہ زنہ میں سے تھا اسکے باپ کا نام کنڈا رہنے والا شہر تورز کا  
جوشہرون قسطنطنیہ ہی تھا ابونرید اسکے مان تورز میں لونڈی کی پیت سے  
پیدا ہوا پرتاہرت میں گیا اور نکاریہ مذہب ہوا یہ فرقہ اہل مذہب کو کافر  
اور انکے مال اور خون کو حلال جانتے ہیں زمان جا کر اہل شہر کو دعوت  
کی ادن سب نے اطاعت قبول کی فوج برکئی تب قسطنطنیہ کو اسی برس میں  
گھیر لیا ابونرید کو درہنگنا بد صورت تھا اور جبہ صوفیہ کا پہنا اسنے فتح منہ

## ذکر بادشاہت شنگی باللہ کا

۶۸۸ کی کر کے سب سے پہلے یاروان کے عامل کو لوٹ لیا پھر اربس کو فتح کیا تب قائم نے لشکر قادیان اور قیردان کی محافظت کی واسطے بیجا ابوزید نے اورنگزیٹ دیکر تونس پر پیر قیردان اور قادیان پر حکومت حاصل کی پھر ابوزید قائم کی طرف متوجہ ہوا قائم نے اوسکے آنے کی خبر سنکر لشکر تیار کیا دو نو تین لڑائی خوب ہوئی آخر کار لشکر قائم کا ہلاک ابوزید نے جا کر قائم کو مہدیہ میں ماہ جمادی الاولیٰ میں اس برس کے گھیر لیا اور بہت تنگی اوسپر کی کہ گرانی غلہ کی بلکہ دنیا قوت کا اختیار کا اور خوب طرح سے اوسے گھیرے رہا آخر کار اسی برس میں لشکر مہدیہ سے ماہ صفر سنہ ۳۳۴ میں روانہ ہو کر قیردان میں گیا اور قائم جب فوت ہوا اوسکا بیٹا اسماعیل منصور حاکم ہوا دن ملکوں پر چٹکا آگے ذکر ہوگا منصور شکر درت کر کے اپ قیردان میں گیا اور قیردان کو اوسے سنہ ۳۳۴ میں چھین لینا چاہا ۳۵ لاکھ باہم لڑائی رہی آخر کار منصور نے ابی زید کو شکست دی ماہ ربیع الاول سنہ ۳۵ میں اوسکے پیچھے روانہ ہوا اور شہر کا غلبہ میں اوسے پایا ابوزید وہاں سے اور جاے ہلاک پھانگ کہ خضہ سے جا ملا پھر وہاں سے ہلاک کر بربر کے پہاڑ سے جا ملا نام اوس پہاڑ کا بڑا الہیے منصور اس طرح اوسکے پیچھے جاتا تھا پہانگ کہ اوسے لشکر پر بہت سختی ہونے لگی اپنے ایک نان جو کی ڈیرہ دینار کو اور ایک پیالہ پانکا ایک دینار کو ہاتھ آنے لگا تب منصور شہر دن صہابہ کی طرف پھرا ایک جاے پیچھا اوسکا نام قربہ عمرہ تھا وہاں منصور علوی امیر زری صہابہ کی نزدیک پہونچا وہ دادا بادشاہوں بادیس کا تھا اسکا ذکر ہم آگے کریں گے اگر خدائی چاہا منصور نے اوسکی بہت تعلیم کی منصور بہت بیمار ہوا پھر اچھا ہو کر سیلہ میں گیا دوسری رجب سنہ ۳۳۵ میں ابی زید پر کچھ لوگ بربر سے جمع ہوئے تھے اور منصور پہلے سیلہ میں گیا جب منصور سسلہ میں آیا ابوزید اقلیم رنگین گیا پھر

## ذکر حاکم ہونی سیف الدولہ کا

پہر دہانے کتا مہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور زنگیوں کی ملک کا قصد موقوف کیا منصور دسویں ۶۸۹  
 شعبان کو دہان گیا اور لڑائی ہی شعبان میں ہوئے بہت لوگ ابو یزید کے مارے  
 گئے اور بہاگے منصور ان کے پیچھے روان ہوا پہلی رمضان کو دہان بھی لڑائی ہوئی  
 آخر کو ابو یزید بہاگال مال اسکا لوٹ لیا آخر کو قلعہ کتا مہ میں جو بہت مضبوط ہے  
 قلعہ بند ہو منصور نے اسے گھیر لیا بعد ایک مدت کے منصور نے وہ بے لڑائی  
 لے لیا اور ابو یزید قلعہ کے ایک جانب سے جو بہت بلند تھا کو دالوگوں نے  
 اسے گرفتار کر کے منصور پاس بھیجا منصور نے خدا کی درگاہ میں سجدہ شکر  
 کیا اور لوگوں نے بھی تکیہ اور تہلیل بہت کی ابو یزید قید خانہ میں زخمی قید رہا  
 دین یکم محرم سنہ ۳۳۶ میں مرا اس مردہ کی جلد اتار کر اوسمیں بٹس بہر منصور  
 نے سب شہر دہان میں اس فتح کا حال اور مارے جانا ابو یزید کا لکھا خدا تعالیٰ کے  
 اوسپر منصور دہان سے مہدیہ کی جانب پہرا اور ماہ رمضان سنہ ۳۳۶ میں  
 دہان داخل ہوا اسی سنہ ۳۳۳ میں مستکفی قاہر محل سے ابن طاہر کے گہرین جارہا  
 قاہر پر کمال تگلی اور سختی اور مغلسی تھی کہ ایک جبر روی کا پٹے رکھتا تھا اور پانوں  
 میں لکڑی کے کہراؤ ہوتی

## ذکر حاکم ہونی سیف الدولہ کا شہر حلب اور حصہ پر

اس برس میں جب متقی رقبہ سے بغداد میں گیا اور خشیہ دہانے مصر میں گیا جیسے  
 ہننے ذکر کیا سیف الدولہ ابو الحسن علی بن ابو الہجا عبد اللہ بن حمدان حلب میں گیا  
 دہان یانس مولسی حاکم تھا سیف الدولہ نے دہان جاکر حلب یانس سے لیلیا پر  
 حصہ میں جاکر دہانکا بھی بند دبت کیا دہان سے دمشق میں گیا چندے اوسکو گہرے

## ذکر تورون کی مرنے کا

۶۹۰ رہا آخر کار وہاں سے کوچ کیا خشید سیف الدولہ کے آنے کی دمشق میں خبر سنکر مصر سے شام میں آیا دونوں لشکر قنسرین میں ملے لیکن دونوں میں سے کوئی دوسرے پر فتح یا ب نہوا سیف الدولہ خبر یہ کہی طرف پہرا اور خشید دمشق کی طرف مگر جب خشید دمشق میں پہرا آیا تو سیف الدولہ نے حلب میں جا کر بندوبست کر لیا اہل دم اسکے حلب یعنی سے خروج کر کے حلب کے متصل آئے سیف الدولہ نے لشکر اور کھو بھگایا اور نتیجاً ب ہوا ادن پر

پھر شروع ہوا ۳۳۴ھ ہجری  
ذکر تورون کے مرنے کا

اس برس کے محرم میں تورون بغداد میں فوت ہوا سرداری اوسکی دو برس چار مہینے اور نیس روز رہی بعد اسکے مرنے کے لشکر نے متفق ہو کر ابن شیرزاد کو اپنا امیر بنایا یہ بیت میں تھا صفحہ کی چاند رات کو بغداد میں آیا اور مستکفی سے عہد ویمان چاہا بواسطہ خط کے تب مستکفی نے قاضیوں کے سامنے اوسکے واسطے قسم کھائی اور امیر الامراء نے اوسکی غایت کی

## ذکر مغرالدولہ بن بویہ کے بغداد پر غلبہ پانیکا

مغرالدولہ کو جب ابواز میں مرنے تورون کی خبر پہنچی تو غلبہ اور کوردانہ ہوا ہنوز قریب بغداد کے پہنچا تھا کہ مستکفی باللہ اور ابن شیرزاد کو تین حصے کچھ دینکا سردار تہار دپوش ہوئے حسن بن محمد ہلبی مغرالدولہ کا یار بغداد میں آیا ترک دہانے موصل میں گئے اور سوقت مستکفی ظاہر ہو کر ہلبی کے ہمراہ ہوا اور ظاہر کیا

## درستگفی کی سبیت توڑنیکا

ظاہر کیا کہ مین ترکون کے خوف سے چپا تھا جب وہ گئے تو مین ظاہر ہوا اور مچکھو ۶۹۱  
مغزالدولہ کے آنے سے بہت خوشی ہوئی مغزالدولہ بارہویں جادی الاول اسی  
برس مین بغداد مین آیا اور مستگفی کے ساتھ سبیت کی اور متفق ہوا مستگفی نے  
ادسکے باب مین قسم کھائی اور خلعت دیا اور خطاب مغزالدولہ کا دیا اسی دز  
اور حکم کیا کہ درہم اور دینار پر القاب نبی بویہ کی ضرب ہوا کہ مین مغزالدولہ  
مونس کے گہر مین ادترا اور اپنے یاردن کو رعایا کے گرداوتا را اس سب سے  
لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی تھی اور مغزالدولہ نے یہ مقرر کیا کہ ہر روز با پچھار  
درہم ہدست منشی کے مستگفی پاس واسطے اخراجات کے بھیج دیتا

## درستگفی کی سبیت توڑنے اور مطیع کی باؤشاہت کا

اسی برس مین بائیسویں جادی الاخر کو مستگفی باللہ ابو القاسم عبد اللہ بن مکتفی  
علی بن متضد بن موفق کی سبیت توڑی گئی باعث اسکا یہ تھا کہ مغزالدولہ مرشد  
اور لوگوں کے نسب آنے ایلمی حاکم خراسان کے خلیفہ کے گہر پر آیا مغزالدولہ کو  
نرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا اس عرصہ مین در نقیب دیلم کے آئے اور انہوں نے  
مستگفی باللہ کے ہاتھ پکڑے گمان یہ ہوا کہ انکا ارادہ ہاتھ چومنے کا ہے  
مگر ادون دونوں نے خلیفہ کو تخت پر سے کینچ لیا اور اس کے عامر کو اس کی گردن  
ڈالا مغزالدولہ یہ دیکھ کر دمان سے چلا گیا خلعت مضطرب ہوئی مستگفی یادہ با  
مغزالدولہ کے گہر آیا مین متعید ہوا اور خلیفہ کا گہر اب اس کا کچھ باقی نہ رہا تھا  
مستگفی کی ایک برس چار مینے تھے جب باؤشاہت مطیع برس مین ہوئی تو مستگفی  
کو بھی اس سے دیا اور اسے اس کی آنکھ مین نکلوا ڈالین مگر زندہ رکھا جب تک زندہ



## ذکر لڑائی ناصرالدولہ کا

۶۹۲ رہا قید رکھا اسکی مالونڈی غصن نام تھی جب مستکفی گرفتار ہوا میطیع اللہ کی سمیت کے وہ تیسواں بادشاہ عباسیوں کا تھا اسکا نام مفصل بن مقدر تھا سمیت اسکی بادشاہت پر جمرات کے دن بارودین تاریخ جادی الاخرہ اس برس کے ہوئے یعنی ۳۳۵ھ میں بادشاہت میں ادبار زیادہ ہوا حکومت ذرا باقی نہ رہی نواب مغلزادہ نے عراق تمام دیدیا خلیفہ کے زیر حکومت بخوادس خیر کے جو مغلزادہ نے واسطے رفع حاجات کے دیا تھا باقی نہ رہا

## ذکر لڑائی ناصرالدولہ بن محمدان اور مغلزادہ بن بویکا

اسی برس میں ناصرالدولہ بغداد میں گیا مغلزادہ نے اسے لڑنے کو لشکر روانہ کیا مگر وہ لشکر اسے روک نہ سکا پہانک کر ناصرالدولہ سامر سے بغداد میں دسویں رمضان کو آیا مغلزادہ نے میطیع کو اپنے ساتھ لیکر تکریت میں جا کر اسے لوٹا کیونکہ وہ ناصرالدولہ کا تھا پہر مود خلیفہ بغداد میں آیا اور غرب کی جانب ڈیرا کیا اور ناصرالدولہ شرقی طرف اتر آیا تھا اس عرصہ میں میطیع کا خطبہ پہی بغداد میں نہیں پڑا گیا دونوں میں بغداد پر لڑائی بڑی ہوئی آخر کار ناصرالدولہ مد لشکر ہاگا مغلزادہ جانب شرقی پر پہی مسلط ہوا جب اسکے خلیفہ کو اس کے محل کی طرف محرم ۳۳۵ھ میں روانہ کیا اور مغلزادہ بغداد میں رہا اور ناصرالدولہ عکرا میں بٹرا پہر موصول میں گیا پہر مغلزادہ اور ناصرالدولہ میں ۳۳۵ھ میں صلح ہوئی

ذکر مرنے قاسم علوی اور حاکم ہونے منصور کا

## ذکر خشید کے مرنے کا

اسی برس میں قایم بامر اللہ ابوالقاسم محمد بن مہدی عبید اللہ صاحب غزب تیرہویں ۴۹۳  
شوال کو انتقال کیا ادسکی بعد حکومت پر ادسکا بیٹا اسماعیل بن محمد جسکا لقب منصور  
باللہ تھا قایم ہوا اسنے اپنے باپ کا مزا ابو زید خارجی کے خوف سے چھپایا اور  
اور مرنے کو پوشیدہ رکھا جب تک کہ ابو زید کی امر سے فراغت منصور نے بائی  
جیسا ہنے ذکر کیا ہے پھر خلیفہ کو دیدیا اور تمام ملک دولت ضبط کر لی

## ذکر خشید کے مرنیکا اور سیف الدولہ کی دمشق پر حاکم ہونا

اسی برس میں خشید مصر سے دمشق میں جا کر فوت ہوا یہ محمد بن طنج حاکم مصر اور  
دمشق تھا پیدائش اسکی ۲۶۸ھ میں بغداد میں ہوئی خشید نے روالی مصر سے  
پہلے اپنے گہرین ایک رقبہ پایا ادسین یہ لکھا تھا کہ تنے قدرت پاکر افرامانی  
کی اور مالک ہو کر خست اختیار کی اور جسے تم پر فراخی ہوئی اوتنی ہی تنگی کی  
اور فراخ رزق ہو کر بندہ دن کے رزق میں تنگی کی اور ہمیشہ درپے آرام زمان جیتا  
کے رہے فکر آخرت کا کیا خواستوں میں مشغول اور لذتوں کو جمع کرتے رہے  
نشانہ نبی تم تیروں صبح کے جو بہت توڑنے والے ہیں علی الخصوص اگر تراہ کلین  
اون دنوں سے جہنم زخمی کیا تو نے اور اون سینوں سے جہنم دوکھا یا تو نے اور  
اون بنون سے جہنم نگار کیا تو نے اگر تم غور کرو جو حق غور کا ہے البتہ آگاہ  
ہو جاؤ تم امانہیں جانتے تم کہ اگر دنیا عقلہ کے واسطے باقی رہے تو جاہل کو ہرگز  
نہ پہنے اور اگر مرنے والے کے ساتھ ہمیشہ رہے تو باقی ماندہ کو ہرگز پہنے صاحب  
ملک کے واسطے یہی کفایت کرتا ہے کہ جب ادسکا ملک جاتا رہتا ہے تو عالم کو  
خوشی حاصل ہوتی ہے یہ امر نہیں ہو سکتا کہ سارے لوگ جو سطر میں مراد ہیں

## ذکر خشید کے مرثیہ

۶۹۱ کوئی باقی رہے اور جس خیر کا انتظار کرتے ہیں وہ باقی رہے جو چاہو کہ دم صبر  
 کر لو اے بن اور ظلم کرو ہم اللہ سے فریاد چاہتے ہیں اور اپنی قدرت اور زور سے  
 تو محکم ہے ہم اللہ سے محکم چاہتے ہیں وہ ہمیں کافی ہے اور اچھا وکیل ہے  
 خشید اس رقعہ کو سنکر فکر میں مبتلا رہا یہاں تک کہ دمشق میں آن کر فوت ہوا  
 اور کے بعد اس کا بیٹا ابو القاسم ابو جرح کے تفسیر محمود بن حاکم ہوا اور کا فور خشید  
 کا غلام حبشی تھا وہ سبب جوتا ہونے ابو جرح کے حکمرانی کرتا کا فور خشید کے  
 مرنے کے بعد مصر کی طرف چلا سیف الدولہ دمشق میں آیا اور دمان کا بندوبست  
 کر کے دین رہنے لگا اتفاقاً سیف الدولہ ایک روز سوار ہوا اس کے ساتھ شریف  
 عقیقی بھی تھا سیف الدولہ نے کہا یہ زمین ایک ہے شخص کے لایق ہے عقیقی نے  
 کہا یہ بہت قوموں کے لایق ہے سیف الدولہ بولا اگر قاعدے بادشاہی  
 بیان جاری ہوں تو یہ جنگلی نجا دین عقیقی نے اہل دمشق کو اسے خبردار کیا انہوں نے  
 کا فور کو لکھ کر بلایا جب وہ آیا تو سیف الدولہ کو دمان سے نکالا سیف الدولہ  
 دمان سے طلب میں گیا اور کا فور مصر میں گیا اور دمشق پر بعد خشیدی کو حاکم کیا ایک  
 برس وہ حاکم رہا پھر مظفر بن طنج حاکم ہوا اس برس میں بغداد میں قحط سالی  
 ہوئی اس قدر کہ دیکھا ایک آدمی نے ایک لڑکا بھونا ہے کہانے کے واسطے  
 اور نبی آدمی جان بحق تسلیم ہوئے اس برس میں علی بن عیسیٰ بن جراح وزیر نوہ  
 برس کا ہو کر فوت ہوا اسی برس میں عمر بن حنین غرق جلی اور ابو بکر شبلی صوفی  
 راہی ملک بھا ہوئے باب شبلی کا جو بعد ارعصہ کی پہاڑی کے بارگاہ کا تھا  
 اور شبلی ہی جو بداری بارگاہ کی کرچکا تھا لیکن پھر توبہ کر کے فقروں کی صحبت  
 اختیار کی پھر گاری اور تقویٰ میں اپنے زمانہ کا یکتا ہوا شبلی مالکی مذہب  
 تھا اس نے موطا حفظ کی اور حدیث کی کتابیں پڑھیں اور اسکے حق میں جنید کہتا ہے

## ذکر خشید کے مرثیہ

کہتا ہے کہ ہر قوم کے واسطے تاج ہی شبلی قوم کا تاج ہے اسی برس میں محمد بن عیسیٰ ۶۹۵  
مشہور ابو موسیٰ نقبہ خفی فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۳۳۵ ہجری

اس برس میں ابو بکر صوفی جو ادب اور اخبار کا عالم تھا فوت ہوا یہ ابو البیاض ثعلب  
دیگر روایت کرتا ہے اور دار قطنی وغیرہ اسے روایت کرتے ہیں اس صوفی کے  
تصفیات مشہور ہیں

## پہر شروع ہوا ۳۳۶ ہجری

اس برس میں منصور علوی نے حکومت جزیرہ صقلیہ کی حسن بن علی بن ابی الحسن  
کلی کو دی یہ مضمون تاریخ جزیرہ صقلیہ میں جو تصنیف ہے صاحب تاریخ قردان  
نے لکھا ہے حسن بن علی جزیرہ صقلیہ میں لڑتا تھا اور فتح کرتا تھا یہاں تک کہ منصور  
نے انتقال کیا اور منہر حاکم بن حسن نے صقلیہ پر اپنے بیٹے ابو الحسن احمد بن حسن  
کو خلیفہ اپنا کیا حسن بن علی صقلیہ پر پانچ برس اور قریب دو مہینے کے حاکم رہا  
حسن صقلیہ سے افریقہ میں ۳۳۶ء میں گیا جب افریقہ میں پہنچا مغربی اس کے بیٹے  
احمد بن حسن کے حاکم ہونے کی واسطے صقلیہ پر لکھا اور احمد حاکم مستقر ہو سکا ہوا  
اور ۳۴۰ء میں احمد بن حسن صقلیہ سے آیاتیش آرمین سسر دار جزیرہ کے  
اس کے ساتھ مغرب اس آئے اور سبیت کی سز نے اس کو خلعت دیکر پہر صقلیہ ہی کو  
روانہ کیا اور ۳۵۱ء میں خط منہر کا امیر احمد پاس صقلیہ میں پہنچا اس میں حکم  
شمار کرنے لگوں گا جو جزیرہ میں رہتے تھے تھا اور اس کے ختم کرنے کا اور

## ذکر حشید کے مرنیکا

۱۶۹۶ء کے لباس دینکا جس روز کہ مغز کے گہر لڑکا پیدا ہوا میر احمد نے پندرہ ہزار لڑکے شمار کر کے لکھا احمد نے پہلے اپنے بیٹے اور بھائی کا چاند رات بوج الاول کو ختنہ کیا پھر سب خاص و عام نے ختنہ کیا اور کو خلعت ملے مغز نے ایک لاکھ درہم اور پچاس اونٹ تحفہ کے بھیجے وہ سب لڑکوں ختنہ کئے ہوئے پر بانٹ دیا اور سنہ ۳۵۲ میں میر احمد نے طبرین کو فتح کر کے وہاں کے قیدیوں کو کسب الیکڑ سات سو اور قریب شتر آدمی کے تھے مغز پاس بھیجا اور سنہ ۳۵۳ میں مغز نے لشکر عظیم صفیہ پر بھیجا سر دار ادسکا حسن بن علی بن ابی نحسین بابا میر احمد کا تہا وہاں ردیون سے اور ادنسے بڑی بڑی ہوئی مسلمانوں کو اللہ نے فتح دی اور دتلس ہزار آدمی سے زیادہ کفار کے مارے گئے مسلمانوں کے ہاتھ مال اور ہتیار بہت لوٹ میں آئے از انجملہ ایک تنوار تھی ادسپر لکھا تھا پہنہ تنوار ہندی ہے وزن ادسکا ایک سو شتر متقال کا ہے اکثر اسے رسول اللہ ص کے آگے مارا حسن بن علی ادسے مغز کی کے پاس لیگا اور سپر جسے قیدی اور ہتیار بھی اوس پاس لیگا حسن اس فتح کے بعد وہاں سے چلا اور صفیہ میں اپنے محل میں مقیم ہوا ادسکو ایک مرض ہوا کہ ذی قعدہ سنہ ۳۵۳ میں فوت ہوا عمر ادسکی تریسین برس کی تھی سنہ ۳۵۴ کے آخر میں مغز نے میر احمد کو صفیہ سے بلایا وہ وہ اپنے تمام مال اور قبیلی اور اولاد کے وہاں گیا احمد صفیہ میں سولہ برس نویسے میر احمد را دگنی کے وقت اپنے باپ حسن بن علی کے غلام کو کہ ہمیش نام رکھتا تھا احمد نے اپنا خلیفہ کیا جب احمد افریقہ میں آیا مغز نے ابو القاسم علی بن حسن بن علی میر احمد کے بھائی کو اوس خبرہ کا امیر کیا نیا تنبا احمد کی طرف سے ابو القاسم صفیہ میں پندرہویں شعبان سنہ ۳۵۹ کو پہنچا اور سنہ ۳۵۹ میں میر احمد مغز پاس لشکر میں آیا مغز نے ادسے مصر کو روانہ کیا وہ طرابلس کے قریب پہنچ کر بیمار ہو کر مر گیا اور سنہ ۳۶۰ میں مغز نے ابو القاسم

## ذکر خشید کے مرثیہ

۴۹۷ ابو القاسم کو لکھا کہ تجھے حاکم مستقل کیا صقلیہ میں اور اس کے بیائی احمد کی ماتم  
 پرسی کی اور سنہ ۳۶۶ میں ابو القاسم وعدے سے ارض کبیرہ تک لڑا جب  
 ابرہہ میں پہنچا تو دیکھا کہ اسکے لشکر نے بیل اور بکریاں بہت جمع کیں میں یہ بہت  
 ناگوار اور سکو معلوم ہوا اس نے کہا کہ تھے اپنے تن بہت بو چل گیا اور یہ امر  
 لڑائی کو مانع ہوتا ہے اور حکم کیا کہ انکو ذبح کر کے بانٹ دو اس منزل کا نام  
 مناخ البقرہ تک اسیر اسے مشہور ہے مال اور اسباب لوٹ کا ارض کبیرہ  
 میں دفن کیا پھر شہر دن کو خراب کیا اور صقلیہ میں فتح نہ پرا یا ابو القاسم سنہ ۳۷۲  
 تک بیٹھ لڑتا رہا بعد اوس میں اور فرنگیوں میں لڑائی ہوئی ابو القاسم اس میں شہید  
 ہوا اسیر اسے وہ شہید مشہور ہے قتل اسکا محرم سنہ مذکور میں ہوا صقلیہ پر  
 یہ بارہ برس پانچ مہینے کچھ روز حاکم رہا بعد اسکے شہادت کے اسکا بیٹا جابر  
 بے اجازت خلیفہ کے واکا حاکم ہوا جابر تدبیر مضبوط رکھتا تھا اور سنہ ۳۷۳ میں  
 جعفر بن محمد بن حسن بن علی بن ابی الحسین غریز خلیفہ مصر کی جانب سے اس پر صقلیہ پر ہوا  
 جابر اس امر سے بہت غلبن ہوا جعفر مذکور غریز بادشاہ مصر کا ہم وطن اور قرابت  
 جدی رکھتا تھا غریز کا ایک وزیر تھا ابن کلث نام وہ جعفر سے عزت رکھتا تھا  
 جب ابو القاسم شہید ہوا ابن کلث نے جعفر کے امیر بنیکا اشارہ کیا  
 غریز نے بوجہ اس اشارہ کے اسے روانہ کیا ہر جہد کہ وہ اس حکومت کو  
 برآ جاتا تھا جعفر صقلیہ پر امیر رہا یہاں تک کہ سنہ ۳۷۵ میں مر گیا بعد اسکے  
 اسکا بیائی عبد اللہ بن محمد حسن بن علی بن ابی الحسین امیر واکا ہوا عبد اللہ بن علی  
 امیر زندگی بہر رہا آخر سنہ ۳۷۹ میں فوت ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا ابو الفتح  
 یوسف بن عبد اللہ امیر ہوا یہ شخص خوش سیرت تھا پھر امیر تھا ہی کہ غریز صقلیہ مصر  
 انتقال کیا اور حاکم بادشاہ ہوا یوسف کے چچا کے بیٹے کو وزیر کیا وہ حسن

## ذکر عماد الدولہ کے مرثیہ

۶۹۸ بن عمار بن علی بن ابی الحسین بن حسن تو وزیر مصر بن ہوا اور اسکے چچا کا بیٹا مصلیٰ  
 بن امیر ہوا۔ ۳۸۸ ین یوسف بن عبد اللہ ابو الفتح پاس آیا فریادی  
 اوسنے اوسکی داہنے جانب کاٹنی جعفر بن یوسف اسکا بیٹا حاکم کی طرف سے  
 حکومت نامہ لاکر باپ کی زندگی میں حاکم ہوا اور تاج الدولہ لقب پایا ایک  
 مدت حاکم رہا جب حقیقہ کی رعایا پر ظلم کرنے لگا اونہوں نے سرکشی اختیار کر کے  
 اوسے گھیر لیا خل میں یوسف اوسکا باپ باوجود مفلوج ہونے کے کجاوہ میں بیٹھ کر  
 آیا اور خلقت کو اوسے دور کیا اور وعدہ کیا کہ میں جعفر کو معزول کر دوں گا بوجہ وعدہ  
 کے اوسے معزول کر کے اوسکی جگہ تائید الدولہ احمد اکمل بن یوسف جعفر کے  
 بہائی کو حاکم کیا اکمل محرم ۴۱۵ ین حاکم ہوا اور ۴۲۴ ین اوسے قتل کیا  
 بعد اوسکے قتل کے اوسکے بہائی حسن مصمام الدولہ کو امیر کیا اسکے زمانہ میں اہل  
 خیرہ کے آپس میں اختلاف ہوا اور خوارج نے اوپر ایسا غلبہ پایا کہ فرنگیوں کو دیا  
 جیسے سہم اگے بیان کریں گے اگر خدا نے چاہا

## پہر شروع ہوا ۳۳۷ ین ہجری

اس برسمین نمر الدولہ موصل میں فوت ہوا ناصر الدولہ موصل سے نصیب میں آیا کہ خوار  
 سے معلوم ہوا کہ لشکر خراسان کا نمر الدولہ کے شہر دن پر آتا ہے یہ سنکر پہر گیا

## پہر شروع ہوا ۳۳۸ ین ہجری

## ذکر عماد الدولہ بن بویہ کے مرنے کا

اسی برسمین عماد الدولہ ابو الحسن بن بویہ شیراز میں جاوی الاخرین فوت ہوا مرض سے

## ذکر عماد الدولہ کے مرنیکا

۶۹۹ اسے یہ تھا کہ اسکے گرد و مین قرحہ تھا اس سب سے اسے بیمار بن تھا اتر آتی کوئی عماد الدولہ کا بیٹا نہ تھا جب یہ مرنے کے قریب پہنچا تو اپنے بہائی رکن الدولہ کو اس سے لکھا کہ اپنے بیٹے عضد الدولہ کو بیچ دے تاکہ اسے اپنا ولی عہد کر دے اور دارت ملک کا بنادے یہ معاملہ مرنے سے ایک برس پہلے ہوا عضد الدولہ بموجب طلب عماد الدولہ کے اپنے چچا کی خدمت میں گیا عماد الدولہ نے اسے اپنی زندگی میں اپنی جگہ امیر کیا اور لوگوں کو حکم کیا کہ عضد الدولہ کی اعلیٰ ترین جب عماد الدولہ فوت ہوا تو عضد الدولہ فارس میں رہا لشکر اسے مخالفت ہوا رکن الدولہ اسے خبردار ہو کر رہے سے اس سے پاس آیا اور عضد الدولہ کے واسطے قاعدہ معین کیا جب رکن الدولہ شیراز میں گیا پہلے اپنے بہائی کی قبر پر مصطوفین گیا روتا تھا اور کلمات حسرت کہتا تھا اس کے ساتھ لشکر بھی اسی حال سے تھا تین روز قبر پاس رہا آخر سرداروں نے پوچھا کہ شہر کب تشریف لے پھوگی تب شہر کی طرف رجوع کی عماد الدولہ حالت حیات میں امیر ہوا تھا جب وہ راہی ملک تھا ہوا تو اس کا بہائی رکن الدولہ امیر الامر ہوا اور مضر الدولہ عراق میں خیر لہ اودن دونوں کے نائب کے تھا اسی برس میں مستغنی جلی بیت تودر کر قید کیا تھا اور اندام ہو گیا تھا فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۳۳۹ ھ ہجری

اس برس میں وزیر مضر الدولہ کا محمد صیمری مر گیا مضر الدولہ نے ابو محمد حسن مہلبی کو وزیر بنایا اسی برس میں سیف الدولہ نے بلاد روم میں جاکر غلبہ پایا اور لوطا اور خون ریزی کی جب وہاں سے قصد پرنیکا کیا اہل روم نے اس پر کمال



## ذکر اور حادثون کا

۷۰۰ سخیان کین کراد کے ہرابی اور لشکرین سے بہت آدمی مر گئے اور سیف الدولہ نجات پا کر بذات خود تھوڑے دن میں نکلا اس برس میں قرامطہ نے حجاز کو جو ۳۱۳ھ میں لیا تھا پر کہ میں رکھ دیا اور نیا سحر اسود بائیس برس رہا

## ذکر اور حادثون کا

اس برس میں ابو النصر محمد بن طرخان فارابی فیلسوف مر گیا یہ ترکی نژاد تھا پیدائش اسکی فاراب میں جسکو اب اُطار کہتے ہیں ہوئی لفظ اُطار میں غمرہ کو پیش اور طار جملہ کو سکون اور دونوں راہ جملہ کے درمیان اعلیٰ ہے یہ بڑے شہر دن میں ہے فارابی اپنے شہر سے بغداد میں آیا اور وہ مشہور ترکی زبان تھا مگر کئی زبان جانتا تھا زبان عربی اسنے وہاں سیکھی پر علوم حکیمہ علی ابی بشر تہمی بن یونس حکیم سے جو منطق میں مشہور ہے پڑھی فارابی ایک مدت اسی طور پر رہا پر شہر حران میں گیا اور علی ابی جاحکیم نصرانی سے پڑھایا کیا پر بغداد میں گیا اور علوم فلسفہ اور اسطوکی کتا بن اور علم موسیقی حاصل کیا اور بغداد میں بہت کتا میں تصنیف کیں پر دمشق میں گیا مگر وہاں رہا نہیں مصر میں چلا گیا پر دمشق میں آیا وہاں سیف الدولہ بن محمد ان کی زمانہ حکومت تک رہا سیف الدولہ اسے نیلی کرتا تھا اسنے اپنی وضع صورت ترکوں ہی کی رکھی اسے بدلائین ایک روز فارابی سیف الدولہ پاس دمشق میں گیا فضلا رد دمشق بھی اسوقت حاضر تھے مگر کلام فارابی کا کلام بلندی پر اور انکے کلمات بستی پر رہے آخر کار وہ سب چپ ہوئے اور فارابی کی باتوں کو کہنے لگے فارابی اکیلا رہتا اور مجمع میں جانے سے پرہیز رکھتا دمشق میں جب تک رہا خوائے حوض اور باغ کے کہیں نہیں گیا زہر ہی سب آدمیوں سے زیادہ تھا

## ذکر زجاج نحوی کا

زیادہ تھا سیف الدولہ نے چار درہم روزاد کے مقرر کے تھے اسے اسی پر ۷۱ قناعت کی دمشق میں ہمیشہ رہا یہاں تک کہ وہیں شہ میں انتقال کیا دروازہ صغیر کے باہر دفن ہوا

## ذکر زجاج نحوی کا

اس برس میں زجاجی نحوی ابو القاسم عبد الرحمن بن اسحق باربر اسم بن سری زجاج کا فوت ہوا اود کی یارانے کے باعث زجاج کے ساتھ نسبت اور شہرت پائی یہ اپنے وقت کا امام تھا اسنے جملہ نحویں تصنیف کئے اسی برس میں ابو اسحق ابراہیم بن احمد بن اسحق المروزی فقیہ شافعی مصر میں مر گیا ریاست عراق کی بعد ابن سیرج کے اسی کی طرف منتقل ہوئی اسنے بہت کتابیں تصنیف کیں اور مختصر زنی کی شرح

## پہر شروع ہوا ۳۲۱ ھ ہجری

اس برس میں یوسف بن دحیہ صاحب عمان خشکی اور تری کے رستے بھر میں گیا اور قرامطہ کی مدد سے اوسے گھیر لیا بہت لوگ قرامطہ کے اسکے مددگار ہوئے اور دین رے جب پہلی ذیہ مغرا الدولہ کا اون پر لشکر لیکر آیا تبہ وہاں سے کوچ کر گئے

## ذکر منصور علوی کے مرثیہ کا

اس برس میں منصور باللہ علوی ابو طاهر اسماعیل بن قایم بامر اللہ ہوا قسم

## ذکر امیر نوح کی مرثیہ اور ادسکی بیٹی عبد الملک کی حاکم ہونیکا

۷۰۲ محمد بن مہدی عبید اللہ پہلی شوال کو فوت ہوا بادشاہت ادسکی سات برس  
 سولہ روز رہی عمر ادسکی اونٹالیس برسکی تھی یہ خطبہ پڑھنے والا فصیح تھا اپنی  
 طبیعت سے اسنے خطبہ بنایا ہے حال اسکی شجاعت کا الویرید خارجی کی لڑائی  
 میں گذرا اسنے اپنے بیٹے ابو نعیم سعد بن منصور اسماعیل کو دلی عہد اپنا کیا اسکا نام  
 منور لدین اللہ ہوا جس روز اسکا باپ مر گیا ادسی روز اسکی خلافت پر سمیت  
 ہوئی یعنی یکم شوال اسی برس میں ساتوین ذی الحجہ تک تدبیر امور میں مصروف  
 رہا بعد اہلکاروں کو اپنے پاس آنے کا حکم دیا سب اہل کار آئے اور سلام  
 کیا عمر منور کی اوس وقت تک چوبیس برسکی تھی اس برس بن اہل روم نے  
 شہر سردج کو لیلیا اور دمان لوٹا اور بندہ پکڑی اور مسجد بن کو توڑا الا اسی  
 برس میں ابو علی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صنارنخی محدث نے انتقال کیا  
 یہ مہر دیکھایا تھا پیدائش اسکی ۳۷۷ھ میں ہوئی یہ مرد ثقہ تھا

پہر شروع ہوا ۳۷۲ھ اور ۳۷۳ھ

## ذکر امیر نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل کے

## مرثیہ اور ادس کے بیٹے عبد الملک کی حاکم ہونیکا

اس برس میں امیر نوح بن نصر سامانی ربیع الاخرین فوت ہوا حکومت ادسکی  
 ۳۷۳ھ میں ہوئی لقب اسکا امیر حمید تھا یہ خوش خصلت خوش اخلاق تھا  
 بعد اسکے مرنے کے عبد الملک بن نوح اسکا بیٹا امیر ہوا اسی برس کے ربیع الاول  
 میں سیف الدولہ بن حمدان دیوبند سے لڑا بعد بڑی لڑائی اور قتل اور قلعہ کے

بیانِ اون خیر و نکاحِ جو در میان عبد الرحمن اور اموی کی ہوئیں

کہ دونوں طرف سے بہت لوگ قتل ہوئے سیف الدولہ فتیاب ہوا۔ اس برس ۷۰۳  
مغرالدولہ نے سبکو گین کو موثر شہر روز پر پہنچا لیکن وہ پہر آیا اور فتیاب ہوا  
اس برسین محمد بن عباس ابن مخوی فقیہ مشہور اور محمد بن قاسم کرنی فوت ہوئے

پہر شروع ہوا ۳۴۴ھ ہجری

اس برسین ابو علی بن حماد صاحب لشکر خراسان حبکو امیر نوح نے مغرول  
کیا تھا خراسان سے مواب سبب مغرولی کے نوح کی اطاعت سے نکل کر کن الدولہ  
بن بویہ سے ملا اور اسی پاس مر گیا

بیانِ اون خیر و نکاحِ جو اس برسین مغرعلوی اور عبد الرحمن

اموی صاحبِ اندلس کی در میان ہوئیں

اس برسین عبد الرحمن ماصر اموی نے کشتیان بہت بڑی کہ کسوں نے اسی نہیں  
نباہین تیار کر کے اسباب تجارت کا بہر کے بلاد شرق کی طرف روانہ کیں  
اور عبوض اون ایشیا کے وہاں کے تحفہ خیرین گوارین در میان راہ کے ایک  
کشتی میں اوسمین ایلی صقلیہ کا تھا جو مغرعلوی پاس جاتا تھا اوسکے پاس خطوط  
بھی تھے اندلس کی کشتی والوں نے اوسکی کشتی کو لوٹ لیا یہ خبر مغر کو پہنچی تب  
لشکر اندلس پر پہنچا اور حسن بن علی عامل صقلیہ کو حاکم کیا جب برسین پہنچے تب  
کشتیوں کو جلا دیا اور بڑی کشتیوں کو اسکندریہ سے پھیرے ہوئے چین لیا اور چین

بیان ان خبر و نکاح جو در میان عبد الرحمن اور اموی کی ہوئے

۴۴ گانی والی لونڈیاں اور اسباب عبد الرحمن کا تھا بعد اسکے لشکر مغزکا بربر چڑھ گیا اور قتل اور لوٹس کر کے صحیح سالم مہدیہ میں آئے جب یہ امیر ہوا عبد الرحمن نے لشکر بلاد افریقہ پر روانہ کیا جب وہاں پہنچا تو لشکر مغزکا انکی طرف متوجہ ہوا ایک لڑائی کہا کر اندلس میں پہر آئے

پہر شروع ہوا ۳۴۵ھ ہجری

اس بر سین سیف الدہ بن حمدان بلاد روم میں گیا وہاں لوٹ مار کر کے قلعہ فتح کے پہر اندن میں پہر آیا وہاں چندے را پر حلب میں گیا۔ اسی برس میں ابو عمر محمد بن عبد الواحد غلام ثعلب کا جو مشہور سطر ہے فوت ہوا سطر زندہ کو رعتہ کے اماموں میں مشہور ہے ایک مدت ابو العباس ثعلب کی رفاقت میں رہا اس سب سے یہ عرف اسکا ہوا تصنیفات اسکی بہت ہیں پیدائش اسکی ۲۶۱ھ میں ہوئی اور شوق تحصیل علوم مانع تلاش رزق کا ہوا ہمیشہ تنگی سے گزرنا کرتا اسکی دست روايت و مذہب حفظ کے سبب فضلا اس کے زمانہ کے اکثر نقل لغت میں جھلاتے تھے اور کہتے کہ اگر جانور اڑتا ہے تو ابو عمر نہ کوہ کرتا ہے کہ روايت کی مجھے ثعلب نے ابن اعرابی سے اور ان سے کراہد کچھ بھی وہ کہتے اور از بسکہ وہ سبب حفظ کے گویا تصانیف کراتا تھا چنانچہ لغت میں تیس ہزار ورق لکھ ڈالے اس کثرت تصنیف کے سبب کذب کی طرف منسوب ہوا

پہر شروع ہوا ۳۴۶ھ ہجری

اس بر سین سالار مہربان حاکم آذربایجان کا فوت ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا حاکم

## ذکر مغز کے لشکر کا

۷۵۔ حسان حاکم ہوا عربان کا بہائی و مشوذان نام تھا اسنے اپنے بہائی کے اولاد میں فتنہ برپا کیا یہاں تک کہ آپس میں لڑائی ہوئی اور مشوذان اونکے چچا نے جو ارادہ کیا تھا پورا ہوا ابن اثیر نے اس برس کی حوادث میں یہ بیان کیا کہ دریا اسی اُتھہ کم ہو گیا اور جنگ کی خیر اوس میں ظاہر ہوئی باوجودیکہ اوس میں پہاڑ پہلے معلوم ہوتے تھے۔ اس برس میں ابو العباس محمد بن یعقوب اموی نیشاپوری مشہور اصم فوت ہوا یہ حدیث میں عالی استاد تھا ہم صحت برع بن سلیمان صاحب شافعی کا اور ابو اسحق ابراہیم بن محمد فقیہ بخاری امین کا تھا

پھر شروع ہوا ۳۴۷ ہجری

## ذکر مغز کے اطراف مغرب میں جانیکا

اس برس میں ابی الحسن جو ہر مغز کے غلام کا ایسا مرتبہ برہا کہ مرتبہ وزارت پر پہنچا اور مغز نے اسے سو لشکر کثیر اطراف مغرب میں پہنچا وہ پہلے تاجکستان میں پہر دوان سے ماہ جمادی الاخر میں فاس میں گیا حاکم فاس کا احمد بن بکر تھا اسنے اسکے آنے کی سنکر شہر بند ہی اختیار کی جو ہر جب دوان پہنچا اور جدال و قتال کیا لیکن اسے سپر فقیہ نہ ہوا آخر کو جو ہر دوان سے کوچ کر کے بحر محیط کی طرف گیا اس کے سب شہر دینیں پہرا پہر دوان سے فاس میں آیا اور اسکو بے لڑائی لیلیا جوہر کے ساتھ ریزی بن مناد صہبا جی تھا اور یہ دونو امارت لشکر میں شریک تھے فتح فاس کی رمضان ۳۴۸ میں ہوئی اسی برس میں ابو الحسن علی بن بوشنجی صوفی نیشاپوری مر گیا یہ صوفیوں میں مشہور تھا اسی برس میں ابو الحسن محمد جو اولاد ابو التائب قاضی نبداد سے تھا فوت ہوا

## ذکر معز کے لشکر کا

۷۰۰ پیدائش اوسکی سہ ۲۹۲ میں ہوئی تھی اور ابو علی حسین بن علی نیشاپوری اور ابو محمد  
بنہ اندھ فارسی نحوی کہ جسنی نحو مرد سے پڑھی تھی فوت ہوئے

## پہر شروع ہوا ۳۲۸ ہجری

اس برس میں ابو بکر بن سلیمان فقیہہ جبلی نجد مشہور مر گیا عمر اوسکی بچا نوین برس کی تھی  
اور جعفر بن محمد جلدی صوفی جو خجندیہ کی یار دین تھ فوت ہوا اس برس میں منہ برسنا  
موقوف ہوا اور اکثر شہر دینیں زرخ گران ہو گیا

## پہر شروع ہوا ۳۲۹ ہجری

اس برس میں اولاد مرزبان کی آپس میں فحاشی و افق ہوئی لوگ مضطرب ہو کر اونکی چچا  
دشمنوزان کی مدد پرستد ہوئے اور اوسکو صلح نامہ لکھ بھیجا اور خود بھی اوس میں  
لگے تب وہ اونکے ساتھ آیا اور حسان اور ناصر اپنے بیٹھون اور دونوں سے  
مادون کو گرفتار کیا اور پہر اونکو قتل کیا۔ اسی برس میں سیف الدولہ بن حمدان لشکر  
کثیر لیکر روم سے لڑا دمان فتح پا ہو کر قتل اور لوٹ کر حلا یا پہر فرشتہ میں آیا  
وقت پہرنے کے ردیون نے اوسپر تنگی کر کے جو کچھ کہ یہ لوٹ کر لیگیا تھا  
پہر لیا اور اوسکا اسباب بھی چھین لیا بہت اوسکے یاروں کو قتل کیا سیف الدولہ  
بمراہ تین سو آدمیوں کے دمان سے نکل آیا راہ شناسوں نے بروقت اسکے  
پہرنے کے منع کیا تھا کہ اس رستہ مست جا لیکن اوسنے قبول کیا سیف الدولہ  
خود راہی اور سٹ کو دست رکھا تھا اور کسی سے مشورہ نہ کرتا کہ مبادا کوئی کہے

## ذکر حاکم خراسان کے مرنے کا

کے کہ یہ غیر کی رائے پر چلتا ہے اس برسمین قریب دو لاکھ ترک کے مسلمان ہوئے۔۔۔  
 — اسی برسمین حجاج مصر حج سے پہر کر ایک جنگل بن رات کو روانہ گھان راکھور دہائی  
 اور اوٹکو سو اسباب اور بار برداری کے لجا کر دریائے دالا — اسی برسمین  
 یا اس برس کے قریب ابوالحسن تینا قی نے منسوب تینا کی طرف فوت ہوا  
 عمر اسکی ایک سو تیس برس کی تھی اسکی کرامات مشہور ہیں — اس برس میں ابو جعفر  
 بن خشید حاکم مصر راہی ملک عدم کا ہوا بہائی اوٹکا اسکی جگہ ہوا

پھر شروع ہوا ۳۵۰ ہجری

## ذکر حاکم خراسان کے مرنے کا

اس برسمین گیا روین شوال جموات کے روز امیر عبد الملک بن نوح سامانے کو  
 گھوڑے — نہ گرایا عبد الملک زمین پر گر کر مر گیا خراسان میں اس کے مرنے کے بعد  
 فتنہ عظیم برپا ہوا اسکی جائے اوٹکا بہائی منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن علی  
 بن احمد بن اسد بن سامان مقرر ہوا

## ذکر صاحب اندلس کے مرنے کا

اس برسمین عبد الرحمن ناصر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام  
 بن عبد الرحمن داخل رمضان میں فوت ہوا یہ پچاس برس چہ بیسے امیر رہا  
 عمر اسکی تہتر برس کی تھی یہ گورامینش چشم خوبصورت تھا اندلس کے حاکم جو  
 اسوی تھے ادین سے اسی نے لقب خلیفہ کا پہلے پہل پایا یہ مشہور امیر المؤمنین



## ذکر صاحب اندلس کی مرثیہ

۷۰۸ تھا خطبہ میں انکو امیر اور خلیفہ کے بیٹے پڑتے تھے عبد الرحمن ہی اس طرح متناہس  
 برس امارت میں رہا مگر جب خلفا کا ضعف عواقب میں اور ظہور خلفاء علویوں کا افریقہ  
 میں دیکھا اور ان کے امیر المومنین ہونے کی خبر سنی اور سوقت حکم کیا کہ مجھے ناصر الدین  
 اللہ کہیں اور خطاب امیر المومنین کا دیا اسکی مالونڈی مدینہ نام تھی جب یہ فوت ہوا  
 بعد اسکے اسکا بیٹا حکم بن عبد الرحمن اسکی جائے ہوا لقب اسکا منقصر ہوا عبد الرحمن  
 گیسارہ بیٹے چھوڑ کر مر گیا اس برس میں ابو العباس عبد اللہ بن حسن بن ابو الثوارب  
 قاضی القضاۃ ہوا اور ہر برس میں دو لاکھ درہم اور کرنا لازم اپنے اوپر کیا پہلے  
 پہلی یہی قضا کا ضامن ہوا یہ مصر الدولہ بن بویہ کے زمانہ میں ہوا اسے پہلے یہ  
 سنا گیا تھا اسکے بعد حسبہ اور شرط کا بغداد میں ضامن ہوا اس برس میں ابو جماع  
 فاکت رومی مر گیا آخند حکم مصر نے اسکو رطبہ میں اسکی سردار سے لیا تھا اور  
 اسکا مرتبہ بلند کیا یہ رفیق کا فور کا تھا جب آخند فوت ہوا اور کا فور کا بیٹا  
 اتابک دوست فاکت کا ہوا یہ جو افراد اس ضلع کا تہادمان کیا اور دمان  
 رہا بسبب نا موافقت دمان کے سردار دن کے مرض اور اسکا زیادہ ہوا تب مصر میں  
 جبراً پہر آیا اسی مرض کے سبب کا فور اسے ڈرتا تھا اور اسکی خدمت  
 کرتا تھا جب یہ مصر میں تھا تب نے اسپاس آکر اسکے حکم سے فاکت مذکور  
 کی ترفیع میں قصیدہ لکھا کہ جسکے شروع کا مضمون لکھنا موجب طول ہے اور جب  
 وہ فوت ہوا تو تب نے ایک قصیدہ بنا برا اسکے مرثیہ کے لکھا کہ مضمون اسکا  
 بھی باعث مسبوق سے ترک کیا گیا

## پہر شروع ہوا ۳۵۱ ہجری

اس برس میں روم نے بہر اہی دستن کے زریہ کو بے راہی لے لیا اور بعض کو دمان

## ذکر روم کی غلبہ پانیکا حلب پر

دہان قتل کیا اور اکثر دن کو امان دی

## ذکر روم کے غلبہ پانیکا حلب پر اور وائسی افلاکا پہر انابی

اس برس میں اہل روم شہر حلب پر سوارے اس کے قلعہ کے مستولی ہوئے دمشق بھی اس طرف گیا تھا سیف الدولہ کو یہ حال بعد اس کے دہان پہنچنے کے معلوم ہوا اس حال میں لشکر کو جمع کر سکا تھے آدمی اس کے پاس تھے اور بنین سے خروج کیا اور دمشق کے ساتھ لڑائی ہوئی جب بہت لوگ اس کے مارے گئے تب سیف الدولہ اپنے باقی ماندہ کو لیکر پہاگا دمشق نے فستیاب ہو کر اس کے گہرین سے کہ شہر حلب سے باہر دارین نام تھا تین سو بدرہ درہمن کے پائے اور ایک نہرا چار سو پچھتر سیف الدولہ کے ہٹے اور تیار لانا تھا مانتہ آئے اہل روم نے قلعوں کو لیکر شہر کو گھیر لیا اور دیوار کو توڑ کر اہل حلب سے خوب لڑے روم جو شہنشاہ تک پہر آئے پہر اہل حلب اور شرط کے پیادہ میں لڑائی ہوئی بسبب اس کے کہ انہوں نے شہر دن میں لوٹ ڈال دی تھی اس سبب سے آدھی جمع ہوئے اور دیوار فضیل پر کوئی باقی نہ رہے روم نے دیوار خالی پا کر هجوم کیا اور دروازہ کھول کر حلب میں قتل عام کیا دس ہزار لڑکا لڑکی کا سبب لٹا اور قتل کیا اور جب اسباب لادنے سے بچ رہا دمشق نے حکم دیا کہ اسے پونک دو دمشق نو روز دہان رہا پہر اپنے شہر میں پہر گیا قرون دیوہ کے لوٹنے کا حکم بنین دیا بلکہ حکم دیا کہ کہتیا کرین اس واسطے کہ وہ لوگ جو دہان رہنے کے لایق ہیں دہان پہر آ جاویں — اس برس میں رکن الدولہ نے بن بویہ جرجان اور طبرستان کا حاکم ہوا — اسی برس میں عوام شیعہ نے سمرالدولہ کے

## ذکر روم کی غلبہ پانیکا حلب پر

۱۰۔ حکم سے مسجد ون پر کتبے اس صورت کے لکھ کر لگائے کہ نعمت خدا سادہ بن ابی سفیان پر اور نعمت خدا ہو جو اس شخص پر جسے فاطمہ کے مذک کو چھین لیا اور اس شخص پر نعمت ہو جو جسے حسن کو اس کے نانا کی قبر کے پاس دفن کرنے سے منع کیا اور نعمت خدا ہو جو اس شخص پر جسے ابوذر غفاری کو تشہیر کیا اور نعمت خدا کی اس پر جو جسے ابوالباس کو شوری سے نکالا جب رات ہوئی تب زیر مہلبی نے مزار الدولہ سے عرض کی کہ اے سجادے یہ لکھتا چاہئے کہ نعمت خدا کی ہو جو ادن لوگوں پر جنہوں نے آل رسول اللہ پر ظلم کیا اور کسی کا نام لکھنا مناسب نہیں مگر سادہ کا نام لکھنا البتہ ضرور ہے اسنے ایسا ہی کیا۔ اسی برس کے ذی قعدہ میں لشکر مسلمانوں کے صقلیہ میں گئے اور طبرین کو فتح کیا طبرین سب قتلون میں بلند تر دو محکم تھا سات ہفتے پندرہ روز اسکا محاصرہ رہا طبرین کا نام مغربہ نیچے منسوب سرعلوی کی طرف رکھا گیا۔ اس برس میں روم نے قلعہ دبوک کو مدین اور قتلون کے جو متصل اس سے تھے بزور تلوار لیا اس برس میں روم نے ابو فراس حرث بن سید بن حمدان کو منبج میں قید کیا وہیں رہتا تھا۔ اس برس میں ابو بکر محمد بن حسن نقاش مقری مصنف کتاب شفاء و صد در کا فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۳۵۲ھ ہجری

اس برس میں مہلبی وزیر ابو محمد مرگیا تیرہ برس تین ہفتے یہ وزیر رہا یہ سخی دانا صاحب فضل تھا۔ اسی برس میں دسویں محرم کو مزار الدولہ نے لوگوں کو حکم کیا کہ اپنی دوکانوں کے دروازے بند کریں اور اٹھارہ نوحہ کریں اور عورتوں کو اس طرح نکالیں کہ بال پر انگڑا ہوں مونہہ سیاہ ہوں کپڑے پٹے ہوئے اور

## ذکر روم کی غلبہ پانیکا حلب پر

اور اپنے مونیہ پر طاپنے مارتی ہون واسطے مصیبت حسین بن علی علیہا السلام کے لوگوں نے ۱۱۷  
بموجب حکم کے ایسا ہی کیا اور سنی منکر کے کیونکہ شیعہ بہت تھے اور بادشاہ  
اونکی طرف تھا اسی برس میں ابن ابی شوارب قضاے منزل ہوا اور جو کچھ  
اسنے ضمان مقرر کی تھی باطل ہوئی اس برس میں روم نے اپنے بادشاہ کو قتل  
کر کے غیر کو اپنا بادشاہ کیا ابن شمشیق مقتق ہوا۔ اس برس کی اٹھار دین  
ذی الحجہ کو مغل الدولہ نے حکم کیا کہ جیسے عید کے روز خوشی اور نیت بالا اعلان  
کرتے ہیں ویسے ہی آج تقرب عید غدیر خم کی کرین اور باجی ذیغره بجائے جا دین

## پہر شروع ہوا ۳۵۳ھ ہجری

اس برس میں مغل الدولہ موصل اور نصین پر حاکم ہوا ناصر الدولہ جو دہانکا حاکم تھا  
اسکے آگے سے ہلاکا پہرا دن دونوں اتفاق ہوا اور ناصر الدولہ نے تھوڑے  
مال پر مغل الدولہ کو راضی کر کے موصل لیلایا مغل الدولہ دہان سے بغداد میں آیا

## پہر شروع ہوا ۳۵۴ھ ہجری

اس برس میں بادشاہ روم مصیصہ میں گیا اور اسکو محاصرہ کر کے ہفتہ کے دن  
تیر ہووین رجب کو بعد توار کے لڑائی کے اسکو فتح کیا وہ اپنی رعایا کو قتل  
عام کیا پہر باقیانہ کو گرفتار کر کے روم میں لے گیا ساکن وہاں کے قریب لاکھ  
آدھون کے تھے پہر طرسوس میں گیا اہل طرسوس نے امان چاہی اسنے  
امان دی اور طرسوس دیا ساکن اسکے جنگل اور دریا میں نکل گئے بادشاہ  
روم نے اونکے ساتھ ہی فط کے جب تک وہ انطاکیہ میں پہنچے جامع مسجد

## ذکر انطاکیہ کی مخالفت کا جہان سی

۷۱۲ طرسوس میں اصطلیل بنایا اور منبر کو جلادیا اور طرسوس کی تعمیر کر کے دہان قلعہ بنایا اور دہان کے قدیم رہنے والے دہان پہ آئے مہر ملک روم قسطنطنیہ میں آیا

## ذکر اہل انطاکیہ کی مخالفت کا سیف الدولہ بن جہان سی

اس برس میں اہل انطاکیہ نے اون لوگوں کے جو طرسوس سے آئے تھے اور سیف الدولہ کی مخالفت تھے اطاعت کے نام اوس سردار کا جبکی اطاعت ادنیوں نے کی رشیق تھا وہ اطراف حلب میں گیا اور قزغوبہ اور سیف الدولہ کے عامل سے لڑا سیف الدولہ میا فارقین میں ہتہا سیف الدولہ نے لشکر و شہادت اپنے غلام کے بھیجا قزغوبہ عامل حلب کا شہادت خادم سے ملا اور دونوں نے ملکر رشیق سے لڑائی کی اوس کے یار بہاگ کر انطاکیہ میں گئے۔ اسی برس میں متنی شاعر اور ادسکا بیٹا دونوں اعزاب کے ہاتھ سے مارے گئے اور جو کچھ اون پاس تھا وہ لوٹ گئے نام اسکا احمد بن حسین بن حسن بن عبدالصمد کنڈی ہے یہ پیش اسکی سنہ ۳۲۰ میں کونہ میں محلہ کندہ میں ہوئی اسی واسطے اسکی طرف منسوب ہوا یہ نہیں کہ یہ قبیلہ کندہ سے تھا بلکہ یہ جعفری قبیلہ سے تھا کہتے ہیں کہ متنی کا باپ کوفہ کا سفد تھا اسی واسطے بعض شہر انے اسکی سچوین شہر کہے ہیں متنی کوفہ سے شام میں پہنچن میں گیا اور فنون ادب میں مشغول ہوا اوسے خوب واقفیت حاصل کی یہ نقل لغت اور نکات لغت میں کامل تھا کوئی کلمہ زبان سے اسیا نہ تھا مگر یہ کہ اوسکے سنہ کلام عرب سے لاتا اس مرتبہ پر کہ کہتے ہیں کہ شیخ ابو علی مصنف کتاب نصاب نے متنی سے پوچھا کہ کتنی جمع فعلی کی وزن پر امن میں متنی نے بے تامل کہا کہ خلی اور ضربی ابو علی کہتا ہے کہ تین روز تک میں نے کتابوں

## ذکر خروج رومیوں کا بلاد اسلام پر

کتاہون لغتہ کا مطالعہ کیا کہ کوئی تیسرا وزن اسکا پاؤن لیکن نہ پایا متنی اور سکو ہو ۱۳۷  
 کہتے ہیں کہ ادسنے بریہ ساوہ میں دعویٰ نبوت کا کیا اور بہت لوگ بنی کلب وغیرہ  
 اوسکے تابع ہوئے تب لولونایب خشیدیہ نے اوسپر خروج کیا محسن بن اود  
 متنی کو قید کیا اور اوسکی حمیت کو متفرق کیا ایک مدت وہ قید رہا پھر ادسنے  
 توبہ کر داکر چھوڑ دیا وہ جا کر سیف الدولہ بن حمدان سے ۳۳۷ھ میں ملا پھر  
 جدا ہو کر ۳۴۶ھ میں مصر میں گیا وہاں کا فور خشیدی کی تحریف کی پر شہین  
 ادس سے جدا ہو کر ادسکی بھجور کے عقد الدولہ پاس بلاد فارس میں گیا اور  
 ادسکی سرحد کی پہرہ کو ذہ کی جانب رجوع کی تب اثنار راہ میں نہانہ کے پاس  
 جو غزنی جانب بندہ کے دبر عاقول پاس ہے مارا گیا عرب نے وہاں قتل  
 کر کے اوسکا مال لے گئے۔ اسی برس میں محمد بن جان ابو حاتم بن احمد بن جان  
 البستی صاحب تصانیف مشہورہ کا فوت ہوا (لفظ جان کسرہ حار ہلہ اور بار  
 موحده اور الف دونوں سے ہے)

پہر شروع ہوا ۳۵۵ھ ہجری

## ذکر خروج رومیوں کا بلاد اسلام پر

اسی برس میں اہل روم نے خروج کر کے امد کا محاصرہ کر لیا پھر وہاں سے پہرے  
 نصیب تک پہرہ خیرہ کی طرف سے شام کی طرف گئے اور انطاکیہ میں اقامت  
 کی مدت تک پہرہ وہاں سے طرسوس میں گئے۔ اسی برس میں سیف الدولہ  
 بن محمد بن غلہ نے چچا کے بیٹے ابو فراس بن حمدان کو قید سے چھڑانا چاہا اوسکے  
 اور روم کے درمیان فدا رہتا رہا سنے چند قید سے مسلمان بھی چھڑائے

## ذکر مغل الدولہ کی مرثیہ

۷۱۴

پہر شروع ہوا ۳۵۶ھ ہجری

ذکر مغل الدولہ کی مرثیہ اور اسکی بیٹی بختیار کی حاکم مرثیہ

اس برس میں مغل الدولہ واسطین گیا اور لشکر واسطے لڑایا عمران بن شاہین صاحب  
 بیٹھ کے روانہ کیا اتفاقاً اسکو دست آنے لگے جب مرض نے قوت پائی  
 تو لشکر کو لڑایا عمران بن شاہین میں چوڑ کر بغداد میں پہر آیا بغداد میں جب  
 پہنچا تو مرض اسکا بہت شدید ہوا جب قریب مرگ ہوا تو اپنے بیٹے بختیار کو  
 ولی عہد کر کے مغل الدولہ نقب دیا مغل الدولہ نے اظہار توبہ کیا اور بہت مال  
 خیرات کیا اور اپنی لونڈی غلام آزاد کے تیرہ سوین ریح الاخر اس برس میں  
 مرض بختیار سے بغداد میں فوت ہوا متعاقباً قریش میں جو دروازہ تین پرہی دفن کیا  
 سرمد داری اسکی اکیس برس گیارہ مہینے رہی جب یہ مر گیا تو اسکا بیٹا مغل الدولہ  
 بختیار امیر ہوا بختیار نے لشکر کو لکھا کہ عمران بن شاہین سے صلح کر کے پہر بغداد  
 میں آؤ نہوں نے ایسا ہی کیا مغل الدولہ کا ہاتھ کٹا ہوا تھا لکھا ہے کہ اسکا ہاتھ  
 سرمان کی لڑائی میں کٹا تھا مغل الدولہ وہ شخص ہے جس نے قاصد بغداد میں بھیجے تھے  
 تاکہ اپنے بھائی رکن الدولہ کو اون حالات کی خبر ہو اس کے زمانے میں فضل  
 دوعرش کے سب قاصد ان سے بالاتھے ہر ایک قریب چالیس فرسخ کے  
 چلتے تھے تیار ہوئے تھے دن دونوں سے لوگ تعصب کرتے ایک دن دونوں  
 میں سے جسے کا سامع تھا دوسرا شہید کا بخت یار جب امیر ہوا تو بد اطوار ہو گیا  
 کھیل کود اور عورتوں اور گمانے والوں میں مشغول رہتا بڑے سردار دہلیم کے اپنے

## ذکر ناصر الدولہ کی قید ہونیکا

415

اپنے قلموں کی آرزو میں بنی ہوئے

## ذکر ناصر الدولہ بن حمدان کی قید ہونیکا

اس برس میں ناصر الدولہ کے بیٹے نے ابو تغلب اپنے باپ ناصر الدولہ کو گرفتار کیا باعث اس قید کرنے کا یہ تھا کہ ناصر الدولہ بسبب بڑا پلے کے بہ خلق ہو گیا تھا اور اولاد اور احباب پر بہت تنگی کرتا اور انکی غرض کی مخالفت کرتا اس لئے اس سے برگشتہ ہو گئے آخر کار اس کے بیٹے ابو تغلب نے آخر ماہ جمادی الاول اس برس کے اس سے قید کر لیا اس کے واسطے خدمت گزار واسطے خدمت کے مقرر کیا جب ابو تغلب نے یہ حرکت کی تو اس کے بعض بھائی اسے پہرے لگا اس واسطے ابو تغلب نے بختیار سے صلح کی تاکہ مدد کرے اور بارہ لاکھ درہم بختیار کو دینے مقرر کئے

## ذکر وشمگیر کے مرنے کا

اس برس میں وشمگیر بن زیار بھائی مرداویج کا فوت ہوا اس طرح کہ وہ شکار میں تھا کہ ایک سوزرخچی اس پاس لائے گھوڑا زخمی سوڑ کو دیکھ کر کہڑا ہو گیا وشمگیر اوپر سے زمین پر گرا اور مر گیا اسکے بعد اسکا بیٹا بیستون بن وشمگیر بن زیار امیر ہوا بعض نے لکھا کہ وشمگیر محرم شہ میں راہی ملک بقا کا ہوا

## ذکر کا فور کے مرنے کا



## ذکر مرنے سیف الدولہ کا

۷۶ اس برسمین کا فوراً خشیہ کی حبشی خوجہ محمد بن طنج خشیہ حاکم مصر کے غلاموں  
 میں سے تھا فوت ہوا خشیہ کی اولاد کے بعد کا فوراً مصر اور دمشق پر حاکم ہوا کیونکہ  
 بعد خشیہ کے اوسکا بیٹا انوجور حاکم ہوا تھا مگر مالک سب حکم حکام کا کا فوراً  
 جب انوجور ۳۴۹ میں مر گیا کا فوراً اسکے بیٹے علی بن خشیہ کو رہا  
 قائم کیا جب علی بن خشیہ نے کور کہ لڑکا تھا ۳۵۵ میں انتقال کیا تو کا فوراً  
 مستقل مملکت پر ہوا کا فوراً نہایت سیاہ رنگ تھا خشیہ نے اوسکا ہارہ دنیا  
 کو خریدہ تھا متقی اوس پاس گیا اور اوسکی تحریف میں قصیدہ پڑھا متقی سے حکایت  
 ہے کہ میں کا فوراً پاس گیا تب اوسکے آگے یہ شعر پڑھا کہ وہ ہنسے لگا اور وہ مجھے  
 اس طرح کہتا وہ پیشانی سے پیش آتا کہ میں رغبتاً اوسکے آگے شعر پڑھنے لگا متقی  
 کہتا ہے پہر کہی میرے سامنے دیا نہیں تھا یہاں تک کہ میں جدا ہوا مجھے اوسکے  
 تیزی ذہن اور دانائی سے نہایت تعجب ہوا کا فوراً میرے مستقل رہا یہاں تک کہ اسی  
 برس سگل کے دن مہوین جادی الاولیٰ کو مصر میں انتقال کیا فراڈ صبری میں  
 دفن ہوا خطبہ اسکا بنزدک اور حجاز اور تمام شہر دن مصر اور شام پر پڑھا  
 جاتا تھا اندازہ اسکی عمر کا پینٹھ برس تھے بعد اسکے تقرر امیر کی باب میں  
 آپس میں اختلاف ہوا سب ابوالفوارس احمد علی بن خشیہ پر متفق ہوئے اوسکی کا  
 خطبہ جادی الاول ۳۵۷ میں پڑھا گیا

## ذکر سیف الدولہ کے مرنے کا

اس برسمین سیف الدولہ ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن حمدان بن حمدون تغلبی ربیع ماہ  
 صفر میں حلب میں فوت ہوا تابوت اسکا میا فارقین میں لیجا کر دفن کیا پیدائش

پیدائش اسکی ذی الحجہ سنہ ۳۰۳ میں ہی بیماری اسکی یہ تھی کہ پشاپ بند ہو گیا تھا ۷۱۷  
 اسنے بنی حمدان میں سے ابتدا طلب کے بنائے میں کی طلب اسنے احمد بن سعید کلابی  
 ایب خشید سے لیا بعضہ کہتے ہیں کہ بنی حمدان میں سے حسن نے بعد ازاں پشاپ  
 یہ حسن بیاسید کا وہ بھائی ابو فراس بن حمدان کا تھا سیف الدولہ دلاور خاں  
 اوسکے شہر بہت میں جب سیف الدولہ فوت ہوا تب اسکا بیٹا سعد الدولہ شریف  
 ابن سیف الدولہ بن حمدان جبکی کینت ابو المعانی تھی اپنے باپ کے ملک پر قابض  
 ہوا۔ اسی برس میں ابو علی محمد بن الباس حاکم کرمان نے انتقال کیا۔ اسی  
 برس میں ابو القرح علی بن حسین بن محمد بن احمد بن یسہم بن عبد الرحمن بن مروان بن  
 عبد اللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابوالاحص بن امیہ بن عبد شمس  
 بن عبد مناف اموی کا تب صاحب کتاب اغانی فوت ہوا اور اسکا مردان  
 بن محمد بنی امیہ کا اخیر خلیفہ اصفہانی پیدائش تھا اور بغداد میں بڑا ہوا بہت عالموں  
 سے روایت کرتا ہے نسب اور تواریخ کا بڑا جاننے والا تھا اور باوجود ہونے  
 کے شیعہ تھا کہتے ہیں کہ اسنے کتاب اغانی پچاس برس میں جمع کر کے سیف اللہ  
 یاسیجی اوسنے تہرہ دینار اوسے دئے اور عذر بہت کیا سوائے کتاب اغانی  
 کے اور بہت تصنیفات اسکی ہیں ایک کتاب بنی امیہ کے واسطے جو اصحاب  
 اندلس تھے تصنیف کر کے پوشیدہ اون پاس بھیجے انہوں نے ہی پرشیدہ  
 انعام بھیجی یہ وزیر مہلبی سے منقطع تھا اوسکے واسطے اسیں بہت تفریق میں  
 پیدائش اسکی سنہ ۳۰۳ میں ہوئی کتاب میں جو بنی امیہ کے واسطے اسنے تصنیف  
 کی تھیں نسب بنی عبد شمس اور ایام عرب میں حسین ایک نہر رسات سودن میں اور  
 جہرہ النسب اور نسب بنی شیبان نام زمین میں

پھر شروع ہوا ۳۵۷ ہجری

۱۰۷ اس برس میں عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بوبہ علی بن الیاس کرمان کے حاکم کے مرنے کے بعد کرمان کا حاکم ہوا

## ذکر ابو فراس بن حمدان کی قتل کا

اس برس میں ربیع الاخر میں ابو فراس مارا گیا یہ محض میں رہتا تھا اس میں اور ابو المعالی بن سیف الدولہ بن رخصت ہو گئی ابو المعالی نے اسکو بلایا ابو الفراء صدر میں گیا ابو المعالی نے لشکر موہ قرحہ ایک اپنے سرداروں کے ساتھ کیا اور جنوں نے ابو فراس حرث بن ابی العباس بن حمدان بن حمدان پر دور کی یہ چچا کا بیٹا ناصر الدولہ کا تھا سیف الدولہ نے بیچ میں مقید ہو کر قسطنطنیہ میں پہنچا کیا چار برس مقید رہا قید خانہ میں بہت شر کے بیچ قسطنطنیہ کے متعلق تھا ابن حلوب کہتا ہے جب سیف الدولہ فوت ہوا ابو الفراء نے محض کے لوٹنے کا ارادہ کیا یہ خبر ابو المعالی اور اس کے باپ کے غلام قرحہ کو پہنچی اور قرحہ کو اس پر روانہ کیا جب لڑائی ہوئی تو ابو الفراء اس حمدان مارا گیا اور تیس دن بعد چندی زخمی رہ کر جان بحق تسلیم ہوا پیدا اسکی سہ ۳۲ میں ہوئی وہ جو صد میں قتل ہوا تو بعض شاعروں نے کہا ہے یکن نرجمہ اوس مقولہ کا زاید تصور کیا گیا۔ اسی برس میں متقی لکھنؤ اسیم بن مقدر اپنے گھر میں مغرب اور اندھا ہو کر فوت ہوا میں مدون ہوا۔ اسی برس میں علی بن قیدار صوفی مشاہیر نے انتقال کیا

پہر شروع ہوا ۳۵۸ ہجری

## ذکر ملک مغر علوی مصر کا

اس برس میں مغر لدین اللہ ابو تیم معدن اسماعیل منصور باللہ بن قایم محمد بن مہدی علیہ  
نے لشکر اپنے باپ منصور کے غلام ابو الحسن جوہر کے ساتھ دیار مصر کی جانب  
روانہ کیا جو ہر دمان جا کر اوس ملک پرستولی ہوا سب اسکا یہ تھا کہ جب کافر  
اختشیدی فرست ہوا تو سب مختلف خواہشوں کے عقلمن مختلف ہوئے یہ خبر جب  
مغر کی پہنچی تو اسنے لشکر اسطرح روانہ کیا ہنوز لشکر جوہر کا دمان نہ پہنچا تھا کہ لشکر  
اختشیدی پہاگا لشکر جوہر کا دیار مصر یہ میں ستر دین شجیان کو پہنچا خطبہ مغر کا جا  
مسجد عتیق میں پڑھا گیا خطیب ابو محمد عبد اللہ بن حسین شمشاطی تھا اور جادی الاولیٰ  
سنہ ۶۰۹ میں جوہر جامع مسجد ابن طولون میں آیا اور حکم کیا کہ اذان می علی  
خیر اعلیٰ کہو پھر مسجد جامع عتیق میں بھی اسطرح اذان کہوائی اور غار میں بسم اللہ الرحمن  
پکار کر کہی جب جوہر مصر میں مستقر ہوا تو قاہرہ کے بنائے کا حکم دیا

## ذکر معز کی لشکر کی مالک سونیکا دمشق وغیرہ کی شہرین

جب جوہر مصر میں مستقر ہوا تو لشکر کثیر مہراہ جعفر بن فلاح کے شام میں پہنچا جب مل  
میں پہنچا دمان حسن بن عبد اللہ بن طنج تھا اون دونوں میں لڑایاں ہوئیں آخر کو  
لشکر مغر کا فتح شد ہوا ابن طنج کو مدد اور سرداروں کے جوہر نے قید کر کے مغر کے  
پہنچا آخر کا لشکر اون شہر دین پرستولی ہوا اور بہت مال دمان سے ماہہ لیا یہ  
جعفر بن فلاح مدد لشکر طبریہ میں گیا تو دیکھا کہ دمان کی رعایا نے سبیت مغر کی

۷۱۰ اسکے بچنے کے دہان کی ہے تب دہان سے دمشق میں گیا دمشق والے اسے کر  
 آخر اسنے دمشق لیلیا اور بعض رعایا کو لوٹا اور باقیوں کو چھوڑ دیا جو کے روز خطبہ  
 سخرالدین اللہ کا پڑھو یا کچھ دن محرم کے گزرے تھے سنہ ۳۵۹ میں یہ امر ہوا  
 عباسیوں کا خطبہ موقوف ہوا اسکا برسمین جب خطبہ علویہ کا قایم ہوا تو اہل دمشق  
 اور جعفر بن فلاح بن قسنہ واقع ہوا اور ایسی لڑایاں ہوئیں کہ خطبہ علویہ موقوف ہوا  
 تب جعفر بن فلاح نے مدد منگو کر دمشق پر استقرار پایا اور قسنہ فرد ہوا دمشق  
 سخرالدین اللہ علوی کے قبضہ میں آیا

## ذکر ناصر الدولہ کی مرنی اور اوسکی اولاد کی مختلف ہونیکا

ابو تغلب اور ابو بركات اور فاطمہ اون دونوں کی بہن یہ اولاد ناصر الدولہ کی  
 فاطمہ کے شکم سے تھے جو اسکی جبرد اور احمد کے بیٹی تھی یہ ناصر الدولہ کی سرداری  
 کے مالک تھے یہ اپنے بیٹے ابو تغلب سے مل گئے اور ناصر الدولہ اپنے شوہر کو  
 گرفتار کر لیا اسکا ذکر ہم کر چکے ہیں ناصر الدولہ کا ایک بیٹا حمدان نام اور تھا  
 اسے ناصر الدولہ نے رجم مار دین وغیرہ دیا تھا جب ناصر الدولہ قید ہوا تو حمدان  
 کو لکھا تاکہ اوسکے سب سے مخفی شہزے کو چون جب اوسکی اولاد نے اوس خط کو  
 دیکھا تو باپ کو ڈرایا یہ خبر حمدان کو پہنچی بھائیوں کا دشمن ہو گیا وہ اون سب سے  
 زیادہ شجاع تھا ابو تغلب اپنے باپ ناصر الدولہ سے ڈرا اور قلعہ کو آشی میں آئے  
 قید کیا کئی مہینے دہان قید رہا آخر کار ناصر الدولہ حسن بن عبد اللہ بن حمدان بن حمد  
 بن حرث بن لقمان تغلبی نہ کور قلعہ کو آشی میں ریح الادل اسی برسمین ہوا حمدان بن  
 ناصر الدولہ اور اوسکے بھائیوں ابو تغلب اور ابو بركات میں بہت لڑایاں ہوئیں

۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵  
 ۹۹۶  
 ۹۹۷  
 ۹۹۸  
 ۹۹۹  
 ۱۰۰۰

## ذکر ابوتغلب بن ناصر الدولہ کی حُرّان پر غالب ہونیکا

اس برس میں ابوتغلب نے حُرّان میں جا کر اسے گھیر لیا ایک مدت بہرہ  
 لڑائی فتح پائی برقعہ کی کو جو بنی حمدان کے بڑے یاروں میں تھا حُرّان پڑا  
 کیا اور آپ موصل میں پہر آیا۔ اس برس میں قرطوبہ نے ابن استادہ  
 ابوالمعانی سے صلح کی اور خطیب طلب اور حمص میں مغرلین اللہ علی صاحب صحرکا  
 پڑھوایا اور مکہ میں مطیع کا اور مدینہ نبی ص میں معز کا اور مدینہ کے باہر ابو محمد  
 موسوی خطیب والد شریف رضی نے مطیع کا خطبہ پڑا۔ اس برس میں محمد  
 بن داؤد دینوری رقی سورت جو مشایخ صوفیہ میں مشہور ہے اور قاضی  
 ابو اعلیٰ محارب بن محمد بن محارب فقیہ شافعی کہ فقہ اور کلام میں عالم تھا فوت  
 پہر شروع ہوا ۳۹۰ ہجری

## ذکر اون ملکون کا جسکی روم مالک ہوئی

اس برسین رومی شام میں گئے انطاکیہ پر درتوار فتح کیا دہانکی رعایا کو مارا اور  
لوٹا اور قید کیا پھر حلب کو چلے قرعوبہ غلام سیف الدولہ بن حمدان کا دہان غلبہ رکھا تھا  
ابن استادہ ابو المعالی کو اسنے دہان سے نکالا تھا اونکے آنے سے قرعوبہ قلعہ بند  
ہوا ردیون نے شہر حلب لیکر قلعہ کا محاصرہ کیا بعد ازان قرعوبہ نے کچھ سالیانہ  
بادشاہ روم کو مقرر کر کر صلح کی یہ عہد ہوا کہ اس قدر مال بھیجے سے حلب اور متعلقات  
اوسکے بیٹے حماۃ و حمص اور کفر طاب اور سمرہ دفا یہ و شیرزادہ جواد سکے درمیان  
تفرص ہو اہل حلب نے ملک عیوض مال مقرر کر کے بطور ربن کے روم کو دیا روم حلب  
سے کوچ کر گئی مسلمان پہر آئے۔ اسی برسین بادشاہ روم نے ملازکر دیر جوارینہ  
سے متعلق ہے لشکر روانہ کر کے اوسے گھیر لیا اور بز درتوار اوسے فتح کیا تمام شہر  
میں رومیوں کا کوئی مانع نہ تھا

## ذکر بادشاہ روم کی قتل کا

نام اس بادشاہ کا نیقفور تھا یہ خانہ انی بادشاہ نہ تھا بلکہ پہلے بادشاہ پر اسنے  
غلبہ پا کر اوسے قتل کیا اور اوسکی جورد کو اپنے جورد بنایا اسنے بلاد اسلام پر  
خرج کیا اور شام وغیرہ سے جسکا ذکر ہو چکا فتح کے تمام ملک شام لینے کی  
آرزو رکھتا تھا بہت ہمت دلاتا تھا اسنے چاہا کہ پہلے بادشاہ کی اولاد کو جو خانہ انی  
بادشاہ زادے تھے ختم کرے تاکہ اوسکی نسل قطع ہو اور بادشاہت نسل نیقفور

## ذکر مغرعلوی کا

۷۲۷

احمد تہا کثنت اسکی ابو بکر تہی اسنے خلافت مستقر کی

## ذکر مغرعلوی کے احوال کا

اس برس میں قرامطہ مصر میں گئے وہاں اونسے اور مغر سے بہت لڑایا یہاں ہوئے اور  
آخر کو قرامطہ بہا گئے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے مغر نے اونکے پیچھے کسی ہزار  
ردانہ کے قرامطہ بہا گئے کراہا اور قطیف میں گئے بعد بہا گئے قرامطہ کے اور  
شام سے جانے کے مغر نے لشکر خالم بن مہوب عقیلی دمشق میں بھیجا جب لشکر  
وہاں پہنچا تو بد حال اور بھوکے تھے پہر اہل دمشق اور منار بہ اور اونکے عامل  
مذکورین لڑایا ہوئے تھوڑے سے دمشق کو جلا دیا سہ ۶۴۴ تک اونکی  
آسپین فتنہ رہا

## ذکر حال نجیاری کا

جب نجیاری اور سبکگین اور ترکونین جیسا ہننے اوپر بیان کیا گذر اسبکگین منہ ترکون  
کے واسط میں گیا اور خلیفہ طالع اور دوسرے خلیفہ مغر دل مطیع کو اپنے ساتھ  
لیا مطیع تو دیر عا قول من فوت ہوا اور سبکگین بھی پیار ہو کر جان بحق تسلیم ہوا  
اون دنوں کو بغداد میں بھیجا ترکون نے افگین کو جو اونکا بڑا سردار تھا ایسا  
سہ دار بنایا اور واسط میں گئے وہاں نجیاری تھا ادوسی کے قریب اوترے افگین  
اور نجیاری میں لڑائی ہوئی پچاس دن لڑی رہا آخر ترک قتیاب ہوئے نجیاری  
نے اپنے چچا کی بیٹے عضد الدولہ کو جلد آنے کے باب میں لکھا اوس خط میں  
یہ شعر تھا بنیست ان کنت ما کو لا فلن انت اکلہ و اتا فادر کنی قبلہ



۷۲۸ اس برس کے ذی قعدہ میں قرامطہ دمشق میں گئے جعفر بن فلاخ نائب مغیر اللہ کو جب یہ خبر پہنچی اوسنے ایک طرف توجہ کی اور دوسرے کے دمشق سے باہر اونکو قتل کیا اور دمشق میں عل کر کے رہایا کو امن دیا قرامطہ وہاں سے رملین گئے وہاں عل کر لیا لشکر خشیدیہ بھی اون کے ہمراہ ہوا تب مصر کے یمنے کا قصد کیا عین شمس میں اوترے اذین اور منارہ اور جوہرین لڑائی ہوئی قرامطہ ققیاب ہوئے پھر منارہ ققیاب ہوئے اور قرامطہ شام کو پہر گئے سردار قرامطہ کا اس وقت حسن بن احمد بن ہرام تھا۔ اسی برس میں مویہ الدولہ بن رکن الدولہ نے صاحب البقسم بن عباد کو وزیر بنایا۔ اسی برس میں البقسم سلیمان بن ایوب طرانی حاکم ساجم ثلثہ کا صفیان میں فوت ہوا عمرا دسکی شوہر سکی تھی۔ اسی برس میں سمری الرفار شاعر موصل بغداد میں فوت ہوا

## پہر شرف ہوا ۳۶۱ ہجری

اس برس میں روم حنبزہ اور رہا اور نصین میں گئے خوب لوٹ مار چائی کہ مسلمان بندہ اتمک فریادی آئے عامر جمع ہوئے بغداد میں بڑے فتنہ ہوئے جب یہ لوگ بختیار پاس گئے وہ شکار میں تھا اوسنے وعدہ کیا اونسے لٹنے کا اور مطیع خلیفہ سے مال طلب کیا خلیفہ نے کہا یہاں میرے پاس سوائے خطبہ کے کچھ نہیں جو تم اسے دوست رکھتے ہو تو میں مغزول ہو جاؤں جب بختیار نے اسے دراد کہا تا تب خلیفہ نے اپنے اسباب ذمیرہ کو بیچ کر چار لاکھ درہم بختیار پاس بیچ بختیار نے وہ سب لیکر اپنی ذات کے خرچ میں صرف کے وعدہ لڑائی کا بھول گئے سارے میں مشہور ہوا کہ خلیفہ نے مال غیر کہا

ذکر مغرعلوی کے مرثیہ اور اسکے بیٹے عزیز کے حاکم ہونیکا

۷۳۱

پہر شروع ہوا ۳۶۵ ہجری

ذکر مغرعلوی کی مرثیہ اور اسکے بیٹے عزیز کی حاکم ہونیکا

اس برس میں مغرالدین اللہ ابوتیم سعد بن منصور باللہ اسمعیل بن قائم بامر اللہ بوقام  
محمد بن مہدی عبید اللہ علوی جسے مصر میں شتر دین ریح الاول کو فوت ہوا  
پیدائش اسکی گیارہویں ماہ رمضان سنہ ۳۱۹ ہجری میں جو افریقہ سے  
متعلق ہے ہوئی پس اسکی عمر پندرہ برس چھ مہینے کی تقریباً ہوئی یہ مخوم  
میں کمال رکھتا تھا اقوال عجیبوں پر عمل کرتا اور فاضل بھی تھا جب پرہیز کیا  
اسکے بیٹے عزیز نے اسکی موت چھپائی اور اس برس کے عید قربان کے روز  
خاہر کی لوگوں نے اسکی میت کی اس برس کے اخیر اور سال آئندہ کے اول  
میں ابو القاسم بن حسن بن علی بن ابوالحسن امیر صقلیہ کا واسطے لڑائی کے گیا اور  
شہر سینا کو فتح کیا پھر کثہ میں گیا اور سے ہی فتح کیا اور طہ علوی بھی لیا  
نشان اسکے نواحی قلوبہ میں پہلے لوٹ مار بیت کی سوائے انکے اور شہر  
کو بھی فتح کیا۔ اسی برس میں عزیز علوی کا خطبہ مکہ میں پڑھا گیا۔ اسی برس میں  
نہایت بن سنان بن قرہ صاحب تاریخ جان بختی سلم ہوا۔ اسی برس میں اور  
کہتے ہیں سنہ ۳۳۶ میں اور بعضے سنہ ۳۶۶ ہی کہتے ہیں ابوبکر جب کانام محمد  
بن علی بن اسماعیل فقال مناشی فقہ شافعی مرگیا یہ ایسا امام تھا کہ علی کے  
ماوراء النہر میں اسکے زمانہ میں کسی اسکا مثل نہ تھا یہ عراق و شام و مجاز میں  
گیا فقہ اسنے ابن سیریک سے پڑھی روایت کرتا ہے محمد بن حریر طبری سے  
اور اسے حاکم بن منہ اور جماعت کثیر روایت کرتے ہیں ابوبکر فقال باب

## ذکر مطیع کی خلع اور طالع کی حاکم ہو گیا

۷۶۶ اس برسمین دستق نے اطراف میا فارقین میں جا کر مسلمانوں کو ٹوٹا اور خوار کیا تب ابو تغلب بن ناسر الدولہ نے اپنے بھائی یتیم اللہ بن ناصر الدولہ کو مویشیوں کے ساتھ لے کر آیا جب وہ وہاں پہنچا تب رومی بھاگے اور دستق قید ہوا مدت تک ابو تغلب پاس دستق قید رہا پھر یہ بیمار ہوا ہر چند علاج کیا فائدہ نہ ہوا آخر قید ہی میں مر گیا۔ اسی برسمین غزالہ نے بختیار بن بقیہ کو اپنا وزیر کیا لوگوں نے تعجب کیا اس واسطے کہ ابن بقیہ ذرات خود اپنے باپ اور اہل سے اچھا تھا لیکن اس کا باپ کہتے کہ نیوالوں میں تھا۔ اسی برسمین بختیار اور اسکے یاروں میں جو دہلی اور ترکی تھے رخصت ہوئے

پھر شروع ہوا ۳۶۳ ہجری

## ذکر مطیع کی خلع اور اس کی بیٹی طالع کی خلافت کا

جب بختیار ہوا زمین گیا تو سبکداری ترک کر کے اپنی طرف سے بغداد کا خلیفہ کر گیا بختیار نے جب اپنے ترکوں کو ہمراہ سے لڑائی کی اور سب قطع سبکداری کے گھیرے تب سبکداری سے اپنے ترکوں کے نکلا بختیار کا گھر جو بغداد میں تھا لوٹ گیا جب سبکداری سے قطع کو سبب بیماری کے کو زبان ثقیل ہو گئی تھی اور حرکت دشوار تھی عاجز پایا ہر چند کہ بیماری اسے چھوڑتا تھا تب اسے اس سے بلایا اور کہا کہ تو اپنے نفس کو خلافت سے خلع کر اور اپنے بیٹے طالع کو خلیفہ کر اسے قبول کیا اور پندرہ دن ذی قعدہ اس برس کے اپنے نفس کو خلافت سے خلع کیا مدت اسکے خلافت کی اسی برس پانچ مہینے کچھ دن کم تھے اور طالع اللہ کے چرمیوان بادشاہ ہوا سب کو لگا تھا خلیفہ ہوا نام اس کا عبد الکرم بن منفلطع اللہ بن جعفر مقتدر متعز

## ذکر شریف کی انیکا حلب میں

کی قدرت کا مدد دیکھو کہ اوسکا نشان غر سید مذکور میں اوسی دن قید ہوا جس روز کشتیر کا  
ہدیہ کیا تھا قید کرنا غوسیہ کا اور یہ واقعہ ریح الاخر سہ ۲۸۵ میں ہوا منصور اپنے  
مرتبہ پر رہا یہاں تک کہ سہ ۳۹۳ میں فوت ہوا اسکا بیان آگے آوے گا

## ذکر شریف کی ملک حلب میں پہر آنی کا

سب اسکا یہ تھا کہ جب قزوبہ اور ابو المعالی شریفین جو کچھ کہہ چکے پہلے  
لکھا تھا گذر اچھے قزوبہ حلب پر عامل ہوا اور ابو المعالی حاکم میں رہا ابو المعالی حاکم  
میں تھا کہ ماتر طاش غلام اسکے باپ کا قلعہ بزرگ سے اس پاس پہنچا اوسکی بہت  
خدمت کی اور شہر محض اسکے واسطے بنایا اسکو روم نے پہلے دیران کیا تھا  
قزوبہ کا ایک غلام تھا جسکا نام بکچر تھا قزوبہ نے اوسکو اپنا نائب بنایا تھا  
اوسنے قوت پا کر اپنے مولا قزوبہ کو پکڑ لیا اور قلعہ حلب میں اوسکو قید کیا اور حلب  
میں بند دہشت کر لیا وہاں کی رعایا نے ابو المعالی پاس یہ حال لکھا ابو المعالی  
حلب میں آیا بکچر کو امان دی اور قسم کھائی کہ میں تجھے محض دو لگا جب بکچر آیا  
تو اوسنے اوسے حکومت محض کی دی اور ابو المعالی حلب کا مالک رہا اسی برس  
بیتون بن دشگیر بن زیار فوت ہوا اسی برسین یوسف بن حسن خابی قزملی  
صاحب ہجر نے انتقال کیا پیدائش اسکی سنہ ۱۰۷۱ میں تھی قزاملہ کی حکومت  
چہ نفر بہر بلا شتراک ہوئی اور نکام سادہ تھا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۷ ہجری

## ذکر عضد الدولہ کے عراق پر غلبہ پانیکا

۲۸۔ ائزق بنے اگر مین لایق بہانے کے ہوں تو تو ہے میرا کہانے والا بن اور اگر تو میرا کہانا قبول نہیں کرتا تو میری خبر لے اسے پہلے کہ مین چایا جاؤن عضد الدولہ اس کی طرف روانہ ہوا یہ سال تمام ہوا اور حال ایسا ہی رہا۔ اسی برس مین تاریخ ثابت بن قرہ کی تمام بری ابتدا اس کی خلافتہ مقتدر سہ ۴۹۵ ہجری ہے

پہر شروع ہوا ۴۶۲ ہجری

## ذکر عضد الدولہ کی عراق پر غلبہ پانیکا اور نختیار کی قید کرنیکا

اسی برسمین عضد الدولہ مع لشکر فارس کے بعد پیچنی خطون نختیار کے جیسا ذکر ہوا روانہ ہوا جب واسطہ کے قریب پہنچا افشگین اور ترک بغداد مین پہر آئے عضد الدولہ جانب شرقی سے آیا اور نختیار سے کہا کہ تو غریبی سے بغداد مین آنا ترک بغداد سے نکلے اور عضد الدولہ سے رُسے آخر کار ترک بہاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے یہ واقعہ جو دیوین حادی الاول اس برسمین ہوا عضد الدولہ نے بغداد مین جا کر اعلیٰ کر لیا ترکون نے خلیفہ کو جو اپنے ساتھ لیا تھا عضد الدولہ نے اسے بغداد مین پہر دیا خلیفہ بغداد مین آہوین رجب اس برس کی پانی مین گیا جب عضد الدولہ مین مستقر ہوا لشکر نے نختیار پر واسطے تنخواہ کے بلوہ کیا نختیار پاس کچھ مال باقی نہ رہا تھا عضد الدولہ نے نختیار سے کہا کہ اپنا دروازہ بند کرے اور امارت پر حسرت کرتا کہ فوج کے ہاتھ سے چوٹے نختیار نے یہ کیا اپنے منشی اور چہ دارون کو اوٹھا دیا عضد الدولہ نے لوگون کے آگے گواہی دی کہ نختیار عاجز ہے اور بسبب اسی مجھ کے امارت ترک کی ہے پہر عضد الدولہ نے نختیار اور اس کے بہائی کو بلا کر قید کر لیا چہوین حادی الاخر اس برسمین عضد الدولہ بغداد مین مستقر ہوا

## ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کی مرنیکا

عمران بن شاہین شہر جابہ کا رہنے والا تھا اسے از بسکہ خطائیں بہت سرزد ۷۳۹  
 ہوئیں تہیں بادشاہ سے ڈر کر بطیحہ کو ہاگ قصبہ اور احام کے درمیان میں  
 رہنے لگا اور معاش پہ مقرر کی کہ چھلیاں اور دریائی جانور پر گزارا کرتا  
 اس پاس بہت لشکاری اور راہ زن جمع ہوئے اور قوت پکڑی جب اسکی  
 ریاست اور حکومت کو قوت ہوئی تب اسنے کنار بطیحہ کو یا اس بلوایا  
 غلبہ کر کے ۳۳۸ میں وہاں حکومت پکڑی سوزالدولہ ہی کے زمانہ میں  
 سوزالدولہ نے اسکی لڑائی کو لشکر متواتر بھیجی لیکن فتح نہ پائی سوزالدولہ  
 اسی زمانہ میں جبکہ اسکا لشکر عمران مذکور کو گھیرے تھا مرگیا بختیار نے حاکم  
 ہو کر لشکر کے پر آنے کا بندہ ادین حکم دیا وہ پر آئے پہر بختیار اور عمران میں  
 کئی لڑائیاں ہوئیں لیکن کوئی فتح نہ ہوا جب اسنے بادشاہوں اور خلیفہ کو  
 بلوایا اور بہت لڑکے لیکن کچھ فائدہ نہوا آخر کار اسی کی بادشاہت میں  
 اس برس کے محرم میں دفتہ مرگیا مدت اسکی بادشاہت ابتدا سرداری  
 سے قریب چالیس برس کے تھے جب فوت ہوا اسکی جائے بطیحہ پر اسکا  
 بیٹا حسن بن عمران بن شاہین ہوا عضد الدولہ نے از راہ صلح اسپر لشکر بھیجا  
 آخر کار حسن بن عمران نے کچھ مال عضد الدولہ کو سامانہ مقرر کر کے صلح کے  
 اس برس میں عضد الدولہ اپنے بہائی کے ملک میں گیا جسکا نام فخر الدولہ تھا  
 کیونکہ اون دنوں میں کچھ بخش ہو گئی تھی فخر الدولہ واسے ہاگ کرشمہ عالی  
 قابوس بن وشمگیر پام گیا قابوس نے اسکی بہت عزت کی عضد الدولہ اپنے  
 بہائی فخر الدولہ کے ملک پر قابض ہوا یعنی بہان اور رے اور ان کے درمیان  
 کے ملک پر پہر عضد الدولہ وہاں سے خسرویہ کردی کی شہرہاں پر گیا اونکا  
 ہی بندہ بہت کر لیا اس سفر میں عضد الدولہ کو صرع کی بیماری لاقی ہوئی

## ذکر افئکین دمشق پر غلبہ پانے کا

۱۳۔ زمان خادم معز علوی کی طرف سے تھا اہل دمشق نے افئکین سے ملکر زمان خادم کو نکال دیا اور معز کا خطبہ شعبان میں موقوف کیا افئکین دمشق پر عامل ہوا معز علوی نے مصر سے افئکین کی رائی کے واسطے شام کا ارادہ کیا حسب اتفاق معز ابن روزدین فوت ہوا جیسے ہم بیان کریں گے اس کا بیٹا غریز حاکم ہوا اس نے لشکر جوہر کا شام پر بھیجا اس نے دمشق میں جا کر افئکین کو گھیر لیا افئکین نے قرامطہ کو لکھا وہ دمشق میں آئے جب اس کے قریب پہنچے جوہر مصر کو پرکھا افئکین معز قرامطہ اس کے پیچھے روانہ ہوئے ان کے ساتھ اور لوگ تھے بہت جمع ہو گئے تھے رطہ میں جا کر جوہر سے ملے جوہر نے آپکو ان کے ضیعت جانکر حکمان میں گیا انہوں نے اسے گھیر لیا یہاں تک کہ جوہر ہوک سے قریب بھلاک پہنچا اس وقت افئکین اس بہت سا مال بیچ کر کیلا بھیجا کہ تو احسان کر کے چورڈے افئکین ان سے کو بچ کر گیا اور جوہر مصر میں گیا غریز کو صورت حال سے مطلع کیا غریز بذات خود شام کی طرف چلا جب طہر رطہ میں پہنچا تو افئکین معز قرامطہ اس سے ملے ان دونوں نے رائی بھی افئکین معز قرامطہ کے ہاں کا بہت لوگ اس کے مارے گئے اور قید ہوئے غریز نے حکم دیا کہ جو افئکین کو پکڑ کر لادے اسے ایک لاکھ دینار انعام ملے گا افئکین ہاں کا پہرہ تھا جب معز بن دغفل طہ سے گھبریں اور اس نے باوجود بارانہ کے اسے گرفتار کیا اور غریز کو آگاہ کیا کہ میں افئکین کو قید کیا ہے انعام مقررہ میرے پاس بھیجے اس نے مال انعام بھیجا اور اس کو بلوایا جب افئکین بند ہوا غریز کے آگے آیا اس نے اسے کہو لیا اور ایک خیمہ اس کے واسطے استادہ کر دیا اور اس کے یاروں کو بھی جو قید تھے کہو ل کر اس کے پاس بھیجا اور مال اور خلعت اس سے پاس بھیجا پھر غریز مصر میں آیا افئکین بھی اس کے ساتھ کمال غرت اور توقیر سے غرت اس کی ہمیشہ رہی یہاں تک کہ وہ مصر میں راہی ملک بھاگا ہوا

## ذکر حکومت بکجور کا دمشق میں

اور اسکے بھائی فخر الدولہ کا ملک ہوا اسی کو دیا عمر موید الدولہ کی تنہا لیس رہی  
تھی اسکا بھائی فخر الدولہ علی قابوس بن دشگیر بن زیار کے ساتھ تھا جسے بیان  
ہوا جب موید الدولہ فوت ہوا سب سردار لشکر کے فخر الدولہ کی اطاعت پر  
متفق ہوئے اور اسکو لکھ کر بلایا جب وہ آیا تب اپنے ملک پر بے لڑائی  
جھگڑے کے قابض ہوا یہ امر رمضان اسی برسین واقع ہوا فخر الدولہ کو خبر  
خليفة کے خلع کرنے اور ولی عہد کرنے کی پہنچی

## ذکر حکومت بکجور کا دمشق میں

پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ بکجور غلام قرعوبہ کا تھا قرعوبہ نے ملک حلب پر قبضہ  
کیا جب ابوالمعالی سعد الدولہ بن سیف الدولہ بن حمدان دہان گیا اوسنے بکجور  
سے حلب چھین لیا اور محض کا اوسے حاکم کیا بکجور ایک مدت دہانکا حاکم رہا جسے  
اس برس تک پھر غرر صاحب مھر کو اسنے ولایت دمشق میں لکھا اوسنے  
قبول کیا اور بکلیگین کو جو دمشق کا عامل تھا لکھا کہ دمشق بکجور کو دیدے اور آپ  
مصر میں آدے اوسنے بوجب حکم کے بکجور کو ملائے دمشق دیا ماہ رجب میں بکجور  
مدان حاکم مستقل ہو کر بخصلت ہو گیا اسی برسین سردار لشکر عمران بن شاہین کے  
ابو الفرج محمد بن عمران کے قتل پر اوسکی بد خلقی کے واسطے متفق ہوئے  
اور ابوالمعالی بن حسن بن عمران بن شاہین کو ہر چند بچ تھا دہان بھیجا مظفر بن  
علی جو ہارندہ بیرامات کرتا تھا یہہ جو ہارندہ اسکے دادا عمران کے بڑے سردار  
میں تھا ابہ ایک مدت کے جو ہارندہ کو اسنے ابوالمعالی کو سدا دہائی اسکے  
واسطے میں بھیجا مظفر نہ کو بطیحہ پر حاکم مستقل ہوا عمران بن شاہین کا گھر اسنے



## ذکر رکن الدولہ کے مرنیکا

۷۳۲ قاسم کا مصنف کتاب تقریب کا ہی جسے نہایتہ اور وسیط اور بسیط میں نقل کرتے ہیں  
غزالی نے باب ثانی کتاب ذہب میں اسکا ذکر کیا ہے لیکن اسنے غلطی سے انعام  
لکھا ہے حقیقہ میں وہ قاسم ہے یہ تقریب وہ تقریب نہیں ہے جو سلیم راسخ  
کی ہے قاسم بن قفال شاشی کی تقریب بہت کم ہے بخلاف تقریب سلیم  
رازی کے شاشی منسوب شاش کی طرف وہ ایک شہر اور اعلیٰ ہے نہر سیحون کے  
پاس زمین ترک میں اور ابو بکر محمد شاشی مذکور غیر ہے ابو بکر محمد شاشی صاحب  
عدہ اور کتاب مستطہر ہے کا حال اس کا انتشار اللہ تعالیٰ کے ہیتم لکھیں گے یہ  
شاشی قفال مذکور ہے پیچھے ہے

پہر شروع ہوا ۳۶۶ھ ہجری

## ذکر رکن الدولہ کے مرنے کا

اس برس کے محرم میں رکن الدولہ حسن بن بویہ فوت ہوا اسکا بیٹا عضد الدولہ اسکی  
بعد خلیفہ ہوا اسکی حکومت کا عمر رکن الدولہ کے شتر برس سے تجاوز کر گئی تھی اور  
اسکی چوالیس برس ہی چونکہ اسنے سخی بہت کی تھی اسواسلے اسنے دین و دنیا  
دونوں سے اپنے بیٹے قح الدولہ کو ہران اور مال جبل دیا اور مویہ الدولہ بہ  
اصفہان اور متعلقات اسکے دیکر ان دونوں کو انکے بہای عضد الدولہ کے تابع  
کیا ان شہر و زمین

## ذکر عضد الدولہ کی عراق میں جانیکا

اس برس میں بعد مرنے رکن الدولہ کے عضد الدولہ عراق میں گیا بختیار اس سے ٹٹنے کو

## ذکر شرف الدولہ کے

صمصام الدولہ مرزبان کے اندھا کرنے کے بیجا اوسنے بد موت شرف الدولہ ۷۴۷ھ کے جس قلعہ میں کہ صمصام الدولہ قید تھا پہنچ کر اوسے اندھا کیا

## ذکر شرف الدولہ کی مرثیہ

اس برس میں پہلی جمادی الاخر کو شرف الدولہ ابو الفارس شیرزیک بن عضد الدولہ استسقا سے جان بحق تسلیم ہوا مشہد علی ابن ابرہاب علمین اسکو ایجا کر دفن کیا امارت اسکی عراق میں دو برس آٹھ مہینے رہی عمر اسکی اٹھائیس برس پانچ مہینے کی تھی بعد اسکے مرنے کے اسکا بھائی ابو نصر بھائی الدولہ اسکی جائے ہوا بعضوں نے اسکا نام خاشا دین عضد الدولہ ہی لکھا ہے طلح نے اوسے خلعت اور بادشاہت دی

## ذکر بغداد کی فتنہ کا

اس برس میں دیلم اور ترکوں میں فتنہ برپا ہوا پانچ دن تک لڑائی رہی بہار الدولہ ہر چند گہرین سے پیغام صلح بھیجتا لیکن سنتے نہ تھے جب بارہ دسٹن لڑائی میں گذرے بہار الدولہ مع ترکوں کے نکلا اور سوقت دیلم نے ضیغ ہو کر صلح کی رفتہ رفتہ ترکوں کو قوت اور دیلم کو ضعف ہوتا گیا

## ذکر قادری بطیخ کی طرف بھاگنے کا

## ذکر حکم اموی حاکم اندلس کے مرثیہ

۴۳۴ شہزاد پی کہ نشہ میں بیہوش ہو گیا اسی رات کی صبح کو قید ہوا

## ذکر حکم اموی حاکم اندلس کی مرثیہ جس کا مختصر تھا لقب

اس بر سین حکم بن عبد الرحمن ناصر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن داخل بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مردان اموی حاکم اندلس کا فوت ہوا امارت اس کی پندرہ برس پانچ مہینے رہی عمر اس کی تریسہ برس سات مہینے کی تھی یہ فقہ عالم تواریخ وغیرہ کا تھا اس نے اپنے بیٹے ہشام بن حکم کو اپنا ولی عہد کیا دش بر سکی عمر میں اس کا لقب موبد باللہ رکھا جب وہ مر گیا تو سب نے اس کے بیٹے ہشام کی جیت کی جب موبد ہشام کی خلافت پر بیعت ہوئی عمر اس کی دش بر سکی تھی ابو عامر محمد بن عبد اللہ بن ابی عامر محمد بن لید بن یزید معاوی قحطانی اجرائے احکام اور کاروبار کرتا ابو عامر مذکور کا لقب منصور تھا یہ تمام دولت پرستوں کی ہوا موبد کو چہار لہا کسی کو ادس پاس جانے ندیا اور نہ دیکھنے دنیا اور اپنی حکومت چاہی ابو عامر مذکور نے والا جریرہ خضر اکا جو اندلس کے مملکت سے ہے تھا نام اس کا طرش تھا منصور نے قرطبہ میں علوم پڑھے یہ بہت پاک نفس تھا بلند مرتبہ علوم پر پہنچا فضلا اس پاس جمع ہوئے یہ اکثر فرنگیوں سے لڑا ہا شک کہ چاس لڑایاں لڑا عجایات سے یہ تھا کہ صاعد بن حسن نفوی نے منصور کے پاس ایک شیر کراہی گردن میں ایک رسی بند ہی ہوئی تھی بچا اور کچھ شیر منصور کے ترفیت میں بھی اسی زمانہ میں منصور نے لشکر واسطے لڑائی فرخ کے بچا تھا اتفاقاً وہ فتح مند ہوا اس واسطے نام اس کا غرسی بن سانجہ رکھا وہ شیر بہت تھے خدا تعالیٰ کی

## ذکر بکھور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرزیکا

آنکریٹیا تھورے سے دیلم آئے اور ہاتھ چومنے کا بیانہ کر کے خلیفہ کو تخت سے ۵۱ء  
 بکنج لیا خلیفہ اس وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا تھا ہر چند فریاد کرتا مگر کوئی  
 فریاد کو نہ سنتا طالع کو بہار الدولہ کے کہر لیا کر اس کی سمیت توڑنے پر گواہ کیسا  
 اس کی بادشاہت سترہ برس آٹھ فیضیہ کچھ دن رہی جب قادر حاکم ہوا طالع اس کے  
 سبب مکرم رہا یہاں تک کہ طالع ۳۹۳ عید فطر کی رات مر گیا پیدائش اس کی  
 ۳۱۴ء میں تھی طالع کے زمانہ ولایت میں کوئی ایسا حاکم نہ تھا جو اس کا یرسا  
 حال ہوتا جب لوگ اس کے پکڑنے کو آئے تب دار الخلافہ سے نکلا شعر پڑھتا تھا  
 مضمون جسکا لکھنا موجب طول ہے

## ذکر قادر باللہ ابوالعباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بن مقتصد کی خلافت کا

پہچیسویں بادشاہ عباسیوں کا تھا بطحی میں رہتا تھا بہار الدولہ نے اپنے  
 خاص یاروں کو اس کے لانے کے واسطے بھیجا جب یہ قریب بغداد کے آیا  
 بہار الدولہ موسر دارون کے واسطے استقبال کے آیا قادر بن رمضان کو  
 دار الخلافہ میں آیا سمیت اس کی اور خطبہ تیر سوین رمضان کو پڑا گیا قادر بطحی  
 فہدب الدولہ پاس دوسرے گیا رہے جیسے رہا فہدب الدولہ قادر باللہ پر بہت  
 احسان کرتا تھا جب اس کے پاس سے چلا آیا تو اس نے بہت مال اس کے پاس بھیجا

## ذکر بکھور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرزیکا

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں منبر خادم کا غزلی کی طرف سے دمشق پر حاکم ہونے اور

ذکر عضد الدولہ کے غلبہ کا عراق پر

ذکر عضد الدولہ کے غلبہ کا عراق وغیرہ پر اور قتل بختیار کا

اس برس میں عضد الدولہ عراق میں گیا اور بختیار کو لکھا کہ ان شہروں سے نکل میں  
جون سے شہر چاہوں گا تجھے دوں گا بختیار نے یہ قبول کیا عضد الدولہ نے اسے  
خلعت پہنا دی اور شام کی طرف گیا عضد الدولہ بند اومین آیا وہاں رہ کر  
وزیر بختیار کو قتل کیا جس کا نام ابن بقیہ تھا اس کا گھر ٹوٹا ابو الحسن انباری نے اپنے  
قیدیوں میں اس کا مرثیہ کہا ہے بختیار کے ساتھ حمدان بن ناصر الدولہ بھی گیا تھا اس نے  
بختیار کو ملک موصل کی طمع دی اور اس کی تنگی اور سہولت اسکے سامنے بیان کی  
اور ابو تغلب کی حکومت اس کی امانت میں بڑی کردی بختیار موصل کی طرف روانہ ہوا  
ابو تغلب نے بختیار کو کہلا بھیجا اگر تو حمدان کو بھی دیتا میں تیرے ساتھ ہوتا اور  
عضد الدولہ سے لڑتا تاکہ اسی عراق سے نکالتا تب بختیار نے حمدان اور اس کے  
مستقلات پر قبضہ کر کے اپنے بھائی ابو تغلب کو دیا اس عرصہ میں اسے ایک امنا لایا  
سبز دہوا بھائی ابو تغلب نے اسے قید کر لیا ابو تغلب اپنے اور بختیار کے  
شکر کو لیکر عضد الدولہ پر چلا عضد الدولہ بھی بغداد سے اون کی طرف آتا تھا قصر  
حصن پر جو نواحی گریب سے ہے اٹھارویں شوال اس برس کے پہرہ دونوں نے  
عضد الدولہ نے اون دونوں کو شکست دی اور بختیار کو پکڑ کر قتل کیا پہرہ عضد الدولہ  
موصل کی جانب گیا ابو تغلب میا فارقین کی طرف پہاگا عضد الدولہ نے  
اس کے پیچھے لشکر مو ابو الوفی سر دار کے روانہ کیا جب پہرہ میا فارقین میں  
پہنچا ابو تغلب بدلیس میں گیا لشکر عضد الدولہ کا جب وہاں گیا تو بلاد روم  
کی طرف پہاگا لشکر اس کے پیچھے وہاں پہنچا تب وہاں اون دونوں نے لڑائی

## ذکر بن عباد کے مرثیہ

۴۵۵ باوجود اسکے فقط قرآن ہی کرتا جب وہ مر گیا تو اسکا مرثیہ شریف رضی نے لکھا  
کہا جب اسے لوگوں نے ملامت کی تو اسنے کہا میں نے اسکا مرثیہ نہیں کہا  
بلکہ اس کے فضیلت کا مرثیہ کہا ہے

## پہر شروع ہوا ۳۸۵ ہجری

اس برسمین علی بن سیمور خراسان میں پہرایا اور محمود ابن سلجوق کے نکال دیا  
سلجوق اپنے بیٹے محمود اور لشکر کے ابو علی سے طوس میں لڑا اسنے شکست  
دی ابو علی نے امان چاہی روح سے اسنے امان دی اسی پاس پہ گیا  
جب پہ بنجرا میں گیا فوج نے اس سے قید کر لیا اس کے یاروں کے ایسی  
قید طویل رہی کہ قید ہی میں وہ مر گیا

## ذکر بن عباد کے مرثیہ

اسی برس میں صاحب ابو القاسم اسماعیل بن عباد وزیر فخر الدولہ کا علی بن رکن الدولہ  
کا رے میں مر گیا اسکو اصفہان میں لجا کر دفن کیا صاحب مذکور اپنے زمانہ  
کا کیا تھا علم میں اور فضل میں اور تدبیر میں اور سخاوت میں اور سب علوم  
جانتا تھا ایسی کتابیں اس پاس نہیں کسی کو میسر نہیں جو میں وزیر دن میں  
لقب صاحب کا پہلے اسنے پایا اس واسطے کہ ابو الفضل بن عیسیٰ کے یہ ساتھ  
رہتا اس واسطے اسکو صاحب ابن عیسیٰ کہتے تھے پہر بی قدا بن عیسیٰ مطلق اس پر  
یہ لقب بولنے لگے جب پہ متولی وزارت ہوا مگر وہ قید گویا ذہن میں رہی ہتی

ذکر ابوتغلب بن ناصر الدولہ کی مرثیہ

۸۴۴ سنہ شریعت شرح کتاب سیویہ کا جان بحق تسلیم ہوا یہ فاضل فقیہ مہندس منطقی  
تھا اور اسکی چوڑا سی برسی ہوئی اسکے بعد ابو محمد معدن حکم جانب شرقی  
نہاد پر حاکم ہوا

پہر شروع ہوا ۳۶۹ ہجری

ذکر ابوتغلب بن ناصر الدولہ بن حمدان کی مرثیہ

بختیاب دمشق سے طبریہ میں گیا جیسا بیان ہوا پہر رملہ میں گیا اس برسی محمد بن  
اسد بن دغفل بن مفرح طائی اور ایک سردار غزیر کے سردار دن تین  
جکا نام فضل تھا سو لشکر کے جسے غزیر نے شام پر بھیجا تھا دان تھا یہ سب  
ابوتغلب سے لڑنے کو چلے ابوتغلب پاس سوائے سات سو مرد کے کہ اس کے  
اور اس کے باپ کے غلام تھے نہ تھا اس سب سے تغلب ہاگا اوہوں نے  
اس کا قاتل کر کے اسے قید کیا دغفل نے اسے قتل کیا اور اس کا سر غزیر  
سے پاس بھیجا اسکے ساتھ اسکی بہن جمیلہ بنت ناصر الدولہ اور اسکی جودہ جواد کے  
چچا سیف الدولہ کی بیٹی تھی اس کے ساتھ تھیں اور دن دو نو کو بنو عقیل نے طلب  
میں ابن سیف الدولہ پاس بھیجا اس نے اسکی بہن کو اپنے پاس رکھا اور جمیلہ  
بنت ناصر الدولہ کو بندہ ادین بھیجا اس نے اسے حصہ الدولہ کے گھر کے معمرہ  
میں بند کیا

ذکر عمران بن شامین حاکم بطیخہ کی مرنی اور اسکی

خبر میں اور اسکی بیٹی حسن بن عمران کی حاکم ہو گیا

## ذکر حماد ملوک کی بادشاہت کا

لیگے اور اپنے قلعہ میں قلعہ بند ہوئے بادس نے متصل آنکری حصر کیا یہاں تک ذی قعدہ ۷۵۹  
 سہ ۴۰۶ ہجری کی آدھی رات کو بادس دفتہ مر گیا اسکا بیٹا مغراسکی جائے ہوا  
 حماد جسے کہ اسکے باپ سے مخفی لفت رکھتا تھا ویسے ہی اسے رکھتا تھا آخر کوشش  
 میں مغزو حماد میں تہی پر لڑائی ہوئی حماد شکست فاش پا کر ایسا پہاگاکہ پہر رخ  
 کیا لڑائی پر اور مغز کے ساتھ اس امر پر صلح کی کہ حماد اپنے ملک پر جو ابن علی  
 وغیرہ کے تاہرت اور اشتر سے بے قابض رہے اور قادیان حماد میلہ اور  
 طبنہ اور مرسی و حاجی اور زوادیہ و مرقہ و ذکندہ وغیرہ پر حکومت کرے حماد  
 اور اسکا بیٹا قادیان اسی طرح رہے یہاں تک کہ حماد سہ ۴۱۸ میں فوت ہوا  
 اسکا بیٹا قادیان بن حماد اسکے بعد اسکی جائے ہوا فاد اپنے ملک میں رہا  
 یہاں تک کہ سہ ۴۲۶ ہجری میں فوت ہوا بعد اسکے مرنے کے محسن بن فاید  
 بن حماد اسکی جائے ہوا یہ بدخصلت اور جھٹی ہوا اسنے اپنے چچا دن میں  
 سے ایک گروہ قتل کیا یہ دیکھ کر اسکا چچا کا بیٹا بلکین بن محمد بن حماد اسے  
 فحالیف ہوا اور لڑکر محسن کو قتل کیا اسکی جائے آپ ربیع الاول ۴۳۶  
 میں حاکم ہوا یہ بادشاہ رہا یہاں تک کہ ناصر الدولہ بن عباس بن حماد نے رجب  
 سہ ۴۵۴ میں اسے سپر آنکر ملک چھین لیا ناصر الدولہ بن عباس بن حماد بادشاہ  
 کرتا رہا یہاں تک کہ سہ ۴۷۱ میں مر گیا اسکے بعد اسکا بیٹا بادس بن منصور بادشاہ ہوا  
 یہ تھوڑی مدت بادشاہ رہا مر گیا اسکے بعد اسکا بیٹا بن غزیبالہ بن منصور  
 بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا جب تک جیا اسکے مرنے کی تاریخ مجھے دریافت نہیں  
 ہوئی اسکے بعد اسکا بیٹا یحییٰ بن غزیبالہ بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا یہاں تک  
 کہ عبد المؤمن مغرب اقصیٰ اسی ایاد اور ملک بجایہ پر حاکم ہوا ابن اثیر کہتا ہے  
 کہ یہ سہ ۴۸۵ میں ہوا انکا اخیر بادشاہ یحییٰ بن غزیبالہ بن منصور بن ناصر



## ذکر عمران بن شامین حاکم بطیم کے مرتیکہ

۴۷۔ لیکن وہ چپاتا تھا اور ہلکڑا ایسا ہوا کہ کچھ بوتلانہ تھا مگر جب کہ بہت کوشش سے کہتا اسکو بھی چپانا پھر دنا کسی سے صفائی نہیں رکھتے۔ اسی برس میں عقد الدولہ نے اکراد بکاریہ پر جو تعلقات برصل سے تھا شکر بیجا ادنیوں نے بعد لڑنے اور قلعہ بند ہونے کے اپنے قلعہ اد نہیں دئے اور سو شکر برصل کو کے۔ اسی برس میں طاع اللہ نے عقد الدولہ کی بیٹی سے نکاح کیا اسی برس میں حسن بن ذکریا نوئی مصنف کتاب محل کا جو لغت وغیرہ میں ہے فوت ہوا اور اسی برس میں ثابت بن ابراہیم حرافی طبیب صابی کہ طبیب حادق تھا مر گیا

## پہر شروع ہوا ۳۷۱ ہجری

اس برس میں احد ب مزدور فوت ہوا یہ شخص ہر کسی کا خط ایسا لکھتا کہ معلوم نہوتا کہ یہ اسکا ہے یا اور کا عقد الدولہ اس کے خط سے جو بادشاہ کو ادائے لڑنے آتے تھے بمقتضائے حال فساد برپا کرتا اس برس میں عقد دولہ یاس تحفہ حاکم میں کے پاس سے آیا اور سین ایک قطعہ غیر کا تھا جسکا وزن چھ رطل تھا دی تھا اس برس میں ازہری ابو منصور محمد بن احمد بن ازہر بن طلحہ نوئی امام مشہور فوت ہوا یہ فقیہ شافعی مذہب تھا لغت کا اسنے بہت شغل کیا اور ایک کتاب تہذیب نام لغت میں تصنیف کی جو دس جلد سے زیادہ ہے اور الفاظ غریبہ میں بھی محصہ فقہا استمال کرتے اسکی کتاب ہے پیدائش اسکی ۲۸۲ میں ہوئی ازہری منسوب ہے ازہر کی طرف جو اسکا دادا تھا

## پہر شروع ہوا ۳۷۱ ہجری

## ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

قتل کرتا ہو گیا یہاں تک کہ دور بہاگ گئے اور ملک خراسان پر محمود نے بادشاہ ۷۶۳  
ہو کر خطبہ سامانیہ موقوف کیا

## ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

اسی برسمین بادشاہت سامانیہ قطع ہوئی محمود بن سبکگین نے جب خراسان لیا  
اور خطبہ اونکا موقوف کیا مکتورون اور فائق بخارا میں عبد الملک سے متفق  
ہوئے اور لشکر رکھنا شروع کیا اتفاقاً فائق مر گیا جو سرگروہ تہاتب اونکے  
دل ٹھنڈے ہو گئے ایک خان کو جب یہ خبر پہنچی اونسنے ترکون کا لشکر جمع کر کے  
عبد الملک سے اظہار دوستی کر کے بخارا میں آیا اونہوں نے گمان کیا کہ یہ سچا  
ہے مکتورون مدد اور سر داردن کے واسطے استقبال کے آیا اونسنے ادن سکبو  
گرفتار کر لیا اور دسویں ذیقعدہ اس برس کے بخارا میں داخل ہو کر عبد الملک  
بن نوح کو پکڑ کر ایسا قید کیا کہ قید ہی میں مر گیا اور ادسکے ساتھ ادسکے بہائے  
منصور کو جسکو اندھا کیا تھا اور بنی سامان کو گرفتار کیا بادشاہت بنی سامان کے  
قطع ہوئی الٰہی زیر حکومت بہت زمین تہی عدل اور انصاف الٰہی بادشاہت میں  
اچھا ہوا یہ عبد الملک بن نوح بن منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل  
بن احمد بن اسد بن سامان تھا ادسہی کے واسطے ملک ہمیشہ الٰہی بادشاہت  
۲۶۱ھ میں شروع ہوئی اور ۳۸۹ھ میں قطع ہوئی

## پہر شروع ہوا ۳۹۰ھ ہجری

اس برس میں اور کہتے ہیں ۳۷۵ھ میں ابو الحسن بن فارس بن ذکر مارازی لغوی

## ذکر عضد الدولہ کے مرثیہ

۷۲۲

## ذکر عضد الدولہ کے مرثیہ

عضد الدولہ فنا خسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ آہوین شوال اس برس کے صبح  
صرح کے عود کرنے کے کے مار فوت ہوا شہید علی علیہ السلام میں دفن ہوا امارت  
اسکی عواقب میں پانچ برس چھ مہینے تہی عمر اسکی سنستالیس برس کی ہوئی کہتے ہیں حالت  
اختصار میں اسکی زبان سے کچھ نہ نکلتا تھا بجز اسکی کہ میری مال اور حکومت نے  
کچھ فائدہ نہ دیا بہرہ فاضل عاقل ناظم صاحب بیتہ تھا اسی نے مدینہ نبی ص میں چار  
دیواری بنائی اسنے شعر ہی کہے ہیں عضد الدولہ علم اور اہل علم کو دوست رکھتا تھا  
علما چار طرے سے اوسپر حج آئے اور اس کے واسطے کتابیں لکھیں از انجند  
ایضاح مخوین اور حجتہ فراہ میں اور ملکی طب میں اور تاجی تاریخ دلیم میں اور سوائے  
اسکے سے تصنیف ہوئیں جب عضد الدولہ مر گیا سردار اور امرا نے اس کے بیٹے  
کا لیجا ر مژبان پر اجماع کر کے بیعت کی اسے حاکم کر کے مصمام الدولہ خطاب  
دیا اسکا بہائی شہزادہ ابی عضد الدولہ کرمان میں تھا جب اس کے باپ کے مرنے  
کی خبر پہنچی اسنے فارس پر قبضہ کیا اور اپنے بہائی کا خطبہ موقوف کیا اسی برس  
میں ابو الفرج محمد بن عمران بن شاہین نے اپنے بہائی حسن بن عمران حاکم بطیچہ کو مارا  
آپ دانا کا حاکم ہوا

## پہر شروع ہوا ۳۷۳ھ ہجری

اس برس میں مویہ الدولہ بن رکن الدولہ حسن بن بویہ خوزین میں فوت ہوا اسکے  
بہائی عضد الدولہ نے اسے دہان بٹایا تھا اسکا ملک اس پاس تھا اور

## ذکر مہذب الدولہ کی بطیحہ میں پہر آئینکا

کیونکہ مہذب الدولہ نے بہت احسان اور خدمت اوسکی کی تھی اس برسمین بہار الدولہ نے ۷۶۷  
شریف ابوالحسن موسوی شریف رضی کی باپ کو سند نقابہ سادات کی عراق میں اور قاضی  
کی اور نظام کی دی ابن شیدان کو دو المناقب کا لقب دیکر کہا خلیفہ نے سوای قاضی  
القضاۃ کی سب حکم جاری کئی

## پہر شروع ہوا ۳۹۵ ہجری ذکر مہذب الدولہ کے بطیحہ میں پہر آئینکا

ابوالعباس بن داہل جب بطیحہ پر حاکم ہوا ان نایب اپنا چور کر بصرہ میں گیا اہل بطیحہ  
اوس سے سرکشی کی نایب کو بطیحہ میں رہنا دشوار ہوا سپہ سالار جو امیر عراق کا تھا بہار الدولہ  
کی طرف سے لشکر لیکر مہذب الدولہ کو بطیحہ میں لایا جب مہذب الدولہ وہاں داخل ہوا رعایا  
اوسے آنکر ملی اور بہت خوش ہوئی اور تمام اوسکی امانتیں اوسے دیں مہذب الدولہ نے  
بہار الدولہ کی واسطے پیچاس ہزار دینار سالیانہ مقرر کیا ابن داہل اور لڑائیوں میں مشغول رہا  
اسی برسمین الدولہ محمود بن سلگیل نے شہر بادیہ ہند کی عاملوں سے فتح کیا وہ ملتان  
پاس واقوہے اور بہت مستحکم ہے فیصل اوسکی بہت بلند ہے

## پہر شروع ہوا ۳۹۶ ہجری

اس برسمین الدولہ نے ملتان کو فتح کیا بعد اس فتح کے بیدار بادشاہ ہند کے  
جانب توجہ ہوا وہ اپنے قلعہ میں جو کالجیا مشہور ہے جا کر قلعہ بند ہوا پہلے اوسکا محاصرہ  
کے رہا پہر اوسکے پاس کچھ مال بیچ کر صلح کی بادشاہ ہند نے اوسے خلعت نجابی کا اور عنفو  
تقصیر چاہی لیکن الدولہ نے قبول نہ کیا اوسکی کو قید کیا اسی برسمین شریف حنی  
کو سند نقابہ طالبین کی دی اوسکا لقب رضی اور اوسکے بہائی کا لقب رضی بہار الدولہ

## ذکر حکومت کجور کا دمشق میں

۷۴۴ھ ڈرایا اسی برس کے ذی الحجہ میں یوسف بلکین بن زیری امیر افریقیہ مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا منصور بن یوسف بن زیری حاکم ہوا عزیز باللہ کو اسنے تحفہ بیجا جلی قیمت دس لاکھ تھے

## پہر شروع ہوا ۳۷۴ھ ہجری

اس برس میں ابو طریف علیان بن ثمال خفاجی حاتمہ کو فرحاکم ہوا یہ پہلے عمارت بنی جو ثمال نے بنائی اس برس میں ابو الفتح محمد بن حسن موصلی حافظ مشہور مرگیا۔ اس برس میں یافارقین من خلیف ابو یحییٰ عبد الرحیم بن محمد بن اسماعیل بن نباتہ صاحب خطبوں مشہور کا فوت ہوا یہ علم ادب میں امام تھا اس پر اتفاق ہے کہ اسکے خطبہ کے برابر خطبہ نہیں بنا حلب میں ایک مدت یہ خطیب رہا پھر متنی کے ساتھ سیف الدولہ بن حمدان کے خدمت میں رہا یہ شخص مرد صالح تھا اسنے جناب رسالت صلعم کو خواب میں دیکھا تھا کہ آپ فرماتے ہیں شاہ باش اسے خطبوں کے خطیب کیونکر تو کہتا ہے گویا کہ وہ آنکھ کے واسطے روشنی نہ تھی خطیب نے تم اس خطبہ کا جو خطبہ منام مشہور ہے کہا جناب رسالت یناہ صلعم نے اسے ترسب کیا خطیب نے بعد اس خواب کے تین روز تک کچھ کہا یا اور نہ اسے خواہش ہوئی اور اوسیں سے خوشبو مشک کی آتی تھی بعد اسکے تھوڑے روز زندہ رہا پیدائش اسکی سنہ ۳۳۵ھ میں ہوئی

## پہر شروع ہوا ۳۷۵ھ ہجری

اس برس میں فرامطہ نے مد چند آدمیوں سنہ کی خلکو سادہ تھی قصد کوفہ کا کر کے اور سے شہر گیا اور لوٹا صحابام الدولہ بن عضد الدولہ نے اونپر لشکر بیجا تب



## ذکر شرف الدولہ بن عضد الدولہ کا

۷۴۶۰ اور بائیر تہا۔ اسی برس میں بغداد میں ابو علی حسین بن احمد بن عبد انفار فارسی  
نحوی تفسیر کتاب ایضاح کا نوہ برس سے تجاؤ کر کے فوت ہوا اسکو ممتازی  
بھی کہتے ہیں پیدائش اسکی شہر فہر میں اور غالب علی بغداد میں تھی یہ اپنے وقت  
کا امام تہا شہر دہن میں بہت پہرا حلب میں سیف الدولہ بن سہان پاس ایک  
مدت رہا پھر فہر کے شہر دہن میں گیا اور عضد الدولہ کی مصاحبت میں رہا  
اور اسکی تصانیف سے تذکرہ بڑی کتاب اور کتاب مقصود و ممدود اور کتاب حجۃ  
میں اور کتاب ماہ عامل اور کتاب مسائل جلیاب اور سوا سے اسکے ہیں

## پہر شروع ہوا ۳۷۷ھ اور ۳۷۸ھ ہجری نبوی

اس برس میں وزیر حاکم مصر علوی نے لشکر مسرور ابنر خادم کے دمشق پر دست  
مزد لی بکچور کے روانہ کیا جب قریب پہنچے بکچور نے نکل کر دریا پاس لڑائی کی  
لیکن تاب لڑائی کی ناکر شہر بند ہو کر امان چاہی منبر نے امان دی بکچور ہانے  
رقہ میں گیا اور سپر قافض ہوا منبر دمشق میں امیر ہوا دکنی رعایا سے اچھا سلوک  
کرتا اسی برس کے محرم میں صاحب ابن عباد نے فخر الدولہ بن رکن الدولہ حسن  
پاس دینار بھیجا جسکا وزن نہار مثقال کا تھا اور سپر سکے تھا شعر  
لواحر کلکی الشمس شکلا و صورتہ فاصفا فہا مشتقہ من صفاتہ  
اسی برس میں ابو حامد محمد بن محمد بن احمد بن اسحق فہر پوری صاحب تصانیف مشہور کیا

## پہر شروع ہوا ۳۷۹ھ ہجری

یہ برس میں شرف الدولہ محمد شیرازی نے فراس کو واسطے اپنے بھائی صمصام الدولہ





## ذکر نبی حمدان کی موصل پر آنیکا

۷۴۸ اس برسم ابو العباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بطیحہ کی طرف بہاگادہ کی حالت  
 میں رہا سب اسکا بہتہا کہ جب امیر اسحق بن مقتدر قادر کا باپ راہی ملک تھا کا  
 ہوا تو اسکے بیٹے مسمی قادر میں اور اسکی بہن میں لڑائی ہوئی طایع اس زمانہ میں  
 بسبب بیماری کے بد مزاج ہو رہا تھا اسکی بہن اپنے بہائی کو طایع پاس لگئی  
 اور کہا کہ میرے اس بہائی نے تیری بیماری کے سبب خلافت لینے شروع کی ہے  
 طایع یہ سنکر اسکے بہائی نہ کوہ پر بہت خفا ہوا اور اسکو قید میں بیجا وہاں  
 سے بہاگادہ اور چپ کر بطیحہ میں گیا جب مہذب الدولہ کی خدمت میں پہنچا تو اسنے  
 بہت تعظیم کی اور اچھی طرح سے اسکی خدمت کی

## ذکر نبی حمدان کی موصل میں پر آنیکا

دو نو بیٹے ناصر الدولہ کے ابو طاہر ابراہیم اور ابو جعد اللہ رحمن شرف الدولہ  
 بن عضد الدولہ کی خدمت میں بندہ اوین رہتی تھی جب شرف الدولہ فوت ہوا  
 اور اسکا بیٹا علی امیر ہوا ان دونوں نے موصل میں جانیکا اور اسے اذن چاہا اور اسنے  
 کہا اچھا یہ دونو موصل میں گئے موصل کے عامل سے اور ان دونوں نے لڑائی  
 ہوئی چونکہ ان دونوں کے ساتھ اہل موصل شریک تھے عامل موصل پر سختیاب  
 ہو کر اسے مواد کے لشکر کے بعد اذ کی طرف روانہ کیا اور آپ دونوں وہاں رہے  
 اس برسم محمد بن احمد بن عباس سلمی نقاش جو متکلمین اشترہ سے تھا فوت ہوا

پہر شروع ہوا ۸۰۰ ہجری  
 ذکر باد حاکم دیار بکر کی ماری جانیکا اور تہذاب دولت نبی مروانکا

## ذکر حاکم دیار بکر کے ماری جانیکا

اس برس میں باد حاکم دیار بکر نے دونوں بیٹوں ناصر الدولہ ابو طاہر ابراہیم اور ابو ۴۹  
عبد اللہ جو حاکم موصل تھے اونکے ملک میں طاعون کے ادھر آنے کا قصد کیا دونوں  
میں بہت لڑائی ہوئی آخر کار باد کو قتل کر کے اسکا سر اودن دونوں پاس کیا باد  
مذکور ابو علی بن مرداگان کا مامون تھا جب یہ مارا گیا ابو علی اسکا بہانجا قلعہ  
کیفایین آیا اوس قلعہ میں زوج باد مذکور کی رہتی تھی اوسے کہا کہ مجھے مامون نے  
تیرے پاس واسطے کسی امر کے بھیجا ہے جب اوس پاس پہنچا تو اوسے اپنے  
مامون کی مرنے سے آگاہ کیا اور اپنے ساتھ نکاح کرنے کے اوسے طمع دی وہ  
اسی ملک حصن وغیرہ پر موافق ہوئے ابو علی بن مردان نے نکل کر اپنے مامون کے  
تمام شہر قلعہ یا بحدیکہ جو ملک اسکے مامون پاس تھا سب لیا پھر اوس میں اور ابو  
طاہر ابو عبد اللہ ناصر الدولہ کے بیٹوں میں لڑایاں ہوئیں پھر ابو علی بن مردان  
نے مصر میں جاکر خلیفہ غزیر باللہ علوی سے دلایت طلب اور اس نواحی کی سند  
لی پھر اپنے مکان میں دیار بکر سے آیا اس نواحی میں رہا یہاں تک کہ اہل آمدنی  
اپنے شیخ عبد البر کے ساتھ تعلق ہو کر ابو علی بن مردان کو دروازہ شہر سے نکلتے  
ہوئے چہریوں سے مارا قاتل اوسکا ان دنوں آمد کار بننے والا تھا جب ابو علی  
بن مردان مارا گیا عبد البر شیخ آمد حاکم ہوا اور دنہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کا نکاح  
کیا ابو دنہ نے قوت پا کر عبد البر کو قتل کر کے آپ حاکم ہوا امدکا اور جو بن  
رہنے لگا ابو علی بن مردان کا ایک بہائی محمد الدولہ نام تھا بعد قتل ابو علی  
وہ سیافارقین میں آیا اوسے اور اور شہر ہون کو جو اسکے بہائی کے تھے اپنے  
حکومت میں لایا محمد الدولہ کے لشکر میں مشرودہ نام ایک بڑا سردار تھا اوسے  
ایک روز محمد الدولہ کی دعوت کر کے اٹھ سے دس ہزار قتل کیا اور اکثر بلاد نبی  
مردان پر آپ قابض ہوا یہ امر سنہ ۴۸۵ میں محمد الدولہ کا ایک بہائی اوتھا

## ذکر طالع للہ کی گرفتار ہونیکا

۷۵۰ اسکا نام ابو نصر احمد تھا اسکو اس کے بہائی ابو علی بن مردان نے قید کیا تھا مجرم  
 کہ اس نے خواب میں دیکھا تھا کہ آفتاب مری نقل میں ہے اور میرے بہائی نصر نے  
 وہ لیلیا اس واسطے اسے قید کیا تھا جب مہمہ الدولہ مارا گیا ابو نصر قید سے نکلے  
 ازرن پر حاکم ہوا اس میں اون کے قریب اور اون کا باپ مردان باقی تھا اندھا ہو کر  
 ازرن میں اپنے بیٹے ابو علی کے قبر پر بیٹھا تھا جب ابو نصر کا بندہ دست قرار دے  
 ہو گیا اشرف کی امارت بگڑ گئی تمام شہر اس کی حکومت سے نکلے اور تمام  
 دیار بکر ابو نصر کے قبضہ میں آیا روز بروز اس کی دولت اور سیرت زیادہ ہوئی  
 سنہ ۵۰۲ھ سے سنہ ۵۰۳ھ مگر ایسا ہی حال رہا جیسے کہ ہم بیان کریں گے اگر خدا چاہے

## ذکر ابی الدواد کی موصل پر حاکم ہونیکا

اسی سنہ ۵۰۸ھ میں ابوالدواد محمد بن سبب بن رافع بن مقلد بن جعفر امیر نجی عقلی حاکم  
 موصل ہوا ناصر الدولہ بن حمدان کے بیٹے ابو طاہر کو اس نے قتل کیا اور اس کی اولاد  
 اور سرداروں کو بے بہت لڑائی کے قتل کیا حکومت موصل کی ابوالدواد پر مقرر ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۵۰۸ھ ہجری

## ذکر طالع للہ کے گرفتار ہونیکا

اس برس میں بہار الدولہ نے طالع عبدالکریم جسکی کنیت ابو بکر تھی بن فضل مطیع  
 للہ بن جعفر مقتدر بن متصد بن موفی بن متوکل کو سبب طمع کے گرفتار کیا جب  
 بہار الدولہ نے یہ ارادہ کیا تھا پہلے طالع سے نیا عہد طلب کیا وہ کرسی پر آنکر

## ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

آنکھ میا تھوڑے سے دیلم آئے اور ہاتھ چومنے کا بیان کر کے خلیفہ کو تخت سے ا٥  
 بکنج لیا خلیفہ اس وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہوا ہر چند فریاد کرتا مگر کوئی  
 فریاد کو نہ پہنچا طالع کو یہاں الدولہ کے کہر لیا کر اسکی بیعت توڑنے پر گواہ کیا  
 اسکی بادشاہت سترہ برس آٹھ مہینے کچھ دن رہی جب قادر حاکم ہوا طالع اسکی  
 سبب مکرم رہا یہاں تک کہ طالع ۳۹۳ عید فطر کی رات مر گیا پیدائش اسکی  
 ۳۱۷ میں تھی طالع کے زمانہ ولایت میں کوئی ایسا حاکم نہ تھا جو اسکا یرسا  
 حال ہوتا جب لوگ اسکی پکڑنے کو آئے تب دار الخلافہ سے نکلا شہر پڑتا تھا  
 مضمون جسکا لکھنا موجب طول ہے

## ذکر قادر باللہ ابوالعباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بن معتضد کی خلافت کا

پہلے پچیسواں بادشاہ عباسیوں کا تھا فلکی میں رہتا تھا بہار الدولہ نے اپنے  
 خاص یاروں کو اسکی لانے کے واسطے بھیجا جب یہ قریب بغداد کے آیا  
 بہار الدولہ موسر داروں کے واسطے استقبال کے آیا قادر بن دین رمضان کو  
 دار الخلافہ میں آیا بیعت اسکی اور خطبہ تیسویں رمضان کو پڑا گیا قادر بطبع میں  
 فہم دب الدولہ پاس دو برس گیا رہے مہینے رہا فہم دب الدولہ قادر باللہ پر بہت  
 احسان کرتا تھا جب اسکی پاس سے چلا آیا تو اسنے بہت مال اسکی پاس بھیجا

## ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں منبر خادم کا غزنی طرف سے دمشق پر حاکم ہونے اور

## ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرثیہ

۵۶ بکجور کا وہاں سے رتھ کو جانی کا حال اس برس میں بکجور سعد الدولہ بن سیف الدولہ سے لڑنے کو طلب میں گیا بعد بڑی لڑائی ہونے کے بکجور مویاردن کے وہاں سے بہاگا لوگ بہت مارے گئے پہر بکجور کو قید کر کے سعد الدولہ پاس لائے اور اسے قتل کیا کفرانِ نعمت مولا اور بغارت بکجور کی آگے آئی سعد الدولہ اسے مار کر رتھ میں گیا وہاں اسکی اولاد اور مال تھا اور نہ سبکو گھیر لیا رعایا نے امان چاہی سعد الدولہ نے قسم کھائی کہ کوئی اور نہ بولے اور نہ اس کے مال کو چھیرے اور قسم دلائی جب وہ رتھ کو چھوڑ کر نکل گئے تب سعد الدولہ نے اولاد بکجور کو لوٹا اور گرفتار کیا انکا مال بہت ہاتھ آیا جب سعد الدولہ طلب میں پہر آیا فالج اسے عارض ہوا طبیب کو بلوایا اسکی طرف باہیان ہاتھ دراز کیا اور سننے کہا اے مولا داہنا ہاتھ لا اور سننے کہا میرے پاس داہنا ہاتھ نبٹا نہیں بعد تین روز کے اس برس میں انتقال کیا اسم سعد الدولہ مذکور کا شریف اور کنیت اسکی ابو المعالی ابن سیف الدولہ علی بن حمدان بن حمدون تقبی تھا اسنے اپنے مرنے سے پہلے اپنے بیٹے ابو الفضائل بن سعد الدولہ کو دلی عہد کیا تھا اور اپنے غلام لوگو کو اس کے تدبیر امور کے واسطے مقرر کیا تھا اسی برس میں سیل ملک روم شام میں گیا اور حمص میں جا کر فتح کیا اور لوٹا پہر شیر میں گیا اسے لوٹا پہر طرابلس کو ایک مدت محاصرہ کے رہا پہر بلاد روم میں پہر آیا اس برس میں سعد دارچہر کا جسے مصر کو فتح کیا سفر کے واسطے اس حال میں کہ وہ اپنے مرتبہ سے مرسول تھا

پہر شیر میں گیا اسے لوٹا پہر طرابلس کو ایک مدت محاصرہ کے رہا پہر بلاد روم میں پہر آیا اس برس میں سعد دارچہر کا جسے مصر کو فتح کیا سفر کے واسطے اس حال میں کہ وہ اپنے مرتبہ سے مرسول تھا

اس برس میں بہار الدولہ پر لشکر نے بلوہ کیا کیونکہ ابن مسلم جمیع امور پر مسلط تھا

## ذکر بکجور کی قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

مسلط تھا بہار الدولہ ابن معلم کو گرفتار کر کے لشکر کو دیا ادھون نے قتل کیا ۷۵۳

### پہر شروع ہوا ۳۸۳ ہجری

اس برس میں بغراخان بخارا پر غالب ہوا کاشغر اور بلاد صانون چین تک  
اوس پاس تھا جب اوس نے بخارا کا قصد کیا تو ادسین امیر رضی بن نوح  
بن منصور سامانی سے لڑا میان ہوئے بغراخان فتح مند ہوا اور بخارا کو اپنے  
قبضہ میں کیا اور امیر نوح دہان سے چھپ کر نہر سے ادتر کر اہل سط تک گیا  
اور دہان رہنے لگا اوس کے اصحاب اوس سے ملے ابو علی بن سیمور سردار  
لشکر خراسان کو ہمیشہ طلب کرتا لیکن وہ نہ آیا اوس کے نافرمانی میں رہا بغراخان  
بخارا میں بیمار ہوا دہان سے جلدی کوچ کر کے ملاوہ میں گیا رستے ہی میں  
فوت ہوا بغراخان دیندار خوش خلق اسکو دوست رکھتا تھا کہ اوسے غلام  
رسول اللہ صلعم لکھیں اوس کے بعد امیر ترک ابلیک خان ہوا جب بغراخان  
نے بخارا سے کوچ کیا اور انتقال کیا امیر نوح جلدی کر کے بخارا میں آیا  
اور اپنے باپ کے ملک پر مستقر ہوا

### پہر شروع ہوا ۳۸۴ ہجری

اس برس میں جب نوح بخارا میں پہر آیا ابو علی بن سیمور سردار لشکر خراسان اور  
فائق دونو نوح کی لڑائی پر متفق ہوئے نوح نے سبکیں کو غوثہ میں لکھا  
اپنے حال سے اوسے مطلع کیا اور حکومت خراسان اوسے عنایت کی

## ذکر کجور کی قتل اور سعد الدولہ کی مرثیہ

۵۴۷ سبکدین غزنہ سے سعد اپنے بیٹے محمود کے خراسان کی جانب چلا نوح بخارا سے نکلا ان دونوں نے ملکر ابو علی سہو سے لڑنے کا قصد کیا اور غایت سے لڑنے کا نواحی ہرات میں جب لڑائی ہوئی ابو علی سعد یاروں کے پہاگاہ اور شکر فوج اور سبکدین کا واسطے قتل کے اونکے پیچھے لگا گا جب نوح کا بندوبست خراسان میں خوب ہوا تو محمود بن سبکدین کو دامن عامل کیا اسی برس میں عبید اللہ بن محمد بن ناغہ کو مرد صالح تھا فوت ہوا شتر برسکی عمر اسکی تھی کوئی مکر و فریب اسے سمجھ نہ ہوا اور ابو الحسن علی بن عیسیٰ نحوی مشہور رمانی جبکی پیدائش سنہ ۴۹۶ میں ہوئی تھی راہی ملک بنگالہ ہوا اسکی ایک تفسیر ہے بڑی اور محمد بن عباس بن احمد قرار پائی مرگیا اسنے بہت لکھا اسکا خط دلیل ہے صحت نقل اور تیزی ضبط پر اسی برس میں ابو اسحق ابراہیم بن ہلال کاتب صافی مشہور مرگیا عمر اسکی اکیانوہ برسکی تھی زمانہ اسنے بہت دیکھا اور امورات ضروری سب تنگی مال کے فوت ہوتے تھے یہ مغز الدولہ کے ان منشی تھے تہا بنہ ادین پر اختیار کا منشی ہوا خط اسکے عضد الدولہ پاس لکھے جاتے عضد الدولہ اسے دشمنی رکھتا جب عضد الدولہ بغداد کا حاکم ہوا توجہ دی اسے قید رکھا پھر چوڑ دیا اور حکم کیا کہ تو میرے واسطے ایک کتاب تاریخ سلطنت دہلیہ میں تصنیف کر اسنے بموجب فرمایش کے تصنیف کر کے تاجی نام رکھا اور عضد الدولہ پاس بھیجا اسے منقول ہے کہ وقت تصنیف بھنے یا را ابو اسحق کے اس پاس آئے پوچھا تو کیا کرتا ہے اسنے کہا بری باتوں کو آراستہ کرتا ہوں اور جو لٹی حکایتوں پچھہ کرتا ہوں عضد الدولہ اسکے نسخے سے بہت خطا ہو گئی سابق زیادہ ہوئی اسنے اپنے پاس سے دور کیا اور محرم شمار کیا صابی مرد دیندار تھا ہر چند مغز الدولہ نے چاہا کہ مجھ پر سلام کرے لیکن نیکیا باوجود

## ذکر بن عباد کے مرثیہ

۴۵۵ باوجود اسکے حفظ قرآن بھی کرتا جب وہ مر گیا تو اوسکا مرثیہ شریف رضی نے لکھا  
کہا جب اسے لوگوں نے ملامت کی تو اسنے کہا میں نے اوسکا مرثیہ نہیں کہا  
بلکہ اوسکے فضیلت کا مرثیہ کہا ہے

## پہر شروع ہوا ۳۸۵ ہجری

اس برسمین علی بن سیمور خراسان میں پہرایا اور محمود ابن سلجوق کے لکھا دیا  
سلجوقین سے اپنے بیٹے محمود اور لشکر کے ابو علی سے طوس میں لڑا اوسے شکست  
دی ابو علی نے امان چاہی نوح سے اوسنے امان دی اوسی پاس پہ گیا  
جب یہ بخارا میں گیا فوج نے اوسے قید کر لیا اوسکے یاروں کے ایسی  
قید طویل رہی کہ قید ہی میں وہ مر گیا

## ذکر بن عباد کے مرثیہ

اسی برس میں صاحب ابو القاسم اسماعیل بن عباد وزیر فخر الدولہ کا علی بن الرکن  
کا رے میں مر گیا اوسکو اصفہان میں لجا کر دفن کیا صاحب مذکور اپنے زمانہ  
کا کیا تھا علم میں اور فضل میں اور تدبیر میں اور سخاوت میں اور سب علوم  
جانتا تھا ایسی کتابیں اس پاس تھیں کہ کسی کو میسر نہیں ہوئے وزیر دن میں  
لقب صاحب کا پہلے اسنے پایا اسواسے کہ ابو الفضل بن عیہ کے یہ ساتھ  
رہتا اسواسے اوسکو صاحب ابن عیہ کہتے تھے پہر بی قدا بن عیہ مطلق اور پہر  
یہ لقب بولنے لگے جب یہ متولی وزارت ہوا مگر وہ قید گویا ذہن میں رہی ہتی



## ذکر بن عباد کے مرثیہ

۵۶ ہر تو وزیر کا پہ لقب میں ہوا یہ پہلے سوید الدولہ بن رکن الدولہ کا وزیر تھا جب وہ فوت ہوا اس کا بھائی نوح الدولہ حاکم ہوا اوسنے بھی صاحب کو منصب وزارت عطا کیا بلکہ مرتبہ اپنے قرب کا زیادہ کیا صاحب نے کتنی کتابیں تصنیف کیں از بخلمہ محیط ہے لغت میں کافی رسائل میں کتاب اتمامہ جو مقصود ہے فضائل علی علیہ السلام کی اور صحرانامہ اودن کے جو اونسے پہلے تھی اود کتاب وزیر اود کی نظم بہت خوب ہے پیدایش اسکی ذی قعدہ سنہ ۳۲۶ میں ہوئی اور طالقان میں بھی کہتے ہیں (مراد اس طالقان سے طالقان قزوین ہے نہ طالقان خراسان) عباد الواصحاب وزیر رکن الدولہ کا تھا سنہ ۳۳۵ میں عباد فوت ہوا اس برسین امام ابو الحسین علی بن عمر بن احمد معروف دارقطنی مرگیا یہ حافظ امام فقیہ مذہب شافعی پر تہادیوان شراکے اسے بہت یاد تھے چنانچہ دیوان سید حمیری یاد تھا اسکی سبب سے منسوب بہ تشع ہوا نبداد سے کوچ کر کے مصر میں گیا وہاں ابو الفضل جعفر وزیر کا فرخشدی پاس رہا وہ قطنی کو اوسے مال بہت دیا یہ آ یا یہ بہت علوم کا ماہر تھا علم قرآن میں امام تھا پیدایش اسکی ذی قعدہ سنہ ۳۰۶ میں ہوئی اور نبداد میں فوت ہوا دارقطنی منسوب ہے دارقطن کی طرف جو بڑا محلہ نبداد میں ہے اسی برسین ابو محمد یوسف بن حسن بن عبد اللہ بن مزبان سیرانی نحوی فاضل بن فاضل مرگیا اسکے باپ ابن عبد اللہ نے کتاب سیبویہ کی شرح لکھی ہے اور وہ جبرین اوسے نکالین بن جو کسی سے نہیں نکلیں بعد اوسکے کتاب ابراقاح تصنیف کی اور قبل از تمام اوسکے مرگیا اوسکے بیٹے یوسف نے اوسے تمام کیا پہر چند کتاب شہد ثل شرح آیات سیبویہ اور شرح اصلاح منطق سیراب فارس میں ہے وہاں کہتی نہیں ہوتی کہتے ہیں بادشاہ اسکا جلد آتا

## ذکر عزیز باللہ کے مرنیکا

تھا جسکے حق میں خدا تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے دکان و راہم ملک باخذ کل سفینہ غضباً

پھر شروع ہوا ۸۶ھ ہجری

ذکر عزیز باللہ کی مرنی اور اسکی بیٹی حاکم کی حاکم نیوکیا

اس برس میں اٹھائیسویں رات رمضان کی عزیز باللہ ابو منصور نزار بن مغز سعد بن منصور اسماعیل علوی فاطمی حاکم مصروف تھا اعراد اسکی بیالیس برس آٹھ چھینے کی تھی انتقال اسکا شہر بلعین میں ہوا وہاں واسطے لڑائی روم کے آیا تھا کتنے ہی مضمون میں یہ گرفتار ہوا اذا بخله قویج تھا اکیس برس ساڑھے پانچ مہینے بادشاہ رہا پیدائش اسکی مہدیہ میں ہوئی منشی اسکا ایک مرد نصرانی عیسے بن نسطورس تھا شام میں اسنے اپنا نایب ایک یہودی کو کیا تھا جسکا نام میثا تھا اون دونوں کے سبب سے یہود اور نصاریٰ مسلمانوں پر غالب ہوئے اہل مصر نے کاغذ پر اپنا قصہ لکھ کر اسے عزیز کے رستہ میں ڈالا عزیز نے اسے اڑھاکر جوڑھا تو دیکھا کہ اوسمیں لکھا ہے فریاد کریں گے ہم اس پاس جسنے غرت دی یہود کو میثا اور نصاریٰ کو عیسے بن نسطورس سے اور مسلمانوں کو ذلت دی تیرے ساتھ مگر یہ کہ تو ہم سے اس کو در کر اسنے یہ دیکھ کر عیسے نصرانی کو گرفتار کر لیا اور اسپر جرمانہ کیا عزیز عضو کو دوست رکھتا تھا اور اکثر بخش دیتا تھا جب عزیز نے انتقال کیا اسکا بیٹا منصور ابو علی حاکم بامر اللہ بادشاہ ہوا یہ جب بادشاہ ہوا گیارہ برسکا تھا اسکے باپ کا غلام اور جوان جو خواجه سرا تھا وہ تدا بیر ملکی کرتا رہتا

## ذکر حماد ملوک کی بادشاہت کا

۷۵۸ اس نے بندوبست ملک اور محافطت حاکم کے بڑا ہونے تک خوب کی جب حاکم بڑا ہوا اور جو ان کو قتل کیا اسی برسمین ابو الذداد بن سب امیر موصل فوت ہوا اسکا بیٹا مقلد بن سب اسکے بعد بادشاہ ہوا اس برسمین منصور بن یوسف بلکین بن زیری صنای امیر افریقہ مرگیا یہ سخی شجاع تھا اسکے بعد اسکا بیٹا باد بن منصور اسکی جگہ ہوا اسی برسمین ابوطالب محمد بن علی بن عطیہ ملک مصنف قوت القلوب کا فوت ہوا کہتے ہیں کہ اس نے جب کتاب قوت القلوب تصنیف کی قوت اسکا عودق بردی تھا یہ مرد صالح اور بڑا عابد تھا مگر اہل مکہ سے نہ تھا بلکہ اہل جبل تھا از بسکہ مکہ میں رہتا تھا اس واسطے اسکی طرف منسوب ہوا اس نے بعد ادین وعظ کیا تھا اور وعظ میں یہ ملایا کہ مخلوق پر خالق کی طرف سے ضرر نہیں پہنچتا یہ سنکر سب ادبہ گئے اور وعظ کہنے سے منع کیا اس برس کے جادی الاخرین بعد ادین یہ فوت ہوا

پھر شروع ہوا ۷۵۸ھ ہجری

## ذکر حماد ملوک بجاریہ کی بادشاہت کی شروع ہونیکا

اسی سہ ۷۵۸ھ میں بادشہ بن منصور بن بلکین حاکم افریقہ نے ماہ صفر میں حماد بن بلکین کو اشیریر بادشاہ کیا حماد نے دمان جاکر بادشاہت کو دست دی مرتبہ اسکا بڑ گیا اور مال اور شکر بہت ہوا سہ ۷۵۹ھ تک ایسا ہی رہا حماد اپنے بیٹی بادشہ سے نفارفت کر کے ہر ایک نے دوسرے پر خردج کیا سہ ۷۶۰ھ ماہ جادی الاولیٰ میں باہم لڑائی ہوئی حماد بڑی شکست پا کر قلعہ نیل پر گیا دمان سے شہر ذکہ میں گیا اس سے لڑا اور دمان نے قوت قلعہ نیل پر لیکے

## ذکر حماد ملوک کی بادشاہت کا

لگے اور اپنے قلعہ میں قلعہ بند ہوئے بادس نے متصل آنکری صرہ کیا یہاں تک کہ قلعہ ۷۵۹  
 سہ ۴۰۶ء کی آدھی رات کو بادس دفعتاً مر گیا اسکا بیٹا منرا سکی جائے ہوا  
 جاد جسے کہ اسکے باپ سے مخفی لفت رکھتا تھا ویسے ہی اسے رکھتا تھا آخر کو شہ  
 میں مزدحماد میں تہی پر لڑائی ہوئی حماد شکست فاش پا کر ایسا پہاگ کہ پر رخ  
 کیا لڑائی پر اور منر کے ساتھ اس امر پر صلح کی کہ حماد اپنے ملک پر جو ابن علی  
 وغیرہ کے تاہرت اور اشتر سے بے قابض رہے اور قادیان حماد سیلہ اور  
 طبنہ اور مرسی و حاجی اور زوادیہ و مقرہ و ذکھ وغیرہ پر حکومت کرے حماد  
 اور اسکا بیٹا قادیان اسی طرح رہے یہاں تک کہ جاد سہ ۴۱۸ء میں فوت ہوا  
 اسکا بیٹا قادیان بن حماد اس کے بعد اسکی جائے ہوا حماد اپنے ملک میں رہا  
 یہاں تک کہ سہ ۴۲۶ء ماہ رجب میں فوت ہوا بعد اسکے مرنے کے محسن بن فاید  
 بن حماد اسکی جائے ہوا یہ بدخصلت اور جھٹی ہوا اسنے اپنے چچا دن میں  
 سے ایک گروہ قتل کیا یہ دیکھ کر اسکا چچا کا بیٹا بلکین بن محمد بن حماد اسے  
 مخالف ہوا اور لڑکر محسن کو قتل کیا اسکی جائے آپ ربیع الاول ۴۳۶ء  
 میں حاکم ہوا یہ بادشاہ رہا یہاں تک کہ ناصر الدولہ بن عباس بن حماد نے رجب  
 سہ ۴۵۴ء میں اسے سیر آنکر ملک چھین لیا ناصر الدولہ بن عباس بن حماد بادشاہ  
 کرتا رہا یہاں تک کہ ۴۷۸ء میں مر گیا اس کے بعد اسکا بیٹا بادس بن منصور بادشاہ ہوا  
 یہ تھوڑی مدت بادشاہ رہا مگر مر گیا اس کے بعد اسکا بیٹا بن غریز بالہ بن منصور  
 بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا جب تک چچا اسکے مرنے کی تاریخ مجھے دریافت ہوئی  
 ہوئی اسکے بعد اسکا بیٹا یحییٰ بن غریز بالہ بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا یہاں تک  
 کہ عبدالمومن مغرب اقصیٰ اسی ایام اور ملک بحالیہ پر حاکم ہوا ابن اثیر کہتا ہے  
 کہ یہ سہ ۴۸۵ء میں ہوا لہذا آخر بادشاہ یحییٰ بن غریز بالہ بن منصور بن ناصر

## ذکر نوح کے مرنیکا

۷۰۔ بن عباس بن حماد بن بلکن تھا اسی سنہ مذکور میں بادشاہت بنی حماد کی منقطع ہوئی اگرچہ بہن لایق بیٹہ تھا کہ اس ذکر کو طول دیتے اور برس برس کر کے کہتے لیکن معنی بیان جمع کر کے لکھ دیا ہے اور سلی قلت کے سبب تاکہ حال مضطرب ہے

## ذکر نوح حاکم مادرار الہنر کی مرنیکا

اسی برس میں امراض نوح بن منصور بن نوح بن ناصر بن احمد بن اسماعیل ابن احمد بن ۱۲ ماہ رجب میں فوت ہوا آلی سامان کا ملک اور سکے مرنے سے برباد ہو گیا اسکے بعد اسکا بیٹا ابوالمحبت منصور بن نوح بادشاہ ہوا

## ذکر سبکتگین کے مرنیکا

اسی برس میں سبکتگین ماہ شعبان میں مر گیا مکان اسکا بلخ میں تھا جب اسکے مرض نے شدت پکڑی تو واسطے ہوا خوری کے غزنہ کی طرف متوجہ ہوا رستے ہی میں مر گیا اور سکے مردے کو غزنہ میں لجا کر دفن کیا اسنے بیس برس بادشاہت کی پھر عدل اور نیک تھا وقت مرنے کے اسنے اپنے بیٹے اسماعیل کو ولی عہد کیا برحقہ محمود اسے چڑھا تھا بعد مرنے کے اسماعیل سے بادشاہ ہوا اس مدت میں اوسین اور اس کے بھائی محمود میں ایک مدت لڑائی رہی آخر کار محمود نے فتح پائی اسماعیل شکست پا کر غزنہ میں قلعہ بند ہوا محمود نے محاصرہ کیا اسماعیل نے امان چاہی محمود نے اسے اکرام کیا اسماعیل نے کل سات بیٹے بادشاہت کی

## ذکر فخر الدولہ کے مرنیکا

## ذکر مصمام الدولہ کے ماری جانیکا

اس برس میں فخر الدولہ ابو الحسن بن رکن الدولہ ابو علی حسن بن بویہ قلعہ بکر بن ۷۹۱  
 ماہ شبان میں فوت ہوا اراکین سلطنت نے اس کے بعد اس کے بیٹے محمد الدولہ  
 ابو طالب رستم کو کہ چار برس کا تھا بادشاہ کیا امر اسب اس کے بادشاہ بنے  
 متفق ہوئے اس کی ماتہ ابیر ملکی کرتی تھی اسی برس میں ابو الوفا محمد مہندس  
 حاسب بوز جانی جو مشہور امام مہندس کا تھا مر گیا یہ رمضان سنہ ۳۲۸  
 میں بوز جان میں پیدا ہوا جو خراسان کے شہر دن میں سے ہر اہ و نیشا پور میں  
 ہے اسی برس میں حسن بن ابراہیم بن حسن اولاد سلیمان بن زرافت سے مر گیا  
 یہ اصل میں مصری تھا فاضل اور تاریخ دان تھا اس کی تصنیفات بہت ہیں  
 از انجند کتاب خط مصر اور کتاب قضاۃ مصر وغیرہ میں رحمت کرے اللہ  
 او سپر اسی برس میں حسن بن عبد اللہ بن سعید عسکری علامہ نے انتقال کیا کفایت  
 اس کی ابو احمد تھی یہ صاحب تصانیف مشہور ہے نفعہ اور اشالی وغیرہ میں  
 ابو احمد نے کور عسکر کرم کا رہنے والا تھا جو مشہور ہے مطلقاً ابو اسرار سے ۲۹۳  
 میں یہ پیدا ہوا ابو بکر بن درید سے علم اس نے پڑھا انجند اس کی تصنیفات کے  
 ایک کتاب منطق میں اور کتاب ازداج اور کتاب مختلف والمختلف اور  
 کتاب حکم و اشالی میں

پہر شروع ہوا ۳۸۸ھ ہجری

## ذکر مصمام الدولہ کے ماری جانیکا

اس برس میں ذی الحجہ میں مصمام الدولہ ابو کاہن ابو مرزبان بن حفصہ الدولہ  
 فنا خسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ بسبب بوجہ کرنے دیلم کے مار گیا عمر اس کی

## ذکر محمود بن سبکتگین کی خراسان لینی کا

۷۶۲ ہجرت ۳۵ برس سات بیٹے کی تھی نو برس آٹھ روز فارس میں بادشاہ رہا قاضی شاہ  
الدین بن ابوالدم نے کہا ہے کہ مصمما الدولہ جب سے چوٹا اور سنہ ۳۸۰ میں  
بادشاہ ہوا تو اندھا ہو چکا تھا سلاویان آکٹہ میں پھرنے سے اندھے بن ہی میں  
بادشاہت کی جیسا بیان ہو چکا یہاں تک کہ اس برس میں مارا گیا اسی برس میں  
محمود بن حسین بن مظہر معروف حاتم کی کسروار تھا اور ادب نعت میں امام تھا مر گیا  
یہ مصنف رسالہ حاتم کا ہے حسین متنی کا سرور کہا ہے یہ اس رسالہ کو اپنے  
کسی دادا کی طرف سے حاتم تھا خوب کیا

پہر شروع ہوا ۳۸۹ ہجری

ذکر امیر منصور بن نوح کی مفید ہونی اور اسکی بہا کی شان کا

اسی برس میں سردار لشکر منصور سامانی کے بکتوردن اور فایق سے مل گئے اور منصور  
بن نوح کی بیعت توڑ کر بکتوردن کو حاکم کیا اور منصور کو اندھا کیا نو کرون اور  
غلاموں میں سے کسی نے اسکی رعایت کئی اور کے بہا ہی عبد الملک کو کہ  
بچا تھا بادشاہ کیا ایک برس سات بیٹے منصور بادشاہ رہا

## ذکر محمود بن سبکتگین کے خراسان لینی کا

جب بکتوردن اور فایق سے منصور کے حق میں جو کچھ کہ گذر اٹھو میں آیا محمود بن  
سبکتگین نے بہت سخت عداوت اور دونوں کو بلی پیراں ادنیٰ لڑائی کو گیا  
بعد ازاں قتال بسیار کے بکتوردن اور فایق بہا کے محمود اس کے پیچھے قتل

## ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

قتل کرتا ہوا گیا یہاں تک کہ در بہاگ گئے اور ملک خراسان پر محمود نے بادشاہ ۷۶۳  
ہو کر خطبہ سامانیہ موقوف کیا

## ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

اسی برسین بادشاہت سامانیہ قطع ہوئی محمود بن سبکگین نے جب خراسان لیا  
اور خطبہ اونکا موقوف کیا کمبورترون اور فایق بخارا بن عبد الملک سے متفق  
ہوئے اور لشکر رکھنا شروع کیا اتفاقاً فایق مر گیا جو سرگروہ تہات اونکے  
دل ٹھنڈے ہو گئے ایک خان کو جب یہ خبر پہنچی اونسنے ترکون کا لشکر جمع کر کے  
عبد الملک سے اظہار دوستی کر کے بخارا میں آیا اونہوں نے گمان کیا کہ یہ سچا  
ہے کمبورترون مدد اور سر داردن کے واسطے استقبال کے آیا اونسنے اونکو  
گرفتار کر لیا اور دسویں ذیقعدہ اس برس کے بخارا میں داخل ہو کر عبد الملک  
بن نوح کو پکڑ کر ایسا قید کیا کہ قید ہی میں مر گیا اور اوسکے ساتھ اوسکے بہائے  
منصور کو جب کو اندھا کیا تھا اور بنی سامان کو گرفتار کیا بادشاہت بنی سامان کے  
قطع ہوئی الکی زیر حکومت بہت زمین تھی عدل اور انصاف الکی بادشاہت میں  
اچھا ہوا یہ عبد الملک بن نوح بن منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل  
بن احمد بن اسد بن سامان تھا اسد ہی کے واسطے ملک ہمیشہ الکی بادشاہت  
۳۶۱ھ میں شروع ہوئی اور ۳۸۹ھ میں قطع ہوئی

## پہر شروع ہوا ۳۹۰ھ ہجری

اس برس میں اور کہتے ہیں ۳۷۵ھ میں ابو الحسن بن فارس بن ذکریا رازی لغوی



## ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

۷۶۴ فرت ہوا جو بہت سے علوم میں امام تھا علی الخصوص لغت میں اسکی تصنیفات بہت ہیں از انجملہ کتاب مجمل لغت میں اور وضع مسائل فیتہ کہ سو مسئلہ میں مقام جلیہ میں رہنے والا ہمدان کا تھا مدیح ہمدانی صاحب مقامات نے اسے پڑھا

## پہر شروع ہوا ۳۹۱

اس برس میں حسام الدولہ مقلد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر بن عمر بن نہاجو اولاد بریختہ بن عامر بن صمصوم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن عقیلی سے تھا مارا گیا مقلد مذکور کا ناتھا اسکا بہائی ابو الذواد بن مسیب سے پہلے موصل پر بادشاہ ہوا ۳۸۸ میں جب کا بیان گذرا پھر اس کے بعد اسکا بہائی مقلد مذکور ۳۸۶ میں بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا یہاں تک کہ اسی برس میں اسکی ترکی غلاموں نے انبار میں کو قتل کیا یہ نہایت جلیل القدر تھا بعد اسکے فراشر بن مقلد بن مسیب بادشاہ ہوا اسی برس میں ابو عبد اللہ حسین بن حجاج شاعریل کے رستے میں فرت ہوا یہ شاعر مشہور تھا ایک مدت ستغفات بغداد پر عامل رہا یہ اکابر شیعوں سے تھا وصیت کی مشہد موسیٰ بن جعفر میں مجھے دفن کریں اور قبر پر یہ لکھ دیں کہ کتابہوے ہوئے ہاتھ حرکت پر آیا جب وہ نیل میں دھان سے بغداد میں لیجا کو دفن کیا ہو جب اسکی وصیت کے نیل ایک شہر ہے فرات پر بغداد کو ذکے درمیان میں اصل اس موضع کی یہ ہے کہ حجاج بن یوسف نے دھان نہر کھودی کہ مخزج اسکا فرات سے تھا اور ایک قریہ بنایا اسکا نام نیل مصر کہا

## پہر شروع ہوا ۳۹۲ ہجری

اسی برس میں سلطان محمود بن بکلیکین بلاد ہند سے لڑا اور ٹوٹا اور بہت بندی

## ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

نبدی پڑ کر اپنے ملک غزنو میں لوٹ مار کر چلا آیا اس برسین قزو اس بن قلد ۷۶۵  
بن سب عقیلی اور لشکر بہار الدولہ میں لڑایاں ہوئیں پہلے قزو اس فتح ہوئے  
پھر بہار الدولہ کا لشکر قنجا ب ہوا اسی برسین محمد بن محمد بن جعفر نقیہ شافعی مشہور  
ابن دقاق صاحب اصول فوت ہوا

## پہر شروع ہوا ۳۹۳ ہجری

اس برسین میں الدولہ محمود بن سبکگین سجستان پر قابض ہوا اس کا بادشاہ خلف بن  
احمد ملک دیکر حور جان میں چار برس رہا میں الدولہ نے اسے جر دین میں بیجا  
اور حفاظت سے دمان رکھا یہاں تک ۳۹۶ء میں مر گیا خلف نے کورطاب علم شہور  
ہوا اسکے بہت بڑی تغیر ہے اسی برسین ابو عامر منصور لقب امیر اندلس  
نے انتقال کیا اسنے شان شوکت پیدا کی تھی لڑایاں بہت لڑا شہر دن کو  
بہت لوٹا بادشاہت اسکی ۳۹۶ء میں ہوئی جیسے بیان ہو چکا ستائیس برس  
کے قریب بادشاہ رہا موید خلیفہ اندلس کے واسطے اسکے زمانہ میں کچھ حکومت  
نہ تھی جب منصور بن ابی عامر فوت ہوا تو اس کا بیٹا ابو مردان عبد الملک بن  
منصور نے کور بادشاہ ہو کر مظفر لقب ہوا لڑائی اور سیاست علی میں ہشام  
موید کے ساتھ ہو جب قاعدہ باپ کے یہ بھی برتا عبد الملک ساٹ برس  
بادشاہ رہا پس اسکی وفات سنہ ۴۰۰ء میں ہوئی اسکے بعد اسکی جائے بھائی  
عبد الرحمن بن منصور بن ابی عامر بادشاہ ہوا لقب اسکا ناصرو اس کے زمانہ میں  
بے نبد و لبتی ہوئی چار فیے مضطرب الحال رہا اس غرضہ میں موید پر اس کے چچا  
کا بیٹا محمد بن ہشام آیا جیسے بیان ہوگا تب ہشام کی بیعت پر خلع ہوئی اور عبد الملک  
ذکر مار گیا اس برسین جوئے اور غنا باز نبد اور ہوا بہت ہوئے اسی

## ذکر بطیحہ کی ملک مہذب سی نکل جانیکا

۷۶۶ برسمین حاکم علوی صاحب مصر اور شام نے ابو محمد اسود کو دمشق پر حاکم کیا جب یہ محل بادشاہی میں گیا حکم کیا کہ مرد منزلی کو تشہیر کریں اور مذاکر فی کیہ ہے جزا دین شخص کی جو دوست رکھے ابو بکر و عمر کو تب دمشق سے اسے نکال دیا اسی برسمین عثمان بن یحییٰ مخومی موصلی مصنف مجمع وغیرہ کا بنیاد میں فوت ہوا اسی برسمین قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی سے میں مر گیا یہ امام فاضل تھا ننون بہت جانتا تھا اور اسی برسمین ولید بن بکر بن محمد اندلسی مالکی فیضہ جو محمد مشہور ہے راہی ملک عدم کا ہوا اور اسی برسمین ابو الحسن محمد بن عبد اللہ سلامی شاعر بغدادی جان بحق تسلیم ہوا

پھر شروع ہوا ۳۹۴ ہجری

## ذکر بطیحہ کے ملک مہذب سی نکل جانیکا

اسی برس میں بطیحہ پر واصل کا بیٹا جو غلام مہذب الدولہ کا تھا بطیحہ کا حاکم ہو کر مہذب الدولہ پاس گیا اس نے اپنا لشکر اس کے ساتھ کر دیا اس نے معہ لشکر جا کر بصرہ اور سراف پر قبضہ کر لیا جب اون دونوں کو فتح کر چکا اور مال اور اسباب بہت ماہتہ آیا اسکو قوت حاصل ہوئی اپنے مخدوم مہذب الدولہ کی اطاعت سے نکل کر اسے ٹرنے کا ارادہ کیا مہذب الدولہ یہ دیکھ کر بطیحہ سے بہاگ ابن واصل تمام ملک مہذب الدولہ اور اس کے مال و اسباب پر قابض ہوا اور جو کچھ کہ مہذب الدولہ پاس مال و اسباب تھا لوٹا اور ارادہ مہذب الدولہ پر بندہ دین جانیکا کیا لیکن وہاں جانا ممکن نہوا یہ خلافت اس امر کے تھا جو مہذب الدولہ نے قادر کے ساتھ جبکہ وہ بغداد سے بہاگ کے اس پاس آیا تھا کیا تھا کیونکہ

## ذکر مہذب الدولہ کی بطیحہ میں پیرائیکا

کیونکہ مہذب الدولہ نے بہت احسان اور خدمت اوسکی کی تھی اس برسمین بہار الدولہ نے ۷۶۰  
شریف ابوالاحد موسوی شریف رضی کی باپ کو سند نقابہ سادات کی عراق میں اور قاضی  
کی اور مظالم کی دی ابن شیدان کو دو المناقب کا لقب دیکر لکھا خلیفہ نے سوای قاضی  
القضاۃ کی سب حکم جاری کئی

پہر شروع ہوا ۳۹۵ ھ ہجری

## ذکر مہذب الدولہ کے بطیحہ میں پیرائیکا

ابوالعباس بن واصل جب بطایح پر حاکم ہوا وہاں نایب اپنا چور کر بصرہ میں گیا اہل بطیحہ  
اوس سے سرکشی کی نایب کو بطیحہ میں رہنا دشوار ہوا سپہ سالار جو امیر عراق کا تھا بہار الدولہ  
کی طرف سے لشکر لیکر مہذب الدولہ کو بطیحہ میں لایا جب مہذب الدولہ وہاں داخل ہوا رعایا  
اوسے آنکریاں اور بہت خوش ہوئی اور تمام اوسکی امانتیں اوسے دین مہذب الدولہ نے  
بہار الدولہ کیواسطے پیچاس نہر اردینار سالیانہ مقرر کیا ابن واصل اور لڑائیوں میں مشغول رہا  
اسی برسمین الدولہ محمود بن سلگیس نے شہر بہادیر ہند کی عاملوں سے فتح کیا وہ ملتان  
پاس واقع ہے اور بہت مستحکم ہے فیصل اوسکی بہت بلند ہے

پہر شروع ہوا ۳۹۶ ھ ہجری

اس برسمین الدولہ نے ملتان کو فتح کیا بعد اس فتح کے بیدار بادشاہ ہند کے  
جانب متوجہ ہوا وہ اپنے قلعوں جو کالچا مشہور ہے جا کر قلعہ منبہ ہوا پہلے اوسکا محاصرہ  
کے رہا پھر اوسکے پاس کچھ مال بیچ کر صلح کی بادشاہ ہند نے اوسکی خلعت نجابی کا اور معفو  
تقصیر چاہی لیکن الدولہ نے قبول نہ کیا اوسکی ترقی کیا اسی برسمین شریف رضی  
کو سند نقابہ طالبین کی دی اوسکا لقب رضی اور اوسکے بہائی کا لقب رضی بہار الدولہ

## ذکر ابو زکوة کا

۷۸۸ نے رکھا اسی برسمین محمد بن اسحق بن محمد بن یحییٰ بن منذر صفہانی صاحب تصانیف مشہور تھا

پہر شروع ۳۹۷ ہجری

## ذکر ابن واصل کے قتل کا

اسی برس میں بیمار الدولہ اور ابو العباس بن واصل میں لڑایاں ہوئیں آخر کار ابن واصل ہیاک کر بصرہ سے واصل ہوا پر وہاں سے یہی ہیاگا اور مقید ہو کر بیمار الدولہ پاس پہنچا اور سننے اور دیکھنے سے پہلے حکم قتل کا دے رکھا تھا اسکو واسطین دسویں شفر کو قتل کیا اور اسکا لاشہ خورستان میں پھینکا

## ذکر ابو زکوة کا

اس برس میں حاکم مصر پر خروج کیا ایک شخص اسی نے کہ اولاد ہشام بن عبد الملک سے نہا نام اسکا ابو زکوة تھا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ مال زکوة اپنے کا نہ بچا پر لادے پڑتا تھا اور اچھی چیز دن کے کرنے کو کہتا اور بری باتوں سے منع کرتا لوگ بہت اس کے ساتھ جمع ہوئے اور رقم پر قابض ہوا حاکم نے اس پر لشکر بھیجا ابو زکوة نے اس سے شکست دیکر ب مال اسباب اسکا لوٹا اور قوت پکڑی وہاں سے صعیدین گیا اور عمل کر لیا حاکم کو یہ بہت ناگوار سلیم ہوا شام سے لشکر بلوا کر اور فضل بن عبد اللہ کو اسکا سردار کر کے ابو زکوة پر بھیجا اور دونوں میں بہت لڑائی ہوئی آخر کار حاکم کا لشکر فحتمہ ہوا اور ابو زکوة کے لوگ ہیا گے وہ قید ہوا حاکم نے اسے قتل کیا اور اسکا

## ذکر ابو زکوة کا

۷۶۹

اور سردسکا کاٹا

### پہر شروع ہوا ۳۹۸ ہجری

اس برسن بن بین الدولہ محمود نے ہند میں جا کر شور ڈالا اور لڑایا ن کین اور فتح کین۔ اس برسن مجد الدولہ کی ماں نے جو بسبب بیوی کے بادشاہ ہونے کے مالک تھے ابو جعفر شہر یار ابن کا کو یہ مشہور کو اصفہان پر عامل کیا وہ وہاں عامل زبردست ہوا ابن کا کو بادسکو اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ مجد الدولہ کی ماکی امول کا بیٹا تھا اور کا کو بہ کے سننے مامون کے فارسی میں بن اسی برسن عبد الواحد بن نصر معروف مینا شاعر مر گیا اسی برسن میں بیع اور فضل احمد بن حسین ہرانی صاحب مقامات کا جس کے طریقہ پر ریری نے مقامات حیری لکھی ہوئی ہو اسی برسن ابو نصر اسماعیل بن حمدان جو ہری مصنف کتاب صحاح کا جو لغت میں مشہور صحاح جو ہری ہے راہی ملک عدم کا ہوا وہ ایسی کتاب مشہور ہے کہ کچھ اس کے ذکر کی حاجت نہیں یہ اسماعیل فاراب کا تھا جو شہر ترکون کے شہر و نمین سے متصل نہر کے ہے اس زمانہ میں اسے اطرار کہتے ہیں اسماعیل مذکور کا خط بہت خوب تھا کہ اچھے خط والوں میں سے یہ بھی شمار کیا جاتا ہے یہ لغت اور عربی میں امام تہسا نیشاپور میں آکر جان بحق تسلیم ہوا

### پہر شروع ہوا ۳۹۹ ہجری

اس برسن ابو علی بن نمال خفاجی ماراگسا حاکم علوی نے اسے حکومت

## ذکر ابو زکوة کا

میں نے رجب کی دہائی پہر رجب سے اسے نکال کر صالح بن مرداس کلابی حاکم  
 حلب کو دی۔ اسی برس میں علی بن عبد الرحمن بن احمد بن یونس مصری صاحب  
 زیچ حاکمی کا جو زیچ ابن یونس مشہور ہے فوت ہوا یہ زیچ چار جلد میں  
 ہے کہتے ہیں کہ غریز ابو الحاکم نے اس کے بنانے کا حکم دیا تھا

## پہر شروع ہوا سنہ ہجری

اس برس میں بین الدولہ نہر ہند میں آیا لڑ بڑھ لوٹ مار کر پہر گیا

تمام ہوئی جلد تیسری <sup>ادل</sup> ابو الفدا کی





آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار  
لی گئی تھی۔ مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

---

۱۔ اگر کسی شخص نے اپنے خالق پر ایمان لایا تو اس کے لئے جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔  
 ۲۔ اگر کسی شخص نے اپنے خالق پر ایمان لایا تو اس کے لئے جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔  
 ۳۔ اگر کسی شخص نے اپنے خالق پر ایمان لایا تو اس کے لئے جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔  
 ۴۔ اگر کسی شخص نے اپنے خالق پر ایمان لایا تو اس کے لئے جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔  
 ۵۔ اگر کسی شخص نے اپنے خالق پر ایمان لایا تو اس کے لئے جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔  
 ۶۔ اگر کسی شخص نے اپنے خالق پر ایمان لایا تو اس کے لئے جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔  
 ۷۔ اگر کسی شخص نے اپنے خالق پر ایمان لایا تو اس کے لئے جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔  
 ۸۔ اگر کسی شخص نے اپنے خالق پر ایمان لایا تو اس کے لئے جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔  
 ۹۔ اگر کسی شخص نے اپنے خالق پر ایمان لایا تو اس کے لئے جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔  
 ۱۰۔ اگر کسی شخص نے اپنے خالق پر ایمان لایا تو اس کے لئے جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔







